جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد کے ترجمان

ندائے شاہی

کی خصوصی ، دستاویزی، یادگار اشاعت

نعت النبی ﷺ نمبر

نظرثانی واضافہ شدہ ایڈیشن

جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد کے ترجمان

ندائے شاہی

مرادآباد

کی خصوصی، دستاویزی، یادگار اشاعت

نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم نمبر

اشاعت اوّل : شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ ، مطابق اکتوبر ۲۰۰۳ء
اشاعت دوم : شعبان المعظم ۱۴۲۵ھ ، مطابق ستمبر ۲۰۰۴ء
اشاعت سوم : ربیع الاول ۱۴۲۶ھ ، مطابق اپریل ۲۰۰۵ء

بانیٔ رسالہ : حضرت مولانا سید رشید الدین حمیدیؒ، سابق مہتمم مدرسہ شاہی مرادآباد

مشاورتی بورڈ: ○ حضرت مولانا اشہد رشیدی صاحب مہتمم جامعہ (نگراں) ○ حضرت مولانا محمد عمر صاحب نائب مہتمم جامعہ ○ حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب نائب مہتمم جامعہ ○ حافظ محمد صدیق صاحب

مجلس ادارت : ○ محمد سلمان منصور پوری (مرتب) ○ کلیم اللہ قاسمی سیتاپوری ○ عمران اللہ قاسمی

ہدیہ خصوصی اشاعت : ۳۰۰/۰۰ روپئے

عام شمارے کی قیمت: ۱۵/۰۰ روپئے، سالانہ زرتعاون: ۱۵۰/۰۰ روپئے، اعزازی (بیس سال کیلئے): ۳۵۰۰/۰۰ روپئے

رابطہ: ماہنامہ ندائے شاہی، جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد، پن نمبر: 244 001
Monthly, Nida-e-Shahi, Jamia Qasmia Madrasa Shahi
MORADABAD - 244 001 (U.P) INDIA
فون نمبرات : (دفتر مدرسہ شاہی) ,2317886 (0091-591)
(مرتب)2471568 (فیکس)2470413 (رہائش مہتمم صاحب) 2470024

کمپیوٹر کتابت وتزئین : مولوی کمال احمد قاسمی سیتاپوری، استاذ شعبۂ کمپیوٹر جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد
تعاون : افتخار احمد دیوریاوی، محمد اسجد مظفرنگری، ضیاء الحسن بھاگلپوری، وغیرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرِ عقیدت

ہم اپنی اس حقیر خدمت کو اپنے محبوب آقا، سرورِ کائنات، فخرِ دوعالم، سید الاولین والآخرین حضرت خاتم النبیین سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ عالی کی نذر کرتے ہوئے وہی دلی جذبات آپ پر نچھاور کرتے ہیں جو آپ ﷺ کے محبّ ومحبوب رفیقِ عالی مرتبت، حضرت امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کے الم ناک سانحۂ وفات کے وقت بارگاہِ اقدس میں نذر کئے تھے:

بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ طِبْتَ حَیاً وَمَیِّتاً وَانْقَطَعَ لِمَوْتِکَ مَالَمْ یَنْقَطِعْ لِمَوْتِ اَحَدٍ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ مِنَ النُّبُوَّۃِ فَعَظُمْتَ عَنِ الصِّفَۃِ، وَجَلَلْتَ عَنِ الْبُکَاءِ، وَخَصَّصْتَ حَتّٰی صِرْتَ مَسْلَاۃً، وَعَمَّمْتَ حَتّٰی صِرْنَا فِیْکَ سَوَاءً وَلَوْ اَنَّ مَوْتَکَ کَانَ اخْتِیَاراً لَجُدْنَا لِمَوْتِکَ بِالنُّفُوْسِ، وَلَوْلَا اَنَّکَ نَهَیْتَ عَنِ الْبُکَاءِ لَاَنْفَدْنَا عَلَیْکَ مَاءَ الشُّئُوْنِ، فَاَمَّا مَالَا نَسْتَطِیْعُ نَفْیَهٗ فَکَمَدٌ وَ اِدِّنَافٌ یَتَحَالَفَانِ لَایَبْرَحَانِ، اَللّٰهُمَّ اَبْلِغْهُ عَنَّا، اُذْکُرْنَا یَا مُحَمَّدُ عِنْدَ رَبِّکَ، وَلْنَکُنْ مِنْ بَالِکَ، فَلَوْلَا مَاخَلَّفْتَ مِنَ السَّکِیْنَۃِ لَمْ نَقُمْ لِمَا خَلَّفْتَ مِنَ الْوَحْشَۃِ اَللّٰهُمَّ اَبْلِغْ نَبِیَّکَ عَنَّا وَاحْفَظْهُ فِیْنَا. (الروض الانف ۴/ ۴۴۵، البدایۃ والنہایۃ ۵/ ۳۸۴)

’’حضور! میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کی زندگی بھی پاکیزہ تھی اور وفات بھی پاکیزہ ہوئی۔ آپ کی جدائی سے نبوت کا وہ سلسلہ ختم ہوگیا جو آپ سے پہلے کسی نبی کی وفات سے ختم نہ ہوا تھا، آپ کی شان عالی ناقابلِ بیان ہے اور آپ کی ذاتِ عالی رونے سے بالاتر ہے، آپ نے امت کے ساتھ وہ خصوصی برتاؤ کیا کہ آپ کی ذات سراپا تسلی گاہ بن گئی، اور آپ نے رحمت کو اس قدر عام کیا کہ ہم سب آپ کی نظر میں برابر قرار پائے، اگر آپ کی وفات اختیاری ہوتی تو ہم آپ کی وفات کے بدلے کتنی ہی جانیں قربان کردیتے، اور اگر آپ نے رونے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو ہم آپ کی یاد میں آنکھوں کے آنسو خشک کرڈالتے، مگر وہ بات جس پر قابو پانے سے ہم عاجز ہیں وہ ہمارے دل کی کڑھن اور آپ کی جدائی کا انتہائی قلق ہے ان دونوں نے اب زندگی بھر نہ جانے کی قسم کھا رکھی ہے..... اے اللہ ہمارے یہ جذبات ہمارے حضور تک پہنچادے، اور اے محمد ﷺ! آپ اپنے پروردگار کے دربار میں ہمیں یاد رکھئے اور ہمیں اپنے دل میں بسائے رکھئے!..... اور یقین جانئے کہ آپ نے اگر ہمیں صبر وسکون کی تعلیم نہ دی ہوتی تو ہم اس وحشت اثر حادثہ کو ہرگز برداشت نہ کرپاتے ..... اے اللہ! ہمارا یہ پیغام ہمارے نبی تک پہنچادے، اور ہماری طرف سے ان جذبات کو محفوظ فرمادے..... آمین‘‘۔

کاش! بارگاہِ عالی سے پروانۂ قبول عطا ہو، اور یہی خدمت ذریعۂ نجات اور وسیلۂ شفاعت بن جائے، وماذلک علی اللہ بعزیز۔

فقط واللہ المستعان

خاکِ پائے غلامانِ مصطفیٰ ﷺ:

ناکارہ مرتب

۱۴۲۴/۸/۱۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمات تشکر

حضرت مولانا اشہد رشیدی مہتمم جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی، ونگرانِ ماہنامہ ندائے شاہی مرادآباد

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی اٰلہ واصحابہ اجمعین،اما بعد!

میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جن سے رب العالمین کا شکریہ ادا کروں کہ اس نے محض اپنے فضل وکرم سے ندائے شاہی کے اراکین کو سرورِ کائنات، سید الکونین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین، حضرت خاتم النبیین، سیدنا مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ عالی پر عقیدت اور تہنیت کے نعتیہ پھولوں کا یہ حسین گلدستہ ''نعت النبی نمبر'' کی صورت میں سجانے کی توفیق مرحمت فرمائی، یقیناً اس پر جتنا بھی شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے، اللہ تعالیٰ اس خدمت میں حصہ لینے والے تمام حضرات کو بے حساب اجرِ جزیل سے نوازے۔آمین۔

بحمدہ تعالیٰ جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد کا ترجمان ماہنامہ ''ندائے شاہی'' مرادآباد اپنے آغاز سے مسلسل اصلاحی اور تبلیغی جدوجہد میں مشغول ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اس رسالہ کو عمومی اور خصوصی انفرادی اور اجتماعی اصلاح کا ذریعہ بنا رکھا ہے، یہ ''نعت النبی ﷺ نمبر'' بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے اس لئے کہ جب دل میں پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کے جذبات محبت ابل کر آئیں گے تو انشاء اللہ اطاعت کا جذبہ بھی دیر سویر ضرور بیدار ہوگا، کیونکہ بغیر محبت کے اطاعت کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا اور بغیر اطاعت محبت معتبر نہیں۔

دوسرے یہ کہ علمائے حقانی اور ان سے وابستہ صحیح المسلک مسلمانوں کے خلاف بعض ناعاقبت اندیش افراد کی طرف سے جو شرانگیز مہم جاری ہے اس کے دفاع کے لئے یہ نمبر انشاء اللہ ایک مفید اور مثبت قدم ثابت ہوگا، اور غلط فہمی میں مبتلا عوام وخواص سنجیدگی سے جاننے اور ماننے پر مجبور ہوں گے کہ جن پاکیزہ نفوس اور جس مقدس جماعت پر پیغمبر علیہ الصلوۃ السلام سے دوری کا الزام لگایا جاتا ہے وہ محض خلاف واقعہ اور غلط ہے۔

تیسرے یہ کہ حمد ونعت ومنقبت کے جو شائقین ہیں (اور ہر مسلمان کو اس سے دلچسپی ہونی چاہئے) ان کے لئے یہ نمبر بڑی گراں قدر دستاویز کی شکل میں ہوگا اس لئے کہ اتنی بڑی تعداد میں مذکورہ موضوعات پر یکجا طور پر منظوم کلام کسی اور جگہ ملنا مشکل ہے۔

بہر حال احقر ذاتی طور پر اس عظیم الشان نمبر کی اشاعت پر اراکین مجلس ادارت کو مبارک باد پیش کرتا ہے، اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے حسن قبول عطا فرمائے۔آمین۔

فقط والسلام

اشہد رشیدی

مہتمم جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

۱۰/۸/۱۴۲۴ھ

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

عرض مرتب (طبع جدید)

حامداً و مصلیاً و مسلما، اما بعد ! ندائے شاہی کے ''نعت النبی ﷺ نمبر'' کا اجراء جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد کے ۸؍سالہ اجلاس دستار بندی (منعقدہ: ۱۷-۱۹؍شعبان ۱۴۲۴ھ م: ۱۴-۱۶؍اکتوبر ۲۰۰۳ء) کی پہلی نشست میں سرپرست جامعہ، امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد صاحب مدنی دامت برکاتہم صدر جمعیۃ علماء ہند کے دست مبارک سے ہوا تھا، بفضلہٖ تعالیٰ شائقین نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا اور چند ہی مہینوں میں اس کا پہلا ایڈیشن (جو بائیس سو کی تعداد میں چھپا تھا) ختم ہوگیا۔ ملک کے طول وعرض سے زبانی وتحریری طور پر اس خدمت کی تحسین کی گئی، اور اسے ایک دینی ضرورت کی تکمیل قرار دیا گیا۔ **فالحمد للّٰہ علی ذٰلک ۔**

تاہم چوں کہ یہ ایڈیشن بعجلت تمام صرف ایک ماہ کی جدوجہد سے تیار کیا گیا تھا اس لئے اس میں کتابت وغیرہ کی فروگذاشتیں رہ گئی تھیں؛ لہٰذا ضرورت تھی کہ نئے ایڈیشن کی اشاعت سے پہلے اس پر مکمل نظر ثانی کی جائے، اور قارئین کی طرف سے جو قیمتی آراء اور مشورے موصول ہوئے انہیں پیش نظر رکھ کر ازسرنو ترتیب کا کام انجام دیا جائے۔ چنانچہ بتوفیق ایزدی نظر ثانی اور تصحیح واضافہ کا کام شروع ہوا، اور :

- ممکنہ حد تک کتابت کی اغلاط کی تصحیح کی گئی۔
- حمد ونعت اور منقبت سے متعلق نیا قیمتی مواد حاصل کیا گیا۔
- پہلے ایڈیشن میں صرف اردو زبان کی منظومات شامل تھیں، اس مرتبہ عربی اور فارسی کا منتخب کلام بھی شامل کیا گیا۔
- عربی اور فارسی کلام کا مطلب خیز ترجمہ بھی ساتھ میں کردیا گیا تاکہ اردوداں حضرات بھی استفادہ کرسکیں۔
- بعض ایسی منظومات جن میں معنوی اعتبار سے کوئی سقم نظر آیا، یا جن کے بارے میں بعض قارئین نے اسقاط کا مشورہ دیا، انہیں حذف کردیا گیا، نیز بعض اشعار میں صاحب ذوق حضرات کے مشورہ پر اصلاحات بھی کی گئیں۔

○ نئے مواد کو جگہ دینے کیلئے بعض ایسے شعراء کے کلام کو بھی کم کرنا پڑا جن کا کلام متعدد جگہ نمبر میں شامل ہے۔

○ غیر مسلم شعراء کے کلام والے حصہ کو بھی حذف کردیا گیا۔

○ ترتیب پر از سرِ نو محنت کی گئی، اور ہر حصہ میں اولاً علماء کرام اور اس کے بعد مشہور شعراء کے کلام کو درج کیا گیا، اور ہر جزو میں ایک شاعر کے کلام کو یکجا کردیا گیا۔

○ اخیر میں ایک اشاریہ مرتب کرکے لگایا گیا جس سے حروف تہجی کے اعتبار سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کس شاعر اور مضمون نگار کا کلام کہاں کہاں اور کتنی جگہ آیا ہے؟۔

اب نیا ایڈیشن مجلد شائع کیا جارہا ہے تاکہ اس کی حفاظت آسان ہو، ہمیں رحمتِ خداوندی سے قوی امید ہے کہ یہ محنت اس کی بارگاہ میں قبول ہوگی اور آخرت میں ذریعۂ نجات اور وسیلۂ شفاعت بنے گی، اِن شاءاللہ تعالیٰ۔

اظہار تشکر

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر ہم نئی اشاعت کے وقت اپنے خاص معاونین کا شکریہ ادا نہ کریں جن کا تعاون ہمیں قدم قدم پر حاصل رہا، اس سلسلہ میں خاص طور پر درج ذیل حضرات کا ذکر ناگزیر ہے:

❑ بقیۃ السلف حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب کاندھلوی دامت برکاتہم صاحب زادۂ حضرت شیخ الحدیثؒ (موصوف نے نعت نمبر کو بڑی تعداد میں خرید کر ملک و بیرون ملک پہنچایا اور اپنی ذاتی دلچسپی سے نعت کے متعدد مجموعے ارسال فرمائے) ❑ حضرت مولانا نسیم احمد صاحب غازی مظاہری شیخ الحدیث دار العلوم جامع الہدیٰ مرادآباد (آں موصوف نے نعت النبی نمبر سے غیر معمولی دلچسپی اور لگاؤ کا اظہار فرمایا اور اس کے ایک ایک صفحہ کا مطالعہ کرکے قابل اصلاح مقامات کی نشان دہی فرمائی، اور گراں قدر مشوروں سے نوازا) ❑ حضرت مولانا عطاء الرحمٰن صاحب مفتاحی مہتمم جامعہ حبیبیہ پورینی بھاگل پور (موصوف نے نعت نمبر کی ایک ایک سطر کا گہرائی سے مطالعہ کرکے ظاہری اور معنوی اغلاط کی نشان دہی فرمائی، نہ صرف طبع دوم بلکہ طبع سوم میں بھی موصوف کی تصحیحات سے استفادہ کیا گیا) ❑ جناب مولانا ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب ساجد الاعظمی استاذ مدرسہ عربیہ امدادیہ مرادآباد (موصوف نے بھی حرف بحرف مطالعہ کے بعد اپنے حسن ذوق کے اعتبار سے مفید مشوروں سے نوازا) ❑ مولانا خورشید انور قاسمی فیض آبادی، استاذ حدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد (موصوف نے تصحیح کے علاوہ فارسی نعتوں کا اُردو ترجمہ کی

خدمت بحسن وخوبی انجام دی) ❑ حضرت مولانا نعیم الدین صاحب استاذ حدیث جامعہ مدنیہ لاہور (آں موصوف نے پاکستان سے مزید مجموعے بڑے اہتمام سے ارسال فرمائے اورتحریری طور پر اپنے مفید مشوروں سے نوازا) ❑ مولانا محمد یوسف صاحب قاسمی استاذ جامعہ سعادت دارین ستپون گجرات (موصوف نے بھی مکمل مطالعہ کے بعد فروگذاشتوں پر متنبہ فرمایا) ❑ رفیق گرامی مولانا اشتیاق احمد بہرائچی استاذ جامعہ مسعودیہ نور العلوم بہرائچ (موصوف نے تگ ودد کے بعد علاقہ کے شعراء کے متعدد مجموعے ارسال کئے) ❑ جناب مولانا معزالدین احمد صاحب قاسمی ناظم امارت شرعیہ ہند دہلی (آں موصوف نے دہلی میں طباعت واشاعت کے علاوہ نیا مواد فراہم کرنے میں قابل قدر تعاون کیا، بالخصوص القاسم اورالرشید (دیوبند) کی پرانی فائلوں سے عربی نعتوں کی فراہمی موصوف ہی کی توجہ سے ہوسکی) ہم ان سبھی حضرات کے تہ دل سے مشکور ہیں۔ فجزا ھم اللہ احسن الجزاء۔

علاوہ ازیں ہمارے رفقائے ادارت، جناب مولانا کلیم اللہ قاسمی، اور جناب مولانا عمران اللہ قاسمی کی تصحیح وتزئین کے متعلق ان تھک محنت بھی کسی سے کم نہیں ہے۔اور شعبۂ کمپیوٹر کے استاذ جناب مولانا کمال احمد خاں قاسمی سیتاپوری نے پوری تندہی کے ساتھ اس نمبر کی تزئین وتہذیب اوراس کی نوک پلک سنوارنے میں اپنی بہترین صلاحیتیں صرف کیں۔جس کا شکرادا کرنے کے ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں۔

نیز حضرات اراکین مشاورتی بورڈ بالخصوص مہتمم جامعہ مولانا اشہد رشیدی صاحب کا شکریہ بھی ضروری ہے جنہوں نے پوری فراخ دلی کے ساتھ اس خاص نمبر کی اشاعت کی منظوری عنایت کی، اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو اپنی شان عالی کے مطابق اجر سے سرفراز فرمائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

افسوس ہے کہ اس دوران مشاورتی بورڈ کے رکن رکین اور مدیر ندائے شاہی جناب مولانا حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب دھامپوری مؤرخہ ۱۸؍محرم الحرام ۱۴۲۵ھ کو وصال فرما گئے، اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریقِ رحمت فرمائے۔آمین۔

اخیر میں قارئین سے دعا کی درخواست کے ساتھ یہ استدعا بھی ہے کہ اگر کوئی فروگذاشت نظر آئے تو اس سے ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اس کی تصحیح کی جاسکے۔فقط واللہ ولی التوفیق۔

احقر محمد سلمان منصور پوری غفرلہٗ

۲۹/رجب المرجب ۱۴۲۵ھ مطابق ۱۵/ستمبر ۲۰۰۴ء

۱۳/صفر المظفر ۱۴۲۶ھ، مطابق ۲۴/مارچ ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مرتب (طبع اوّل)

الحمد للّٰه الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله، والصلاة والسلام علٰى أكمل الخلائق سيد الأولين والآخرين سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه أجمعين. اما بعد:

جذبات تشکر : اس وقت ہمارا دل جذبات تشکر سے معمور ہے، اور زبان وقلم دونوں اظہار شکر سے قطعاً عاجز ہیں کہ رب رحمٰن ورحیم، منعم ومحسن حقیقی، خالق و مالک نے اپنی شان کرم کا مظاہرہ فرماتے ہوئے محض اپنے فضل واحسان سے اس بات کی توفیق ارزانی فرمائی کہ ہم ندائے شاہی کے ''نعت النبی ﷺ نمبر'' کی صورت میں حمد ومناجات اور نعت ومنقبت کا یہ حسین گلدستہ عاشقان ومحبان رسول مصطفیٰ ''عليه الف الف تحية'' کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت سے شرف یاب ہورہے ہیں، بلاشبہ یہ اس کریم رب کی شان کریمی کی ایک ادنی ترین جھلک ہے کہ اس نے ہم جیسے نااہلوں اور نالائقوں کو اس سعادت سے سرفراز فرمایا۔ اللّٰهم لک الحمد كله ولک الشكر كله وإليک يرجع الأمر كله. اللّٰهم لک الحمد كما أنت أهله ولک الشكر كما أنت أهله لانحصي ثناءً عليک أنت كما أثنيت على نفسک (یاالٰہی! ہرطرح کی خوبیاں صرف آپ ہی کے شایان شان ہیں، اور ہرطرح کے جذبات تشکر آپ ہی کے در پر نچھاور ہیں، اور ہر معاملہ کا مرجع تو بس آپ ہی کی ذات ہے۔ اے الٰہ العالمین! جیسی آپ کی شان ہے ویسی ہی آپ کے لئے حمد وشکر ہے، ہم آپ کی حمد وثنا کرنے سے قاصر ہیں، آپ کی تعریف تو بس وہی ہے جو خود آپ نے اپنے بارے میں بیان فرمائی ہے)

اعتراف قصور : ہر مومن کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ قدرت کی عطا کردہ بہترین صلاحیتیں اپنے آقا ومولیٰ سرور کائنات فخر موجودات سیدنا ومولانا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر نچھاور کردے اور آپ کی شان عالی کا ذکر کرکے آیت ''وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ'' کے خدمت گزاروں میں شامل ہوجائے۔

تاہم آپ کا کوئی ادنی غلام یہ دعوی کیسے کرسکتا ہے کہ اس نے اپنے آقا کی عظمت شان کا لاکھواں حصہ بھی ادا کردیا ہے، توبہ توبہ! ایسا کہنا تو درکنار سوچنا بھی محال ہے، کہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عالی اور کہاں ہم جیسے ذرۂ ناچیز؟ یقیناً ہم نادم اور شرمندہ ہیں، اور ہمیں اس قصور کا اعتراف ہے کہ یہ ''نعت النبی ﷺ نمبر''

جس شان سے ہمیں بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کرنا چاہئے تھا اس انداز میں پیش کرنے سے ہم بالکل قاصر رہے۔

یقین کامل : لیکن اعتراف قصور کے باوجود ہمیں ذات خداوندی اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رحمت سے قوی امید ہی نہیں بلکہ کامل یقین ہے کہ یہ حقیر خدمت بارگاہ عالی میں ضرور قبول ہوگی اور رحمت عالم علیہ الصلوۃ والسلام کی نظر کرم سے ہم ہرگز محروم نہ رہیں گے۔ اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات نے تو ہمیشہ ذروں کو قبول فرمایا ہے اور عاجزوں کو اوج کمال عطا فرمایا ہے۔

احوال واقعی : ندائے شاہی کے ''نعت النبی ﷺ نمبر'' کا داعیہ خاص طور پر دو وجہوں سے پیدا ہوا تھا، اولاً یہ کہ عام طور پر جلسوں میں پڑھی جانے والی نعتوں کے مضامین میں عقیدہ کی صحت اور شریعت وسنت کی حدود کا اہتمام نہیں رکھا جاتا اس لئے ضرورت تھی کہ ایسی منتخب نعتوں کو یکجا کردیا جائے جن کے مضامین درست ہوں، دوسرے یہ کہ ایک طبقہ کی طرف سے متواتر یہ غلط پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے کہ نعوذ باللہ علماء دیوبند اور ان کے ماننے والے لوگ پیغمبر علیہ السلام سے تعلق نہیں رکھتے، ان کو نعتوں سے دلچسپی نہیں ہے اور درود شریف نہیں پڑھتے وغیرہ۔ اس لئے شدت سے تقاضا ہوا کہ اپنے علماء اور ان کے ہم مسلک شعراء کے نعتیہ کلام کو منتخب کرکے پیش کیا جائے تاکہ اس جھوٹے الزام کا دفاع کیا جاسکے۔ اور اللہ کے مقرب بندوں سے غلط فہمیوں کا ازالہ ہوسکے، الحمدللہ یہی دونوں باتیں نمبر کی ترتیب میں پیش نظر رہیں۔ جس کو قارئین خود محسوس فرمائیں گے۔ پھر جب کام شروع ہوا تو مناسب معلوم ہوا کہ جس ذات عالی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں یہ نمبر نکل رہا ہے اس کی سیرت طیبہ اور شمائل واخلاق فاضلہ کو بھی زینتِ نمبر بنادیا جائے چنانچہ اس بارے میں متعدد مضامین شامل کئے گئے۔ اسی طرح درود شریف کی عظمت پر بھی خاصا قیمتی مواد یکجا کرکے شامل کیا گیا ہے۔ اس کے بعد جب نعتوں کی ترتیب کا مرحلہ آیا تو ضمیر نے گواہی دی کہ شروع میں حمد ومناجات، اور اخیر میں منقبت صحابہؓ کے بغیر نعت النبی ﷺ کا کام ادھورا رہے گا لہذا ان دونوں موضوعات پر بھی نہ صرف منظوم مواد جمع کیا گیا بلکہ حمد خداوندی، مقام صحابہؓ، اور تعارف حضرات خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین پر مختصر مضامین بھی ترتیب میں شامل کئے گئے۔ اس طرح نمبر کی ضخامت تو بہت بڑھ گئی لیکن بہر حال شائقین کے لئے یہ ایک ایسی دستاویز تیار ہوگئی جسکا مطالعہ ان کے دلوں میں محبت خدا، محبت رسول علیہ الصلوۃ والسلام، اور عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم کی شمع فروزاں رکھنے میں مسلسل معاون بنتا رہے گا۔ ہماری اپنی ناقص نظر میں یہ محض ایک خاص نمبر ہی نہیں بلکہ محبت کی ایک ایسی لازوال چنگاری اور نہ بجھنے والا شرارہ ہے جو برابر عشاق کے دلوں میں عشق نبوی کی آگ لگاتا رہے گا، انشاء اللہ۔ بس دعا ہے کہ رب رحمٰن ورحیم اس آگ کا کچھ حصہ ہمیں بھی اپنی شان سے عطا فرمادے۔ آمین۔

معاونین کا شکریہ :ارشاد نبوی ہے کہ: من لم یشکر الناس لم یشکر اللّٰہ . (فیض القدیر۶/۲۷۶)
جو لوگوں کا شکر گذار نہ ہو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر گذار بھی نہیں ہوسکتا۔ اس لئے اس نمبر میں جن جن حضرات کا تعاون ہمیں حاصل رہا ان کے ہم تہہ دل سے شکر گذار ہیں، یہ نمبر کسی ایک شخص کی محنت سے تیار نہیں ہوا بلکہ اس میں بہت سے حضرات کی محنتیں شامل رہی ہیں واقعۃً اگر ہمیں اس طرح کا تعاون نہ ملتا تو ہم اتنے مختصر وقت میں یہ نمبر نہیں پیش کرسکتے تھے۔ ہمارے معاونین کئی سطح کے ہیں جن کی کچھ تفصیل ذیل میں پیش ہے:

نمبر کی اشاعت کی منظوری : مہتمم جامعہ ونگرانِ ندائے شاہی حضرت مولانا اشہد رشیدی صاحب اور مشاورتی بورڈ ندائے شاہی کے دیگر اراکین اولاً شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ''نعت النبی ﷺ نمبر'' کی اشاعت کی منظوری دی اور اس سلسلہ میں اسباب ووسائل کی فراہمی میں ہر ممکن تعاون سے نوازا۔

مواد کی فراھمی : رفیق مکرم جناب مولانا معزالدین احمد گونڈوی ناظم امارت شرعیہ ہند دہلی نے مواد کی فراہمی میں حد درجہ تگ ودو فرمائی اور قدیم وجدید شائع شدہ مجموعے، دہلی اور لکھنؤ وغیرہ سے حاصل کرکے پیش کئے، مولانا نعیم الدین صاحب استاذ جامعہ مدنیہ لاہور بھی عظیم شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے پاکستانی شعراء اور دیگر نعتوں کا بڑا قیمتی ذخیرہ بذریعہ ڈاک اہتمام کے ساتھ ارسال فرمایا، سید الخطاطین حضرت شاہ سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم (لاہور) کا احقر نہایت مشکور ہے کہ موصوف نے اپنا مجموعۂ کلام ارسال فرمایا، ڈاکٹر آصف صاحب ریسرچ اسکالر مرادآباد نے بھی متعدد نایاب مجموعے استفادہ کے لئے عنایت کئے۔ جناب مولانا ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب ساجد الاعظمی کا مشکور ہوں کہ موصوف نے بڑی لگن کے ساتھ ''نعت گوئی اور اکابر دیوبند'' پر ایک قیمتی مقالہ نہایت خوبصورتی کے ساتھ مرتب فرمایا۔ استاذ مکرم حضرت مولانا مفتی کفیل الرحمٰن صاحب نشاطؔ عثمانی بھی حد درجہ شکریہ کے قابل ہیں کہ موصوف نے اپنی قیمتی نعتوں کے علاوہ ''علماء دیوبند کی نعتیہ شاعری'' پر ایک مبسوط مضمون تحریر فرما کر ارسال فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو اپنی شان کے مطابق اجر جزیل سے نوازے۔ آمین۔

مطبوعہ مواد سے استفادہ : ویسے تو اس نمبر کی ترتیب میں ہمارے سامنے ان گنت مطبوعہ کتابیں رہیں لیکن بالخصوص جناب عبدالرشید ارشد صاحب کے مرتب کردہ ''الرشید لاہور'' کے ڈیڑھ ہزار صفحات پر مشتمل شان دار ''نعت نمبر'' سے ہم نے کافی استفادہ کیا، اسی طرح ساجد صدیقی لکھنوی کے مرتب کردہ ''گلدستۂ نعت ومنقبت'' افتخار فریدی صاحب کے ''مجموعۂ حمد ونعت'' حضرت مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؒ کے مجموعۂ کلام ''نسیم سحر'' حضرت مولانا نسیم احمد غازی مظاہری اور حضرت مولانا امام علی دانش کے شائع کردہ رسائل اور مولانا ولی اللہ ولیؔ عظیم آبادی مقیم مدینہ منورہ کے مجموعہ ''نوائے طیبہ'' سے بھی ہم نے خوب خوب استفادہ کیا، اللہ تعالیٰ مذکورہ حضرات کی کاوشوں کو بے حد قبول فرمائے۔ آمین۔

کتابت : صرف ایک مہینہ میں اتنے بڑے منصوبہ کو بروئے کار لانا بڑا مشکل کام تھا۔تاہم اس مشکل کو ہمارے شعبۂ کمپیوٹر کے استاذ مولانا کمال احمد خان صاحب سیتاپوری نے اپنی مہارت فن سے آسان کردیا، **فجزاهم الله أحسن الجزاء** موصوف نے اپنے حالیہ وسابقہ فیض یافتگان سے اس بارے میں خوب مدد لی اور ماشاء اللہ ان حضرات نے بڑی دلجمعی اور دلسوزی کے ساتھ دن رات ایک کرکے کتابت کا کام مکمل کیا۔

تصحیح : کمپیوٹر کتابت کے بعد نہایت اہم مرحلہ تصحیح کا تھا اس کے لئے ہم بالخصوص اپنے شریک ادارت جناب مولانا کلیم اللہ قاسمی اور مولانا عمران اللہ صاحب قاسمی کے بے حد ممنون ہیں کہ انہوں نے اپنی دیگر مصروفیات اور مدرسہ کی ذمہ داریوں کے باوجود تصحیح مضامین میں نہایت جانفشانی کا ثبوت دیا۔اور راتوں رات جاگ کر نمبر کو بروقت لانے میں مدد فرمائی۔**فجزاهم الله أحسن الجزاء.**

طباعت : دہلی میں طباعت کی مکمل نگرانی ہمارے رفیق مکرم مولانا معزالدین احمد صاحب نے فرمائی۔ نائس پریس کے مالک جناب فرید احمد صاحب نے تمام کام روک کر بہت جلد طباعت کے مراحل پورے کئے۔

اسی طرح فرید بکڈپو دہلی کے مالک بھائی ناصر صاحب نے بہت توجہ اور دلچسپی کے ساتھ اس نمبر کے ٹائٹل کو چھپوانے کا انتظام کیا جس پر ہم بے حد مشکور ہیں اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو اپنی شان کے مطابق بدلہ عطا فرمائے اور اس خدمت میں حصہ لینے کو ذخیرۂ آخرت بنائے۔آمین۔

ہمیں احساس ہے کہ وقت کی قلت کی وجہ سے پروف ریڈینگ،اور تصحیح پر کماحقہ توجہ نہیں دی جاسکی اس لئے عین امکان ہے کہ کتابت کی غلطیاں رہ گئی ہوں اس لئے قارئین سے درخواست ہے کہ جو غلطی نظر آئے اس پر ہمیں متوجہ فرمائیں تاکہ بعد میں اس کی تصحیح ہوسکے، نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس حقیر خدمت کو اپنے دربار عالی میں قبول فرمائے،آمین۔ **وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.**

فقط واللہ الموفق :

احقر محمد سلمان منصورپوری غفرلہٗ

۱۰/۸/۱۴۲۴ھ

حسنِ ترتیب

نذرِ عقیدت	مرتب	۴
کلماتِ تشکر	مولانا اشہد رشیدی صاحب	۵
عرضِ مرتب (طبع دوم)	مرتب	۶
عرض مرتب (طبع اول)	مرتب	۹
نظر وفکر (محبتِ رسول اللہ ﷺ)	مرتب	۲۶
سراپائے اقدس صلی اللہ علیہ وسلم		**۴۱**
حیاتِ طیبہ ایک نظر میں	مولانا محمد عثمان معروفیؒ	۴۲
دلائلِ نبوت ﷺ	محمد سلمان منصور پوری	۴۹
شمائلِ رسول ﷺ	محمد سلمان منصور پوری	۶۰
اخلاقِ نبوت ﷺ کی چند جھلکیاں	محمد سلمان منصور پوری	۷۴
آدابِ نبوی ﷺ	حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب بلند شہریؒ	۸۲
درود شریف: فضیلت واہمیت		**۹۷**
درود شریف، فضیلت واہمیت	حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ	۹۹
چالیس درود پاک	مفتی شبیر احمد صاحب قاسمی	۱۰۵
نعت النبی ﷺ: تعارف وفضیلت، حدود وآداب		**۱۲۱**
شعر وشعراء دربار رسالت میں	مولانا ریاست علی ظفرؔ بجنوری	۱۲۲
شاعر رسول سیدنا حضرت حسان بن ثابتؓ	مولانا اشہد رشیدی صاحب	۱۳۷
نعت النبی ﷺ آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں	مولانا سید حسن مثنیٰ ندوی	۱۴۱
نعت النبی ﷺ شرائط وآداب	مولانا ولی اللہ ولیؔ عظیم آبادی	۱۴۴
نعتِ رسول ﷺ اور اس کے آداب	مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب	۱۵۷
نعت گوئی اپنے آغاز سے اکابرِ دیوبند تک	مولانا عبد الرحمٰن ساجدؔ الاعظمی	۱۷۷
علماءِ دیوبند اور نعتِ رسول ﷺ	مولانا مفتی کفیل الرحمٰن نشاطؔ عثمانی	۱۹۳
مراد آباد کی نعتیہ شاعری	ڈاکٹر آصف حسین مراد آبادی	۱۹۸

حمد ومناجات		۲۰۳
الحمد للہ (نثر)	محمد سلمان منصور پوری	۲۰۴
خذ بلطفک یا الٰھی	سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	۲۱۰
تیری ستار العیوبی کی نہیں ہے کوئی حد	الحاج محمود احمد عارف جامعہ مدنیہ لاہور	۲۱۱
از نگاہِ چشم تو	مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ	۲۱۳
یا اللہ	خواجہ معین الدین چشتیؒ	۲۱۴
الٰہی غرق دریائے گناہم	حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ	۲۱۵
زمزمۂ حمد	حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ	۲۱۷
سزاوارِ خدائی	حکیم سنائی	۲۱۸
تو پاکی وخدائی	بہادر شاہ ظفر	۲۲۰
یا الٰہی حشر میں	مولانا کفایت علی کافیؒ	۲۲۲
نالۂ نیم شبی	مولانا عبدالرشید صاحبؒ	۲۲۲
شوقِ بے نوا	حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ	۲۲۳
شانِ باری	مولانا محمد حسین تمنا مرادآبادی	۲۲۵
ثناخوانِ عطا	مولانا محمد حسین تمنا مرادآبادی	۲۲۵
شانِ رفعت	مولانا محمد حسین تمنا مرادآبادی	۲۲۶
ذاتِ مقدس	شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ	۲۲۷
تری شانِ جل جلالہٗ	سید فرید احمد وفا مرادآبادی	۲۲۷
شواہدِ قدرت	فقیہ الامت مولانا مفتی محمود الحسن گنگوہیؒ	۲۲۸
یا رہے یارب تو میرا	خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ	۲۳۰
حمدِ رب العالمین	صوفی عبدالرب صوفی	۲۳۱
اللہ اللہ سبحان اللہ	مولانا سید محمد ثانی حسنیؒ	۲۳۲
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام	مولانا سید محمد ثانی حسنیؒ	۲۳۳
کریما بخشائے بر حالِ ما	مولانا سید محمد ثانی حسنیؒ	۲۳۷
نورِ اَزل	مولانا مفتی نسیم احمد فریدی امروہویؒ	۲۳۹
غلام آئے ہیں آقا تیرے در پر	مولانا قاری سید صدیق احمد ثاقب باندویؒ	۲۳۹
عقل سے بھی ماورا تو ہے	مولانا نسیم احمد غازی مظاہری	۲۴۰
آہ جاتی ہے فلک پر	آغا حشر کاشمیری	۲۴۰

ثنائے رب العالمین	مولانا حفیظ الرحمٰن واصفؔ	۲۴۱
توحید کا دیوانہ	مولانا امام علی دانشؔ	۲۴۱
اے میرے پروردگار	سید ناظر حسین گلؔ چاند پوری	۲۴۲
شانِ جل جلالہٗ	مولانا عبدالعزیز ظفرؔ جنک پوری	۲۴۳
حمدِ جل جلالہٗ	انور صابری	۲۴۳
میرے خدا کرم کرم	عاصیؔ کرنالی	۲۴۴
داتا میں وہی نقش قدم مانگ رہا ہوں	عمر فاروق عاصمؔ دیوبندی	۲۴۴
واقف الاسرار	حافظ نور محمد انورؔ پاکستان	۲۴۵
میں گدائے عاجز و بے نوا	مولانا محمودؔ بھولے پوری	۲۴۵
یارب دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنا دے	شاعر مشرق علامہ اقبالؔ	۲۴۶
بچوں کا دعائیہ ترانہ	شاعر مشرق علامہ اقبالؔ	۲۴۶

طلع البدر علینا (عربی نعتوں کا انتخاب) ۲۴۷

نعت خواں حضرات کے لئے ضروری تنبیہ	مرتب	۲۴۸
جدائی کا غم	جگر پارۂ رسول سیدتنا حضرت فاطمۃ الزہراءؓ	۲۵۰
مصر کی عورتیں آپ ﷺ پر دل نچھاور کردیتیں	ام المؤمنین سیدتنا حضرت عائشہ صدیقہؓ	۲۵۰
دفاعِ پیمبر ﷺ	سید المداحین سیدنا حضرت حسان بن ثابتؓ	۲۵۱
ہم آپ ﷺ کو فراموش نہیں کرسکتے	سید المداحین سیدنا حضرت حسان بن ثابتؓ	۲۵۲
مہر نبوت چمک رہی ہے	سید المداحین سیدنا حضرت حسان بن ثابتؓ	۲۵۳
میری جان فدا ہے	سیدنا حضرت عبداللہ بن رواحہؓ	۲۵۴
کن لی شفیعا	سیدنا حضرت سواد بن قاربؓ	۲۵۴
منتخب ''قصیدہ بانت سعاد''	سیدنا حضرت کعب بن زہیرؓ	۲۵۵
بارگاہِ نبوت میں سلام کی پیش کش	سیدنا زین العابدین علی السجاد بن الحسینؒ	۲۵۷
منتخب اشعار ''قصیدہ بردہ''	علامہ محمد ابن حسن بویصریؒ	۲۵۸
بادِ صبا سے خطاب	شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ	۲۶۱
ذوالمکارم احمد ﷺ	مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ	۲۶۲
سید السادات، فخر الانبیاء ﷺ	مولانا حبیب الرحمٰن عثمانیؒ	۲۶۳
نبی الوریٰ سید الانبیاء ﷺ	علامہ انور شاہ کشمیریؒ	۲۶۴

محمد سید الکونین ﷺ	مولانا عبدالرحمٰن سیوہاروی ؒ	۲۶۶
حبِ رسول اللہ ﷺ	مولانا عبدالرحمٰن سیوہاروی ؒ	۲۶۷
شوقِ زیارتِ مدینہ منورہ	مولانا عبدالرحمٰن سیوہاروی ؒ	۲۶۸
نظر کرم کی خواہش	سید غلام علی آزاد بلگرامی ؒ	۲۷۱
ظلمت چھٹ گئی، اور نور پھیل گیا	مولانا ظفر احمد صاحب تھانوی ؒ	۲۷۲
آپ ﷺ کی سیرت کیا خوب ہے	مولانا عبدالمنان الدہلوی ؒ	۲۷۴
حبیب الٰہ العرش ﷺ	مولانا عبدالمنان الدہلوی ؒ	۲۷۶
خیر البرایا ﷺ	مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی ؒ	۲۷۷
قصیدہ اسماء النبی ﷺ	مولانا ادریس صاحب کاندھلوی ؒ	۲۷۹
الصبح بدا من......	مولانا نبیہ محمد صاحب مدرسہ کرامتیہ جلال پور	۲۸۲

بعد از خدا بزرگ توئی (فارسی نعتوں کا انتخاب) ۲۸۳

وصال محمد ﷺ	مولانا عبدالرحمٰن جامی ؒ	۲۸۴
اے بادِ نسیم	مولانا عبدالرحمٰن جامی ؒ	۲۸۴
سوئے فردوس بریں	مولانا عبدالرحمٰن جامی ؒ	۲۸۵
امام رسل پیشوائے سبیل ﷺ	شیخ سعدی ؒ	۲۸۶
مرحبا سید مکی مدنی ﷺ	حاجی جان محمد قدسی ؒ	۲۸۸
نعت مزکیّٰ	نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ	۲۸۹
اے شمعِ جمعِ انبیاء ﷺ	خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ؒ	۲۹۱
الٰہی از تو حبِ مصطفیٰ ﷺ را	مرزا مظہر جانِ جاناں ؒ	۲۹۲
سلطانِ ما ﷺ	حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری ؒ	۲۹۳
شاہِ یثرب ﷺ	حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ؒ	۲۹۳
بحق سرورِ عالم محمد ﷺ	حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی ؒ	۲۹۴
تجلائے مدینہ	مولانا محمد صدیق مرادآبادی ؒ	۲۹۵
سرتاج والا گوہری	مولانا محمد صدیق مرادآبادی ؒ	۲۹۶
رحمت مہداۃ قدیری	علامہ انور شاہ کشمیری ؒ	۲۹۷
صبا بسوئے مدینہ روکن......	نواب غازی الدین خانِ نظام	۲۹۸
طابہ می جویم	مولانا محمد اسحٰق صاحب حامد بہاری	۲۹۹
ماہِ تمام	مولانا مفتی کفیل الرحمٰن نشاط	۳۰۰

مدحتِ خیر البشر ۳۰۱

○ نعت لکھنے کا سامان بنالوں تو لکھوں	مولانا قدرت اللہ قدرتؔ مرادآبادیؒ	۳۰۲
○ کس طرح نعت کے لکھنے کی شروعات کروں	مفتی اسرار احمد دانشؔ نجیب آبادی	۳۰۲
○ نعتِ حضرت ﷺ	مولانا کفایت اللہ کافیؔ شہید مرادآبادیؒ	۳۰۴
○ اِترائیں نگاہیں جو بڑھیں سوئے محمد ﷺ	اُستاذ الشعراء رضوانؔ مرادآبادیؒ	۳۰۴
○ روئے محمد ﷺ	مولانا سید عبدالرشید مرادآبادیؒ	۳۰۵
○ بیاں کب آپ ﷺ کی ممکن ہے رافت کا مروت کا	مولانا سید عبدالرشید مرادآبادیؒ	۳۰۵
○ نعت سیمائے نبی ﷺ لکھوں جو مل جا کاغذ	مولانا محمد حسین تمناؔ مرادآبادیؒ	۳۰۷
○ رخِ تاباں کے صدقے ماہ بھی مہر منور بھی	مولانا محمد حسین تمناؔ مرادآبادیؒ	۳۰۸
○ بوئے نبی ﷺ مہکتی ہے اب تک ہر ایک جا	مولانا محمد حسین تمناؔ مرادآبادیؒ	۳۰۹
○ نبوت کے دریا کا دُرِّ یتیم	مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ	۳۱۰
○ کرتے ہیں وصفِ شاہِ دیں ﷺ، جن و بشر الگ الگ	سید فرید احمد وفاؔ مرادآبادیؒ	۳۱۰
○ نعتِ رسولِ مقبول ﷺ	مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ	۳۱۱
○ جذباتِ عشق	حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ	۳۱۲
○ نعتِ مصطفی ﷺ	فقیہ الامت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ	۳۱۷
○ نعتِ نبوی ﷺ	مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ عارفؔ	۳۲۰
○ محترم بعد از خدا تم ﷺ ہو	حضرت مولانا محمد اسعد اللہ صاحبؒ ناظم مظاہر علوم	۳۲۰
○ نعت النبی ﷺ	مولانا خواجہ عزیز الحسن مجذوبؔ	۳۲۱
○ سراپائے کمال	حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ	۳۲۲
○ رحمتِ عالم ﷺ	امیر الہند اول مولانا حبیب الرحمٰن اعظمیؒ	۳۲۲
○ رسولِ عربی ﷺ	صوفی عبدالرب صوفیؔ ایم، اے	۳۲۳
○ دربارِ محمد ﷺ	حضرت مولانا محمد احمد صاحب پرتاپ گڈھیؒ	۳۲۳
○ ذکرِ مہوشان	مولانا محمد ثانی حسنیؒ	۳۲۴
○ حبیبِ حق ﷺ	مولانا ابوالوفا عارفؔ شاہجہانپوریؒ	۳۲۵
○ جمالِ مصطفی ﷺ	مولانا ابوالوفا عارفؔ شاہجہانپوریؒ	۳۲۵
○ نبی ﷺ کی شان میں گوہر فشانی	مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؔ امروہویؒ	۳۲۶

پیغمبرِ خاتم ﷺ	مولانا مفتی نسیم احمد فریدی امروہوی ؒ	۳۲۶
توصیف ختم المرسلین ﷺ	مولانا مفتی نسیم احمد فریدی امروہوی ؒ	۳۲۷
دربارِ شاہِ اُمم ﷺ	مولانا مفتی نسیم احمد فریدی امروہوی ؒ	۳۲۸
نسیمِ فیض	مولانا مفتی نسیم احمد فریدی امروہوی ؒ	۳۲۸
کوئے مصطفیٰ ﷺ	مولانا مفتی نسیم احمد فریدی امروہوی ؒ	۳۲۹
فخرِ نوعِ انسانی	مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی ؒ	۳۲۹
زندگی ہے آپ ﷺ کے احسان فرمانے کا نام	مولانا ریاست علی ظفر بجنوری	۳۳۰
محمد ﷺ کا حسن و جمال اللہ اللہ	مولانا محمد عثمان ساحر مبارک پوری	۳۳۰
رفعت سلطان مدینہ ﷺ	مولانا مفتی کفیل الرحمٰن نشاط عثمانی	۳۳۱
ظرفِ پیمبر ﷺ	مولانا مفتی کفیل الرحمٰن نشاط عثمانی	۳۳۱
سرورِ دو جہاں ﷺ	مولانا مفتی کفیل الرحمٰن نشاط عثمانی	۳۳۲
فخرِ رسل ﷺ	مولانا حکیم محمد احمد فیض آبادی	۳۳۲
حبیبِ کبریاء ﷺ	مولانا قمر عثمانی	۳۳۳
نورِ اطاعت	مولانا قمر عثمانی	۳۳۳
آئینہ تجلیات	مولانا قاضی عابد علی وجدی الحسینی	۳۳۴
خوشبوئے محمد ﷺ	مولانا قاضی عابد علی وجدی الحسینی	۳۳۵
فخرِ رسل ﷺ	مولانا عبد الرؤف راسخ	۳۳۵
وہ تنہا تھے لیکن ہزاروں میں چمکے	مولانا نسیم احمد غازی مظاہری	۳۳۶
رسول پاک ﷺ یکتا ہیں جہاں میں	مولانا نسیم احمد غازی مظاہری	۳۳۸
ہے کافی مجھے نقش پائے محمد ﷺ	مولانا نسیم احمد غازی مظاہری	۳۳۸
یہاں یثرب کے نظارے	مولانا ڈاکٹر مصطفیٰ حسن فریاد علوی	۳۳۹
کمالات نبوت ختم ہیں حضرت محمد ﷺ پر	مولانا امام علی دانش	۳۴۰
احسانِ محمد ﷺ	مولانا امام علی دانش	۳۴۰
بلغ العلی بکمالہ	مولانا عبد السلام مضطر	۳۴۱
باعثِ تکوینِ عالم	مولانا محمد محفوظ الرحمٰن نامی	۳۴۲
شبِ معراج	مولانا محمد محفوظ الرحمٰن نامی	۳۴۲
تجھ سا کوئی نہیں	شاہ سید نفیس الحسینی	۳۴۳

گلہائے عقیدت	مولانا عبدالعزیز ظفرؔ جنک پوری	۳۴۴
ہمارے نبی ﷺ	مولانا عبدالعزیز ظفرؔ جنک پوری	۳۴۵
محمد ﷺ کا عالی مقام اللہ اللہ	مولانا عبدالعزیز ظفرؔ جنک پوری	۳۴۵
خلد کا منظر نثار ہے	مولانا ڈاکٹر عبدالرحمٰن ساجدؔ الاعظمی	۳۴۶
خاتم الانبیاء آپ ﷺ کہلائے ہیں	لئیقؔ اعظمی	۳۴۶
خرد سے ماوراء تم ﷺ ہو	مولانا فضل حق عارفؔ	۳۴۷
اَوصاف پیمبر ﷺ	مولانا عطاء الرحمٰن عطاؔ مفتاحی	۳۴۷
عرب کے چاند سا حسین ﷺ	مولانا عطاء الرحمٰن عطاؔ مفتاحی	۳۴۸
وہ حبیب رب انام ﷺ ہے	مولانا محمد زبیرؔ اعظمی	۳۴۹
نعتِ رسولِ مقبول ﷺ	مولانا مشرفؔ علی تھانوی	۳۴۹
ہیں سراپا رسولِ خدا ﷺ معجزہ	مولانا محمد حمید الدین عاقلؔ حسامی	۳۵۰
نعت صاحبِ کوثر ﷺ	سید طفیل احمد مدنی	۳۵۰
خدا کا لاڈلا کہئے	مولانا ولی اللہ ولیؔ قاسمی بستوی	۳۵۱
ولی بھی تیرا غلام ہے	مولانا ولی اللہ ولیؔ قاسمی بستوی	۳۵۱
آمنہ کا دلارا ﷺ	مولانا ولی اللہ ولیؔ قاسمی بستوی	۳۵۲
خسرو یگانہ ﷺ	مولانا ولی اللہ ولیؔ قاسمی بستوی	۳۵۲
حبیبِ کبریا ﷺ	مفتی منیر احمد آسیؔ بلیاوی	۳۵۳
حسنِ بے مثال ﷺ	مولانا محمد اطہرؔ قاسمی کملاپوری	۳۵۳
نبی ﷺ نبی ﷺ	مولانا ولی اللہ ولیؔ قاسمی بستوی	۳۵۴
موسم بہار کا	قاری شکیل الرحمٰن تابشؔ	۳۵۵
عاشقِ شیدا	شیفتہؔ دہلوی	۳۵۵
خدا کا کیوں نہ عاشق ہو جو عاشق ہو محمد ﷺ کا	امیرؔ مینائی لکھنوی	۳۵۶
سکہ رائج جب سے دینِ مصطفیٰ ﷺ کا ہو گیا	امیرؔ مینائی لکھنوی	۳۵۷
اوجِ کمالِ مصطفیٰ ﷺ	جلالؔ مراد آبادی	۳۵۷
قلب زار و مضطر	محسنؔ کاکوری	۳۵۸
کیا ہے لوح نے محفوظ ہر افسانہ محمد ﷺ کا	آرزوؔ لکھنوی	۳۶۰
طلب گارِ محمد ﷺ	منشی امیر اللہ تسلیمؔ عزیز	۳۶۱

نورِ سحر	اصغرؔ گونڈوی	۳۶۲
نثارِ مصطفیٰ ﷺ	اصغرؔ گونڈوی	۳۶۲
پاک مکرم	جگرؔ مرادآبادی	۳۶۳
مدحتِ سلطانِ مدینہ ﷺ	جگرؔ مرادآبادی	۳۶۳
نسبتِ سلطانِ مدینہ ﷺ	باسطؔ بھوپالی	۳۶۴
نورِ ہدایت	اکبرؔ الہ آبادی	۳۶۴
مدحِ سرورِ کونین ﷺ	اکبرؔ الہ آبادی	۳۶۵
نامِ احمد ﷺ	اقبالؔ سہیل اعظمی	۳۶۶
خدا بھیجتا ہے سلام اللہ اللہ	متینؔ طارق باغ پتی	۳۶۶
بندہ پرور	شفیقؔ جون پوری	۳۶۷
عزو شانِ مصطفیٰ ﷺ	شورشؔ کاشمیری	۳۶۸
عزت سرکارِ مدینہ ﷺ	سرورؔ قاسمی	۳۶۸
سرکارِ دو عالم ﷺ	زائر حرم حمیدؔ صدیقی لکھنوی	۳۶۹
فخرِ اولیں ﷺ	محمد زکیؔ کیفی	۳۶۹
شانِ پیمبر ﷺ	عبرتؔ بہرائچی	۳۷۰
اہل جہاں کے دیکھئے غم خوار آ گئے	قاری محمد اعظم جہانگیر آبادی	۳۷۰
وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا	خواجہ الطاف حسین حالیؔ	۳۷۱
قفلِ جنت کھول دیتی ہے ثنائے مصطفیٰ ﷺ	ڈاکٹر شرف الدین ساحلؔ ناگپوری	۳۷۱
تو نے اے خیر البشر ﷺ انساں کو انساں کر دیا	روشؔ صدیقی جوالاپوری	۳۷۲
خیر الوریٰ ﷺ	مولانا امام علی دانشؔ	۳۷۳
گل میں خنداں آپ ﷺ ہیں	محترم سعید اقبال سعیدؔ	۳۷۳
مطلعِ انوار	احمد ندیم قاسمیؔ	۳۷۴
نورِ بصیرت	عامرؔ عثمانی دیوبند	۳۷۴
رہبر کاروانِ وفا آپ ﷺ ہیں	اقبال فیضیؔ فیض آبادی	۳۷۵
شاہِ خوباں آپ ﷺ ہیں	فخر الاسلام نفیسیؔ امروہوی	۳۷۶
وہ خوشبوئیں جو خدا کے رسول ﷺ لائے ہیں	حفیظؔ محمود بلند شہری	۳۷۶
ولادت باسعادت	ولی اللہ ولیؔ عظیم آبادی	۳۷۷

وہ ماہِ تمام آیا	منشی ناظر حسین گل چاند پوری	۳۷۷
ختم الانبیاء ﷺ	ماہر القادری	۳۷۸
اے نام محمد ﷺ صلِ علی	ماہر القادری	۳۷۸
قامت زیبا	ایم ،اے، ساغر ادروی	۳۷۹
رحمتوں کی جان	ایم ،اے، ساغر ادروی	۳۷۹
حسنِ نبی ﷺ کا نور	راز کاشمیری	۳۸۰
سلطان آرزو ﷺ	راز کاشمیری	۳۸۰
نظر اہل جہاں کی بس زمیں سے آسماں تک ہے	ڈاکٹر رئیس احمد نعمانی علی گڈھ	۳۸۱
نبی ﷺ کے ذکر سے رفعت مرے بیاں میں ہے	ڈاکٹر رئیس احمد نعمانی علی گڈھ	۳۸۱
دین حق کے رہنما بے شک رسول پاک ﷺ ہیں	حافظ نور محمد انور پاکستان	۳۸۲
اب نہ آئے گا کوئی نبی ﷺ حشر تک	سید امین گیلانی	۳۸۲
جن پر ہوا ہے دین مکمل حضور ﷺ ہیں	سید امین گیلانی	۳۸۳
انبیاء ہیں وجہ رحمت اور رحمت آپ ﷺ ہیں	لئیق احمد راغب بارہ بنکوی	۳۸۳
وہ نبی ﷺ کردار جس کا دین کا معیار ہے	قاری محمد اسحاق حافظ سہارن پوری	۳۸۴
پیام محمد ﷺ	قاری محمد اسحاق حافظ سہارن پوری	۳۸۵
کون کہتا ہے وہ مرے آقا ﷺ نہیں	قاری محمد اسحاق حافظ سہارن پوری	۳۸۵
مظلوم پہ اللہ کی رحمت ہوئی نازل	جناب بسمل شاہجہاں پوری	۳۸۶
جو گونجا نغمہ ہائے نعت سے ہندوستاں سارا	جناب سعد امروہوی	۳۸۶
صبح درخشاں	منظر کلیمی	۳۸۷
زینت محفل	ناصر زیدی	۳۸۷
نازشِ دوراں	طاہر شادانی	۳۸۸
رحمۃ للعالمین ﷺ	محمد سرور میواتی	۳۸۸
اے شمعِ نبوت ﷺ کیا کہنا	حافظ لدھیانوی	۳۸۹
نقش پائے مصطفیٰ ﷺ	مفتی جمیل احمد نذیری	۳۸۹
شمع عرفاں ﷺ	محمد یوسف بہزاد دھام پوری	۳۹۰
مجھ کو کیا اچھا لگا	غلام ربانی قاصر بھاگل پوری	۳۹۰
رحمۃ للعالمین ﷺ	قاضی جمشید عالم خاور صدیقی	۳۹۱

مؤمن ہے فقط تابع فرمان محمد ﷺ	مصطفیٰ راہی	۳۹۱
خدا کا لاڈلا اپنے خدا سے مل گیا جا کر	ڈاکٹر رشید الوحیدی	۳۹۲
وفورِ شوق		**۳۹۳**
حسن محمدی ﷺ سے ہیں حیراں نئے نئے	مولانا محمد حسین تمنا مرادآبادیؒ	۳۹۴
کئے حق نے عالم عیاں کیسے کیسے	مولانا محمد حسین تمنا مرادآبادیؒ	۳۹۵
یہاں آئے فخرِ زماں کیسے کیسے	مولانا محمد حسین تمنا مرادآبادیؒ	۳۹۵
اب تک مہک رہی ہے گذرگاہ مصطفیٰ ﷺ	مولانا محمد حسین تمنا مرادآبادیؒ	۳۹۶
عشق نبوی ﷺ	مولانا سید سلیمان ندویؒ	۳۹۶
صلی اللہ علیک نبینا (پوربی زبان میں)	مولانا مناظر احسن گیلانیؒ	۳۹۷
رشک جناں	حضرت مولانا اسعد اللہ صاحبؒ	۳۹۷
سامانِ راحت دل رنجور ہو گیا	خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ	۳۹۴
جب زباں پر محمد ﷺ کا نام آ گیا	مولانا محمد احمد صاحب پرتاپ گڑھیؒ	۳۹۹
ایمان کی لذت تجھے اللہ چکھائے	مولانا محمد احمد صاحب پرتاپ گڑھیؒ	۴۰۰
مدینے کی پھر یاد آنے لگی	مولانا محمد احمد صاحب پرتاپ گڑھیؒ	۴۰۰
نغمۂ نعت پیمبر ﷺ	مولانا ابوالوفا عارف شاہجہاں پوریؒ	۴۰۱
اَبر کرم	مولانا ابوالوفا عارف شاہجہاں پوریؒ	۴۰۱
شمعِ رسالت ﷺ	مولانا ابوالوفا عارف شاہجہاں پوریؒ	۴۰۲
یاد خیر البشر ﷺ ہو رہی ہے	مولانا محمد عثمان ساحر مبارک پوریؒ	۴۰۳
نوروں کے فوارے	ڈاکٹر مصطفیٰ حسن فریاد علوی	۴۰۳
خیر البشر خیر الانام ﷺ	حضرت مولانا محمد ثانی حسنیؒ	۴۰۴
مقام اہلِ سنت	حضرت مولانا محمد ثانی حسنیؒ	۴۰۵
سیرتِ آقائے مدینہ ﷺ	مولانا مفتی نسیم احمد فریدی امروہویؒ	۴۰۶
عشق محمد ﷺ	مولانا مفتی نسیم احمد فریدی امروہویؒ	۴۰۶
میں اُن کا ہوں دیوانہ	مولانا مفتی نسیم احمد فریدی امروہویؒ	۴۰۷
دیوانگیٔ شوق	مولانا انوار احمد شرر مدینی	۴۰۷
تسکینِ خاطر	مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب ثاقب باندویؒ	۴۰۸

مدینے کی جدائی	مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب ثاقبؔ باندویؒ	۴۰۸
نہ ہو گر رہبر کامل نہیں ہوتا	مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب ثاقبؔ باندویؒ	۴۰۹
شوق مدینۃ النبیؐ	مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب ثاقبؔ باندویؒ	۴۰۹
نظر بس آپ ہی پر ہے شفیع المذنبین ﷺ میری	مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب ثاقبؔ باندویؒ	۴۱۰
متاعِ درد دل	مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب ثاقبؔ باندویؒ	۴۱۱
مسافر شوق	مولانا ریاست علی صاحب ظفرؔ بجنوری	۴۱۳
ملا ہے آپ ﷺ کے در سے میرا مقام مجھے	مولانا ریاست علی صاحب ظفرؔ بجنوری	۴۱۴
ذکرِ مبارک	مفتی کفیل الرحمٰن نشاطؔ عثمانی	۴۱۴
ذکرِ حرم	مفتی کفیل الرحمٰن نشاطؔ عثمانی	۴۱۵
شانِ نبوت	مفتی کفیل الرحمٰن نشاطؔ عثمانی	۴۱۵
ایمان کی بارش	مولانا امام علی دانشؔ	۴۱۶
جو لوگ محمد ﷺ کے وفادار نہیں ہیں	مولانا امام علی دانشؔ	۴۱۶
نبی ﷺ کے چاہنے والے	مولانا امام علی دانشؔ	۴۱۷
شوق فراواں	مولانا قاضی عابد علی وجدیؔ الحسنی	۴۱۷
علاج تلخیٔ دوراں	مولانا نسیم احمد غازیؔ مظاہری	۴۱۸
یہ آہ سحر کا اثر دیکھتے ہیں	مولانا شاہ حکیم محمد اخترؔ صاحب	۴۱۸
نبیٔ عربی ﷺ	مولانا عثمان احمد قاسمی جون پوریؒ	۴۱۹
مرا دل مدینے میں ہے	مولانا محمد نذیر اللہ ناظرؔ لکھیم پوری	۴۱۹
ہم مدینہ جدھر ہے اُدھر جائیں گے	مولانا محمد نذیر اللہ ناظرؔ لکھیم پوری	۴۲۰
انوار کا عالم	مولانا محمد نذیر اللہ ناظرؔ لکھیم پوری	۴۲۰
ارمغانِ مدینہ	سید نفیسؔ الحسینی لاہور	۴۲۱
یہ عاشقِ بے نام ہے مشتاق زیارت	سید نفیسؔ الحسینی لاہور	۴۲۱
خیالِ رسول ﷺ	سید نفیسؔ الحسینی لاہور	۴۲۲
دل کی بستی سجا رہا ہوں	ظفرؔ جنک پوری	۴۲۲
تیرے دیوانے کہاں جائیں	ظفرؔ جنک پوری	۴۲۳
راہِ سنت	مولانا محمد حکیم اخترؔ صاحب	۴۲۳
میرے نبی ﷺ کا نام ہے	مجیبؔ بستوی	۴۲۴

مدینہ کے آقا ﷺ	مجیبؔ بستوی	۴۲۴
صلِ علیٰ	مجیبؔ بستوی	۴۲۵
دارِ مدینہ	مولانا وارث علی وارثؔ سیتاپوری	۴۲۵
ذوقِ سخن	مولانا عبدالسلام مضطرؔ ہنسوری	۴۲۶
خدا کا بندہ بننا ہے تو پہلے بن محمد ﷺ کا	مولانا محمد فاروق مجاہدؔ القاسمی	۴۲۶
نگاہ مصطفیٰ ﷺ	مفتی جمیلؔ احمد نذیری	۴۲۷
ہے اگر آپ ﷺ کو آرزوئے حرم	مفتی جمیلؔ احمد نذیری	۴۲۷
آتشِ عشقِ نبی ﷺ	مفتی اشرف علی صاحب	۴۲۸
فضلِ رحمانی	مولانا فضل حق عارفؔ خیرآبادی	۴۲۸
فردوس تخیل	علامہ ضیاءؔ نعمانی	۴۲۹
سودائے دل	مولانا مشرف علی تھانوی	۴۲۹
بادۂ عشقِ مدینہ	علامہ ضیاءؔ نعمانی	۴۳۰
ابر بہار آفریں	مولانا مشتاق احمد حامدؔ	۴۳۰
تڑپتا ہوں جدائی میں بلا لیجئے مجھے طیبہ	مفتی اسرار احمد دانشؔ نجیب آبادی	۴۳۱
نبیوں کے پیشوا	قاری محمد راشدؔ حمیدی	۴۳۲
صلِ علیٰ کہتا رہوں	مولانا زبیرؔ احمد قاسمی اعظمی	۴۳۲
کیجئے محمد ﷺ کی شفقتوں کا اندازہ	ڈاکٹر رفیقؔ احمد بلگرامی	۴۳۳
ہم تو ہیں غلامانِ احمد ﷺ	ڈاکٹر رفیقؔ احمد بلگرامی	۴۳۳
دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کر دے	شاعر مشرق علامہ اقبالؒ	۴۳۴
یاد آتا ہے	ولی اللہ ولیؔ قاسمی	۴۳۵
زمانے کا رسالت پر تری ایمان ہے ساقی	ماہرؔ القادری	۴۳۵
عشقِ سرورِ کونین ﷺ	راغبؔ مراد آبادی	۴۳۶
سوئے حرم	شمیمؔ جے پوری	۴۳۶
عشقِ نبوی ﷺ کی آگ	احسان دانش	۴۳۷
شافعِ محشر	محمد زکی کیفی	۴۳۸
جنت میں عطا ہم کو مدینے کی فضا کر	محمد زکی کیفی	۴۳۸

مزہ آنے لگا ہے بے کلی میں	بسملؔ شاہجہاں پوری	۴۳۹
گنبدِ خضراء کی صدا	بسملؔ شاہجہاں پوری	۴۳۹
حقیقت میں وہ لطفِ زندگی پایا نہیں کرتے	حامدؔ لکھنوی	۴۴۰
گنبدِ خضراء نظر آتا ہے	تسنیمؔ فاروقی لکھنوی	۴۴۰
دنیا میں محمد ﷺ کے دیوانے ہزاروں ہیں	راہیؔ شہابی	۴۴۱
زباں پر محمد ﷺ کا نام آگیا	مائلؔ خیرآبادی	۴۴۱
تمنائے ساحر	ساحرؔ کان پوری	۴۴۲
نبی ﷺ کا نام لیوا بے سہارا ہو نہیں سکتا	نازشؔ پرتاپ گڈھیؒ	۴۴۲
ذکرِ خیر البشر ﷺ	نوازؔ دیوبندی	۴۴۳
تڑپ جاتا ہوں جب طائف کا منظر یاد آتا ہے	علامہ منصورؔ بجنوری	۴۴۳
اپنی نظر اچھی لگی	عبدالحق تمناؔ کراچی	۴۴۴
رحمت کا پیام	جناب قمرؔ مرادآبادی	۴۴۴
فخرِ عرب ﷺ	عبرتؔ بہرائچی	۴۴۵
ہادیٔ عالم ﷺ	مولانا محمد ولیؔ رازی	۴۴۵
مری تقدیر ہے کونین کے سرور ﷺ سے وابستہ	انوارؔ احمد بارہ بنکوی	۴۴۶
اِک روز بلائیں گے سرکار مدینہ ﷺ	ریاضؔ احمد ضیائی	۴۴۶
تسکینِ دل و جاں ﷺ	جناب مسلم غازیؔ کراچی	۴۴۷
خیر البشر ﷺ ساقی	محمد شریف پیامؔ	۴۴۷
مجھے لے چل اس جگہ اے صبا	سید ناظر حسین گلؔ	۴۴۸
جہاں روشن چراغ آرزو ہے	فخر الاسلام نفیسیؔ	۴۴۸
عجب ہے خمار آنکھوں میں	شاعرؔ لکھنوی	۴۴۹
سرکار ﷺ کی گلی	کیف مسرورؔ	۴۵۰
نہ کوئی ابتداء لکھوں نہ کوئی انتہاء لکھوں	سید طفیلؔ احمد مدنی	۴۵۰
تجلی فاراں	قاری محمد اسحاق حافظؔ سہارن پوری	۴۵۱
میں مدح کر رہا ہوں رسالت مآب ﷺ کی	سید امینؔ گیلانی	۴۵۲
ملتی ہے اضطراب میں راحت کبھی کبھی	سید امینؔ گیلانی	۴۵۲

مدینہ کی تڑپ ۴۵۳

زہے قسمت جو سفر سوئے مدینہ ہووے	حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ	۴۵۴
روئے مدینہ	حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ	۴۵۵
بسی ہے جا بجا خوشبوئے پیغمبر ﷺ مدینے میں	مولانا محمد حسین تمنا مرادآبادیؒ	۴۵۶
اس در سے لے کے آئے وہاں جس قدر گئے	مولانا محمد حسین تمنا مرادآبادیؒ	۴۵۶
تمنائے حرم	مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ	۴۵۷
تڑپتے ہیں خود سب کو تڑپا رہے ہیں	مولانا محمد احمد صاحب پرتاپ گڈھیؒ	۴۵۷
چلا ہوں سوئے طیبہ	فقیہ الامت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہیؒ	۴۵۸
مدینہ کی جانب چلا جا رہا ہوں	مولانا محمد انوارالحسن شیرکوٹی	۴۵۸
اضطرارِ مدینہ	خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ	۴۵۹
بہارِ مدینہ	مولانا مفتی نسیم احمد فریدی امروہویؒ	۴۶۰
دربارِ انور ﷺ	مولانا مفتی نسیم احمد فریدی امروہویؒ	۴۶۰
فدائے مدینہ	صوفی عبدالرب صوفی ایم، اے	۴۶۱
مرغزارِ مدینہ	شمس مینائی	۴۶۱
مدینہ کے دن رات	مولانا حامد الانصاری غازی	۴۶۲
غمِ عشقِ پیمبر ﷺ	مولانا عثمان احمد قاسمی جون پوریؒ	۴۶۲
جلوۂ مدینہ	مولانا عثمان احمد قاسمی جون پوریؒ	۴۶۳
محمد ﷺ کے شہر میں	مولانا امام علی دانش	۴۶۴
مدینہ مقام ہو	مولانا عبدالرحمٰن ساجد الاعظمی	۴۶۵
مدینہ کے شہر میں	مولانا عبدالرحمٰن ساجد الاعظمی	۴۶۵
مدینہ میں بلا لیتے شہ بطحا ﷺ تو بہتر تھا	مولانا افتخار الحق صاحب منور بہرائچی	۴۶۶
معراجِ خیال	مولانا عبدالسلام مضطر ہنسوری	۴۶۶
مدینہ کی تڑپ	مولانا مشتاق احمد حامد الحسینی بھوج پوری	۴۶۷
سوئے حرم لے چل	مولانا عبدالعزیز ظفر جنک پوری	۴۶۷
دیارِ مدینہ	مولانا عبدالعزیز ظفر جنک پوری	۴۶۸
ارمانِ مدینہ	مولانا عبدالعزیز ظفر جنک پوری	۴۶۸
فیضانِ پیغامبر ﷺ	مولانا قاری فخرالدین فخر گیاویؒ	۴۶۹

انوارِ مدینہ	حضرت شاہ سید نفیس الحسینی لاہوری	۴۷۰
مرا مدینہ میں یارب مقام ہو جائے	قاری عبدالستار فہیم میرٹھی	۴۷۰
جذبے ہمارے	مولانا صدرالدین اعظمی	۴۷۱
ایک شان کبریا ہے محمد ﷺ کے شہر میں	مولانا محمد اطہر قاسمی کملاپوری	۴۷۱
تمنا	مفتی جمیل احمد نذیری مبارک پوری	۴۷۲
پاک آستانہ	مفتی جمیل احمد نذیری مبارک پوری	۴۷۲
مدینہ کو جائیں، یہ جی چاہتا ہے	بہزاد لکھنوی	۴۷۳
مدینے دل وروح وجاں لے کے جاؤں	بہزاد لکھنوی	۴۷۳
مدینے کو میری نظر ڈھونڈتی ہے	اقبال صفی پوری	۴۷۴
تاجدارِ مدینہ	شفیق جون پوری	۴۷۴
زخمِ جگر	شفیق جون پوری	۴۷۵
تصویر مدینے کی	ولی اللہ ولی بستوی	۴۷۵
مدینہ کی صبح بہار اللہ اللہ	انور صابری دیوبندی	۴۷۶
جلوۂ ناز	زائرحرم حمید صدیقی لکھنوی	۴۷۶
مدینہ کی گلیاں	زائرحرم حمید صدیقی لکھنوی	۴۷۷
مدینے میں جانے کو جی چاہتا ہے	زائرحرم حمید صدیقی لکھنوی	۴۷۸
انوارِ مدینہ	حافظ نور محمد انور پاکستانی	۴۷۹
مجھ سے اے زائر مدینہ کے سفر کی بات کر	سید امین گیلانی	۴۷۹
شہر طیبہ کی شام وسحر چوم لوں	آفاق فاخری جلال پوری	۴۸۰
موت آئے مجھے مدینہ میں	محمود احمد عارف جامعہ مدنیہ لاہور	۴۸۰
مدینے چلئے	راغب مرادآبادی	۴۸۱
مدینہ چلئے	والی آسی لکھنوی	۴۸۱
مدینے کی بستی	محمد زکی کیفی	۴۸۲
طیبہ کے نظارے گھوم گئے	تسنیم فاروقی	۴۸۲
مدینہ کا سفر ہے	اقبال عظیم	۴۸۳
مدینے کا ذکر کر	سید سلمان گیلانی	۴۸۳
دل تڑپنے بلکنے پہ مجبور ہے	سید امین گیلانی	۴۸۴

صلی اللہ علیہ وسلم		**۴۸۵**
ذاتِ محمدؐ جانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم	مولانا کفایت علی کافیؔ مرادآبادی	۴۸۶
روحِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم	مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی	۴۸۶
صلی اللہ علیہ وسلم	مولانا افضال الحق جوہر قاسمی گورکھپور	۴۸۷
موجِ کوثر	اقبالؔ سہیل اعظمی	۴۸۸
خالق خود ہیں والہ وشیدا	شورشؔ کاشمیری	۴۹۲
رحمتِ عالم نورِ مجسم ﷺ	مولانا عبدالسلام مضطرؔ ہنسوری	۴۹۲
بارگاہِ سیدکونین میں		**۴۹۴**
یہ جاں آقا ﷺ کی نذر ہے		۴۹۴
حیات النبی ﷺ کے متعلق ہمارا عقیدہ	مرتب	۴۹۵
دیارِ مدینہ	مولانا قدرت اللہ قدرتؔ مرادآبادی	۴۹۸
وہ سید کونین ﷺ ہے آقائے امم ہے	مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ	۴۹۸
یہ ان کا کرم ان کا کرم اُن کا کرم ہے	محمد شریفؔ راگی	۴۹۹
ان کا کرم ہے	عبدالعزیز شرقیؔ	۴۹۹
بحضور سیدالمرسلین ﷺ	صوفی سید مقبول احمد	۵۰۰
پیام آہی گیا	شاہ سید نفیسؔ الحسینی	۵۰۰
میں تو اس قابل نہ تھا	شاہ سید نفیسؔ الحسینی	۵۰۱
پہونچا ہے مدینہ میں کس شان سے دیوانہ	حضرت قمرؔ مرادآبادیؒ	۵۰۱
عرش بریں	مولانا عثمان احمد جون پوری	۵۰۲
مدینے کی دل کش بہار اللہ اللہ	مولانا امام علی دانشؔ	۵۰۲
گنبدِ اخضر	محمد زکی کیفی	۵۰۳
متاعِ عشق وجنوں	محمد زکی کیفی	۵۰۳
اشکوں کی روانی	مولانا محمد زبیرؔ اعظمی	۵۰۴
ہم گنبدِ خضریٰ کی فضا دیکھ رہے ہیں	مولانا عبدالباسط بنارس	۵۰۴
زمینِ طیبہ	مفتی جمیلؔ احمد نذیری اعظم گڈھ	۵۰۵
جذبۂ دل	مفتی جمیلؔ احمد نذیری اعظم گڈھ	۵۰۵
دیارِ مصطفیٰ ﷺ	زائر حرم حمید صدیقی	۵۰۶

محبوبِ رب، فخر الانام ﷺ	سید ناظر حسین گلؔ چاند پوری	۵۰۷
بس اک سخن، بس اک اشارہ، بس اک نظر	جنابِ کلیم احمد عاجزؔ پٹنہ	۵۰۸
اللہ اللہ میری قسمت ایسا رتبہ اور میں	مسرور بارہ بنکوی	۵۰۹
کتنی حسیں ہے روضۂ اقدس کی حاضری	قاری محمد اسحاق حافظؔ سہارن پوری	۵۰۹
روضۂ اَطہر کے سامنے	سید سلمانؔ گیلانی	۵۱۰
میں نہیں جاؤں گا تیرا در چھوڑ کر	سید سلمانؔ گیلانی	۵۱۰

صلاۃ وسلام ۵۱۱

تم پہ لاکھوں درود اور لاکھوں سلام	مفتی جمیلؔ احمد تھانوی	۵۱۲
شمعِ ہدیٰ	قاضی اطہرؔ مبارک پوریؒ	۵۱۴
سلام اس پر جو آیا رحمۃ للعالمین ﷺ ہو کر	قاضی اطہرؔ مبارک پوریؒ	۵۱۵
سلام اس پر جو آیا رحمۃ للعالمین ﷺ بن کر	قاری فخر الدین فخرؔ گیاوی	۵۱۵
شاہِ دیں ﷺ کو سلام	مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؔ امروہویؒ	۵۱۶
اُن پہ لاکھوں درود اُن پہ لاکھوں سلام	مولانا نسیم احمد غازیؔ مظاہری	۵۱۷
نام نامی لبوں پر بصد احترام	مولانا امام علی دانشؔ	۵۱۸
بحضور خیر الانام ﷺ	مفتی کفیل الرحمٰن نشاطؔ عثمانی	۵۲۰
سلام بدرگاہِ خیر الانام ﷺ	مولانا اظہار الحق مظہرؔ قاسمی	۵۲۰
لاکھوں سلام	مولانا عبد العزیز ظفرؔ جنک پوری	۵۲۱
لاکھوں سلام	شاہ سید نفیسؔ الحسینی لاہور	۵۲۲
لاکھوں سلام	ولی اللہ ولیؔ عظیم آبادی	۵۲۳
سلام بحضورِ خیر الانام ﷺ	مولانا عطاء الرحمن عطاءؔ مفتاحی	۵۲۴
باعث تکوین عالم الصلاۃ والسلام	جناب محمد اسماعیل خاں تاجؔ	۵۲۵
درود و سلام	علامہ منصورؔ بجنوری	۵۲۷
سلام بدرگاہِ خیر الانام ﷺ	مولانا بلالیؔ صاحب علی آباد	۵۲۸
سلام اے رحمت عالم ﷺ	امۃ اللہ تسنیمؔ ہمشیرہ سید ابو الحسن علی ندوی	۵۲۹
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے	ماہرؔ القادری	۵۳۰
سلام آپ ﷺ پر دونوں عالم کے سرور	عروجؔ قادری	۵۳۱
سلام بارگاہِ رسالت ﷺ	ناظر حسین گلؔ چاند پوری	۵۳۲
سلام اے شفیع المذنبین ﷺ	ڈاکٹر رئیسؔ احمد نعمانی	۵۳۳

مدینہ کی یاد — ۵۳۵

یادگارِ مدینہ	حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ	۵۳۶
مدینہ کے کہسار یاد آرہے ہیں	حضرت مولانا محمد احمد صاحب پرتا پگڑھیؒ	۵۳۷
سرورِ دیں ﷺ	مولانا مفتی نسیم احمد فریدی امروہویؒ	۵۳۸
وہ سرسبزِ گنبد پہ شبنم کے قطرے	حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد باندویؒ	۵۳۸
آرہی ہے یاد مجھ کو بار بار	مولانا سید محمد ثانی حسنیؒ	۵۳۹
مدینے کا دیار	مولانا عثمان احمد قاسمی جون پوری	۵۴۰
یادِ مدینہ	مولانا افتخار الحق منور بہرائچی	۵۴۱
گہر بارِ گلیاں	علامہ عبد الرشید نسیم طالوت	۵۴۱
متاعِ یاد	مولانا عبد السلام مضطر ہنسوری	۵۴۲
یادِ مدینہ منورہ	محمد سلمان منصور پوری	۵۴۲
مدینہ سے کیا لے کے جائیں؟	مولانا ولی اللہ ولی عظیم آبادی	۵۴۳
مجھے یاد آرہا ہے درِ مصطفیٰ ﷺ پہ جانا	ادیب رائے پوری	۵۴۳
ہم مدینہ سے اللہ کیوں آگئے؟	بہزاد لکھنوی	۵۴۴
درِ مصطفیٰ ﷺ	شکیل احمد عاصم بریلوی	۵۴۴
سسکیاں لیتے بڑی مشکل سے آئے ہیں	جناب پروفیسر کلیم عاجز پٹنہ	۵۴۵
بستر اٹھائے اے شہِ لولاک جاتے ہیں	جناب پروفیسر کلیم عاجز پٹنہ	۵۴۵
پہنچا دے مدینے میں الٰہی کسی صورت	سید سلمان گیلانی پاکستان	۵۴۶
طیبہ میں برستی ہے گھٹا اور طرح کی	سید سلمان گیلانی پاکستان	۵۴۶
وہ ہمیں یاد آتے رہیں گے	مفتی جمیل احمد نذیری	۵۴۷
لب پہ صلِ علیٰ اور آنسو رواں	ماہر القادری	۵۴۷
سنا دے پھر نوید شادمانی	زائر حرم حمید صدیقی لکھنویؒ	۵۴۸

مدحِ صحابہ رضی اللہ عنہم — ۵۴۹

مقامِ صحابہؓ (نثر)	محمد سلمان منصور پوری	۵۵۰
اصحابِ پیمبر ﷺ یاد آتے ہیں	مولانا قاری سید صدیق احمد باندویؒ	۵۵۵
رحمت کی گھٹا	مولانا محمد عثمان ساحر مبارک پوری	۵۵۵

اُلفت آشنا سے پوچھئے	مولانا محمد عثمان ساحر مبارک پوری	۵۵۶
صحابہؓ کے طفیل	حضرت سرور میواتی	۵۵۷
رحیقِ مختوم	اقبال سہیل اعظمی	۵۵۸
ہم زندۂ جاوید کا ماتم نہیں کرتے	اقبال سہیل اعظمی	۵۶۰
مدحِ صحابہؓ	اقبال سہیل اعظمی	۵۶۱
بوبکر وعمر، عثمان وعلیؓ	سید شاہ نفیس الحسینی لاہور	۵۶۳
ذکرِ حسنینؓ	سید شاہ نفیس الحسینی لاہور	۵۶۳
سیدنا حضرت بلالؓ	علامہ اقبال	۵۶۴
اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ	شورش کاشمیری	۵۶۴
چراغِ حرم	کشفی لکھنوی	۵۶۵
جو خدا کہتا ہے	کشفی لکھنوی	۵۶۵
جاں نثارانِ پیمبر ﷺ	ساجد صدیقی لکھنوی	۵۶۶
آسمان ہدایت کے ستارے	اخگر لکھنوی	۵۶۷
سب مدینہ سے قسمت بنالائے ہیں	حسن کاظمی	۵۶۷
اَصحابِ نبی ﷺ	محمود اختر بارہ بنکوی	۵۶۸
چار یار مصطفی ﷺ	عزیز بارہ بنکوی	۵۶۸
ہم لوگ	فراہیم کانپوری	۵۶۹
چار یار، چار یار	علامہ انور صابری	۵۷۰
مصطفی ﷺ کیا ہیں	جناب شفیق بریلوی	۵۷۰
محمد ﷺ کے چار یار	شہباز صدیقی امروہوی	۵۷۱
منقبتِ صحابہؓ	مولانا حکیم محمد اختر صاحب پاکستان	۵۷۲
مدحِ صحابہؓ	تنویر الہ آبادی	۵۷۲
بے دار مسلماں سوتا ہے	اسد درانی	۵۷۳
تیرا ہے یا میرا	اثر زبیری لکھنوی	۵۷۴
کعبہ ہے مرے دل میں	تنویر الہ آبادی	۵۷۵
احسانِ چار یارؓ	شہید فتح پوری	۵۷۶

منقبت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ		۵۷۷
❑ سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ (نثر)	مولانا کلیم اللہ قاسمی	۵۷۸
○ ابوبکر معظم باکمالؓ	مولانا مفتی نسیم احمد فریدی امروہویؒ	۵۸۵
○ واصل بخدا	مولانا مفتی نسیم احمد فریدی امروہویؒ	۵۸۶
○ شانِ صدیقِ اکبرؓ	مولانا مفتی نسیم احمد فریدی امروہویؒ	۵۸۶
○ امام الانبیاءﷺ کے جانشیں صدیق اکبرؓ ہیں	مولانا مفتی نسیم احمد فریدی امروہویؒ	۵۸۷
○ یار کے پہلو بہ پہلو یار ہے لیٹا ہوا	حافظ نور محمد انور	۵۸۷
○ سیدنا صدیق اکبرؓ	مولانا نسیم احمد غازی مظاہری	۵۸۸
○ صدیقؓ کیلئے ہے خدا کا رسولﷺ بس	شاعر مشرق علامہ اقبالؒ	۵۸۹
○ سیدنا صدیق اکبرؓ	حکیم اختر رائے بریلی	۵۹۰
منقبت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ		۵۹۱
❑ فخرِ اسلام، مرادِ پیغمبر......(نثر)	مولانا کلیم اللہ قاسمی	۵۹۲
○ فاروق اعظمؓ	مولانا مفتی نسیم احمد فریدی امروہویؒ	۵۹۹
○ سطوتِ اسلام کا ضامن ہے کردارِ عمرؓ	مولانا مفتی نسیم احمد فریدی امروہویؒ	۶۰۰
○ تنویرِ عمرؓ	مولانا مفتی نسیم احمد فریدی امروہویؒ	۶۰۱
○ سکۂ نام عمرؓ	مولانا مفتی نسیم احمد فریدی امروہویؒ	۶۰۱
○ شانِ عمرؓ	مولانا مفتی نسیم احمد فریدی امروہویؒ	۶۰۲
○ اے عمر فاروقؓ تجھ سا حکمراں درکار ہے	مولانا مفتی نسیم احمد فریدی امروہویؒ	۶۰۲
○ اعزازِ عمرؓ	مولانا مفتی نسیم احمد فریدی امروہویؒ	۶۰۳
○ عمرؓ سے آشنا جو دل نہیں	مولانا مفتی نسیم احمد فریدی امروہویؒ	۶۰۳
○ انوارِ عمرؓ	علامہ ضیاء نعمانی	۶۰۴
○ امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروقؓ	مولانا عبد السلام مضطر	۶۰۵
○ شانِ عمرؓ اللہ اللہ	مولانا عبد الباری آسی	۶۰۶
○ سیدنا حضرت عمر فاروقؓ	مولانا نسیم احمد غازی مظاہری	۶۰۷
○ فاروقؓ سا پھر کوئی سالارِ قیادت دے	لئیق احمد راغب	۶۰۸
○ فاروق اعظمؓ	نعمان عادل سہسپوری	۶۰۸

منقبت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ		۶۰۹
❑ پیکرِ حلم وحیا …… (نثر)	مولانا عمران اللہ قاسمی	۶۱۰
○ ذوالنورینؓ	مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؔ امروہویؒ	۶۲۰
○ مدحتِ عثمانِ غنیؓ	مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؔ امروہویؒ	۶۲۰
○ کردارِ عثمانِ غنیؓ	مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؔ امروہویؒ	۶۲۱
○ وارفتۂ حبِ نبی ﷺ	مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؔ امروہویؒ	۶۲۲
○ پیکرِ صبر و رضا بے شک ہیں عثمانِ غنیؓ	حافظ نور محمد انورؔ پاکستان	۶۲۲
○ سیدنا حضرت عثمانِ غنیؓ	مولانا نسیم احمد غازیؔ مظاہری	۶۲۳
○ سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت	ڈاکٹر رشید الوحیدی	۶۲۴
○ یہ سعادت دیکھئے	مولانا حسام الدین فاضلؔ حیدرآباد	۶۲۴
منقبت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ		۶۰۹
❑ فاتحِ خیبر، محبوب رسول، حضرت علیؓ (نثر)	مولانا عمران اللہ قاسمی	۶۲۶
○ فاتحِ میدانِ خیبرؓ	مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؔ امروہویؒ	۶۳۶
○ رفیع القدر ہیں حیدر نگاہِ اہلِ سنت میں	مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؔ امروہویؒ	۶۳۶
○ سیدنا حضرت علی مرتضیٰؓ	مولانا نسیم احمد غازیؔ مظاہری	۶۳۷
○ پرتوِ شمعِ شبستانِ حرا پیدا ہوا	اقبالؔ سہیل اعظمی	۶۳۸
○ خدا نے ذوالفقار دی، نبی نے پارۂ جگر	اقبالؔ سہیل اعظمی	۶۳۹
○ فاتحِ خیبر بھی ہے تو اور شیر کردگار	حافظ نور محمد انورؔ پاکستان	۶۳۹

نظر وفکر

محبت رسول اللہ ﷺ اور اس کا معیار

محمد سلمان منصورپوری

محبوب رب العالمین، سرور عالم، سیدنا ومولانا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت رکھنا اور آپ کی تعظیم وتوقیر دل میں بٹھانا ایمان کا جزو اعظم ہے، اس کے بغیر ایمان کا تصور نہیں کیا جاسکتا، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اشاد فرمایا:

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

(الاعراف آیت : ۱۵۷)

سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں، اور ان کی مدد کرتے ہیں، اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے، ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

اسی طرح جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے :

لَايُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهٖ وَ وَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ.

(مسلم شریف ۱/ ۴۹)

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میری ذات اس کی نظر میں اس کی اولاد، اس کے والدین اور تمام جہاں کے لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جائے۔

تو معلوم یہ ہوا کہ محبت رسول روح ایمان ہے۔ جس شخص کا دل اس محبت سے خالی ہو وہ روح ایمانی سے محروم ہے۔ لہذا یہ ناممکن ہے کہ آدمی مومن بھی ہو اور اس کا دل عظمت محمدی ﷺ سے معمور نہ ہو۔

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے جذبات محبت کی ایک جھلک

نبی اکرم سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے ساتھ جس محبت کا اظہار فرمایا وہ محبت کی تاریخ میں خود اپنی مثال آپ ہے۔ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے رگ وپے میں محبت رسول ﷺ سرایت کئے ہوئی تھی۔ ان کے دل ودماغ حبّ نبوی کے جذبات سے معمور تھے۔ گویا کہ

ان کی پوری زندگی محبت رسول کا عنوان بن گئی تھی، ان میں کا ہر شخص جان و دل سے پیغمبر علیہ السلام پر فدا تھا۔

''عروہ بن مسعود ثقفیؓ، جو صلح حدیبیہ کے موقع پر مشرکین اور مسلمانوں کے درمیان ثالثی کا فریضہ انجام دے رہے تھے انھوں نے اس وقت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کا جو نظارہ دیکھا اس کو مشرکین کے سامنے جاکر اس طرح بیان کیا :

أَیْ قَوْمِ وَاللّٰهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَی الْمُلُوْکِ وَ وَفَدْتُ عَلٰی قَیْصَرَ وَ کِسْرٰی وَ النَّجَاشِیِّ وَاللّٰهِ إِنْ رَأَیْتُ مَلِکًا قَطُّ یُعَظِّمُهٗ أَصْحَابُهٗ کَمَا یُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم مُحَمَّدًا، وَاللّٰهِ إِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِیْ کَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَکَ بِهَا وَجْهَهٗ وَجِلْدَهٗ، وَإِذَا أَمَرَهُمْ اِبْتَدَرُوْا اِلَیْهِ وَإِذَا تَوَضَّأَ کَادُوْا یَقْتَتِلُوْنَ عَلٰی وَضُوْئِهٖ، وَإِذَا تَکَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهٗ وَمَا یُحِدُّوْنَ إِلَیْهِ النَّظَرَ تَعْظِیْمًا لَهٗ.

(بخاری شریف ۳۷۹/۱)

اے لوگو! اللہ کی قسم میں بادشاہوں کے دربار میں گیا ہوں، میں قیصر و کسری اور نجاشی کے دربار میں بھی حاضر ہوا ہوں، مگر بخدا میں نے کبھی کہیں کسی بھی بادشاہ کو ایسا نہیں دیکھا کہ اسکے درباری اس کی اتنی قدر اور عزت کرتے ہوں جتنی محمد ﷺ کے صحابہؓ محمد ﷺ کی عظمت کرتے ہیں۔ قسم بخدا آپ ﷺ کے دہن مبارک سے نکلا ہوا بلغم اور تھوک ان صحابہؓ میں سے کسی آدمی کے ہاتھ پر ہی گرتا ہے جسے وہ اپنے چہرہ اور بدن پر مل لیتا ہے، اور جب آپ ﷺ ان کو کوئی حکم کرتے ہیں تو وہ اس کو بجالانے میں جلدی کرتے ہیں۔ اور جب آپ ﷺ وضو فرماتے ہیں تو آپ ﷺ کے وضو کے مستعمل پانی کو لینے کے لئے ان میں جھگڑا سا ہونے لگتا ہے۔ اور جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے ہیں تو وہ آپ ﷺ کے دربار میں اپنی آوازیں پست کر لیتے ہیں، اور حد تو یہ ہے کہ آپ ﷺ کی انتہائی عظمت کی بنا پر وہ آپ ﷺ کی طرف نظر بھر کر دیکھتے بھی نہیں ہیں۔

عروہ بن مسعودؓ نے جو مشاہدہ بیان کیا یہ کوئی ایک دو دن کی بات نہیں، بلکہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہ معاملہ ہر روز اور ہر جگہ تھا۔ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے محبت رسول ﷺ اور جاں نثاری اور فدویت کے ایسے نمونے پیش فرمائے ہیں کہ ان کے مقابلہ میں شیریں، فرہاد اور لیلیٰ، مجنوں کے قصے قطعاً بے حیثیت معلوم ہوتے ہیں۔

معلّمِ انسانیت ﷺ کا اندازِ تربیت

تاہم حضرات صحابہ رضی اللہ عنہ کی اس پر جوش محبت اور بے مثال جاں سپاری پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ گہری نظر رکھی کہ کہیں امت محبت کے جوش میں راہ حق اور جادۂ اعتدال سے ہٹ نہ جائے۔ اور غلو کا شکار ہو کر تباہی مول نہ لے لے۔ اس لئے آپ ﷺ نے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہ کو تلقین فرمائی کہ وہ پیغمبر علیہ السلام کی تعریف میں اس قدر مبالغہ نہ کریں جیسے یہود و نصاریٰ نے اپنے پیغمبروں کے بارے میں کیا۔ ارشاد نبوی ہے :

لَا تُطْرُوْنِی کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ، وَلٰکِنْ قُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ.

(بخاری شریف ۱/۴۹۰)

میری تعریف میں اس طرح مبالغہ مت کرو جیسے کہ نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بارے میں مبالغہ سے کام لیا اس لئے کہ میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں لہذا تم لوگ یوں کہا کرو کہ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

اسی طرح ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہ کو تلقین فرمائی کہ وہ آپ کی فضیلت دوسرے انبیاء علیہم السلام پر اس انداز میں نہ بیان کریں جس سے دوسروں کی تحقیر لازم آئے۔ چنانچہ ارشاد نبویؐ ہے :

لَاتُفَضِّلُوْا بَیْنَ اَنْبِیَاءِ اللّٰهِ.

(مسلم شریف ۲/۲۶۷)

اللہ کے انبیاء علیہم السلام کے درمیان آپس میں فضیلت آرائی نہ کرو۔

علاوہ ازیں حضرت خاتم النبیین سیدنا و مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے پہلے بار بار امت کو جو وصیت فرمائی اور نہایت تاکید کے ساتھ توجہ دلائی وہ یہ تھی کہ لوگ آپ ﷺ کی قبر اطہر کو سجدہ گاہ نہ بنائیں۔ آپ ﷺ نے اہل کتاب کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا :

لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَاءِ هِمْ مَسَاجِدَ .

(بخاری شریف ۱/۱۷۷)

اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہو یہود و نصاریٰ پر کہ انھوں نے اپنے انبیاء علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

یہ سب ہدایات اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ محبت رسول ﷺ کے بھی کچھ حدود اور آداب ہیں۔ محض زبانی جمع خرچ یا نفسانی تقاضوں کے مطابق اظہار محبت کوئی معنی نہیں رکھتا۔ محبت کے لئے اطاعت لازم ہے۔

جومحبت اطاعت سے خالی ہو وہ محبت نہیں بلکہ محبت کا ڈھونگ ہے۔ایک عربی شاعر کا مشہور شعر ہے :

تَعْصِی الْاِلٰــهَ وَ أنت تُظْهِرُ حُبَّـهٗ ❖ هَـذَا لَعُـمْـرِیْ فِـی الْقِيَـاسِ بَدِيْعُ

لَـوْ كَـانَ حُبُّکَ صَـادِقًا لَا طَعْتَـهٗ ❖ اِنَّ الْـمُحِـبَّ لِـمَـنْ يُّـحِـبُّ يُطِيْعُ

(ترجمہ) تو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اور پھر اس سے محبت بھی ظاہر کرتا ہے۔میری جان کی قسم یہ بات عقل کے خلاف ہے۔اگر تیری محبت سچی ہوتی، تو تُو اس کی اطاعت کرتا۔اس لئے کہ عاشق حقیقی اپنے محبوب کا فرماں بردار ہوتا ہے)

نبی اکرم علیہ الصلوۃ والسلام ہر موقع پر اس کا خیال رکھتے تھے کہ صحابہ رضی اللہ عنہ میں کوئی غلط جذبہ پروان نہ چڑھ سکے۔ چنانچہ ایک موقع پر جبکہ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے وضو کے پانی سے برکت حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کے اوپر گرے پڑ رہے تھے تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ تمہارے اس عمل کی وجہ کیا ہے؟ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا کہ ہمارے دل میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت ہے اس لئے ہم آپ ﷺ کے وضو کے مقدس پانی سے برکت حاصل کر کے اپنی وارفتگی کا اظہار کر رہے ہیں، نبی اکرم علیہ الصلوۃ والسلام نے اس وقت صحابہ رضی اللہ عنہم کا رخ زبانی جمع خرچ اور ظاہری نمود سے ہٹا کر حقیقی کردار سازی کی طرف یہ کہہ کر موڑ دیا :

مَـنْ سَـرَّهٗ اَنْ يُّـحِـبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ، اَوْ يُـحِبُّـهُ اللّٰـهُ وَرَسُـوْلُـهٗ، فَلْيَصْدُقْ فِي حَـدِيْثِـهٖ إِذَا حَـدَّثَ، وَلِيُـؤَدِّ اَمَـانَـتَـهٗ اِذَائْتُمِنَ، وَلِيُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهٗ.
(مشکوۃ شریف ۲/۴۲٤، شعب الایمان ۲/۲۰۱ حدیث : ۱۵۳۳)

جسے یہ پسند خاطر ہو کہ وہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے محبت کرے یا وہ خدا اور اسکے رسول ﷺ کا محبوب بن جائے تو وہ (۱) جب بولے سچ بولے (۲) اور جب اسے امین بنایا جائے تو امانت کو ادا کرے (۳) اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرے۔

قربان جایئے اس شاندار تعلیم اور بے مثال تربیت پر کہ آپ ﷺ نے کس بہترین انداز سے جذبات کو صحیح رخ عطا فرما دیا اور رہتی دنیا تک کے لئے تربیت اور نصیحت کا عظیم الشان نمونہ پیش فرمایا۔

آج ضرورت ہے

پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کی مذکورہ ہدایات کی روشنی میں آج ہمیں اپنے جذبات کا جائزہ لینے

کی ضرورت ہے۔ہمیں غور کرنا ہوگا کہ ہماری محبت، اطاعت کی معیت سے شرف یاب ہے یانہیں؟ اس لئے کہ اس کے بغیر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نظر میں دعویٔ محبت قابل قبول نہیں۔ واضح رہے کہ اسلام کوئی سطحی مذہب نہیں بلکہ اسکی بنیاد پختہ اصولوں اور مستحکم بنیادوں پر ہے۔ محض وقتی شور شرابہ اور کھیل تماشوں اور نفسانیت پر اسلام کی بنیاد ہرگز نہیں رکھی گئی ہے۔ بیشک ہمارے دل میں پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کی محبت کے جذبات سب سے زیادہ ہیں مگر انکی روح اطاعتِ رسول میں مضمر ہے۔ اگر کوئی صاحب ایمان محبت رسول کا مدعی ہو مگر اسکا چہرہ، لباس، کردار، اخلاق، معاملات، اور معاشرت سنت کے خلاف ہوں اور پیغمبر علیہ السلام کے دشمنوں کے موافق ہوں تو ظاہر ہے کہ ایسے مدعی کے دعوے کو ازروئے انصاف قبول نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح محبت کا دعوی ہو اور نماز، روزہ اور دیگر عبادات سے زندگی خالی ہو تو ایسا دعوی محبت کسی کام کا نہیں۔ محبت میں رنگ بھرنے کے لئے اطاعت اور اتباع کی روشنی ضروری ہے۔

موجودہ دور کا المیہ

لیکن انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ آج محبت کے دعوے تو بہت ہیں لیکن جذبۂ اطاعت کا فقدان ہے۔ لوگوں نے اپنے من گھڑت چند بے اصل نظریات اور نفسانیت پر مبنی بعض رسومات کو ہی معیار محبت سمجھ لیا ہے۔ اور پھر اس پر طرہ یہ ہے کہ جو اُن من گھڑت باتوں کو تسلیم نہ کرے اور قرآن وسنت سے ثابت راہ حق پر قائم ہو، الٹا اسے محبت رسول ﷺ کا تارک قرار دینے کا طعنہ دیا جاتا ہے۔ اور ان کی نفسانیت میں کوئی آڑے نہ آئے اس لئے اقدام کر کے علمائے حقانی اور ائمہ ربانیین کی شان اقدس پر کیچڑ اچھالی جاتی ہے۔ اور منصوبہ بند طریقہ پر ناواقف عوام کو شکوک وشبہات میں ڈالنے کی کوشش پہلے بھی کی جاتی رہی ہے اور اب بھی کی جارہی ہے۔ حالانکہ اس وقت امت کی شیرازہ بندی کی سخت ضرورت ہے۔ فروعی اختلافات کو اپنے دائروں میں محدود کر کے عوام کو ایک لڑی میں پرونا وقت کا اہم تقاضا ہے۔ لیکن کچھ لوگ محض اپنی ساکھ اور اپنا امتیاز برقرار رکھنے کے لئے نہایت بے غیرتی کے ساتھ اس نازک دور میں بھی علمائے ربانیین کے خلاف تکفیری محاذ کھولے ہوئے ہیں۔ بس اللہ ہی انھیں ہدایت سے نوازے اور ان کے شر سے امت کو محفوظ رکھے۔ آمین۔

آیئے جائزہ لیں!

مذکورہ ناعاقبت اندیش مدعیانِ محبتِ رسول ﷺ کی طرف سے سب سے بڑا نشانہ حضرات علمائے دیوبند کو بنایا جاتا ہے۔ ان لوگوں نے بہت سے عوام کے ذہنوں میں یہ جھوٹی بات پیوست کردی ہے کہ علمائے دیوبند، نعوذ باللہ! پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والے ہیں، حالانکہ یہ دنیا کا سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ حاشا و کلا! علمائے دیوبند ہرگز گستاخ نہیں۔ گستاخ تو وہ لوگ ہیں جو ایسے سچے محبانِ رسول ﷺ اور قدردانانِ نبوت کی توہین کرکے اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کر رہے ہیں۔ علمائے دیوبند کو اپنے دعویٔ محبت کی سچائی پر الگ سے کوئی دلیل پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ برصغیر ہندوپاک کا ذرہ ذرہ ان کے صدق وصفا اور ان کی خدمات عالیہ کا گواہ ہے۔ انھوں نے اس دیار میں محبوب رب العالمین سرور کائنات، فخر دوعالم، سیدنا مولانا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مٹی ہوئی سنتوں کو زندگی بخشی۔ اُنہیں بزرگوں کے دم قدم سے یہاں کفر وضلالت کی اندھیریوں میں دین کی کرنیں پھوٹیں، چراغ سے چراغ جلے، شمع نے شمع سے روشنی لی، اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک عالم ان کی پھیلائی ہوئی روشنی سے ضیابار ہوگیا۔ کوئی بتائے کہ برصغیر میں دین کے تحفظ کی خدمت اللہ نے کن بندوں سے لی؟ رافضیت کے بیخ وبن کس نے اکھاڑے؟ قادیانیت کے سیل رواں کے آگے کون سدّ سکندری بنا رہا؟ بدعتوں کے ہجوم میں کس نے نعرۂ سنت بلند کیا؟ اور بت کدوں کے ماحول میں کس نے لا الہ الا اللہ کی صدائیں بلند کیں؟

شورش کاشمیری نے سچ کہا ہے:

ہندوستاں کے سر پہ ہے احسانِ مصطفیٰ ﷺ ❖ اس میں نہیں کلام کہ دیوبند کا وجود
پیدا کئے ہیں جس نے فدایانِ مصطفیٰ ﷺ ❖ تا حشر اس پہ رحمتِ پروردگار ہو
پہنچا ہے خاص و عام کو فیضانِ مصطفیٰ ﷺ ❖ اس مدرسہ کے جذبۂ عزت سرشت سے
بانٹا ہے جس نے بادۂ عرفانِ مصطفیٰ ﷺ ❖ گونجے گا چار کھونٹ میں نانوتویؒ کا نام

ایک بڑا الزام

آج علمائے دیوبند کے بارے میں یہ غلط فہمی پھیلائی جاتی ہے کہ وہ نعوذ باللہ درود شریف نہیں پڑھتے، حالانکہ یہ اتنا بڑا الزام ہے کہ اس کی وجہ سے زمین آسمان پھٹ پڑیں تو بجا ہے، ہمارے دینی مدارس میں بحمدہ تعالیٰ جتنا درود شریف ہر روز پڑھا جاتا ہے اتنا دوسروں کے یہاں مہینہ اور سال میں بھی نہ پڑھا جاتا ہوگا۔ صرف مدرسہ شاہی کو لیجئے یہاں اس سال ۱۴۲۳ھ دورۂ حدیث شریف میں ۱۲۰ طلبہ ہیں اور روزانہ کم وبیش ۸ گھنٹہ وہ درس حدیث میں مشغول رہتے ہیں اور انھیں تلقین کی جاتی ہے کہ جب بھی دوران درس پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسم گرامی آئے تو کم از کم صلی اللہ علیہ وسلم ضرور پڑھ لیں، تو اگر ایک گھنٹہ میں کم از کم ۵۰ مرتبہ بھی درود شریف پڑھنے کا حساب لگایا جائے تو ۱۲۰ طلبہ کے یومیہ درود شریف کی تعداد ۴۷/ ہزار تک جا پہنچتی ہے۔ یہ صرف ایک درس گاہ کا حال ہے، اسی سے آپ اندازہ لگائیں کہ ام المدارس دارالعلوم دیوبند میں کس قدر درود شریف پڑھا جاتا ہوگا، وہاں دورۂ حدیث شریف میں ماشاء اللہ ۷۰۰ سو سے زائد طلبہ رہتے ہیں جنکے روزانہ درود شریف پڑھنے کا حساب کم وبیش ساڑھے تین لاکھ مرتبہ یومیہ کا بیٹھتا ہے اور جو مشکوٰۃ شریف پڑھنے والے ہیں ان کا حساب علیحدہ ہے۔ یہی حال ہمارے دیگر مدارس کا بھی ہے، تو جن اداروں کی فضاؤں میں درود شریف کی آوازیں رچی اور بسی ہوں اور جن حضرات کی زبانوں پر اٹھتے بیٹھتے درود شریف کی رَٹ ہو ان ہی کو درود شریف کا تارک کہا جائے اس سے بڑا افتراء اور دنیا میں کیا ہو سکتا ہے ؟

بہر حال ہمیں اس سے غرض نہیں کہ رقیب ہمیں کیا کہتے ہیں ہمارا ضمیر بحمدہ تعالیٰ اس پر مطمئن ہے کہ ہمارا عقیدہ ہمارے نظریات اور زندگی قرآن وسنت مبارکہ سے مستفاد ہے، ہم پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت ومحبت ہی کو اپنے لئے سرمایۂ حیات اور ذریعۂ نجات سمجھتے ہیں اور آپ ﷺ ہی کے نام پر جینے مرنے بلکہ مر مٹنے کے لئے دل وجان سے کوشاں ہیں، اور ہم اپنے دیگر بھائیوں کو بھی یہی مشورہ دینا چاہتے ہیں کہ خدارا! اپنے اوپر اور ملت پر رحم کریں اور نفرت پھیلانے کے بجائے حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عام کرنے پر محنت کریں، اسی میں ہم سب کی صلاح اور فلاح مضمر ہے اللہ تعالیٰ ہمیں عقل سلیم اور فکر صحیح سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔ ❑❑❑

نعت النبی ﷺ نمبر

سراپائے اقدس ﷺ

وَأَحْسَنَ مِنکَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي
وَأَجْمَلَ مِنکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّءً ا مِّنْ کُلِّ عَيْبٍ
کَأَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

سیدنا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

نہیں دیکھا مری آنکھوں نے تجھ جیسا حسیں کوئی ❖ نہیں ماں جن سکی دنیا میں تجھ سا مہ جبیں کوئی
مبرّا تجھ کو عیبوں سے جہاں میں سب کیا پیدا ❖ بنایا تجھ کو ویسا ہی کہ چاہا تو نے خود جیسا

ابن انیس مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی (نبیرۂ رئیس الاحرارؒ)

سرور کونین، فخر دوعالم ﷺ کی

حیات طیبہ ایک نظر میں

استفادہ از: مؤرخ اسلام مولانا محمد عثمان معروفیؒ (مؤلف ایک عالمی تاریخ)

❑ ظہور قدسی :

ولادتِ حضرت عبد اللہ والدِ ماجد رسول اللہ ﷺ: ۵۴۶ء **وفات**: بعمر ۲۴ سال، ۵۷۰ء ○ واقعۂ فیل: شنبہ ۱۷ محرم ۲ مارچ ۵۷۱ء۔

ولادت آنحضرت ﷺ: دوشنبہ ۹ ربیع الاول، ۲۲ اپریل ۵۷۱ء، یکم جیٹھ ۶۲۸ واقعۂ فیل کے پچاس روز بعد، ○ ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا جنھوں نے آپ کے چچا حضرت حمزہؓ کو بھی دودھ پلایا تھا ○ ایک ہفتہ بعد حلیمہ سعدیہ نے دودھ پلایا اور قبیلۂ ہوازن میں پانچ برس تک قیام رہا ○ ۵۷۷ء میں والدہ کی وفات ہوئی اس وقت آپؐ کی عمر مبارک چھ برس کی تھی ○ اس کے بعد آپ کے دادا عبد المطلب نے کفالت کی ○ ۵۷۹ء میں بعمر ۸۲ سال جب عبد المطلب فوت ہوگئے تو آپؐ کے چچا ابو طالب نے کفالت کی اس وقت آپکی عمر آٹھ برس تھی ○ ۵۸۰، ۸۱ء میں نو دس برس کی عمر میں خدمت گلہ بانی انجام دی ○ ۵۸۳ء میں بعمر تیرہ سال ابو طالب کے ہمراہ ملک شام کا تجارتی سفر کیا جس میں تیماء کے اندر ''بحیرا'' راہب سے ملاقات ہوئی ○ ۵۹۱ء تا ۵۹۶ء پیشۂ تجارت ○ ۵۹۵ء میں بعمر ۲۵ سال حضرت خدیجہؓ کا مال تجارت لے کر ملک شام کا دوسرا تجارتی سفر کیا جس میں مقام بصریٰ میں ''نسطورا'' راہب سے ملاقات ہوئی ○ پچیس برس دو ماہ دس دن کی عمر میں حضرت خدیجہؓ سے نکاح کیا جن کی عمر چالیس برس تھی ○ تیس سال کی عمر میں آپکو امین کا خطاب ملا ○ ۶۰۵ء میں بعمر پینتیس سال تعمیر کعبہ کے موقع پر ''حکم'' کی حیثیت سے حجر اسود نصب کر کے آپ نے بڑا جھگڑا دور کیا ○ ۶۰۶ء تا ۶۰۹ء تنہائی پسندی، غار حراء میں قیام، اور یاد خدا میں انہماک ○ ۶۰۹ء میں رویائے صادقہ کا ظہور۔

❑ طلوعِ آفتابِ رسالت :

○ چالیس برس کی عمر دوشنبہ ۹؍ربیع الاول مطابق ۱۲؍فروری ۶۱۰ء کو بعثت ہوئی اور فجر وظہر کی نمازیں فرض ہوئیں ○ شب جمعہ ۱۸؍رمضان ا؍نبوی ۱۷؍اگست ۶۱۰ء نزولِ قرآن کا آغاز ○ تین برس بعد دعوتِ نبوت کے اظہار کا حکم ○ ۳ نبوی میں کوہِ صفا کا مشہور خطبہ ○ بعثت کے چھ برس بعد شنبہ یکم محرم ۷، ۸، ۹، نبوی ۶۱۵ء تا ۶۱۸ء تین برس تک شعب ابی طالب میں محصوری ○ انچاس برس کی عمر میں عام فیل کے پچاسویں سال محصوری کا خاتمہ ○ اس کے بعد آٹھویں ماہ میں ۱۰ نبوی میں ابوطالب کا ۸۰؍سال کی عمر میں انتقال ○ اس کے تین دن یا کچھ کم وبیش کے بعد حضرت خدیجہؓ کی ۶۲؍سال کی عمر میں رحلت ○ اس کے بعد ہی جمادی الاخریٰ ۱۰ نبوی میں آپؐ نے طائف کا تبلیغی سفر کیا جہاں آپؐ پر پتھر پھینکے گئے تو مطعم بن عدی کے جوار میں مکہ معظّمہ واپس آئے ○ اسی سفر میں مقام نخلہ میں نصیبین کے مقام پر سات جن آپؐ سے قرآن سن کر ایمان لائے ○ اکاون برس نو ماہ کی عمر میں دوشنبہ ۲۷؍رجب ۱۰ نبوی ۲۲؍مارچ ۶۱۹ء میں واقعۂ معراج پیش آیا اور نماز پنجگانہ فرض ہوئی ○ ۱۰ نبوی ۶۲۰ء میں حضرت سودہؓ، حضرت عائشہؓ سے نکاح ○ ذوالحجہ ۱۱؍نبوی ۶۲۰ء میں عقبۂ منیٰ میں مدینہ کے چھ یا آٹھ آدمیوں کا آپؐ سے قرآن سن کر قبولِ اسلام ○ ذوالحجہ ۱۲ نبوی ۷؍مارچ ۶۲۱ء میں بیعت عقبۂ ثانیہ جس میں مدینہ کے بارہ اشخاص ایمان لائے۔ ○ ذوالحجہ ۱۳ نبوی ۶۲۲ء بیعت عقبۂ ثالثہ جس میں تہتر آدمی ایمان لائے اور آپ ﷺ کی حمایت کا عہد کیا۔

❑ متفرقات :

سب سے پہلے اسلام قبول کرنیوالے : حضرت خدیجہؓ، حضرت ابوبکرؓ، حضرت علیؓ، حضرت زیدؓ، پھر حضرت زبیر بن العوامؓ، حضرت عثمان بن عفانؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، ○ **ولادت حضرت ابو بکرؓ**: ۵۷۳ء ○ **ولادت حضرت عثمان غنیؓ** ۵۷۵ء ○ **ولادت حضرت عمرفاروقؓ**: ۵۸۲ء ○ **حرب فجار**: ۵۸۵ء ○ **حلف الفضول**: ۵۸۶ء ○ **ولادت حضرت قاسم بن محمدؓ**: ۵۹۸ء ○ **ولادت حضرت علیؓ وحضرت زینبؓ، وفات حضرت قاسم بن محمدؓ**: ۶۰۰ء ○ **ولادت حضرت عائشہ صدیقہ بنت أبی بکر رضی اللہ عنہما** : ۶۱۳ء ○ **ہجرت**

صحابہؓ بمُلک حبش : رجب ۵/نبوی اپریل ۶۱۴ء ○ **سید الشہداء حضرت حمزہؓ وحضرت عمرفاروقؓ کا قبولِ اسلام** : ۶ نبوی۔

❑ ہجرت نبوی :

○ ۵۳/برس کی عمر میں حضرت جبرئیلؑ نے آکر ہجرت مدینہ کا حکم سنایا ○ ہجرت وداخلہ غارثور: شب جمعہ یا دوشنبہ ۲۷/صفر ۱/ھ، ستمبر ۶۲۲ء ○ داخلہ قبا: جمعہ ۱۲/ربیع الاول ۱/ھ ۲۷/ستمبر چودہ روز قیام اور مسجد قبا کی تعمیر ○ داخلہ مدینہ منوّرہ: جمعہ ربیع الاول ۱/ھ ستمبر ۶۲۲ء ○ تعمیر مسجد نبوی، ولادت عبداللہ بن زبیرؓ: ۱/ھ ۶۲۲ء ○ ظہر، عصر، عشاء میں چار رکعتوں کی فرضیت، یہودیوں سے معاہدے: ۱/ھ ۶۲۲ء ○ تحویل قبلہ: شنبہ ۱۵/شعبان ۲/ھ اکتوبر ۶۲۳ء ○ سریہ حارث بن عبداللہؓ: ۲/ھ ۶۲۳ء ○ غزوۂ ابواء صفر ۲/ھ جون ۶۲۳ء ○ فرضیت جہاد: صفر ۲ھ ○ غزوۂ بواط: ربیع الاول ۲/ھ جولائی ۶۲۳ء ○ غزوۂ ذی العشیرۃ: جمادی الاخریٰ ۲ھ اکتوبر ۶۲۳ء ○ سریہ عبداللہ بن جحشؓ: رجب ۲ھ نومبر ۶۲۳ء ○ سریہ غطفان: ۲ھ ○ فرضیت رمضان کے بعد پہلا روزہ: چہارشنبہ یکم رمضان ۲ھ فروری ۶۲۴ء ○ غزوۂ بدر: ۱۷/رمضان ۲ھ جنوری ۶۲۴ء مسلمان ۳۱۳، ۲۲ شہید، کفار ۱۰۰۰ جن میں سے ۷۰ مقتول اور ۷۰ قید ہوئے ○ غزوۂ بنوقینقاع: شوال ۲ھ جنوری ۶۲۴ء ○ صدقہ فطر، باجماعت نماز عید الفطر، نکاح فاطمہ زہراؓ، وفات حضرت رقیہؓ: ۲ھ ○ غزوۂ سویق: ذوالحجہ ۲ھ اپریل ۶۲۴ء مسلمان دوسو، کفار دوسو ○ سریہ زید بن حارثہؓ: جمادی الاخریٰ ۳ھ ستمبر ۶۲۴ء ○ غزوۂ احد: دوشنبہ ۷/ یا ۱۵/شوال ۳ھ جنوری ۶۲۵ء مسلمان چھ سو پچاس، ستر شہید، چالیس زخمی، کفار، تین ہزار، تین مقتول ○ اس کے ایک روز بعد غزوۂ حمراء الاسد ○ احکامِ وراثت، نکاح مشرکہ کی ممانعت، حضرت کلثومؓ بنت محمدؐ کا حضرت عثمان سے نکاح، حضرت حفصہؓ وحضرت زینبؓ بنت خزیمہ سے آنحضرت ﷺ کا عقد، ولادت حضرت حسن بن علیؓ: ۳ھ ○ حرمتِ شراب، ولادت حضرت حسینؓ، حضرت ام سلمہؓ سے آنحضرت ﷺ کا عقد، حضرت زینبؓ بنت خزیمہ کی وفات: ۴ھ ○ واقعۂ رجیع، واقعہ بیر معونہ: صفر ۴ھ مئی ۶۲۵ء رجیع میں مسلمان دس، کفار ایک سو، واقعہ بیر معونہ میں مسلمان ستر، اَنہتر شہید ○ غزوۂ بنی نضیر اوران کی جلاوطنی: ربیع الاول ۴ھ جون ۶۲۵ء ○ پردہ کا حکم: جمعہ یکم ذوالقعدہ ۴ھ اپریل ۶۲۶ء ○ غزوۂ بدر ثانیہ: ذوالقعدہ ۴ھ مسلمان ایک ہزار پانچ سو دس، کفار دو ہزار پچاس، کفار واپس ہوگئے جنگ نہ ہوئی، ○ غزوۂ بنی المصطلق یا غزوۂ مریسیع، تیمّم کا حکم، واقعۂ افک، زنا کی حد، حضرت

جویریہؓ سے آنحضرت ﷺ کا عقد: ۳۰ر شعبان ۵ھ ستمبر ۶۲۶ء ○ غزوۂ خندق، احزاب: شوال ۵ھ فروری ۶۲۷ء مسلمان تین ہزار، دشمن دس ہزار ○ غزوۂ بنی قریظہ اور یہود قریظہ کا خاتمہ: ذوالحجہ ۵ھ اپریل ۶۲۷ء دشمن مقتول اور قید ہوئے ○ غزوۂ بنی لحیان ربیع الاول: ۶ھ جون ۶۲۷ء ○ غزوۂ ذی قرد ربیع الآخر ۶ھ جولائی ۶۲۷ء تین مسلمان شہید ایک کافر مقتول ○ سریۃ الغمر : ربیع الاخر ۶ھ اگست ۶۲۷ء ○ سریہ زید بن حارثہؓ: جمادی الاولیٰ ۶ھ ستمبر ۶۲۷ء ○ سریۂ دوم زید بن حارثہؓ: جمادی الآخریٰ ۶ھ اکتوبر ۶۲۷ء ○ سریہ عبداللہؓ بن عتیک : رمضان ۶ھ دسمبر ۶۲۷ء ○ سریہ عبداللہؓ بن رواحہ: شوال ۶ھ جنوری ۶۲۸ء ○ بیعتِ رضواں، صلح حدیبیہ: ذوالقعدہ ۶ھ فروری ۶۲۸ء مسلمان چودہ سو، عمرہ ادا کرنے گئے تھے کفار نے روک دیا ○ آنحضرتؐ کے دعوت اسلام کے خطوط سلاطین کے پاس: محرم ۷ر مئی ۶۲۸ء (۱) قیصر روم کے پاس دحیہ کلبیؓ (۲) خسرو پرویز کج کلاہان ایران کے پاس عبداللہ بن حذافہ سہمیؓ (۳) عزیز مصر مقوقس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہؓ (۴) نجاشی شاہِ حبش کے پاس عمرو بن امیہ ضمریؓ (۵) رؤسائے یمامہ کے پاس سلیط بن عمر رضی اللہ عنہ (۶) رئیس حدود شام حارث غسانی کے پاس شجاع بن وہب اسدیؓ کو بطور قاصد بھیجا۔

□ اسلامی ریاست کی ابتداء :

○ فتح خیبر: محرم ۷ر مئی ۶۲۸ء مسلمان چودہ سو، ۱۸ شہید، دشمن دس ہزار، ۹۳ مقتول، یہیں آپ ﷺ کو زہر دیا گیا تھا ○ حضرت صفیہؓ سے آنحضرتؐ کا عقد، گدھے، خچر، درندے اور پنجہ دار پرندے کی حرمت: ۷ھ ○ غزوۂ ذات الرقاع: محرم ۷ھ مسلمان چار سو حضرت خالد بن ولید اور عمرو بن عاص کا قبول اسلام: صفر ۷ھ ○ عمرۃ القضاء، حکمِ رمل، آنحضرتؐ کا حضرت میمونہؓ سے عقد: ذوالقعدہ ۷ھ ○ غزوۂ موتہ، جمادی الاولیٰ ۸ھ ستمبر ۶۲۹ء مسلمان تین ہزار ۱۲ر شہید، دشمن ایک لاکھ ○ غزوۂ ذات السلاسل: جمادی الاخریٰ ۸ھ اکتوبر ۶۲۹ء مسلمان پانچ سو۔ ○ سریۃ الخبط یا سیف البحر: رجب ۸ھ نومبر ۶۲۹ء مسلمان تین سو، اسی سریہ میں ایک مچھلی کا گوشت اٹھارہ روز یا اس سے زیادہ دنوں تک کاٹ کاٹ کر تین سو صحابہ کھاتے رہے، اس کی پسلی کی دو ہڈیاں حضرت ابوعبیدہؓ نے کھڑی کیں تو اسکے اندر سے سب سے لمبے اونٹ پر سب سے لمبا آدمی سوار ہو کر گذر گیا ○ فتح مکہ معظمہ: پنجشنبہ ۲۰ر رمضان ۸ھ جنوری ۶۳۰ء مسلمان دس ہزار، ۱۳ر کافر مقتول ○ غزوۂ حنین ومحاصرۂ طائف شوال ۸ھ فروری ۶۳۰ء مسلمان بارہ ہزار، ۶ر شہید، دشمن چار ہزار ۷۱ر مقتول ○ جنگ نخلہ واوطاس، وفات زینب بنت محمدؐ: ۸ھ ○ ولادت حضرت

ابراھیم بن محمد ﷺ از ماریہ قبطیہؓ ذوالحجہ ۸ھ اپریل ۶۳۰ء ○ سریہ عیینہ بن حصن جانب بنی تمیم: محرم ۹ھ اپریل ۶۳۰ء ○ پچاس سوار کا دستہ، سریہ علقمہ بن مجزز جانب حبشہ: ربیع الآخر ۹ھ جولائی ۶۳۰ء مسلمان تین سو ○ سریہ علیؓ بن ابی طالب جانب طے، پچاس سواروں کے ساتھ ۹ھ ۶۳۰ء ○ غزوۂ تبوک وجیش عسرت: روانگی پنجشنبہ رجب ۹ھ اکتوبر ۶۳۰ء تیس ہزار فوج، دس ہزار گھوڑے، اس غزوہ سے واپسی میں منافقین نے ایک گھاٹی میں گرا کر آنحضرت ﷺ کو ہلاک کرنے کی سازش کی تھی ○ زکوٰۃ وجزیہ کا حکم، سود کی حرمت، واقعہ ایلاء وتخییر، فرضیت حج: ۹ھ پہلا حج بامامت صدیق اکبرؓ ○ حج اکبر: دوشنبہ ۹/ذوالحجہ ۹ھ مارچ ۶۳۱ء ○ سریہ خالد بن ولیدؓ، وفات حضرت ابراھیم بن محمد ﷺ: ربیع الاول ۱۰ھ جون ۶۳۱ء ○ روانگی حضرت علیؓ جانب یمن: رمضان ۱۰ھ ۹/دسمبر ۶۳۱ء ○ تیاری جیش اسامہؓ برائے شام: صفر ۱۱ھ مئی ۶۳۲ء ○ ابتداء مرض نبوی ﷺ: دوشنبہ ۲۸/صفر ۱۱ھ مئی ۶۳۲ء ○ وفات حسرت آیات: دوشنبہ بوقت چاشت ۱۲/ربیع الاوّل ۱۱ھ ۹/جون ۶۳۲ء ○ تدفین: وفات کے بتیس گھنٹے کے بعد شب چہارشنبہ ۱۴/ربیع الاول ۱۱ھ ۱۱/جون ۶۳۲ء ○ آنحضرت ﷺ کے دعوت وتبلیغ کے کل ایام ۸۱۵۶، ○ اور دنیوی زندگی کے کل ایام ۲۲۳۳۰، ۶/گھنٹے ہیں۔

□ آنحضرت ﷺ کے چچا:

حمزہؓ، عباسؓ، ابوطالب، ابولہب، عبدالعزیٰ، زبیر، مقوّم، ضرار، مغیرہ ملقب بہ حجل، حارث، عبدالکعبہ، قثم، غیداق، بعض روایات میں عوام بھی ہے، بعض نے غیداق اور حجل کو ایک کہا ہے اور بعض نے عبدالکعبہ اور مقوم کو ایک کہا، ان میں حضرت حمزہؓ وحضرت عباسؓ ایمان لائے اور ابوطالب وابولہب کو اسلام کا زمانہ ملا۔

□ آنحضرت ﷺ کی پھوپھیاں:

صفیہؓ، ارویٰؓ، عاتکہؓ، ام حکیم البیضاء، برہ، امیمہ، ان میں حضرت صفیہؓ ایمان لائیں۔ کہا گیا ہے کہ ارویٰ اور عاتکہ بھی ایمان لائیں اور ہجرت مدینہ فرمائی۔

□ آنحضرت ﷺ کی والدہ ماجدہ:

آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ، آنحضور ﷺ کا جدی نسب ماں کے ساتھ کلاب بن مرہ پر مل جاتا ہے۔

ضمیمہ

○ ہجرتؔ حبشہ اولیٰ: رجب ۵ نبوی، اپریل ۶۱۴ء، اس میں گیارہ مرد چار عورتیں تھیں ○ ہجرت حبشہ ثانیہ: ۷ نبوی، اس میں تراسی مرد بیس عورتیں تھیں ○ فرضیت جہاد و مشروعیت اذان اور مشروعیت نماز عید الفطر: ۱ھ یا ۲ھ، سریہ حمزہؓ ۱ھ ○ ہجرتؔ کے پانچ ماہ بعد حضرت انسؓ کے مکان میں ۴۵ رمہاجرین و ۴۵ رانصار میں مواخات ہوئی، ایک ایک مہاجر کو ایک ایک انصاری کا بھائی بنایا گیا۔ ○ ۸ھ میں مسجد نبوی کے اندر تین زینہ کا لکڑی کا منبر رکھا گیا۔ ○ ۶۵۴ھ میں مسجد میں آگ لگ جانے سے وہ منبر جل گیا۔

○○ ◆□□◆ آنحضرتؐ کی ازواج مطہراتؓ ◆□□◆ ○○

شمار	نام مع ولدیت	سنہ نکاح	عمر بوقت نکاح	مدت مصاحبتِ نبی	سنہ وفات	عمر	مدفن	مرویات
۱	خدیجہ بنت خویلدؓ	۶۲۵ رعیسوی	۴۰ رسال	۲۵ رسال	۱۰ رنبوی	۶۵ رسال	مکہ معظّمہ	
۲	سودہ بنت زمعہؓ	۱۰ انبوی	۵۰	۱۴ رسال	شوال ۵۴ھ	۷۲	مدینہ منورہ	۵
۳	عائشہ بنت ابی بکرؓ	شوال ۱۰ رنبوی	۶	۹ رسال	۱۷ ررمضان ۵۷ھ	۶۶	//	۲۲۱۰
۴	حفصہ بنت عمرؓ	شعبان ۳ھ	۲۲	۸ رسال	شعبان ۴۵ھ	۶۰	//	۶۰
۵	زینب بنت خزیمہؓ	۳ھ	۳۰	۳ رماہ	۳ رربیع الثانی ۴ھ	۳۰	//	۰
۶	ام سلمہ بنت ابی امیہؓ	۴ھ	۲۶	۷ رسال	۴۵ھ یا ۶۳ھ	۸۴	//	۳۷۸
۷	زینب بنت جحش	۵ھ	۳۶	۶ رسال	۲۰ھ	۵۰ یا ۵۳	//	۳۷۸
۸	جویریہ بنت حارثؓ	شعبان ۵ھ	۲۰	۶ رسال	ربیع الاول ۵۰ھ	۶۵	//	۷
۹	ام حبیبہؓ بنت ابی سفیان	۶ھ	۳۶	۵ رسال	۴۴ھ	۷۴	//	۶۵
۱۰	صفیہؓ بنت حیی بن اخطب	۷ھ	۱۷	پونے چار سال	رمضان ۵۰ھ	۶۰	//	۱۰
۱۱	میمونہ بنت حارثؓ	ذوالقعدہ ۷ھ	۳۶	سوا تین سال	۵۱ یا ۶۱	۸۰	مقام سرف	۷۶

□ آنحضرتﷺ کی باندیاں :

○ ماریہ قبطیہؓ جنھیں مقوقس نے ۷ھ میں آنحضرتؐ کے پاس بھیجا تھا، بہت حسین تھیں ۱۶ھ میں وفات ہوئی۔

○ ریحانہؓ بنت شمعون، بنو قریظہ کی تھیں ۱۰ھ میں حجۃ الوداع کے بعد وفات ہوئی۔

- نفیسہؓ جو حضرت زینب بنت جحش کی کنیز تھیں انھوں نے آنحضرتؐ کو ہبہ کر دیا تھا۔
- ایک اور کنیز تھی جو کسی غزوہ میں آئی تھیں اور نہایت حسین تھیں۔

آنحضرت ﷺ کے صاجزادے :

(۱) حضرت قاسمؓ، ولادت بمکہ قبل نبوت، عمر ایک سال پانچ ماہ، مدفن مکہ معظّمہ، آپ ﷺ کی کنیت ابو القاسم اسی وجہ سے ہے۔

(۲) حضرت عبد اللہؓ لقب طیب وطاہر، ولادت بمکہ: بعد نبوت، عمر ایک سال چند ماہ، یہ دونوں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھے۔

(۳) حضرت ابراہیمؓ از ماریہ قبطیہؓ، عمر ایک سال چار ماہ، وفات: ۱۰؍ربیع الاوّل ۱۰ھ، مدفن جنت البقیع مدینہ منورہ۔

آنحضرت ﷺ کی صاجزادیاں :

(۱) حضرت زینبؓ ولادت: قبل نبوت، وفات: ۸ھ، مدفن: جنت البقیع مدینہ منورہ۔

(۲) حضرت رقیہؓ حضرت زینبؓ سے تین برس چھوٹی تھیں۔ وفات: ۲۰؍شوال ۲ھ، مدفن: جنت البقیع مدینہ منورہ۔

(۳) حضرت ام کلثومؓ: ولادت قبل بعثت، وفات: پنجشنبہ ۶؍شعبان ۹ھ، مدفن: جنت البقیع۔

(۴) حضرت فاطمہؓ ولادت: ۱؍نبوی، وفات: شب منگل ۳؍رمضان ۱۱ھ، مدفن: جنت البقیع مدینہ منورہ۔

یا رب صلّ وسلّم دائمًا أبدًا

علیٰ حبیبک خیر الخلق کلهم

دلائل نبوت ﷺ

محمد سلمان منصور پوری

(۱) قرآن مقدس، سراپا معجزہ :

اللہ تبارک وتعالیٰ نے دنیا میں جتنے بھی انبیاء مبعوث فرمائے ان کو کچھ نہ کچھ ایسی نشانیاں عطا فرمائیں جنہیں دیکھ کر لوگوں کو ان کی سچائی اور حقانیت کا یقین آجائے۔ چنانچہ ان کے دست مبارک سے ایسے محیر العقول مناظر سامنے آئے کہ لوگ حیرت زدہ رہ گئے۔ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے لیے آگ کا گل وگلزار ہو جانا، سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے لوہے کا موم ہو جانا، سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے ہواؤں اور جنات وغیرہ کا مسخر ہو جانا، سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصائے مبارک کا اژدہا بن جانا، سیدنا حضرت صالح علیہ السلام کی دعا سے معجزاتی اونٹنی کا ظاہر ہونا اور سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ لاعلاج مریضوں کا شفایاب اور مردوں کا زندہ ہو جانا وغیرہ ایسے معجزات ہیں جن کی مثال پیش کرنے سے دنیا عاجز ہے۔

اسی دستور کے موافق ہمارے آقا ومولا حضرت خاتم النبیین سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار معجزات عطا فرمائے۔ جو آپ کی رسالت کی سچائی اور حقانیت پر کھلی ہوئی دلیل ہیں۔ تاہم پچھلے انبیاء علیہم السلام کو جو بھی نشانیاں عطا فرمائی گئیں وہ صرف ان کی حیات دنیوی تک محدود تھیں۔ جب وہ حضرات دنیا سے پردہ فرما گئے تو ان کے دستِ مبارک پر ظاہر ہونے والی نشانیاں بھی لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہوگئیں۔ لیکن ہمارے آقا، سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو دونوں طرح کی نشانیاں عطا فرمائیں، بہت سی نشانیاں ایسی تھیں جن کا صرف آپ کے دور میں پائے جانے والے خوش نصیب حضرات صحابہؓ نے مشاہدہ فرمایا۔ جب کہ بعض نشانیاں ایسی ہیں جو تا قیامت اسی آب وتاب اور شان وشوکت کے ساتھ باقی اور برقرار رہیں گی، اور ہر زمانے کے لوگ کھلی آنکھوں سے ان کا مشاہدہ کرتے رہیں گے، انہی نشانیوں میں سے ایک عظیم نشانی اللہ تعالیٰ کی یہ پاک کتاب ’’قرآن کریم‘‘ ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مضمون کو اس طرح بیان فرمایا ہے :

عن أبي هريرةؓ أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من الأنبياء من نبي إلا قد أعطى من الآيات ما مثله آمن عليه البشر، وإنما كان الذي أوتيت وحيا أوحى اللّٰه إليّ فأرجو أن أكون أكثرهم تابعاً يوم القيٰمة. (مسلم شريف ۱/ ۸٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر نبی کو کچھ ایسی نشانیاں دی گئی ہیں جن پر انسان ایمان لائے، اور مجھے جو نشانی عطا کی گئی ہے وہ وحی ہے، جو اللہ نے مجھ پر نازل فرمائی، تو مجھے اس بات کی امید ہے کہ قیامت کے دن میرے متبعین کی تعداد دیگر انبیاء کے متبعین سے زیادہ ہوگی۔

مطلب یہ ہے کہ آپ پر نازل ہونے والا قرآن مقدس چونکہ اللہ کی وحی ازلی ہے جو اپنے الفاظ ومعانی کے ساتھ ہمیشہ باقی رہنے والی ہے لہٰذا آپ کے پردہ فرمانے کے بعد بھی اس کی معجزنمائی برقرار رہے گی، جسے دیکھ کر آپ کی امت میں برابر اضافہ ہوتا رہے گا۔

یہ قرآن مقدس بذات خود معجزہ ہے۔ اس کی فصاحت وبلاغت، زبان وبیان، حقائق ومعارف، جامعیت اور حقانیت اظہر من الشّمس ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے تمام عالم کے لیے ایسا چیلنج ہے جس کی مثال پیش کرنے سے ساری کائنات عاجز اور درماندہ ہے اور اس کی مثال نہ کوئی لا سکا ہے اور نہ لا سکتا ہے۔

(۲) چاند کا دو ٹکڑے ہوجانا :

جس وقت آپ مکہ معظّمہ میں مقیم تھے تو مشرکین مکہ نے آپ سے کوئی نشانی دکھلانے کی درخواست کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مطمئن کرنے کے لئے بحکم خداوندی چاند کے دو ٹکڑے کرنے کی نشانی دکھلائی۔ ایک روایت میں ہے:

عن أنس بن مالك رضي اللّٰه تعالىٰ عنه أن أهل مكة سألوا رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم أن يُريهم آيةً فأراهم انشقاق القمر مرتين. (مسلم شريف ۲/ ۳۷۳)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ مکہ والوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشانی دکھلانے کی درخواست کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چاند کے دو ٹکڑے کرنے کی نشانی دکھلائی۔

مسند احمد کی ایک روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ اس نشانی کو دیکھ کر مشرکین بولے کہ محمد ﷺ نے ہم پر سحر کر دیا ہے۔ پھر خود انہی میں سے بعض نے جواب دیا کہ یہ بات صحیح نہیں ہے، اس لیے کہ اگر سحر ہوتا تو کسی ایک پر ہوتا سب لوگوں پر کیسے سحر ہو سکتا ہے؟۔ (تفسیر ابن کثیر مکمل ۱۲۸۱، شمائل الرسول ۱۴۶)

جس وقت چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ مکہ معظّمہ میں پیش آیا تو اس معجزہ کا ہندوستان میں بھی مشاہدہ کیا گیا۔ چنانچہ تاریخ فرشتہ میں لکھا ہے کہ: تیسری صدی ہجری کے شروع میں عرب مسلمانوں کی ایک جماعت ہندوستان کے ساحلی علاقہ ''مالا بار'' پہنچی، وہیں قریب میں ایک شہر تھا جس کا نام ''گدن کلور'' تھا جس کا حاکم ''سامری'' نام کا ایک راجہ تھا جو اپنی فہم وفراست اور اخلاق حسنہ میں مشہور تھا۔ جب یہ عرب لوگ اس کے دربار میں پہنچے تو اس نے ان کا استقبال کیا اور ان کے مذہب کے بارے میں تحقیق چاہی تو ان حضرات نے اسلام کا تعارف ان کے سامنے رکھا، دوران گفتگو معجزہ شق القمر کا بھی ذکر آ گیا، اس محیر العقول واقعہ کو سن کر وہ راجہ حیرت زدہ ہو گیا اور اس نے اپنے آباء واجداد کے زمانہ کے لکھے ہوئے روزنامچوں کو کھنگالنے کا حکم دیا، چناں چہ ایک قدیم روزنامچے میں یہ بات مل گئی کہ ''آج چاند دو ٹکڑے ہوا اور پھر اپنی ہیئت پر لوٹ آیا''۔ بس یہ دیکھ کر راجہ فوراً مسلمان ہو گیا، اور یہی وہ خوش نصیب حاکم ہے جس نے مالا بار کے علاقہ میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ (تاریخ فرشتہ اردو جلد ۲ بحوالہ تکملہ فتح الملہم ۶/۱۴۲)

علاوہ ازیں بہت سے مؤرخین نے ہندوستان کے بعض ایسے مندروں کا ذکر کیا ہے جن کی تاریخ تعمیر میں یہ بات لکھی ہے کہ انہیں اس رات میں بنایا گیا جس رات میں چاند کے دو ٹکڑے ہوئے۔

(تکملہ فتح الملہم ۶/۱۴۳)

(۳) پتھر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنا:

نبی اکرم علیہ الصلاۃ والسلام پر وحی کے نزول کا سلسلہ شروع ہونے سے پہلے مکہ معظّمہ کے بعض پتھر آپ کی خدمت اقدس میں نذرانۂ سلام پیش کرتے تھے۔ چنانچہ روایت ہے:

عن جابر بن سمرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إني لأعرف حجراً بمكة كان يسلم عليّ قبل أن ابعث، إني لأعرفه الآن. (مسلم شريف ۲/۲۴۵)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: کہ میں مکہ کے اس پتھر کو جانتا ہوں جو میری بعثت سے پہلے مجھ کو سلام کیا کرتا تھا میں آج بھی اس سے واقف ہوں۔

بعض حضرات نے فرمایا کہ یہ حجر اسود تھا، اور بعض نے کہا کہ کوئی دوسرا پتھر تھا۔ (تکملہ فتح الملہم ۴/۴۸۲)

بعثت سے پہلے کی اس طرح کی نشانیوں کو اصطلاح میں ''ارہاص'' کہا جاتا ہے۔

(۴) کنکریوں کا تسبیح پڑھنا :

کئی مرتبہ یہ واقعہ پیش آیا کہ بے جان اور بے زبان کنکریوں نے آپ کے کفِ اقدس میں آکر من جانب خداوندی گویائی حاصل کی اور آپ کی سچائی کی شہادت برملا پیش کی، ایک روایت میں ہے :

عن ابن عباس رضي الله تعالٰی عنه قال : قدم ملوک حضر موت علی رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم فیهم أشعث بن قیس قالوا : إنا قد خبانا لک خبأً فما هو، قال: سبحان اللّٰه إنما یفعل ذلک بالکاهن و إن الکاهن والکهانة فی النار، فقالوا: کیف نعلم أنک رسول الله صلی اللّٰه علیه وسلم، فاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم کفا من حصی فقال هذا یشهد أني رسول اللّٰه فسبح الحصی في یده قالوا نشهد أنک رسول اللّٰه.

(الخصائص الکبری للسیوطی ۲/ ۱۲۵)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضر موت کے رؤساء پیغمبر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے جن میں اشعث بن قیس بھی تھے تو انہوں نے عرض کیا کہ ہم ایک بات اپنے دل میں چھپاتے ہیں آپ اس کے بارے میں ہمیں خبر دیجئے۔ تو آپؐ نے فرمایا: سبحان اللہ! یہ تو کاہنوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اور کاہن اور کہانت کا پیشہ سب موجب جہنم ہیں۔ تو ان حضرات نے عرض کیا کہ ہم پھر یہ کیسے جانیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک میں کنکریاں اٹھا کر فرمایا کہ یہ کنکریاں میرے رسول اللہ ہونے کی گواہی دیں گی۔ چنانچہ ان کنکریوں نے آپؐ کے دست مبارک میں تسبیح پڑھی جسے سن کر وہ حضرات بھی کلمہ شہادت پڑھنے پر مجبور ہوگئے۔

اور بعض روایات میں ہے کہ پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں میں بھی کنکریوں نے تسبیح پڑھی۔

(۵) درختوں کا پیغمبر علیه السلام کی صداقت کی گواهی دینا :

متعدد احادیث اور روایات سیرت میں اس طرح کے واقعات ثابت ہیں کہ درختوں نے آپؐ کو سلام کیا اور آپ کی رسالت کی گواہی دی، اور آپؐ کے حکم کی تعمیل کی۔ اس سلسلہ کے تین واقعات ذیل میں پیش ہیں :

○ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی عامر کا ایک دیہاتی شخص پیغمبر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے یہ کیسے پتہ چلے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر میں اس درخت کی ڈالی کو اپنے پاس بلالوں تو کیا تم میرے رسول ہونے کی گواہی دے دوگے؟ تو اس دیہاتی نے کہا کہ ''ہاں''! چنانچہ آپؐ نے سامنے کے پیڑ کی ایک ڈالی کو بلایا۔ پس اچانک وہ ڈالی درخت سے باقاعدہ نیچے اتری اور زمین پر آ کر چلنے لگی تا آں کہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ جا اپنی جگہ واپس چلی جا، چنانچہ وہ اپنی جگہ واپس لوٹ گئی۔ یہ دیکھ کر اس دیہاتی شخص نے کلمہ شہادت پڑھ لیا۔ (الخصائص الکبریٰ ۲/۶۰، دلائل النبوۃ ۶/۱۵)

○ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے پیغمبر علیہ السلام کی خدمت میں آ کر عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں ایمان تو لے آیا ہوں لیکن آپ کوئی ایسی نشانی دکھلا دیجئے جس سے میرے یقین میں اور اضافہ ہوجائے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ے فرمایا کہ ''تم کیا چاہتے ہو''؟ تو اس دیہاتی نے کہا کہ آپ اس (سامنے نظر آنے والے) درخت کو بلا کر دکھلایئے! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس درخت کے پاس جا کر اسے میرے پاس بلالاؤ۔ چنانچہ وہ دیہاتیؓ درخت کے پاس آیا اور درخت سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کر! یہ سنتے ہی وہ درخت دائیں اور بائیں جانب اتنا جھکا کہ اس کی جڑوں کے ریشے کٹ گئے اور پھر وہ اس دیہاتی کے ساتھ چل کر پیغمبر علیہ السلام کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوگیا، اور عرض کیا: **السلام علیک یا رسول اللّٰہ**، یہ ماجرا دیکھ کر دیہاتی بول اٹھا **حسبی، حسبی** (بس کافی ہے، بس کافی ہے) اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت سے فرمایا کہ جا اپنی جگہ پر واپس چلا جا، چناں چہ وہ لوٹ گیا اور اپنی جڑوں پر قائم ہوگیا، بعد میں اس دیہاتی شخصؓ نے عرض کیا کہ حضرت! مجھے اپنے دست وپا بوسی کی اجازت عطا فرمایئے! آپ نے اجازت دیدی، پھر عرض کیا کہ حضرت! مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کے سامنے سجدہ ریز ہوجاؤں، تو آپؐ نے فرمایا: کہ کسی مخلوق کا دوسری مخلوق کے لئے سجدہ جائز نہیں ہے۔ (الخصائص الکبریٰ ۲/۵۹)

○ مسلم شریف میں حضرت جابرؓ کی طویل روایت ہے جس میں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد واقعات ومعجزات ذکر فرمائے ہیں انہی میں سے ایک واقعہ خود انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک سفر کے دوران پیغمبر علیہ السلام قضائے حاجت کے لئے میدان میں تشریف لے گئے تو وہاں چھپنے کی کوئی مناسب جگہ نہیں تھی۔ البتہ میدان کے کنارے پر دو درخت تھے،

پیغمبر علیہ السلام اولاً ان میں سے ایک درخت کے پاس تشریف لائے اور اس کی ایک ٹہنی پکڑ کر فرمایا کہ ''اللہ کے حکم سے میرے تابع بن جا'' چنانچہ وہ پیڑ آپ کے ساتھ اس طرح چلنے لگا جیسے لگام والی اونٹنی آدمی کے ساتھ چلتی ہے۔ پھر اس کو لیکر آپؐ دوسرے درخت کے پاس پہنچے اور اس کو بھی باذنِ خداوندی اپنے ساتھ لے لیا اور درمیان میدان میں لاکر دونوں درختوں کو ملنے کا حکم دیا چناں چہ وہ دونوں مل گئے۔ (آپؐ نے ان کی آڑ میں ضرورت پوری فرمائی) اس کے بعد دونوں پیڑوں کو اشارے سے اپنی اپنی جگہ چلے جانے کو کہا چناں چہ وہ دونوں پیڑ کھڑے ہوکر پھر اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔ اللہ اکبر

(مسلم شریف ۲/ ۲۱۷، ۲۱۸)

(۶) غروب کے بعد سورج کا لوٹ آنا :

متعدد روایتوں سے یہ واقعہ منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے سورج غروب ہونے کے بعد دوبارہ نکل آیا، اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نماز عصر جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغولی کی وجہ سے رہ گئی تھی وہ آپ نے ادا فرمائی، یہ واقعہ خیبر کے قریب پیش آیا چناں چہ روایت میں ہے :

عن أسماء بنت عميس رضي الله عنها قالت : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوحى إليه ورأسه في حجر علي رضي الله عنه فلم يكن يصلي العصر حتى غربت الشمس، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اللّٰهم إنه كان في طاعتک وطاعة رسولک فاردد عليه الشمس. قالت أسماء : فرأيتها غربت ثم رأيتها طلعت بعد ماغربت. (الخصائص الکبری ۲/ ۱۳۷)

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پیغمبر علیہ السلام پر وحی کا نزول ہو رہا تھا اور آپ کا سرِ مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا جس کی وجہ سے حضرت علیؓ عصر کی نماز نہیں پڑھ سکے تا آں کہ سورج غروب ہوگیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ ''یہ علی آپ کی اور آپ کے رسول کی اطاعت میں مشغول تھے لہٰذا ان پر سورج لوٹا دیجئے''۔ حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ میں نے سورج کو غروب ہوتے ہوئے دیکھا پھر غروب کے بعد طلوع ہوتے ہوئے بھی دیکھا۔

امام طحاویؒ نے مشکل الآثار میں بھی اس واقعہ سے متعلق متعدد روایتیں نقل فرمائی ہیں، تاہم بہت سے محدثین نے اس پر نقد بھی کیا ہے۔ (تفصیل دیکھیں شمائل الرسول للحافظ ابن کثیر ۱۵۱، ۱۶۹)

(۷) کھجور کے ستون کا آپ کی جدائی پر بلک بلک کر رونا :

مسجد نبوی میں با قاعدہ منبر بنائے جانے سے پہلے آپ ﷺ ایک کھجور کے تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے، پھر جب آپؐ کے لیے منبر بن گیا اور آپ نے اس تنے پر ٹیک لگانے کی ضرورت محسوس نہیں فرمائی تو اس سعادت سے محرومی پر وہ بے جان تنا بے چین اور بے قرار ہو گیا اور اس وقت تک بلک بلک کر روتا رہا جب تک پیغمبر علیہ السلام نے اس کے قریب تشریف لا کر خود تسلی نہ فرما دی۔ روایت میں ہے:

كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب إلى جذع فاتخذ له منبر فلما فارق الجذع وعمد إلى المنبر الذي صنع له جزع الجذع فحنّ كما تحنّ الناقة فرجع النبي صلى اللّٰه عليه وسلم فوضع يده عليه وقال أختر أ ن أغرسک في المكان الذي كنت فيه فتكون كما كنت وإن شئت أن أغرسک في الجنة فتشرب من أنهارها وعيونها فيحسن نبتک وتثمر فيأكل أولياء اللّٰه من ثمرتک فسمع النبي صلى اللّٰه عليه وسلم وهو يقول له نعم! قد فعلت مرتين فسئل النبي صلى اللّٰه عليه وسلم فقال اختار أن أغرسه في الجنة .

(سنن دارمی الخصائص الكبرى ۲/۱۲۶)

پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک کھجور کے تنے پر ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے پھر آپ کے لئے با قاعدہ منبر بنا دیا گیا۔ پس جب آپ کھجور کے تنے کو چھوڑ کر منبر کی طرف تشریف لے آئے تو وہ تنا بے قرار ہو گیا اور اس طرح رونے لگا جیسے اونٹنی روتی ہے۔ چناں چہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس تنے کے پاس تشریف لائے اور اس پر ہاتھ رکھ کر ارشاد فرمایا کہ دو میں سے ایک بات پسند کر لے تو چاہے تو میں تجھے اسی جگہ زمین میں بو دوں جہاں تو پہلے تھا اور تو پھر اسی طرح سرسبز و شاداب ہو جائے اور اگر تو چاہے تو تجھے جنت میں بو دوں جس کی نہروں اور چشموں سے تو سیراب ہو اور تیری شادابی میں نکھار آئے اور تجھ پر پھل لگیں جنہیں اللہ کے ولی نوش جان کریں، راوی فرماتے ہیں کہ اس کے بعد پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام نے اس تنے کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ”ہاں مجھے بیشک بار بار منظور ہے“ نبی اکرم علیہ الصلاۃ والسلام سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس تنے نے اس بات کو پسند کر لیا کہ میں اس کی جڑیں جنت میں لگا دوں۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ پیغمبر علیہ السلام کے ہاتھ پھیرتے ہی اس تنے نے رونا بند کردیا پھر آپ نے فرمایا کہ اگر میں اس پر دست شفقت نہ پھیرتا تو یہ تا قیامت روتا رہتا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب کھجور کے تنے نے رونا شروع کیا تو اس کی بے قراری کو سن کر سننے والے حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر بھی گریہ وبکا کا عالم طاری ہوگیا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ کھجور کے تنے کا پیغمبر علیہ السلام کی جدائی پر رونا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مردوں کو زندہ کرنے سے بھی بڑا معجزہ ہے۔ (الخصائص الکبریٰ ۲/۱۲۸) جس جگہ یہ تنا تھا اسی جگہ کو مسجد نبوی (علی صاحبہا الصلاۃ والسلام) کے حصۂ ریاض الجنۃ میں اسطوانۂ حنانہ کہا جاتا ہے۔

(۸) انگلیوں سے پانی نکلنا :

متعدد مرتبہ آپ کی حیات طیبہ میں یہ واقعہ پیش آیا کہ پانی کی قلت ہوگئی اور وضو وغیرہ کے لئے پانی کی شدید ضرورت تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معمولی سے پانی میں اپنی مبارک انگلیاں رکھ دیں جن سے پانی کا ایسا چشمہ جاری ہوا کہ سیکڑوں افراد اس سے مستفیض ہوگئے۔ بخاری میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ارشاد فرماتے ہیں :

لقد رأيتني مع رسول اللّٰه صلى اللّٰـه عليه وسلم وقد حضرت العصر وليس معنا ماء غير فضلة فجعل في إناء فأتي رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم به فأدخل يده فيه وفرج أصابعه ثم قال حي على اهل الوَضوء، البركةُ من اللّٰه، فلقد رأيت الماء يتفجر من بين أصابعه فتوضأ الناس وشربوا وكنا الفا وأربع مائة. (بخاري شريف ٨٤٢/٢، الخصائص الكبرىٰ ٦٧/٢)

میں پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ تھا نماز عصر کا وقت ہوگیا اور ہمارے پاس معمولی سے بچے ہوئے پانی کے سوا کچھ پانی نہ تھا۔ چناں چہ وہ پانی ایک برتن میں کر کے پیغمبر علیہ السلام کی خدمت اقدس میں لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنا ہاتھ ڈال کر انگلیاں کھول لیں اور فرمایا آجاؤ! وضو کے پانی اور اللہ کی طرف سے نازل شدہ برکت کی طرف۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ دیکھا کہ پانی آپ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے ابل رہا ہے، چنانچہ لوگوں نے وضو کیا اور پانی پیا اور ہماری تعداد ایک ہزار چار سو تھی۔

اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ ایک دوسرے واقعہ میں معمولی سا پانی

آپ کی برکت سے اسّی ۸۰ لوگوں کے لیے کافی ہوگیا۔ اور ایک دوسرے واقعہ میں تین سو لوگوں کے لئے کافی ہوگیا۔ (مسلم شریف ۲/ ۲۴۵/ ۲۴۶)

(۹) برکتیں ہی برکتیں :

نبی اکرم علیہ الصلاۃ والسلام کی ذات سراپا برکت تھی۔ آپ کے ذریعہ سے حسی اور معنوی ایسی برکتوں کا ظہور ہوا جسے دیکھ کر دنیا دنگ رہ گئی۔ مثلاً:

○ جب پیدائش کے بعد آپ ﷺ کو دودھ پلانے کے لئے حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سپرد کیا گیا تو حضرت حلیمہؓ نے کھلی آنکھوں برکتیں محسوس کیں، ان کے پستان دودھ سے بھر گئے۔ ان کی لاغر اور مریل اونٹنی کے تھن دودھ سے پھول گئے۔ اور یہ اونٹنی جو آتے وقت سب سے پیچھے تھی پیغمبر ﷺ کے سوار ہونے کی برکت سے سب سے آگے دوڑنے لگی۔ اور حلیمہ کا قبیلہ بنوسعد جو اس وقت قحط زدہ تھا حضرت پیغمبر علیہ السلام کی برکت سے حلیمہ کا گھرانہ اور اس گھر کی بکریاں حیرت انگیز طور پر قحط سے محفوظ ہوگئیں۔ (سیرت ابن ہشام مع الروض الانف ۱/ ۲۸۸)

○ غزوۂ خندق کے موقع پر جب پیغمبر علیہ السلام نے بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ رکھے تھے، تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر جا کر صورت حال بیان کی تو گھر میں کچھ روٹی کے ٹکڑے اور چند کھجوریں تھیں جو صرف پیغمبر علیہ السلام کے لیے کافی ہوسکتی تھیں لیکن نبی اکرم علیہ الصلاۃ والسلام تشریف لائے اور آپ کی برکت سے اس تھوڑے سے کھانے میں اتنی وسعت ہوئی کہ کم وبیش اسّی ۸۰ حضرات نے پیٹ بھر کر کے کھالیا۔ (الخصائص الکبریٰ ۲/ ۷۶)

○ ایک صحابیہ ام اوس بہزیہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کے لئے گھی تیار کیا اور اسے ایک مشکیزہ میں کر کے آپ کی خدمت میں ہدیہ میں پیش کیا۔ آپؐ نے اس کو قبول فرمالیا اور اس میں کچھ باقی چھوڑ کر اس پر دم کیا اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ یہ مشکیزہ انہیں کو لوٹا دو، چنانچہ جب لوگوں نے وہ مشکیزہ لوٹایا تو وہ گھی سے پوری طرح بھرا ہوا تھا، وہ صحابیہ سمجھیں کہ غالباً آپ نے قبول نہیں فرمایا ہے اور پیغمبر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ حضرت میں نے تو آپ کے نوش فرمانے کے لیے خود یہ گھی نکالا تھا آپ اس گھی کو دیکھ کر یہ سمجھ گئے کہ آپ کی دعائے برکت قبول

ہوگئی ہے اور فرمایا کہ اس مشکیزہ کو واپس لے جاؤ اور اس گھی کو برابر استعمال کرتی رہو چنانچہ وہ صحابیہ مسلسل دورنبوت، دورصدیقی، دورفاروقی اور دورعثانی میں اسی مشکیزہ سے گھی لیکر استعمال کرتی رہیں۔ اس میں گھی ختم نہیں ہوا۔ (الخصائص الکبریٰ ۲/۸۹،۹۰)

○ ایک مرتبہ حضرت ابوطلحہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی، کھانا تھوڑا تھا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ دسیوں صحابہؓ کو لے کر تشریف لائے اور برکت کی دعا دے کر فرمایا کہ دس دس آدمیوں کو حلقہ بنا کر کھلاؤ۔ چناں چہ سب نے پیٹ بھر کر کھالیا، اور کھانا اتنا بچ بھی گیا کہ قریب کے پڑوسی بھی اس برکت سے فیضیاب ہوئے۔ (بخاری شریف ۱/ ۵۰۵، دلائل نبوۃ)

(۱۰) عصا اور کوڑے کا رات میں روشن ہونا :

ایسے واقعات بھی پیش آئے کہ بعض صحابہ دیر رات تک آپ کی خدمت میں حاضر رہے۔ ان کا گھر دور تھا اور رات اندھیری تھی تو واپسی کے وقت پیغمبر علیہ السلام کی برکت سے ان کے ہاتھ میں جو عصا تھا وہ ٹارچ کی طرح روشن ہوگیا۔ تا آں کہ وہ اپنے گھر پہنچ گئے۔ ایک روایت میں ہے:

عن أنس قال: كان عباد بن بشر وأسيد بن حضير عند رسول الله صلى الله عليه وسلم في حاجة حتى ذهب من الليل ساعة وهي ليلة شديدة الظلمة، ثم خرجا وبيد كل واحد منهما عصا فأضاءت لهما عصا أحدهما فمشيا في ضوئهما، حتى إذا افترقت بهما الطريق أضاءت للآخر عصاه فمشي كل واحد منهما في ضوء عصاه حتى بلغ أهله. (الخصائص الكبرىٰ ۲/ ۱۳۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عباد بن بشر اور اسید بن حضیر اپنی کسی ضرورت سے پیغمبر علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر تھے یہاں آکر رات کا ایک حصہ گذر گیا اور وہ نہایت اندھیری رات تھی۔ پھر وہ دونوں باہر نکلے اور ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ پس ان میں سے ایک کی چھڑی روشن ہوگئی جس کی روشنی میں وہ دونوں چلنے لگے یہاں تک کہ جب ان دونوں کے راستے الگ الگ ہوئے تو دوسرے کی بھی چھڑی روشن ہوگئی۔ اور وہ دونوں اپنی اپنی چھڑی کی روشنی میں چل کر اپنے گھر پہنچ گئے۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے :

عن أبي سعيد الخدري قال ليلة مطيرة فلما خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم لصلاة العشاء برقت برقة فرأى قتادة بن نعمان فقال يا قتادة إذا صليت فاثبت حتى امرك فلما انصرف أعطاه العرجون فقال خذ هذا يضئ لك أمامك عشرا وخلفك عشرًا.

(الخصائص الكبرى ۲/۱۳۵)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات بارش ہورہی تھی جب پیغمبر علیہ السلام نماز عشاء کے لیے باہر تشریف لائے تو ایک بجلی چمکی جس کی روشنی میں آپ نے حضرت قتادہ بن نعمانؓ کو دیکھا تو آپ نے فرمایا! قتادہ جب نماز پڑھ چکو تو رکے رہنا یہاں تک کہ میں تمہیں اجازت دوں، چنانچہ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے انہیں ایک ٹہنی دے کر فرمایا کہ لو یہ ٹہنی تمہارے آگے اور پیچھے دس دس گز روشنی دے گی۔

یہ تو اختصار کے ساتھ چند نشانیاں اشارۃً ذکر کی گئی ہیں ورنہ ان کے علاوہ بھی دلائل نبوت بے شمار ہیں: مثال کے طور پر □ فرشتے کے ذریعہ آپؐ کا سینۂ اقدس چاک کر کے قلب اطہر کو دھونا اور پھر بدن جوں کا توں صحیح ہوجانا۔ □ قبل نبوت سفر شام کے دوران بادل کا سایہ کرنا۔ □ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا اپنی اصلی شکل وصورت میں دیکھنا کہ ان کے چھ سو بازو ہیں جن سے پورا افق بھرا ہوا ہے۔ □ واقعۂ اسراء ومعراج جو بذات خود آپؐ پر اللہ تعالیٰ کا عظیم الشان انعام اور عنداللہ آپؐ کے کمال تقرب کی زبردست دلیل ہے۔ □ اونٹ کا آپؐ کے سامنے سجدہ کرنا۔ □ ایک لال پرندہ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بچوں کے پکڑ لئے جانے کی شکایت کرنا۔ □ ایک ہرنی کا اپنے بچوں کو دودھ پلانے کے لئے آپؐ سے اجازت لینا اور آپؐ کا اجازت دیدینا، اور اس کا کلمہ پڑھنا۔ □ ایک دیہاتی کی ''گوہ'' کا آپؐ کی رسالت کی شہادت دینا۔ □ پکے ہوئے کھانے کا آپؐ کی رسالت کی گواہی دینا۔ □ آپؐ کی خوشبو کا راستہ میں پھیل جانا۔ □ آپؐ کی دعاؤں کا مستجاب ہونا۔ □ آپؐ کی پیشین گوئیوں کا سو فیصد برحق ہونا۔ □ آپؐ کا پیچھے سے بھی اسی طرح دیکھ سکنا جیسے عام لوگ آگے سے دیکھتے ہیں۔ □ آپؐ کی برکت سے مریضوں کا شفایاب ہوجانا وغیرہ ایسے دلائل ہیں جن کو جمع کرنے کے لئے حضرات علماء کرام نے بڑی بڑی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں، جن میں امام بیہقیؒ کی ''دلائل النبوۃ'' (۷ جلد) اور علامہ سیوطیؒ کی ''الخصائص الکبریٰ'' (۲ جلد) خاص طور پر قابل ذکر ہیں، یہ مختصر مضمون ان سب کا احاطہ نہیں کرسکتا۔

یا رب صل وسلم دائماً ابداً ❖ علی حبیبک خیر الخلق کلھم

شمائلِ رسول ﷺ

آنحضرت ﷺ کے سراپائے اقدس سے متعلق ۴۰ منتخب احادیث

جمع وترتیب : محمد سلمان منصور پوری، اُردو ترجمہ : محمد عفان منصور پوری

حضور اقدس ﷺ کے حسن انور کا بیان

(۱) عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ یقول : "کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم احسن الناس وجهاً واحسنهم خلقاً، لیس بالطویل البائن ولا بالقصیر".

(صحیح بخاری حدیث ۳۵۴۹)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ حسین چہرے والے تھے۔ نہ آپ بہت لمبے تھے اور نہ پستہ قد (بلکہ آپ کا قد مبارک درمیانہ تھا)

(۲) عن ابی عبیدة بن محمد بن عمار بن یاسر قال للربیع بنت معوذ رضی الله عنها: صفی لی رسول الله صلی الله علیه وسلم . قالت: "یا بُنَیَّ لو رأیته رأیت الشمس طالعة".

(شمائل الرسول للحافظ ابن کثیر ۱۸/)

حضرت ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ میرے سامنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کو بیان فرمائیں۔ حضرت ربیعؓ نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے ! اگر تم ان کو دیکھتے ایسا محسوس کرتے کہ آفتاب اپنی تمام تر تابانیوں کے ساتھ جلوہ گر ہے۔

(۳) عن أبی هریرة رضی اللّٰہ عنه یقول : "ما رأیت شیئاً أحسن من رسول اللّٰہ ﷺ کان الشمس تجری فی وجهه". (شمائل ترمذی ۸/)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام سے خوب صورت کسی بھی چیز کو نہیں دیکھا، گویا کہ آفتاب آپ ہی کے چہرۂ مبارک میں چمک رہا ہے۔

(٤) عن جابر بن سمرة رضی اللّٰہ عنه قال : " رأیت رسول اللّٰہ ﷺ في لیلة

اضحيان وعليه حلة حمراء فجعلت انظر إليه وإلى القمر فلهو عندى احسن من القمر". (شمائل ترمذی ا/ص ۲)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ چاندنی رات میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سرخ جوڑا زیب تن فرماتے تھے۔ میں کبھی چاند کو دیکھتا تھا اور کبھی آپؐ کو، بالآخر میں نے یہی فیصلہ کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاند سے کہیں زیادہ حسین وجمیل ہیں۔

حضور اقدس ﷺ کا چہرۂ انور کیسا تھا؟

(۵) سئل البراء بن عازب رضى الله عنه أكان وجه النبي ﷺ مثل السيف؟ قال: "لا! بل مثل القمر". (بخاری شریف حدیث: ۳۵۵۲)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک تلوار کی طرح سیدھا تھا؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ چاند کی طرح (روشن، گولائی لیے ہوئے) تھا۔

(۶) وفي حديث الحسن بن عليؓ عن خاله هند بن أبي هالةؓ قال: "كان رسول الله ﷺ فخماً مفخّماً يتلألأ وجهُه تلألُوَ القمر ليلة البدر". (شمائل ترمذی ا/ ص۲)

حضرت حسن بن علیؓ اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی ذات والاصفات کے اعتبار سے بھی شاندار تھے اور دوسروں کی نظر میں بھی بڑے رتبے والے تھے۔ آپؐ کا چہرۂ مبارک چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔

خوشی اور فرحت کے موقع پر جناب رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ پرنور کی تابانی

(۷) عن كعب بن مالك رضي الله عنه في حديث التوبة قال: "وكان رسول ﷺ إذا سُرَّاستنار وجهه حتى كأنه قطعة قمر وكنا نعرف ذلك منه".

(بخاری شریف حدیث نمبر: ۳۵۵۶)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث توبہ میں بیان فرماتے ہیں کہ جب پیغمبر علیہ

الصلاۃ والسلام خوش ہوتے تو آپؐ کا چہرۂ مبارک اتنا منور ہوجاتا تھا گویا کہ وہ چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم اس چمک سے آپؐ کی خوشی کو بھانپ لیا کرتے تھے۔

(۸) عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله ﷺ دخل عليها مسروراً تبرق أسارير وجهه''. (بخاری شریف حدیث نمبر : ۳۵۵۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس خوشی ومسرت کے ساتھ اس حال میں تشریف لائے کہ آپ ﷺ کے چہرۂ انور کی رگ رگ چمک رہی تھی۔

(۹) وفي حديث أبي هريرة رضي الله عنه عن صفة النبي صلى الله عليه وسلم قال : ''وإذا ضحک كاد يتلألأ فى الجدر، لم أر قبله ولا بعده مثله''.

(شمائل الرسول للحافظ ابن كثير/ ۳۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: جب آپؐ ہنستے تو (دندانِ مبارک کی روشنی سے) درودیوار چمک اٹھتے تھے، میں نے آپؐ جیسا نہ آپؐ سے پہلے دیکھا نہ آپؐ کے بعد۔

ونقل الإمام السيوطي في ''الخصائص الكبرى'' عن ابن عساكر : عن عائشة رضي الله عنها قالت : كنت اخيط فى السحر فسقطت منى الإبرة فطلبتها فلم اقدر عليها فدخل رسول الله ﷺ فتبينت الإبرة بشعاع نور وجهه فاخبرته فقال: يا حميراء: الويل ثم الويل ثلاثاً لمن حرم النظر إلى وجهى. (الخصائص الكبرى ۶۳/۱)

امام سیوطی علیہ الرحمہ اپنی کتاب خصائص کبری میں ابن عساکر کے حوالہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ ارشاد نقل فرمایا کہ ''میں صبح سویرے کچھ سی رہی تھی کہ سوئی میرے ہاتھ سے گرگئی، میں نے تلاش کیا لیکن سوئی نہ ملی، اسی درمیان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو آپؐ کے چہرۂ مبارک کے نور کی شعاعوں کی وجہ سے وہ سوئی مل گئی''، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ''اے حمیراء! افسوس صد افسوس اس شخص پر جو میری زیارت سے محروم رہے''۔

جناب رسول اللہ ﷺ کی پیشانی، ابرو، ناک اور رخسار مبارک کا بیان

(۱۰) عن الحسن بن علي رضي الله عنهما عن خاله قال : "كان رسول الله ﷺ واسع الجبين، ازَجّ الحواجب، وسوابغ في غير قرن، بينهما عرق يدره الغضب، اقنى العرنين، له نور يعلوه، يحسبه من لم يتأمله اشم، سهل الخدين، ضليع الفم، اشنب، مفلج الاسنان". (دلائل النبوة للبيهقى ۱/۲۱۴)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما اپنے ماموں سے نقل کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک نہایت کشادہ، ابرو خم دار باریک اور گنجان تھے۔ دونوں ابرو جدا جدا تھے، ایک دوسرے سے ملے ہوئے نہیں تھے۔ ان دونوں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت ابھر جاتی تھی۔ آپؐ کی ناک مبارک بلندی مائل تھی اور اس پر ایک چمک اور نور تھا۔ غور سے نہ دیکھنے والا آپؐ کو بڑی ناک والا سمجھتا (لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا کہ حسن و چمک کی وجہ سے بلند معلوم ہوتی ہے ورنہ فی نفسہ زیادہ بلند نہیں) آپؐ کے رخسار مبارک ہموار ہلکے تھے۔ آپؐ کا دہن مبارک قدرے کشادہ تھا۔ آپؐ کے دندان مبارک باریک آبدار تھے اور ان میں سے سامنے کے دانتوں میں ذرا ذرا فصل بھی تھا۔

جناب رسول اللہ ﷺ کی آنکھ اور دہن مبارک کا بیان

(۱۱) عن جابر بن سمرة رضي الله عنه قال : "كان رسول الله ﷺ ضليع الفم، اشكل العينين و منهوس العقبين". (مسلم شريف : ۵۹۵۶)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فراخ دہن تھے۔ آنکھوں کی سفیدی میں سرخ ڈورے پڑے ہوئے تھے اور ایڑی مبارک پر بہت کم گوشت تھا۔

وجاء فى مسند أحمد : "اشهل العينين". قال أبو عبيدة : الشكلة : كهيئة : الحمرة تكون فى بياض العين، والشهلة : غير الشكلة وهي حمرة في سواد العين.

(دلائل النبوة للبيهقي ۱/۲۱۲)

اور مسند احمدؒ میں اشہل العینین کے الفاظ آئے ہیں۔ ابوعبیدؒ فرماتے ہیں کہ شکلۃ جویئۃ کے وزن پر ہے اس کے معنی ہیں آنکھوں کی سفیدی میں سرخی کا ہونا اور شہلۃ کے معنی ہیں آنکھوں کی سیاہی میں سرخی کا ہونا۔

وقال الحافظ ابن كثير: وقول ابي عبيد حمرة في بياض العين اشهر و اصح وذٰلک يدل على القوة و الشجاعة. والله تعالىٰ اعلم. (شمائل الرسول ۲۷)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابوعبیدؒ کا قول آنکھوں کی سفیدی میں سرخی کا ہونا زیادہ مشہور اور صحیح ہے جو بہادری اور شجاعت پر دال ہے۔ واللہ اعلم

جناب رسول اللہ ﷺ کے دندان مبارک کا بیان

(۱۲) عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: "كان رسول الله ﷺ افلج الثنيتين وكان إذا تكلم رؤى كالنور بين ثناياه". (دلائل النبوۃ ۲۱۵/۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کے سامنے کے دانتوں کے درمیان ذرا سا فاصلہ تھا، آپؐ جب تکلم فرماتے تو سامنے کے دانتوں کے درمیان سے نور نکلتا ہوا محسوس ہوتا۔

جناب رسول اللہ ﷺ کی مبارک زلفوں اور بالوں کا حسن

(۱۳) عن البراء بن عازب رضي الله عنه قال: "ما رأيت من ذى لمة في حلة حمراء احسن من رسول الله ﷺ له شعر يضرب منكبيه، بعيد ما بين المنكبين لم يكن بالقصير ولا بالطويل". (شمائل ترمذی ص ۱)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی زلف والے کو سرخ جوڑے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا، آپؐ کے بال مونڈھوں تک آ رہے تھے، آپؐ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان کا حصہ ذرا زیادہ چوڑا تھا اور آپؐ نہ زیادہ لمبے تھے نہ پستہ قد۔ (بلکہ درمیانے قد کے تھے)

(۱۴) عن قتادةؓ قال: قلت لأنس رضي الله عنه كيف كان شعر رسول الله ﷺ قال: "لم يكن بالجعد ولا بالسبط يبلغ شعره شحمة اذنيه". (شمائل ترمذی ص: ۳)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کیسے تھے؟ انہوں نے فرمایا: نہ بالکل پیچیدہ نہ بالکل کھلے ہوئے۔ بلکہ تھوڑی سی پیچیدگی اور گھنگھریالہ پن لیے ہوئے تھے جو کانوں کی لوتک پہنچتے تھے۔

نقل الإمام النوویؒ : وجه اختلاف الروايات في قدر شعره اختلاف الاوقات فإذا غفل عن تقصيرها بلغت المنكب وإذا قصرها كانت إلى انصاف الاذنين. (نووی شرح مسلم)

حضرت امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آپؐ کے بالوں کی مقدار کے سلسلہ میں روایات کا اختلاف مختلف اوقات اور حالات کے اعتبار سے ہے۔ جب آپؐ کو بال کاٹنے کا موقع نہ ملتا تو وہ مونڈھوں تک پہنچ جاتے اور جب آپؐ بال تراش لیتے تو کانوں کے نصف حصہ تک رہ جاتے۔

جناب رسول اللہ ﷺ کی داڑھی مبارک کا بیان

(۱۵) عن علي ابن أبي طالب رضي الله عنه قال : "كان رسول الله ﷺ ضخم الرأس واللحية". (دلائل النبوة ۲۱۶/۱)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام بڑے سر اور گھنی داڑھی والے تھے۔

(۱۶) عن محمد بن علي عن أبيهؓ قال : "كان رسول الله ﷺ كث اللحية".

(دلائل النبوة ۲۱۶/۱)

حضرت محمد بن علیؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک گھنی تھی۔

تنبيه : اعفاء اللحية واجب عند جميع الأئمة وهو من سنن الأنبياء والمرسلين. وأمر به النبي ﷺ امته موكدًا بقوله "انهكو الشوارب واعفو اللحى".

(بخاری شریف : ۵۸۹۳)

وحلق اللحية أو قصها مادون القبضة لا يجوز لأحد، قال فقيه عصره العلامة محمد بن عابدين الشامیؒ في رد المحتار : واما الأخذ منها وهي مادون ذلک كما يفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم يبحه احد. (رد المحتار ۳۹۸/۳)

تنبیہ: تمام ائمہ کرام رحمہم اللہ کے نزدیک داڑھی رکھنا واجب ہے اور یہی تمام انبیاء اور رسولوں کی

سنت ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اسی کا حکم فرمایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا:
"مونچھوں کو کاٹو اور داڑھی کو بڑھاؤ"۔

جبکہ داڑھی کو مونڈنا ایک مشت سے کم کتروانا کسی کے نزدیک بھی جائز نہیں۔ فقیہ العصر علامہ محمد بن عابدین شامی رحمہ اللہ نے ردالمحتار میں تحریر فرمایا ہے کہ داڑھی کو ایک مشت سے کم کتروانا جیسا کہ اہل مغرب اور ہیجڑے کرتے ہیں کسی نے بھی اس کو مباح قرار نہیں دیا ہے۔

جناب رسول اللہ ﷺ کا رنگ مبارک

(۱۷) عن أبي الطفيل رضي الله عنه رأيت رسول الله ﷺ وما على وجه الأرض رجل راٰه غيرى، قال (أي الراوى) فقلت : فكيف رأيته ؟ قال : كان ابيض مليح الوجه. (مسلم شريف، كتاب الفضائل : ۵۹۵۸)

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور اس وقت روئے زمین پر میرے علاوہ آپؐ کی زیارت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ آپؐ نے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کو کیسا دیکھا؟ فرمایا کہ آپؐ کا رنگ سفید گندم گوں تھا۔

(۱۸) عن نافع بن جبير قال : وصف لنا علي رضي الله عنه النبي ﷺ فقال : "كان ابيض مشرب الحمرة". (دلائل النبوة ۲۰۶/۱)

حضرت نافع بن جبیر فرماتے ہیں کہ ہمارے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کیا اور فرمایا کہ آپ سرخی مائل سفید تھے۔

قال البيهقي في الدلائل : وروى ذلک هكذا من اوجه اخرى عن على رضي الله عنه، ويويده ما روى عن أبي هريرة في حديث طويل، قال فيه : إذا وضع رداء ه على منكبيه فكانه سبيكة فضة. (شمائل رسول ص: ۳۱)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے دلائل النبوۃ میں لکھا ہے کہ یہی روایت دوسرے طرق سے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، فرماتے ہیں کہ جب آپؐ اپنے مبارک مونڈھوں سے چادر ہٹاتے تو ایسا لگتا کہ صاف وشفاف چاندی کا ڈھلا ہوا ایک پیکر ہے۔

حضور اقدس ﷺ کی ہتھیلی اور خوشبو کا بیان

(۱۹) عن أبي جحيفة رضي الله عنه قال : "وقام الناس فجعلوا يأخذون يديه فيمسحون بهما وجوههم قال فأخذت بيده فوضعتها على وجهى فإذا هي ابرد من الثلج واطيب رائحة من المسك". (بخاری شریف : ۳۵۵۳)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ کھڑے ہوئے اور پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کے ہاتھوں کو پکڑ کر اپنے چہروں پر پھیرنے لگے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑا اور اپنے چہرے پر رکھ لیا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

(۲۰) عن انس رضي الله عنه قال : ما مسست حريرا ولا ديباجا الين من كف النبي ﷺ ولا شممت ريحا قط او عرفا قط اطيب من ريح او عرف النبي ﷺ . (بخاری شریف: ۳۵۶۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (اپنی زندگی میں) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم کسی ریشم وغیرہ کے کپڑے کو نہیں چھوا (یعنی آپ کی ہتھیلی ریشم سے زیادہ نرم تھی) اور نہ کبھی میں نے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کی خوشبو سے اچھی کوئی خوشبو سونگھی۔

(۲۱) عن جابر بن سمرة رضي الله عنه قال : "صليت مع رسول الله ﷺ صلاة الاولى ثم خرج إلى اهله وخرجت معه فاستقبله ولدان فجعل يمسح خدى احدهم واحدا واحدا قال : واما انا فمسح خدى قال فوجدت يده بردا أو ريحا كانما اخرجها من جؤنة عطار". (مسلم شریف : ۵۹۳۸)

حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نماز فجر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لے جانے لگے۔ میں بھی آپ کے ساتھ ساتھ چلا۔ چند بچوں نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ نے ان میں سے ہر ایک کے دونوں رخساروں پر ہاتھ پھیرا اور جب آپ نے میرے دونوں رخساروں پر ہاتھ پھیرا تو میں نے آپ کی ہتھیلی کی ٹھنڈک اور خوشبو کو ایسا محسوس کیا گویا آپ نے اپنا ہاتھ ابھی عطر فروش کی ڈبیا سے نکالا ہے۔

(۲۲) عن انس رضي الله عنه قال : كان رسول الله ﷺ إذا مَرَّ في طريق من طرق المدينة وجدوا منه رائحة الطيب وقالوا مر رسول الله ﷺ في هذا الطريق". (شمائل الرسول : ۴۶)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ کی

گلیوں سے تشریف لے جاتے تو لوگ دیر تک خوشبو محسوس کرتے اور کہتے کہ یہاں سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ہیں۔

قال القاضی عیاض فی الشفاء : مسها بطیب أولم یمسها یصافح المصافح فیظل یومه یجد ریحها ویضع یده علی رأس الصبی فیعرف من بین الصبیان. (شفاء مع الشرح ۱/۱۵۸)

قاضی عیاض رحمہ اللہ شفاء میں لکھتے ہیں کہ جب کوئی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کر لیتا تو دن بھر خوشبو محسوس کرتا چاہے آپؐ نے خوشبو لگائی ہو یا نہ لگائی ہو۔اسی طرح جب کسی بچہ پر ہاتھ پھیر دیتے تو وہ دیگر بچوں میں نمایاں معلوم ہوتا۔

حضور اقدس ﷺ کے پسینے کی خوشبو

(۲۳) عن انس بن مالک رضي اللّٰه عنه قال : دخل علینا النبي ﷺ فقال عندنا، فعرق، وجاء ت امی بقارورة فجعلت تسلت العرق فیها فاستیقظ النبي ﷺ فقال : یا ام سلیم ما هذا الذي تصنعین ؟ قالت : هذا عرقک نجعله في طیبنا وهو من اطیب الطیب.
(مسلم شریف حدیث : ۵۹۴۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں تشریف لائے اور قیلولہ فرمایا۔ جب آپؐ کو پسینہ آیا تو میری والدہ ایک شیشی لے کر آئیں اور آپؐ کے پسینے کو جمع کر کے اس میں ڈالنے لگیں۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے اور فرمایا اے ام سلیم! یہ تم کیا کر رہی ہو؟ حضرت ام سلیم نے فرمایا یا رسول اللہ! یہ آپؐ کا پسینہ ہے اس کو ہم اپنی خوشبو میں ملائیں گے تو وہ سب سے عمدہ خوشبو بن جائے گی۔

جناب رسول اللہ ﷺ کے بدن مبارک میں مہر نبوت کا بیان

(۲۴) عن جابر بن سمرة رضي اللّٰه عنه قال: "رأیت خاتما في ظهر رسول اللّٰه ﷺ کانه بیضة حمام. (مسلم شریف : ۵۹۷۰)

حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبوتر کے انڈے کے مانند پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کی پیٹھ میں ایک مہر دیکھی ہے۔

(۲۵) عن الجُعید قال: سمعت السائب بن یزید رضي اللّٰه عنه قال : " ذهبت

بى خالتى إلى رسول الله ﷺ فقالت : يا رسول الله ! ان ابن اختى وجع، فمسح رأسى ودعالى بالبركة وتوضأ فشربت من وضوئه، ثم قمت خلف ظهره فنظرت إلى خاتم بين كفيه مثل زر الحجلة. (مسلم شريف ۵۹۷/۲ ، بخارى شريف ۳۵۴/۱)

حضرت جُعیدؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سائب بن یزیدؓ سے سنا انھوں نے فرمایا کہ میری خالہ مجھے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! یہ میرا بھانجا بیمار ہے، یہ سن کر پیغمبر علیہ السلام نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی، اور وضو فرمایا میں نے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا، اس کے بعد میں آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہوگیا، تو میں نے آپؐ کے مونڈھے کے درمیان ایک مہر دیکھی جو مسہری کی گھنڈی کی طرح تھی۔

جناب رسول اللہ ﷺ کے چلنے کی کیفیت

(۲۶) عن علي رضي الله عنه قال : كان رسول الله ﷺ "إذا مشى تكفأ كانما ينحط من صبب". (شمائل ترمذى / ص ۸)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ذرا جھک کر متواضعانہ انداز میں چلتے گویا آپؐ بلندی سے نیچے اتر رہے ہیں۔

(۲۷) وجاء في رواية أبي هريرة رضي الله عنه : وما رأيت احدا اسرع في مشيه من رسول الله ﷺ كانما الأرض تطوى له انا لنجهد انفسنا وانه لغير مكترثٍ (اى غير مبال). (شمائل ترمذى / ص ۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تیز چلتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا گویا کہ زمین کو آپؐ کے لیے لپیٹ دیا جاتا ہے۔ ہم اپنے آپ کو مشقت میں ڈالے دیتے ہیں اور آپ کوئی پرواہ نہیں فرماتے (یعنی حسب معمول بلا تکلف چلتے ہیں)۔

جناب رسول اللہ ﷺ کا لباس مبارک

(۲۸) عن أم سلمة رضي الله عنها قالت : كان احب الثياب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم القميص. (شمائل ترمذى ص ۵)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ترین لباس قمیص تھی۔

(۲۹) عن سمرة بن جندب رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : "البسوا البياض فانها اطهر واطيب وكفنوا فيها موتاكم". (شمائل ترمذی ص: ۵)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سفید کپڑے پہنا کرو، کیوں کہ وہ زیادہ پاکیزہ ہوتے ہیں اور سفید ہی کپڑوں میں اپنے مردوں کو کفن بھی دیا کرو۔

(۳۰) عن أبي جحيفة رضي الله عنه قال : رأيت النبي ﷺ وعليه حلة حمراء كاني انظر إلى بريق ساقيه قال سفيان اراها حبرة. (أي فيه خطوط حمراء) (شمائل ترمذی ص: ۵)

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ کپڑا زیب تن کیے ہوئے دیکھا، ایسا محسوس ہوتا تھا گویا میں آپؐ کی پنڈلیوں کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔ سفیان (راوی) کہتے ہیں کہ میرے خیال میں وہ حبری کپڑا تھا (جس میں سرخ دھاریاں ہوتی ہیں)۔

جناب رسول اللہ ﷺ کی لنگی کہاں تک رہتی تھی

(۳۱) عن الاشعث بن سليم قال : سمعت عمتي تحدث عن عمّها رضي الله عنه قال : بينما انا امشي بالمدينة إذا انسان خلفي يقول : ارفع ازارك فإنه اتقى وابقى، فالتفت فإذا هو رسول الله ﷺ فقلت يا رسول الله ! انما هي بردة ملحاء قال : "اما لك فيّ اسوة ؟" فنظرت فإذا ازاره إلى نصف ساقيه. (شمائل ترمذی ا ص: ۸)

حضرت اشعث بن سلیم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی پھوپھی سے سنا جو اپنے چچا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث نقل کر رہی تھی۔ ان کے چچا فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ میں جا رہا تھا۔ اچانک محسوس کیا کہ ایک آدمی میرے پیچھے یہ کہہ رہا ہے کہ اپنی لنگی اوپر کرو۔ اس میں احتیاط و تقوی بھی ہے اور کپڑے کی حفاظت بھی، میں نے مڑ کر دیکھا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ! یہ تو گھسی ہوئی پرانی چادر ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تمہارے لیے میری زندگی میں اسوہ اور نمونہ نہیں ہے؟ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لنگی کو دیکھا تو وہ نصف پنڈلی تک تھی۔

(۳۲) عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه قال : قلت لأبى سعيد هل سمعت من رسول الله ﷺ شيئا في الإزار؟ قال : نعم ! سمعت رسول الله ﷺ يقول : "ازارة

المؤمن إلى انصاف ساقيه، لا جناح عليه مابينه وبين الكعبين، وما اسفل من الكعبين في النار، يقول ثلاثا لا ينظر الله إلى من جرّ ازاره بطراً". (ابن ماجه / ص ۲۵۵)

حضرت علاء بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید سے کہا: کہ کیا تم نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لنگی کے متعلق کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں! میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: کہ "مؤمن کی لنگی نصف ساق تک ہونی چاہئے۔ پنڈلی سے ٹخنے کے درمیان تک رکھنے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ البتہ جو حصہ ٹخنے سے نیچے ہوگا وہ جہنم میں جائے گا۔ پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ جو شخص ازراہِ تکبر اپنی لنگی کو ٹخنوں سے نیچے لٹکائے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائیں گے۔

جناب رسول اللہ ﷺ کے عمامہ کا بیان

(۳۳) عن جعفر بن عمرو بن حريث عن أبيه رضي الله عنه قال : رأيت علىٰ رسول الله ﷺ عمامة سوداء. (شمائل ترمذی / ص ۸)

حضرت جعفر بن عمرو بن حریث اپنے والد صاحب سے نقل کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سر مبارک پر سیاہ رنگ کا عمامہ دیکھا۔

(۳۴) عن ابن عمر رضي الله عنهما قال : كان النبي ﷺ إذا اعتّم سدل عمامته بين كتفيه. (شمائل ترمذی / ص ۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب عمامہ باندھتے تو اس کے شملہ کو اپنے مونڈھوں کے درمیان ڈال دیتے۔

نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی کا بیان

(۳۵) عن انس بن مالک رضي الله عنه قال : "لما اراد النبي ﷺ ان يكتب إلى الروم، قيل له : انهم لن يقرؤا كتابك إذا لم يكن مختوما فاتخذ خاتما من فضة ونقشه محمد رسول الله ﷺ فكانما انظر إلى بياضه في يده". (بخاری شریف: ۵۸۷۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے بادشاہ روم کے پاس خط لکھنے کا ارادہ کیا تو آپؐ کے سامنے یہ بات رکھی گئی کہ اہل روم اس وقت تک آپؐ کے خط کو نہیں پڑھیں گے جب تک کہ آپؐ کی مہر اس پر نہ لگی ہو، تو آپؐ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منقش تھا۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ اس کی خوبصورتی میری نظر میں ایسی سما گئی گویا میں اب بھی آپؐ کے ہاتھ میں اس کی سفیدی اور چمک دیکھ رہا ہوں۔

جناب رسول اللہ ﷺ کے جوتے کا بیان

(۳۶) **عن قتادةؒ قال: حدثنا انس رضي الله عنه: "ان نعل النبي ﷺ كان لها قبالان (زمامان)** (بخاری شریف: ۵۸۵۷)

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے سامنے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے میں دو تسمے تھے۔

جناب رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھنا اور شیطان کا آپ کی صورت مبارکہ میں متمثل نہ ہوسکنا

(۳۷) **عن انس رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من رانی فی المنام فقد رانی فإن الشيطان لا يتخيل بی، ورؤيا المؤمن جزء من ستة واربعين جزءاً من النبوة.** (بخاری شریف: ۶۹۹۴)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو حقیقتاً اس نے میری ہی زیارت کی۔ اس لیے کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا اور مؤمن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں جزو ہے۔

جناب رسول اللہ ﷺ کا بلند حسب والا ہونا

(۳۸) **عن واثلة بن الاسقع رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ان الله اصطفی من ولد ابراهيم اسمعيل عليه السلام واصطفى من ولد اسمعيل بنی كنانة واصطفى من كنانة قريشاً واصطفى من قريش بنی هاشم واصطفانی من بنی هاشم اخرجه الترمذي وقال: هذا حديث صحيح.** (ترمذی شریف ابواب المناقب ۲/ ۲۰۱)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو منتخب فرمایا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے بنو کنانہ کو اور بنو کنانہ میں سے قریش کو اور قریش سے بنو ہاشم کو اور بنو ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا (امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے)۔

جناب رسول اللہ ﷺ کا آخری نبی ہونا

(۳۹) عن أبي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله ﷺ قال : ان مثلی ومثل الانبياء من قبلی كمثل رجل بنٰى بيتا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاوية فجعل الناس يطوفون به ويتعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة قال: فانا اللبنة وانا خاتم النبيين.

(بخاری شریف / ۳۵۳۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پیغمبر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کہ آدمی نے گھر بنایا اور اس کو خوب آراستہ و پیراستہ کیا مگر ایک کونے میں اینٹ کی جگہ چھوڑ دی تو لوگ اس گھر کے اردگرد گھومنے لگے اور تعجب کے ساتھ یہ کہنے لگے کہ یہاں اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ وہ اینٹ میں ہی ہوں اور میں آخری نبی ہوں۔

حضور اقدس ﷺ کے بعض اسمائے مبارکہ

(٤٠) عن الزهری عن محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : "ان لی اسماء انا محمد، وانا احمد، وانا الماحی الذی يمحو الله بی الكفر، وانا الحاشر الذی يحشر الناس علی قدمی وانا العاقب". والعاقب الذی ليس بعده نبی. (هذا قول الزهری) (شمائل ترمذی ص / ۲۵)

حضرت امام زہری حضرت محمد بن جبیر بن مطعم سے اور وہ اپنے والد محترم سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے چند نام ہیں۔ میرا نام محمد بھی ہے اور احمد بھی اور میں ماحی بھی ہوں میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا۔ میں حاشر بھی ہوں، میرے قدموں پر لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور میں عاقب بھی ہوں اور عاقب اس کو کہتے ہیں جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ (یہ یعنی عاقب کی تشریح امام زہری علیہ الرحمہ کا قول ہے)

یا رب صل وسلم دائماً ابدا ❖ علیٰ حبیبک خیر الخلق کلهم

اَخلاقِ نبوت ﷺ کی چند جھلکیاں

محمد سلمان منصور پوری

اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا، سرورِ کائنات، فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کائنات میں سب سے اعلیٰ اور کامل اخلاق فاضلہ سے سرفراز فرمایا تھا، آپ نے اپنے شاندار اخلاق اور کردار سے دنیا کو انسانیت کا درس دیا، ظلم وعداوت، بربریت، بے حیائی اور بدکرداری کی تاریک فضاؤں میں آپ ﷺ نے عدل وانصاف، رأفت ورحمت، عفت وعصمت، پاکیزگی اور پاکبازی، اور اخلاق ومروّت کی ایسی شاندار تعلیمات پیش کیں کہ دنیا حیرت زدہ رہ گئی، جہالت کی تاریکیاں چھٹ گئیں، ظلم وبربریت کی مہیب گھٹائیں ہباءً منثورا ہوگئیں، اور سارا عالم آپ کے صاف ستھرے کردار کی روشنی سے منور ہوگیا، یہی آپ کی بعثت کا اہم ترین مقصد تھا، خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان اللّٰہ بعثنی لاتمم حسن الاخلاق — بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لئے مبعوث فرمایا ہے تاکہ میں عمدہ اور شاندار اخلاق کو مکمل کردوں۔

(مؤطا إمام مالك، كتاب حسن الخلق، ٥٦٨)

اسی بنا پر قرآن کریم میں آپ ﷺ کا تعارف اس طرح کرایا گیا:

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم (القلم: ٤) — اور بے شک آپ اخلاق کے اعلیٰ پیمانے پر ہیں

نیز آپ کی پوری حیات طیبہ قرآن مقدس کی اخلاقی تعلیمات کی عملی تفسیر تھی، چنانچہ جب حضرات صحابہؓ نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کے بارے میں سوال کیا تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا: کان خلقه القرآن (مسلم شریف، حدیث: ۷۴۶) یعنی آپ کے اخلاق فاضلہ قرآن مقدس کی روشن تعلیمات ہی کا عکس جمیل تھے۔

□ جامع الاخلاق :

۴۰ سال کی عمر مبارک میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غار حراء میں پہلی مرتبہ وحی نازل ہوئی، اور اس موقع پر پیش آمدہ صورت حال سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فطری طور پر متأثر ہوکر گھر تشریف لائے اور سارا واقعہ اپنی حرم محترم ام المؤمنین سیدتنا حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے بیان فرمایا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کمال فراست کا ثبوت دیا، اور آپ کو تسلی دینے کے لئے آپ کے شاندار اخلاق فاضلہ کو یاد دلاتے ہوئے فرمایا:

> ''ہرگز نہیں! آپ خوش خبری قبول فرمایئے، قسم بخدا! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہ فرمائے گا، اللہ کی قسم! آپ صلہ رحمی فرماتے ہیں، سچ بولتے ہیں، مصیبت زدہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں، لاچاروں کو کما کر دیتے ہیں، مہمان نوازی فرماتے ہیں، اور ناگہانی حادثات میں متأثرین کی مدد فرماتے ہیں''۔ (مسلم شریف ۱/۸۸)

ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے یہ الفاظ بتارہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طبعیت ہی اخلاق حسنہ کے سانچہ میں ڈھالی گئی تھی، اور فطری طور پر آپ اخلاق فاضلہ کا پیکر تھے، صلى الله عليه الف الف مرة وسلّم تسليمًا.

□ انسانیت کے نجات دہندہ :

جب مشرکین مکہ کی ایذا رسانیوں سے تنگ آکر بعض حضرات صحابہؓ نے پیغمبر علیہ السلام کی اجازت سے مکہ معظّمہ سے حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی تو مشرکین نے انھیں واپس لانے کے لئے اپنا ایک سفارتی وفد حبشہ کے بادشاہ ''اصحمہ نجاشیؒ'' کے پاس بھیجا، جس نے بادشاہ سے ملاقات کر کے مہاجرین صحابہؓ کی واپسی کا مطالبہ کیا، اس موقع پر نجاشی نے تحقیق حال کے لئے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اپنے دربار میں بلایا، اور ان سے سوال کیا کہ آخر تم لوگوں نے اپنا دین کیوں تبدیل کیا؟ اور اگر تبدیل ہی کرنا تھا تو تم یہودی یا نصرانی کیوں نہیں بنے؟ تم نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو اپنا رہنما کیوں بنایا؟ تو جواب میں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے نہایت قوت سے پیغمبر علیہ السلام کی شاندار اخلاقی تعلیمات کا تعارف اس طرح کرایا:

’’جناب بادشاہ! بات یہ ہے کہ ہم لوگ شرک پر جمے ہوئے تھے، ہم بتوں کی پوجا کرتے تھے، اور مردار کھایا کرتے تھے، اور پڑوسیوں کے ساتھ بُرا سلوک کرتے تھے، اور ہم لوگ حرام کاموں مثلاً قتل وغارت گری وغیرہ کو حلال سمجھتے تھے، ہمارے اندر سے حلال وحرام کا تصور مٹ چکا تھا، ان سنگین اخلاقی حالات میں اللہ تعالیٰ نے خود ہمارے ہی قبیلہ میں سے ایک نبی مبعوث فرمایا، جس کی وفاداری، سچائی اور امانت ودیانت سے ہم واقف ہیں، چنانچہ انھوں نے ہمیں اللہ رب العالمین کی طرف آنے کی دعوت دی، تاکہ ہم اللہ کی وحدانیت پر یقین کریں، اور صرف اسی کی عبادت کیا کریں، اور ہم ان پتھروں اور بتوں کی پوجا کرنا چھوڑ دیں جن کو ہمارے آباء واجداد پوجا کرتے تھے، اور اس نبی نے ہمیں سچ بولنے، امانت ادا کرنے، رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنے، پڑوسیوں پر احسان کرنے اور حرام کاموں اور قتل وقتال سے بچنے کا حکم دیا، اور ہمیں بے حیائی کے کام کرنے، جھوٹ بولنے، یتیم کا مال ہڑپنے اور پاک باز عورتوں پر بدی کی تہمت لگانے سے منع فرمایا، اور ہمیں اللہ کی عبادت کرنے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے، اور نماز، زکوٰۃ اور روزے کا حکم فرمایا۔ (البدایۃ والنہایۃ ۳/۸۰،۸۱)

سیدنا حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے مذکورہ شاندار تعارفی کلمات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقی مقام کا بآسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

❑ سراپا شفقت :

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سراپا شفیق اور مہربان تھے، عام طور پر لوگ اپنے خدام اور ملازمین کے ساتھ سختی کا برتاؤ کرتے ہیں لیکن پیغمبر علیہ السلام کا اپنے خدام کے ساتھ کیا برتاؤ تھا؟ خادم رسول سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زبانی سنئے، فرماتے ہیں :

’’میں نے پیغمبر علیہ السلام کی دس سال تک خدمت کا شرف حاصل کیا، قسم بخدا! اس عرصہ میں کبھی آپ نے مجھے ’’اُف‘‘ تک نہیں کہا۔ حتی کہ یہ بھی نہیں کہا کہ یہ کام تم نے کیوں کیا؟ اور یہ کام تم نے کیوں نہیں کیا؟‘‘ (مسلم شریف ۲/۲۵۳)

اسی طرح آدمی جب بڑا ہو جاتا ہے تو وہ عموماً دوسروں کے بچوں کے منہ لگنا پسند نہیں کرتا، مگر پیغمبر علیہ السلام سب بچوں سے شفقت کا معاملہ فرماتے تھے، خود ان کو سلام کرنے میں پہل فرماتے اور ان کے چہروں اور سروں پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے تھے، حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

> ''میں نے ایک دن فجر کی نماز پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ ادا کی پھر آپ اپنے دولت خانہ کی طرف تشریف لے چلے تو راستہ میں بچوں نے آپ کا استقبال کیا تو آپ نے ایک ایک بچہ کے رخسار پر پیار کا ہاتھ پھیرا، اور خود میرے رخساروں پر بھی ہاتھ رکھا تو میں نے آپ کے دست مبارک کی ٹھنڈک اور خوشبو محسوس کی گویا کہ ابھی آپ نے دست مبارک کسی عطر فروش کی ڈبیا سے نکالا ہے''۔ (مسلم شریف ۲/۲۵۶)

ظاہر ہے کہ آپ کے اس برتاؤ کی وجہ سے ان بچوں کے دلوں میں پیغمبر علیہ السلام کی محبت کس قدر جاگزیں ہوتی ہوگی اس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ صلی اللّٰہ علیہ الف الف مرۃ وسلّم تسلیماً۔

❑ منبع جود و سخا :

ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ درجہ کے سخی تھے، اور رمضان المبارک میں تو اس سخاوت کا ٹھکانا نہیں رہتا تھا، گویا کہ سخاوت کی پر لطف ہوائیں چل رہی ہوں، کبھی آپ نے کسی سائل کو ''نہیں'' کہکر محروم نہیں فرمایا (مسلم شریف ۲/۲۵۳) بعض مرتبہ اگر اپنے پاس دینے کو نہ ہوا تو قرض لے کر سائل کی ضرورت پوری فرمائی۔ (مکارم الاخلاق ۲۵۴) متعدد مرتبہ ایسے واقعات پیش آئے کہ بعض دیہاتیوں نے آپ کی چادر پکڑ کر کھینچ لی اور آپ سے امداد کا مطالبہ کیا آپ نے اس نامناسب طرز عمل کے باوجود انھیں اپنی عطا سے محروم نہیں کیا بلکہ ان کے مطالبہ کو پورا فرمایا۔ (مکارم الاخلاق ۲۴۸)

اور ایک مرتبہ ایک نو مسلم شخص کو اس قدر بکریاں عطا فرمائیں کہ سارا میدان بکریوں سے بھر گیا، اس نو مسلم نے اپنی قوم میں جا کر کہا کہ اسلام لے آؤ! اس لئے کہ پیغمبر علیہ السلام کی بخشش اس قدر ہے کہ بس پھر زندگی بھر فقر و فاقہ کا کوئی اندیشہ نہیں۔ (مسلم شریف ۲/۲۵۳، الترغیب والترہیب للیافعی ۸۷)

پیکر شرم وحیا :

سرور کائنات فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت اعلیٰ درجہ کے باحیا شخص تھے، بلکہ یوں کہئے کہ آپ کو صفت حیا کا مبلغ بنا کر ہی اللہ کی طرف سے بھیجا گیا تھا، آپ نے شرم وحیا کو اسلام کی امتیازی خوبی قرار دیا ہے۔ (شعب الایمان ۶/۱۳۶) اور اس صفت کو ایمان واسلام کا لازم بتایا ہے۔ (شعب الایمان ۶/۱۴۰)

چنانچہ خود آپ کی زندگی شرم وحیا کا مقدس عنوان تھی، حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ :

''پیغمبر علیہ السلام کنواری نئی نویلی دلہن سے بھی زیادہ شرم وحیا سے متصف تھے، اور جب آپ کو کسی بات پر ناگواری ہوتی تو ہمیں آپ کا چہرہ دیکھ کر ہی اس کا اندازہ ہو جایا کرتا تھا۔ (مسلم شریف ۲/۲۵۵) صلی اللّٰہ علیہ الف الف مرۃ وسلّم تسلیماً.

رحمتِ عالم :

چشم فلک سے کبھی وہ اندوہناک منظر اوجھل نہیں ہو سکتا، جب طائف کی سرزمین پر محبوب رب العالمین کے جسم اطہر (فداہ ابی وامی) کو لہولہان کیا جا رہا تھا، اوباش لڑکوں اور غنڈوں کا ٹولہ مجسم رحمت عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درپئے آزار تھا، پوشاک مبارک اور نعلین شریفین خون سے تربتر تھے، ایسے میں دل کے اندر جتنے بھی انتقامی جذبات آتے کم ہی کم تھے، لیکن قربان جایئے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ ان گستاخوں، ظالموں، اور بدکرداروں کے بارے میں جوابی کارروائی تو درکنار کوئی بد دعائیہ جملہ بھی زبان پر نہ لائے، حتی کہ جب پہاڑوں پر مامور فرشتہ نے دست بستہ آکر عرض کیا کہ حضرت! اگر حکم ہو تو ابھی ان گستاخ اہل طائف کو انہی دونوں پہاڑوں کو ملا کر کچل دیا جائے اور ان کا نام ونشان مٹا دیا جائے، تو پیغمبر علیہ السلام نے جو جواب دیا وہ دنیائے انسانیت کی تاریخ میں لعل وگوہر بن کر ثبت ہو گیا آپ گویا ہوئے !

''(میں ان کی تباہی نہیں چاہتا) بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی نسلوں میں ایسے افراد پیدا فرمائے گا جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ قرار دیں گے''۔ (بخاری شریف، مسلم شریف الروض الانف ۲/۲۳۵)

اللہ اکبر! کیا شان رحمت ہے جس کا کوئی ذرہ بھی دوسری جگہ ملنا محال ہے، اور پھر یہی شان رحمت ہر جگہ آپ کی زندگی میں نمایاں رہی، حتی کہ مدینہ منورہ (علی صاحبہا الصلاۃ والسلام) کی ہجرت کے بعد منافقین نے کس قدر ایذا پہنچائی مگر آپ اپنی شاندار رحمت سے سب برداشت فرماتے رہے۔

دشمنوں کے ساتھ عفوودرگذر :

فتح مکہ دنیا کی تاریخ کا وہ یادگار دن ہے جب رحمت عالم، فخر دوعالم، صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دشمنوں کے عفوودرگذر کا وہ عظیم الشان نمونہ پیش کیا گیا کہ رہتی دنیا تک کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کرسکتا، ذرا غور کریں! یہ مکہ کونسی جگہ تھی؟ اوراس جگہ کے باشندوں کی کیا تاریخ رہی تھی؟ یہی وہ لوگ تھے اوریہی وہ جگہ تھی جہاں پیغمبر علیہ السلام اوران کے ساتھیوں پر مسلسل ۱۳ سال تک ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے تھے، یہیں پیغمبر علیہ السلام کے اوپر نماز کی حالت میں اونٹ کا بدبودار اوجھ رکھا گیا، یہیں آپ کے راستہ میں کانٹے بچھائے گئے، یہیں آپ کے قتل کے منصوبے بنائے گئے، اسی سرزمین پر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لہولہان کیا گیا، بلال حبشیؓ، عمار بن یاسرؓ، صہیب رومیؓ، ابوذر غفاریؓ، خُبیبؓ اور حضرت سمیہؓ جیسے مخلص مسلمانوں کو نہایت درندگی کے ساتھ تختۂ مشق بنایا گیا، اور مکہ کے یہی لوگ تھے جنھوں نے مدینہ منورہ پر بار بار چڑھائی کی تھی، اورانھوں نے ہی اپنے ہاتھوں صلح حدیبیہ کی شرائط کو پامال کیا تھا، آج جب جاں نثارانِ نبوت کے ہاتھوں مکہ کے فتح کرنے کا وقت آرہا تھا تو ان ظالموں کے لئے معافی کے دروازے دنیا کے دستور کے مطابق بند ہوجانے چاہئیں تھے، اورانہیں چن چن کر ٹھکانے لگادیا جانا چاہئے تھا، مگر دنیا کا دستور اور دنیادار بادشاہوں کا طریقہ کچھ بھی رہا ہو، سرورکونین اورشاہ دوجہاں رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر جس دستور کو پیش کرکے دنیا کو حیرت زدہ کردیا وہ یہ تھا کہ جب آپ کو فتح مکہ کے موقع پر بعض پرجوش صحابہؓ کی طرف سے یہ کلمات پہنچے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ **الیوم یوم الملحمة** (آج تو گوشت کاٹنے کا دن ہے) یعنی ان کا جذبۂ انتقام جوش مار رہا ہے اوروہ آج مشرکین مکہ کو ان کی اوقات بتادیں گے تو پیغمبر علیہ السلام نے اس جملہ پر ناگواری ظاہر فرمائی اوراعلان کیا کہ :

’’آج (گوشت کاٹنے کا دن نہیں، بلکہ) وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ کعبہ کو مزید عظمت عطاء فرمائیں گے، اور آج کے دن کعبہ کو عزت کا لباس پہنایا جائے گا۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی ۹/۳۰۳)

پھر آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ہدایت کی کہ وہ حملہ کرنے میں ابتدا نہ کریں بلکہ صرف دفاعی پوزیشن اختیار کریں، اور پھر رحمت کو اس قدر جوش آیا کہ اعلان کردیا کہ :

’’جو شخص سردار مکہ ابوسفیان کے گھر میں آجائے وہ امن میں ہے، جو حرم مکہ میں پناہ لے لے وہ امن میں ہے۔ اور جو ہتھیار پھینک کر اپنے گھر کا دروازہ بند کر کے بیٹھ جائے وہ بھی امن میں ہے‘‘۔ (البدایہ والنہایہ ۴/ ۶۸۶)

ساری دنیا کو پہلے بھی چیلنج تھا، اب بھی چیلنج ہے اور قیامت تک چیلنج ہے، کسی میں ہمت ہو تو اس عظیم الشان ’’عفو و درگذر‘‘ کی کوئی جھلک بھی کہیں دکھلا دے، یقین اور سو فیصد یقین ہے کہ اس نمونہ کا ہلکا سا عکس بھی پیش کرنے سے دنیا عاجز ہے۔

❑ بہترین شوہر:

عام طور پر جو لوگ گھر کے باہر بڑی عزت وعظمت کے حامل ہوتے ہیں ان کا اپنے گھر والوں کے ساتھ معاملہ اچھا نہیں ہوتا، بے جا سختی، خشک مزاجی، اور بات بات پر جھنجھلاہٹ کے مظاہرہ سے گھر والے عاجز رہتے ہیں، اور ہر وقت یہ خطرہ لگا رہتا ہے کہ کب کیا بات ناگواری کی پیش آجائے اور گھر کا ماحول کشیدہ ہو جائے، مگر ہمارے آقا و مولیٰ سرور عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خارجی زندگی جس طرح شاندار تھی اس سے کہیں زیادہ آپ کی گھریلو اور معاشرتی زندگی شاندار تھی، خود پیغمبر علیہ السلام کا ارشاد عالی ہے:

’’تم میں سب سے اچھا شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کی نظر میں اچھا ہو، اور میں اپنے گھر والوں کی نظر میں سب سے اچھا ہوں‘‘۔ (مجمع الزوائد ۴/ ۳۰۳)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم باوجود انتہائی مشغولی کے اپنے گھر والوں کے حقوق مکمل طور پر ادا فرماتے، حتی الامکان گھر والوں کی دلداری کا خیال فرماتے، ناگواری کی بات پر بھی نرمی سے پیش آتے، کبھی اپنے ساتھ دوسری جگہ دعوت میں بھی لے جاتے، وغیرہ وغیرہ، یہی وہ اسوۂ حسنہ ہے جس کو اپنانے کی امت کو تلقین کی گئی ہے۔

❑ سب سے بڑے بہادر:

اسی کے ساتھ ساتھ آپ اعلیٰ درجہ کے بہادر اور نڈر تھے، جب بھی نازک اور خطرہ کے حالات

پیش آئے آپ کی استقامت اور اطمینان کی کیفیت قابل دید تھی، کون بھلا سکتا ہے غزوۂ حنین کا منظر جب مخالفین کی طرف سے تیروں کی زبردست بوچھار کی تاب نہ لاکر اسلامی لشکر میں بھگدڑ مچ گئی تھی اور ایک عجیب سراسیمگی کا عالم تھا مگر اس وقت بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوری شجاعت وبسالت کے ساتھ محاذ پر قائم تھے، اور انا النبی لا کذب، انا ابن عبدالمطلب (میں بلاشک نبی ہوں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں) کا رجز پڑھتے ہوئے دشمن کی طرف بڑھ رہے تھے، اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو آواز دیکر یکبارگی حملہ کی تاکید فرمارہے تھے۔ (مسلم شریف ۲/۱۰۰) تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان فتح ونصرت سے سرفراز فرمایا۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی کیفیت تمام غزوات میں رہی ہے، جب بھی حالات دگرگوں ہوتے تو صحابہؓ کے لئے بچاؤ کا سہارا آپ ہی کی ذات ہوا کرتی تھی۔ (شمائل الرسول/۱۱۵)

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مدینہ میں کسی آواز کی وجہ سے لوگوں میں گھبراہٹ پھیل گئی اور لوگ اس آواز کی طرف دوڑ پڑے تو کیا دیکھتے ہیں کہ پیغمبر علیہ السلام گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار اس طرف سے واپس آرہے ہیں اور آپؐ کے گلے میں تلوار لٹکی ہوئی ہے اور فرمارہے ہیں کہ گھبراؤ نہیں! گھبراؤ نہیں! (یعنی دیکھ آیا کوئی خاص بات نہیں ہے) (مسلم شریف ۲/۲۵۲)

الغرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کس کس صفت کو بیان کیا جائے، بلاشبہ آپ مجمع الاخلاق اور خاتم الاخلاق تھے، ان عظیم اخلاق والا انسان نہ آپ سے پہلے کبھی پیدا ہوا نہ آپ کے بعد کبھی پیدا ہوگا، تمام اخلاق کا منتہا آپ ہی کی ذات اقدس ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم گنہ گار اور سیاہ کار امتیوں کو بھی آپ کے مبارک اخلاق کا کچھ حصہ اپنی رحمت سے عطا فرمادے اور اپنی رضاء کامل سے نوازدے۔ آمین۔

صلی اللّٰه علیه ألف ألف مرة وسلّم تسلیمًا

صلی اللّٰه علیه ألف ألف مرة وسلّم تسلیمًا

آداب نبوی ﷺ

حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی صاحب بلند شہری مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ

ذیل میں ہم احادیث شریفہ سے اخذ کر کے اسلامی آداب جمع کر رہے ہیں کوشش یہ کی ہے کہ جو بات بیان ہو وہ حدیث کا ترجمہ ہو، قولی حدیث ہو یا فعلی، ہر حدیث کے ختم پر کتب حدیث کا حوالہ ہے اسی لئے بہت سی جگہ چند آداب یکجا بیان کرنے کے بعد حوالہ دیا گیا ہے کیونکہ یہ سب ایک حدیث میں وارد ہوئے ہیں کھانے پینے، پہننے اوڑھنے، مہمانی، مہمان داری، سلام اور ملاقات، چھینک اور جمائی اور مجلس کے آداب الگ الگ بیان کئے گئے ہیں نیز لیٹنے، سونے، خواب دیکھنے، سفر میں آنے جانے کے آداب بھی لکھ دیئے ہیں، اور ایک عنوان میں خصوصیت کے ساتھ وہ آداب جمع کئے ہیں جو عورتوں اور لڑکیوں کے لئے مخصوص ہیں، پھر متفرق آداب لکھ کر اس موضوع کو ختم کر دیا گیا ہے۔

واضح رہے کہ آداب کا مطلب یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ آداب ہی تو ہیں عمل نہ کیا تو کیا حرج ہے؟ یہ بہت بڑی نادانی ہے۔ مؤمن کے لئے کیا یہ بہت بڑا حرج نہیں ہے کہ عمل تو کیا مگر حضور اقدس ﷺ کے طریقہ کے موافق نہ کیا؟ اور اتباع سنت کے ثواب سے محروم رہا پھر ان میں بہت سی چیزیں وہ ہیں جن کے خلاف عمل کرنا سخت گناہ ہے جیسے عورتوں کو مردانہ اور مردوں کو زنانہ وضع اختیار کرنا اور سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا اور تکبر کی وجہ سے کپڑے کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلنا کسی مسلمان کے سلام کا جواب نہ دینا وغیرہ، اور بعض چیزیں ایسی ہیں جن کے ترک میں گناہ تو نہ کہا جائے گا لیکن اس کے ترک سے بڑے بڑے نقصانات کا اندیشہ ہے مثلاً مشکیزہ سے منہ لگا کر پینا اس میں اندیشہ ہے کہ کیڑا مکوڑہ پانی کے ساتھ اندر چلا جائے اور جیسے کھانا کھا کر ہاتھ دھوئے بغیر سو جانا اس میں اندیشہ ہے کہ کوئی جانور کاٹ لے

اور جیسے اُس چھت پر سو جانا جس پر چار دیواری نہ ہو، اس میں سوتے سوتے نیچے گر پڑنے کا اندیشہ ہے حضور اقدس ﷺ بہت بڑے شفیق تھے آپ نے وہ باتیں بھی بتائیں جنہیں ہر عقل مند کو خود ہی سمجھ لینا چاہئے لیکن آپ کی شفقت نے یہ گوارہ نہ کیا کہ لوگوں کے خود سمجھنے پر اعتماد فرما لیتے بلکہ ہر بات واضح طور پر سمجھا دی۔ صلی اللّٰہ علیه وسلم وآله بقدر کماله وجماله.

اب ہم پہلے کھانے پینے کے آداب لکھتے ہیں، اس کے بعد دوسرے آداب شروع ہوں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

کھانے پینے کے آداب

فرمایا رحمت کائنات فخر موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفٰے ﷺ نے کہ:

- کھانے کی برکت ہے، کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد وضو کرنا یعنی ہاتھ دھونا اور کلی کرنا۔
- بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ۔
- داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔
- اور اپنے پاس سے کھاؤ (یعنی برتن کے چاروں طرف ہاتھ نہ مارو اپنی طرف سے کھاؤ) (بخاری ومسلم)
- بائیں ہاتھ سے ہرگز نہ کھاؤ نہ پیو، کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا پیتا ہے۔ (مسلم شریف)
- جو شخص جس برتن میں کھانا کھائے پھر اسے صاف کرے تو اس کے لئے برتن استغفار کرتا ہے۔ (ترمذی شریف)
- جب تمہارے ہاتھ سے لقمہ گر جائے تو جو تنکا وغیرہ لگ جائے اس کو ہٹا کر لقمہ کھا لو اور شیطان کے لئے مت چھوڑو۔
- جب کھانے سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھ دھونے سے پہلے اپنی انگلیاں چاٹ لو، تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کون سے حصہ میں برکت ہے۔ (مسلم شریف)
- برتن کے درمیان سے نہ کھاؤ بلکہ کناروں سے کھاؤ کیونکہ درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے (ترمذی)
- آپس میں ایک ساتھ مل کر کھایا کرو اور اللہ کا نام لے کر کھاؤ کیونکہ اس میں تمہارے لئے برکت ہوگی۔ (ابوداؤد شریف)

- جب کھانا کھانے لگو تو جوتے اتار دو، اس سے تمہارے قدموں کو آرام ملے گا۔ (دارمی شریف)
- اونٹ کی طرح ایک سانس میں مت پیو بلکہ دو یا تین سانس میں پیو۔
- اور جب پینے لگو تو بسم اللہ کہو، اور جب پی کر منہ سے برتن ہٹاؤ تو الحمدللہ کہو۔ (ترمذی شریف)
- جو شخص پانی وغیرہ کوئی چیز پلانے والا ہو وہ سب سے آخر میں خود پینے والا بنے۔ (مسلم شریف)
- حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ کھانا لایا گیا، آپ ﷺ نے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے کھانے کو فرمایا، انہوں نے کہا اس وقت خواہش نہیں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرو (ابن ماجہ) یعنی بھوک ہونے کے باوجود یہ نہ کہو کہ خواہش نہیں ہے۔
- جب شوربہ پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈال دو اور (اس میں سے) پڑوسیوں کا خیال کرلو۔ (مسلم شریف) یعنی ان کو بھی ہدیۃً سالن بھیجدو تمہارے پانی بڑھا دینے سے پڑوسیوں کو سالن مل سکتا ہے۔
- حضور اکرم ﷺ نے میز پر اور چھوٹی چھوٹی پیالیوں میں کھانا نہیں کھایا، آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم دسترخوان پر کھاتے تھے۔ (بخاری شریف)
- حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کو اور دو آدمیوں کا چار آدمیوں کو اور چار آدمیوں کا آٹھ آدمیوں کو کافی ہو جاتا ہے۔ (مسلم شریف) یعنی اس طرح کام چل سکتا ہے اور گذارہ ہوسکتا ہے کسی مہمان یا حاجتمند کے آنے سے تنگ دل نہ ہوں اور خوشی کے ساتھ شریک کرلیا کریں۔
- اگر کچھ لوگ مل کر کھجوریں کھا رہے ہوں تو ان کے بارے میں فخر عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص ایک لقمہ میں دو کھجوریں نہ لے، جب تک کہ اپنے ساتھیوں سے اجازت نہ لے لے (بخاری ومسلم) کھجوروں کی طرح اور کوئی چیز مل کر کھا رہے ہوں تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔
- حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن کھائے تو (بدبو جانے تک) مسجد سے علیحدہ رہے، یا فرمایا کہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔ (بخاری ومسلم شریف)
- کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھیں، اگر شروع میں بھول جائیں تو یاد آنے پر **بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ** پڑھ لیں۔ (ترمذی شریف)

- حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اس حال میں رات گذاری کہ اس کے ہاتھ میں کوئی چیز (چکنائی وغیرہ) لگی ہو جس کو دھویا نہ ہو اور پھر اس کی وجہ سے کوئی تکلیف پہنچے مثلاً زہریلا جانور کاٹ لے تو یہ شخص اپنے نفس کے علاوہ ہرگز کسی کو ملامت نہ کرے۔ (ترمذی شریف) کیونکہ اس شخص کو اپنی ہی سستی اور غفلت کی وجہ سے تکلیف پہنچی۔
- ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ پرانی کھجوریں کھا رہے تھے اور اس میں سے کیڑے ڈھونڈ کر نکالتے جاتے تھے۔ (ابوداؤد شریف) معلوم ہوا کہ کیڑوں کے ساتھ کھجور یا کوئی پھل یا دانے وغیرہ کھانا جائز نہیں۔
- حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب مکھی تم میں سے کسی کے برتن میں گر جائے مثلاً شوربہ، دودھ، چائے وغیرہ اس میں مکھی کو پوری طرح ڈبو دے، پھر اس کو پھینک دے کیونکہ اس کے ایک بازو میں شفاء ہے اور دوسرے بازو میں مرض ہے۔ (بخاری شریف) ایک روایت میں ہے کہ اس کے ایک بازو میں زہر ہے اور دوسرے میں شفاء ہے اور وہ زہر والے بازو کو پہلے ڈالتی ہے اور شفاء والے کو ہٹا کر رکھتی ہے۔ (شرح السنہ)

دوسری روایت میں ہے کہ وہ اپنے مرض والے بازو کے ذریعہ بچاؤ کرتی ہے یعنی شفاء والے بازو کو محفوظ رکھنا چاہتی ہے، لہٰذا اس کو پوری طرح ڈبو دو تاکہ مرض کا علاج بھی ہو جائے۔ (ابوداؤد شریف)

فائدہ : حضور اقدس ﷺ نے یہ مرض کا علاج بتایا ہے اور اس کھانے کو کھا لینے کا واجبی حکم نہیں دیا ہے لہٰذا اگر طبعیت نہ چاہے تو نہ کھائیں۔

- آنحضرت ﷺ نے زیادہ کھانے کو ناپسند فرمایا، اور فرمایا کہ زیادہ کھانا شوم ہے یعنی اس شخص کے پیچھے ایسی علت لگی ہوتی ہے جس سے اسے ہر جگہ تکلیف ہوگی اور لوگ اسے بری نظر سے دیکھیں گے۔ (بیہقی شریف)
- حضور اقدس ﷺ تین انگلیوں سے کھاتے تھے اور پونچھنے سے پہلے ہاتھ چاٹ لیا کرتے تھے۔ (مسلم شریف)
- جب کوئی کھانا بہت گرم ہو تو اسے ڈھانک کر رکھ دیں، یہاں تک کہ اس کی بھاپ کی تیزی ختم ہو جائے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ ایسا کرنا برکت کے لئے بہت بڑی چیز ہے۔ (دارمی شریف)

- حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھا کہ اُکڑوں بیٹھے ہوئے کھجوریں تناول فرمارہے ہیں۔(بخاری شریف) دونوں پنڈلیاں کھڑی کرکے قدموں پر بیٹھنے کو اکڑوں بیٹھنا کہتے ہیں۔
- ایک مجلس میں کھانے والے زیادہ ہوگئے تو آنحضرت ﷺ دوزانوں ہوکر بیٹھ گئے کیونکہ اس میں تو تواضع بھی ہے اور اہل مجلس کی رعایت بھی، اس سے ان کے لئے جگہ نکل آتی ہے۔(ابوداؤد شریف)
- دسترخوان اٹھانے سے پہلے نہ اٹھو۔
- اگر کسی دوسرے شخص کے ساتھ کھانا کھارہے ہو تو جب تک وہ کھانا کھاتا رہے اپنا ہاتھ نہ روکو۔ اگر چہ پیٹ بھر چکا ہو تاکہ اسے شرمندگی نہ ہو اگر کھانا چھوڑنا ہی ہو تو عذر کردو۔(ابن ماجہ، بیہقی شریف)
- مشکیزے میں منہ لگا کر مت پیو۔(بخاری شریف) لوٹے، گھڑے یا صراحی یا بوتل وغیرہ کو منہ لگا کر پینا بھی اسی ممانعت میں داخل ہے۔
- برتن میں نہ سانس لو نہ پھونک مارو۔(ترمذی شریف)
- کھڑے ہوکر مت پیو۔(مسلم شریف)
- برتن میں پھٹی، ٹوٹی جگہ منہ لگا کر نہ پیو۔(ابوداؤد شریف)
- ہمارے پیارے رسول کریم ﷺ ٹیک لگا کر نہیں کھاتے تھے(بخاری شریف) کیونکہ یہ تکبر کی بات ہے۔
- آنحضرت ﷺ نے کبھی کسی کھانے کو عیب نہیں لگایا دل کو بھایا تو کھالیا، پسند نہ آیا تو چھوڑ دیا۔(بخاری)
- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع فرمایا کہ ہم سونے چاندی کے برتن میں کھائیں پئیں۔(بخاری ومسلم) یہ حکم مردوں اور عورتوں سب کے لئے ہے۔

پہننے اور اوڑھنے کے آداب

- آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اپنے تہد کو تکبر کے طور پر اتراتے ہوئے گھسیٹا (ٹخنوں سے نیچے تک لٹکانا) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف (نظر رحمت سے) نہ دیکھیں گے۔(بخاری ومسلم شریف)
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ٹخنے سے نیچے جو تہد (پائجامہ وغیرہ) کا حصہ ہوگا وہ

دوزخ میں ہوگا۔(بخاری شریف) یعنی ٹخنے سے نیچے کپڑا پہننا دوزخ میں لے جانے کا سبب ہے یہ حکم مردوں کے لئے ہے، عورتیں ٹخنے ڈھکے رہیں البتہ اتنا نیچا کپڑا عورتیں بھی نہ پہنیں جو زمین پر گھسٹتا ہو۔

- حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی آستین پہنچے تک تھی۔(ترمذی شریف)

- حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سفید کپڑے پہنو، کیونکہ یہ صاف ستھرے اور پاکیزہ ہوتے ہیں (یہ مردوں کو ترغیب دی گئی ہے) اور سفید کپڑوں میں اپنے مُردوں کو کفن دو۔(ترمذی شریف)

- حضرت رُکانہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان ٹوپیوں پر پگڑی ہونے کا فرق ہے۔(ترمذی شریف) یعنی پگڑی باندھنے کی صورت میں اس کے نیچے ٹوپی بھی ہونی چاہئے۔

- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور ﷺ جب پگڑی باندھتے تھے تو عمامہ کا شملہ مونڈھوں کے درمیان ڈال دیتے تھے۔(ترمذی شریف)

- ایک مرتبہ سرور عالم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو پگڑی پہنائی، تو اس کا ایک کنارہ سامنے کی طرف اور دوسرا کنارہ پیچھے کی طرف ڈال دیا۔(ابوداؤد شریف) یعنی پگڑی کے دونوں طرف ایک ایک شملہ کر دیا، اور ایک کو آگے اور ایک کو پیچھے ڈال دیا۔

- اور فرمایا رحمۃ للعالمین ﷺ نے کھاؤ پیو اور صدقہ کرو، اور پہنو (لیکن) اس حد تک کہ فضول خرچی اور غرور (یعنی شیخی پن) کی ملاوٹ نہ ہو۔(مسند احمد شریف)

- یہ بھی فرمایا کہ میری امت کی عورتوں کے لئے سونا اور ریشم پہننا حلال ہے اور مردوں پر حرام کر دیا گیا۔(ترمذی شریف)

- اور فرمایا کہ جس نے (دنیا میں) نام ونمود کا لباس پہنا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا۔(مسند احمد شریف)

- نیز ارشاد فرمایا کہ حب تم (کپڑے) پہنو اور جب تم وضو کرو تو داہنی طرف سے شروع کیا کرو۔ (ابوداؤد)
- مرد عورت کا اور عورت مرد کا لباس نہ پہنے کیونکہ اس سے خدا کی لعنت ہوتی ہے۔ (ابوداؤد شریف)
- جوتا پہنتے وقت پہلے داہنے پاؤں میں جوتا ڈالو، اور جب جوتے اتارو تو پہلے بایاں پاؤں نکالو۔ (بخاری)
- ایک جوتا پہن کر نہ چلو، دونوں جوتے اتار دو، یا دونوں پہن لو۔ (بخاری شریف)

لیٹنے اور سونے کے آداب

فرمایا سرور دو عالم ﷺ نے کہ :

- اس طرح چت نہ لیٹو کہ ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھا ہو۔
- اوندھا ہو کر لیٹنا اللہ تعالی کو پسند نہیں۔ (ترمذی شریف)
- کسی ایسی چھت پر نہ سوؤ جس پر (دیوار یا جنگلہ وغیرہ) کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ (ترمذی شریف)
- جب بستر پر جانے لگو تو اس کو جھاڑ لو۔
- اور باوضو داہنی کروٹ پر لیٹ جاؤ۔
- اور داہنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ لو۔ (بخاری شریف)
- بلاشبہ آگ تمہاری دشمن ہے لہٰذا جب سونے لگو تو اس کو بجھا دیا کرو۔ (بخاری شریف)
- جب تم سونے لگو تو چراغ بجھا دو۔ (ابوداؤد شریف)
- فرمایا رسول کریم ﷺ نے جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہو تو ہرگز اپنا ہاتھ (پانی وغیرہ کے) برتن میں داخل نہ کرے یہاں تک کہ اس کو تین مرتبہ دھو لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ رات بھر اس کا ہاتھ کہاں رہا۔ (بخاری شریف)
- اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو کر وضو کرنے لگے تو تین بار اپنی ناک جھاڑ دے، کیونکہ شیطان اس (کی ناک) کے بانسہ میں رات گذارتا ہے۔ (بخاری شریف)

خواب کے آداب

فرمایا سید الکائنات، فخر موجودات خاتم الانبیاء ﷺ نے کہ :

- جب اپنا پسندیدہ خواب دیکھو تو اس سے بیان کرو جو تم سے محبت رکھتا ہے۔ (بخاری شریف)
- اور جب برا خواب دیکھو تو تین بار بائیں طرف تھتکار دو۔
- اور کسی سے بیان نہ کرو۔
- اور کروٹ بدل دو۔
- اور تین بار **اَعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم** ط پڑھو اور اس خواب سے پناہ مانگو، (یعنی یوں دعا کرلو **اَعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم ومن شر ھذہ الرویا** ''میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے اور اس خواب کے شر سے''۔ ایسا کرنے سے یہ خواب ضرر نہ دے گا۔ (مسلم شریف)

مجلس کے آداب

فرمایا معلم انسانیت سرور کائنات ﷺ نے کہ :

- مجلسیں امانت کے ساتھ ہیں یعنی مجلس میں جو باتیں سنیں ان کا دوسری جگہ نقل کرنا (جبکہ وہ مصلحت کے خلاف ہو) امانت داری کے خلاف ہے اور گناہ ہے۔ (ابوداؤد شریف)
- کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود نہ بیٹھ جاؤ۔
- اور بیٹھنے والوں کو چاہئے کہ آنے والوں کو جگہ دینے کے لئے مجلس کشادہ کرلیں۔ (بخاری شریف)
- جب مجلس میں تین آدمی ہوں تو ایک کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں آہستہ سے باتیں نہ کریں کیونکہ اس سے تیسرے کو رنج ہوگا۔ (بخاری شریف) (کسی ایسی زبان میں باتیں کرنا جس کو تیسرا آدمی نہیں جانتا وہ بھی اسی حکم میں ہے)
- کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ دو شخصوں کے درمیان بغیر ان کی اجازت کے بیٹھ جائے۔ (ترمذی)
- جب کوئی مسلمان تمہارے پاس آجائے تو جگہ ہونے کے باوجود اس کے اکرام کے لئے ذرا سا کھسک جاؤ۔ (بیہقی شریف)

- ہر چیز کا سردار ہوتا ہے اور مجلسوں کی سردار وہ مجلس ہے جس میں قبلہ رو ہو کر بیٹھا جائے۔ (طبرانی شریف)

سلام کے آداب

فرمایا سید الانبیاء ﷺ نے کہ :

- اللہ جل شانہ سے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو (دوسرے کا انتظار کئے بغیر خود) سلام میں پہل کرے۔ (بخاری شریف)
- اسلام کا بہترین کام یہ ہے کہ کھانا کھلاؤ اور ہر مسلمان کو سلام کرو، جان پہچان ہو یا نہ ہو۔ (بخاری شریف)
- بات کرنے سے پہلے سلام کیا جائے۔ (ترمذی شریف)
- سوار پیدل چلنے والے کو، اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، اور تھوڑی تعداد والی جماعت بڑی جماعت کو، اور چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔ (بخاری شریف)
- یہود و نصاریٰ کو سلام نہ کرو۔ (مسلم شریف) (ہندو، سکھ، یہود و نصاریٰ اور مرزائی سب کا فراسی حکم میں ہیں)
- جب ملاقات کے وقت اپنے بھائی کو سلام کرلیا، اور (ذرا دیر کو) درمیان میں درخت یا پتھر یا دیوار کی آڑ آ گئی، پھر اسی وقت دوبارہ ملاقات ہوگئی، تو دوبارہ سلام کرے۔ (ابوداؤد شریف) (یعنی یہ نہ سوچے کہ ابھی آدھا منٹ ہی تو سلام کو ہوا ہے اتنی جلدی دوسرا سلام کیوں کروں)۔
- جب کسی کے گھر میں داخل ہو تو وہاں کے لوگوں کو سلام کرو۔
- اور جب وہاں سے جانے لگو تو ان سے سلام کے ساتھ رخصت ہو جاؤ (بیہقی شریف) جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو، اس سے تمہارے اور گھر والوں کے لئے برکت ہوگی۔ (ترمذی)
- جب کوئی شخص کسی کا سلام لائے تو یوں جواب دو عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ۔ (ابوداؤد شریف)
- مریض کی عیادت کی تکمیل یہ ہے کہ اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ دیا جائے۔
- اور تمہارے آپس میں سلام کی تکمیل یہ ہے کہ مصافحہ کرلیا جائے۔ (مسند احمد شریف)
- جب دو مسلمان ملاقات کے وقت آپس میں مصافحہ کریں تو جدا ہونے سے پہلے ضرور ان کی بخشش کردی جاتی ہے۔ (ترمذی شریف)

چھینک اور جمائی کے آداب

فرمایا رحمۃ للعالمین ﷺ نے کہ :

- جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو چاہئے کہ **الحمد للہ** کہے۔(بخاری شریف)
- اور **الحمد للہ** سننے والا جواب میں **یرحمک اللہ** کہے۔(بخاری شریف)
- پھر چھینکنے والا **یھدیکم اللہ ویصلح بالکم** کہے۔(بخاری شریف)
- ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ کو جب چھینک آتی تھی تو ہاتھ یا کپڑے سے چہرہ مبارک ڈھانک لیتے تھے،اور چھینک کی آواز بلند نہ ہونے دیتے تھے۔(ترمذی شریف)
- اور فرمایا حضور اکرم ﷺ نے کہ جب تم کو جمائی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ کر روک دو کیونکہ جمائی کے سبب منہ کھل جانے سے شیطان داخل ہو جاتا ہے۔(مسلم شریف)

سفر کے آداب

- سفر کو روانہ ہوتے وقت چار رکعت نفل نماز پڑھ لینا چاہئے (مجمع الزوائد)
- ہمارے پیارے رسول سرورعالم ﷺ جمعرات کے دن سفر میں جانے کو پسند فرماتے تھے۔(بخاری)
- اور تنہا سفر کرنے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا۔
- بلکہ اگر دو آدمی ساتھ ہوں تب بھی سفر کرنے سے منع فرمایا۔
- اور اس کی ترغیب دی کہ کم از کم تین آدمی ساتھ ہوں۔(ترمذی،ابوداؤد شریف)
- اور چار ساتھی ہوں تو بہت ہی اچھا ہے۔(ابوداؤد شریف)
- اور فرمایا کہ جب سفر میں تین آدمی ساتھ ہوں تو ایک کو امیر بنالیں۔(ابوداؤد شریف)
- اور فرمایا کہ سفر میں جس کے پاس اپنی ضروریات سے فاضل کھانے پینے کی چیزیں ہوں تو ان لوگوں کا خیال کرے جن کے پاس اپنا توشہ نہ ہو۔(مسلم شریف)

- آپ ﷺ کی عادت شریفہ تھی کہ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو چاشت کے وقت مدینہ میں داخل ہوتے اور پہلے مسجد میں جا کر دو رکعتیں پڑھتے پھر (کچھ دیر) لوگوں کی ملاقات کے لئے وہیں تشریف فرما رہتے۔ (بخاری شریف)
- اور فرمایا کہ سفر میں اپنے ساتھیوں کا سردار وہ ہے جو ان کا خدمت گذار ہو۔
- جو شخص خدمت میں آگے بڑھ گیا کسی عمل کے ذریعہ اس کے ساتھی اس سے آگے نہیں بڑھ سکیں گے ہاں اگر کوئی شہید ہو جائے تو وہ آگے بڑھ جائے گا۔ (بیہقی شریف)
- سفر میں جن لوگوں کے پاس کتا یا گھنٹی ہو ان کے ساتھ (رحمت کے) فرشتے نہیں ہوتے۔ (مسلم)
- جب سرسبز زمین اور شاداب علاقہ میں جانوروں پر سفر کرو تو اونٹوں (اور دوسرے جانوروں) کو ان کا حق دے دو جو زمین میں ہے (یعنی ان کو چراتے ہوئے لے جاؤ)۔
- اور جب خشکی کے علاقہ میں سفر کرو (جہاں جنگل میں گھاس پھونس نہ ہو) تو رفتار میں تیزی اختیار کرو (تاکہ جانور جلدی منزل پر پہنچ کر آرام پالے)۔ (مسلم شریف)
- جانوروں کی پشتوں کو منبر نہ بناؤ، (یعنی ان پر سوار ہو کر کھڑے کئے ہوئے باتیں نہ کرو کیونکہ اس سے جانور کو خواہ مخواہ تکلیف ہوتی ہے، باتیں کرنی ہوں تو زمین پر اتر جاؤ جب چلنے لگو تو پھر سوار ہو جاؤ)۔ (ابوداؤد)
- جب منزل پر اتریں تو جانوروں کے کجاوے اور زینیں کھول دیں بعد میں نفل نماز میں (یا کسی اور کام میں مشغول ہوں) صحابۂ کرامؓ کا یہی عمل تھا۔ (ابوداؤد شریف)
- جانوروں کے گلے میں تانت نہ ڈالو (کیونکہ اس سے) گلا کٹ جانے کا خطرہ ہے۔ (متفق علیہ)
- اور جب رات میں جنگل میں پڑاؤ ڈالو تو راستہ میں قیام سے پرہیز کرو کیونکہ رات کو طرح طرح کے جانور اور کیڑے مکوڑے نکلتے ہیں اور راستہ میں پھیل جاتے ہیں۔ (مسلم شریف)
- جب کسی منزل پر اترو تو سب اکٹھے قیام کرو اور ایک ہی جگہ رہو، اور دور دور قیام نہ کرو۔ (ابوداؤد شریف)
- سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، تمہیں نیند اور کھانے اور پینے سے روکتا ہے لہٰذا جب وہ کام پورا ہو جائے جس کے لئے گئے تھے تو جلد گھر واپس آ جاؤ۔ (بخاری و مسلم شریف)

طہارت کے آداب

فرمایا خاتم الانبیاء ﷺ نے کہ :

- جب پائخانہ میں جاؤ تو پیشاب کے مقام کو داہنے ہاتھ سے بچاؤ اور داہنے ہاتھ سے استنجاء نہ کرو۔(مسلم شریف)
- بڑا استنجاء تین پتھروں (یا تین ڈھیلوں) سے کرو (مسلم) اسکے بعد پانی سے ہاتھ دھوؤ۔(ابن ماجہ شریف)
- جب پائخانہ میں جاؤ تو قبلہ رخ ہوکر اور قبلہ کو پشت کر کے نہ بیٹھو۔(بخاری شریف)
- جب پیشاب کرنے کا ارادہ کرو تو اسکے لیے (مناسب) جگہ تلاش کرو (ابوداؤد شریف) مثلاً پردہ کا دھیان کرو اور ہوا کے رخ پر نہ بیٹھو۔
- ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہ ہو پیشاب نہ کرو (بخاری شریف) جیسے تالاب حوض وغیرہ۔
- غسل خانہ میں پیشاب نہ کرو کیونکہ اس سے اکثر وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔(ترمذی شریف)
- کسی سوراخ میں پیشاب نہ کرو۔(ابوداؤد شریف)
- کھڑے ہوکر پیشاب نہ کرو۔(ترمذی شریف)
- پائخانہ کرتے ہوئے آپس میں باتیں نہ کرو۔(مسند احمد شریف)
- پانی کے گھاٹوں پر، راستوں میں، سایہ کی جگہوں میں (جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں) پائخانہ نہ کرو۔(ابوداؤد شریف)
- بسم اللہ کہکر پائخانہ میں داخل ہو، کیونکہ بسم اللہ جنات کی آنکھوں اور انسانوں کی شرم کی جگہوں کے درمیان آڑ ہے۔(ترمذی شریف)
- لید اور ہڈیوں سے استنجاء نہ کرو۔(ترمذی شریف)

مہمان اور میزبان کے متعلق آداب

فرمایا معلم الاخلاق ﷺ نے کہ :

- جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ مہمان کی عزت کرے۔
- مہمان کے لئے اچھے یعنی پر تکلف کھانے کا اہتمام ایک دن ایک رات ہونا چاہئے۔
- اور مہمانی تین دن تک ہے اس کے بعد صدقہ ہوگا۔
- اور مہمان کے لئے یہ حلال نہیں کہ میزبان کے پاس اتنا ٹھہرے کہ وہ تنگ ہو جائے۔ (یہ سب بخاری شریف سے لیا گیا ہے)۔
- جس کی دعوت کی گئی اور اسنے قبول نہ کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی اگر کوئی شرعی عذر ہو جو دعوت قبول کرنے سے مانع ہو تو ایسی صورت اس سے مستثنیٰ ہے۔
- اور جو شخص بغیر دعوت کے (کھانے کے لئے) داخل ہوگیا وہ چور بن کر اندر گیا، اور لٹیرا بن کر نکلا۔ (ابوداؤد شریف)
- حضور اقدس ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ مسنون طریقہ یہ ہے کہ (رخصت کرتے وقت) مہمان کے ساتھ گھر کے دروازہ تک نکلے۔ (ابن ماجہ شریف)

بعض وہ آداب جو عورتوں اور لڑکیوں کے لئے مخصوص ہیں

- مردوں سے علیحدہ ہو کر چلیں۔
- راستوں کے درمیان سے نہ گذریں بلکہ کناروں پر چلیں۔ (ابوداؤد شریف)
- چاندی کے زیور سے کام چلانا بہتر ہے، بجنے والا زیور نہ پہنیں۔ (ابوداؤد شریف)
- جو عورت شان و بڑائی ظاہر کرنے کے لئے سونے کا زیور پہنے گی تو اس کو اس کی وجہ سے عذاب ہوگا۔ (ابوداؤد شریف)
- عورت کو اپنے ہاتھوں میں مہندی لگاتے رہنا چاہئے۔ (ابوداؤد شریف)
- عورت کی خوشبو ایسی ہو جس کا رنگ ظاہر ہو اور خوشبو نہ آئے یعنی بہت ہی معمولی خوشبو ہو۔

(ابوداؤد شریف)

- باریک کپڑا نہ پہنیں۔(ابوداؤدشریف)
- اگردوپٹہ باریک ہوتواس کے نیچے موٹا کپڑا لگائیں۔(ابوداؤدشریف)
- جوعورتیں مردوں کی شکل وصورت اختیارکریں ان پراللہ کی لعنت ہو۔(بخاری شریف)
- اورفرمایارسول اللہ ﷺ نے کہ ہرگز کوئی نامحرم مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے اور ہرگز کوئی عورت سفر نہ کرے مگراس حال میں کہ اس کے ساتھ محرم ہو۔(بخاری شریف)

متفرق آداب

- اکڑاکڑکراتراتے ہوئے نہ چلو۔(قرآن شریف)
- کوئی مرد،عورتوں کے درمیان نہ چلے۔(ابوداؤدشریف)
- اللہ تعالیٰ کوصفائی ستھرائی پسند ہے لہٰذا گھروں سے باہر جوجگہیں خالی پڑی ہیں ان کوصاف رکھا کرو۔(ترمذی شریف)
- اس گھرمیں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا جاندار کی تصویریں ہوں۔(بخاری)
- جب کسی کادروازہ کھٹکھٹاؤاوروہ اندرسے پوچھے کون ہے تو یہ نہ کہوکہ میں ہوں بلکہ اپنا نام بتادو۔(بخاری)
- چھپ کرکسی کی بات نہ سنو۔(بخاری شریف)
- جب کسی کوخط لکھوتوشروع میں اپنا نام لکھ دو۔(ابوداؤدشریف)
- جب کسی کے گھرجاؤتوپہلے اجازت لے لوپھراندرجاؤ۔(بخاری شریف)
- اوراجازت سے پہلے اندرنظر بھی نہ ڈالو۔(ابوداؤدشریف)
- تین باراجازت مانگو،اگراجازت نہ ملے تو واپس ہوجاؤ،(بخاری شریف)
- اوراجازت لیتے وقت دروازہ کے سامنے کھڑے نہ ہوبلکہ دائیں یابائیں کھڑے رہو۔(ابوداؤدشریف)
- اپنی والدہ کے پاس جاناہوتب بھی اجازت لے کرجاؤ۔(مؤطاامام مالکؒ)
- کسی کی چیزمذاق میں لے کرنہ چل دو۔(ترمذی شریف)

- ننگی تلوار جب نیام سے باہر ہو دوسرے شخص کے ہاتھ میں نہ دو۔ (ترمذی شریف)
- اسی طرح چاقو چھری وغیرہ کھلی ہو تو کسی کو نہ پکڑاؤ، اگر ایسا کرنا پڑے تو اسکے ہاتھ میں دستہ دو، پھلکا اپنے ہاتھ میں رکھو، اور خود بھی احتیاط سے پکڑو۔
- زمانہ کو برا مت کہو کیونکہ اس کا الٹ پھیر اللہ ہی کے قبضہ میں ہے۔ (مسلم شریف)
- ہوا کو برا مت کہو۔ (مسلم شریف)
- بخار کو برا مت کہو۔ (مسلم شریف)
- جب شام کا وقت ہو جائے تو اپنے بچوں کو باہر نکلنے سے روک لو کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں، پھر جب رات کا ابتدائی وقت گزر جائے تو بچوں کو باہر جانے کی اجازت دیدو۔
- اور بسم اللہ پڑھ کر دروازے بند کردو کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا اور بسم اللہ پڑھ کر مشکیزوں کے منہ تسموں سے باندھ دو اور اللہ کا نام لے کر یعنی بسم اللہ پڑھ کر اپنے برتنوں کو ڈھانک دو، اگر ڈھانکنے کو کچھ بھی نہ ملے تو کم از کم برتن کے اوپر چوڑائی میں ایک لکڑی ہی رکھ دو۔ (بخاری ومسلم)
- ایک روایت میں برتنوں کے ڈھانکنے اور مشکیزوں کا تسمہ لگانے کی وجہ یہ ارشاد فرمائی کہ سال بھر میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا نازل ہوتی ہے یعنی عمومی مرض طاعون وغیرہ یہ وباء جس ایسے برتن پر گذرتی ہے جس پر ڈھکن نہ ہو یا ایسے مشکیزہ پر جو تسمے سے بندھا ہوا نہ ہو تو اس وباء کا کچھ حصہ ضرور اس برتن اور مشکیزے میں نازل ہو جاتا ہے۔ (مسلم شریف)
- جب رات کو چلنا پھرنا بند ہو جائے یعنی گلی کوچوں میں آمد ورفت بند ہو جائے تو ایسے وقت میں باہر کم نکلو، کیونکہ اللہ تعالیٰ انسانوں کے علاوہ اپنی دوسری مخلوق میں سے جسے چاہتے ہیں چھوڑ دیتے ہیں یعنی شیاطین کو گھومنے کی آزادی دیدی جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ پھیل جاتے ہیں۔ (شرح السنہ)
- ان آداب کو خوب یاد کرلو اور عمل میں لاؤ بچوں کو یاد کراؤ اور ان سے عمل کراؤ، کھاتے پیتے اور سوتے اور اٹھتے بیٹھتے وقت اور ہر موقع پر ان سے پوچھ گچھ کرو کہ فلاں چیز پر عمل کیا یا نہیں؟ وباللہ التوفیق۔

یارب صلِّ وسلم دائماً ابدا ❖ علی حبیبک خیر الخلق کلھم

نعت النبی ﷺ نمبر

درود شریف

فضیلت و اہمیت

بَـلَـغَ الْـعُـلٰی بِـکَـمَـالِـهٖ
کَشَفَ الـدُّجٰی بِـجَمَالِـهٖ
حَسُـنَـتْ جَـمِـیْـعُ خِصَالِـهٖ
صَـلُّـوْا عَـلَـیْـهِ وَآلِـهٖ

شیخ سعدیؒ

آپؐ کے کمال سے عزو شرف اپنی انتہا کو پہنچ گیا، اور آپؐ کے حسن و جمال کی برکت سے تاریکی کافور ہوگئی اور آپؐ کی سب عادات بہت خوب ہیں اسلئے آپؐ کی ذات عالی پر اور آپؐ کی آل پر سب لوگ درود شریف کا نذرانہ پیش کریں

درود شریف

فضیلت واہمیت

از: حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

درود شریف پڑھنے کا حکم

(۱) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پڑھو''۔

(۲) حدیث شریف میں ہے ارشاد فرمایا رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ''جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کہ مجھ پر درود پیش ہوتا ہے''۔

(۳) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ''مجھ پر درود کثرت سے پڑھا کرو کہ وہ تمہارے لئے موجبِ پاکی ہے''۔

(۴) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ''جس کے سامنے میرا ذکر آوے اس کو چاہئے کہ مجھ پر درود پڑھے''۔

(۵) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ''جو شخص میرا ذکر کرے تو اس کو چاہئے کہ مجھ پر درود بھیجے''۔

(٦) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''درود پڑھا کرو مجھ پر، تمہارا درود مجھ کو پہنچتا ہے خواہ تم کہیں ہو''۔

تارک درود پر زجر اور وعید

(۱) حدیث شریف میں ہے: ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ''جس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ ہو قیامت کے روز وہ مجلس ان لوگوں کے

حق میں باعثِ حسرت ہوگی، گوثواب کے لئے جنت ہی میں داخل ہوجاویں"۔

(۲) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "بڑا بخیل وہ شخص ہے کہ اس کے روبرو میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے"۔

(۳) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "ملیا میٹ ہوجاوے وہ شخص کہ اس کے روبرو میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے"۔

(۴) ابن ماجہ نے بسند حسن اور حافظ ابونعیم نے حلیہ میں روایت کیا ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بھول گیا مجھ پر درود بھیجنا بہک گیا وہ راہِ جنت سے"۔

فضائل درود شریف

(۱) سب سے بڑھ کر تو فضیلت اس کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود صلوٰۃ کی نسبت اپنی اور اپنے ملائکہ کی طرف فرمائی ہے چنانچہ ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ.

(۲) حدیث شریف میں ہے ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ "جمعہ کے روز جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ پر پیش کیا جاتا ہے"۔

(۳) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "جب کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر واپس کر دیتے ہیں یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دے لیتا ہوں"۔

(۴) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "سب سے زیادہ قیامت کے روز میرے ساتھ اس کو قرب ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوگا"۔

(۵) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "اللہ تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے بہت سے فرشتے اسی کام کے لئے ہیں کہ سیاحی کرتے رہتے ہیں اور جو شخص میری امت میں سے سلام بھیجتا ہے اس کو میرے پاس پہنچاتے ہیں"۔

(۶) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ "میں حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملا۔ انہوں نے مجھ کو خوشخبری سنائی کہ پروردگار عالم فرماتے ہیں کہ جو شخص آپ پر درود بھیجے گا میں اس پر رحمت بھیجوں گا اور جو شخص آپ پر سلام پڑھے گا میں اس پر سلامتی نازل کرونگا میں نے یہ سن کر سجدۂ شکر ادا کیا"۔

(۷) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ’’میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں آپ پر صلوٰۃ کی کثرت کیا کرتا ہوں تو کس قدر صلوٰۃ کا اپنا معمول رکھوں۔ فرمایا جس قدر تمہارا دل چاہے، میں نے کہا کہ ایک رُبع (یعنی تین رُبع اور وظائف رہیں) فرمایا جس قدر تمہارا دل چاہے اور اگر بڑھا دو تو تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے میں نے عرض کیا: نصف، فرمایا جس قدر چاہو اور اگر زیادہ کردو تو اور بہتر ہے، میں نے کہا تو پھر سب درود ہی درود کا ورد رکھوں گا۔ فرمایا: تو اب تمہارے سب فکروں کی بھی کفایت ہو جاوے گی اور تمہارا گناہ بھی معاف ہو جائے گا‘‘۔

(۸) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ’’جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماویں اور اس کے دس گناہ معاف ہوں اور اس کے دس درجے بڑھیں اور دس نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاویں‘‘۔

(۹) اور ایک روایت میں ہے کہ ’’درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ ستر رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور ملائکہ اس کے لئے ستّر بار دعا کرتے ہیں‘‘۔

(۱۰) کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ’’اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ تم چاہتے ہو کہ قیامت کے روز تم کو پیاس نہ لگے، عرض کیا، ہاں، ارشاد ہوا کہ محمد ﷺ پر درود کی کثرت کیا کرو‘‘۔

(۱۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ’’فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص مجھ پر درود کی کثرت کرے گا وہ عرش کے سایہ میں ہوگا‘‘۔

(۱۲) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ’’جو شخص مجھ پر میری قبر کے پاس درود شریف پڑھتا ہے اس کو میں خود سُنتا ہوں اور جو کچھ مجھ سے فاصلے پر درود پڑھتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے۔ یعنی ملائکہ کے ذریعہ‘‘۔

(۱۳) درمختار میں اصبہانی سے نقل کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ’’جو شخص مجھ پر درود پڑھے اور وہ قبول ہو جاوے تو اسّی (۸۰) سال کے گناہ اس کے محو ہو جاتے ہیں‘‘۔

(۱۴) شفا میں ہے ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ’’جو مسلمان مجھ پر درود بھیجتا ہے، فرشتہ اس درود کو

لے کر مجھ تک پہنچاتا ہے اور نام لے کر کہتا ہے کہ فلانا ایسا ایسا کہتا ہے یعنی اس طرح درود بھیجتا ہے"۔

(۱۵) ابو یعلی نے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ "کثرت کرو مجھ پر درود بھیجنے کی یقیناً وہ پاکیزگی ہے واسطے تمہارے"، یعنی بسبب درود کے گناہوں سے پاکی اور ہر طرح کی ظاہری و باطنی، جانی و مالی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔

(۱۶) امام احمدؒ اور ابن ماجہؒ نے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے "جو آدمی مجھ پر درود بھیجتا ہے فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں یعنی اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔ جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے۔ اب اختیار ہے خواہ کم درود بھیجو مجھ پر یا زیادہ" مقصود یہ ہے کہ درود بکثرت پڑھنا چاہئے۔

(۱۷) طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص درود بھیجے کسی کتاب میں ہمیشہ فرشتے اس پر درود بھیجتے رہیں گے جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا"۔

(۱۸) امام مستغفریؒ نے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے "جو کوئی ہر روز سو بار درود پڑھے اس کی سو حاجتیں پوری کی جاویں تیس دنیا کی باقی آخرت کی"۔

(۱۹) طبرانی نے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے "جو شخص صبح کو مجھ پر دس بار درود بھیجے اور شام کو دس بار، قیامت کے روز اس کے لئے میری شفاعت ہوگی"۔

(۲۰) ابو حفص ابن شاہینؒ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے "جو شخص مجھ پر ہزار مرتبہ درود پڑھے، نہ مرے گا جب تک کہ اپنی جگہ جنت میں نہ دیکھ لے گا"۔

(۲۱) دیلمیؒ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ "قیامت کے ہول اور خطرات سے وہ شخص زیادہ نجات پاوے گا جو دنیا میں مجھ پر درود زیادہ بھیجتا ہوگا"۔

درود شریف کے خواص

(۱) حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ تمام دعائیں رُکی رہتی ہیں جب تک محمد رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کی آل پر درود نہ پڑھو۔

(۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دُعا آسمان و زمین کے درمیان معلّق رہتی ہے اُوپر نہیں جاتی جب تک کہ اپنے نبی ﷺ پر درود نہ پڑھو۔

(۳) حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس کا کان بولنے لگے وہ نبی ﷺ کو یاد کرے اور آپ ﷺ پر درود پڑھے اور یوں کہے کہ جس نے مجھ کو یاد کیا ہو اللہ تعالیٰ اس کو خیر ورحمت سے یاد فرماویں۔

(۴) حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص کو منظور ہو کہ میرا مال بڑھ جاوے وہ یوں کہا کرے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَعَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ.

(۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا، اس کا پاؤں سُن ہو گیا، آپؓ نے فرمایا جو شخص تجھ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اس کا نام لے، اس نے کہا: محمد ﷺ ، اسی وقت سُن اتر گئی۔

(۶) ایک بار حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سُن ہو گیا، آپؓ نے یہی عمل کیا، اسی وقت سُن اتر گئی۔

(۷) حدیثوں میں نمازِ حاجت تمام حوائج پوری ہونے کے لئے آئی ہے اس میں بھی بعد نماز کے درود شریف پڑھا جاتا ہے تو درود شریف کو کامیابیٔ حوائج میں دخل ٹھہرا۔

(۸) حفظ قرآن مجید کی دعاء حدیث شریف میں آئی ہے اس دعا کے ساتھ بھی درود شریف پڑھا جاتا ہے، پس درود شریف کو حفظِ قرآن مجید میں بھی دخل ہوا۔

(۹) ابوموسیٰ مدینی نے بسندِ ضعیف روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ”جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ، مجھ پر درود بھیجو وہ چیز یاد آجائے گی، انشاء اللہ تعالیٰ“۔

خواب میں پیغمبر علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہونے کے لئے بعض اعمال

(۱۰) سب سے لذیذ تر اور شیریں تر خاصیت درود شریف کی یہ ہے کہ اس کی بدولت عشّاق کو

خواب میں حضور پُرنور ﷺ کی دولت زیارت میسّر ہوتی ہے۔ بعض درودوں کو بالخصوص بزرگوں نے آزمایا ہے۔ شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ شبِ جمعہ میں دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں گیارہ بار آیۃ الکرسی اور گیارہ بار قل ھو اللہ اور بعد سلام یہ درود شریف پڑھے، انشاء اللہ تعالیٰ تین جمعے نہ گزرنے پاویں گے کہ زیارت نصیب ہوگی وہ درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ.

دیگر : نیز شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں الحمد کے بعد پچیس بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اور بعد سلام کے یہ درود شریف ہزار مرتبہ پڑھے۔ دولت زیارت نصیب ہو۔ وہ یہ ہے صَلَّي اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ.

دیگر: نیز شیخ موصوف نے لکھا کہ سوتے وقت ستّر بار اس درود شریف کو پڑھنے سے دولت زیارت نصیب ہو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِکَ وَمَعْدِنِ اَسْرَارِکَ وَلِسَانِ حُجَّتِکَ وَعَرُوْسِ مَمْلَکَتِکَ وَاِمَامِ حَضْرَتِکَ وَطِرَازِ مُلْکِکَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِکَ وَطَرِیْقِ شَرِیْعَتِکَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِیْدِکَ اِنْسَانِ عَیْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِیْ کُلِّ مَوْجُوْدٍ عَیْنِ اَعْیَانِ خَلْقِکَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِیَائِکَ صَلوٰۃً تَدُوْمُ بِدَوَامِکَ وَتَبْقیٰ بِبَقَائِکَ لَامُنْتَھیٰ لَھَا دُوْنَ عِلْمِکَ صَلوٰۃً تُرْضِیْکَ وَتُرْضِیْہِ وَتَرْضیٰ بِھَا عَنَّا یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ.

دیگر: اس کو بھی سوتے وقت چند بار پڑھنا زیارت کے لئے شیخ نے لکھا ہے :

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَمِ وَرَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِرُوْحِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِنَّا السَّلَامَ .

مگر بڑی شرط اس دولت کے حصول میں قلب کا شوق سے پر ہونا اور ظاہری و باطنی معصیتوں سے بچنا ہے۔ (مستفاد ز ادالسعید)

یا رب صل وسلم دائماً ابدا ❖ علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم

چالیس درود پاک

حضرت مولانا مفتی شبیر احمد قاسمی مفتی جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی، مراد آباد

دنیا وآخرت میں مسلمانوں کے لئے محسن اعظم ''آفتابِ نبوت'' مخبر صادق امین، سید الکونین، خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ بابرکات ہے۔ اس لئے جب بھی آپ ﷺ کی ذات گرامی کا نامِ مبارک کسی مسلمان کے سامنے آجائے تو درود شریف کا نذرانہ پیش کرنا چاہئے، محبت رسول کا تقاضہ یہی ہے، اور درود شریف سے متعلق بہت سی کتابیں لکھی جاچکی ہیں، اور بعض غیر محتاط اہل بدعت کی طرف سے درود شریف کے نام سے ایسے کتابچے بھی شائع ہوچکے ہیں جن کو پڑھنے سے ثواب کی بات تو بہت دور ہے ایمان کا بھی خطرہ ہوجاتا ہے۔ مزید برآں ان گڑھے ہوئے درودوں کے ایسے فضائل بیان کئے جاتے ہیں جن کے دیکھنے کے بعد ہر شخص یہ سمجھ سکتا ہے کہ دنیا اور آخرت کی ساری کامیابی انہی کے پڑھنے میں ہے۔

اس لئے سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم سے جو درود شریف منقول ہیں اور حدیث کی معتبر کتابوں میں موجود ہیں ان میں سے چالیس درود شریف نقل کئے جارہے ہیں جن کو ہر مسلمان روزانہ وظیفہ کے طور پر پڑھ سکتا ہے۔ اور درود شریف کو جمع کرنے میں اولاً ہم نے حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ العزیز کی ''زاد السعید'' اور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے ''فضائلِ درود شریف'' میں جو چالیس درود شریف موجود ہیں ان کو بنیاد بنایا ہے، پھر حدیث کی کتابوں سے مراجعت کرکے سب کو مستند کرکے لکھ دیا۔ اور جن کا ماخذ حدیث کی کتابوں میں احقر کی کوتاہ دستی کی وجہ سے دستیاب نہیں ہوسکا ہے، ان کی جگہ حدیث کی کتابوں سے دوسرے مستند درود شریف نقل کردیئے ہیں، تاکہ ہر مسلمان غیر معتبر درودوں سے بچ کر سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول اور معتبر درودوں کو اپنا وظیفہ بنالے، انہیں کا ورد کرتا رہے، اسی میں ہم تمام مسلمانوں کے لئے کامیابی وکامرانی ہے۔

آیات قرآنیہ

(۱) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا. (پ ۲۲، احزاب: ۵۶)

اے ایمان والو! تم بھی آپ ﷺ پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

(۲) سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی . (سورۂ نمل ۵۹/)

سلامتی ہو اللہ کے ان بندوں پر جن کو اس نے پسند کر کے چن لیا ہے

(۳) سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ (سورۂ صافات/۱۸۱)

تمام رسولوں پر سلام ہو۔

صلوٰۃ کے الفاظ

(۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ.
(المجعم الکبیر للطبرانی ۵/ ۲٦ حدیث، ٤٤٨٠- ٤٤٨١)

اے اللہ! سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما اور آپ ﷺ کو قیامت کے دن ایسے ٹھکانہ پر پہنچا جو تیرے نزدیک مقرب ہو۔

(۲) اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنْہُ رِضًا لَا تَسْخَطُ بَعْدَہٗ.
(مسند أحمد بن حنبل /۳ ۳۳۷ حدیث ١٤٦٧٤)

اے اللہ! جو اس پکار کا مالک ہے جو کامل اور تام ہے اور اس نماز کا مالک ہے جو قیامت تک قائم رہنے والی ہے، درود و رحمت نازل فرما حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ ﷺ سے اس طرح راضی ہو جا کہ اس کے بعد پھر کبھی ناراض نہ ہو۔

(۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ.
(الترغیب ۳۲۸/۲، انوار ھدایت ۱۳۸/، شعب الایمان للبیھقی ۸٦/۱ حدیث ۱۲۳۱)

اے اللہ! درود و رحمت نازل فرما حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور درود و رحمت نازل فرما تمام مؤمن مردوں اور عورتوں پر اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں پر۔

(۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَ بَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ. (المستدرك للحاکم ١/ ٤٠٢)

اے اللہ! درود ورحمت نازل فرما حضرت سیدنا محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر اور رحمت نازل فرما حضرت سیدنا محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر جیسا کہ تو نے درود اور برکت اور رحمت نازل فرمائی سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام پر یقیناً تو ستودہ صفات بڑائی والا ہے۔

(۵) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ. (مسلم ١/ ١٧٥، بخاری ٢/ ٩٤٠، حدیث: ٦١١٢، صحیح ابن حبان ٣/ ٢١٠ حدیث: ١٩٦١)

اے اللہ! درود ورحمت نازل فرما حضرت سیدنا محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر جس طرح تو نے درود ورحمت نازل فرمایا حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی آل پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے، اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت سیدنا محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی آل پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگی والا ہے۔

(٦) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ. (مسلم ١/١٧٥، المعجم الکبیر للطبرانی ١٩/١١٦ حدیث ٢٤٢)

اے اللہ! درود ورحمت نازل فرما حضرت سیدنا محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر جس طرح تو نے درود ورحمت نازل فرمائی حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی آل پر بیشک تو قابل تعریف صفات بزرگی والا ہے اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت سیدنا محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام پر بیشک تو قابل تعریف بڑائی والا ہے۔

(۷) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ (ابن ماجہ/٦٤، المعجم الکبیر للطبرانی ١٩/ ١٢٥ حدیث ٢٧٠)

اے اللہ! درود ورحمت نازل فرما حضرت سیدنا محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر جس طرح تو نے درود ورحمت نازل فرمایا حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام پر، بیشک تو ستودہ صفات بڑائی والا ہے، اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت سیدنا محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگی والا ہے۔

(۸) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. (نسائی شریف ١/ ١٤٤، المعجم الکبیر ١٩/ ١٢٨حدیث ٢٨٠)

اے اللہ! درود ورحمت نازل فرما حضرت سیدنا محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر جس طرح تو نے درود ورحمت نازل فرمایا حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیمؑ پر، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے، اور برکت نازل فرما حضرت سیدنا محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

(۹) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. (ابوداؤد شریف ١/ ١٤٠)

اے اللہ! درود ورحمت نازل فرما حضرت سیدنا محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر جس طرح تو نے درود ورحمت نازل فرمایا حضرت ابراہیمؑ پر، حضرت سیدنا محمد ﷺ اور آل محمد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت سیدنا ابراہیمؑ پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگی والا ہے۔

(۱۰) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُم بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. (ابوداؤد ۱٤۱/۱، بخاری شریف :۹٤۰/۲ حدیث :٦۱۱۲)

اے اللہ! درود و رحمت نازل فرما حضرت سیدنا محمدؐ اور آل محمدؐ پر جسطرح تو نے درود و رحمت نازل فرمائی حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے، اے اللہ ! برکت نازل فرما حضرت سیدنا محمدؐ اور آل محمدؐ پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تو قابل تعریف صفات والا بزرگ ہے۔

(۱۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. (مسلم ۱۷٥/۱، صحیح ابن حبان ۲۰۷/۳، حدیث :۱۹٦۲، شعب الایمان ۲۰۷/۲۰ حدیث:۱٥٤۷)

اے اللہ! درود و رحمت نازل فرما حضرت سیدنا محمدؐ اور آل محمدؐ پر جس طرح تو نے درود و رحمت نازل فرمائی حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل پر، اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آل محمدؐ پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی سارے عالم میں حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل پر بیشک تو ستودہ صفات بڑائی والا ہے۔

(۱۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. (أبوداؤد ۱٤۱/۱، بخاری شریف ٤۷۷/۱، ۹٤۱/۲ حدیث : ٦۱۱٥)

اے اللہ! درود و رحمت نازل فرما حضرت سیدنا محمدؐ اور آپ کی ازواج مطہرات اور آپؐ کی اولاد پر جس طرح تو نے درود و رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل و اولاد پر اور برکت نازل فرما حضرت سیدنا محمدؐ اور آپ کی ازواج مطہرات اور آپؐ کی اولاد پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت سیدنا ابراہیمؑ کی آل و اولاد پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

(۱۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(مسلم شریف ۱/۱۷۵، شعب الایمان للبیهقی ۲/۱۸۹ حدیث : ۱۵۰۳)

اے اللہ! درود ورحمت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آپؐ کی ازواج مطہرات اور آپؐ کی اولاد پر جس طرح تو نے درود ورحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اور برکت نازل فرما حضرت سیدنا محمدؐ پر اور آپؐ کی ازواج مطہرات اور آپؐ کی اولاد پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل واولاد پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

(۱۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ وَاُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (ابوداؤد: ۱/ ۱۴۱، حصن حصین : ۹۸، شعب الایمان ۲/۱۸۹)

اے اللہ! درود رحمت نازل فرما حضرت سیدنا نبی محمدؐ اور آپؐ کی ازواج مطہرات اور امہات المؤمنین اور آپؐ کی اولاد اور آپؐ کے اہل بیت پر جس طرح تو نے درود ورحمت نازل فرمائی حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

(۱۵) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(مسند امام أحمد بن حنبل ۵/ ۳۵۳)

اے اللہ! اپنے درود اور اپنی رحمت اور اپنی برکتیں حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمدؐ پر نازل فرما جس طرح تو نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر نازل فرمائی ہے بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

(۱۶) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ و عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَاسَلَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

(شعب الإيمان للبيهقي ٢/ ٢٢٣ ، حديث : ١٥٨٨)

اے اللہ! درودورحمت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آل محمدؐ پر جس طرح تو نے درود رحمت نازل فرمائی سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیمؑ پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے، اے اللہ! برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آل محمدؐ پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیمؑ پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگی والا ہے، اے اللہ! رحمت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آل محمدؐ پر جس طرح تو نے رحمت نازل فرمائی سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیمؑ پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگی والا ہے اے اللہ! محبت والی شفقت فرما حضرت سیدنا محمدؐ پر اور سیدنا محمدؐ کی آل پر جس طرح تو نے محبت آمیز شفقت فرمائی سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا ابراہیم کی آل پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے، اے اللہ! سلامتی نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آل محمدؐ پر جس طرح تو نے سلامتی نازل فرمائی سیدنا ابراہیمؑ اور سیدنا ابراہیمؑ کی آل اولاد پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

(۱۷) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا.

(القول البديع ١٨٨، ١٨٩ فضائل درود ٤١/)

اے اللہ! درودورحمت نازل فرما نبی امی حضرت سیدنا محمدؐ اور آپؐ کی آل پر اور سلامتی نازل فرما آپؐ پر اور آپؐ کی آل واولاد پر۔

(۱۸) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُم بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَابَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

(سنن ابن ماجه ٦٥، بخاری ٤٧٧/١ حدیث: ٣٢٥٧، نسائی /١٤٤)

اے اللہ! درود ورحمت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آل محمدؐ پر جس طرح تو نے درود ورحمت نازل فرمائی سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیمؑ پر، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا ابراہیمؑ کی آل پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

(۱۹) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

(ابن ماجه ٦٤، نسائی ١/ ١٤٥)

اے اللہ! درود ورحمت نازل فرما اپنے بندے اور اپنے رسول سیدنا محمدؐ پر جس طرح تو نے درود ورحمت نازل فرمائی سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور محمدؐ کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

(۲۰) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ ِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

(السنن الکبریٰ للنسائی ١٨/٦ حدیث ٩٨٧٧، حصن حصین نسخه قدیم / ٩٦)

اے اللہ! درود ورحمت نازل فرما نبی امّی سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی آل واولاد پر جس طرح تو نے درود ورحمت نازل فرمائی سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر، اور برکت نازل فرما نبی امی حضرت سیدنا محمدؐ پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگی والا ہے۔

(۲۱) اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ. (المعجم الاوسط ٤/٣٩٧ حدیث: ٣٦٧٥) وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَاجْعَلْ فِی الْاَعْلِیْنَ دَرَجَتَہٗ وَفِی الْمُصْطَفِیْنَ مَحَبَّتَہٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ ذِکْرَہٗ.

(المعجم الکبیر : ١٤/١٠، حدیث: ٩٧٩٠، ٨/٢٣٧، حدیث: ٧٩٢٦، المجعم الاوسط ٤/٣٩٧، حدیث: ٣٦٧٥، طحاوی شریف ١/٨٧، مجمع الزوائد ١/٣٣٢)

اے اللہ! جو اس پکار کا مالک ہے جو کامل اور مکمل ہے اور اس نماز کا مالک ہے جو ہمیشہ قائم رہنے والی ہے، درود رحمت نازل فرما اپنے بندے اور اپنے رسول حضرت سیدنا محمدؐ پر اور قیامت کے دن ہم کو ان کی شفاعت نصیب فرما۔ اور میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ سیدنا محمدؐ اللہ کے سچے رسول ہیں اے اللہ حضرت سیدنا محمدؐ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور مقامات عالیہ میں ان کا درجہ عطا فرما مقرب اور منتخب بندوں میں آپکو محبت کا مقام عطا فرما اور فرشتوں کی مجلسوں میں آپؐ کا ذکر خیر فرما۔

(۲۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

(حصن حصین /٩٧، مسند إمام أحمد ٢/١١٩، السنن الکبریٰ للبیھقی ٢/١٤٧، المستدرك ١/٤٠، مصنف ابن ابی شیبه ٢/٥٠٨)

اے اللہ! درود و رحمت نازل فرما نبی امی حضرت سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی آل پر جس طرح تو نے درود و رحمت نازل فرمائی سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیمؑ پر اور برکت نازل فرما نبی امی حضرت سیدنا محمدؐ اور آل محمدؐ پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

(۲۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ عَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ عَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ .

(مسند امام احمد بن حنبل ۳۷۴/۵)

اے اللہ! درود ورحمت نازل فرما حضرت سیدنا محمدؐ اورآپؐ کے اہل بیت اورآپؐ کی ازواج مطہرات اورآپؐ کی اولاد پر، جس طرح تونے درود ورحمت نازل فرمائی حضرت سیدنا ابراہیمؑ کی آل پر، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے، اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ اورآپؐ کے اہل بیت اورآپؐ کی ازواج مطہرات اورآپؐ کی اولاد پر جس طرح تونے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

(۲۴) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَرَحْمَتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَقَائِدِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ یَغْبِطُ بِہِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

(ابن ماجہ ۶۵/۱، المعجم الکبیر ۱۱۸/۹ حدیث: ۸۵۹۴، ۸۵۹۵، شعب الایمان ۲۰۸/۲ حدیث: ۱۵۵۰)

اے اللہ! اپنا درود اپنی رحمت اور اپنی برکتیں رسولوں کے سردار، متقیوں کے امام اور نبیوں کے خاتم حضرت سیدنا محمد ﷺ پر نازل فرما، جو تیرے بندے اور تیرے رسول خیر کے امام اور خیر کے پیشوا اور رحمت کے رسول ہیں، اے اللہ! آپ کو عطا فرما وہ مقام محمود جس کے بارے میں رشک کریں گے اولین وآخرین، اے اللہ! درود ورحمت نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر جس طرح تونے رحمت نازل فرمائی حضرت سیدنا ابراہیمؑ علیہ السلام اور ابراہیمؑ کی آل پر، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے، اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت سیدنا محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر جس طرح تونے برکت نازل فرمائی حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیمؑ پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

(۲۵) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِ الْاُمِّيّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

(صحیح ابن حبان ۲۰۷/۳)

اے اللہ! درود و رحمت نازل فرما نبی امی حضرت سیدنا محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمایا حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا ابراہیمؑ کی آل پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

سلام کے الفاظ

(۲۶) اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. (ترمذی ۶۵/۱، بخاری ۱۱۵/۱، مسلم ۱۷۳/۱، ابن ماجہ ۶۴/، نسائی ۱۳۰/۱، مؤطا محمد، ص: ۱۱۱، المعجم الاوسط ۴۲/۷ حدیث: ۶۰۶۹، ابن حبان ۲۰۴/۳)

ساری عبادات قولیہ اور ساری عبادات بدنیہ اور ساری عبادات مالیہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے ہیں، اے نبی! آپ ﷺ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں نازل ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ بیشک محمد ﷺ اسکے بندے اور اسکے سچے رسول ہیں۔

(۲۷) اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ اَلصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

(مسلم شریف ۱۷۴/۱)

ساری عبادات قولیہ، عبادات مالیہ اور عبادات بدنیہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے ہیں، سلام ہو اے نبی! آپ ﷺ پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں آپ ﷺ پر نازل ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ سیدنا محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے سچے رسول ہیں۔

(۲۸) اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. (نسائی ۱/۱۳۲)

ساری عبادات قولیہ اور عبادات مالیہ اور عبادات بدنیہ اللہ تبارک وتعالیٰ کیلئے ہیں، سلام ہوا ے نبی! آپ ﷺ پر اور اللہ کی رحمت، اور اسکی برکتیں آپ ﷺ پر نازل ہوں اور سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ تنہا ہے اور میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ سیدنا محمد ﷺ اس کے بندے اور اسکے سچے رسول ہیں۔

(۲۹) اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلامٌ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ سَلامٌ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

(نسائی ۱/۱۳۲، صحیح حبان ۳/۲۰۴)

ساری بابرکت عبادات قولیہ عبادات بدنیہ عبادات مالیہ اللہ تبارک وتعالیٰ کیلئے ہیں سلام ہو، اے نبی ﷺ! آپ ﷺ پر، اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں آپ ﷺ پر نازل ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں شہادت دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادات کے لائق نہیں ہے اور میں شہادت ہوں اس بات کی کہ سیدنا محمد ﷺ اسکے بندے اور اسکے سچے رسول ہیں۔

(۳۰) بِسْمِ اللّٰهِ وِبِاللّٰهِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ اَلطَّیِّبَاتُ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُه‘ اَلسَّلامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَسْأَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ.

(نسائی ۱/۱۳۲، السنن الکبریٰ للبیھقی ۲/۱۴۱)

اللہ کے نام شروع کرتا ہوں اور اللہ کی توفیق سے شروع کرتا ہوں ساری عبادات قولیہ اور ساری عبادات بدنیہ اور ساری عبادات مالیہ اللہ کیلئے ہیں، سلام ہوا ے نبی! آپ ﷺ پر اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں آپ ﷺ پر نازل ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں شہادت دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ سیدنا محمد ﷺ اسکے بندے اور اسکے سچے رسول ہیں میں اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے۔

(۳۱) اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ الطَّیِّبَاتُ اَلصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

(مؤطا مالك ص:۳۱، مؤطا محمد ۱۰۹)

ساری عبادات قولیہ اللہ کیلئے ہیں ساری پاکیزہ عبادات اللہ کیلئے ہیں ساری عبادات مالیہ عبادات بدنیہ اللہ کے لئے ہیں اے نبی ﷺ آپ ﷺ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں نازل ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ سیدنا محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے سچے رسول ہیں۔

(۳۲) بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَاءِ التَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّارَیْبَ فِیْھَا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاھْدِنِیْ.

(طحاوی ۱۵٦/۱، حصن حصین :۹۳)

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ کی توفیق ہی سے سب کچھ ہوتا ہے جو سارے ناموں میں سب سے بہتر نام ہے ساری عبادات قولیہ عبادات مالیہ عبادات بدنیہ اللہ کیلئے ہیں میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی ہمسر نہیں اور میں اس بات کی شہادت ہوں کہ بیشک سیدنا محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اسکے سچے رسول ہیں جن کو اس نے حق کی دعوت کے ساتھ، جنت کی بشارت دینے والا اور جہنم سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور بیشک قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں، سلام ہو اے نبی ﷺ! آپ ﷺ پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں آپ ﷺ پر نازل ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر اے اللہ! میری مغفرت فرما اور مجھ کو ہدایت عطا فرما۔

(۳۳) بِسْمِ اللّٰہِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ اَلصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ وَالزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْن شَھِدْتُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَشَھِدْتُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ.

(طحاوی ۱/۱۵٤، مؤطا امام محمد /۱۰۹)

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں ساری عبادات قولیہ اللہ کیلئے ہیں، اور ساری عبادات بدنیہ اللہ کیلئے ہیں، اور ساری پاکیزہ عبادات اللہ کیلئے ہیں سلام ہو اے نبی ﷺ! آپ ﷺ پر اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں آپ ﷺ پر نازل ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں نے اس بات کی شہادت دی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں نے اس بات کی شہادت دی ہے کہ سیدنا محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔

(۳٤) بِسْمِ اللّٰہِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ اَلصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْن، شَھِدْتُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شَھِدْتُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ.

(مؤطا امام مالك ص: ۳۱)

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں ساری عبادات قولیہ اللہ کیلئے ہیں ساری عبادات بدنیہ اللہ کیلئے ہیں ساری پاکیزہ عبادات اللہ کیلئے ہیں، سلام ہو نبی پاک علیہ السلام پر اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں آپ ﷺ پر نازل ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں نے اس بات کی شہادت دی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں نے اس بات کی بھی شہادت دی ہے کہ بیشک محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔

(۳۵) اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَات الصَّلَوَاتُ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ. (مؤطاامام محمد ۱۰۹)

ساری عبادات قولیہ، عبادات مالیہ، عبادات بدنیہ، پاکیزہ عبادات اللہ ہی کیلئے ہیں، میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی ہمسر نہیں، میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ سیدنا محمد ﷺ اسکے بندے اور اسکے سچے رسول ہیں، سلام ہو اے نبی ﷺ! آپ ﷺ پر اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں آپ ﷺ پر نازل ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔

(۳۶) اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَات الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِين. (مؤطا امام مالك ٣٢)

ساری عبادات قولیہ، عبادات مالیہ، عبادات بدنیہ، پاکیزہ عبادات اللہ ہی کیلئے ہیں، میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اسکا کوئی ہمسر نہیں، میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ سیدنا محمد ﷺ اسکے بندے اور اسکے سچے رسول ہیں سلام ہوا ے نبی ﷺ آپ ﷺ پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں آپ ﷺ پر نازل ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔

(۳۷) اَلتَّحِيَّاتُ اَلطَّيِّبَاتُ اَلصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه' اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُه.

(طحاوی شریف ١٥٦/١، سنن ابن ماجه، ص:٦٤)

ساری عبادات قولیہ عبادات مالیہ عبادات بدنیہ اللہ ہی کیلئے ہیں سلام ہوا ے نبی آپ ﷺ پر اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں آپ ﷺ پر نازل ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ بیشک محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے سچے رسول ہیں۔

(۳۸) اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ اَلصَّلَوَاتُ اَلطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه' اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِينَ اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

(أبوداؤد ١٣٩/١، طحاوى : ١٥٥)

ساری عبادات قولیہ اللہ ہی کیلئے ہیں اور عبادات بدنیہ اور عبادات مالیہ بھی اللہ کیلئے ہیں سلام ہوا ے نبی آپ ﷺ پر اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں آپ ﷺ پر نازل ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں اور میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے سچے رسول ہیں۔

(۳۹) اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِين اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (مسلم شريف ١/١٧٤، أبوداؤد ١/١٤٠ طحاوى ١/١٥٥، المعجم الكبير ٣٩/١١، حديث، ١٠٩٩٦)

ساری بابرکت عبادات قولیہ اللہ ہی کیلئے ہیں اور عبادات بدنیہ اور عبادات مالیہ بھی اللہ کیلئے ہیں سلام ہو اے نبی آپؐ پر اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں آپؐ پر نازل ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے بندے اور اس کے سچے رسول ہیں۔

(۴۰) بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِي. (سنن ابن ماجه ٥٦)

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور سلام ہو اللہ کے رسول پر، اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت فرما۔

یارب صلِّ وسلم دائماً ابدا ❖ علی حبیبک خیر الخلق کلهم

الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة واصيلاً

شبیر احمد قاسمی عفا اللہ عنہ

نعت النبی ﷺ نمبر

نعت النبی ﷺ

تعارف وفضیلت ○ حدود وآداب

○

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَرْ
مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِيرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ
لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

شمس الدین محمد حافظؔ شیرازی

○ اے حسن وجمال والے اور اے تمام انسانوں کے آقاؐ، آپ ہی کے چہرۂ منور سے چاند روشن ہے

○ آپ کی شانِ عالی کے مطابق آپ کی تعریف ممکن نہیں ہے، قصہ مختصر یہ ہے کہ خدا کے بعد آپ ہی (مخلوق میں) سب سے اعلیٰ وافضل ہیں

○

شعر و شعراء دربارِ رسالت ﷺ میں

حضرت مولانا ریاست علی صاحب ظفرؔ بجنوری استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند

علماء نے شعروشاعری کو موسیقی اور نقاشی کی طرح فنونِ لطیفہ میں شمار کیا ہے اور یہ صحیح بھی ہے اس لئے کہ انسان کے نازک جذبات اور دل کی کائنات سے اس صنفِ ادب کا جو گہرا تعلق ہے اس سے انکار کی گنجائش نہیں۔

پھر یہ کہ تمدنِ انسانیت کی تاریخ سے واقفیت رکھنے والے جانتے ہیں کہ ادب کی اس صنفِ لطیف کو کسی طبقہ یا ملک سے خاص نہیں کیا جاسکتا، ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ کچھ قومیں اپنی فطری خصوصیات یا ماحول کے تقاضوں کے سبب کسی خاص صنف میں دوسری قوموں سے سبقت لیجائیں۔ چنانچہ واقعیت کی روشنی میں کہا جاسکتا ہے کہ عرب نے اس صنفِ ادب میں جو کمال حاصل کیا ہے وہ دوسری قوموں کو میسر نہیں اور اس کی دو وجہیں بالکل سامنے کی ہیں۔

ایک وجہ تو یہ ہے کہ عربی زبان اپنی وسعت و آفاقیت، مادۂ اشتقاق کی کثرت، تعبیرات کی فراوانی اور نازک جذبات کی ترجمانی کی حیرت انگیز صلاحیت کے لحاظ سے شاید دنیا کی سب سے ممتاز زبان ہے اس لئے انسان نے جب اپنے جذبات کے اظہار کے لئے اس زبان کا سہارا لیا تو اس کو کسی دشواری کا احساس نہیں ہوا بلکہ بسا اوقات معنی کی لطافت کو الفاظ کی شوکت نے دوآتشہ کردیا۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ شعرگوئی کے اغراض و مقاصد میں جن چیزوں کو بنیادی اہمیت حاصل ہے عرب کے ماحول میں وہ چیزیں پوری طاقت کے ساتھ موجود ہیں، علماء نے لکھا ہے کہ شعر کے مقاصد میں پانچ چیزوں کو بنیادی اہمیت حاصل ہے، محبت، مدح، فخر، ہجو اور بیانِ اوصاف، عرب کے ماحول سے معمولی واقفیت رکھنے والا بھی بہ آسانی یہ سمجھ سکتا ہے کہ یہ پانچوں بنیادی چیزیں عرب کے ماحول میں

پوری طرح موجود ہیں، یہی وجہ ہے کہ خوبصورت اور مترنم الفاظ کی مضراب نے جب ساز معانی کے تاروں کو چھیڑا تو گلستان ادب کی فضائیں طرب انگیز نغموں سے معمور ہوگئیں بلکہ یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ انسانی طائر فکر معانی کی بلندیوں کو چھوکر جب طاقتور الفاظ کو اپنا نشیمن بنائے گا تو وہاں یقیناً الفاظ و معانی کی نئی نسلیں تیار ہونا شروع ہو جائیں گی۔

عرب میں چونکہ پانچوں بنیادیں بڑی اہمیت کے ساتھ موجود ہیں اور الفاظ و بیان ان تمام مضامین کی ترجمانی کی صلاحیت رکھتے ہیں اس لئے عرب کی شاعری فطری طور پر ان تمام اوصافِ کمال کی امین بن گئی ہے جو کسی بھی اچھے ادب کا سرمایہ ہو سکتے ہیں۔

دربار رسالت میں زبانی تحسین

اسلام چونکہ دین فطرت ہے اور انسانیت کے وہ فطری تقاضے جو تخلیق انسان کے بنیادی مقاصد سے متصادم نہ ہوں اسلام میں باقی رکھے گئے ہیں اس لئے جن اشعار میں صداقت و واقعیت ہو اور جن کے ذریعہ کوئی مہمل کام نہ لیا جا رہا ہو ان کو بارگاہ رسالت سے پسندیدگی کی سند ملی ہے۔ آپؐ نے شعراء کی زبان سے ان کا کلام بھی سنا ہے اور موقع بموقع رجزیہ کلمات بھی آپؐ کی زبان پر جاری ہو گئے ہیں۔ پسندیدگی کی سند کے ثبوت میں حضرت ابی بن کعبؓ کی روایت کا وہ حصہ نقل کیا جا سکتا ہے جسے امام بخاریؒ نے بھی نقل کیا ہے :"ان من الشعر لحكمة" : بلاشبہ کچھ اشعار حکمت ریز بھی ہوتے ہیں۔

اظہار پسندیدگی سے متعلق وہ واقعہ بھی پیش کیا جا سکتا ہے جسے امام مسلمؒ نے حضرت عمرو بن شریدؓ سے نقل کیا ہے، حضرت شریدؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمرکابی کی سعادت نصیب ہوئی آپؐ نے فرمایا :شرید! تمہیں امية بن الصلت کے اشعار بھی یاد ہیں، میں نے عرض کیا: جی ہاں! یاد ہیں، آپؐ نے فرمایا سناؤ، چنانچہ میں نے ایک شعر سنایا، آپؐ نے فرمایا اور سناؤ، میں نے اور سنایا اسی طرح فرمائش کر کے اشعار سنتے رہے حتی کہ میں نے آپؐ کو سو اشعار سنائے، الادب المفرد میں امام بخاری نے اس روایت میں یہ اور اضافہ کیا ہے کہ اشعار سننے کے بعد آپؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: "انه كاد ليسلم" یہ شاعر تو اسلام سے بہت قریب تھا۔

اظہار پسندیدگی اور دادِ تحسین کے ثبوت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ واقعہ بھی قابل ذکر

ہے جسے بیہقیؒ نے تفصیل سے نقل کیا ہے اور امام غزالیؒ نے احیاء العلوم جلد سوم میں ذکر فرمایا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: میں ایک دن سوت کات رہی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کفش مبارک میں ٹانکے لگا رہے تھے۔ آپؐ کی پیشانی عرق آلود تھی اور پسینہ کے قطرات روشنی میں کہکشاں کی بہار کا منظر پیش کر رہے تھے، میں آپؐ کے حسن خداداد کی بہاروں میں کھوگئی، تو آپؐ نے فرمایا کہ عائشہ! اتنی حیرت زدہ کیوں ہو رہی ہو؟ میں نے عرض کیا کہ آپؐ کی پیشانی سے نور کی جو لہر اٹھ رہی ہے اس نے مجھے غرق حیرت کر دیا ہے، اگر ایسے میں ابوبکر ہذلی اس جمال جہاں افروز کا مشاہدہ کرتا تو وہ سمجھتا کہ اس کے شعر کے مصداق آپؐ ہی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اس کے اشعار کیا ہیں؟ میں نے اشعار پیش کئے :

ومبرء من كل غير حيضة ❖ وفساد مرضعة وداء مغيل

واذا نظرت الى اسر وجهه ❖ برقت كبرق العارض المتهلل

میرا ممدوح حیض کی کدورت، دودھ پلانے کے دوران پائی جانے والے فساد مزاج اور ایام حمل میں ہونے والی بیماریوں سے بالکل پاک وصاف ہے۔ اور اگر تمہیں اس کی پیشانی کے خطوط دیکھنے کا موقع ملے تو ابر گوہر بار کے درمیان چمکنے والی بجلیوں کا منظر یاد آجائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپؐ نے اپنا شغل چھوڑ کر میری پیشانی کو چوما اور فرمایا: ''عائشہ! اللہ تجھے جزائے خیر دے تجھے میرے حسن سے اتنی خوشی نہیں ہوئی ہے جتنی خوشی مجھے تیری ذہانت اور برجستہ اشعار پیش کرنے سے ہوئی ہے''۔

اول تو اس ذوق سلیم اور ادبی دستگاہ پر نظر رکھنی چاہیے جو اس مندرجہ بالا اشعار کی پسندیدگی کے پس منظر میں جھلک رہا ہے پھر داد تحسین کی خوبی ملاحظہ ہو کہ وہ خود مستقل ایک ادبی شہ پارہ ہے۔

اظہار پسندیدگی کے ذیل میں ان مختصر ترانوں کو بھی پیش کیا جاسکتا ہے جو حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ تشریف ارزانی کے موقع پر انصار کی بچیوں کی جانب سے پڑھے گئے اور آپؐ کی جانب سے ان کلمات کے دہرانے کو ممنوع نہیں قرار دیا گیا۔ شدید انتظار کے بعد جب انصار مدینہ کی دعوت پر آپؐ یثرب میں داخل ہوئے اور یثرب کا نام مدینۃ النبی ہوگیا اس وقت جہاں در و دیوار تسبیح وتقدیس کے کلمات سے گونج رہے تھے وہیں بنی نجار کی بچیاں دف بجا کر یہ الفاظ دہرا رہی تھیں :

نحن جوار من بنی النجار ❖ یا حبذا محمدؐ من جار

ہم بنی نجار کی لڑکیاں ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوسی ہونے پر استقبالیہ کلمات سے خوش آمدید کہہ رہی ہیں، حضرت عائشہؓ کی روایت میں انصار کی دوسری بچیوں کی زبان سے یہ تین اشعار منقول ہیں :

طلع البدر علینا ❖ من ثنیات الوداع

وجب الشکر علینا ❖ مادعا للّٰہ داع

ایھا المبعوث فینا ❖ جئت بالامر المطاع

پہاڑ کی جن چوٹیوں تک آ کر ہم جانے والوں کو الوداع کہتے ہیں آج اس سمت سے ایک ماہ کامل ہم پر جلوہ ریز ہوا ہے، اور جب تک اس دنیا میں خدا کا نام زندہ ہے اس وقت تک ہمارے اوپر سجدہ شکر واجب ہے، اے وہ ذات گرامی جسے ہمارے درمیان بھیجا گیا ہے ہم آپؐ کے ہر حکم کی تعمیل کو سعادت سمجھتے ہیں۔

اظہار پسندیدگی کے ذیل میں اس واقعہ کا ذکر بھی مناسب معلوم ہوتا ہے جسے ابن عبد البرؒ نے الاستیعاب میں ذکر کیا ہے کہ عرب کی مشہور شاعرہ خنساء اپنی قوم کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اسلام قبول کیا اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اشعار سنکر پسندیدگی کا اظہار فرمایا آپؐ فرمائش کرتے وقت دست مبارک سے اشارہ بھی فرماتے تھے، تاریخ میں یہ بھی مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کے ان تین اشعار کے بارے میں حاضرین سے ارشاد فرمایا کہ تمہارے بھائی (ابن رواحہ) نے ان اشعار میں اچھی بات کہی ہے :

وفینا رسول اللہ یتلو کتابہ ❖ إذا انشق معروف من الفجر ساطع

ارانا الھدی بعد العمی قلوبنا ❖ بہ موقنات ان ماقال واقع

یبیت یجافی جنبہ عن فراشہ ❖ إذا استثقلت بالمشرکین المضاجع

ہمارے درمیان رسول خدا ہیں جو سپیدۂ صبح کے طلوع کے وقت کتاب خداوندی کی تلاوت فرماتے ہیں، انھوں نے ہمیں گمراہی کے بعد راہ دکھائی اس لئے ہمارے دلوں کو یقین ہے کہ وہ جو کچھ فرماتے ہیں وہ ہو کر رہے گا وہ رات اس طرح بسر کرتے ہیں کہ پہلو مبارک بستر سے الگ رہتا ہے جبکہ مشرکین کے بوجھ سے ان کے بستر بھی پناہ مانگتے ہیں۔

ان چند واقعات سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ جن اشعار میں مضامین سچے ہیں اور ان کا مقصد بھی درست ہے ان کو دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے پسندیدگی کی سند عطا ہوئی ہے۔

شعراء کو انعام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ میں صرف اظہار پسندیدگی ہی نہیں بلکہ اچھے اشعار سے گہرا تاثر لینے کے ساتھ کہیں کہیں شعراء کرام کو انعام سے نوازنے کا بھی تذکرہ ملتا ہے جیسا کہ حضرت کعب بن زہیرؓ کے قصیدہ ''بانت سعاد'' کے بارے میں مشہور ہے، اس کا تفصیلی واقعہ یہ ہے کہ کعب اور ان کے بھائی بجیر بن زہیر دربار نبوی میں حاضری کے ارادہ سے روانہ ہوئے راستہ میں کعب کے رجحان میں تبدیلی پیدا ہوئی اور انھوں نے بجیر سے کہا کہ: تم آگے جا کر ان پیغمبر سے ملو اور مجھے اپنی رائے سے مطلع کرو تا کہ میں بصیرت کے ساتھ کوئی فیصلہ کر سکوں، بجیر گئے اور جاتے ہی حلقہ بگوش اسلام ہو گئے، کعب کو جب یہ صورت حال معلوم ہوئی تو انھیں ناگوار گذرا، اور انھوں نے ایک قصیدہ کہہ ڈالا جس میں اپنے بھائی کے طرز عمل کی شکایت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہجو کا ارتکاب تھا، اشعار میں کسی چیز کا ذکر چونکہ نثر سے کہیں زیادہ اہم ہے اور اس زمانہ میں اشعار چونکہ زبان زد ہو جاتے تھے اسلئے ان اشعار کو عام انسانوں کیلئے دین حق قبول کرنے کی راہ میں رکاوٹ سمجھا گیا اور ہجو پر مشتمل ان اشعار کے جرم میں کعب کے خون کو مباح قرار دیا گیا، کعب کو جب یہ اطلاع پہنچی تو وہ گھبرا گئے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک مدحیہ قصیدہ کہا پھر لوگوں کی نظر سے بچ کر مسجد نبوی میں حاضر ہو گئے اور اپنا قصیدہ مدحیہ پیش کیا یہی قصیدہ ''بانت سعاد'' کے نام سے مشہور ہے اور اس کی تشبیب اور دیگر مضامین جاہلیت کے روایتی انداز پر ہیں۔ پہلا شعر ہے :

بانت سعاد فقلبی الیوم مبتول ❖ متم اثرھا لم یفد مکبول

سعاد مجھ سے جدا ہو گئی اور آج میرا دل اس کی محبت میں بیمار اور اس کے پیچھے ایسا پابہ زنجیر ہے کہ زر فدیہ بھی اس کی رہائی کیلئے منظور نہیں ہے۔ تشبیب کے تیرہ اشعار کے بعد پھر دور جاہلیت کے روایتی انداز کے مطابق اونٹنی کا تفصیلی تذکرہ ہے پھر انتالیسویں (۳۹) شعر سے پچاسویں (۵۰) شعر تک معذرت کا مضمون ہے جن میں یہ اشعار بھی ہیں :

انبئت ان رسول اللّٰہ اوعدنی ❖ والعفو عند رسول اللّٰہ مامول

مهلا هداک الذي اعطاک نافلة ❖ القرآن فیه مواعیظ وتفصیل

لا تاخذنی باقوال الوشاۃ فلم ❖ اذنب وقد کثرت فیّ الاقاویل

مجھے یہ بتلایا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دھمکی دی ہے حالانکہ عفو کی درخواست کا قبول ہو جانا بارگاہ نبوت میں عین متوقع ہے آپؐ ازراہ کرم نرمی اختیار فرمائیں آپؐ کو وہ ذات پاک صراط مستقیم پر رکھے جس نے آپؐ کو اس قرآن کریم کا عطیہ مرحمت فرمایا جس میں نصیحتیں اوراحکام کی تفصیل ہے۔ مجھے آپؐ چغلخوروں کے کہنے پر موردعتاب نہ گردانیں میں نے کوئی گناہ نہیں کیا میرے بارے میں بہت سی باتیں یونہی منسوب ہیں۔اس کے بعد اکیاونواں (۵۱) شعر آنحضرت ﷺ کی مدح میں ہے:

إن الرسول لنور یستضاء به ❖ وصارم من سیوف الهند مسلول

بیشک رسول اللہ ﷺ وہ نورتمام ہیں جن سے کائنات منور ہےاور وہ باطل کے حق میں ہندوستان کی شمشیر بے نیام ہیں۔

شاعر نے جب اپنا یہ قصیدہ سنایا تو باوجودے کہ یہ ادب جاہلی کی مکمل نمائندگی کررہا تھا اس میں سعاد کے تذکرہ سے تشبیب بھی تھی، اونٹنی کے اوصاف بھی تھے اس میں گریز بھی تھا اور اپنا مقصد یعنی اظہار ندامت اور درخواست عفو بھی تھی، لیکن ان تمام چیزوں کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شاعر کی سابقہ خطاؤں سے درگذر فرمایا اور اکیاونویں (۵۱) شعر پر آپؐ نے ایک چادر بھی انعام کے طور پر مرحمت فرمادی، اسی چادر کے عطیہ کے سبب یہ قصیدہ ''قصیدہ بردہ'' کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے اور یہی وہ مبارک چادر ہے جس کو حضرت معاویہؓ نے بیس یا تیس ہزار درہم میں خرید فرمایا تھا۔

حضرت کعب بن زہیرؓ کے اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ مقدس سے اچھے اشعار کے صلہ میں انعام مرحمت ہوا ہے اور اگر شعراء کرام کو ان کی قابل قدر اور صحیح ادبی خدمت پر انعامات سے بھی نوازا جائے تو اس کی گنجائش ہے۔

اسی ذیل میں حضرت عباس بن مرداسؓ کا وہ واقعہ بھی آتا ہے جس میں اگر چہ اشعار پر انعام تو نہیں دیا گیا لیکن منظوم شکایت کو حسنِ قبول سے نواز کر شکایت کا ازالہ کیا گیا ہے۔ یہ واقعہ مسلم شریف میں

مجمل اور احیاء العلوم میں مفصل مذکور ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ جب غزوۂ حنین کا مالِ غنیمت مسلمانوں کے درمیان تقسیم کیا گیا تو حضرت عباس بن مرداسؓ (یہ مشہور شاعرہ خنساء کے صاحبزادے ہیں) کو چار اونٹ دیئے گئے حضرت عباسؓ اونٹ لیکر چلے گئے اور ایک قصیدہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے استحقاق کی زیادتی کی شکایت کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا ان کی شکایت رفع کرو چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ انھیں اپنے ساتھ لے گئے۔ انھوں نے سو (۱۰۰) اونٹ اپنے لئے پسند کئے اور بہت خوش ہوئے۔

اس واقعہ سے اہل ادب کی قدردانی اور اہل نظر کی جانب سے ان کی ہمت افزائی کا سبق بھی ملتا ہے۔

زبان مبارک پر آنے والے چند اشعار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر دوسروں کے اشعار آسکتے ہیں یا نہیں اس سلسلے میں اگرچہ اختلاف نقل کیا جاتا ہے، لیکن صحیح روایات بتلاتی ہیں کہ ایسا ہوا ہے، امام بخاری نے الادب المفرد میں اور امام ترمذی نے اپنی سنن میں حضرت مقدام بن شریح کی یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت شریح نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر کوئی شعر جاری ہوا ہے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ہاں! آپؐ ابن رواحہؓ کا یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

ستبدی لک الأیام ما کنت جاهلا ❖ ویاتیک بالاخبار من لم تزود

گردشِ ایام تمہیں بہت سے نامعلوم حقائق سے آگاہ کردے گی اور تمہیں اطلاعات وہ شخص بہم پہنچائے گا جسے تم نے کچھ عطا نہیں کیا ہے، اسی طرح مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شعراء نے جو مضامین باندھے ہیں ان میں سب سے سچی بات لبید کی ہے۔

الا کل شيءٍ ما خلا الله باطل ❖ وکل نعیم لامحالة زائل

خبردار کہ ذاتِ خداوندی کے علاوہ ہر چیز بے بنیاد اور یہاں کی ہر نعمت یقیناً زوال پذیر ہے۔ روایت میں ہے کہ آپؐ کی زبان مبارک سے امیہ بن صلت کا یہ شعر بھی سنا گیا۔

إن تغفر اللّٰھم تغفرجما ❖ وای عبد لک لا الما

اے میرے پروردگار ! تو اگر مغفرت فرمائے گا تو تیری مغفرت بہت وسیع ہے اور تیرے کس بندے سے گناہ سرزد نہیں ہوتا؟ ان اشعار سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ آپ کے ذوق ادبی کو کیا مضامین پسند ہیں، یہ وہ مضامین ہیں جن میں صداقت وواقعیت ہے، جن میں توحید کی تعلیم ہے، جن میں دنیا کی فنا پذیری کا ذکر ہے، جن میں مغفرت خداوندی کا مضمون ہے، جن میں اعتراف گناہ کی حقیقت ہے، اور یہی وہ مضامین ہیں جن کی تعلیم واشاعت آپ کے مقصد بعثت سے براہ راست تعلق رکھتی ہے، پھر یہ کہ یہ مضامین جس ادبی اسلوب میں بیان کئے گئے ہیں اس کے کرشمے خود دامن دل کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں۔

زبان مبارک پر جاری ہونے والی منظومات میں اُن رجزیہ کلمات کا تذکرہ بھی موزوں معلوم ہوتا ہے جو مختلف موقعوں پر بے ساختہ سنے گئے اور ان سے صحابۂ کرام کے جوشِ عمل میں بھی اضافہ ہوا اور نظم کی صورت میں بھی اس مقصد کی طرف اشارے پائے گئے، جس کے لئے آپ دنیا میں تشریف لائے تھے، ان رجزیہ کلمات میں وہ شعر بھی ہے جو غزوۂ حنین کے موقع پر آپؐ کی زبانِ مبارک پر جاری ہوا۔

أنا النبي لا کذب ❖ أنا ابن عبد المطلب

دنیا یہ بات باور کرلے کہ میں بیشک نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا فرزند ہوں۔

غزوۂ خندق کے موقع پر مٹی منتقل کرتے ہوئے شکم مبارک غبار آلود ہوگیا تو آپؐ کی زبان مبارک پر یہ رجزیہ کلمات جاری ہوئے :

واللّٰہ لو لا اللّٰہ ما اھتدینا ❖ ولا تصدقنا ولاصلینا

وثَبِّت الاقد ام إن لاقینا ❖ ان الاولیٰ قد بغوا علینا

وإذا ارادوا فتنۃ ابینا

بخدا اگر فضل خدا شامل حال نہ ہوتا تو ہم ہدایت یاب نہ ہوتے، نہ صدقہ کی توفیق ہوتی نہ نماز کی سعادت ملتی۔ اے پروردگار! اگر مڈبھیڑ کا موقع ہوتو ہمیں ثابت قدم رکھنا، یہ لوگ بلاشبہ آمادۂ ظلم نظر آتے ہیں، مگر ان کی فتنہ پروری ہمارے لئے قابل تسلیم نہیں ہے۔

انہی رجزیہ کلمات میں وہ ارشاد بھی ہے جسے امام بخاریؒ نے حضرت جندبؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک مرتبہ آپؐ کا پاؤں پھسل گیا پتھر کی ضرب سے آپؐ کی انگلی خون آلود ہوگئی تو ارشاد فرمایا :

هل أنت إلا أصبع دميت ❖ وفي سبيل اللّٰه ما لقيت

تو صرف ایک انگلی ہے جو خون آلود ہوگئی ہے اور تجھے جو بھی صدمہ پہنچا وہ سب راہ خدا میں ہے۔

زبان پر جاری ہونے والے اشعار ہی کے ذیل میں اس واقعہ کا تذکرہ بھی مناسب معلوم ہوتا ہے، جس میں آپؐ نے اگرچہ شعر پڑھا نہیں ہے لیکن آپؐ نے جس شعر کی طرف اشارہ فرمایا تھا جب صحابۂ کرام نے اس کو پڑھا تو آپؐ نے تصدیق فرمائی۔

ابن ہشام نے اس واقعہ کو تفصیل سے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ خشک سالی کی زد میں آ گیا، اہل مدینہ نے آپؐ سے دعا کی درخواست کی، آپؐ منبر پر تشریف لے گئے، دعا شروع کی، اور ابھی آپؐ منبر سے اترے بھی نہ تھے کہ رحمت خداوندی کا نزول ہونے لگا، بارش اس قدر تیز تھی کہ کھلے میدان میں رہنے والوں کے غرقاب ہونے کا خطرہ پیدا ہوگیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ صورتِ حال معلوم ہوئی تو آپؐ نے فرمایا "اللّٰهم حوالينا لا علينا". اے اللہ! گردونواح میں برسے، ہم پر نہیں، چنانچہ پھر بادل چھٹ گئے اور قرب وجوار کی پہاڑیاں عمامہ کی کلغی کی طرح نظر آنے لگیں، اس موقع پر آپؐ نے فرمایا کہ اگر ابوطالب زندہ ہوتے تو بہت خوش ہوتے، ایک صحابیؓ نے عرض کیا شاید آپؐ کا اشارہ حضرت ابوطالب کے اس شعر کی طرف ہے :

وابيض يستسقى الغمام بوجهه ❖ ثمال اليتامىٰ عصمة للأرامل

اور وہ حسنِ مجسم جن کے روئے انور کے صدقہ میں بارش کی دعا مقبول ہو جائے وہ یتیموں کا سہارا اور بیواؤں کی عصمت کے محافظ ہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا بے شک میری مراد اسی شعر سے ہے۔

مندرجہ بالا اشعار اور روایات سے بخوبی معلوم کیا جا سکتا ہے کہ شعر مطلقاً کوئی مذموم چیز نہیں بلکہ بسا اوقات انسان کے ضمیر کو جھنجھوڑنے، اس کے وجدان کو بیدار کرنے اور اس کے شعور کو حساس بنانے کے لئے اس کی ضرورت پڑتی ہے اور ایسے مواقع پر شعر سے کام لینا نہ صرف یہ کہ جائز بلکہ اسوۂ نبوت کی روشنی میں مستحسن بھی ہے۔

صحابۂ کرامؓ کا طرز عمل

اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل کے ساتھ صحابۂ کرام کا تعامل بھی پیش نظر رکھنا مفید مطلب معلوم ہوتا ہے، اس لئے کہ امت میں صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں جن کے نقوشِ قدم کو صراطِ مستقیم کے لئے رہنما قرار دیا گیا ہے، ذوقِ شعری میں ان بزرگوں کا طرز عمل دیکھنے کے لئے مسند بن ابی شیبہ میں حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰنؒ کی روایت پڑھئے۔ کہ ''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اہل عرب کے طرز عمل سے بالکل الگ اور قطعا بے ذوق نہیں تھے۔ وہ اپنی مجلس میں اشعار بھی پڑھتے تھے اور دورِ جاہلیت کا تذکرہ بھی ان کے یہاں ہو جاتا تھا''۔

اسی طرح حضرت جابر بن سمرہؓ سے ترمذی شریف میں موجود ہے :

کان اصحاب رسول اللّٰہ یتذاکرون الشعر وحدیث الجاھلیة عند رسول اللّٰہ فلا ینھاھم وربما یتبسّم. (ترمذی شریف)

صحابہ کرام، مذاکرۂ شعر اور دورِ جاہلیت کی باتوں کا تذکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کرتے تھے آپؐ نہ صرف یہ کہ ان کو منع نہیں کرتے تھے بلکہ کبھی کبھی تبسم لب مبارک پر کھیل جاتا تھا۔

حضرت مطرفؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمران بن حصینؓ کی معیت میں کوفہ سے بصرہ تک کا سفر کیا شاید ہی کوئی منزل ایسی ہو جہاں وہ اترے ہوں اور مجھے شعر نہ سنایا ہو۔ تاریخ و ادب کی کتابوں میں صحابۂ کرام اور تابعین عظام کے ہزاروں اشعار موجود ہیں، بلکہ اہل علم مسلمانوں نے تو دورِ جاہلیت کے ادب کی بڑی حفاظت کی ہے اور اس کی بڑی وجہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباسؓ کے ان ارشاداتِ سے معلوم ہوتی ہے جن میں وہ فرماتے ہیں۔ ''کتاب اللہ میں اگر کوئی بات تمہاری سمجھ میں نہ آئے تو اس کو عرب کے اشعار میں تلاش کیا کرو اس لئے کہ اشعار عرب کے دیوان ہیں''۔

صوفیاء کرام کے قافلہ سالار حضرت سعید بن المسیبؒ کا رجحان ان کے اس اشارے سے واضح ہوتا ہے، کہ ان سے ایک موقع پر عرض کیا گیا کہ عراق میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو شعر پڑھنے کو برا سمجھتے ہیں، ارشاد فرمایا، یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے زہد و عبادت کو عجم سے درآمد کیا ہے۔

صحابۂ کرام اوران کے بعداہل حق کی زندگی میں شعروادب کا کیامقام رہاہےاس کے بیان کے لئے بڑی تفصیل کی ضرورت ہے لیکن یہ مضمون ہمارے اصل مضمون سے زائد ہےاس لئے اس معمولی تذکرے پر بات ختم کی جاتی ہے۔

مشرکین کی ہجو،اورشعراءانصارکادفاع

دربارِ رسالت سے شعروادب کا ایک اور بھی تعلق ہے کہ اس کے ذریعہ مسلمانوں اورخود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر کیئے گئے حملوں کا دفاع کیا گیا،اوراس کی ضرورت اس وقت پیش آئی جب مشرکین مکہ نے محض میدانِ جنگ میں شمشیروسنان کے معرکہ پر اکتفاءنہیں کیا بلکہ اس معرکۂ حق وباطل میں ان باطل پرستوں نے زبان وتخیل کی طاقتوں کوبھی کام میں لاناشروع کیااوراپنے عہد کے شعراءاورخطیب حضرات کی صلاحیتوں کے ذریعہ مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے قدم روکنے کی کوشش کی،اس سلسلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طرزعمل معلوم کرنے کے لئے طبرانی میں حضرت عماربن یاسرؓ کی روایت ملاحظہ فرمایئے :

لما هجانا المشركون قال رسول الله ﷺ : قولوا لهم كما يقولون.

جب مشرکین نے ہماری ہجو میں کہنا شروع کیا تو آپؐ نے فرمایاتم بھی ترکی بہ ترکی جواب دو۔

حضرت محمد بن سیرینؒ سےابن وہبؒ اورعبدالرزاقؒ فرماتے ہیں کہ جب مشرکین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں اشعار کہےتو مہاجرین نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ حضرت علیؓ کوان کی ہجو میں اشعار کہنے کاحکم کیوں نہ دے دیں؟ آپؐ نے ارشادفرمایا:نہیں، بلکہ جن لوگوں نے دست وبازو سے اسلام کی مدد کی ہے وہی لوگ زبان کے ذریعہ یہ خدمت کرنے کے حق دار ہیں۔انصارسمجھ گئے کہ آپؐ کی مراد ہماری ذات سے ہے، انھوں نے حضرت حسان بن ثابتؓ کا نام اس خدمت کے لئے پیش کیا، حضرت حسانؓ نے عرض کیا: کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے جوخدمت میرے سپرد کی ہے وہ میرے لئے صنعاءاوربصرہ کی حکومت سے زیادہ عزیز ہے،آپؐ نے فرمایا:تم ہی اس کے حقدار ہو۔ پھرحضرت حسانؓ نے عرض کیاکہ مجھے قریش کے نسب کی خبرنہیں اورہجو میں کہنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے آپؐ نے حضرت ابوبکرصدیقؓ سے کہا کہ انھیں اس سلسلے میں معلومات فراہم کرو، پھرآپؐ نے

حضرت حسانؓ سے فرمایا کہ جب قریش کے نسب میں ہجو کا مضمون باندھو گے تو میرے بارے میں کیا کرو گے؟ حضرت حسانؓ نے کہا کہ میں آپ کی ذاتِ اقدس کو اس طرح صاف بچالوں گا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا درست ہے۔ جاؤ اور رسولِ خدا کی جانب سے مدافعت کرو اور آپؐ نے یہ دعا بھی دی کہ اے اللہ! جبریل امین کے ذریعہ ان کی مدد فرما۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس خدمت گذاری میں حضرت عبداللہ بن رواحہؓ، حضرت کعب بن مالکؓ اور دوسرے بعض صحابۂ کرامؓ شریک تھے اور حضرت حسانؓ کی اس جلیل القدر خدمت کی وجہ سے آپؐ نے مسجد نبوی میں ایک منبر بنوادیا تھا تا کہ وہ اس پر بیٹھ کر اشعار سنایا کریں، مشرکین کی ہجو میں کہے گئے اشعار کے بارے میں آپؐ نے ارشاد فرمایا:

شعر هولاء النفر اشد علی قریش من نضح النبل.   ان لوگوں کے اشعار قریش کے دلوں پر تیر کی ضرب سے زیادہ کام کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قریش کی ہجو سے منع کرنا چاہا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا:

خل عنهم یا عمر! فلهوا سرع فیهم من نضح النبل.   عمر! رہنے دو، یہ اشعار قریش کے دل میں تیر کی ضرب سے بھی زیادہ مؤثر ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت حسان بن ثابتؓ ایک بار مسجد نبوی میں اشعار سنا رہے تھے، حضرت عمرؓ کا ادھر سے گذر ہوا تو انھوں نے حضرت حسانؓ کو چھیڑا اور فرمایا کیا بوڑھی اونٹنی کی طرح منہ سے جھاگ اڑا رہے ہو؟ حضرت حسانؓ نے جواب دیا۔ عمر! کیا کہتے ہو؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے اسی مسجد نبوی میں اس ذات اقدس کے سامنے اشعار سنائے ہیں جو تم سے کہیں زیادہ بہتر تھے؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا تم نے صحیح کہا اور خاموش ہو گئے۔

اس مختصر روداد سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ابتداء اسلام میں شعراء اسلام نے کس طرح زبان وادب کے ذریعہ حریم اسلام کی حفاظت کی، مشرکین کے اٹھائے ہوئے گندے سیلاب پر بند باندھا اور ناموسِ رسالت کا تحفظ کر کے کس کس طرح اپنے نامۂ اعمال کو روشن و منور فرمایا۔

قرآن وحدیث میں شعر کی مذمت اور اس کا صحیح مصداق

دربار رسالت میں شعراور شعراء کی اس درجہ پذیرائی، اور شعر کے ذریعہ گلستانِ اسلام کی چمن بندی کے کامیاب تجربہ کے باوجود ذوق سلیم سے محروم کچھ لوگ شعر کی مذمت کے لئے قرآن وحدیث سے استدلال کرڈالتے ہیں، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر ان حضرات کے استدلال کا بھی مختصر جائزہ لے لیا جائے، ان حضرات کے پاس تین استدلال بظاہر مضبوط ہیں۔

(۱) قرآن کریم میں سورۃ الشعراء میں فرمایا گیا :

وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ، اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ، وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَايَفْعَلُوْنَ. (الشعرآء : ۲۲۴ – ۲۲۶)

شعراء کی پیروی صرف بے راہ لوگ کرتے ہیں کیا تم نے غور نہیں کیا؟ کہ یہ ہر وادی میں بھٹکتے ہیں اور یہ وہ کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔

(۲) سورۂ یٰسین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا۔

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ. (یٰسٓ : ۶۹)

نہ ہم نے انھیں شعر گوئی سکھائی اور نہ وہ آپ کے مناسب ہے یہ تو خالص نصیحت اور واضح قرآن ہے

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بخاری اور مسلم میں بسند صحیح روایت ہے :

لان يمتلىء جوف رجل فيحا يريه خير من ان يمتلى شعراً. (بخاری، مسلم)

کسی شخص کے پیٹ کا پیپ سے بھر کر اسے فاسد کر دینا اس سے بہتر ہے کہ وہ اشعار سے پر ہو۔

یہ ہیں وہ نصوص جن سے بظاہر شعر کی مذمت پر استدلال کیا جا سکتا ہے لیکن حقیقت پسندانہ جائزہ اس کا جواز فراہم نہیں کرتا، جہاں تک پہلی آیت کا تعلق ہے تو خود اسی آیت میں استثناء موجود ہے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا. (الشعرآء : ۲۲۷)

مگر وہ لوگ جو ایمان لائیں اور انھوں نے نیک کام کئے اور اللہ کا بہت ذکر کیا اور اپنے اوپر کئے گئے ظلم کا بدلا لیا۔

اس کا مفہوم یہ ہوا کہ ”وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ“ (الشعرآء : ۲۲۴) عام نہیں ہے بلکہ اس سے مراد وہ شعراء ہیں جو ایمان کی دولت سے محروم ہیں، عمل صالح کی توفیق ان سے سلب کر لی گئی ہے، ذکر خداوندی سے ان کے دل کی کائنات منور نہیں ہے، اور مظلوم ہو کر انتقام کی روش پر نہیں بلکہ ظالم ہو کر زبان وادب کو لوگوں کی عزت لوٹنے کے لئے استعمال کرتے ہیں، پھر اگر حکم کو علت کی بنیاد پر عام کیا جائے تو اس سے مراد وہی لوگ ہو سکیں گے جو ان ظلم پیشہ، عمل صالح اور ذکر الٰہی سے محروم کافر شعراء کے نقش قدم پر چل کر شعر کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچا رہے ہوں، جیسا کہ مسند ابن ابی شیبہ میں موجود ہے کہ جب ”وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ“ (الشعرآء : ۲۲۴) کا نزول ہوا تو حضرت عبداللہ بن رواحہؓ، حضرت حسانؓ اور حضرت کعب بن مالکؓ روتے ہوئے دربار رسالت میں حاضر ہوئے، عرض کیا آپ کو معلوم ہے کہ ہم بھی شعر کہتے ہیں آپ نے فرمایا اس کے بعد کی آیت بھی تو پڑھو ” اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ“ اور ” وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا“ (الشعرآء : ۲۲۷) کا مصداق تم نہیں ہو تو پھر کون ہے ؟۔

شرح السنہ میں امام بغویؒ نے حضرت کعب بن مالکؓ سے اور ابن عبدالبرؒ نے الاستیعاب میں نقل کیا ہے کہ جب آیت کریمہ ”وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ“ (الشعرآء : ۲۲۴) کے نزول کے بعد میں نے آنحضرت ﷺ سے شعر کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ”إن المؤمن يجاهد بسيفه ولسانه“ کہ ”مومن تلوار سے بھی جہاد کرتا ہے اور زبان سے بھی“۔

دوسرا استدلال اس سے بھی زیادہ کمزور ہے، اس آیت کریمہ میں یہ فرمایا جا رہا ہے کہ شعر آپ کی ذاتِ اقدس کے لئے موزوں نہیں تھا اس لئے ہم نے آپ کو یہ سکھلایا ہی نہیں، گویا قرآن کریم کو شاعری یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شاعر کہنے والے بالکل خلاف حقیقت بات کہہ رہے ہیں یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کتابت کے بارے میں فرمایا گیا :

مَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ. (العنکبوت : ۴۰)	نہ آپ اس سے پہلے کوئی کتاب پڑھتے تھے اور نہ اپنے داہنے ہاتھ سے لکھتے تھے تب تو یہ جھوٹے لوگ شبہ میں پڑ جاتے۔

لیکن آج تک کسی نے اس آیت کریمہ سے کتابت کی مذمت پر استدلال نہیں کیا، پھر نہ معلوم کیا جواز ہے کہ اسی طرح کی دوسری آیت سے اشعار کی مذمت پر استدلال کیا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ بعض چیزیں وحی کی حفاظت کے نقطۂ نظر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے موزوں نہیں سمجھی گئیں، ان میں کتابت بھی ہے اور شعر گوئی بھی، کہ آپ کا مشغلۂ کتابت یا شعر گوئی ہو تو باطل پسندوں کو وحی میں تشکیک کی ذہنیت پیدا کرنے کا موقع مل سکتا ہے، وہ کہہ سکتے ہیں کہ کوئی پرانا نوشتہ ان کے ہاتھ آ گیا ہے یا یہ کہ شعر گوئی سے ترقی کر کے اب یہ معجزانہ نثر لکھنے لگے ہیں، اس لئے آپ کو ان چیزوں سے الگ رکھا گیا، لیکن امت کے دوسروں کے کتابت یا شعر گوئی کے مشغلہ سے یہ مصلحت فوت نہیں ہوتی اس لئے ان چیزوں کو حدود شرعیہ میں رہتے ہوئے اختیار کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔

جہاں تک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا معاملہ ہے تو اس کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ارشاد بھی ملاحظہ فرمائیے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس روایت کی اطلاع ہوئی تو انھوں نے فرمایا:

انّ ابا هريرة لم يحفظ وانّما قال الرسول من ان يمتلي شعرا هجيت به.

حضرت ابو ہریرہؓ کو ٹھیک محفوظ نہیں ہے آپ نے ان اشعار کے بارے میں فرمایا تھا جن میں آپؐ کی ہجو کی گئی ہو۔

پھر یہ کہ اصول کلی کے طور پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت دار قطنی میں موجود ہے کہ آپؐ کے سامنے شعر کا ذکر ہوا تو فرمایا:

هو كلام فحسنه حسن وقبيحهٗ قبيح.

یہ بھی کلام کی ایک قسم ہے اس کے اچھے کو اچھا اور بُرے کو بُرا کہا جائیگا۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی حضرت عروہؓ سے مرسلاً اس کو نقل کیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

يارب صلِّ وسلم دائماً ابدا ❖ على حبيبك خير الخلق كلهمٖ

❑❖❑

شاعر رسولؐ

سیدنا حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ

از: حضرت مولانا سید اشہد رشیدی صاحب مہتمم جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

کوئی بھی تحریک خواہ مذہبی ہو یا سیاسی اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتی جب تک کہ کچھ مخلص افراد اس کی بھرپور حمایت اور تائید کے ساتھ ساتھ معاندین اور مخالفین کا دنداں شکن جواب دیکر دفاعی میدان میں اپنے جوہر دکھانے کے لئے نہ اتر آئیں۔ اسلام کے ذریعہ شروع کی گئی توحید ورسالت کی تحریک کو پروان چڑھانے کے لئے اللہ رب العزت نے ہر میدان کے ماہرین کو اپنے محبوب نبیؐ کے اردگرد جمع فرمادیا، جنھوں نے علم وعمل، جنگ وجدال، قول وفعل، حکومت واقتدار، ہر میدان میں اپنے آپ کو ثابت قدم رکھتے ہوئے توحید ورسالت کی مدنی تحریک کو دنیا کے گوشے گوشے تک پہونچا کر کے اپنی عظیم صلاحیت اور نبیؐ برحق کی نبوی تربیت کے کیمیا اثر ہونے کا دنیا سے لوہا منوالیا، ان جانبازوں نے صرف آپ کے کردار کی پیروی ہی نہیں کی ہے بلکہ آپ کی طرف سے دفاع کرتے ہوئے دشمنوں کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور بھی کردیا اور سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر آپ کی ہر چہار جانب سے بھرپور حفاظت کر کے مقام صحابیت کا حق ادا کردیا۔ انہی مخلصین میں سیدنا حضرت حسان بن ثابت انصاریؓ کا نام آتا ہے جنھوں نے اسلام کی تائید اور دشمنوں کو منہ توڑ جواب دینے کے لئے تیر وتلوار کے بجائے زبان وقلم کا استعمال کیا اور شعر وشاعری کے ذریعہ نبیٔ رحمتؐ کی مدح وثنا کرنے کے ساتھ ساتھ پیغمبرؑ کی ذات والاصفات پر اشعار کے ذریعہ کئے جانے والے حملوں کا بھرپور جواب دے کر مدینے سے اٹھنے والی توحید ورسالت کی تحریک کی زبردست تائید فرمائی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابتؓ کی قدردانی اس درجہ فرمایا کرتے تھے کہ جب وہ مسجد نبوی میں کھڑے ہوکر کافروں کے مذمتی اشعار کا جواب دیا کرتے تھے تو آپ ان کے اعزاز میں منبر رکھنے کا حکم دیتے اور حضرت حسان بن ثابتؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اس پر کھڑے ہوکر اشعار پڑھا کرتے تھے نیز ان کی حوصلہ افزائی کے لئے دعائیہ کلمات بھی ارشاد فرماتے۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :

إن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم كان يضع لحسان بن ثابتؓ منبراً في المسجد ينشد عليه الاشعار قالت : وقال رسول اللّٰه : ”اللّٰهم أيده بروح القدس مانافح عن نبيک“. (المعجم الكبير ۳۷)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابتؓ کیلئے مسجد نبوی میں منبر رکھا کرتے تھے جس پر وہ اشعار پڑھا کرتے تھے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آپؐ نے حضرت حسانؓ کو دعا دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اے اللہ! جب حسان تیرے نبی کی طرف سے دفاع کیا کریں تو آپ روح القدس (حضرت جبرئیلؑ) کے ذریعہ ان کی تائید اور اعانت فرمایا کریں۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ پوری طرح عشق نبوی ﷺ سے سرشار تھے ان کے اشعار کا ہر ہر مصرعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں پوری طرح ڈوبا ہوا نظر آتا ہے، کہیں وہ مشرکین کو عار دلاتے نظر آتے ہیں، تو کہیں آقائے دوجہاں کے فضائل ومناقب ذکر کرتے دکھائی دیتے ہیں، کسی موقع پر جذبات کی رو میں بہہ کر کے اپنا سب کچھ نبی ﷺ کے قدموں میں نچھاور کرتے چلے جاتے ہیں، تو کہیں رسول اللہ ﷺ کی ذات عالی مقام کے عظیم مرتبہ سے دنیا والوں کو روشناس کراتے ہیں، چنانچہ اگر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے درج ذیل اشعار پر نظر ڈالی جائے تو مذکورہ بالا تمام خوبیاں ایک ایک کر کے سامنے چلی آئیں گی آپ ﷺ کفار ومشرکین کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں :

هجوت محمدا فاجبت عنه ❖ وعند اللّٰه في ذاک الجزاء

ترجمہ : تم نے نبی آخر الزماںؐ کی ہجو کی ہے میں آپؐ کی طرف سے جواب دیتا ہوں۔ اور میں اس کا بدلہ دنیا میں نہیں چاہتا، کیوں کہ مجھے یقین ہے کہ اللہ کے یہاں مجھے اس کے بدلے میں اجر عظیم ملے گا۔

هجوت محمدا برا حنيفا ❖ رسول اللّٰه شيمته الوفاء

ترجمہ : تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کی ہے جو حسن سلوک کرنے والے اور دین حق کے علمبردار ہیں، وہ اللہ کے رسول ہیں وفا شعاری ان کی خصلت ہے۔

فان ابي و والدتي وعرضي ❖ لعرض محمد منكم وقاءُ

ترجمہ : میرے ماں باپ اور میری عزت وآبرو تمام کی تمام چیزیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو تم سے محفوظ رکھنے کے لئے نچھاور ہیں۔

فمن یھجو رسول اللّٰہ منکم ❖ ویمدحہ وینصرہ سواء

ترجمہ : تم میں سے اگر کوئی رسول اللہ کی ہجو کرتا ہے تو (یہ جان لے) کہ آپ کے مرتبہ عالی میں کسی کی حمد وثنا سے کوئی اضافہ نہیں ہوگا اور کسی کی ہجو اور مذمت سے کوئی کمی نہیں آئے گی، گویا تعریف وتوصیف اور ہجو اور مذمت آپ کے حق میں برابر ہیں۔(المعجم الکبیر)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ شعراء صحابہ میں سے تھے اور اپنے ہم عصروں پر فضیلت رکھتے تھے آپ کے دور میں نعتیہ کلام حضرت کعب بن مالک اور حضرت عبداللہ ابن رواحہ بھی کہا کرتے تھے لیکن شاعرانہ مہارت اور فی البدیہ، برمحل موضوع کی مناسبت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف، اسلام کی سربلندی اور مشرکین کا جواب دینے کے لئے آپ کا کلام بے مثل ہے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی فضیلت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

فضل حسانؓ الشعراء بثلاث ــــ حضرت حسان بن ثابتؓ کو دیگر شعراء پر تین وجوہات کی بناء پر فضیلت حاصل ہے۔

(۱) کان شاعر الانصار فی الجاھلیة ــــ وہ زمانہ جاہلیت میں انصار کے شاعر تھے۔

(۲) وشاعر النبي صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی النبوة ــــ اور زمانہ نبوت میں شاعر رسولؐ بنے۔

(۳) وشاعر الیمن کلھا فی الاسلام ــــ اور اسلامی دور میں شاعر یمن کا لقب پایا۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عمر ایک سو بیس (۱۲۰) سال کی ہوئی دور صحابہ میں چار لوگ ایسے گذرے ہیں جنھوں نے ۱۲۰ رسال کی عمر پائی۔(۱) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ (۲) حضرت خویطب بن عبدالعزیٰ رضی اللہ عنہ (۳) حضرت سعید بن یربوع رضی اللہ عنہ (۴) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ۔

صاحب دیوان حسان نے شیخ شمس الدین الذہبیؒ کے حوالے سے ایک غیبی لطیفہ ذکر کرتے ہوئے نقل کیا ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ اور ان کے والد، دادا، اور پردادا چاروں کی عمر ۱۲۰ رسال کی ہوئی ہے۔

قال الشيخ شمس الدين الذهبی بلغنا ان حسانا واباه وجده وجد ابيه عاش كل منهم مأة وعشرين سنة. (ديوان حسان بن ثابت ص: ۷)

شیخ شمس الدین الذہبی فرماتے ہیں کہ ہم تک یہ بات پہونچی ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ اور ان کے والد، دادا، اور پردادا میں سے ہر ایک کی عمر ۱۲۰/سال کی ہوئی ہے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ساٹھ سال زمانہ جاہلیت میں گذارے اور ساٹھ سال حلقۂ بگوش اسلام ہوکر رہے۔

آپؓ کی وفات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سن ۴۰/یا ۵۰ھ میں ہوئی، اس طرح دین اسلام کا یہ مجاہد، نبی کریم ﷺ کا سچا عاشق، اپنی زبان وقلم سے توحید ورسالت کی تحریک کو جلا بخشنے والا، مخلص اس دار فانی سے کوچ کرکے دار بقا کی طرف چل دیا اور اپنے پیچھے آنے والی امت کو نجات وکامیابی اور رضائے الٰہی کی روشن راہ دکھا گیا **فجزاه اللّٰه احسن الجزاء**۔ محبوب کائناتؐ کے عشق ومحبت میں درج ذیل اشعار گنگناتا رحمت حق سے جاملا:

وَاَحۡسَنَ مِنۡکَ لَمۡ تَرَ قَطُّ عَيۡنِيۡ ❖ وَاَجۡمَلَ مِنۡکَ لَمۡ تَلِدِ النِّسَاءُ

میری آنکھوں نے آپؐ سے زیادہ حسین کوئی شخص نہیں دیکھا، اور عورتوں نے آپؐ سے زیادہ خوبصورت کوئی انسان نہیں جنا

خُلِقۡتَ مُبَرَّءً اً مِّنۡ کُلِّ عَيۡبٍ ❖ کَاَنَّکَ قَدۡ خُلِقۡتَ کَمَا تَشَاءُ

آپؐ کو ہر عیب اور گناہ سے پاک اور منزہ پیدا کیا گیا ہے، گویا کہ آپؐ کی خواہش کے مطابق آپؐ کی تخلیق ہوئی ہے

وصلى الله على النبي الكريم

❑❑❑

نَعتُ النّبِی صَلّی اللّٰہ عَلیہ وَسلّم :

آیات قرآنیہ کی روشنی میں

جمع وترتیب : مولانا سید حسن ثنی ندوی

قرآن کریم میں جابجا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات عالیہ بیان کی گئی ہیں جس کا اندازہ ذیل کی آیات سے لگایا جاسکتا ہے :

(۱) وہ مصطفیٰ ہیں ------- اِنَّ اللّٰہَ اصۡطَفٰۤی اٰدَمَ وَنُوۡحًا وَّاٰلَ اِبۡرٰہِیۡمَ (آل عمران/۳۳)

(۲) مجتبیٰ ہیں ---------- وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجۡتَبِیۡ مِنۡ رُّسُلِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ (آل عمران/۱۷۹)

(۳) احمد ہیں ---------- وَمُبَشِّرًا بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ (صف /۶)

(۴) محمد ہیں ----------- مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ (فتح /۲۹)

(۵) یٰسٓ ہیں ----------- یٰسٓ، وَالۡقُرۡاٰنِ الۡحَکِیۡمِ، اِنَّکَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ (یٰسٓ /۱)

(۶) طٰہٰ ہیں ----------- طٰہٰ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰۤی (طٰہٰ /۱)

(۷) کملی والے ہیں ----- یٰۤاَیُّہَا الۡمُزَّمِّلُ (مزمل /۱)

(۸) چادر والے ہیں ---- یٰۤاَیُّہَا الۡمُدَّثِّرُ (مدثر /۱)

(۹) نبی امی ہیں -------- اَلَّذِیۡنَ یَتَّبِعُوۡنَ الرَّسُوۡلَ النَّبِیَّ الۡاُمِّیَّ (اعراف/۱۵۷)

(۱۰) داعی الی اللہ ہیں --- وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذۡنِہٖ (احزاب /۴۵)

(۱۱) ہادی ومنذر ہیں ---- اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُنۡذِرٌ وَّلِکُلِّ قَوۡمٍ ہَادٍ (رعد /۷)

(۱۲) روشن چراغ ہیں ---- وَسِرَاجاً مُّنِیراً (احزاب/۴۶)

(۱۳) شاہد ہیں --------- اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّراً وَّنَذِیْرًا (احزاب /۴۶)

(۱۴) بشیر ونذیر ہیں------ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا (سبا /۲۸)

(۱۵) مزکیّ نفوسِ انسانی ہیں وَیُزَکِّیْهِمْ (آل عمران/۱۶۴)

(۱۶) معلّمِ کتاب وحکمت ہیں وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ (آل عمران/۱۶۴)

(۱۷) نور(معنوی)ہیں -- قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ (مائدہ /۱۵)

(۱۸)غلط بندھنوں سے نجات دہندہ ہیں وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلَالَ الَّتِیْ کَانَتْ عَلَیْهِمْ (اعراف/۱۵۷)

(۱۹) تاریکیوں سے نکالنے والے ہیں لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ (ابراہیم /۱)

(۲۰) وہی ہر بات کے شارح ہیں لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَانُزِّلَ اِلَیْهِمْ (نحل /۴۴)

(۲۱) حامل صدق ہیں ---- وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ (زمر /۳۳)

(۲۲) مرکزِحق ہیں------- یٰاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَ کُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّکُمْ (نساء/۱۷۰)

(۲۳) برہان ہیں ------- قَدْ جَاءَ کُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ (نساء/۱۷۵)

(۲۴) حاکم برحق ہیں---- لِتَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَا اَرٰکَ اللّٰهُ (نساء/۱۰۵)

(۲۵)صاحب قولِ فیصل ہیں وَمَاکَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَامُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَی اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ

اَمْراً اَنْ یَّکُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ (احزاب/۳۶)

(۲۶) سراپاہدایت ہیں --- وَاِنَّهٗ لَهُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ (نمل /۷۷)

(۲۷) سراپارحمت ہیں ---- وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ. (انبیا /۱۰۷)

(۲۸) رؤف ورحیم ہیں --- حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ (توبہ /۱۲۸)

(۲۹) تمہارے گواہ ہیں --- لِیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِیْدًا عَلَیْکُمْ (حج /۷۸)

(۳۰)صاحب خلق عظیم ہیں- اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (قلم /۴)

(۳۱) اول المسلمین ہیں --- وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ (انعام ۱۶۳)

(۳۲) اول المؤمنین ہیں --- اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ (بقرہ ۲۸۵)

(۳۳) خاتم النبین ہیں --- وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (احزاب ۴۰)

(۳۴) عبد (کامل) ہیں --- سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْریٰ بِعَبْدِهٖ لَیْلاً (بنی اسرائیل ۱)

(۳۵) صاحب کوثر ہیں --- اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ (کوثر ۱)

(۳۶) صاحب رفعت شان وشہرت عام وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ (انشراح ۴)

(۳۷) ایمان والوں کی جان سے بھی زیادہ عزیز اور پیارے اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (احزاب ۶)

یارب صلِّ وسلم دائمًا أبدا ❖ علی حبیبک خیر الخلق کلهم

نَعتُ النّبِی صَلّی اللّٰہ عَلیہِ وَسلّم :

شرائط وآداب

مولانا ولی اللہ ولیؔ عظیم آبادی (مقیم مدنیہ منورہ)

ربِ کریم کی بے شمار نعمتوں میں سے یہ بھی ایک عظیم نعمت ہے کہ اس نے اپنے محبوب کے دیوانوں کو اپنے حبیب کی شان میں لب کشا ہونے، اپنی محبت وعقیدت کا اظہار کرنے اور فرشتوں کے توسط سے درودوسلام کا نذرانہ پیش کرنے کی اجازت وبشارت سے نوازا ہے۔ فله الحمد فی الأولی والآخرة۔

لیکن جس طرح ہر عمل کے لیے کچھ شرائط وآداب ہوتے ہیں جس پر اس عمل کے مقبول ونامقبول ہونے کا مدار ہوتا ہے اسی طرح شعر اور نعت گوئی کے بھی کچھ شرائط لوازمات اور آداب ہیں جن کا خیال رکھنا ایک نعت گو کے لیے نہایت ضروری ہے۔ اپنی محدود معلومات کے بقدر ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔

شرط اول: ایمان واسلام

ہر عمل کے مقبول ہونے کے لئے اولین شرط ''ایمان واسلام'' یعنی قلب وقالب کا ہر اعتبار سے دین حق کو قبول کرنا ہے۔

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ. (آل عمران ۸۵/)

اور جو شخص اسلام کے سوا کسی دوسرے دین کو طلب کرے گا تو وہ اس سے ہرگز مقبول نہ ہوگا اور (وہ شخص) آخرت میں تباہ کاروں میں سے ہوگا (یعنی ثواب وکامیابی سے قطعاً محروم ہے)

مدّاحِ رسول کریم ﷺ سیدنا حضرت حسّان بن ثابتؓ کفار کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں :

فمن یھجو رسول اللہ منکم ❖ ویمدحہ وینصرہ سواء

(پس تم میں سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرتا ہے اور (یا) آپ کی تعریف یا آپ کی مدد کرتا ہے سب برابر ہیں۔) آگے چل کر ارشاد فرماتے ہیں :

شھدت بہ فقوموا صدقوہ ❖ فقلتم لا نقوم ولا نشآء

(میں اس کی گواہی دیتا ہوں پس تم بھی اٹھو اور تصدیق کرو لیکن تم نے کہا کہ ہم نہ اٹھتے ہیں اور نہ ارادہ ہے) لہذا ایمان کی صحت وسلامتی کی فکر ہر مسلمان کا اولین فرض ہے، اس کے بغیر کوئی عمل قابل قبول نہیں۔

شرطِ ثانی: عقیدت ومحبت رسول ﷺ

نبی کریم ﷺ سے والہانہ عقیدت اور شیفتگی کو بھی نعت کے لوازمات میں اساس و بنیاد کا درجہ حاصل ہے بلکہ مسلم شریف کی روایت میں اسے تکمیلِ ایمان کے لوازمات میں شمار کیا گیا ہے:

عن انسؓ قال : قال رسول اللہ ﷺ: لا یؤمن أحدکم حتی أکون أحب إلیہ من ولدہ ووالدہ والناس اجمعین.

تم میں سے کوئی (مکمل طور پر) مؤمن نہیں جب تک کہ میں اس کے بیٹے، والد اور تمام لوگوں سے زیادہ اس کے نزدیک محبوب نہ ہو جاؤں۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ شعر اسی حقیقت کا آئینہ دار ہے :

فان أبي و والدتي وعرضی ❖ لعرض محمد منکم وقآء

(پس میرا باپ اور میری ماں اور میری آبرو حضرت محمد ﷺ کے واسطے ڈھال ہے)

یعنی: ''اتنا جی جان سے پیارا ہے کہ جی جانے ہے'' ایک مؤمن صادق کو آپ ﷺ سے کس قدر تعلق ومحبت ہونی چاہیے قرآن کریم میں اس کی طرف یوں اشارہ فرمایا گیا ہے۔

اَلنَّبِيُّ أَوۡلٰی بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ مِنۡ أَنۡفُسِھِمۡ. (الاحزاب: ٦)

نبی ﷺ سے لگاؤ ہے ایمان والوں کو اپنی جان سے زیادہ۔ (ترجمہ شیخ الہند)

نبی کریم ﷺ کی تعظیم ومحبت ہی وہ نقطہ ہے جو ایک عاشق وصادق کو اپنے محبوب کے خیال میں مگن رہنے اور اس کے وصف ونعت میں محوِ سخن رہنے پر آمادہ ومجبور کرتا ہے اور اسی کی بدولت اس کے کلام میں سوز وساز اور کیف واثر پیدا ہوتا ہے۔

شرطِ ثالث: اطاعتِ رسول ﷺ

علماء نے فرمایا حبّ رسول کی ظاہری علامت یہ ہے کہ سنت رسول ﷺ کا پابند ہو، بدعات سے متنفر ہو اور شریعت (نبی کریم ﷺ کے لائے ہوئے تمام احکام) کو دل وجان سے قبول کرتا ہو، جس درجہ عشق ہوگا اور جس قدر محبت ہوگی اسی درجہ اطاعت وفرمانبرداری ہوگی، کسی نے کیا خوب کہا ہے ع

سب مدح وثنا ہیچ ہے بے نذرِ اطاعت
اے طالبِ خوشنودیِ سرکارِ مدینہ ﷺ

نیز کسی نے کہا ہے:

تعصی الرسول وأنت تظهر حبه ❖ هذا لعمری فی القیاس بدیع
لو کان حبک صادقا لاطعته ❖ ان المحب لمن یحب مطیع

(تو نبی کریم ﷺ سے محبت کا اظہار کرتا ہے حالانکہ تو ان کی نافرمانی کیے جارہا ہے، یہ تو میری جان کی قسم بڑا نرالا کام ہے۔ اگر واقعی تو اپنی محبت میں سچا ہوتا تو یقیناً تو ان کی فرماں برداری میں لگ جاتا کیونکہ ہر عاشق اپنے محبوب کا مطیع وفرمانبردار ہوتا ہے) عامرؔ عثمانی (دیوبندی) نے اسی کو ان الفاظ میں کہا ہے:

یہ سچ ہے کہ میلاد وسیرت کے جلسے، بظاہر ہیں بامِ سعادت کے زینے
یہ سچ ہے کہ نعتِ محمد ﷺ کے موتی، ہیں ایماں کی انگشتری کے نگینے
مگر اے قصیدہ گرو یہ تو سوچو، کہ بے روح لفظوں کی قیمت ہی کیا ہے؟
بنے ہیں کہیں ''نقش'' آب رواں پر، چلے ہیں کہیں خشکیوں میں سفینے؟
یہ ذوقِ اطاعت سے خالی عقیدت، عقیدت نہیں صرف بازی گری ہے
جو ایثار واقدام سے جی چرائے، محبت نہیں صرف بازی گری ہے

عاشقانِ رسول ﷺ کے سچّے مصداق حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین تھے جنکا قول وفعل سب حضرت حسّان رضی اللہ عنہ کے اس شعر کا مصداق تھا:

واللّٰه ربی لانفارق أمره ❖ ماکان عیش یرتجی لمعاد

(میرے رب! اللہ کی قسم کہ ہم آپ کے حکم کو نہیں چھوڑیں گے جب تک کہ قیامت میں اچھی زندگی کی امید کی جاسکے) حضرت حمید بن ثورؓ اپنی اور دیگر صحابہ کی اطاعت شعاری یوں بیان فرماتے ہیں:

حتی ارانا ربنا محمدا ❖ یتلو من اللّٰہ کتابا مرشدا

فلم نکذب وخررنا سجّداً ❖ نعطی الزکاۃ ونقیم المسجدا

(یہاں تک کہ ہمارے رب نے ہمیں حضرت محمد ﷺ کو دکھایا جو اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں، جو رشد وہدایت کی طرف لے جانے والے ہیں تو ہم نے تکذیب نہیں کی اور سجدہ میں گر پڑے ہم زکاۃ دیتے اور نماز پڑھتے ہیں) حضرت کعب ابن مالکؓ نے فرمایا:

ویعیننا اللّٰہ العزیز بقوۃ ❖ منہ وصدق الصبر ساعۃ نلتقی

ونطیع امر نبینا ونجیبہ ❖ واذا دعا لکریھۃ لم نسبق

ومتی ینادِ إلی الشدائد نأتھا ❖ ومتی نر الحومات فیھا نعنق

من یتبع قول النبی فانہ ❖ فینا مطاع الامر حق مصدق

فبذاک ینصرنا ویظھر عزنا ❖ ویصیبنا من نیل ذاک بمرفق

ان الذین یکذبون محمدا ❖ کفروا وضلو عن سبیل المتقی

(سیرۃ ابن ہشام ۲۶۲/۳)

(جس گھڑی ہماری (دشمن سے) مڈبھیڑ ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ جو زبردست ہیں قوت اور صبر سے ہماری مدد فرماتے ہیں۔ اور ہم آپ کی فرماں برداری کرتے ہیں اور آپ کے حکم پر لبیک کہتے ہیں اور جب ہمیں آپ دشمنوں کے مقابلہ کے لئے بلاتے ہیں تو ہم ہی سب سے آگے رہتے ہیں۔ جب بھی آپ ہمیں سختیوں کی طرف پکارتے ہیں تو ہم چلے آتے ہیں اور جب موتوں کا ہجوم ہوتا ہے تو ہم ان سے بغل گیر ہوتے ہیں، کوئی ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کی پیروی کرے؟ اور آپ ﷺ کی ذات ہم میں ایسی ہے جس کا حکم مانا جاتا ہے، اور آپؐ حق اور مصدّق ہیں اسی کے طفیل ہماری مدد کی جاتی ہے اور ہمارے غلبہ کا ظہور ہوتا ہے۔ اور آسانی کے ساتھ ہمیں اپنا گوہر مقصود ہاتھ آجاتا ہے، بے شک جو لوگ حضرت محمد ﷺ کی تکذیب کررہے ہیں وہ کافر ہیں اور پرہیزگاری کے راستہ سے گمراہ ہو چکے ہیں۔)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عشقِ نبی ﷺ میں سرشار اور طاعتِ رسول میں سرتاپا غرق تھے، ان کی پوری زندگی اسی حقیقت کی آئینہ دار ہے حتیٰ کہ قرآن کریم نے ان کے صدق وصفا، اطاعت ووفا کی تعریف ان الفاظ میں فرمائی ہے:

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط	اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے مقابلے میں زور آور ہیں، آپس میں مہربان ہیں۔ اے مخاطب! تو ان کو دیکھے گا کہ کبھی رکوع کر رہے ہیں کبھی سجدہ کر رہے ہیں (اور) اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضا مندی کی جستجو میں لگے ہوئے ہیں ان (کی عبدیت) کے آثار (ان کے) سجدہ کی تاثیر سے ان کے چہروں پر نمایاں ہیں۔

(یعنی نمازوں کی پابندی خصوصاً تہجد کی نماز سے ان کے چہروں پر خاص قسم کا نور اور رونق ہے، گویا خشیت وخضوع اور حسنِ نیت واخلاص کی شعاعیں باطن سے پھوٹ کر ظاہر کو روشن کر رہی ہیں۔) (فوائد عثمانی)

صاحب معارف القرآن فرماتے ہیں: ''اس مقام پر حق تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور آپ کے دین کو سب دینوں پر غالب کرنے کا بیان فرما کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف وفضائل اور خاص علامات کا ذکر تفصیل کے ساتھ فرمایا ہے۔ اس میں ان کے سخت امتحان کا انعام بھی ہے جو صلح حدیبیہ کے وقت لیا گیا تھا کہ ان کے قلبی یقین اور قلبی جذبات کے خلاف، صلح ہو کر بغیر دخول مکہ وغیرہ کے ناکام واپسی کے باوجود ان کے قدم متزلزل نہیں ہوئے اور بے نظیر اطاعتِ رسول اور قوتِ ایمانی کا ثبوت دیا۔ صحابۂ کرامؓ کا سب سے پہلا وصف تو یہ بتلایا گیا ہے کہ وہ کفار کے مقابلہ میں سخت اور آپس میں مہربان ہیں کفار کے مقابلہ میں سخت ہونا ان کا ہر موقع پر ثابت ہوتا رہا ہے کہ نسبی رشتے ناتے سب اسلام پر قربان کر دیئے اور حدیبیہ کے موقع پر خصوصیت سے اس کا اظہار ہوا۔ اور آپس میں مہربان اور ایثار پیشہ ہونا صحابۂ کرامؓ کا اس وقت خصوصیت سے ظاہر ہوا جب کہ مہاجر وانصار میں مؤاخات ہوئی اور انصار نے اپنی سب چیزوں میں مہاجرین کو شرکت کرنے کی دعوت دی۔

حاصل یہ کہ ان کی دوستی، دشمنی، محبت یا عداوت کوئی چیز اپنے نفس کے لیے نہیں بلکہ سب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہوتی تھی۔ اور یہی وہ چیز ہے جو ایمان کامل کا اعلیٰ مقام ہے۔ صحیح بخاری وغیرہ کی حدیث میں ہے کہ من احب للّٰہ وابغض للّٰہ فقد استکمل ایمانہ جو شخص محبت اور بغض وعداوت دونوں کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع کردے اس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا"۔ (معارف القرآن بتغیر ۹۲/۸)

دوسرا وصف (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا) یہ بیان کیا گیا کہ وہ نمازیں کثرت سے پڑھتے ہیں جب دیکھو رکوع وسجود میں پڑے ہوئے اللہ کے سامنے نہایت اخلاص کے ساتھ وظیفۂ عبودیت ادا کررہے ہیں، ریاء ونمود کا شائبہ نہیں، بس اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کی تلاش ہے۔ (فوائد عثمانی)

پہلا وصف کمالِ ایمان کی علامت ہے تو دوسرا وصف عمل میں مرتبۂ کمال کو پہنچنے کی دلیل ہے اور یہ صلہ تھا ان کی اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت میں ہمہ تن مصروف رہنے کا اور اپنے محبوب کی مرضیات پر جان کی بازی لگا دینے کا۔ بلکہ اس امر کی بدولت ان حضرات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ نسبت اتحادی حاصل ہوئی جس کی طرف قرآن کریم نے ان الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے:

فان آمنوا بمثل ما آمنتم به فقد اهتدوا. — سو اگر وہ بھی ایمان لاویں جس طرح پر تم ایمان لائے تو ہدایت پائی انھوں نے بھی۔

"آمنتم" کے مخاطب رسول کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں، اس آیت میں ان کے ایمان کو ایک مثالی نمونہ قرار دے کر حکم دیا گیا کہ اللہ کے نزدیک مقبول ومعتبر صرف اس طرح کا ایمان ہے جو رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے اختیار فرمایا جو اعتقاد اس سے سرِ مو مختلف ہو اللہ کے نزدیک مقبول نہیں۔ (معارف القرآن ۱/۳۵۵)

یہ انعام واکرام ان حضرات کی عشقِ رسول ﷺ میں صداقت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غایت درجہ اطاعت ہی کا ثمرہ ہے، اور انہیں ان سب سے بڑھ کر وہ مراد ملی جس سے بڑھ کر اور کوئی نعمت ہے ہی نہیں اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دائمی رضاء کا پروانہ اور ان کے ذکر خیر کو رضاء الٰہی کے ساتھ ہمیشہ کے لئے جوڑ دیا گیا جب تک اللہ تعالیٰ کا پاک کلام پڑھا جاتا رہے گا "رضی اللّٰہ عنهم ورضوا عنه" کا نغمہ پورے عالم میں گونجتا رہے گا، بلکہ ان کے بعد ان کے نقش قدم پر چلنے والوں کو بھی ان کی بدولت ہوبہو یہی مژدہ سنا دیا گیا، ارشاد ہے:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ. (سورۂ توبہ : ۱۰۰)

اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیروی کرنے والے ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اللہ سے راضی ہوئے۔

اس طرح حق تعالیٰ شانہٗ کا یہ وعدہ پورا اور حق ثابت ہوا:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ. (آل عمران: ۳۱)

آپ فرما دیجئے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میری اتباع کرو پھر اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے۔

ایک ضروری تنبیہ

شریعتِ اسلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ومحبت فرض ہے اس کے بغیر ایمان کامل ہی نہیں ہوتا، مگر رسول کو کسی صفت علم یا قدرت وغیرہ میں اللہ تعالیٰ کے برابر کردینا گمراہی اور شرک ہے، قرآن کریم نے شرک کی حقیقت یہی بیان فرمائی ہے کہ غیر اللہ کو کسی صفت میں اللہ تعالیٰ کے برابر کردیں" إذ نسويكم برب العلمين" کا یہی مفہوم ہے آج بھی جو لوگ رسول اللہ کو "عالم الغیب" اور خدائے تعالیٰ کی طرح ہر جگہ "موجود وحاضر وناظر" کہتے ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کی عظمت ومحبت کا حق ادا کر رہے ہیں، حالانکہ وہ خود آنحضرت ﷺ کے حکم کی اور عمر بھر کی کوششوں کی صریح مخالفت کر رہے ہیں اس آیت (فان آمنوا ...... الاية) میں ان کے لیے بھی سبق ہے کہ آنحضرت ﷺ کی عظمت ومحبت ایسی ہی مطلوب ہے جیسی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دل میں آپ کی تھی اس سے کمی بھی جرم ہے اور اس میں زیادتی بھی غلو اور گمراہی ہے۔ (معارف القرآن ۱/۳۵۵)

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا :

ولكن دين اللّٰه دين محمد ❖ رضينا به فيه الهدى والشرائع

اقام به بعد الضلالة امرنا ❖ وليس لامر حماه اللّٰه دافع

(لیکن اللہ تعالیٰ کا دین محمد ﷺ کا دین ہے، ہم نے اس کو منتخب کیا اس میں ہدایت اور شریعت ہیں،

گمراہی کے بعد اس کے ذریعہ ہمارے کام کو درست کیا اور جس امر کی اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے اس کو دفع کرنے والا کوئی نہیں)۔(سیرۃ ابن ہشام ۲/۴۶۴)

نعت نبی ﷺ کے متعلق بعض اہم آداب

(۱) خلوص نیت : محبوب رب العلمین ﷺ کا ارشاد ہے **''انما الاعمال بالنیات''** اعمال کا مدار نیتوں پر ہے نیت کی درستگی سے معمولی کام بھی عبادت اور تقرب الٰہی کا ذریعہ بن جاتا ہے اور نیت کے فتور سے عبادت بھی درجۂ قبولیت سے گر کر کرنے والوں کے لیے وبال بن سکتی ہے، اس لیے نیت کی اصلاح سب سے اہم ہے۔حق تعالیٰ شانہ نے کسی عمل کے مقبول ہونے کا معیار بتلاتے ہوئے ارشاد فرمایا :

وَمَنْ اَحْسَنُ دِیْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلاً. (نساء ۱۲۵)

ایسے شخص (کے دین) سے زیادہ بہتر کس کا دین ہوگا جو اپنا رخ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکا دے اور وہ نیک کاموں میں لگا ہوا ہے اور اس نے اتباع کی ملت ابراہیم کی جس میں کجی کا نام نہیں اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیم (علیہ السلام) کو اپنا خالص دوست بنایا تھا، یعنی اس شخص سے بہتر کسی کا طریقہ نہیں ہوسکتا جس میں دو باتیں پائی جائیں۔

ایک : ''اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ'' یعنی اپنی ذات کو اللہ کے سپرد کردے۔ریاکاری یا دنیا سازی کے لیے نہیں بلکہ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے عمل کرے۔

دوسرے : ''وَهُوَ مُحْسِنٌ'' یعنی وہ عمل بھی درست طریقہ پر کرے۔حضرت امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ درست طریقہ پر عمل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا عمل محض خودساختہ طرز پر نہ ہو بلکہ شریعت مطہرہ کے بتلائے ہوئے طریقہ پر ہو، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تعلیم کے مطابق ہو۔(معارف القرآن ۲/۵۵۵)

آخر آیت میں اخلاص اور حسن عمل کی ایک مثال حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کی پیش کر کے ان کے اتباع کا حکم دیا گیا: وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلاً . کہ حضرت خلیلؑ کے اس

مقام بلند کا سبب یہی ہے کہ وہ مخلص بھی اعلیٰ درجے کے تھے اور ان کا عمل بھی بہ اشارۂ خداوندی صحیح اور درست تھا۔ (معارف القرآن ۲/۵۵۷)

مثال کے طور پر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام جب بیت اللہ شریف کی تعمیر فرمانے لگے تو دونوں کی زبان پر اخلاص اور نیاز مندی کے یہ کلمات جاری ہوئے: ''رَبَّنَا تَقَبَّلُ مِنَّا إِنَّکَ أَنتَ السَّمِيُعُ الْعَلِيمُ'' اے ہمارے پروردگار! (یہ خدمت) ہم سے قبول فرمایئے بلاشبہہ آپ خوب سننے والے، جاننے والے ہیں (ہماری دعاء کو سنتے ہیں اور ہماری نیتوں کو جانتے ہیں)

ایک نعت گو شاعر کی نیت کیا ہونی چاہیے ہمیں اس بارے میں دربارِ رسالت کے مداحوں کے سرخیل حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ارشاد ملتا ہے:

ولیس ھو ای نازعا عن ثنائه ❖ لعلی به فی جنة الخلد اخلد

مع المصطفیٰ ارجو بذاک جواره ❖ وفی نیل ذاک الیوم اسعی واجهد

(اور میں آپ ﷺ کی تعریف وتوصیف سے رکنے والا نہیں ہوں شاید اسی کی بدولت جنت میں ہمیشہ ہمیش رہنے کی مراد پوری ہو جائے اسی کے ذریعہ وہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پڑوسی ہونے کی امید لگائے بیٹھا ہوں اور اسی کے حصول لئے اپنی ساری کوششیں ایک کئے ہوں۔) (سیرۃ ابن ہشام) یعنی شانِ رسالت میں مدح سرائی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور نبی کریم ﷺ کی خوشنودی اور آخرت میں شاندار کامیابی ہے ظاہر ہے کہ جو لوگ محض تفریحِ طبع، خودنمائی اور گرمیٔ محفل کے لئے نعت کہتے ہیں وہ اس مقصد سے بہت دور ہیں بلکہ ممدوحِ رب العالمین کی مدح وثنا کے جلو میں اگر خودستائی اور خودنمائی کے جذبات کارفرما ہوں تو یہ عمل شانِ رسالت میں سوء ادب کی وجہ سے اور زیادہ قابلِ نفریں اور مردود ہوگا بلکہ اس پر سخت گرفت کا اندیشہ ہے۔

(۲) حسنِ خطاب اور طرزِ ادا

اشرف الانبیاء مجتبیٰ و مصطفیٰ ﷺ کے حضور نرم گفتاری تہذیب وشائستگی اور حسنِ خطاب سے پیش آنے کا حکم رب العالمین نے خود ارشاد فرمایا ہے:

وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ. (الحجرات: ۲)
اور نہ ان سے کھل کر بولا کرو، جیسے آپس میں کھل کر بولا کرتے ہو۔

علماء نے لکھا ہے کہ جس طرح آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں ادب و تعظیم سے پیش آنا ضروری تھا اسی طرح آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی یہ حکم برقرار ہے۔ آپ ﷺ کے ساتھ ادب واحترام کا تقاضا یہ ہے کہ نعت کہتے وقت بھی طرزِ اظہار تشبیہ واستعارہ اور انتخابِ الفاظ میں مقام کا لحاظ کرتے ہوئے نہایت احتیاط سے کام لیا جائے، کلام میں ایسا انداز اختیار کرنا یا ایسے الفاظ لانا جس سے گستاخی، بیباکی، غیر شائستگی، ابتذال اور سوقیانہ پن کا اظہار ہوتا ہو نہایت درجہ کی سوءادبی ہے۔ بابائے اردو مولوی عبدالحق صاحب نعت گو شعراء کو اس طرف متوجہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''نعت میں وہی ذکر ہونا چاہیے جو خدا کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے شایان شان ہے اور جس کے پڑھنے اور سنانے سے لوگوں پر روحانی اور اخلاقی اثر پڑے اور معلوم ہو کہ کمالِ بشریت اسے کہتے ہیں، نہ یہ کہ تمام نعتیہ قصائد سننے کے بعد دل پر یہ اثر ہو کہ کسی شاہد رعنا، خوش رو، خوش اندام، نازک بدن کی تعریف ہے''۔ (الرشید نعت نمبر: ۱۳۷۹)

(۳) فرقِ مراتب کا خیال

اکثر شعراء عقیدت کی فراوانی میں عقیدہ کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیتے ہیں وہ نعت لکھتے ہوئے خالق و مخلوق، اللہ اور عبد کے درمیان فرق کو نظر انداز کر جاتے ہیں، تخیل کی نادرہ کاری اور مبالغہ کی رنگ آمیزی میں حد سے گذر جاتے ہیں حالانکہ ''نبوت وعبدیت کا کمال اس میں نہیں کہ بندہ کو خدا بنادیا جائے بلکہ اس کا اصل کمال یہ ہے کہ نبی جامۂ بشریت میں رہتے ہوئے عبدیت اور نبوت کا ایسا کامل نمونہ ہو کہ اس کے بعد کوئی درجہ تصور میں نہ آسکے۔ (الرشید نعت نمبر: ۱۳۷۶)

ممتاز حسن کہتے ہیں کہ ''خدا اور بندے کا فرق اسلام کے بنیادی تصورات میں سے ہے۔ رسول کی بشریت پر قرآن نے اور خود رسول اللہ ﷺ نے بار بار زور دیا ہے، **قل انما انا بشر مثلکم** (سورۂ کہف) اور (حدیث شریف) **ما عرفناک حق معرفتک** اس پر شاہد ہیں''۔ (الرشید نمبر ۱۳۷۷)

اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کتنا واضح اور صریح ہے:

عن عمر رضی اللّٰہ عنه قال : قال رسول اللّٰہ ﷺ : لا تطرونی کما اطرت النصاری عیسیٰ "ابن مریم" فانما انا عبده فقولوا عبد اللّٰہ ورسوله. (بخاری فی کتاب الانبیاء)

میری مدح وثناء میں ایسا مبالغہ نہ کرو جیسا کہ نصاریٰ نے (حضرت) عیسیٰ ابن مریمؑ کے معاملہ میں کیا ہے خوب سمجھ لو کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اس لیے تم مجھے اللہ کا بندہ اور رسول کہا کرو۔

خلاصہ یہ کہ میں اللہ کا بندہ اور بشر ہونے میں سب کے ساتھ شریک ہوں میرا سب سے بڑا درجہ یہ ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں اس سے آگے بڑھانا کہ خدا تعالی کی صفات میں شریک قرار دے دو یہ غلو ہے، تم نصاریٰ کی طرح کہیں اس غلو میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔" مولانا الطاف حسینؒ حالیؔ نے اسی کو ان الفاظ میں کہا ہے :

تم اوروں کی مانند دھوکہ نہ کھانا ❖ کسی کو خدا کا نہ بیٹا بنانا
مری حد سے رتبہ نہ میرا بڑھانا ❖ بڑھا کر بہت تم نہ مجھ کو گھٹانا
سب انساں ہیں واں جس طرح سرفگندہ ❖ اسی طرح ہوں میں بھی اک اس کا بندہ

(۴) جملہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ادب واحترام

اکثر شعرا الفتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ولولہ انگیزی اور جوشِ عقیدت میں نبی الانبیاء اشرف الرسل ﷺ کا دیگر انبیاء کرام علیہم السلام سے تقابل کرنے میں ایسی بات کہہ جاتے ہیں جس سے دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخی اور ان کی توہین وتنقیص کا پہلو نکلتا ہے، حالانکہ اظہارِ عقیدت میں ایسی بے اعتدالی اور ایسا پیرایہ اختیار کرنا نہایت سنگین جرم ہے خود آنحضرت ﷺ نے ایسی باتوں سے سختی سے منع فرمایا، بخاری ومسلم شریف کی روایتوں میں وارد ہے :

لاتخیّرونی علیٰ موسیٰؑ لا اقول احداً افضل من یونسؑ بن متی لاتفضلوا بین الانبیاء .

مجھے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) پر فضیلت نہ دو میں نہیں کہتا کہ کوئی (حضرت) یونسؑ سے افضل ہے، انبیاء علیہم السلام کے درمیان تفضیل نہ کیا کرو۔

اس لیے نعت گو شعراء کو خیر الانامؐ اور دیگر انبیاء کرام کی تعریف وتوصیف کرتے ہوئے ہر ایک کی پیغمبرانہ عظمت اور شانِ رسالت کا خیال رکھنا از حد ضروری ہے۔ اس میں بھی ہمیں سید المداحین للنبی الامین ﷺ حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی پیروی کرنی چاہیے۔

(۵) کلام میں اصلاح لینا

کلامِ الٰہی اور فرمانِ نبویؐ کے علاوہ کوئی کلام خطاء اور لغزش سے مبرّا نہیں۔ اس لیے شعراء کا طریقہ رہا ہے کہ وہ کہنہ مشق شعراء سے اصلاح لیتے ہیں۔ دربارِ رسالت میں نعت کہنے والے کے لیے مناسب ہے کہ شعراء کے علاوہ کسی صاحبِ دل عالمِ دین کو بھی کلام دکھلا لے تاکہ وہ کلام ظاہری و باطنی فنّی اور علمی ہر لحاظ سے محاسن اور خوبیوں کا حامل ہو۔

محبوبِ رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کئی موقعوں پر منظوم کلام کی اصلاح فرمائی ہے۔ چنانچہ مشہور مورّخ ابن ہشام لکھتے ہیں: ''غزوۂ اُحد کے موقع پر ہبیرہ بن ابی وہب (مشرک) کے جواب میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے چند اشعار کہے ان میں سے یہ شعر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں تھا:

مجالد نا عن جذمنا کل فخمة ❖ مذرّبة فيها القوانس تلمح

(ہماری اساس وافتخار کی مدافعت میں ہر ایسی عظیم طاقت سے آپ معرکہ آرا ہو جاتے ہیں جس میں اسلحہ ہی اسلحہ چمکتا ہوتا ہے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سن کر فرمایا کیا **عن جذمنا** کی جگہ **عن ديننا** بہتر نہیں؟ یعنی ہمارے دین کی مدافعت میں۔ حضرت کعبؓ نے عرض کیا بیشک! آپ ﷺ نے فرمایا پھر یہی رہنے دو چنانچہ انھوں نے اپنے شعر کی اصلاح کر لی اور ''**عن ديننا**'' ہی رہنے دیا (سیرت ابن ہشامؒ)

اسی طرح کا ایک واقعہ ماہنامہ ''عاقبت'' کلکتہ کے ''رحمۃ اللعالمین نمبر'' ربیع الاول ۱۴۲۱ھ مطابق جون ۲۰۰۰ء میں نظر سے گذرا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ نے اپنا مشہور قصیدہ ''**بانت سعاد**'' ممدوح رب العالمین کے حضور پیش کیا تو اس میں ایک شعر اس طرح تھا:

ان الرسول لنور يستضاء به ❖ وصارم من سيوف الهند مسلول

تو آپ نے اس کی اصلاح فرمائی کہ **سيوف الهند** کے بجائے **سيوف الله** ہونا چاہئے۔ چنانچہ حضرت کعبؓ نے اصلاح قبول کی اور **سيوف الله** رہنے دیا۔

اگر نعت گو شعراء اپنے کلام میں اصلاح کے اس پہلو پر نظر رکھیں اور اس سنت پر عمل کی نیت کریں تو اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ان کے کلام کو قبولیت حاصل ہو۔

(۶) شاعر کا تخلص

شعراء کا کلام میں اپنا نام ذکر کرنا (جسے تخلص کا نام دیا جاتا ہے) اس کی دلیل بھی خیر القرون میں ملتی ہے۔ حضرت ابومعکت اسدی رضی اللہ عنہ کا پاکیزہ کلام ہے :

یقول ابو معکت صادقا ❖ علیک السلام ابا القاسم
سلام الالٰہ وریحانہ ❖ وروح المصلین والصائم

(ابومعکت سچی بات کہتا ہے کہ ابوالقاسم آپ پر سلام ہو۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی اور خوشی ہو اور نمازیوں اور روزہ داروں کی طرف سے خوشی اور رحمت ہو)

حضرت سواد بن قارب رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے :

وأنک أدنی المرسلین وسیلة ❖ إلی اللّٰہ یا أبن الأکرمین الأطائب
فاشهد ان اللّٰہ لاشيء غیره ❖ وإنک مأمون علی کل غائب
فمرنا بما یاتیک یا خیر من مشی ❖ وإن کان فیما جاء شیب الذوائب
وکن لی شفیعا یوم لاذو شفاعة ❖ سواک بمغنیً عن سواد بن قارب

(اے شرفاء اور پاکیزہ لوگوں کے فرزند آپ تمام انبیاء علیہم السلام میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کا ذریعہ ہیں، پس میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی چیز (معبود) نہیں اور آپ وحی کے امین ہیں، تو اے چلنے والوں میں سب سے بہترین آپ کے پاس جو کچھ آتا ہے ہمیں بھی اس کا حکم دیجیے اگر چہ اس میں ہمارے بال سفید ہو جائیں، آپ میرے شفیع بن جائیں جس دن کوئی شفاعت کرنے والا سواد بن قارب کے کام نہیں آئے گا۔)

معلوم ہوا کہ اگر حسن نیت کے ساتھ تخلص کا استعمال ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ اگر وہ طلبِ شفاعت، اظہارِ عقیدت ومحبت، تواضع وانکساری اور اپنی کوتاہیوں کا اقرار، احساسِ ندامت پر بے قراری وغیرہ کا آئینہ دار ہو تو جائز ہی نہیں مستحسن بھی ہے، ہاں اگر خود نمائی، قادر الکلامی اور سخن دانی مقصود ہو تو اس کے مذموم ہونے میں کوئی شک نہیں۔

یا ربِّ صلِّ وسلِّم دائماً ابدا ❖ علی حبیبک خیر الخلق کلهم

(ماخوذ از ''نوائے طیبہ'' بہ اختصار)

◆❖◆

نعتِ رسول ﷺ اور اس کے آداب

حضرت مولانا مفتی محمد تقی صاحب عثمانی دامت برکاتہم، مفتی اعظم پاکستان

الحمد للّٰہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی!

شعر انسانی جذبات کے اظہار کا مؤثر ترین ذریعہ ہے اور انسانی جذبات میں بھی جذبۂ محبت کے اظہار کے لئے شعر کی زبان سب سے زیادہ موزوں ہے۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے تو شاید مبالغہ نہ ہو کہ شعر کا اصل موضوع ہی محبت ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ حسن و عشق کی وہ لطیف کیفیات جو دل کے نہاں خانوں میں پرورش پاتی ہیں۔ ان کا تعلق احساس و ادراک سے ہوتا ہے اور اکثر اوقات الفاظ کا لباس ان پر پوری طرح فٹ نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات الفاظ کا بوجھ ان کی نزاکت کو کچل کر رکھ دیتا ہے۔ اسی لئے کہنے والے نے کہا تھا کہ:

آہے کہ زدل خیز داز بہر جگر سوزی ❖ در سینہ شکن اورا آلودہ مکن لب ہا

اور:

خوبی ہمیں کرشمہ و ناز و خرام نیست ❖ بسیار شیوہا ست بتاں را کہ نام نیست

لیکن اس بے نام کیفیات کی بھی اگر کسی درجہ میں کوئی تعبیر ممکن ہے تو اس کا لطیف ترین ذریعہ شعر ہی ہے۔ اور اسی لئے شعر اور محبت کا ہمیشہ چولی دامن کا ساتھ رہا ہے۔ پھر عشق و محبت بھی دو قسم کا ہے، ایک وہ جسے عشق مجازی سے تعبیر کیا جاتا ہے اور دوسرا وہ جسے عشق حقیقی کہتے ہیں، پہلے کا تعلق مخلوق سے ہے، دوسرے کا خالق سے، پہلے میں بظاہر جوش و خروش زیادہ ہوتا ہے لیکن پائیداری کم، اور دوسرے میں عموماً ٹھہراؤ ہوتا ہے لیکن پائیداری بہت، پہلا اکثر مرورِ ایّام سے دھیما پڑ جاتا ہے اور دوسرے میں مرورِ ایّام سے پختگی آتی جاتی ہے، پہلے کا منتہائے مقصود وصال ہے اور دوسرے کا مقصود رضائے دوست، پہلے کا تعلق صفات سے ہے اور دوسرے کا تعلق ذات سے، اس لئے پہلی قسم کا عشق اکثر ہوس کی سرحدوں کو چھونے لگتا

ہے، اور دوسری قسم کا عشق ہوس سے کوسوں دور ہے۔ اور چونکہ عشق در حقیقت وہی ہے جو ذات سے ہو جس کا مقصود رضائے دوست ہو، اور جو مرورِ ایّام سے دھیما نہ پڑے، اس لئے دوسری قسم کا عشق ہی عشقِ حقیقی ہے اور پہلی قسم کو محض مجازاً عشق سے تعبیر کردیا جاتا ہے۔ ورنہ حقیقت میں وہ عشق ہے ہی نہیں۔

وہ عشق جس کی آگ بجھادے اجل کی پھونک ❖ اس میں مزہ نہیں تپشِ انتظار کا

لہذا عشق حقیقت میں وہی ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے ہو اور عشقِ رسول ﷺ بھی درحقیقت مخلوق ہونے کی حیثیت سے نہیں بلکہ اس حیثیت سے ہوتا ہے کہ آپؐ خالق تک پہونچنے کا لازمی واسطہ ہیں۔ آپؐ کے بغیر کوئی شخص خالق تک نہیں پہونچ سکتا۔ اس لئے عشقِ خداوندی اور عشقِ رسول ﷺ دونوں لازم وملزوم ہیں، انھیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں خود ارشاد فرمایا کہ ''اگر مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے رسولِ محبوبؐ کی اتباع کرو''۔ اس لئے عشقِ خداوندی اتباعِ رسول ﷺ کی شکل میں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر ناممکن ہے۔

خلاصہ یہ کہ شعر کا موضوع محبت ہے اور محبت کا اصل موضوع حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی، اس لحاظ سے اگر یہ کہا جائے تو شاید زیادتی نہ ہو کہ شعر کا اصل موضوع ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہونی چاہئے، اور شعر درحقیقت وہی شعر ہے جو اللہ یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں کہا گیا ہو۔ یہ اور بات ہے کہ کبھی محبت کا یہ موضوع صاف لفظوں میں ظاہر کردیا جائے اور اس کا نام ''نعت'' رکھ دیا جائے اور کبھی اسے استعارے کا لباس پہنا کر اسے ''غزل'' سے تعبیر کردیا جائے۔ اور چونکہ بلاغت کا یہ قاعدہ صدیوں سے مسلم چلا آتا ہے، کہ ''الکنایة ابلغ من التصریح'' (یعنی کنایہ تصریح سے زیادہ بلیغ ہوتا ہے) اس لئے بڑے بڑے متدین شعراء نے بھی عشقِ حقیقی کے اظہار کے لئے ''حمد ونعت'' کے بجائے ''غزل'' کا پیرایہ زیادہ کثرت سے استعمال کیا۔ یہاں تک کہ غالبؔ نے کہہ ہی دیا ہے کہ :

ہر چند ہو مشاہدۂ حق کی گفتگو ❖ بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر

چنانچہ ہماری شاعری کی اصل روایت یہی ہے کہ اس کا موضوع اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت ہے اور خواہ پیرایۂ اظہار غزل کا استعمال ہوا ہو۔ لیکن معانی میں اکثر وبیشتر اسی اصل موضوع کا لحاظ

کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ شعراء جو عملی زندگی میں بہت سی کوتاہیوں میں مبتلا رہے وہ بھی اپنی شاعری کو اس اصل موضوع سے کلی طور پر جدا نہ کر سکے اور غالبؔ یہ کہنے پر مجبور ہوئے کہ :

یہ مسائلِ تصوف، یہ ترا بیان غالبؔ ❖ تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

اگر اس نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو ہماری صنفِ اول کی شاعری کا اصل محور ''حمد و نعت'' ہی ہے۔ استعارہ اور کنایہ کا پیرایہ استعمال کرتے ہوئے بسا اوقات غزل کا رنگ دیدیا گیا ہے۔ لیکن جہاں شاعر نے استعارہ اور کنایہ کے بغیر صراحت کا پیرایہ استعمال کرتے ہوئے حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے شعر کا موضوع بنایا ہے وہاں ان اشعار کو نعت کا نام دیا گیا اور وہ ایک مستقل صنفِ سخن بن گئی۔

نعت کا موضوع چونکہ براہِ راست (مجاز و استعارہ کے بغیر) حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے۔ اس لئے یہ شاعری کی افضل ترین صنف ہے۔ اسے شاعری کی آبرو کہنا چاہئے اور مسلمان شعراء نے اس پر نو بہ نو اسالیب کے ساتھ طبع آزمائی کی ہے۔

ذمہ داری کے ساتھ یہ کہنا تو مشکل ہے کہ سب سے پہلی نعت کہنے کا شرف کس کو حاصل ہوا ہے؟ لیکن احقر کے خیال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کا سلسلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ شیر خوارگی ہی سے شروع ہو گیا تھا۔ اور احقر کے ناقص علم و تتبع کے مطابق شاید آپؐ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے سب سے پہلے آپؐ کو شعر کا موضوع بنایا۔ علامہ سہیلیؒ نے ایک روایت نقل کی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ولادت کے بعد حضرت عبدالمطلب آپؐ کو لے کر کعبہ شریف کے اندر تشریف لے گئے اور وہاں ان کے لئے دعا کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھے :

الحمد للّٰه الذي اعطاني ❖ هذا الغلام الطيّب الا ردانِ

قد ساد فی المهد علی الغلمانِ ❖ اعيذه بالبيت ذی الارکانِ

حتی يکون بلغة الفتيانِ ❖ حتی اراه بالغ البيانِ

اعيذه من کل ذی شنانِ ❖ من حاسد مضطرب العنانِ

اشعار کے ترجمہ کا خلاصہ یہ ہے: ''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ خوش اندام لڑکا عطا فرمایا، ایسا لڑکا جو اپنے گہوارہ ہی میں دوسرے لڑکوں کا سردار بن گیا ہے، اس کو میں مقدس کونوں والے گھر

(بیت اللہ) کی پناہ میں دیتا ہوں۔ یہاں تک کہ یہ جوانوں کا مقصود بن جائے، یہاں تک کہ میں اسے فصیح اللسان دیکھ لوں۔ میں اسے ہر دشمن وحاسد سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ (الروض الانف للسهيلي ١/٨٤) اگر یہ روایت صحیح ہے تو یہ کہنا شاید بیجا نہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نعتیہ اشعار سب سے پہلے آپؐ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے کہے ہیں۔ لیکن انہی اشعار میں ایک یہ شعر بھی آپؐ کی طرف منسوب کیا گیا ہے کہ :

انت الذي سميت فی القران ❖ فی كتب ثابتة المثاني

احمد مكتوب في البيان

یعنی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ وہ ہیں جن کا نام قرآن میں اور ان کتابوں میں جن کی آیات بار بار پڑھی جاتی ہیں "احمد" رکھا گیا ہے۔ چونکہ حضرت عبدالمطلب کے زمانے میں قرآن نازل نہیں ہوا تھا۔ اس لئے اس شعر کی نسبت حضرت عبدالمطلب کی طرف مشکوک معلوم ہوتی ہے اگرچہ یہ احتمال موجود ہے کہ قرآن کا لفظ اس شعر میں لغوی معنی میں استعمال ہوا ہو، تاہم یہ احتمال بعید ضرور ہے اور اس کی وجہ سے مذکورہ روایت بھی مشتبہ معلوم ہونے لگتی ہے۔

حضرت عبدالمطلب سے متعلق ایک روایت کے بعد دوسری روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن حضرت شیماء رضی اللہ عنہا کے بارے میں ملتی ہے جب آپ شیرخوارگی کے دور میں بنوسعد میں مقیم تھے اور حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کو آپؐ کی رضاعت کی سعادت حاصل ہو رہی تھی تو اس زمانہ میں آپؐ کی رضاعی بہن حضرت شیماء رضی اللہ عنہا آپؐ کو گود میں کھلاتیں اور لوریاں دیا کرتی تھیں روایت میں ہے کہ اسی دور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ شعر (رجز) پڑھا کرتی تھیں :

يا ربنا ابق لنا محمَّدا ❖ حتى اراه يافعا و امردا

ثم اراه سيدا مسودا ❖ واكبت اعاديه معا والحسدا

واعطه عزا يدوم ابداً

ہمارے پروردگار! ہمارے لئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ رکھیو، یہاں تک کہ میں انھیں سبزہ آغاز اور جوان رعنا کی شکل دیکھوں، پھر میں انھیں دیکھوں کہ انھیں سردار بنا دیا گیا ہے، اور ان کے دشمنوں اور حاسدوں کو ذلیل کر، اور ان کو ایسی عزت عطا فرما جو ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے۔ (الاصابہ ۴/۳۳۵)

یہ حضرت شیماء غزوۂ حنین کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنا تعارف کراتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ میرے پاس آپ کی ایک نشانی اب تک باقی ہے۔اور وہ یہ کہ ایک دن آپ نے میری کمر پر کاٹ لیا تھا۔اس کا نشان ابھی تک میری کمر پر موجود ہے۔آنحضرت ﷺ نے ان کا بڑا اعزاز فرمایا اور انھیں بہت سے تحائف پیش فرمائے۔ پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام دیا تو مکہ کے باشندوں میں سے کسی نے حضرت خدیجہؓ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا :

لا تزهدی خديج في محمد ❖ نجم يضيئى کا ضاء الفرقد

”خدیجہؓ ! تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں بے رغبتی کا اظہار مت کرنا۔ وہ ایسا تابناک ستارہ ہے جو فرقد ستارے کی طرح روشنی دیتا ہے“۔ (الروض الانف ۱/۲۱۴) اس کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی مرتبہ وحی نازل ہوئی تو حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا آپؐ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے کر گئیں۔ جو اہل کتاب کے بڑے عالم تھے۔انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کی۔اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد زیادہ عرصہ تک زندہ نہ رہ سکے، لیکن روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت ومنقبت میں کئی قصیدے کہے تھے۔ان میں سے ایک قصیدے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی پہلی وحی کا بھی ذکر کیا ہے وہ فرماتے ہیں :

يا للرجال لصرف الدهر و القدر ❖ وما لشيءٍ قضاه اللّٰه من غير

حتى خديجة تدعونى لا خبرها ❖ أمراً أراه سياتى الناس من أخرِ

فخبرتنى بأمر قد سمعت به ❖ فيما مضى من قديم الدهر والعصرِ

بأن محمدا ياتيه فيخبره ❖ جبريل : إنک مبعوث إلى البشر

فقلت : على الذى ترجين ينجزه ❖ لک الاله فرجى الخير و انتظرى

وارسليه إلينا كى نسأ لهٗ ❖ عن امره مايرى فى النوم و السهر

فقال حين اتانا منطقا عجبا ❖ يقف منه اعالى الجلد و الشعر

إنـي رايـت اميـن الـلـه واجهـنـي ❖ فـي صـورة اكملت فى اهيب الصور
ثـم استعمر فكان الخوف يذعرنى ❖ مـمـا يسلـم مـن حـولى من الشجر
فـقـلـت ظـنـي ومـا ادرى ايصدقنى ❖ إن سوف تبعـث تتلـو منزل السور
وسوف ابليك إن اعلنت دعوتهم ❖ مـن الـجـهـاد بـلا منّ ولا كـدر

(الروض الانف ۱ / ۲۱۷)

ان اشعار کے مفہوم کا خلاصہ یہ ہے: ’’لوگو! گردش زمانہ اور تقدیر کی باتیں عجیب ہیں اور جو چیز اللہ نے مقرر کر دی ہو اسے کوئی بدل نہیں سکتا۔ یہاں تک کہ خدیجہؓ مجھ سے مطالبہ کر رہی ہیں کہ میں انھیں ایک ایسی بات بتاؤں جس کے بارے میں مجھے خیال یہ تھا کہ وہ آخری زمانہ میں پیش آئے گی۔ لیکن خدیجہؓ نے مجھے ایسی بات بتائی جو قدیم زمانہ سے سنتا چلا آتا تھا۔ اور وہ یہ کہ احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جبرئیل امینؑ آکر بتائیں گے کہ تم کو انسانیت کی طرف بھیجا گیا ہے۔ میں نے خدیجہؓ سے کہا کہ جس بات کی تمھیں امید ہے شاید اللہ تعالیٰ اسے پورا فرما دیں۔ لہذا تم خیر کی امید رکھو اور انتظار کرو۔ اور ان (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہمارے پاس بھیج دو تا کہ ہم ان سے پوچھ سکیں کہ ان کو نیند اور بیداری میں کیا نظر آتا ہے؟ چنانچہ وہ آئے تو انھوں نے ایسی عجیب باتیں بتائیں جنھیں سن کر کھال کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں (انھوں نے بتایا) کہ میں نے اللہ کے امین پیغام رساں کو دیکھا کہ وہ میرے سامنے ایک ایسی مکمل کھلی صورت میں آگئے جو انتہائی بارعب صورت تھی۔ انھوں نے مزید کہا کہ میرے اردگرد کے درخت مجھے سلام کرتے تو مجھے خوف سے گھبراہٹ ہونے لگتی۔ میں نے کہا کہ میرا گمان یہ ہے اور کیا پتہ کہ وہ سچ ہو کہ آپؐ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا جائے گا اور آپؐ اللہ کی طرف سے نازل شدہ سورتوں کی تلاوت کریں گے اور اگر آپؐ نے لوگوں کو علانیہ دعوت دی تو میں آپؐ کی مدد کروں گا اس طرح کہ وہ میری طرف سے نہ احسان ہوگا اور نہ دل میں کوئی کدورت ہوگی‘‘۔

ورقہ بن نوفل کے بعد جن صاحب کے اشعار حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح ومنقبت میں سب سے زیادہ مشہور ہوئے وہ آپؐ کے چچا ابوطالب ہیں۔ کفار مکہ انھیں مجبور کر رہے تھے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت اور مدافعت سے دستبردار ہو جائیں۔ جب ان کی طرف سے یہ مطالبہ بڑھا اور انھوں نے عرب کے دوسرے قبائل کو بھی اپنے ساتھ ملانا چاہا تو جناب ابوطالب نے ایک

زوردار قصیدہ کہا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی محبت اوران کی حمایت اور مدافعت کا حق ادا کردیا۔قصیدہ بہت طویل ہے لیکن اس کے یہ اشعار عربی ادب کا ناقابل فراموش سرمایہ ہیں:

كذبتم وبيت الله نترک مكة ❖ ونطعن ألا أمركم فی بلابلِ

كذبتم وبيت الله نبدی محمدا ❖ ولما نطاعن دونه ونتناضل

ونسلمه حتى نصرع حوله ❖ ونذهل عن ابناء نا والحلائل

وما ترک قوم لا أباً لک سيدا ❖ يحوط الذمار غير ذرب مواكل

وابيض يستسقى الغمام بوجهه ❖ ثمال اليتامى عصمة للارامل

يلوذبه الهلاک من اٰل هاشم ❖ فهم عنده فی رحمة وفواضل

’’بیت اللہ کی قسم! تم جھوٹ کہتے ہو کہ ہم مکہ کو چھوڑ کر چلے جائیں گے،ایسا اس وقت تک نہ ہوگا جب تک تم سب کو ہم مصیبتوں میں مبتلا نہ کر چکے ہوں۔ بیت اللہ کی قسم! تم جھوٹ کہتے ہو کہ ہم (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر کسی کو غالب آنے دیں گے۔حالانکہ ابھی ہم نے ان کے دفاع میں نیزوں اور تلواروں کے جوہر نہیں دکھائے ہیں۔اور نہ تم غلط سمجھتے ہو کہ ہم انھیں بے یارو مددگار چھوڑ دیں گے۔ (ایسا اس وقت تک نہیں ہوسکتا) جب تک ان (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے اردگرد ہماری لاشوں کے ڈھیر نہیں لگ جاتے اور ہم ان کی خاطر اپنے بیٹوں اور بیویوں کو فراموش نہیں کردیتے،اور کوئی قوم اپنے ایسے سردار کو کیسے چھوڑ سکتی ہے جو ذمہ داریوں کو نبھاتا ہے جس کی زبان بے حیا نہیں اور جو دوسروں پر تکیہ کرنے کا عادی نہیں ہے۔وہ روئے منور والا جس کے چہرے کا واسطہ دے کر بادلوں کے برسنے کی دعائیں کی جاتی ہیں، جو یتیموں کا نگہبان اور بیواؤں کا پناہ گاہ ہے،آلِ ہاشم کے تباہ حال لوگ اس کی پناہ لیتے ہیں اور اس کے پاس رحمتوں اور انعامات کے جلو میں زندگی گزارتے ہیں‘‘۔

یہ نعتیہ اشعار کا آغاز تھا اس کے بعد حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے نعتیہ اشعار و قصائد کا ایک بڑا ذخیرہ تیار کیا۔شاعری اہل عرب کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی۔نزول قرآن کے بعد بہت سوں نے شعر کہنا تقریباً ترک کردیا لیکن حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح ومنقبت میں اور کفار کے خلاف آپؐ کے دفاع میں بہت سے صحابہ کرامؓ نے قصیدے کہے ہیں جن حضرات کے نعتیہ اشعار راقم الحروف کی نگاہ سے گزرے ہیں ان میں حضرت فاروق اعظمؓ،حضرت عائشہؓ،حضرت حمزہؓ،حضرت

سواد بن قاربؓ، حضرت حسان بن ثابتؓ، حضرت عبداللہ بن رواحہؓ اور کعب بن زہیر رضی اللہ عنہم کے اسماء گرامی بطور خاص نمایاں ہیں۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ تو اس حیثیت سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں مشہور ہوئے کہ انھوں نے اپنے قصائد کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت و مدافعت کا فریضہ انجام دیا۔ اس دور میں اخبارات ورسائل اور نشر واشاعت کے دوسرے ذرائع تو موجود نہ تھے لیکن شعر ایک ایسا ذریعہ تھا جس کو اپنی بات دوسروں تک پہونچانے اور پھیلانے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ چونکہ اہل عرب کو شاعری سے بہت لگاؤ تھا اس لئے اچھے اشعار انھیں عموماً سنتے ہی یاد ہو جاتے تھے۔ اور لوگ اپنی مجلسوں میں ایسے اشعار کو ایک دوسرے کو سنانے کے عادی تھے اور اس طرح جو قصیدہ اعلیٰ شاعری کے معیار پر پورا اترتا وہ بہت جلد ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ تک پہونچ جاتا اور لوگوں کی ذہن سازی میں اس کی تاثیر مسلّم تھی۔

کفّارِ مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہر قسم کا حربہ آزماتے تھے چنانچہ انھوں نے اشعار وقصائد کے ذریعہ مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈے کا ایک محاذ کھولا تھا۔ اور مسلمان یہ محسوس کر رہے تھے کہ نشر واشاعت کے محاذ پر بھی کفار کے پروپیگنڈے کی جواب دہی ضروری ہے چنانچہ یہ محاذ ان صحابہ کرامؓ نے سنبھالا جو شعر وشاعری میں بطور خاص معروف تھے اور یہ سعادت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصہ میں آئی کہ انھوں نے اپنے اشعار کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا، اور آپ کی مدح ومنقبت کو اپنی شاعری کا محور بنالیا چنانچہ روایات میں ہے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں ان کے لئے مسجد نبوی میں باقاعدہ منبر رکھا جاتا اور وہ اس پر چڑھ کر اپنے قصائد سنایا کرتے تھے، ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں یہ دعا فرمائی کہ:

”**اللّٰھم ایدہ بروح القدس**“، یا اللہ! روح القدسؑ سے ان کی تائید فرمائیے۔

اس لحاظ سے اگر یہ کہا جائے کہ نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شاعری کا باقاعدہ موضوع اور محور بنانے والے حضرت حسان بن ثابتؓ ہیں، تو شاید غلط نہیں ہوگا، ان کا دیوان چھپا ہوا ہے اور ان کے یہ نعتیہ اشعار شاید بڑے بڑے قصیدوں پر بھاری ہیں۔

واحسن منک لم تر قط عيني ❖ واجمل منک لم تلد النساء

خلقت مبرءاً من کل عيب ❖ کأنک قد خلقت کما تشاء

(''آپ سے بہتر ذات کبھی میری آنکھ نے نہیں دیکھی، آپ سے زیادہ حسین وجمیل شخص کبھی عورتوں نے نہیں جنا، آپ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا، ایسا لگتا ہے کہ آپ کو ویسا ہی بنایا گیا جیسا آپ خود چاہتے تھے'')

جوں جوں اسلام جزیرہ عرب سے نکل کر دوسرے ملکوں میں پھیلتا گیا، نعت کا دائرہ وسیع ہوتا چلا گیا، چونکہ ایمان واسلام درحقیقت حبِّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر نامکمل ہے۔اس لئے اسلام کی توسیع کا مطلب ہی حبّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توسیع تھا، اور نعت چونکہ اسی حبّ رسول کا ایک مظہر ہے اس لئے ہر علاقہ میں جہاں مسلمان آباد ہیں، نئے نئے اسلوبوں سے نعت کہنے کا سلسلہ جاری رہا، اور انشاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا، اور سچ تو یہ ہے کہ حضور سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی ہی سے نہ صرف شاعری کی آبرو قائم ہے بلکہ اس دنیا بلکہ پوری کائنات کی رونق اسی نامِ نامی سے وابستہ ہے۔

ہو نہ یہ نام تو کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو ❖ چمنِ دہر میں بلبل کا ترنم بھی نہ ہو

یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو ❖ بزمِ توحید بھی دنیا میں نہ ہو تم بھی نہ ہو

خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے ❖ نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

دشت میں، دامنِ کہسار میں میدان میں ہے ❖ بحر میں موج کی آغوش میں طوفان میں ہے

چین کے شہر، مراکش کے بیابان میں ہے ❖ اور پوشیدہ مسلمان کے ایمان میں ہے

چشمِ اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے! ❖ رفعت شان رفعنا لک ذکرک دیکھے

یوں تو نعتیں دنیا کی ہر زبان میں کہی گئی ہوں گی لیکن چونکہ عربی فارسی اور اردو زبانوں کو اسلامی ادب سے بطور خاص مناسبت رہی ہے، اس لئے نعتیں بھی شاید انھیں زبانوں میں سب سے زیادہ کہی گئیں اور اہل دل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح ومنقبت اور آپ ﷺ کے ساتھ محبت وعقیدت کے اظہار میں نئے سے نئے اسالیب اختیار کئے، علم عروض وقوافی اور علمِ بیان وبدیع کی کوئی صنف نہیں ہے

جو نعت میں نہ برتی گئی ہو اور اس مقدس صنفِ سخن کے ذریعہ شعر وادب کی ثروت میں اتنا اضافہ ہوا کہ شاید کسی اور موضوع میں شاعری کی مختلف جہتیں جمع نہ ہوئی ہوں، یہاں تک کہ متعدد شعراء نے بدیع کی مختلف صنعتوں کا تعارف ہی نعتیہ اشعار سے کرایا اور بدیع کی ہر صنف کی مثال میں نعتیہ اشعار کہے۔

''نعت''، جتنی مقدس پاکیزہ اور جتنی شیریں صنفِ سخن ہے، حقیقت یہ ہے کہ وہ اتنی ہی نازک بھی ہے، یہ محبوب مجازی کی تعریف والی غزلیں نہیں ہیں جن میں رہوارِ خیال کو بے لگام چھوڑ کر جو منہ میں آئے کہہ دیا جائے، یہ اس ذاتِ گرامی کا تذکرہ ہے جس کی عظمت وتقدس کے آگے فرشتوں کی گردنیں بھی خم ہیں، لہذا ایک طرف تو ایک بے مایہ انسان اس احساس سے مغلوب ہوتا ہے کہ :

ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب ❖ ہنوز نام تو گفتن کمالِ بے ادبی ست

دوسری طرف اس ذات اقدس کی صفات وکمالات کا تصور الفاظ کی تنگ دامنی کا احساس دلاتا ہے اور انسان یہ یقین کئے بغیر نہیں رہتا کہ اظہار وبیان کے جتنے اسلوب انسان کے تصرفات میں ہیں ان میں سے کوئی بھی اس ذات گرامی کی حقیقی تعریف وتوصیف کے لئے کافی نہیں ہوسکتا، اس لئے اس اعترافِ عجز کے بغیر چارہ نہیں کہ :

غالبؔ ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتیم ❖ کاں ذات پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است

تیسرے جس ذاتِ اقدس ﷺ کا ذکرِ مبارک، نعت کا اصل موضوع ہے اسی نے ہمارے ہر ہر قول وفعل کے کچھ آداب بتائے ہیں، ان تمام آداب کی کما حقہ رعایت کے بغیر کوئی نعت نہ شریعت کے مطابق ہوسکتی ہے اور نہ یہ کوئی حقیقی محبت کا تقاضہ ہے کہ محبوب کے ارشادات کے خلاف کر کے اس کی تعریف وتوصیف کی جائے۔ مثلاً خود حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ :

لاتطرونی کما اطرت النصاری عیسٰی بن مریمؑ. (بخاری شریف)	میری تعریف میں ایسا مبالغہ نہ کرو جیسے عیسائیوں نے حضرت عیسٰی بن مریم علیہما السلام کے بارے میں کیا۔

عیسائیوں نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے ساتھ محبت کا دعویٰ کیا لیکن چونکہ یہ کھوکھلی محبت درحقیقت اطاعت کے عنصر سے خالی ہے اس لئے انھوں نے مبالغہ کر کے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو خدا کا

بیٹا بنا دیا اور حبِّ رسول جو مدار نجات تھی وہ اس جاہلانہ مبالغہ کے نتیجے میں شرک کا ذریعہ بن گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اس خطرناک انجام سے پہلے ہی قدم پر آگاہ فرما دیا، لہذا نعت کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ اس میں کسی بھی مرحلے پر اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ان احکام کی خلاف ورزی نہیں ہونی چاہئے، ہر وہ شعر جو شرک کی ادنیٰ بُو، لئے ہوئے ہو جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف خدائی صفات منسوب کی گئی ہوں یا اس کا کوئی شبہ پیدا ہو وہ درحقیقت نعت نہیں سرکارِ دوعالم ﷺ کے ساتھ معاذ اللہ بغاوت ہے، لہذا اس قسم کے اشعار (نقل کفر کفر نہ باشد) کہ :

جو کچھ ہمیں لینا ہے لے لیں گے محمدؐ سے ❖ اللہ کے قبضے میں وحدت کے سوا کیا ہے

نعت تو کیا ہوتی؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کا کھلم کھلا انکار ہے اور اس قسم کے مشرکانہ خیالات کو شاعرانہ خیال آفرینی کے پردے میں گوارا کر لینا درحقیقت نعت جیسی پاکیزہ ومقدس صنفِ سخن کی توہین ہے جو کسی بھی صاحبِ ایمان کے لئے قابل برداشت نہیں ہونی چاہئے، ایسے کھلم کھلا مشرکانہ خیالات کو برداشت کرنے کا تو سوال ہی کیا ہے؟ نعت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی باتوں کو بھی برداشت نہیں فرمایا جن میں شرک کا ادنیٰ شائبہ پیدا ہونے کا ذرا بھی احتمال ہو، حضرت رُبیِّع بنت معوذ رضی اللہ عنہا ایک انصاری صحابیہ ہیں وہ فرماتی ہیں کہ جس روز میری شادی ہوئی اس سے اگلے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے، اس وقت گھر کی کچھ بچیاں ترنم سے کچھ اشعار پڑھ رہی تھیں، ان اشعار میں کچھ شہدائے بدر کا ذکر تھا اور کچھ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح ومنقبت تھی، اشعار پڑھتے ہوئے ان بچیوں نے ایک مصرعہ یہ پڑھا :

”وفینا نبی یعلم ما فی غد“ (اور ہمارے درمیان وہ نبیؐ موجود ہیں جو کل کے حالات سے باخبر ہیں)

یہ مصرعہ اگرچہ اس لحاظ سے درست تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آئندہ پیش آنے والی بہت سی باتوں کا علم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرما دیا تھا لیکن چونکہ الفاظ عام تھے، اور ان سے وہم ہو سکتا تھا کہ آپ کی طرف وہ علمِ غیب منسوب کیا جا رہا ہے جو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی مخصوص صفت ہے اس لئے آپؐ نے اس مصرعہ کو بھی گوارا نہ کیا اور ان بچیوں کو ٹوکتے ہوئے فرمایا۔

اسکتی عن ھذہ وقولی التي كنت تقولین قبلھا. اس (مصرعہ) کو نہ پڑھو اور پہلے جو پڑھ رہی تھیں وہ پڑھو۔

اس واقعہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نعت میں کون سی باتیں ناپسند تھیں؟ اور یہ کہ کوئی بھی ایسا جملہ جس میں شرک کے معنی نہیں اس کا ذرا سا احتمال بھی موجود ہو، اس کو نعت میں جگہ دینا خود موضوعِ نعت یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنا ناپسند ہے۔

(ا) یہ نعت کی قبولیت کی وہ اولین شرط اور نعت کا سب سے پہلا ادب ہے جس کا خیال نہ رکھنے سے اچھے اچھے ثقہ لوگوں کی نعت میں شدید نقص پیدا ہو گیا ہے، جناب امیرؔ مینائی جیسے شاعر جو نعت ہی کی وجہ سے مشہور ہیں اور بجا طور پر مشہور ہیں وہ بھی بسا اوقات یہ احتیاط ملحوظ نہیں رکھ سکے اور اس قسم کے اشعار کہہ گئے کہ :

مختار کل ہو، مالک روز جزا ہو تم ❖ رحمت کا ہے مقام کہ خاصِ خدا ہو تم

اب ”مالک روز جزا“ **مالک یوم الدین** کا ترجمہ ہے جو سورہ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت خاص بیان کی گئی ہے، اس لفظ کا استعمال غیر اللہ کے لئے خواہ مجازی معنی میں ہو انتہائی خطرناک ہے۔

(۲) اسی طرح اگرچہ یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام دوسرے انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں، اور یہ بات بھی اپنی جگہ درست ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے تمام انبیاء علیہم السلام کی صفاتِ کمال کے جامع ہیں، چنانچہ یہ شعر کوئی مبالغہ نہیں ہے کہ :

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضاء داری ❖ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

لیکن ساتھ ہی خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم بھی دی ہے کہ :

لا تفضّلونی علی الانبیاء مجھے دوسرے نبیوں پر فضیلت مت دو۔ علماء کرام نے آپ ﷺ کے اس ارشاد کا یہ مطلب بتایا ہے کہ عقیدے کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے انبیاء علیہم السلام سے افضل قرار دینے کی ممانعت مقصود نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس فضیلت کا بلا وجہ اس طرح تذکرہ کرنا جس سے کسی دوسرے پیغمبر کی شان میں کوئی ادنیٰ گستاخی یا ان کی ادنیٰ تنقیص لازم آئے کسی طرح جائز نہیں ہے۔ لہذا نعت میں بھی کوئی ایسا مضمون باندھنا جس سے کسی دوسرے پیغمبر کی شان پر کوئی حرف آتا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ جس سے ہر قیمت پر احتراز لازم ہے۔

(۳) نعت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور ان کے نتائج کو بیان کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اور نعت گو شاعر کا کمال یہ ہے کہ وہ ان مقدس تعلیمات کو ایسے دلنشیں اور جامع پیرائے میں بیان کرے کہ شعر کی لطافت بھی برقرار رہے اور حقیقت کی مکمل تصویر کشی بھی ہو جائے۔ مثلاً یہ شعر :

وہ رابط، دین و دانش کو کیا شیر وشکر جس نے ❖ وہ فارق، زہد سے جس نے مٹایا داغِ رہبانی

اپنے مضمون اور پیرایہ اظہار دونوں کے لحاظ سے ایک مثالی شعر ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم زہد کا خلاصہ اور رہبانیت سے اس کے فرق کی طرف مختصر لفظوں میں ایسا بلیغ اشارہ کر دیا گیا ہے کہ اس پر فکرِ سلیم وجد کئے بغیر نہیں رہتی۔

لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو شعر میں بیان کرنے کے لئے علم وقدرتِ بیان دونوں کی ضرورت ہے ایسا نہ ہو کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسی بات منسوب ہو جائے جو آپ کے منشا کے خلاف ہو۔

(۴) نعت میں محبت کے ساتھ ادب کا مکمل لحاظ ضروری ہے۔ عشقِ مجازی میں محبوب کے تذکرے کے لئے جو عنوانات اور اسباب قابلِ تعریف سمجھے جاتے ہیں وہ نعت میں بسا اوقات ادب کے خلاف ہوتے ہیں۔ ناز میں جو باتیں محبوب مجازی سے کی جاتی ہیں وہ محبوبِ حقیقی کے شایانِ شان نہیں ہوتیں۔ جب نعتوں میں اس قسم کا انداز بیان اختیار کیا جاتا ہے وہ اس مقدس صنف سخن کے ساتھ انصاف نہیں کرتی یہاں تک کہ ہمارے یہاں بعض روایتی نعتوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جس انداز سے ''کالی کملی والے'' کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں کم از کم راقم الحروف کو ان الفاظ سے حضور والا مرتبت کا تذکرہ کرتے ہوئے دل لرزتا ہے۔ اس بات میں کیا شبہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو معنوی حسن کے ساتھ ساتھ ظاہری حسن وجمال سے بھی نوازا تھا یہاں تک کہ حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''**واجمل منک لم تلد النساء**'' اور آپ سے زیادہ حسین وجمیل شخص عورتوں نے نہیں جنا، اور حضرت عائشہؓ نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن وجمال کا ذکر کرتے ہوئے کیا خوبصورت شعر کہا ہے کہ:

لواحی زلیخا لو رأین جبینه ❖ لآثرن بانقطاع القلوب علی الأید

زلیخا کی (سہیلیاں اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جبینِ مبارک کا جلوہ دیکھ لیتیں تو وہ ہاتھ کاٹنے کے مقابلے میں اپنے دل چیرنے کو ترجیح دیتیں) لہٰذا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک تذکرے میں آپؐ کے حسن و جمال کا بیان بھی نعت کا موضوع ہے لیکن ان میں ادب واحترام کا لحاظ رکھنا انتہائی ضروری ہے کسی کے حسن و جمال کا بیان چونکہ غزل کا موضوع ہوتا ہے اس لئے بعض اوقات نعت میں بھی غیر شعوری طور پر غزل کے اسالیب داخل ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات اشعار میں ایسی سُوقیت پیدا ہو جاتی ہے جو نعتِ رسول کی عظمت و وقار کے منافی ہوتی ہے۔ یہ شاعری کا بڑا ہی نازک مقام ہے جس پر اچھے اچھے پھسل گئے ہیں۔ اور بعض مرتبہ بڑے بڑے باادب شعراء بھی ایسے شعر کہہ گئے ہیں جو بعض اوقات نعت کے ذوقِ لطیف پر بار محسوس ہوتے ہیں۔ مثلاً اردو نعت میں حضرت امیر مینائی کا مقام کسی تعارف کا محتاج نہیں، ان کی نعتیں اردو ادب کا انتہائی قیمتی سرمایہ ہیں، اور وہ ان شعراء میں سے ہیں جو نعت ہی کے حوالے سے پہچانے جاتے ہیں جیسا کہ انھوں نے خود فرمایا:

میری شہرت کا سبب مدح پیمبرؐ ہے امیرؔ ❖ ورنہ اربابِ سخن میں میرا رتبہ کیا ہے

اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ان کی نعتوں میں نعت کے آداب بڑی حد تک ملحوظ رہے ہیں۔ انھوں نے حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کا تذکرہ بھی ادب واحترام کو پوری طرح ملحوظ رکھتے ہوئے فرمایا:

حلقے میں رسولوں کے وہ ماہِ مدنی ہے ❖ کہ چاند کی تنویر ستاروں میں چھنی ہے

نیز فرماتے ہیں:

پسند آتا ہے کتنا مسکرانا غنچہ و گل کا ❖ شباہت دل کو یاد آتی ہے حضرتؐ کے تبسم کی

حقیقت پوچھ لے مجھ سے کوئی فردوس وطوبیٰ کی ❖ رخِ احمد کا پرتو ہے، قدِ احمدؐ کا سایہ ہے

لیکن جب وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ:

اب تو للہ اٹھئے رخِ انور سے نقاب ❖ دل جگر سینے میں آرام نہیں لیتے ہیں

آپ کے عارض و گیسو کے جو دیوانے ہیں ❖ چین وہ صبح سے تا شام نہیں لیتے ہیں

اور یہ کہتے ہیں کہ :

بے حجابانہ اٹھا دو رخِ انور سے نقاب ❖ دل میں جب آئے تو پھر آنکھ سے پردہ کیا ہے

تو یہ اشعار نعت کے نہیں، کسی غزل کے معلوم ہوتے ہیں۔ اور یہی وہ نقص ہے جس سے نعت کو بچانا ضروری ہے۔ یہ اشعار غزل میں قابلِ تعریف ہو سکتے ہیں، لیکن نعت کو اس اندازِ خطاب سے بلند ہونا چاہئے۔

(۵) ان تمام آداب کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ نعت میں اچھے شعر کی تمام ادبی خصوصیات موجود ہوں۔ اس کا کوئی مطلب نہیں ہے کہ اس ذات والا صفات صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ مبارک اور آپ کی مدح وتوصیف پھسپھسے انداز میں کی جائے جس سے سننے اور پڑھنے والے پر کوئی تأثر قائم نہ ہو۔

خلاصہ یہ کہ اس لحاظ سے نعت شعر کی تمام دوسری اصناف کے مقابلے میں جتنی مقدس، پاکیزہ اور شیریں صنف ہے اتنی ہی نازک بھی ہے اور اس کی نزاکتوں کو مدنظر رکھے بغیر اچھی نعت نہیں کہی جاسکتی۔

پھر ان تمام آداب کی رعایت کے علاوہ نعت میں جس چیز کو بنیادی اہمیت حاصل ہے وہ کہنے والے کا سچا جذبۂ محبت ہے۔ یہ میرا ایمان ہے کہ اچھی نعت اس وقت تک نہیں کہی جاسکتی، جب تک دل حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت کے جذبہ سے آباد نہ ہو۔ اگر دل اس متاعِ بے بہا سے محروم ہے تو محض لفاظی سے نعت کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔ دنیا جانتی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بہت سے غیر مسلموں نے بھی نعتیں کہی ہیں اور ہمارے محترم دوست نور احمد میرٹھی صاحب نے انتہائی جانفشانی سے غیر مسلموں کی کہی ہوئی نعتیں ایک ضخیم مجموعے میں مرتب کر کے شائع کردی ہیں، ان نعتوں میں سے بہت سی نعتیں لفظ وبیان کے نقطۂ نظر سے اچھی بھی ہیں۔ ان کا یہ فائدہ بھی مسلم ہے کہ:

خوشتر آں باشد کہ سرِّ دلبراں ❖ گفتہ آید در حدیثِ دیگراں

لیکن ظاہر ہے کہ جو نعت ایمان واطاعت کے بغیر کہی جائے اس سے نعت کا حق کیسے ادا ہوسکتا ہے؟ دوسری طرف اگر دل جذبۂ محبت واطاعت سے سرشار ہو تو اسے لفاظی کی حاجت نہیں ہوتی پھر سیدھے سادے الفاظ بھی دل میں اتر جانے کی تاثیر حاصل کر لیتے ہیں۔ اور ان سے ’’بر دل ریزد‘‘ کا سماں بندھ جاتا ہے۔ چنانچہ حالؔی مرحوم کے یہ اشعار دیکھئے:

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانیوالا ❖ مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا ❖ وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا

کتنے سادہ اور کتنے بے تکلف اشعار ہیں۔لیکن پُر اثر اتنے کہ انسان مرحبا اور صل علیٰ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔اسی طرح جناب ظفرعلی خان کے یہ نعتیہ اشعار دیکھئے :

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمھیں تو ہو ❖ ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تمھیں تو ہو
پھوٹا جو سینۂ شبِ تارِ الست سے ❖ اُس نورِ اولیں کا اجالا تمھیں تو ہو
سب کچھ تمھارے واسطے پیدا کیا گیا ❖ سب غایتوں کی غایتِ اولیٰ تمھیں تو ہو
دنیا میں رحمتِ دو جہاں اور کون ہے ❖ جس کی نہیں نظیر وہ تنہا تمھیں تو ہو

ان اشعار کا پڑھنے والا شعروں کی سادگی کے باوجود یہ محسوس کئے بغیر نہیں رہتا کہ یہ آواز کسی محبت بھرے دل سے ابل رہی ہے۔ بات درحقیقت یہ ہے کہ محبت ہی وہ چیز ہے جو شعر کو الفاظ کا مناسب پیراہن عطا کرتی ہے کبھی اس محبت کے تقاضے سے شاعر کے سامنے پرشکوہ الفاظ کے پرے لگ جاتے ہیں جیسے محسؔن کاکوری اور امیؔر مینائی کے نعتیہ اشعار میں عموماً نظر آتا ہے اور کبھی اسی محبت کے تقاضے سے اتنے سہل ممتنع فقرے شاعر کی زبان سے نکلتے ہیں کہ ان کی نثر نہیں کہی جا سکتی۔لیکن چونکہ دونوں قسم کے اشعار چشمۂ محبت سے سیراب ہوتے ہیں۔اس لئے دونوں کی تاثیر ایک جیسی ہے یعنی حبِّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اضافہ۔

پھر کسی محبت بھری نعت کا لطیف ترین مرحلہ وہ ہوتا ہے کہ جب شاعر ایک طرف اس ذات کی رفعتوں کا تصور کرتا ہے جس کی وہ مدح وتوصیف کرنے چلا ہے اور دوسری طرف اپنی کم مائیگی کا احساس اسے دامن گیر ہوتا ہے وہ سوچتا ہے کہ نہ میری زبان اس لائق ہے کہ اس ذات عالی مقام کا تذکرہ کرے نہ دلِ ویران اس قابل ہے کہ اس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ آرا ہوں، چنانچہ محسؔن کاکوری کے الفاظ میں وہ اپنی نعت کا آغاز ہی اس حیرانی کے ساتھ کرتا ہے کہ :

ہے منزل اک مہ کنعان کی قلبِ زار ومضطر میں ❖ یہ مہمانِ عزیز اترا ہے کس اجڑے ہوئے گھر میں

اور جب حضرت محسن کاکوری کا یہ شعر قلم پر آ ہی گیا تو ناانصافی ہوگی اگر اسپر زیؔبا کی تضمین کے یہ دو بند نذرِ قارئین نہ کئے جائیں :

چمک برقِ تجلی کی ہے ابرِ تیرہ پیکر میں ❖ دُرِ تاباں چھپا ہے آ کے دریائے مکدّر میں
ضیائے لعل رحمت اور سنگِ تار منظر میں ❖ ہے منزل اک مہِ کنعاں کی قلبِ زار و مضطر میں
یہ مہمان عزیز اترا ہے کس اجڑے ہوئے گھر میں ❖ نگاہِ دیدۂ یعقوب بے چینی کے مظہر میں
فروغِ حسنِ یوسف اور چاہِ تیرہ منظر میں ❖ نہ تھی یہ دولتِ روشن زلیخا کے مقدر میں
ہے منزل اک مہ کنعاں کی قلب زار مضطر میں ❖ یہ مہمان عزیز اترا ہے کس اجڑے ہوئے گھر میں

اور چونکہ سچا جذبہ محبت ہی دراصل اچھی نعت کی بنیاد ہے اس لئے بہت سے ایسے حضرات نے اعلیٰ درجہ کی نعتیں کہی ہیں جو شاعر کی حیثیت سے معروف نہیں تھے اور نہ انھوں نے شعر کو اپنا اصل مشغلہ بنایا تھا لیکن اپنے جذباتِ محبت کے تحت انھوں نے نعتیہ اشعار کہے اور خوب کہے: حضرت شاہ محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کو شاعر کی حیثیت سے کون جانتا ہے؟ لیکن ان کی نعت کے یہ اشعار دیکھئے :

نبیؐ البرایا رسول کریمؐ ❖ نبوت کے دریا کا درِ یتیمؐ
حبیبِ خدا سید المرسلیں ❖ شفیع الوریٰ ہادیِ راہِ دیں
بظاہر جو ہے مقطعِ انبیاء ❖ حقیقت میں ہے مطلعِ اصفیاء

دارالعلوم دیو بند کے بانی حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی قدس سرہ ایک درویش صفت عالم تھے اور شاعر نہیں تھے لیکن ان کے شجرہ کے یہ چند اشعار بہت سی نعتوں پر بھاری ہیں :

بحقِ آں کہ او جانِ جہان است ❖ فدائے روضہ اش ہفت آسمان است
بحق آں کہ محبوبش گرفتی ! ❖ برائے خویش مطلوبش گرفتی
پسندیدی زجملہ عالم آں را ❖ بما بگزاشتی باقی جہاں را
گزیدی ازہمہ گلہا تو او را ❖ نمودی صرف او ہر رنگ وبورا
ہمہ نعتت بنامِ او نمودی ❖ دوعالم رابکام او نمودی
بآں کو رحمۃ للعالمین است ❖ بدرگاہت شفیع المذنبیں است
بحقِ سرورِ عالم محمدؐ ❖ بحقِ برترِ عالم محمدؐ

نیزان کے اردو نعتیہ قصیدے کے یہ اشعار ملاحظہ فرمائیے :

کہاں وہ رتبہ ؟ کہاں عقلِ نارسا اپنی ❖ کہاں وہ نورِ خدا اور کہاں یہ دیدۂ زار
چراغِ عقل ہے گل اس کے نور کے آگے ❖ زباں کا منہ نہیں جو مدح میں کرے گفتار
مگر کرے مری روح القدس مدد گاری ❖ تو اس کی مدح میں، میں بھی کروں رقم اشعار
جو جبرئیل مدد پر ہوں فکر کی میرے ❖ تو آگے بڑھ کے کہوں اے جہان کے سرکار
تو فخرِ کون و مکاں زبدۂ زمین و زماں ❖ امیرِ لشکرِ پیغمبراں شہِ ابرار
کرے ہیں ذرۂ کوئے محمدی سے خجل ❖ فلک کے شمس و قمر کو زمیں کے لیل و نہار
فلک پہ سب سہی، پر ہے نہ ثانیٔ احمدؐ ❖ زمیں پہ کچھ نہ ہو، پر ہے محمدیؐ سرکار

حضرت مولانا محمد اسعد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور کے ناظم اعلیٰ تھے اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ کے خلیفہ، شعر وادب کی دنیا میں ان سے شاید ہی کوئی واقف ہو لیکن ان کے یہ اشعار ملاحظہ فرمائیے :

رشکِ جنان و عرشِ معلیٰ کہیں جسے ❖ ہے وہ مکاں کہ گنبدِ خضرا کہیں جسے
وہ بات ٹھیک ہے شہِ بطحاؐ سے جو سنو ❖ وہ قول راست ہے شہِ بطحاؐ کہیں جسے
جس نے بصدق پائے منور کو چھولیا ❖ اس کا وہ ہاتھ ہے یدِ بیضاء کہیں جسے
منت کشِ بیاں نہیں طیبہ کی رفعتیں ❖ جس کی ثریٰ بھی وہ ہے ثریا کہیں جسے
وہ ذات ہے جناب رسالت مآبؐ کی ❖ الفاظ کی حدود سے بالا کہیں جسے

محبت کا ایک لازمی تقاضا یہ بھی ہے، کہ محبوب کے ساتھ ساتھ اس سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے محبت ہو جاتی ہے، بالخصوص اس کا گھر، اس کا شہر اور اس شہر کے گلی کوچے، در و دیوار، غرض ہر چیز محبوب معلوم ہوتی ہے اس نسبت سے حبِّ رسول کا لازمی تقاضا مدینہ منورہ کی محبت ہے چنانچہ ہماری نعتیہ شاعری کا ایک بڑا دلکش پہلو مدینہ منورہ کی تعریف و توصیف ہے، اس کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار اس کی زیارت کا شوق اور اس کی دلکش یادوں کا بیان ہے اور اس پہلو پر بھی نعت گو شعراء نے نت نئے انداز سے طبع آزمائی کی ہے۔

نعت میں مدینہ منورہ کا ذکر بھی نعت کے ابتدائی زمانہ سے شروع ہو گیا تھا، اور شعراء نے صرف مدینہ منورہ ہی نہیں اس کے مضافاتی بستیوں، صحراؤں اور کہساروں کو بھی شعر کا موضوع بنایا ہے، عربی شاعری میں مدینہ منورہ کے قریب واقع وادی عقیق پر بہت سے قصیدے کہے گئے ہیں، علامہ بوصیریؒ کا مشہور قصیدہ بردہ مدینہ طیبہ کی ایک قریبی بستی ذوسلم کی یاد سے شروع ہوا ہے اور مدینہ طیبہ کی تعریف و منظر کشی عربی نعتیہ شاعری کا ایک لازمی جزو سمجھی جاتی ہے۔

لیکن اہلِ عرب کو چونکہ مدینہ طیبہ کی حاضری کے مواقع زیادہ ملتے تھے اور ہندوستان کے لوگوں کو اتنے میسر نہ تھے، اس لئے مدینہ منورہ کی یاد اور اس کی زیارت کا شوق جس کثرت سے اردو شاعری میں ملتا ہے اور اس میں جو سوز و گداز پایا جاتا ہے شاید عربی شاعری میں وہ بات نہیں ہے، امیؔر مینائی فرماتے ہیں :

جب مدینے کا مسافر کوئی پا جاتا ہوں ❖ حسرت آتی ہے، یہ پہنچا، میں رہا جاتا ہوں

اور :

گھر سے کہیں اچھا ہے مدینہ کا مسافر ❖ یاں صبحِ وطن شام غریب الوطنی ہے

یہ بات وہی شخص کہہ سکتا ہے جس کے سینے میں زیارت مدینہ کی یہ خواہش آگ کی طرح سلگ رہی ہو کہ:

مدینہ جاؤں پھر آؤں مدینہ پھر جاؤں ❖ تمام عمر اسی میں تمام ہو جائے

لیکن دوری و مجبوری کے ہاتھوں بے بس ہو اور اس تصور سے تسکین حاصل کر رہا ہو۔

یاد جب مجھ کو مدینے کی فضا آتی ہے ❖ سانس لیتا ہوں تو جنت کی ہوا آتی ہے

یا بقول بہزؔاد لکھنوی :

تصور میں مدینہ آگیا ہے ❖ مجھے دنیا میں جینا آگیا ہے

جن خوش نصیب حضرات کو زیارت کی یہ دولت میسر آگئی، انھوں نے وہاں کی منظر کشی اور حاضری کے وقت کی کیفیات کو اپنے شعر کا موضوع بنایا اور یہ ہماری اردو نعتوں کا ایک حسین رخ ہے۔

بہزؔاد لکھنوی مرحوم فرماتے ہیں :

مدینہ کی مہکی بہاروں میں گم ہوں ❖ میں گنبد کے رنگیں نظاروں میں گم ہوں

میں گم ہوں سلاموں کی پیہم صدا میں ❖ درودوں کی دلکش پکاروں میں گم ہوں

اشارے یہ ہیں روح و دل کو جھکا دے ❖ زمین و فلک کے اشاروں میں گم ہوں

انھیں رات پھر حاضری ہے میسر ❖ فلک ! تیرے ان چاندتاروں میں گم ہوں

کبھی اشک باروں میں کھویا ہوا ہوں ❖ کبھی عشق کے بے قراروں میں گم ہوں

جہاں سے کہ گزرے تھے شاہِ دوعالم ❖ میں بہزاؔد ان رہ گزاروں میں گم ہوں

پھر جذبہ محبت کا ایک لطیف پہلو یہ ہے کہ سالہا سال مدینہ کی تڑپ میں بے چین رہنے کے بعد جب مدینہ منورہ کی حاضری میسر آتی ہے تو یقیناً مراد بر آتی ہے؛ لیکن وہ ذاتِ گرامی جس کی نسبت سے مدینہ محبوب تھا، بعض اوقات یہاں پہنچ کر آپ کی یاد کی تپش اور بھڑک جاتی ہے اس کیفیت کو جناب امیؔر مینائی نے جس طرح بیان کیا ہے وہ انھیں کا حق ہے :

ہے وصل میں بھی شوق وہی فصل کا باقی ❖ کہتا ہوں مدینے میں بھی میں ہائے مدینہ

پھر جب ایک مرتبہ زیارتِ مدینہ سے فیض یاب ہو کر واپسی ہوتی ہے تو زیارت کی پیاس بجھنے کے بجائے اور بڑھ جاتی ہے، بہت سی نعتوں میں اس پیاس کا بیان ہے۔ مثلاً جناب بہزاؔد کہتے ہیں :

ہم مدینے سے اللہ ! کیوں آگئے ❖ قلبِ حیراں کی تسکیں وہیں رہ گئی

دل وہیں رہ گیا جاں وہیں رہ گئی ❖ خم اسی در پہ اپنی جبیں رہ گئی

خلاصہ یہ کہ نعت درحقیقت محبت کے جذبہ صادق کی آئینہ دار ہوتی ہے اور چونکہ محبت کو کسی لگے بندھے اسلوب میں مقید نہیں کیا جاسکتا، اس لئے اس کے عنوانات ان گنت اور اس کے اسلوب بیشمار ہیں، اس لئے نعت کے مضامین و اسالیب بھی شمار نہیں کئے جاسکتے، اللہ تعالیٰ ہم سب کے دلوں میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبۂ صادق پیدا فرمائے۔ آمین۔

یا رب صلِّ وسلم دائمًا أبدا ❖ علی حبیبک خیر الخلق کلهم

نعت گوئی

اپنے آغاز سے اکابرِ دیو بند تک

مولانا ڈاکٹر عبدالرحمٰن ساجد الاعظمی (کوئریا پار، ضلع مئو)
اُستاذ مدرسہ عربیہ امدادیہ مراد آباد یوپی، یکے از اَبنائے قدیم مدرسہ شاہی مراد آباد

شاعری خالص جذبات کے اظہار کا نام ہے، شعروشاعری کی ابتدا سجع بند اور قافیہ پیما جملوں سے ہوئی، رفتہ رفتہ ان میں وزن اور قافیہ کا اضافہ ہوا تو سجع کو ''رجز'' کا نام دیدیا گیا، وزن اور قافیہ کی بندش نے رجز میں موسیقیت اور نغمگی کے زیروبم پیدا کئے۔ تاثیر واثر انگیزی کی قوت پیدا کی۔ مہلہل بن ربیعہ کو اولین شاعر تسلیم کیا گیا، اس طرح سے شاعری کا پتہ اسلام سے ڈیڑھ سو سال سے آگے نہیں ملتا۔

قوموں کے ہجوم میں صرف عرب ہی ایک ایسی قوم ہے، جس کو شاعری کا ذوق فطری طور پر ملا ہے۔ شاعری کے محّرکات کے لئے جن سرمایوں کی ضرورت تھی وہ انھیں فراہم تھے۔ پہاڑیوں سے گھری وادیاں۔ ان وادیوں میں اجڑتی بستی، خیموں کی بستیاں، ہرے بھرے باغات، ریگزاروں کے چمکتے ہموار میدان، بہتے چشموں کی جل ترنگ، دریاؤں اور سمندروں کے ساحلی کناروں کی نشیلی شام وسحر، ان کا سرمایۂ فکر تھے، جو طبعِ موزوں کو الہام شعری سے نوازتے رہے، پھر ان کی سماجی اور معاشرتی زندگی میں شعروشاعری کی بے انتہا قدر و قیمت تھی، کسی قبیلہ میں کوئی شاعر پیدا ہو جاتا تو وہ پورے قبیلہ کی عزت و آبرو بن جاتا، معاشرے کی اس فیاضی نے شاعری کو پروان چڑھانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔

زمانۂ جاہلیت میں شاعری کا قیمتی سرمایہ، غزل، فخر وحماسہ، مدح وثنا، ہجو، مرثیہ معذرت اور سراپا وصف پر مشتمل تھا۔ جن میں افکار وخیالات کی ندرت، احساسات وجذبات کی لطافت، الفاظ وتراکیب کی جدّت، اوزان وقوافی کی وسعت سے اچھوتے مفہوم ومعانی کی تخلیق ان کا فطری مزاج اور الہامی افتاد تھی، انہوں نے اظہار جذبات اور طرز ادا پر اپنے دل ودماغ اور فکر ونظر کی تمام توانائیاں صرف کر

کے فن شاعری کو اس حد تک اوجِ کمال پر پہونچا دیا۔ کہ حضرت سعید بن مسیّبؓ کی روایت کے مطابق فاروق اعظم نے برسرِ منبر صحابہ کو خطاب کر کے فرمایا لفظ ''تخوف'' کے آپ کیا معنی سمجھتے ہیں؟ عام مجمع خاموش رہا مگر قبیلہ ہذیل کے ایک شخص نے عرض کیا کہ امیر المؤمنین یہ ہمارے قبیلہ کی خاص لغت ہے۔ ہمارے یہاں یہ لفظ تنقص یعنی بتدریج گھٹانے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ فاروق اعظمؓ کے اس سوال پر کہ کیا عرب اپنے اشعار میں یہ لفظ تنقص کے معنی میں استعمال کرتے ہیں، تو اس نے عرض کیا۔ ہاں! اور اپنے قبیلہ کے شاعر ابو کبیر ہذلی کا ایک شعر پیش کیا۔ اس پر فاروق اعظمؓ نے فرمایا۔ لوگو! تم اشعارِ جاہلیت کا علم حاصل کرو، کیونکہ اس میں تمہاری کتاب کی تفسیر اور تمہارے کلام کے معانی کا فیصلہ ہوتا ہے۔ (مستفاد معارف القرآن ج ۵/ ۳۵۱)

شاعری کے طویل سفر کے بعد جب اسلام کی صبح نمودار ہوئی اور قدرت کی فیاضیوں نے خلاصۂ کائنات، فخر موجوداتؐ کے وجود اقدس سے دنیا کو زینت عطا کی تو شاعری میں بھی ایک نئے باب کا آغاز ہو گیا۔ نورِ رسالت کی تابانیوں نے ذہن کا پورا سانچہ اور زندگی کا پورا ڈھانچہ بدل دیا، دنیا بدل گئی، معاشرتی زندگی کے آداب بدل گئے، فکر و نظر کا انداز بدلا، تو سراپا وصف کے اظہار کا زاویہ بھی بدل گیا۔ اور شاعری کی اصناف میں سب سے بہتر، سب سے برتر، سب سے پاکیزہ صنف ''نعت نبی'' صلی اللہ علیہ وسلم کی بظاہر ابتدا ہوئی۔

خواجۂ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کی برکت سے دنیا کفر کی ظلمت سے نکل کر نورِ ایمان کے سائبان میں آئی، جہالت کی تیرہ و تار تاریکی سے نکل کر علم کی روشنی میں آئی۔ بھٹکی ہوئی خستہ حال انسانیت کو جینے کا حوصلہ اور سلیقہ ملا۔ آپ کے حیات بخش لبوں کی جنبش سے نطق و گویائی کو پاکیزگی اور شائستگی عطا ہوئی۔ اسی پاکیزگی کے گہوارے میں نعتیہ شاعری کی پرورش ہوئی اور اسی کی بدولت شاعرانہ احساسات و جذبات، افکار و خیالات کو حسنِ ادب کی سوغات ملی۔

مولائے کل، دانائے سبل، ختم الرسل سے عشق و محبت، شیفتگی و وارفتگی، ایمان کی صرف علامت ہی نہیں بلکہ عین ایمان ہے۔ ایمان قلب میں تو عشق آغوشِ جذبات میں نشو و نما پاتا ہے۔ عشقِ مجازی کا منتہا ذات ہوتی ہے، اور عشق حقیقی کا مرکز صفات و کمال ہوتی ہے۔

مدنی، مکی، ہاشمی، مطلبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی جمال وکمال میں سب سے اعلیٰ وافضل، خدا کے بعد سب سے بہتر و بزرگ تر تھی۔ اس لئے یہ ممکن تھا کہ عشق کے جذبات سے مغلوب ہو کر کہیں بھٹک نہ جائے اور ادب کی سرحدوں کو پامال کر کے تباہی کا سامان نہ بن جائے۔ اس لئے رب کائنات نے سب سے پہلے اپنے ازلی کلام میں خود آقا کی مدح وثنا کر کے نعت گوئی کے آداب کی تعلیم دی۔ کہ آپ کے حضور میں حسنِ ادب کا معیار واہتمام یہ ہے کہ ''لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ. (الآیہ حجرات پ / ۲۶) (بلند نہ کرو اپنی آوازیں، نبی کی آواز سے اوپر، اور اس سے نہ بولو تڑخ کر)

تو دوسری طرف آپ کی رفعت شان کا اعلان ''وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ'' (ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کیا) کے ذریعہ فرما کر رہتی دنیا تک آپ کے ذکر کی رفعت اور آپکی مدح وثنا کو اپنے کلامِ ازلی سے جوڑ کر جاودانی عطا فرمادی۔ مرزا مظہر جانِ جاناںؒ کی شاعرانہ زبان کہتی ہے :

خدا در انتظار حمدِ مانیست ❖ محمدؐ چشم برراہِ ثنا نیست
خدا مدح آفرین مصطفیٰؐ بس ❖ محمدؐ حامدِ حمدؐ خدا بس

مدح مصطفیٰ، ذکر مجتبیٰ وہی معتبر ہوگا جو قرآن کے زندہ و تابندہ، ایمان افزا، حیات بخش اصولوں سے ہم آہنگ ہوگا، کیونکہ قرآن سراپا آپؐ ہی کا اخلاق ہے۔

تقاضا عشق ومحبت کا، تصّور آپ کی رفعت شان اور مقامِ محمودیت کا، زبان ایک عاشق کی، بڑا نازک مرحلہ ہے، زبان لغزش کھا جائے، قدم ٹھوکروں کی زد میں آجائے اسی لئے خود آقاؐ نے فرمایا: **لاتطرونی کما أطرت النصاری عیسیٰ بن مریم** (حدیث) میری تعریف میں ایسا مبالغہ نہ کرو، جیسا کہ نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریمؑ کے بارے میں کیا تھا۔

رموز شاعری سے بہرہ ور، عشق کی اثر انگیزیوں سے آشنا، اور ثنائے خواجہ کونینؐ کی نزاکتوں سے واقف عرفؔی نے حدیثِ عشق کی یوں ترجمانی کی ''عرفی مشتاب ایں رہِ نعت است نہ صحرا'' عرفی تیز مت دوڑ و یہ نعت کی شاہراہ ہے، صحرا و بیابان نہیں، کہ جیسے چاہا جدھر چاہا چلدیئے اس نازک شاہراہ پر کامیابی وکامرانی کے ساتھ وہی لوگ چل سکے، جن کے دل آپکی سچی اور حقیقی محبت سے آشنا تھے۔ کیونکہ۔ ع

''محبت خود سکھا دیتی ہے آدابِ خود آگاہی''

علامہ سہیلی نے ایک روایت نقل کی۔ کہ عبدالمطلب آپ کو لے کر کعبہ مشرّفہ کے اندر تشریف لے گئے۔اور وہاں انکی عظمت شان میں اس طرح دعائیہ اشعار کہے :

الحمد للّٰہ الذي اعطاني ❖ هذا الغلام الطيب الاردانِ

قد ساد فی المھد علی الغلمان ❖ اعیذہ بالبیت ذی الارکانِ

تمام تعریف اس خدا کی جس نے یہ خوش اندام لڑکا عطا فرمایا ایسا لڑکا جو اپنے گہوارے میں دوسرے لڑکوں کا سردار بن گیا۔اس کو میں مقدس کونوں والے گھر یعنی بیت اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔

علامہ سہیلی کی اگر یہ روایت صحیح ہے تو سب سے پہلے نعت گوئی کا شرف عبدالمطلب کو حاصل ہوا اور سب سے پہلے نعت کا زمزمہ خانہ کعبہ سے بلند ہوا۔حقیقی محبت کا یہی جذبہ حضرت شیما کی لوری میں دعائیہ نغمہ بن کر اس طرح گونجا :

یا ربنا ابق لنا محمدا ❖ حتی أراہ یافعاً وامردا

ثم أراہ سیداً ومسوداً ❖ وأکبت اعادیہ معاوالحسدا

اے ہمارے رب! ہمارے لئے محمد کو زندہ اور باقی رکھ۔تا کہ میں انھیں سبزہ آغاز اور جوانِ رعنا کی شکل میں دیکھوں، پھر انھیں سردار دیکھوں اور آپ کے دشمن حاسدین سمیت برباد ہو جائیں۔

نعت گوئی، فکر کی پاکیزگی کا مظہر، حبّ نبی، ایمان کی علامت، اور تذکرۂ نبی، روح کی غذا، عنداللہ اجر وثواب کا موجب، نسبت رب کائنات سے معطر، اس لئے ہر عاشقِ صادق نے روح کی تپش، دل کا سوز، عشق کی حرارت، اور محبت کی تمام ادائیں اور زبان کی تمام فصاحتیں اسی ذاتِ مجموعۂ صفات وکمالات پر قربان کرنے کو اپنی زندگی کا نصب العین سمجھا۔

ترجمان اسلام، شاعر رسول حضرت حسان بن ثابتؓ جن کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں منبر رکھوایا جس پر بیٹھ کر حضرت حسانؓ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مفاخر بیان کرتے یا دفاع فرماتے۔حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔اللہ تعالیٰ حسان کی روح القدس (جبریل) کے ذریعہ تائید فرماتے رہیں گے جب تک وہ رسولؐ کی طرف سے دفاع کرتے رہیں گے یا مفاخر بیان کرتے رہیں گے۔(مشکوٰۃ باب البیان والشعر)

چنانچہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ بلا خوف کہتے ہیں :

هجوت محمداً فاجبت عنه ❖ وعند الله فی ذاک الجزاء

فان ابي ووالده وعرضی ❖ لعرض محمد منکم وقاء

تو نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کی تو میں نے اس کا جواب دیا، اور اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کا بدلہ (ثواب) ملے گا، پس میرا باپ اور میرے باپ کا باپ اور میری آبرو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو کے واسطے ڈھال ہے۔اور پھر فخر سے کہتے ہیں :

ولیس هوائی نازعا عن ثنائه ❖ لعلی به فی جنة الخلد اخلد

مع المصطفیٰ ارجو بذاک جوارهٗ ❖ وفی نیل ذاک الیوم اسعی واجهد

میں آپؐ کی تعریف وتوصیف سے رکنے والا نہیں ہوں، شاید اسی کی بدولت جنت میں ہمیشہ ہمیش رہنے کی مراد پوری ہو جائے، اسی کے ذریعہ وہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوسی ہونے کی امید لگائے بیٹھا ہوں اور اسی کے حصول کے لئے اپنی ساری کوششیں ایک کئے ہوئے ہوں۔ پھر اپنی جدوجہد میں عزم وجزم کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں :

واللّٰه ربی لانفارق امرهٗ ❖ ما کان عیش یرتجی لمعاد

میرے رب اللہ کی قسم، ہم آپ کے حکم کو نہیں چھوڑیں گے، جب تک کہ قیامت میں اچھی زندگی کی امید نہ کی جاسکے اور جب آپ کے وصف سراپا پر نطق نے زبان کے بوسے لئے تو حضرت علیؓ کی روایت کے بموجب ہر ایک ناعت نے یہی کہا لم ار قبله ولا بعده مثله صلی الله علیه وسلم. (شمائل محمدیہ امام ترمذی)

اس حقیقت کا اظہار شاعر رسول حضرت حسانؓ کی زبان ترجمان سے اس طرح ادا ہوتا ہے :

واحسن منک لم ترقط عینی ❖ واجمل منک لم تلد النساء

خلقت مبرّأً من کل عیب ❖ کانک قد خلقت کما تشاء

آپؐ سے بڑھ کر کوئی حسین میری آنکھوں نے نہیں دیکھا، اور آپؐ سے بڑھ کر کوئی جمیل کسی عورت نے نہیں جنا، آپؐ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے، گویا آپؐ نے جیسے چاہا اسی طرح آپؐ کو پیدا

کیا گیا، اور آپؐ کے جمال کا یہی حقیقی تصور جب ابوسفیان ابن الحارث کے آئینہ فکر میں جلوہ گر ہوا تو زبانِ شعریوں گویا ہوئی :

فلم نر مثله فی الناسِ حیًّا ❖ ولیس له من الموتیٰ عدیل

ہم نے آپؐ کی طرح لوگوں میں کسی کو زندہ نہیں دیکھا۔اور جو مر گئے ان میں بھی آپ کا کوئی نظیر نہیں۔

پھر اسی حقیقت کا اظہار اعتماد و یقین کی پوری قوت کے ساتھ سواد بن قاربؓ کی زبان سے اس طرح ادا ہوتا ہے :

وکن لی شفیعاً یوم لا ذو شفاعة ❖ سواک بمغنًی عن سواد بن قارب

ما رائیت ولا سمعت بمثله ❖ فی الناس کلهم بمثل محمد

آپؐ اس دن میرے لئے سفارشی ہوں گے جب کوئی سفارش کرنے والا نہ ہوگا۔اور نہ ہی آپؐ کے سوا کوئی سواد بن قارب کے کام آئے گا۔میں نے تمام لوگوں میں نہ آپؐ جیسا دیکھا اور نہ آپؐ کے مانند کسی کو سنا۔

اور پھر آپؐ کے حسن جہاں تاب و عالمتاب کا جلوہ اور اپنی والہانہ محبت، جذبۂ صادق، روحانی تعلق اور دائمی وابستگی سے سرشار ہو کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ کے گہر بار حسن کے جلوؤں کا ذکر زبان کی لطافت و حلاوت کے ساتھ اس طرح فرماتی ہیں :

فلو سمعوا فی مصر اوصاف خدّه ❖ لما بذلو فی سومِ یوسف من نقدٖ

لواحِی زلیخا لو رأین جبینه ❖ لاثرن بالقطع القلوب علی الأیدٖ

(شرح زرقانی ۳/۲۳۴)

اگر مصر میں آپؐ کے رخسار کے اوصاف وہ لوگ سن لیتے تو حضرت یوسفؑ کے سودے میں نقدی نہ خرچ کرتے، اگر زلیخا کی سہیلیاں آپؐ کی جبیں کو دیکھ لیتیں تو وہ ہاتھوں کی جگہ اپنے دلوں کو کاٹ لیتیں۔اور ایسا اس لئے ممکن تھا طفیل بن عمر والدوسی رضی اللہ عنہ کے ذکر کے مطابق

"وان اللّٰه جلله بهاء ❖ وعلا جدُهٗ في کل جد"

(الاصابة ۲ / ۴۱۷)

کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے حسن و خوبی میں بہت اضافہ فرمایا ہے اور آپ کی شان ہر شان میں بلند ہے تو پھر آپ کی شانِ بلند، ایمان کاملِ اور حبّ صادق کا تقاضا کیا ہے۔حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے سنئے :

وأحـمـد مـصـطـفًـى فينا مطاعًا ❖ فـلا تـغـشـوه بـالـقـولِ الـعـنيف

کہ احمد ہم میں برگزیدہ ہیں، جن کی اطاعت کی جاتی ہے، لہذا تم ان کے سامنے نا ملائم لفظ بھی منہ سے نہ نکالنا۔

صحابۂ کرام جو ہدایت کے ستارے اور بلاواسطہ جلوۂ رسالت کی تابانیوں سے فیضیاب تھے، ان کے نقوشِ قدم، ہر عاشقِ صادق کے لئے مہر تاباں۔ ان کا جذبۂ عمل اور حسن ادب، ہر اہل دل کے لئے مشعلِ راہ اور ان کا ایثار واخلاص، بندگانِ خدا کے لئے مینارۂ نور اور ان کے قولِ صحیح کی ہر تعبیر، قلب مومن کے لئے حرزِ جان سے بڑھ کر ہے، کیونکہ ان کی ذات آقا کے حسن وجمال کا پرتو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا عکسِ جمیل اور علوم ومعارف کی جلوہ گاہ تھی۔ علوم ومعارف کی انھیں جلوہ گاہوں کا عکس، جب لیلائے علم کے شیدائیوں، اماموں، دل والوں صوفیوں، خداشناس انسانوں اور سلیم الطبع شاعروں پہ پڑا تو خالقِ کون ومکان کی محبت سے سرشار دل وجہِ تخلیق دوعالم، نبی محترم کے عشق سے بے تاب ہو اٹھا اور جذبۂ دروں کی ہر کیفیت شوق وآرزو کی زبان اور عشق ومحبت کی ترجمان بن گئی۔

اِمام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا :

أنت الذی لو لاک ما خلق امراءٌ ❖ کـلا ولا خـلـق الوریٰ لو لاک

اگر آپؐ نہ ہوتے تو پھر کوئی شخصیت ہرگز پیدا نہ کی جاتی اور اگر آپؐ مقصود نہ ہوتے تو یہ مخلوقات پیدا نہ ہوتی مولانا روم اپنی شیریں زبان میں یوں گویا ہوئے :

گر نبودے بہر عشقِ پاک را ❖ کے وجودے دادمے افلاک را

اگر میرے عشق کے روبرو تیری ذات نہ ہوتی۔ تو اے پیارے میں ان افلاک کو کیوں کر پیدا کرتا۔

شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی محبت وعقیدت کا نذرانہ اس طرح پیش فرمایا :

فـلست أریٰ إلا الحبیب محمدًا ❖ رسـول إلٰـه الـخـلق جمُّ المناقب

میں بجز محمد کے کسی اور کو محبوب نہیں پاتا۔ وہ خداوند مخلوقات کے رسول تمام مناقب کے جامع ہیں۔

شاہ عبدالعزیز دہلویؒ نے ایثار ووفا کے جذبات کے ساتھ اس طرح گہر افشانی کی :

إلـيـه تـوجـهـي ولـه استنادي ❖ وفـيـه مـطـامـعـي وبه اعتصامي

انھیں کی طرف میری توجہ ہے اور انھیں پر میرا اعتماد، انھیں کی ذات میری آرزوؤں کا مرکز ہے اور میں نے انھیں کا دامن تھام رکھا ہے۔

عشق میں فنا فی اللہ کا مرتبہ آقا کی محبت میں ڈوب کر ہی مل سکتا ہے۔اس کیفیت سے ہمکنار ہو کر ہی حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان پر التماس کی یہ لے ابھری :

ہر کسے امید دارد از خدا وجز خدا ❖ لیک عمرے شد کہ از تو من ترا دارم امید

ہر شخص خدا اور ماسوائے خدا سے امید رکھتا ہے۔لیکن ایک عمر گذر گئی کہ تجھ سے میں تیری ہی امید رکھتا ہوں۔شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے ثنائے خواجہ میں جو عطر افشانی کی ہے وہ انہی کا کمال ہے۔میرے آقا امی لقب کا یہ معجزہ کتنا عجیب وغریب ہے کہ:

یتیمے کہ ناکردہ قرآں درست ❖ کتب خانۂ ہفت ملت بشست

ایک یتیم بچّہ جس نے پڑھنا لکھنا نہیں سیکھا اس نے ہفت اقلیم کے تمام کتب خانوں پر پانی پھیر دیا۔اور جب حافظؔ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے آپؐ کے جمال وکمال کا ذکر آیا تو جذبۂ اظہار بیک وقت خطابیہ اور بیانیہ اسلوب میں اس طرح نظم پایا:

یا صاحب الجمال ویا سید البشر ❖ من وجھک المنیر لقد نور القمر

اس کے بعد جب حافظؔ شیرازی کی نظر آپؐ کے علو مرتبت رفعت شان پر گئی تو زبان تاب سخن نہ لا کر بس اتنا کہہ سکی :

لایمکن الثناء کما کان حقہ ❖ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ خوف وخشیت کے پرسوز لہجہ میں کہتے ہیں :

اے شفاعت خواہ بینی تیرہ روز ❖ لطف کن شمعِ شفاعت برفروز

جامی رحمۃ اللہ علیہ کی فصاحت وبلاغت سے آراستہ زبان شہ ابرار کی مدح وثنا میں اس طرح رطب اللسان ہے :

اے عربی نسبت و امی لقب ❖ بندہ تو ہم عجم و ہم عرب

شد قدم گاہ خلیل او را بکام ❖ عالی از یُمن قدومش آں مقام

اے عربی نسبت اور امی لقب، تیرے غلام عجم بھی اور عرب بھی، آپ کے قدموں کی برکت سے مقام ابراہیم، مقام ابراہیم بنا اور اس نے اپنا درجہ دوبارہ حاصل کیا۔

عرفیؔ نے اپنے مخصوص انداز میں کہا :

دوراں کہ بود تا کند آرائش محفل ❖ مداح شہنشاہ عرب را وعجم را

جب تک دنیا کی آرائش باقی رہے گی، آپ کے مداحوں کا سلسلہ باقی رہے گا، ترنم و آہنگ دلآویزی ودل ربائی قدسیؔ کے اشعار کی خوبی ہے اوران کی یہ خوبی شہنشاہ کونین ﷺ کے دربار میں کس طرح کام آرہی ہے :

مرحبا سید مکی و مدنی العربی ❖ دل وجاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

سیدی انت حبیبی وطبیب قلبی ❖ آمدہ سوئے تو قدسیؔ پئے درماں طلبی

کہتے ہیں کہ گوشہ چمن کی روشیں، موسم بہار کی شادابی، ساحلی کناروں کا جانفزا منظر، نسیم سحر کے خوشگوار جھونکے، صبح کا سہانا وقت، سفر کی بھیگی نشیلی شامیں، شاعری کے لئے محرک ہوا کرتی ہیں، اس حقیقت کی طرح یہ بھی مسلم ہے کہ روح کی لطافت اوردل ودماغ کا سکون بھی ادبیات کے لئے بہت معاون ہے، بعض اہل دل کے کلام میں جو غیر معمولی حلاوت وقوت ہے وہ ان کی روح کی لطافت، قلب کی پاکیزگی اور اندرونی کیفیت وسرمستی کا نتیجہ ہے، ان کی خوشی وسرمستی کا سرچشمہ اوران کی دولت کا خزانہ ان کے دل میں ہوتا ہے، جو زوال سے بے نیاز، کمال سے بھرپور، زورِ تعبیر، حسن تصویر، جدت معانی، جذبۂ محبت، بے تابی، دل اور تاثیر عشق کے ساتھ مل کر اپنے محبوب وممدوح کی تعریف میں جن کو اللہ تعالیٰ نے خود اپنی محبت کی جلوہ گاہ بنایا ہے، انکی بارگاہ میں خود فطری طور پر سازِ دل کی مضراب بن جاتے ہیں، اسی کیفیت کا نتیجہ ہیں حجۃ الاسلام حضرت مولانا قاسم نانوتوی کے شعری الہام، وہ کہتے ہیں:

جو انبیاء ہیں وہ آگے تری نبوت کے ❖ کرے ہیں امتی ہونے کا یا نبیؐ اقرار

جمال کو ترے کب پہونچے حسن یوسفؑ کا ❖ وہ دلربائے زلیخا، تو شاہد ستار

یا پھر مناجات کی شکل میں اس طرح فرماتے ہیں :

گناہِ بے عدد را بار بستم ❖ ہزاراں بار توبہ ہا شکستم

بآں رحمت کہ وقف عام کردی ❖ جہاں را دعوتِ اسلام کردی

گدا خود را ترا سلطاں چوں دیدم ❖ بدر گاہِ تواے رحمٰں دویدم

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی شیفتگی وسرشاری، جاں نثاری وجاں سپاری کا سوز وگداز اوران کا رقت آمیز لہجہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔وہ کہتے ہیں :

کر کے نثار آپ پر گھر بار یا رسولؐ ❖ اب آپڑا ہوں آپ کے دربار یا رسولؐ
ذات آپ کی تو رحمت وشفقت ہے سربسر ❖ میں گرچہ ہوں تمام خطا وار یا رسولؐ
ہو آستانہ آپ کا امدادؔ کی جبیں ❖ اوراس سے زیادہ کچھ نہیں درکار یا رسولؐ

حضور پرنورؐ کی سچی اور کاملِ محبت سے دامن دل بھر کر بارگاہ رب العزت میں اس طرح مناجات کرتے ہیں :

مجھے اپنی الفت کے قابل بنا ❖ سوا اپنے ہر شئی کو دل سے بُھلا
میں دنیا میں آیا تو گریاں ہی تھا ❖ سوا میرے ہر ایک خنداں ہی تھا
جو دنیا سے جاؤں تو خوشیاں کروں ❖ سبھی ہوویں گریاں میں خنداں رہوں
ملائک مرے پاس رحمت کے ہوں ❖ یہ سامان یا رب عنایت کے ہوں
ترا بندہ ہو کے میں جاؤں کہاں ❖ کروں دل کی حالت میں کس سے بیاں

اس میں شبہ نہیں کہ انسان شعراورشعر کی آفاقی تمام وسعتوں اورلطافتوں کو وجدانی طور پر حاصل کر لینے، اوردل ودماغ پر اسکی تمام پہنائیوں کو عیاں ہوجانے کے باوجود، یا پھر یوں کہہ لیجئے کہ انسان زبان وبیان کی قدرت اورعلوم وفنون پر دسترس کے باوجود کما حقہ، دلی جذبات کی ترجمانی سے بھی قاصر رہ جاتا ہے، تاہم فکروفن کے مخصوص ومحدود پیرائے میں اپنے آفاقی تخیل کو سمونے کی سعادت حاصل کر کے قلبی راحت وسکون ضرور پالیتا ہے اور جب یہ فکروشعور کملی والے کی ذات وصفات کا احاطہ کرنا چاہتی ہے تواس کو عجز ودرماندگی کے ساتھ وہی کہنا پڑتا ہے جو حضرت مولانا اسعد اللہ صاحبؒ نے فرمایا :

مجھے کیا علم کیا تم ہو ❖ خدا جانے کہ کیا تم ہو
بس اتنا جانتا ہوں ❖ محترم بعد از خدا تم ہو

رسالت کو شرف ہے ذات اقدس کے تعلق سے ❖ نبوت ناز کرتی ہے کہ ختم الانبیاءؐ تم ہو
نہ یہ قدرت زباں میں ہے نہ یہ طاقت بیاں میں ہے ❖ خدا جانے تو جانے ،کوئی کیا جانے کہ کیا تم ہو

یا پھر حیرت واستعجاب کے عالم میں ادب کی تلقین کرنے میں مولانا سید سلیمان ندویؒ کی زبان میں اس طرح کہے گا :

تو ہے مجموعۂ خوبی و سراپائے کمال ❖ کون سی تیری ادا دل کی طلبگار نہیں
ہر قدم باد صبا حسن ادب سے رکھنا ❖ بوئے گیسوئے نبیؐ ناقۂ تاتار نہیں
شک نہیں مطلع والشمس ہے بطحا کی زمیں ❖ کون سا ذرہ وہاں مطلعِ انوار نہیں

بات جب مدینے کے ذروں تک پہونچی تو ایک طرف ان ذروں میں خوشبو ہے آقا کے قدموں کی ،تو دوسری طرف ان ذروں میں جلوہ ہے خالق کائنات کا۔حضرت شیخ الہندؒ فرماتے ہیں :

نورِ خورشید چمکتا ہے ہر اک ذرے میں ❖ چشم بینا ہو تو ہر شی میں ہے جلوہ تیرا

لاریب ہر ذرہ نور حق سے روشن اور منور ہے، ان ذروں میں خالق ارض وسما کی قوت کا کس قدر فیضان ہے کہ یہی ذرۂ ناچیز انسان کی کرشمہ سازی سے زمینی طاقتوں کا منتہا بن جاتا ہے۔لیکن اس منتہا کا منتہا کیا ہے حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شعری لطافتوں میں دیکھئے :

زمینی طاقتوں کا منتہا ہے ایٹمی ذرہ ❖ خدائی طاقتوں کا منتہا ہے ذاتِ نورانی
مقاماتِ عروجِ روح تم سے ہیں نہ تم ان سے ❖ ہے سورج خود سے روشن اور شعاعیں ان سے نورانی

اور یہ حقیقت تو سب کو معلوم ہے کہ سورج کی شعاعوں میں جو نور ہے، کائنات کی جلوہ سامانیوں میں جو حسن وسرور ہے وہ میرے آقا کے وجود کا صدقہ اور آپؐ کے حسن کی زکوٰۃ ہے۔آپ کے وجود کی مثال مولانا ظفر احمد تھانویؒ کی طویل نعت میں دیکھئے :

فَأَنت في الناس كالياقوتِ في حجر ❖ وَأنت فِی الخلق مثل النور في الحدق

آپ آدمیوں میں ایسے ہیں جیسے پتھروں میں یاقوت، آپ مخلوق میں ایسے ہیں جیسے پتلیوں میں نور۔

اللہ اللہ! آپ کا حسن و جمال، آپ کے انفاس کی خوشبو، آپ کے پسینے کی عطر بیزی، عقل حیران، زبان عاجز، علم محدود، الفاظ کا دامن تنگ، پھر بھی جذبۂ دروں سے پوچھئے، ذکر محبوب میں کس قدر سکون وراحت اور لذت وحلاوت ہے، یہی جذبہ نعت گوئی کی سعادت سے بہرہ ور کرکے مولانا حبیب الرحمٰن عثمانیؒ کی زبان کو ذکر مصطفیٰؐ سے اس طرح معطر کرتا ہے :

وجهه كالبدر او شمس الضحیٰ ❖ صدره مشکوٰة انوار الرسل
نشره مسکٌ ذکیٌ فائحٌ ❖ تعطر الاکوان منه اِذ رفل

آپ کا رخِ انور چودھویں کے چاند یا آفتاب چاشت کی طرح ہے اور آپ کا سینہ انبیاء مرسلین کے لئے طاق ہے، آپ کی خوشبو اس مشک کی طرح ہے، جس کی خوشبو نہایت تیز اور بھڑک دار ہے اور جب یہ خوشبو پھیلتی ہے تو سارا عالم اس سے مہک اٹھتا ہے۔

ایسی بے مثال ذاتِ گرامی پر کیوں نہ ایک محبّ صادق اپنا سب کچھ نثار کردے، وفا شعاری اور جاں نثاری کا یہ عکس حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ کے شعر میں دیکھئے:

بأبي وأمي ذا الرسول الأكرم ❖ نفسي الفداء وما ملكت يدی

رسول اکرم پر میری جان، میرا سب مال اور میرے ماں باپ فدا ہوں۔

اسی محبت کا پرتو حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کے یہاں اس طرح ملتا ہے۔

ودینی حب المصطفیٰ منبع الهدیٰ ❖ اهل الوریٰ من فی الجمال مسلّم

میرا دین و مذہب نبی کریمؐ کی محبت ہے جو ہدایت کا سرچشمہ ہیں سارے عالم میں سب سے زیادہ جلیل القدر ہیں اور حسن و جمال میں آپ کی ذات گرامی مسلم ہے۔

جس ذات پر حسن و جمال کی تمام رعنائیاں ختم ہوں، خدا کی طرف سے محبوبیت و محمودیت کا تاج جن کے سر پر ہو، نبیوں اور رسولوں کی امامت کا شرف جس ذات کو ملا ہو، نبوت و رسالت کا سلسلہ جن پر اللہ نے ختم فرمادیا ہو، ان کی اطاعت ہی زندگی کا مقصد، ان کی ثنا خوانی ہی زبان کی عبادت، اوران کی یاد میں تڑپ جانا ہی دل کی قیمت، اوران پر درود وسلام ہی رحمتوں کا سرچشمہ ہے مفتی الٰہی بخش کاندھلویؒ اپنی ناتوانی کے اعتراف کے ساتھ پر اعتماد لہجہ میں کہتے ہیں:

لیس لی طاعةٌ ولا عملٌ ❖ بَیدَ حُبِّکَ فَھُوَلِی عتدٖ
فاصلی علیک بالتسلیم ❖ متحفا عند حضرة الصمدٖ

اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اسکی ترجمانی میں اس طرح نغمہ نوازی فرماتے ہیں:

کچھ عمل ہے اور نہ طاعت میرے پاس ❖ ہے مگر دل میں محبت آپؐ کی
آپؐ پر ہوں رحمتیں بے انتہا ❖ حضرت حق کی طرف سے دائمی

بات درود وسلام کی آ گئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس شعر سے زبان ودہن کو معطر کرتے چلیں :

یاخاتم الرسُلِ المبارک صِنوۃً ❖ صلّٰی علیکَ منزل القراٰن

اے آخری رسول! آپ برکت وسعادت کے جوئے فیض ہیں، آپ پر تو قرآن نازل کرنے والے نے بھی درود وسلام بھیجا ہے۔ جس ذاتِ گرامی کی مدح وثنا خود خالقِ کائنات کر رہا ہو جن پر رحمتیں اور سلام خود رب العالمین بھیج رہا ہو، اس کا سراپا کتنا حسین ہوگا، اسکی سیرت کتنی عظیم ہوگی، اس کا نام نامی کتنا دلنواز ودل نشیں ہوگا اہل دل مختلف پیرایۂ اظہار میں اس کی تعبیر پیش کرتے رہے، شعراء اس کی تصویر کشی ہر زاویہ سے کرتے رہے، ہر ایک کا انداز الگ، ہر ایک کا رنگ ڈھنگ جدا، نظروں کو جنبش دیجئے اور کانوں کو جھکائیے۔ مولانا نسیم احمد فریدیؒ کہتے ہیں اور کس قدر پیار بھرے انداز میں کہتے ہیں:

چاند ہے شرمندہ جس سے، ہے وہ صورت آپ کی ❖ آئینہ ہے جلوۂ قرآں کا، سیرت آپ کی
آپ کے کلمات میں گنج معانی ہے نہاں ❖ رشک صد سحبان وائل ہے بلاغت آپ کی

○

آپ کا اسم گرامی دلنواز ودلنشیں ❖ آپ کا ذکر مبارک جانفزا، وجد آفریں
خواجۂ کونینؐ اور گھر میں فقط نانِ جویں ❖ اور کبھی یہ بھی میسر میرے آقاؐ کو نہیں

سردار دوجہاں، شہنشاہِ دوعالم، خواجۂ کونین کی سیرت کا ایک پہلو یہ تھا، تو آپ کے اخلاق حسنہ کی ایک جھلک یہ بھی ہے۔ تاریخ گواہ ہے، مکہ کے درودیوار اسکے شاہد ہیں، کفر اپنی تمام تر دشمنی کے باوجود آپ کے اخلاق کریمانہ کا معترف ہے، حضرت مفتی محمود الحسنؒ کے اثر انگیز کلام میں اس کا منظر اس طرح نقش دوام پاتا ہے :

فاتحانہ مکہ آئے سر جھکائے، چشم نم ❖ امن کا اعلاں کیا نادم ہوئے اہل وطن
ہندہ، بوسفیان، وحشی کر دیا سب کو معاف ❖ تھک چکے تھے دشمنی کرتے ہوئے جو مرد وزن
جسم اطہر کے پسینے کی مہک اللہ رے ❖ رشک خوشبو، زین غنچہ، زیب گل، جان چمن
دوجہاں، کی بادشاہی ان کے قدموں پر نثار ❖ ان پہ قرباں، مال وجاں، مادر، پدر، فرزند وزن

جب آقا کے بلند اخلاق پر دشمن بھی قربان ہو گئے تو پھر غلامانِ محمدؐ کا کیا پوچھنا، پوچھئے بدر کے ذروں سے، جبل احد کے فراز ونشیب سے، خندق کے سنگریزوں سے، تبوک کی دشوار گذار راہوں سے، ان کے ایثار ومحبت کی داستان، اور اگر جاننا ہو انکی قربانیوں کا فلسفہ تو سنئے مولانا محمد احمد پرتاب گڑھیؒ سے:

دونوں عالم نثار کردے گا ❖ لذتِ قرب جس نے پائی ہے
دوستو ! ہو گیا خدا جس کا ❖ سچ یہ ہے اس کی کل خدائی ہے
ہے اشارہ کچھ ان کی جانب سے ❖ اس لئے یہ غزل سرائی ہے

اس میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں کہ اولاد آدم پر، آدم کے کسی فرزند کا اتنا احسان نہیں، جتنا محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا کے انسانوں پر ہے، یہی وجہ ہے کہ جب کوئی خدامست، نبی کا عاشق، مدینۃ النبی کی جانب قدم اٹھاتا ہے۔ تو دل کی کیفیات، ناتوانی کا احساس، الہام شعری کی صورت میں اس سلاست کے ساتھ ادا ہوتا ہے :

بڑھاپا ہے چلا ہوں سوئے طیبہ ❖ لرزتا لڑکھڑاتا سر جھکائے
کبھی چھایا جو آنکھوں میں اندھیرا ❖ تو چکرا کر قدم بھی ڈگمگائے
کبھی لاٹھی، کبھی دیوار، پکڑی ❖ کبھی پھر بھی قدم جمنے نہ پائے

دل نے پوچھا یہ نحیف وناتواں عاشق صادق کون ہے، زبان نے سرگوشی کے انداز میں کہا، مفتی محمود الحسن! نام بھی اچھا عشق بھی سچا۔

قربان جایئے ان سچے عاشقوں پر جو حرمین کی سرزمین پر پہونچ کر خدا اور بدرالدجیٰ کی تجلیوں میں کھو جاتے ہیں۔ مولانا بدر عالم میرٹھیؒ کہتے ہیں۔

مرا مکہ بھی طیبہ ہے نہیں معلوم کچھ مجھ کو ❖ کہ مکہ یاد آتا ہے کہ طیبہ یاد آتا ہے
نگاہِ شوق جب اٹھتی ہے رب البیت کی جانب ❖ نہ کعبہ یاد آتا ہے نہ طیبہ یاد آتا ہے

سرزمین طیبہ پر حاضری کتنی پر کیف ہوتی ہے، گنبد خضراء کا نظارہ کتنا روح پرور ہوتا ہے اس کی تصویر کشی تو شاید ممکن نہ ہو، البتہ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سازِ دل سے نغمۂ زندگی کی رس گھولتی اس لے کو سنئے :

پھر پیش نظر گنبد خضراء ہے حرم ہے ❖ پھر نام خدا روضۂ جنت میں قدم ہے

پھر بارگہِ سید کونینؐ میں پہنچا ❖ یہ ان کا کرم، ان کا کرم، ان کا کرم ہے
وہ عالمِ توحید کا مظہر ہے کہ جس میں ❖ مشرق ہے نہ مغرب ہے عرب ہے نہ عجم ہے
دل نعت رسول عربی کہنے کو بے چین ❖ عالم ہے تحیر کا زباں ہے نہ قلم ہے

مدینہ کی سرزمین کا مرتبہ ایک محبّ صادق کی نظر میں متاعِ جان سے بھی زیادہ بیش قیمت ہے حضرت شاہ نفیس الحسینی صاحب اپنے احساسات کا اظہار کس قدر والہانہ انداز میں فرماتے ہیں:

زندگی اس کی، موت اسکی ہے ❖ خاک ہوجائے جو مدینے کی
ہفت اقلیم سے ہے بیش بہا ❖ خاک چٹکی سی اک مدینے کی

اور پھر مدینہ سے دوری کے احساس کو اس طرح رقم فرماتے ہیں :

ہمیں تیرا نشاں ملے نہ ملے ❖ آرزوئے شکستہ پائی ہے
دل کے ساغر سے پی رہا ہوں نفیسؔ ❖ وہ جو یثرب سے کھنچ کے آئی ہے

اللہ اللہ! مدینہ نام شہر نبی کا۔ بستی رحمتوں اور برکتوں کی نگری شاہد و مشہود کی، گزرگاہ، جبریل امینؑ کی، قیام گاہ، دل والوں کی، ایک پکا مسلمان سچا عاشق رسول، مدینہ کا نام سن کر ہی تڑپ اٹھتا ہے، سوچتا ہے، اور پھر بے خودی میں اپنے آپ سے کہنے لگتا ہے اے ثاقبؔ کاش !

میسر بال و پر ہوتے تو میں اڑکر پہنچ جاتا ❖ زہے قسمت کہ ان کا آشیاں اپنا چمن ہوتا
بسر اب زندگی اپنی دیار قدس میں ہوتی ❖ وہیں مرتا، وہیں جیتا، وہیں گور وکفن ہوتا

مدینہ کی سرزمین سے وہی کامران وکامیاب لوٹتا ہے، جس کا دل عشق نبی سے آباد ہو، پاس ادب اور پاس شریعت اس کا سرمایہ اور زادِ راہ ہو، اور رہبر کامل کی ہدایتیں اس کے پیش نظر ہوں، ورنہ سفر کا مقصد جادہ پیمائی اور صعوبت آزمائی کے سوا اور کچھ نہیں۔

حضرت قاری محمد صدیق صاحبؒ ثاقبؔ باندوی کس انداز سے کہتے ہیں :

سفر ناقص ہی رہتا ہے، اسے منزل نہیں ملتی ❖ نہ ہوگر رہبر کامل سفر کامل نہیں ہوتا

رہبر کامل کی مدح وثنا کسی کے بس کی بات نہیں، حضرت شاہ نفیس الحسینی صاحب فرماتے ہیں :

مصطفیٰؐ، مجتبیٰ، تیری مدح و ثنا ❖ میرے بس میں نہیں دسترس میں نہیں

دل کو ہمت نہیں، لب کو یارا نہیں ❖ تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
بزم کونین پہلے سجائی گئی ❖ پھر تری ذات منظر پہ لائی گئی
سید الاولین، سید الآخرین ❖ تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اور کیسے ہوسکتا ہے۔ مولانا ابوالوفا عارفؔ شاہجہانپوریؒ فرماتے ہیں:

وہ حبیب خالق دو جہاں ❖ وہی کنہہ محفلِ کن فکاں
وہ نبی حق وہ رسول ہے ر وہی انبیاء کا امام ہے

وہ امام الانبیاء اسی پر کلام حق کا نزول اسی کا نام خدا کے بعد، مولانا ریاست علی ظفرؔ بجنوری کہتے ہیں:

ہوا بہ نطق محمدؐ، کلام حق کا نزول ❖ کمالِ نطق بشر ہے ترا کلام مجھے
بہار مدح مسلسل ہے تا بعرش بریں ❖ خدا کے بعد ملا ہے ترا ہی نام مجھے
ظفرؔ نہ پوچھ قیامت ہے وہ نظر جس نے ❖ سکھا دیا ہے تمنا کا احترام مجھے

تمنا کو احترام کا سلیقہ جس نے دیا، انسانی تہذیب کے پراگندہ کاکل وگیسو جس نے سنوارے، کفر کی ظلمتوں میں جس نے علم ویقین کی شمع روشن کی، دنیا کے خرابات میں جس نے صالح انقلاب برپا کیا، اسکی تعریف کیسے بیان ہوسکتی ہے غالبؔ نے کہا:

غالبؔ ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتیم ❖ کاں ذاتِ پاک مرتبہ دان محمدؐ است

علامہ اقبالؒ نے کہا:

از کلید دیں درِ دنیا کشاد ❖ ہمچو او در بطن ام گیتی نزاد

جگرؔ کی سلامت روی نے آقاؐ سے نسبت پر یوں ناز فرمایا:

کچھ کام نہیں مجھ کو جگرؔ اور کسی سے ❖ کافی ہے بس اک نسبت سلطانِ مدینہ

سلسلہ ثنا خوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مختصر رہ کر بھی طویل ہوگیا۔ ع، لذیذ بود حکایت دراز تر گفتیم کوئی حکایت آپ کی حکایت سے، کوئی سیرت آپ کی سیرت سے، کوئی صورت آپ کی صورت سے، کوئی تذکرہ آپ کے تذکرے سے خالق کون ومکاں نے بہتر و برتر نہیں بنایا، اسی نبی امی لقب پر لاکھوں اور کروڑوں درود وسلام ہو۔

ساجدؔ ادب سے نعت نبیؐ اس پہ ختم کر ❖ لاکھوں درود اُن پہ کروڑوں سلام ہوں ❑❑

علماء دیو بند

اور نعتِ رسول ﷺ

حضرت مولانا مفتی کفیل الرحمٰن صاحب نشاطؔ، مفتی دار العلوم دیو بند

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ مبارک اور آپ کے شمائل واوصاف عالیہ کا بیان خواہ نثر میں ہو یا نظم میں یہ سب نعتِ رسولؐ کے زمرہ میں داخل ہے مگر باعتبار عرف نعت کا اطلاق منظوم کلام پر ہونے لگا۔

اکابر دیو بند کی نمایاں خصوصیات میں ایک ممتاز خصوصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے والہانہ شیفتگی ہے جس کا اظہار ان کی نظم ونثر میں بکثرت ہوا اور عملی زندگی بھی اس شیفتگی کے اعلیٰ مظاہر سے بھر پور ہے۔

حضرت نانوتویؒ اور عشقِ رسول ﷺ

سرخیلِ علمائے دیو بند حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کے بارے میں صاحب سوانح قاسمی رقم طراز ہیں کہ حضرت مولانا جب حج کے لئے تشریف لے گئے تو مدینہ منورہ سے کئی میل کی دوری پر ہی پابرہنہ ہوگئے اور آپ کے ضمیر نے یہ گوارا نہیں کیا کہ سرزمین رسولؐ میں جوتے پہن کر چلیں۔

حضرت نے اپنی معروف کتابوں ''آبِ حیات'' ''قبلہ نما'' اور ''تحذیر الناس'' میں بذریعہ نثر جہاں انتہائی عقیدت کا اظہار فرمایا ہے اور اپنی قلبی عقیدت وعشقِ رسولؐ کو الفاظ کے سانچے میں ڈھالا ہے وہیں گاہے گاہے منظوم عقیدت کے موتی بھی بکھیرے ہیں مثلاً ایک جگہ فرماتے ہیں:

امیرِ لشکرِ پیغمبراں شہِ ابرار ❖ تو فخرِ کون ومکاں زبدۂ زمین و زماں
ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار ❖ جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
وہ دل ربائے زلیخا تو شاہدِ ستّار ❖ جمال کو ترے کب پہنچے حسن یوسف کا

دیا ہے حق نے تجھے سب سے مرتبہ عالی
کیا ہے سارے بڑے چھوٹوں کا تجھے سردار

شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی رحمہ اللہ ''الشہاب الثاقب'' میں فرماتے ہیں کہ حضرت نانوتویؒ کو کس قدر عقیدت ومحبت ذات پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے؟ اور کس قدر تعظیم ان کے قلبِ انور میں بھری ہوئی ہے؟ اس کا نمونہ حضرت کے عشق ومحبت میں ڈوبے ہوئے یہ اشعار ہیں :

اُمیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی اُمید یہ ہے ❖ کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا شمار

جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں ❖ مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مور ومار

اڑا کے باد مری مشتِ خاک کو پسِ مرگ ❖ کرے حضورؐ کے روضہ کے آس پاس نثار

ولے یہ رتبہ کہاں مشتِ خاکِ قاسمؔ کا

کہ جائے کوچۂ اطہر میں تیرے، بن کے غبار

حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ

حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کے مخصوص شاگرد بلند پایہ محدث اپنی قوت حفظ اور علومِ منقولات ومعقولات میں یکتائے زمانہ اور گویا علم کا چلتا پھرتا کتب خانہ تھے، مرزائیوں کے مشہور ومعروف مقدمہ میں جب حضرت شاہ صاحب دار العلوم دیوبند کی طرف سے فریق بن کر بھاولپور تشریف لائے تو حضرت کے ان پر اثر جملوں نے مجمع کو زار وقطار کر دیا تھا، دوران تقریر فرمایا تھا کہ ''ہمارا نامۂ اعمال تو سیاہ ہی ہے شاید یہ بات مغفرت کا سبب بن جائے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانب دار اور طرف دار ہوکر آیا تھا'' اس سے یہ اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت عشق رسول ﷺ کے کس مقام پر تھے کبھی کبھی اشعار میں بھی اسے ظاہر فرما دیتے۔ ایک طویل عربی نعت کے دو شعر ہیں :

شفیع مطاع نبي کریم ❖ قسیم جسیم نسیم وسیم

شفیع الأنام مطاع المقام ❖ کریم الکرام نبي الأنیم

پوری نعت پاک آپ کی ذات گرامی سے والہانہ عشق ومحبت کی آئینہ دار ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اکابرِ دیوبند عشق نبی کے جس اعلیٰ مقام پر فائز ہیں دوسرے اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکے۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

اکابر علمائے دیوبند میں حضرت مفتی صاحب کی ذات گرامی بھی ہے ان کے علم وفضل فقہ وتفسیر وحدیث میں امتیازی مقام کا منہ بولتا ثبوت ان کی اعلیٰ تصانیف ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت کی تصانیف کو ہر دلعزیزی اور مقبولیت سے نوازا، حضرت مفتی صاحبؒ صاف ستھرا شعری ذوق بھی رکھتے تھے اور اس کا ثبوت ان کے مرتب کردہ مجموعہ ''کشکول'' سے ملتا ہے۔اس میں سے چند نعتیہ اشعار پیش ہیں ان سے حضرت کی وسعت علمی کے ساتھ ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے غایت تعلق بھی عیاں ہوتا ہے، ایک نعت میں فرماتے ہیں:

وہ حضرت سرورِ کونین فخرِ نوعِ انسانی ❖ رسولِ انس وجن آئینۂ اخلاقِ ربانی

فرشتوں پر شرف جس کے سبب ہے ابنِ آدم کو ❖ ہوا جس کے سبب رشکِ جہاں یہ عالمِ فانی

وہ جس نے نوعِ انساں کو فرشتوں پر شرف بخشا ❖ ہوا جس سے منور عالمِ ناسوتِ ظلمانی

وہ جس نے اُمتوں کو علم وحکمت کی امامت دی ❖ سکھائے جس نے چرواہوں کو آدابِ جہاں بانی

لقب امی علومِ اولین و آخریں دردل
امام انبیاء و مرسلیں از فضلِ یزدانی

عمر کے آخری حصہ میں حضرت مفتی صاحبؒ شدید بیمار تھے، اسی علالت کے دوران تمنائے زیارت کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں :

اے کاش پھر مدینہ میں اپنا قیام ہو ❖ دن رات پھر لبوں پہ درود و سلام ہو

پھر ذکر لاالہ، مرا حرزِ جان ہو ❖ اور وقتِ واپسیں یہی میرا کلام ہو

محرابِ مصطفیٰؐ میں ہو معراج پھر نصیب ❖ پھر سامنے وہ روضۂ خیر الانامؐ ہو

حضرت مولانا سید محمد بدر عالم صاحب مہاجر مدنیؒ

حضرت مولانا انور شاہ صاحب کے ممتاز تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں، علم وفضل کی شاہد آپ کی بیش قیمت تصانیف ''ترجمان السنۃ'' ''فیض الباری'' اور ''جواہر الحکم'' وغیرہ ہیں، تقسیم کے بعد آپ اول

پاکستان اور پھر وہاں سے مدینہ طیبہ ہجرت فرما کر مستقل جوارِ رسول ﷺ میں قیام فرما ہو گئے، جس طرح آپ کی نثر سوز وگداز سے بھرپور اور حبِ رسول کی آئینہ دار ہوتی ہے اس طرح آپ کا ذوقِ شعری بھی اسکی نشان دہی کرتا ہے، اسی جذبہ میں ڈوب کر فرماتے ہیں :

ہر جلوہ پر ضیا رخِ انور کا نور ہے ❖ شانوں میں کیا بلند یہ شانِ حضور ﷺ ہے
جو جلوہ ہے وہ رشکِ تماشائے طور ہے ❖ واللہ کیا بلند یہ شانِ حضور ﷺ ہے
مکہ کے تاجدار، مدینہ کے حکمراں ❖ عالم کے رہنما ہیں یہ شانِ حضور ﷺ ہے
عفو و کرم کا ابر ہیں بخشش کی ہیں گھٹا ❖ بارش ہے رحمتوں کی یہ شانِ حضور ﷺ ہے
نسبت ہے ایک شیخ سے جس کے طفیل میں ❖ مجھ کو بسا لیا ہے یہ شانِ حضور ﷺ ہے

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند بے مثل خطیب، مصنف اور شیخ طریقت تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں دیگر اوصاف کے ساتھ صلاحیت شاعری سے بھی نوازا تھا اور ادب کا پاکیزہ ذوق عطا فرمایا تھا۔ ان کی شاعری اور خصوصاً نعتیہ شاعری نثر کی طرح سوز وگداز سے لبریز اور قلبی تأثرات کا حقیقی اظہار ہے۔ حضرتؒ کا مجموعہ کلام ''عرفان عارف'' کے نام سے طبع ہو چکا ہے بطور نمونہ اب نعت پاک پیش ہے :

حیاتِ ذکرِ اوصاف و کمالات ❖ فدائے ذکر والائے محمد ﷺ
بیاضِ روز و مہر و ماہ و انجم ❖ نثارِ زلفِ سودائے محمد ﷺ
ازل سے تا ابد ایام دنیا ❖ نثارِ لیلِ اسرائے محمد ﷺ
اگر ہے سرِّ حق دنیا میں ظاہر ❖ تو مظہر ذاتِ والائے محمد ﷺ
کمالاتِ بشر ہیں ختم ان پر ❖ تو ہے پھر کون ہمتائے محمد ﷺ
ہے دنیائے دنی سورج سے روشن ❖ ضیائے مہر اسمائے محمد ﷺ
بلندی آسمانوں کی مسلّم ❖ تھے اسرا میں تہِ پائے محمد ﷺ

عروج قاسمی کی انتہا ہے
کہ ہے خاکِ کفِ پائے محمد ﷺ

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ

حضرت مفتی صاحبؒ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے مخصوص تلامذہ میں سے تھے۔ حضرتؒ فقیہ، محدث، مفسر، واعظ، شیخ طریقت اور شاعری کا بھی لطیف ذوق رکھتے تھے۔ گلدستۂ سلام کے نام سے آپ کی نعتوں کا مجموعہ چھپ چکا ہے، حضرت جب نعت پڑھتے تھے تو عجیب والہانہ کیفیتِ عشقِ نبیؐ طاری ہوجاتی اور پڑھتے ہوئے بے اختیار آنکھوں سے آنسو رواں ہوجاتے۔ آپ کی یہ کیفیت سامعین کو بھی متاثر کرتی اور ان کی آنکھیں بھی اشکبار ہوجاتیں، ایک جگہ اپنے ضعف پیری کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

بڑھاپا ہے چلا ہوں سوئے طیبہ ❖ لرزتا لڑکھڑاتا سر جھکائے
گناہوں کا ہے سر پر بوجھ بھاری ❖ پریشاں ہوں اسے اب کون اٹھائے
نہیں کچھ آرزو اب واپسی کی ❖ وہیں رکھے خدا واپس نہ لائے

آپ دوسری نعت میں اس طرح فرماتے ہیں :

یا الٰہی سر بسجدہ ہے قلم بہر سخن ❖ راہِ نعتِ مصطفیٰؐ پر اس کو کردے گامزن
خاک پائے قبرِ اطہر عرشِ اعظم سے عزیز ❖ متصل رہتا ہے جس سے شاہِ والا کا کفن
نورِ انور بقعۂ انوار میں محجوب ہے ❖ جس کے ذروں سے ہے روشن شمس ومہتابِ زمن
حق تعالیٰ جس پہ فرمادے کرم وہ خوش نصیب ❖ گاہے گاہے چشمِ دل سے دیکھ لے کوئی کرن

آئینہ بن کر ملے تھے جب حرم میں جبرئیلؑ
آشکارا ہو گیا تھا سرِّ علم من لدّن

اکابرِ دارالعلوم دیوبند کی نعت گوئی اور ذات گرامی سے عشق کے یہ چند نمونے، ''مشتے نمونہ ازخروارے'' کے طور پر پیش کئے گئے جس سے اس کا بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے کہ ان بزرگوں کی رگ وپے میں محبت نبوی بسی ہوئی تھی۔ ہر لمحۂ زندگی بادۂ حب نبی ﷺ سے سرشار اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال واعمال واوصاف عالیہ پر فدا تھا۔

خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

❑❖❑

مرادآباد کی نعتیہ شاعری

تحریک ولی اللّٰہی کے پس منظر میں

ڈاکٹر محمد آصف حسین (ریسرچ اسکالر) مرادآباد

کسی بھی خطہ کے ادب کا جائزہ اس دور کے تقاضوں کے پس منظر میں ہی کیا جا سکتا ہے، جب مرادآباد کی نعتیہ شاعری کے آغاز وارتقاء کا جائزہ لیتے ہیں تو ۱۷۵۰ء سے ۱۹۰۰ء تک ولی اللّٰہی تحریک کے اثرات نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔

۱۷۵۰ء میں مرادآباد میں ولی اللّٰہی تحریک کی بنیاد اس وقت پڑی جب مولوی نواب رفیع الدین فاروقی ابن فریدالدین فاروقی شہر قاضی کے عہدہ پر جلوہ گر ہوئے، مولوی رفیع الدین صاحبؒ شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے ممتاز تلامذہ میں سے تھے، آپ متبحر عالم دین اور کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ ۵؍ذی الحجہ ۱۲۱۸ھ مطابق ۱۸۰۴ء کو آپ کا انتقال ہوا (علمائے ہند مؤلفہ رحمٰن علی: جلد۱؍صفحہ ۱۹) آپ کے انتقال کے بعد قاضی محمد بخش صاحبؒ منصب قضا پر فائز ہوئے، یہ ولی اللّٰہی تحریک کے پرجوش حامی تھے اور سیّد احمد شہید (م ۱۸۳۱ء) سے بے پناہ عقیدت رکھتے تھے، جب سید صاحبؒ مرادآباد تشریف لائے تو قاضی صاحب نے انھیں اپنا مہمان بنایا۔ (تاریخ شاہی صفحہ نمبر ۹۸) قاضی صاحب کے انتقال پر ملال کے بعد مولانا عالم علی صاحب رامپور سے مرادآباد تشریف لائے اور شہر امام کے پروقار عہدہ پر جلوہ افروز ہوئے، آپ بلند پایہ عالم دین، حافظ قاری اور طبیب حاذق تھے، مولانا مملوک علی نانوتوی اور مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی کے مایہ ناز شاگردوں میں تھے، مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ سے دوستانہ تعلقات تھے کیوں کہ یہ لوگ آپس میں استاد بھائی بھی ہوتے تھے، کئی تصانیف یادگار چھوڑ کر ۲۰؍رمضان المبارک ۱۲۹۵ھ مطابق ۱۸۷۸ء میں آپ کا

انتقال ہوا۔ (علمائے ہند مؤلفہ رحمٰن علی ۲۶۱ر) آپ کے انتقال کے بعد تمام شہر غم واندوہ میں ڈوبا ہوا تھا اور سب کو ایک ہی فکر تھی کہ اب مراد آباد کو ایسا عالم دین کہاں سے اور کیسے نصیب ہوگا، اسی اثناء میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اپنے استاد بھائی کی تعزیت کی غرض سے مراد آباد تشریف لائے تو یہاں کی عوام آپ سے ملتجی ہوئی کہ کوئی نعم البدل تجویز کیجئے، آپ نے موقع کی نزاکت اور وقت کی ضرورت کو سمجھا فوراً بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہونے کے بعد فرمایا کہ اب اس شہر کو کسی ایک عالم کی نہیں بلکہ ایک ادارہ کی ضرورت ہے، یہی وہ مبارک گھڑی تھی کہ جب ''مدرستہ الغرباء'' یعنی ''مدرسہ شاہی'' کا قیام عمل میں آیا۔

یہ ناممکن ہے کہ کسی خطہ کے عوام کی حرکات وسکنات، سیاسی سرگرمیوں اور تحریکات سے وہاں کا ادب متاثر نہ ہو۔ ادب پر ان عوامل کے اثرات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہا جاتا ہے کہ ادب سماج کا آئینہ ہوتا ہے، ادب کا بنیادی عنصر تعمیر ہے، تعمیر سے عاری اور تخریب کے حامی کسی بھی فن یا فن پارے کو ادب سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوسکتا، بالخصوص ہمارا ادب مذہب سے عبارت ہے جبکہ مذہب کی بنیاد توحید اور رسالت پر ہے اسی لئے ہمارے تمام ادبی شہ پارے حمد ونعت سے مزین نظر آتے ہیں، چاہے یہ نثر میں ہوں یا نظم میں ہوں، لیکن جب ہم بحیثیت فن نعت کی بات کرتے ہیں تو ہماری مراد اس کلام سے یا ان اشعار سے ہوتی ہے جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف، سیرت اور آپ کے مراتب ومحاسن کا بیان کیا گیا ہو، ابتدائی دور میں اردو نعت پر غزل کا رنگ غالب تھا لہٰذا وہی زلف ورخسار کی باتیں نعت میں بھی رواج پا گئی تھیں، ولی اللّٰہی تحریک کے زیر اثر شعراء نے اس میں بہت کچھ اصلاح کی، غزل کے رنگ سے آزاد کیا اور اس کو وسعت دے کر اپنی حالت زار کے بیان کے ساتھ ساتھ گردش دوراں کے مضامین بھی نظم کیئے، مثلاً قاری محمد طیب صاحبؒ کی نعت کا یہ شعر ؎

نبی اکرم شفیع اعظم دکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

ولی اللّٰہی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے سب سے پہلے شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے دارالحرب کا فتویٰ صادر کرنے کے بعد جہاد کی فرضیت کا اعلان کیا۔ (شعور وآگہی مؤلفہ مولانا عبیداللہ سندھیؒ صفحہ ۹)

جہاد کی فرضیت کے بعد ہر مسلمان کی خواہش یہی ہوتی ہے اور ہونی بھی چاہئے کہ وہ جس طرح بھی

ہوا پنی جان مذہب پر قربان کردے اور مذہب کی خدمت انجام دے، اسی کا نتیجہ تھا جب مرادآباد میں شورش پھیلی تو یہاں کے شہر قاضی مولانا کفایت علی کافیؒ نے علم بغاوت بلند کرتے ہوئے مرادآباد کی جیل توڑی اور بے گناہ مسلمانوں کو آزاد کیا، اس جرم کی پاداش میں ۳۰/اپریل ۱۸۵۸ء کو انھیں پھانسی دی گئی، جب آپ کو پھانسی کے لئے لے جایا رہا تھا تو آپ اپنی نعت کے اشعار گنگنا رہے تھے جس کا ایک شعر یہ ہے:

کوئی گل باقی رہے گا نے چمن رہ جائے گا
پر رسول اللہ کا دین حسن رہ جائے گا

(علمائے ہند کا شاندار ماضی، صفحہ نمبر ۳۷۹)

یعنی ہماری جان جاتی ہے تو جائے، یہ سلسلہ تو یوں ہی چلتا رہے گا اور یہ تو جانے والی چیز ہی ہے اگر باقی رہنے والی کوئی چیز ہے تو وہ اللہ کا دین ہے جسے رسول اللہ نے ہم تک پہنچایا اور جس کی حفاظت کی ذمہ داری ہم پر ہے، اسی کے لئے ہم یہ جان قربان کر رہے ہیں۔

مرادآباد میں ولی اللّٰہی تحریک کے مرکز مدرسہ شاہی کے سب سے پہلے مہتمم حضرت مولانا سید عبدالرشید صاحبؒ ہوئے جو انجیروالی مسجد میں گوشہ نشین ہوئے اور یہیں سے عوام کی ذہن سازی کا کارنامہ انجام دیا ۱۹۴۷ء میں جو قربانیاں فرزندان شاہی نے پیش کیں ان میں حضرت مولانا کا رول بہت اہم رہا، ہر چند کہ وہ ۳۰-۳۵/برس قبل وفات پا چکے تھے لیکن انھوں نے جو ماحول تیار کیا تھا وہ کام آیا، آپ ایک صوفی منش انسان تھے اور اپنے جذبات کے اظہار کے لئے نعت کا میدان منتخب کیا، آپ کے اشعار میں ولی اللّٰہی رنگ صاف جھلکتا ہے۔

لکھی ہے سری وجہری شہادت میری قسمت میں
سلامی ظاہر وباطن میں ہوں شبیر وشبر کا

رشید اس مہدی و ہادی کا طالب اس لئے میں ہوں
کہ جائے کفر، پھر ڈنکا بجے دین مظفر کا

مولوی سید عبد الرشیدؒ کے معاون مہتمم نواب محی الدین خاں صاحب فاروقی جب بھوپال تشریف لے گئے اور وہاں عہدۂ قضاء پر جلوہ گر ہوئے تب ان کے برادر حقیقی نواب اکبر علی خاں فاروقی کو قائم مقام مہتمم بنایا گیا۔ (تاریخ شاہی صفحہ نمبر ۱۵۱)

اکبر علی خاں صاحبؒ ایک صاحب ذوق انسان تھے شاعری میں ملکہ حاصل تھا نعت ختم المرسلین سے انتہا درجہ شغف تھا، آپ نے ایک طویل ترین مثنوی لکھی جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ دیگر انبیاء علیہم السلام کے اوصاف ومحاسن کو بھی قلم بند کیا ہے۔

مولوی سید عبد الرشید صاحبؒ کے بعد حکیم مولوی صدیق حسن صاحبؒ (م ۱۹۳۰ء) مدرسہ کے مہتمم بنائے گئے، حکیم صاحب کو مولانا قاسم نانوتویؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ تینوں حضرات سے اجازت بیعت وخلافت حاصل تھی، حکیم حاذق ہونے کے ساتھ ساتھ اردو وفارسی کے قادر الکلام شاعر بھی تھے، سید عبد الرشیدؒ اور آغا کمال سنجر سے اصلاح لیتے تھے۔ (حاجی امداد اللہ اور ان کے خلفاء مؤلفہ مولوی فیوض الرحمٰن صفحہ نمبر ۱۲۶)

صدیق بے برگ و نوا دارد بتو ایں التجا
کز لطف یاد آری مرا وقت شفاعت گستری

مراد آباد کی یہ خوش قسمتی ہے کہ یہاں نعت کی روایت ولی اللٰہی تحریک کے دوران ہی پروان چڑھی اور ۱۹۰۰ء میں پورے عروج پر پہنچی لیکن حکیم صدیق حسین قاسمیؒ کے بعد یہاں کے شعراء میں اس فکر کا فقدان پایا جاتا ہے اور ایسے شعراء کی تعداد میں برابر اضافہ ہوتا جا رہا ہے جنھوں نے خدا اور رسول کے درمیان حد مراتب کو بھلا دیا اور ایسے ایسے مضامین نقل کئے جانے لگے کہ حمد ونعت میں تمیز دشوار ہوگئی، کفر وشرک کی آمیزش صاف نظر آنے لگی ہے، ضرورت ہے اس بات کی کہ ولی اللٰہی مکتب فکر کے لوگ آگے آئیں اور نعت رسول پاکؐ میں پھر وہی رنگ بھر دیں جو اکابرین نے پیش کیا تھا تا کہ آنے والی نسلیں عشق رسول ﷺ کے مقصد سے بھی واقف ہوسکیں۔

یارب صلِّ وسلم دائمًا أبدا ❖ علی حبیبک خیر الخلق کلهم

❑❖❑

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم

ہر طرح کی تعریفیں صرف اس اللہ کے ہی شایان شان ہیں جو تمام جہانوں کا پالن ہار ہے۔
اور نہایت مہربان، بے انتہا رحم والا ہے۔

نعت النبی ﷺ نمبر

حمد و مناجات

گر وہ دے گا حمد کو وسعت تو لفظِ حمد سے
اک قصیدہ لاکھ شعروں کا عَیاں ہوجائے گا
اے تمؔنا شانِ باری ہے خیالوں سے وَرا
کس طرح تجھ سے بھلا اس کا بیاں ہوجائے گا

مولانا محمد حسین تمؔنا مرادآبادی

نقش تیرا عیاں عیاں، نام تیرا رواں دواں
مدح تیری سخن سخن، وصف تیرا بیاں بیاں
کام میرا خطا خطا، شان تیری عطا عطا
میرے خدا کرم کرم، میرے کریم اماں اماں

عاصؔی کرنالی

الحمد للّٰہ

محمد سلمان منصور پوری

صاحب مقام محمود، حامل لواء الحمد، شافع روز محشر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو اور حمد خداوندی کا تذکرہ نہ ہو، یہ نہیں ہوسکتا، آپ ﷺ حامد ہیں، آپ ﷺ احمد ہیں، آپ ﷺ محمود اور صاحب مقام محمود ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات، بابرکات سے حمد کا تعلق ایسا ہی ہے جیسا جسم اور روح کا، یا پانی اور مچھلی کا۔ آپ ﷺ کا ذریعۂ سکون حمد ہے، آپ ﷺ کی زندگی حمد ہے، آپ ﷺ کی تعلیم حمد ہے، آپ ﷺ کی تلقین حمد ہے، گویا کہ آپ ﷺ کے رگ و ریشے میں حمدِ رب کی مٹھاس ہے اور آپ ﷺ کے سانس سانس میں حمدِ خدا کی ادا ہے، آپ ﷺ پر نازل ہونے والی مقدس کتاب قرآن کریم کا مرکزی مضمون بھی حمد ہے، تو پھر حق ہے کہ یوں کہئے کہ ربِّ ایزدی نے آپ ﷺ کو دنیا میں بھیجا ہی اس لئے ہے تاکہ آپ ﷺ دنیا کو حمدِ رب العالمین کے طرب انگیز نغموں سے بے خود بنادیں، اور خالق ارض وسماء کی پیدا کردہ ہر مخلوق تک حمدِ ربانی کا پیغام پہنچادیں۔ آپ کو حکم دیا گیا:

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا. (بنی اسرائیل: ۱۱۱)

اور (اے پیغمبر) آپ فرمادیجئے! سب تعریفیں صرف اللہ کے لئے ہیں جو نہ تو اولاد رکھتا ہے اور نہ اس کا سلطنت میں کوئی ساجھی ہے اور آپ اس کی بڑائی بیان فرمایئے بڑا جان کر۔

اور آخری عمر میں آپ ﷺ کو ہدایت کی گئی:

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ط اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا. (النصر: ۳)

تو اپنے رب کی تسبیح وتحمید کیجئے، اور اس سے مغفرت کی درخواست کیجئے، وہ بڑا قبول کرنے والا ہے۔

اس ہدایت نے بتلا دیا کہ حمد ہی تو بندگی کا اوج کمال ہے، وہ دل، دل نہیں جس میں حمد کا جذبہ نہ ہو، اور وہ زبان زبان ہی نہیں جو حمد رب العالمین سے تر نہ ہو، حمد: نام ہے رب کی احسان شناسی کا، حمد: دروازہ ہے رب تک پہنچنے کا، حمد: ذریعہ ہے رب کی طرف سے دامن کے بھرے جانے کا، کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی سائل کسی کریم کے دربار میں جا کر اس کی تعریف کرے اور وہ کریم اسے ویسے ہی دھتکار دے، ہاں دنیا کا کوئی جعلی کریم ایسا کرے تو کرسکتا ہے مگر جو کریموں کا کریم ہے، جو داتاؤں کا داتا ہے، جو ارحم الراحمین ہے، جو اکرم الاکرمین ہے، جو بھکاریوں کا آخری سہارا ہے، جو ساری کائنات کا ربِّ رحیم ہے اور جو بے سہاروں کا واحد آسرا ہے اس کے پاک اور مقدس در پر جب کوئی بندۂ بے نوا دل کی گہرائی سے حمد کا نغمہ اپنی عاجزی اور درماندگی کے ساز کے ساتھ چھیڑتا ہے تو پھر یہ ناممکن ہے کہ رحمتِ ارحم الراحمین کو جوش نہ آئے اور سائل کی مرادیں پوری نہ ہوں، دنیا جانتی ہے کہ رحمت کے دروازے اسی حمد سے وا ہوتے ہیں، دنیا میں بھی یہی چابی ہے رحمت کی اور آخرت میں بھی رحمت کا نقطۂ آغاز یہی حمد ہوگی، اور جنت میں جانے کے بعد اہل جنت کی زبانوں پر حمد رب العالمین کے ترانے گونجیں گے اور حمد کے زمزموں سے جنت کی فضائیں معمور ہو جائیں گی، خود اللہ رب العالمین نے قیامت اور جنت میں حمد کا منظر ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ، وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. (الزمر: ۷۴-۷۵)

اور (اہل جنت) کہیں گے کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور ہم کو اس سرزمین (جنت) کا مالک بنادیا کہ ہم جنت میں جہاں چاہیں قیام کریں۔ غرض عمل کرنے والوں کا اچھا بدلا ہے۔ اور آپ فرشتوں کو دیکھیں گے کہ عرش کے گرد اگرد حلقہ باندھے ہونگے۔ اپنے رب کی تسبیح وتحمید کرتے ہونگے، اور تمام بندوں میں ٹھیک ٹھیک فیصلہ کردیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ ساری خوبیاں خدا ہی کو زیبا ہیں جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔

حمد عظیم

اطمینان کر لیجئے کہ قیامت کے ہولناک دن جب کلیجے منھ کو آ رہے ہوں گے، جب آفتاب سوا نیزے پر ہوگا، جس دن کی شدّتِ ہول سے نفسا نفسی کا عالم ہوگا، ربُّ العالمین کے عظیم الشان جاہ وجلال سطوت وشوکت اور قہر وقدرت کا ہر فرد اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہا ہوگا، اس دن کائنات کی نظریں صرف اسی ایک ذات پر آ کر ٹِک جائیں گی جس کے دست مبارک میں ''حمد کا علم'' ہوگا جس کا نام احمد ہے محمد ہے، حامد ہے محمود ہے، اور پھر جب یہ ''علم دارِ حمد، محبوب رب العالمین'' بارگاہِ قدوسیت میں سجدہ ریز ہوجائے گا تو اس کے قلبِ اطہر پر براہ راست جس چیز کا القاء ہوگا وہ ربّ العالمین کی ایسی حمد ہوگی جو نہ تو اس سے پہلے کسی نے کی ہوگی اور نہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو یہ موقع ملے گا، خود پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد عالی ہے کہ ''میں اُس وقت کن الفاظ میں حمد ربّ العالمین کروں گا اِس وقت مجھے بھی اس کا علم نہیں ہے، اللہ تعالیٰ عین اسی وقت میرے دل میں ڈالے گا'' اور جب اس بندہ کو بارگاہ قدس میں جبیں سائی اور حمد وثنا پڑھتے ہوئے ایک عرصہ گذر جائے گا تو ارحم الراحمین کی رحمت عامہ جوش میں آجائے گی، اور نہایت پیار بھرے انداز میں ارشاد ہوگا :

یا محمد ! ارفع رأسک، سل تعطه، اشفع تشفع. (مسلم شریف ۱۰۹/۱)

اے محمد! سر اٹھایئے، مانگئے عطا کیا جائے گا، سفارش فرمایئے! آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔

اللہ اکبر! کس قدر شفقت آمیز اور پیار بھرا کلام ہے، جو سب سے مقرب بندے کی طرف سے بے مثال کلماتِ حمد کی ادائیگی کے بعد سامنے آئے گا، اس پیار پر کائنات کی ہر دولت قربان ہے۔

قدم قدم پر حمد

اسلام کی تعلیمات اٹھا کر دیکھئے: مؤمن کا کوئی قدم اور عمل حمد سے خالی نہیں ہے، اذان حمد ہے، نماز حمد ہے، مسجد میں جائیں تو حمد ہے، نکلیں تو حمد ہے، گھر سے نکلیں تو حمد ہے، گھر میں داخل ہوں تو حمد ہے، ایک دوسرے کو سلام کرنا حمد ہے، چھینک آئے تو حمد ہے، کھانا کھائیں تو حمد ہے، پانی پیئے تو حمد ہے، رات کو سوئے تو حمد ہے، نیند سے اٹھے تو حمد ہے، الغرض کس کس جگہ کو گنایا جائے مؤمن کی تو پوری زندگی ہی دراصل ''حمد خداوندی'' کا خوبصورت عنوان ہے، اسلام میں اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے،

سوتے جاگتے، ہر وقت حمد خداوندی کی تعلیم دی گئی ہے، اور ہر موقع کی الگ الگ حمد آمیز دعائیں احادیث شریفہ سے ثابت ہیں، سبحان اللہ، ماشاء اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ، اور اس طرح کے دیگر پرنور کلمات جو ہر مسلمان کی زبان پر چڑھے رہتے ہیں یہ سب حمد نہیں تو اور کیا ہیں؟۔

حمد و مناجات کی لذت

’’حمد و مناجات‘‘ میں ایک عجیب شان کی مٹھاس پائی جاتی ہے، جس بندے کو یہ لذّت نصیب ہو جاتی ہے وہ پھر دنیا کی ہر لذت کو بھول جاتا ہے، اور وقت گذرنے کا اسے پتہ نہیں چلتا، پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کی زندگی دیکھئے، رات میں کبھی جاگ کر مصروفِ حمد ہیں تو کبھی مناجات پڑھتے ہیں، پھر بستر پر آرام فرماتے ہیں اور کچھ دیر کے بعد پھر مصلیٰ پر تشریف لے آتے ہیں، گویا کہ حمد و مناجات کے بغیر چین ہی نہیں، جہاں کچھ دیر گذری بس طبعیت میں حمد کا تقاضا شروع ہوا، احادیثِ شریفہ میں آپ ﷺ سے ایسے شاندار کلماتِ حمد منقول ہیں جو اپنے الفاظ کی شوکت اور معنی کی عظمت کے اعتبار سے عالم میں شاہکار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ (اس کی تفصیل احادیث شریفہ کے ابواب الدعا میں دیکھئے)

آج ہمیں حیرت ہو سکتی ہے کہ پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام، حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور حضرات اولیاء اللہ کیسے اپنی راتوں کو عبادات اور مناجات میں گذار دیتے تھے اور انھیں وقت گذرنے کا احساس نہ ہوتا تھا؟ تو اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں؛ حمد و مناجات کی لذت ہے ہی ایسی قیمتی دولت کہ اس کے لئے ایک دو نہیں ہزاروں راتیں بھی قربان کیجا سکتی ہیں، جب انسان حمد میں مشغول ہوتا ہے تو جیسے جیسے زبان حمد رب میں تر ہوتی جاتی ہے ویسے ویسے شان رب رؤف ورحیم کے سامنے اپنی عاجزی، درماندگی، اور روسیاہی کا احساس بھی ابھرنے لگتا ہے اور پھر یہی احساس آنسوؤں کے بندھن کو توڑ دیتا ہے اور بندۂ بے نوا کی آنکھوں سے ندامت اور محبت کے قیمتی آنسوؤں کا سیلِ رواں امڈ پڑتا ہے، ان آنسوؤں کی اللہ تعالیٰ کی نظر میں کیا قدر و قیمت ہے، اس کا کچھ اندازہ اس روایت سے لگایا جاسکتا ہے، جس میں پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ میدانِ حشر میں ۷ طرح کے لوگ عرشِ خداوندی کے سایہ میں ہوں گے، اُن میں ایک وہ شخص بھی ہے:

ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ.　　جو اللہ کو تنہائی میں یاد کرے اور اس کی آنکھیں تر ہوجائیں۔

(مسلم شریف ۱۳۱/۱)

جب انسان اپنے رب سے مناجات میں مشغول ہوتا ہے اور طبعیت اس کی چل پڑتی ہے تو پھر وفورِ شوق کا کیا پوچھنا؟ دل مچلتے ہیں، جذبات جوش میں آتے ہیں، منجانب خداوندی ایسی تعبیرات کا القا ہوتا ہے جو پہلے سے تصور میں بھی نہیں آتیں، معارف وحقائق کے اسرار کھلنے لگتے ہیں، معرفت اور محبت دوآتشہ ہوجاتی ہے، اور اگر اس پر شاعرانہ طبعیت کا خمار مل جائے تو پھر دلی جذبات آبدار موتیوں کی طرح نظم کی شکل میں صفحۂ قرطاس پر بکھر جاتے ہیں، ایسے وقت اور ایسے جذبات کے دوران لکھے ہوئے اشعار میں ایسی تاثیر ہوتی ہے کہ دوسرے پڑھنے والوں کے دلوں میں بھی ان کو پڑھ کر آتشِ عشق بھڑک اٹھتی ہے، اور شوق انگڑائیاں لینے لگتا ہے، ذرا ساقیٔ مے خانۂ حب خداوندی، عارف جلال و جمال خداوندی اور خم خانۂ محبت کے نقیب سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے ان اشعارِ شوق کو تو دیکھئے:

شوق ہے اس بے نوا کو آپ ﷺ کے دیدار سے ❖ ہو عنایت کیا عجب ہے آپ ﷺ کی سرکار سے
کچھ نہیں مطلب دو عالم ﷺ کے گل وگلزار سے ❖ کر مشرف مجھ کو تو دیدارِ پر انوار سے
سرورِ عالم محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے

اور سنئے! فرماتے ہیں:

شمعِ روئے یار کا کردے تو پروانہ مجھے ❖ آشنا اپنے سے بے گانہ سے بے گانہ مجھے
کر دیا اس عقل نے بے عقل و دیوانہ مجھے ❖ کر ذرا اس ہوش سے بے ہوش، ومستانہ مجھے
یا حق اپنے عاشقان با وفا کے واسطے

اور پھر دیکھئے! عشق کی گرمی کا کیا انداز ہے؟

کیا کروں میں عرض جو گذرے ہے مجھ پر رنج وغم ❖ دل ہے بریاں، سینہ سوزاں، چاک داماں، چشم نم
چرخِ عصیاں سر پہ ہے زیرِ قدم بحر الم ❖ چار سو ہے فوجِ غم کر جلد اب بہر کرم
کچھ رسائی کا سبب اس مبتلا کے واسطے

اور اب ذرا عرفان محبت کے حامل بزرگ حضرت مولانا محمد احمد پرتا بگڈھیؒ کے حضور میں چلئے، اور دیکھئے کہ وہ کس شان سے اظہار شوق کرتے ہیں:

ہوگیا محو کچھ اس طرح دید میں ❖ اب حضوری میں ہوشِ حضوری نہیں
اللہ اللہ! یہ عشق کی برکتیں ❖ اب تو دوری حضوری ہے دوری نہیں

اور پھر عشق کی یہ آگ: اللہ اکبر! فرماتے ہیں:

کمالِ عشق تو مر مر کے جینا ہے، نہ مرجانا ❖ ابھی اِس راز سے واقف نہیں ہیں ہائے پروانے!
جو گھائل ان کی نظروں کا نہیں، میں کیا کہوں اس کو؟ ❖ وہ بے چارہ بھلا دردِ محبت کیا ہے؟ کیا جانے!

اور پھر فرزانہ ہونے کا یہ بے مثال انداز:

حال اس کا نہ پوچھو مرے دوستو ❖ عشق کی آگ ہے جس کے دل میں لگی
جان اپنی نہ کیوں بیچ دیں شوق سے ❖ اللہ اللہ جب ہیں وہ خود مشتری

اور پھر آگے بڑھئے اور مے خانۂ تھانویؒ کے بادہ خوار، خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ کی مشہور مناجات کے یہ بند پڑھئے اور مست ہو جایئے!

دونوں جہاں میں جو کچھ ہے، سب ہے تیرے زیرِ نگیں ❖ جن وانس و حور وملائک، عرش وکرسی چرخ و زمیں
کون ومکاں میں لائق سجدہ تیرے سوا اے نورِ مبیں ❖ کوئی نہیں ہے، کوئی نہیں ہے، کوئی نہیں ہے کوئی نہیں

یاد میں تیری سب کو بھلا دوں کوئی نہ مجھ کو یاد رہے ❖ تجھ پر سب گھر بار لٹا دوں، خانۂ دل آباد رہے
سب خوشیوں کو آگ لگا دوں، غم سے ترے دل شاد رہے ❖ سب کو نظر سے اپنی گرا دوں، تجھ سے فقط فریاد رہے

اب تو رہے بس تا دمِ آخر وردِ زباں اے میرے الٰہ
لا الٰہ الا اللہ، لا الٰہ الا اللہ

الغرض حمد ومناجات نام ہے عشق کے سوز کا، دل کی جلن کا، پروانگی اور فرزانگی کا، جن خوش نصیبوں کی راتوں کو زندگی کا نور بفضل خداوندی میسر ہے، ان کی غذا حمد ومناجات ہی تو ہے، جس کے بغیر انھیں چین نہیں اور جس کے سوا انھیں سکون حاصل نہیں، مشہور ہے کہ قریبی دور کے معروف بزرگ عارف باللہ، فنا فی اللہ، قطب عالم شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ کی راتوں کو یہ نور بصد امتیاز میسر تھا، دیکھنے والے شاہد ہیں کہ جب یہ ''بندۂ خدا'' شب کے آخری لمحات میں اپنے مولیٰ کے حضور ہاتھ اٹھاتا تھا تو زباں پر حمد کے کلمات، عاجزی کا اقرار اور پھر فارسی یا پوربی زبان کے پرشوق اشعار ہوتے تھے اور آنکھوں سے موتیوں کی لڑی کی طرح آنسوؤں کا فیضان ہوتا تھا، گریۂ وزاری کا یہ عالم کہ سننے والے بے تاب ہو جاتے، کاش اس بے تابی کا کوئی ذرہ اللہ ارحم الراحمین اپنے خاص فضل وانعام سے ہمیں بھی عطا کردے، اور ایسا سوزِ عشق اپنی شان کے مطابق دیدے جو غیر اللہ کے ہر خس وخاشاک کو سکنڈوں میں جلا ڈالے۔ آمین۔

ہماری غفلتوں نے آہ پہنچایا کہاں ساقی ❖ دلوں میں اب نہیں باقی رہا سوزِ نہاں ساقی
کبھی تو وہ نگاہِ لطف فرمائیں گے احمدؔ پر ❖ نہ جائے گی مری فریاد ہرگز رائیگاں ساقی

❖ ❍ ❖

خُذْ بِلُطْفِکَ یَا اِلٰھِیٰ

از : امیر المومنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

خُذْ بِلُطْفِکَ یَا اِلٰھِیٰ مَنْ لَہٗ زَادُٗ قَلِیْل ❖ مُفْلِسٌ بِالصِّدْقِ یَاْتِیْ عِنْدَ بَابِکَ یَا جَلِیْل

یا الٰہی! اس شخص کے ساتھ اپنے لطف وکرم کا معاملہ فرمائیے جس کے پاس زادِ آخرت بہت ہی معمولی ہے جلال پناہا! ایک درماندہ مفلس سچے دل سے آپ کے در پر آپڑا ہے

ذَنْبُہٗ ذَنْبٌ عَظِیْمٌ فَاغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِیْم ❖ اِنَّہٗ شَخْصٌ غَرِیْبٌ مُذْنِبٌ عَبْدٌ ذَلِیْل

اس کے گناہ بہت عظیم ہیں، لہٰذا آپ اس کے عظیم گناہوں کو بخش دیجئے، وہ نہایت غریب گنہ گار اور ذلیل، بندہ ہے

مِنْہُ عِصْیَانٌ وَ نِسْیَانٌ وَ سَھْوٌ بَعْدَ سَھْوٍ ❖ مِنْکَ اِحْسَانٌ وَفَضْلٌ بَعْدَ اِعْطَاءِ الْجَزِیْل

اس کی طرف سے نافرمانیاں، چوک اور غلطیوں پر غلطیاں صادر ہوئی ہیں جب کہ آپکی جانب سے فضل و احسان اور عظیم جود وبخشش کا سلسلہ ہے

کَیْفَ حَالِیْ یَا اِلٰھِیْ لَیْسَ لِیْ خَیْرُ الْعَمَلْ ❖ سُوْءُ اَعْمَالِیْ کَبِیْرٌ زَادُ طَاعَاتِیْ قَلِیْل

اے اللہ! میرا حال کیا ہوگا میرے پاس کوئی اچھا عمل نہیں ہے، میری بدعملیاں بہت ہیں اور نیکیوں کا توشہ بہت کم ہے

اَنْتَ شَافِیْ اَنْتَ کَافِیْ فِیْ مُھِمَّاتِ الْاُمُوْرِ ❖ اَنْتَ حَسْبِیْ اَنْتَ رَبِّیْ اَنْتَ لِیْ نِعْمَ الْوَکِیْل

آپ ہی شفا بخش ہیں اور آپ ہی اہم معاملات میں مجھ کو کافی ہیں، آپ ہی میرے لئے بس ہیں، میرے رب! آپ ہی میرے بہترین کارساز ہیں

عَافِنِیْ مِنْ کُلِّ دَاءٍ اِقْضِ عَنِّیْ حَاجَتِیْ ❖ اِنَّ لِیْ قَلْبًا سَقِیْمًا اَنْتَ مَنْ یَّشْفِی الْعَلِیْل

مجھے ہر بیماری سے عافیت دیجئے اور میری حاجت روائی فرمائیے، میرا دل بیمار ہے اور آپ ہی بیمار کو شفا دینے والے ہیں

طَالَ یَارَبِّ ذُنُوْبِیْ مِثْلُ رَمْلٍ لَا تُعَدّ ❖ فَاعْفُ عَنِّیْ کُلَّ ذَنْبٍ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِیْل

اے میرے رب میرے گناہ ریت کے ذرات کی طرح بے شمار ہوچکے ہیں اس لئے میرے سب گناہ معاف فرمادیجئے، اور میرے ساتھ خوبصورتی کے ساتھ درگذر فرمائیے

قُلْ لِیْ نَارِیْ اَبْرِدِیْ یَارَبِّ فِیْ حَقِّیْ کَمَا ❖ قُلْتَ قُلْنَا نَارُ کُوْنِیْ اَنْتِ فِیْ حَقِّ خَلِیْل

آپ میری گناہوں کی آگ کو اسی طرح میرے حق میں ٹھنڈا ہونے کا حکم دیجئے، جیسے آپ نے اپنے خلیل (حضرت ابراہیمؑ) کے حق میں قلنا یا نار کونی فرمایا تھا

ھَبْ لَنَا مُلْکًا کَبِیْرًا نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ ❖ رَبَّنَا اِذَا اَنْتَ قَاضِیْ وَ الْمُنَادِیْ جِبْرَئِیْل

ہمیں عظیم سلطنت عطا فرمائیے، اور ہر خوف سے ہمیں نجات دیدیجئے۔ اے ہمارے رب! بے شک آپ فیصلہ فرمانے والے ہیں جب کہ منادی جبرئیل ہیں

رَبِّ ھَبْ لِیْ کَنْزَ فَضْلٍ اَنْتَ وَھَّابٌ کَرِیْمٌ ❖ اٰتِنِیْ مَا فِیْ ضَمِیْرِیْ دُلَّنِیْ خَیْرَ الدَّلِیْل

یارب: آپ مجھے فضل وکرم کا خزانہ عطا فرمائیے۔ آپ بہت دینے والے کریم ہیں۔ جو کچھ بھی میرے دل میں ہے وہ عطا فرمائیے۔ اور بہتر راستہ کی رہنمائی فرمائیے

اَیْنَ مُوْسٰی اَیْنَ عِیْسٰی اَیْنَ یَحْیٰ اَیْنَ نُوْح

کہاں موسیٰؑ، کہاں عیسیٰؑ، کہاں یحییٰؑ اور کہاں نوحؑ

اَنْتَ یَا صِدِّیْقُ عَاصِیْ تُبْ اِلَی الْمَوْلٰی الْجَلِیْل

مگر تو اے صدیق رضی اللہ عنہ گنہ گار اپنے بزرگ و برتر مولیٰ کی طرف ہی رجوع کیا کر

◆ ❖ ◆

تیری ستار العیوبی کی نہیں ہے کوئی حد

(تخمیس بر قصیدۂ مناجاتیہ، سیدنا حضرت صیدق اکبرؓ)

الحاج محمود احمد عارف، خازن جامعہ مدنیہ لاہور

تیری بندی کا جنا ہوں، تیرا بندہ ہوں جلیل ❖ تو مرا آقا و مولی قادر مطلق وکیل
تیری رحمت کے سوا، کیا میری بخشش کی سبیل ❖ خُذْ بِلُطْفِکَ یَا اِلٰھِیْ مَنْ لَہٗ زَادٌ قَلِیْل
مُفْلِسٌ بِالصِّدْقِ یَاْتِیْ عِنْدَ بَابِکَ یَا جَلِیْل

غرق بحر معصیت ہے طالب لطف عمیم ❖ کثرت عصیاں سے ہے بیشک سزا وار جحیم
اَنْتَ وَھَّابٌ کَرِیْمٌ اَنْتَ تَوَّابٌ رَحِیْم ❖ ذَنْبُہٗ ذَنْبٌ عَظِیْمٌ فَاغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِیْم
اِنَّہٗ شَخْصٌ غَرِیْبٌ مُذْنِبٌ عَبْدٌ ذَلِیْل

میں جوانی میں رہا ہوں رات دن مشغول لہو ❖ یاد میں اپنی مجھے کردے تو بس اب مست ومحو
مشتق نسیاں کو ہے لازم خطا وجرم وسہو ❖ مِنْہُ عِصْیَانٌ وَ نِسْیَانٌ وَ سَھْوٌ بَعْدَ سَھْوٍ
مِنْکَ اِحْسَانٌ وَفَضْلٌ بَعْدَ اِعْطَاءِ الْجَزِیْل

تیری ستار العیوبی کی نہیں ہے کوئی حد ❖ دیکھتا ہے تو مجھے اور سب مرے افعال بد
عفو تیری ہے صفت میری خطائیں بے عدد ❖ طَالَ یَارَبِّ ذُنُوْبِیْ مِثْلُ رَمْلٍ لَا تُعَدْ
فَاعْفُ عَنِّیْ کُلَّ ذَنْبٍ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِیْل

کیا بتاؤں زندگانی کا میں اپنی ما حصل ❖ یاد سے تیری رہا غافل، سراپا بے عمل
سامنے میرے کھڑی اب مسکراتی ہے اجل ❖ کَیْفَ حَالِیْ یَا اِلٰھِیْ لَیْسَ لِیْ خَیْرُ الْعَمَل
سُوْءُ اَعْمَالِیْ کَبِیْرٌ زَادُ طَاعَاتِیْ قَلِیْل

کیا کہوں میں یا الٰہی آزمائش ہے کڑی ❖ نفس اور شیطان بہکاتا ہے مجھ کو ہر گھڑی

سب سے ہوا حسن عمل پر اختتام زندگی ❖ عَافِنِیْ مِنْ کُلِّ دَاءٍ اِقْضِ عَنِّیْ حَاجَتِیْ

اِنَّ لِیْ قَلْباً سَقِیْماً اَنْتَ مَنْ یَّشْفِیْ الْعَلِیْل

آخرت ہے بالیقیں دار البقا، دار السرور ❖ یہ جہاں دار المحن، دار الفنا، دار الغرور

چھوڑ کر اک دن مجھے جانا یہاں سے ہے ضرور ❖ اَنْتَ شَافِیْ اَنْتَ کَافِیْ فِیْ مُهِمَّاتِ الْاُمُوْرِ

اَنْتَ حَسْبِیْ اَنْتَ رَبِّیْ اَنْتَ لِیْ نِعْمَ الْوَکِیْل

صدق دے صدیق کے صدقے میں مولائے کریم ❖ اپنے لطف خاص سے کردے عطا قلب سلیم

فضل سے اپنے دکھا مجھ کو صراط مستقیم ❖ رَبِّ هَبْ لِیْ کَنْزَ فَضْلٍ اَنْتَ وَهَّابٌ کَرِیْمٌ

رَبَّنَا اِذَا اَنْتَ قَاضِیْ وَ الْمُنَادِیْ جِبْرَئِیْل

میرے دل میں موت کا ہر دم ہے اک کھٹکا لگا ❖ روز و شب اس فکر میں کٹتے ہیں میرے اے خدا

نار دوزخ سے بچالینا بحق مصطفیٰ ❖ قُلْ لِیْ نَارِیْ اَبْرِدِیْ یَارَبِّ فِیْ حَقِّیْ کَمَا

قُلْتَ قُلْنَا نَارُ کُوْنِیْ اَنْتَ فِیْ حَقِّ خَلِیْل

ہر خطا کا کررہے ہیں یا الٰہی اعتراف ❖ عمر بھر کرتے رہے ہیں تیرے حکموں کے خلاف

اب گناہوں سے ہمیں کردے تو بالکل پاک صاف ❖ هَبْ لَنَا مُلْکاً کَبِیْراً نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ

رَبَّنَا اِذَا اَنْتَ قَاضِیْ وَ الْمُنَادِیْ جِبْرَئِیْل

چھوڑ دے عارفؔ تو اپنے سب یہ افعال قبوح ❖ بارگاہ قدس میں کرلے تو توبائے نصوح

کیا خبر کس دم نکل جائے تیرے تن سے یہ روح ❖ اَیْنَ مُوْسیٰ اَیْنَ عِیْسیٰ اَیْنَ یَحْیٰ اَیْنَ نُوْح

اَنْتَ یَا صِدِّیْقُ عَاصِیْ تُبْ اِلَی الْمَوْلَی الْجَلِیْل

❖

از نگاہِ چشم تو

از: مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ : مولانا خورشید انور صاحب فیض آبادی، استاذ حدیث مدرسہ شاہی مرادآباد

نرگس اندر باغ حیراں از نگاہِ چشم تو ❖ مست آہو در بیاباں از نگاہِ چشم تو

باغ میں نرگس محو حیرت ہے آپ کے تیر نظر سے، جنگل میں ہرن مدہوش ہے آپ کی نگاہ کے بدولت

جامہ نیلی کردہ سوسن لالہ رادر سینہ داغ؟ ❖ کاکل سنبل پریشان از نگاہِ چشم تو

گل سوسن نے نیلگوں لباس زیب تن کررکھا ہے، گل ولالہ کا دل زخمی ہے سنبل الطیب کی زلفیں بکھری ہوئیں ہیں آپ کے تیرِ نگاہ سے

قمریٔ کوکونوایاں عندلیباں صد ہزار ❖ در ریاض دشت نالاں از نگاہِ چشم تو

چہکتی قمریاں اور لاکھوں بلبلیں، صحرائی چمنستانوں میں چہچہارہی ہیں آپ کے انداز نگاہ سے

باہزاراں حسن وخوبی دامن گل در چمن ❖ چاک گشتہ تا گریباں از نگاہِ چشم تو

چمن میں ہزاروں حسن وخوبی سے لبریز دامن گل، گریباں تک چاک ہے آپ کے تیر نظر سے

باہزاراں سروکندن پیش حسن روئے تو ❖ دست بستہ چوں غلاماں از نگاہِ چشم تو

ہزاروں سر و قد آپ کے حسن کے سامنے غلاموں کی طرح دست بستہ کھڑے ہیں آپ کی چشم عنایت سے

حال جامؔی راچہ پرسی تیر خوردہ در جگر

جامؔی کا حال کیا پوچھتے ہو؟ اس کا جگر تیر کے زخموں سے چھلنی ہے

گاہ افتاں گاہ خیزاں از نگاہِ چشم تو

حواس باختہ اور کبھی حیران ہے آپ کے تیر نگاہ سے

یااللہ!

حضرت خواجہ معین الدینؒ چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

چو من پر جرم و عصیانم توئی غفار یا اللہ ❖ چو من باعیب و نقصانم توئی ستار یا اللہ

اے اللہ! اگر میں گناہوں میں ڈوبا ہوا ہوں تو آپ تو بخشنے والے ہیں، اے اللہ! اگر میں عیوب کا پتلا ہوں تو آپ تو پردہ ڈالنے والے ہیں

بخواب مستی و غفلت زسر تا پا گنہگارم ❖ بہ ذکر و طاعتِ خود کن مرا بیدار یا اللہ

میں سراپا گنہگار غفلت و مدہوشی کے خواب میں ہوں، اے اللہ ! اپنی یاد وفرماں برداری سے میری غفلت دور فرمادیجئے

چنیں کز فعل زشتِ من خلایق جملہ بیزارند ❖ تو با ما باش خوشنود و مشو بیزار یا اللہ

میں ایسا پاپی ہوں کہ میری بداعمالیوں کی وجہ سے ساری مخلوق مجھ سے متنفر ہے، اے اللہ! آپ ہم سے راضی ہوجائیں ناراض نہ رہیں

چناں کن از کرم بر من بناءِ تو بہ مستحکم ❖ کہ رانم بر زباں ہر لحظہ استغفار یا اللہ

اے اللہ ! اپنے کرم سے مجھے ایسی مضبوط توبہ کی توفیق دیجئے کہ میری زباں پر ہر وقت استغفار جاری رہے

چناں کن از کرم در دل بحقِّ احمد مرسلؐ ❖ عذابِ مرگ چوں گردد مرا دشوار یا اللہ

اے اللہ ! اسی طرح احمد مرسلؐ کے طفیل میرے دل پر اس وقت نظر کرم فرمائیے جب موت کی سختی مجھ پر دشوار ہوجائے

نیاید در وجودِ من زنیکی ہیچ کردارے ❖ بہ بخشا بر منِ عاصیٔ بد کردار یا اللہ

میری زندگی میں کوئی نیک عمل دستیاب نہیں ہے، اے اللہ ! مجھ بدکار گنہ کار کو معاف فرمادیجئے

رود ہر لحظہ در طاعت دلِ من جانبِ دیگر ❖ چنیں وسواس شیطانی زمن بردار یا اللہ

عبادت کی حالت میں ہر وقت ذہن ادھر ادھر جاتا رہتا ہے، اے اللہ ! ایسے شیطانی وسوسہ سے مجھے محفوظ فرمادیجئے

زکوہ تیرہ تر وحشت نماید برمنِ مجرم ❖ بشمعِ مغفرت گرداں پر از انوار یا اللہ

انتہائی تاریک پہاڑی سے بندۂ عاصی پر ''وحشت'' کی آمد ہورہی ہے، اے اللہ ! مغفرت کی شمع سے پرنور بنادیجئے

معین الدینؒ عاصی را کہ می نالد بصد زاری

گنہ گار معین الدینؒ کو، جو بصد عجز و نیاز آہ و زاری کر رہا ہے

گناہم بخش، ایماں را سلامت دار یا اللہ !

میرے مولیٰ! میرے گناہ کو معاف فرمادیجئے (اور) ایمان کو سلامتی عطا فرمادیجئے

(ترجمہ: مولانا خورشید انور صاحب)

❐❖❐

الٰہی غرق دریائے گناہم

اشعار مناجاتیہ : حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس اللہ سرہ، بانی دار العلوم دیوبند و مدرسہ شاہی مراد آباد

الٰہی غرقِ دریائے گناہم ❖ تو می دانی و خود ہستی گواہم

میرے اللہ میں گناہ کے دریا میں ڈوبا ہوا ہوں، آپ خود میرے احوال کے دانا و بینا ہیں

گناہِ بے عدد را بار بستم ❖ ہزاراں بار توبہ ہا شکستم

بے شمار گناہوں سے زیر بار ہوں، ہزاروں بار توبہ توڑ چکا ہوں

حجابِ مقصدم عصیانِ من شد ❖ گناہم موجبِ حرمانِ من شد

میرے گناہ میرے مقصدِ حیات میں حائل ہیں، میرے گناہ میری محرومی کا سبب ہیں

زِمن دارد سگِ نصرانیاں عار ❖ کہ ہست او بے گناہ و من گنہگار

نصاریٰ کا کتا بھی مجھ سے شرم وعار رکھتا ہے، کیونکہ وہ بے گناہ ہے اور میں گناہ گار ہوں

بآں رحمت کہ وقفِ عام کردی ❖ جہاں را دعوتِ اسلام کردی

اپنی وسیع تر رحمت کے طفیل، آپ نے سارے عالم کو اسلام کی دعوت دی

نمیدانم چرا محروم ماندم ❖ رہینِ ایں چنیں مقسوم ماندم

مجھے نہیں معلوم کہ میں کیوں محروم رہا؟ اور کیوں ایسی بد قسمتی کا اسیر رہا؟

گدا خود را ترا سلطاں چو دیدم ❖ بدرگاہِ تو اے رحمٰں دویدم

جب میں نے دیکھا کہ میں فقیر ہوں اور آپ شہنشاہ، تو اے بے حد مہربان! میں دوڑ کر آپ کی بارگاہ میں آیا

چو قادر منعم و غفار ہستی ❖ غرض ہر طرح خود مختار ہستی

چونکہ بااختیار نعمت بخشنے والے بے حد معاف کرنے والے ہیں، غرضیکہ مکمل طور پر آپ خود مختار ہیں

بذات پاک خود کاں اصل ہستی ❖ از و قائم بلند یہا و پستی

اس لئے اپنی اس ذات پاک کے طفیل جو موجودات کا سرچشمہ ہے، جسکے سہارے تمام نشیب و فراز برقرار ہیں

ثنائے او نہ مقدور جہان ست ❖ کہ کنہش برتر از کون و مکاں ست

جس کی حمد و ثنا سے دنیا عاجز ہے، کیونکہ اس کی ذات کون و مکاں سے بالاتر ہے

دِلم از نقشِ باطل پاک فرما ❖ براہِ خود مَرا چالاک فرما

میرا دل برائیوں کے اثرات سے پاک وصاف فرمادیجئے، اپنے راستہ کی مجھے مستعدی نصیب فرمادیجئے

بکُش از اندرونم الفتِ غیر ❖ بشو از من ہوائے کعبہ ودیر

میرا دل ہر غیر کی محبت سے پاک فرمادیجئے، میرے من سے مسجد و مندر کی چاہت مٹا دیجئے

درونم را بعشقِ خویشتن سوز ❖ بہ تیرِ دردِ خود جان و دلم دوز

میرے قلب میں اپنے عشق کی آگ لگادیجئے، اپنے درد محبت کے تیر سے میرے قلب وروح میں ٹانکے لگا دیجئے

دِلم را محوِ یادِ خویش گرداں ❖ مرا حسبِ مرادِ خویش گرداں

میرے دل کو اپنی یاد میں مست کردیجئے، مجھے اپنی مرضی کے موافق بنا لیجئے

اگر نالائقم قدرت تو داری ❖ کہ خارِ عیب از جانم براری

اگر میں نالائق ہوں تو آپ قادر ہیں، کہ نااہلیت کا کانٹا میری روح سے نکال دیں

بخوبی زشت را مبدل نمائی ❖ سیاہی را بہ بخشی روشنائی

خرابی کو خوبی سے بدل دیں، (دل کی) سیاہی کو روشنی عطافرما دیں

گناہم را اگر دیدی نگرہم ❖ بعفو و فضل خود اے شاہِ عالم

اگر میرے گناہوں پر نظر ہے، تو اے رب العالمین اپنے فضل و کرم پر بھی نظر فرمائیے

بسے بگذشت شاہا نامرادم ❖ بدرگاھت رسیدم ساز شادم

میرے مولی عرصہ دراز تک میں محروم رہا، اب آپ کی بارگاہ تک رسائی سے میں خوش ہوں

اگر بے چارہ ام ہستی مددگار ❖ توغفاری اگر ہستم گنہگار

اگر میں بے سہارا ہوں تو آپ میرا آسرا ہیں، اگر میں بدکار ہوں تو آپ غفار ہیں

بچشمِ لطف اے حکم تو برسر

اے وہ ذات جنکا حکم سرآنکھوں پر ہے

بحالِ قاسمؔ بیچارہ بنگر

آپ اپنی نظرکرم سے بے سہارا قاسمؔ کے حالِ زار پرنظر فرمائیے

(ترجمہ: مولاناخورشیدانورصاحب)

زمزمۂ حمد

از : امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ صدر المدرسین دار العلوم دیو بند

ترجمہ : حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

خدائے کہ داور بروز جزا است ❖ بخود آئی خویش نامش خدا است

جو خدا کہ روز جزا کا حاکم ہے، وہ بذات خود موجود ہے (اسی لئے) اس کا نام خدا ہے

بدستِ وے ایں ہست بالا وپست ❖ بوے ہست شد ہرچہ موجود ہست

یہ بلندی وپستی سب اسی کے ہاتھ میں ہے، ہر چیز نے اسی سے جامۂ ہستی مستعار لیا ہے

وگر نیک بینی ہموں ذات اوست ❖ دگر جملہ ایں دفتر آیاتِ اوست

اگر بغور دیکھے تو موجود حقیقی وہی ایک پاک ذات ہے، باقی یہ سب کچھ اس کی نشانیوں کا دفتر ہے

بایں بارگہ ایں کہ بانگ درا است ❖ بس از نوبتِ خواجۂ دوسراﷺ است

اس بارگاہ میں جو کاروانِ رفتہ کی صدا ہے اس امر کا اعلان ہے کہ اب سرور دوجہاں (ﷺ) کا دور ہے

محمدﷺ کہ بُد فتح و ختمِ پیام ❖ علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام

محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو پیام الٰہی کے فاتح اور خاتم ہیں، آپﷺ پر بے شمار درود و سلام

وجودش کہ خود آیت و رایت است

آپﷺ کا وجود پاک جو بجائے خود صداقت کا نشان ہے

ہمہ بود تمہید، و اُو غایت است

وہی تخلیق عالم کی اصل غرض وغایت ہے، باقی سب تمہید تھی

❑❖❑

سزاوارِ خدائی

حکیم سنائیؒ

ملکا ! ذکر تو گویم کہ تو پاکی و خدائی ❖ نروم من بجز آں رہ کہ تو آں رہ بنمائی

اے بادشاہ ! میں آپ کا ذکر کرتا ہوں کہ آپ پاک ہیں اور خدا ہیں، (میں عہد کرتا ہوں) جو راستہ آپ دکھا رہے ہیں اسکے سوا کسی راستہ پر قدم نہیں رکھونگا

ہمہ درگاہِ تو جویم ہمہ درکارِ تو پویم ❖ ہمہ توحیدِ تو گویم کہ بتوحید سزائی

ہر وقت آپ کی بارگاہ کی طرف متوجہ رہونگا ہمہ وقت آپ کے کام میں مصروف رہونگا ہمہ وقت آپ کی توحید کے گن گاؤنگا کیونکہ توحید آپ ہی کو زیبا ہے

تو خداوندِ یمینی تو خداوندِ یساری ❖ تو خداوندِ زمینی تو خداوندِ سمائی

آپ ہی دائیں کے مالک ہیں، آپ ہی بائیں کے مالک ہیں، آپ ہی زمین کے مالک ہیں، آپ ہی آسمان کے مالک ہیں

تو زن و جفت نہ جوئی تو خور و خفت نہ خواہی ❖ احدا ! بے زن و جفتی ملکا ! کام روائی

آپ کو بیوی اور جوڑے کی جستجو نہیں آپ کھانے اور سونے کے خواہاں نہیں، اے احد! آپ کے بیوی اور جوڑا نہیں، اے شہنشاہ! آپ ہی حاجت روائی فرماتے ہیں

نہ نیازت بولادت نہ بفرزند تو حاجت ❖ تو جلیل الجبروتی تو امیر الامرائی

آپ کو نہ ولادت کی ضرورت نہ اولاد کی محتاجی، آپ تو زبر دست قوت والے اور حاکموں کے حاکم ہیں

تو کریمی تو رحیمی تو سمیعی تو بصیری ❖ تو معزّی تو مذلّی ملک العرش بجائی

آپ کریم ہیں آپ رحیم ہیں آپ سننے والے ہیں آپ دیکھنے والے ہیں آپ ہی عزت بخشنے والے، آپ ہی بے عزت کرنے والے اور آپ ہی بجا طور پر عرش اعظم کے مالک ہیں

ہمہ را عیب تو پوشی ہمہ را غیب تو دانی ❖ ہمہ را رزق رسانی کہ تو با جود و عطائی

آپ سب کے عیوب پر پردہ ڈالتے ہیں، آپ ہی سب کے بھید جانتے ہیں آپ ہی سب کو روزی پہونچاتے ہیں کہ آپ ہی صاحب جود و عطا ہیں

نہ بُدہ خلق تو بودی نہ بود خلق تو باشی ❖ نہ تو خیزی نہ نشینی نہ تو کاہی نہ فزائی

مخلوق نہ تھی آپ تھے، مخلوق نہ رہے گی تب بھی آپ باقی رہیں گے آپ نشست و برخاست اور عروج و زوال سے بے نیاز ہیں

نہ سپہری نہ کواکب نہ بروجی نہ دقائق ❖ نہ مقامی نہ منازل نہ نشینی نہ بپائی

آپ نہ آسمان ہیں نہ ستارے ہیں آپ نہ کواکب کی منازل ہیں نہ اجزاءِ زمانہ ہیں آپ نہ کواکب کی قیام گاہ ہیں نہ چاند کی گذرگاہ، آپ نہ بیٹھتے ہیں نہ پیروں پر کھڑے رہتے ہیں

بری از چون و چرائی، بری از عجز و نیازی ❖ بری از صورت رنگی، بری از عیب و خطائی

آپ چوں و چرا سے پاک ہیں، آپ کی ذات محتاجی و بے چارگی سے بالاتر ہے آپ شکل وصورت اور رنگ وروپ سے بے نیاز ہیں، آپ ہر عیب ونقص سے پاک ہیں

بری از خوردن و خفتن بری از علت و مردن ❖ بری از بیم و امیدی بری از رنج و بلائی

آپ کھانے، سونے سے بے نیاز ہیں، آپ بیماری اور موت سے منزہ ہیں آپ کی ذات خوف وامید سے بے نیاز ہے آپ کی ذات رنج ومصیبت سے پاک ہے

تو علیمی تو حکیمی تو خبیری و بصیری ❖ تو نمائندۂ فضلی تو سزاوارِ خدائی

آپ ہی علم وحکمت والے ہیں آپ ہی دانا و بینا ہیں آپ ہی فضل و کرم کرنے والے ہیں، آپ ہی خدائی کے اہل ہیں

نہ تواں وصفِ تو گفتن کہ تو در وصف نہ گنجی ❖ نہ تواں شرحِ تو کردن کہ در شرح نیائی

آپ کی صفت بیان کرنا ناممکن ہے کیونکہ آپ کے کمالات احاطۂ بیان سے باہر ہیں
آپ کی کُنہ ذات کی وضاحت ممکن نہیں کیونکہ (کوئی بھی) پیرایۂ بیان آپ کی حقیقت سے پردہ نہیں اٹھا سکتا ہے

احدٌ لیس کمثلی صمدٌ لیس کفضلی ❖ لمن الملک تو گوئی کہ سزاوار خدائی

آپ نے خود فرمایا کہ آپ ایسے یکتا ہیں جس کی مثال نہیں، آپ ایسے بے نیاز ہیں جس کے فضل کا جواب نہیں، آپ بجا طور پر فرمائیں گے ''آج کس کی سلطنت ہے؟'' اس لئے کہ خدائی آپ ہی کے شایان شان ہے

لب و دندانِ سنائیؔ ہمہ توحیدِ تو گویند

سنائی کے ہونٹ، (زبان) اور دانت سبھی آپ کی وحدانیت کے معترف ہیں

مگر از آتش دوزخ بودش زود رہائی

کہ شاید (اس کی برکت سے) اسے جہنم کی آگ سے جلدی رہائی مل جائے

(ترجمہ: مولانا خورشید انور صاحب)

تو پاکی و خدائی

بہادر شاہ ظفرؔ

(سلطنت مغلیہ کے آخری فرماں روا)

(تضمین بر قصیدۂ حکیم سنائیؔ)

پڑے دنیا یونہی بک بک کے عبث جان کھپائی ❖ نہ دیا منزل عقبیٰ کا مجھے رستہ دکھائی
مگر اب جی میں ہے سب چھوڑ کے یہ ہرزہ درائی ❖ ''ملکا ! ذکر تو گویم کہ تو پاکی و خدائی
نروم من بجز آں رہ کہ تو آں رہ بنمائی''

نہ پھروں عہد سے جب تک کہ مرے دم میں رہے دم ❖ رہوں پیمانِ محبت پہ ترے میں یونہی قائم
طلب وصل تری دل سے مرے ہو نہ کبھی کم ❖ ''ہمہ درگاہِ تو جویم ہمہ درکارِ تو پویم
ہمہ توحیدِ تو گویم کہ بتوحیدِ سزائی''

نہ چپ و راست سے گر ہووے تری نصرت و یاری ❖ نہ ترا عرش سے تا فرش اگر فیض ہو جاری
کہے کیوں کر نہ خدایا یہ خدائی تجھے ساری ❖ ''تو خداوندِ یمینی تو خداوندِ یساری
تو خداوندِ زمینی تو خداوندِ سمائی''

نظر آتی ہے جہاں میں جو سفیدی و سیاہی ❖ قلم کن پہ جو دے ہے ترے دن رات گواہی
تری یکتائی مبرا ہے ہر ایک شے سے الٰہی ❖ ''تو زن و جفت نہ جوئی تو خور وخفت نہ خواہی
احدا ! بے زن و جفتی ملکا ! کام روائی''

نہ پرستش کا ہے محتاج نہ محتاجِ عبادت ❖ نہ عنایت تجھے درکار کسی کی نہ حمایت
نہ شراکت ہے کسی کی نہ کسی کی ہے قرابت ❖ ''نہ نیازت بولادت نہ بفرزند تو حاجت
تو جلیل الجبروتی تو امیر الامرائی''

جسے تو چاہے امیری دے جسے چاہے فقیری ❖ جسے تو چاہے بزرگی دے جسے چاہے حقیری
کرم و عفو سے کیوں کر نہ کرے عذر پذیری ❖ ''تو کریمی تو رحیمی تو سمیعی تو بصیری
تو معزّی تو مذلّی ملک العرش بجائی''

گنہ و جرم پہ بھی کرتا ہے تو رزق رسانی ❖ ترے الطاف سے محروم نہ میخوار نہ زانی
کہ تو ستار ہے اور واقف اسرار نہانی ❖ ''ہمہ را عیب تو پوشی ہمہ را غیب تو دانی
ہمہ را رزق رسانی کہ تو با جود و عطائی''

خرد و فہم سے گر دل نے کوئی بات تراشی ❖ کہ ہوا اول و آخر کی حقیقت کا تلاشی
مرے نزدیک سوا اس کے ہے سب سمع خراشی ❖ ''نہ بدہ خلق تو بودی نہ بود خلق تو باشی
نہ تو خیزی نہ نشینی نہ تو کاہی نہ فزائی''

رہی مصروف ثنا میں تری ہر چند خلائق ❖ نہ ادا پر وہ ثنا ہو جو ثنا ہے ترے لائق
کہ وہ فوق ہے جس فوق سے ہے سب پہ تو فائق ❖ ''نہ سپہری نہ کواکب نہ بروجی نہ دقائق
نہ مقامی نہ منازل نہ نشینی نہ بپائی''

رہِ توصیف تری رکھتی نہایت ہے درازی ❖ نہ لگے ہاتھ پہ کوچہ تری بے بندہ نوازی
نہ چلے کنہِ حقیقت میں تری نکتہ طرازی ❖ ''بری از چون و چرائی، بری از عجز و نیازی
بری از صورتِ رنگی، بری از عیب و خطائی''

نہ تجھے دوست کی حاجت نہ ہے اندیشۂ دشمن ❖ نہ تجھے کام ہے عشرت سے نہ شیوہ تراشیون
نہ تجھے چاہیے ماویٰ نہ تجھے چاہیے مسکن ❖ ''بری از خوردن و خفتن بری از علت و مردن
بری از بیم و امیدی بری از رنج و بلائی''

نہ رہا عالم طفلی و جوانی ہوئی پیری ❖ غم دنیا کی ہوس میں مجھے ہوگئی یہ اسیری
نہ روا رکھ مرے حق میں تو یہ خواری و حقیری ❖ ''تو علیمی تو حکیمی تو خبیری و بصیری
تو نمائندۂ فضلی تو سزاوارِ خدائی''

ترے اوصاف بیاں کرنے کی باندھے ہے جو دھُن جی ❖ مری گو نوکِ زباں گنج معانی کی ہے کنجی
دم تقریر ہے گونگی دم تحریر ہے لنجی ❖ ''نہ تواں وصفِ تو گفتن کہ تو در وصف نہ گنجی
نہ تواں شرحِ تو کردن کہ در شرح نیائی''

نہ بصر کو ہے یہ قدرت کہ تری دیکھے تجلی ❖ نہ خرد کو ہے یہ طاقت کہ تجھے پائے ذرا بھی
متحیر ہوں میں اس میں کہ صفت کیا کروں تیری ❖ **''احدٌ لیس کمثلی صمدٌ لیس کفضلی
لِمَنِ الملک** تو گوئی کہ سزاوار خدائی''

ظفرؔ اس وقت میں خاموش ہو کیا غنچہ کی مانند ❖ کہ یہ اشعار مناجات کے یاد آئے اسے چند
کرے توصیف میں کس طرح تری اپنی زباں بند ❖ ''لب و دَندانِ سنائیؔ ہمہ توحیدِ تو گویند
مگر از آتشِ دوزخ بودش زود رہائی''

یا الٰہی حشر میں ......

حضرت مولانا سید کفایت علی کافیؔ شہید مرادآبادیؒ

یا الٰہی حشر میں خیر الوری کا ساتھ ہو ❖ رحمت عالم جناب مصطفیٰ ﷺ کا ساتھ ہو
یا الٰہی ہے یہی دن رات میری التجا ❖ روز محشر شافع روز جزا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب سوا نیزے پہ آوے آفتاب ❖ اس سزا وارِ خطاب والضحیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی حشر میں نیچے لواء حمد کے ❖ سید سادات فخر انبیاء کا ساتھ ہو
یا الٰہی پل کے اوپر بھی بہ ہنگام گذر ❖ دستگیر دوجہاں اس پیشوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب عمل میزان میں تلنے لگیں ❖ سید ثقلین ختم الانبیاء کا ساتھ ہو
یا الٰہی شغلِ نعت مصطفائی میں رہوں ❖ جسم وجاں میں جب تلک میری وفا کا ساتھ ہو

بعد مرنے کے مجھے کافیؔ ہے یا رب یہ دعا
دفتر اشعار نعتِ مصطفیٰ ﷺ کا ساتھ ہو

نالۂ نیم شبی

حضرت مولانا سید عبدالرشید صاحبؒ مہتمم اوّل مدرسہ شاہی مرادآباد

کوئی مایوس کیوں ہو اپنی حاجت مانگ کر تجھ سے ❖ مرادیں پاتے ہیں سب ساکنانِ بحر و بر تجھ سے
جسے جو کچھ مناسب تھا وہی تو نے اسے بخشا ❖ کسی نے فقر پایا اور کسی نے مال و زر تجھ سے
کسی شے سے امید و بیم ہوتی ہے نہیں اس کو ❖ سمجھ میں جس کے آجائے کہ ہے نفع و ضرر تجھ سے
سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ تو کیسا ہے اور کیا ہے ❖ جگر خوں کیوں نہ ہووے بے خبر ہیں باخبر تجھ سے
مرے اعمال کو مت دیکھ، دیکھ اپنی عنایت کو ❖ یہی اک عرض ہے مولا، مری شام و سحر تجھ سے
وہ دل مجھ کو عطا کر جس میں تو ہو اور نہ ہو کچھ بھی ❖ ترا سودا ہو جس میں مانگتا ہوں میں وہ سر تجھ سے
اٹھائے پلکوں سے دستِ دعا آٹھوں پہر کیوں ہے ❖ تجھے معلوم ہے جو مانگتی ہے چشمِ تر تجھ سے
دو عالم میں سوا تیرے نہیں حاجت روا کوئی ❖ بتا پھر کس سے مانگوں میں نہ مانگوں میں اگر تجھ سے

رشیدؔ خستہ جاں کے حال پر اب مہربانی ہو
کہ وہ مدت سے رکھتا ہے امیدِ یک نظر تجھ سے

شوقِ بے نوا

از: سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

شوق ہے اس بے نوا کو آپ ﷺ کے دیدار سے ❖ ہو عنایت کیا عجب ہے آپ ﷺ کی سرکار سے
کچھ نہیں مطلب دو عالم کے گل وگلزار سے ❖ کر مشرف مجھ کو تو دیدار پر انوار سے
سرورِ عالم محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے

در بدر کتنا پھرا دیکھا نہ کچھ مطلب حصول ❖ ہر طرف سے ہو کے مایوس اب بہ امید وصول
آپڑا در پر ترے میں ہر طرف سے ہوں ملول ❖ کر تو ان ناموں کی برکت سے دعا میری قبول
یا الٰہی اپنی ذاتِ کبریا کے واسطے

عشق اپنا بھر دے اس میرے دلِ افگار میں ❖ کیا کمی ہو جائے گی اس سے تری سرکار میں
ان بزرگوں کے تئیں یا رب غرض ہر کار میں ❖ کر شفاعت کا وسیلہ اپنے تو دربار میں
مجھ ذلیل و خوار مسکین وگدا کے واسطے

کر نگاہِ لطف کا منظور وحدت سے مجھے ❖ سو خرابی میں ہوں کر معمور وحدت سے مجھے
اس دوئی نے کر دیا ہے دور وحدت سے مجھے ❖ کر دوئی کو دور، کر پرنور وحدت سے مجھے
تا ہوں سب میرے عمل خالص رضا کے واسطے

شمعِ روئے یار کا کر دے تو پروانہ مجھے ❖ آشنا اپنے سے، بیگانوں سے بیگانہ مجھے
کر دیا اس عقل نے بے عقل و دیوانہ مجھے ❖ کر ذرا اس ہوش سے بے ہوش، مستانہ مجھے
یا حق اپنے عاشقانِ باوفا کے واسطے

آپ کو دیکھوں تو مایوسی ہے بالکل آہ آہ! ❖ بن ترے الطاف کے کب ہو سکے میرا نباہ
کشمکش سے نا امیدی کی ہوا ہوں میں تباہ ❖ دیکھ مت میرے عمل، کر لطف پر اپنے نگاہ
یا رب اپنے رحم واحسان وعطا کے واسطے

کیا کروں میں عرض جو گذرے ہے مجھ پر رنج وغم ❖ دل ہے بریاں، سینہ سوزاں، چاک داماں چشم نم
چرخِ عصیاں سر پہ ہے، زیرِ قدم بحرِ الم ❖ چار سو ہے فوجِ غم، کر جلد اب بہرِ کرم
کچھ رہائی کا سبب اس مبتلا کے واسطے

ہرطرف سے یاس ہے یہ سوچتا ہوں ہر زماں ❖ تجھ سوا ہے کون میرا میرے ربِّ مستعاں
گرچہ میں بدکار، ونالائق ہوں اے شاہِ جہاں ❖ پر ترے در کو بتا اب چھوڑ کر جاؤں کہاں
کون ہے تیرے سوا مجھ بے نوا کے واسطے

ہے غرورِ حسن کیا کیا شاہدوں کے واسطے ❖ اور بھروسا عجز کا ہے ساجدوں کے واسطے
ہے عبادت کا سہارا عابدوں کے واسطے ❖ اور تکیہ زہد کا ہے زاہدوں کے واسطے
ہے عصائے آہ مجھ بے دست و پا کے واسطے

نے تو میں آرام چاہوں اور نہ میں رنج وتعب ❖ اور نہ کچھ دولت کی صورت اور نہ عزت کا سبب
نے فقیری چاہتا ہوں نے امیری کی طلب ❖ نے عبادت نے زہد، نے خواہشِ علم وادب
دردِ دل پر چاہئے مجھ کو خدا کے واسطے

زندگی کے لطف اور کیا کیا زمانہ کی بہار ❖ علم وفضل وعزت وجاہ وحشم بھی بے کنار
عقل و ہوش وفکر اور نعمائے دنیا بے شمار ❖ کی عطا تو نے مجھے، پر اب تو اے پروردگار
بخش وہ نعمت جو کام آوے سدا کے واسطے

بات کیا اپنی کہوں، اس خاطرِ افگار کی ❖ کچھ نہ کام آئی مری کوشش دلِ بیمار کی
گرچہ عالم میں الٰہی، میں سعی بسیار کی ❖ پر نہ کچھ تحفہ ملا لائق ترے دربار کی
جان وتن لایا ولے تجھ پر فدا کے واسطے

حال میری جان وتن کا تجھ پہ کب مستور ہے ❖ ہے دلِ صد چاک جو سرتا بہ پا بے نور ہے
گرچہ یہ ہدیہ نہ میرا قابلِ منظور ہے ❖ پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیری دور ہے
کشتگانِ تیغِ تسلیم و رضا کے واسطے

گرچہ برپا شور ہے میرے دلِ بیداد کا ❖ سننے والا کون ہے تجھ بن مگر فریاد کا
حد سے ابتر ہو گیا ہے حال مجھ ناشاد کا ❖ کر مری امداد اللہ وقت ہے امداد کا
اپنے لطف اور رحمتِ بے انتہا کے واسطے

◆❖◆

شان باری

مولانا محمد حسین تمنؔا مرادآبادی
تلمیذ حضرت شاہ عبدالغنی مجددیؒ

حمد وحدت میں احد کی گر میں لکھوں گا الف ❖ مشرکوں کی آنکھ میں تیر و سناں ہوجائے گا
گر وہ دے گا حمد کو وسعت تو لفظ حمد سے ❖ اک قصیدہ لاکھ شعروں کا عیاں ہوجائے گا
وہ غمِ عشق خدا ہے اس میں گر عشاق کی ❖ جاں نکل جائے گی تو وہ غم ہی جاں ہوجائے گا
کس کو تابِ ابتلائے ایزدی ہے خلق میں ❖ حوصلہ گردوں کا صرفِ امتحاں ہوجائے گا
ایک ذرہ قہرِ ایزد کا اگر چمکا یہاں ❖ چرخ پر خورشید چشمِ خونچکاں ہوجائے گا
سر اگر اس نے دبایا اہلِ زر مغرور کا ❖ زر بلند روئے آہن تہ نشاں ہوجائے گا

اے تمنؔا شانِ باری ہے خیالوں سے وَرا
کس طرح تجھ سے بھلا اس کا بیاں ہوجائے گا

ثنا خوان عطا

مولانا محمد حسین تمنؔا مرادآبادی

کیا کہوں کتنا بڑا ہے ایزدی خوانِ عطا ❖ عرش اعظم بھی ہے اس میں اک نمک دانِ عطا
لامکاں کی ساری وسعت ہو رہے اک چشم مور ❖ گر کرے وہ جمع اس میں ساز و سامانِ عطا
ہر جگہ اس معطیٔ مطلق کی بخشش گاہ ہے ❖ لا مکاں بھی ہے اسی کا ایک میدانِ عطا
کون لے سکتا ہے اور لیوے تو کہئے کس میں لے ❖ جس کو جودِ ایزدی دے بھر کے دامانِ عطا
عرش سے لے فرش تک ہوجائے سب سیراب اگر ❖ قطرہ اک برسا ہے اس کا ابرِ بارانِ عطا
اس غنی نے ہے بنایا اپنے بندوں کے لئے ❖ ہے کرہ افلاک کا اک گوہر کانِ عطا
گر بنا دیوے زمیں کو لعل احمر وہ کریم ❖ یہ بھی ہو اک ریزۂ لعلِ بدخشانِ عطا
دوست دشمن اس پہ یکساں کہہ رہے ہیں روز و شب ❖ ہو رہا ہے خوانِ یغما ایزدی خوانِ عطا
برگ گل ہے شاخِ گل ہے بیخ گل ہے بےخزاں ❖ خار اک رکھتا نہیں اس کا گلستانِ عطا
ہے عطا کے حوصلے سے بس فزوں اعطائے حق ❖ اب نہیں باقی رہا کچھ دل میں ارمانِ عطا
ہے عطا مخلوق کی ظل عطائے ایزدی ❖ اس کے ہی ریزے سے پُر ہے اس کا دامانِ عطا
گر عطائے بندہ ہوجائے کسی باعث ضعیف ❖ یاد اعطائے خدا ہے عمدہ درمانِ عطا
بے نہایت بے شمار اس کی عطا عالم پہ ہے ❖ لیک عالم میں بہت کم ہیں قدر دانِ عطا

اے مرے معطی ! تمنؔا پر عطا کر بے حساب
ہے یہ بے کس، ناتواں تیرا ثنا خوانِ عطا

شانِ رفعت

مولانا محمد حسین تمنا مراد آبادیؒ

الٰہی کیا بیان ہو مجھ سے تیری شانِ رفعت کا ❖ کہ ''لا احصی ثناءً'' قول ہے شاہ رسالت ﷺ کا

لکھے گر خامۂ قدرت ثنائیں تیری عظمت کی ❖ کرہ نو چرخ کا ہو ایک نقطہ طائے عظمت کا

بھلا حرفِ ثنا اس کا سماوے کس زمانے میں ❖ ازل سے تا ابد سر ہے تری جیم جلالت کا

اگر ہر فرد جوہر دونوں عالم کا دہن ہو جا ❖ ہر اک منہ میں زبانیں لاکھ ہوں مخزن فصاحت کا

رہے جاری ابد تک ہر زباں پر جو ثنا تیری ❖ ادا جب بھی نہ ہو اک حرف یا رب تیری مدحت کا

حباب آسا تری ہیبت سے جاویں بیٹھ نو گردوں ❖ کھلے اک ذرہ گر عالم پر اس تیری مہابت کا

ملائک انبیاءؑ ارض و سما سب تھرتھرا جاویں ❖ تری دار القضا سے حکم اگر ہوئے سیاست کا

دکھا دے گر شرارہ قہر کا تیری ذرا گرمی ❖ سقر بھی جل بجھے کیا ذکر ہے افلاک و جنت کا

کرے زیر و زبر مورِ ضعیف اس سارے عالم کو ❖ اگر پاوے اشارہ وہم کو بھی تیری نصرت کا

بنیں دوزخ کی سب دریائے ناری بحر نورانی ❖ وہاں پڑ جائے گر اک نیم قطرہ تیری رحمت کا

برائے نام رحمت تیری گر عاصی کو چھو جائے ❖ بنے گور اس مسلماں کے لئے کوچہ سلامت کا

جہاں ہے جمع سامان جملگی ارزاق عالم کا ❖ یہ گردوں ہے حُباب ادنیٰ تری دریائے رحمت کا

صفاتیں تیری اے خلّاق عالم بے نہایت ہیں ❖ یہ عالم تا ابد آئینہ ہے اک ذرّہ صنعت کا

ابد کے کاروبار خلق ازل میں دیکھ رکھے ہیں ❖ نظر سے فہم کی برتر ہے رتبہ اس بصارت کا

سبھی اقوالِ عالم سن لئے ہیں روز اول میں ❖ تکلم میں سماوے کیا بیاں ایسی سماعت کا

بیان و نطق و عقل و فہم و دانش کا تو خالق ہے ❖ احاطہ کیوں کر ہوے ان سے خالق تیری قدرت کا

ہے تیرا ملک بے پایاں یہ عالم جس کا ذرہ ہے ❖ تجھی کو علم ہے اے میرے مالک اس کی وسعت کا

منزہ سے منزہ پھر منزہ سے منزہ ہے ❖ وَراحدّ مراتب سے ہے رتبہ تیری نزہت کا

تو واحد ہے ولے توحید عالم سے مبرا ہے ❖ وَرا تعظیم عالم سے ہے رتبہ تیری عظمت کا

بتادے عیب ممکن جو کوئی تجھ میں وہ ملحد ہے ❖ رہے گا تا ابد گردن میں اس کی طوق لعنت کا

مرا دستِ دعا اٹھنے نہ دیتی خجلتِ عصیاں ❖ سہارا گر نہ دیتا آپ کا وعدہ اجابت کا

تمنائے ضعیف ایمان و جان و جسم و طاعت میں
ترے فضل و کرم سے اے قوی سائل ہے قوت کا

◆❖◆ ◆❖◆

ذاتِ مقدس جل جلالہ

حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

کس زباں سے کہوں ہے مرتبہ اعلیٰ تیرا ❖ سب مراتب ہیں تری ذاتِ مقدس سے ورے
چشمِ بینا ہے تو ہر شے میں ہے جلوہ تیرا ❖ نورِ خورشید چمکتا ہے ہر اک ذرہ میں
جس کو مطلوب ہے اک درد کا ذرہ تیرا ❖ بیمِ دوزخ ہے اسے اور نہ شوقِ جنت
دونوں عالم سے بھی آزاد ہے بُردہ تیرا ❖ تیرے دیوانوں کو کیا قیدِ علائق سے گزند

ہم سیہ بخت اگر ایسے ہی ناکام رہے
کیسے جانیں گے کہ کیا فضل ہے ربّا تیرا

تری شان جل جلالہ

سید فرید احمد وؔفا، مرادآبادی

تری حمد عم نوالہ، تری شان جل جلالہٗ ❖ مرا سچا رب ہے کریم تو، تری شان جل جلالہٗ
ہے ہر ایک رنگ میں تو ہی تو، تری شان جل جلالہٗ ❖ کہیں غنچہ بن کے چٹک گیا، کہیں پھول بن کے مہک گیا
تو بسا ہے پھولوں میں بَن کے بو، تری شان جل جلالہٗ ❖ ہے چمن میں رنگ ترا عیاں، ترا نور غنچوں میں ہے نہاں
کہ نظیر اپنا ہے آپ تو، تری شان جل جلالہٗ ❖ تو جلیل ہے، تو کبیر ہے، ترا کون مثل و نظیر ہے
ہے نہاں عیاں ترے روبرو، تری شان جل جلالہٗ ❖ تو سمیع ہے، تو بصیر ہے، تو علیم ہے، تو خبیر ہے
ترا غلغلہ ہے یہ چار سو، تری شان جل جلالہٗ ❖ نہ زمیں تھی یہ نہ تھا آسماں، کئے کن کے کہتے ہی دو جہاں
ترے ہاتھ ہے مری آبرو، تری شان جل جلالہٗ ❖ تو ہے روزِ حشر کا بادشہ، ہے گنہ سے حال مرا تباہ
یہ ٹپک ٹپک کے کہے لہو، تری شان جل جلالہٗ ❖ میں ترا وہ طالب دید ہوں، تری راہ میں جو شہید ہوں

تری سب سے اعلیٰ ہے عز و شاں کہ تو ہی ہے مالکِ دو جہاں
ہے وؔفا کے لب پہ یہ گفتگو تری شان جل جلالہٗ

شواہدِ قدرت

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، مفتیٔ اعظم دارالعلوم دیوبند

قرآں کے سپاروں میں ❖ احساں کے اشاروں میں
ایماں کے سنواروں میں ❖ معصوم پیاروں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے، میں نے تمہیں دیکھا ہے

صدیقؓ کی شفقت میں ❖ فاروقؓ کی سطوت میں
عثمانؓ کی عفّت میں ❖ کرارؓ کی ہیبت میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے، میں نے تمہیں دیکھا ہے

احمدؒ کی روایت میں ❖ مالکؒ کی درایت میں
سفیانؒ کی ثقاہت میں ❖ نعمانؒ کی فقاہت میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے، میں نے تمہیں دیکھا ہے

ماثور دعاؤں میں ❖ منثور ثناؤں میں
مامون ہواؤں میں ❖ مسحور فضاؤں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے، میں نے تمہیں دیکھا ہے

خورشید کے تاروں میں ❖ راتوں کے ستاروں میں
آنکھوں کے خماروں میں ❖ یاروں کے نظاروں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے، میں نے تمہیں دیکھا ہے

برکھا کی پھواروں میں ❖ ساون کی بہاروں میں
پودوں کی قطاروں میں ❖ کوئل کی پکاروں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے، میں نے تمہیں دیکھا ہے

ہر قطرۂ باراں میں ❖ ہر ذرّۂ تاباں میں
ہر برگِ گلستاں میں ❖ ہر روئے درخشاں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے، میں نے تمہیں دیکھا ہے

گلزار میں خاروں میں ❖ کہسار میں غاروں میں
گنبد میں مناروں میں ❖ خلوت میں ہزاروں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے، میں نے تمہیں دیکھا ہے

محفل کے چراغوں میں ❖ انگور کے باغوں میں
سر شار دماغوں میں ❖ ہر قلب کے داغوں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے، میں نے تمہیں دیکھا ہے

سینا کے پہاڑوں میں ❖ چینا کے اکھاڑوں میں
قینہ کے بگاڑوں میں ❖ نینا کے پچھاڑوں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے، میں نے تمہیں دیکھا ہے

پر جوش شرابوں میں ❖ پر سوز کبابوں میں
پر رنگ گلابوں میں ❖ پرکیف حبابوں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے، میں نے تمہیں دیکھا ہے

ہر لحنِ حجازی میں ❖ ہر نقشِ مجازی میں
ہر حسن طرازی میں ❖ ہر عشق نوازی میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے، میں نے تمہیں دیکھا ہے

دل دوز نگاہوں میں ❖ دل سوز کراہوں میں
بیتاب تباہوں میں ❖ مہجور کی آہوں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے، میں نے تمہیں دیکھا ہے

صحرا کے غزالوں میں ❖ دریا کے اچھالوں میں
بطحا کے نرالوں میں ❖ طیبہ کے اجالوں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے، میں نے تمہیں دیکھا ہے

◆❖◆

یارر ہے یارب ! تو میرا ......

خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ اجل حضرت تھانویؒ

یارر ہے یارب ! تو میرا، اور میں تیرا یارر ہوں ❖ مجھ کو فقط تجھ سے ہو محبت، خلق سے میں بیزار رہوں
ہر دم ذکر و فکر میں تیرے مست رہوں سرشار رہوں ❖ ہوش رہے نہ مجھ کو کسی کا، تیرا مگر ہوشیار رہوں

اب تو رہے بس تا دمِ آخر وردِ زباں اے میرے الٰہ
لا الٰــہ الَّا اللّٰــہ، لا الٰــہ الَّا اللّٰــہ

تیرے سوا معبودِ حقیقی، کوئی نہیں ہے کوئی نہیں ❖ تیرے سوا مقصودِ حقیقی، کوئی نہیں ہے کوئی نہیں
تیرے سوا موجودِ حقیقی، کوئی نہیں ہے کوئی نہیں ❖ تیرے سوا مشہودِ حقیقی، کوئی نہیں ہے کوئی نہیں

اب تو رہے بس تا دمِ آخر وردِ زباں اے میرے الٰہ
لا الٰــہ الَّا اللّٰــہ، لا الٰــہ الَّا اللّٰــہ

دونوں جہاں میں جو کچھ بھی ہے، سب ہے تیرے زیرنگیں ❖ جن وانس وحور وملائک، عرش وکرسی چرخ وزمیں
کون ومکاں میں لائقِ سجدہ تیرے سوا اے نورِ مبیں ❖ کوئی نہیں ہے، کوئی نہیں ہے کوئی نہیں ہے کوئی نہیں

اب تو رہے بس تا دمِ آخر وردِ زباں اے میرے الٰہ
لا الٰــہ الَّا اللّٰــہ، لا الٰــہ الَّا اللّٰــہ

تیرا گدا بن کر میں کسی کا دست نگر اے شاہ نہ ہوں ❖ بندۂ مال وزر نہ بنوں میں طالبِ عزو جاہ نہ ہوں
راہ پہ تیری پڑ کے قیامت تک میں کبھی بے راہ نہ ہوں ❖ چین نہ لوں میں جب تک رازِ وحدت سے آگاہ نہ ہوں

اب تو رہے بس تا دمِ آخر وردِ زباں اے میرے الٰہ
لا الٰــہ الَّا اللّٰــہ، لا الٰــہ الَّا اللّٰــہ

یاد میں تیری سب کو بھلا دوں کوئی نہ مجھ کو یاد رہے ❖ تجھ پر سب گھر بار لٹا دوں خانۂ دل آباد رہے
سب خوشیوں کو آگ لگا دوں غم سے ترے دل شاد رہے ❖ سب کو نظر سے اپنی گرا دوں تجھ سے فقط فریاد رہے

اب تو رہے بس تا دمِ آخر وردِ زباں اے میرے الٰہ
◆❖◆ لا الٰــہ الَّا اللّٰــہ، لا الٰــہ الَّا اللّٰــہ ◆❖◆

حمد رب العالمین جل جلالہ

صوفی عبدالرب صوفیؔ رحمۃ اللہ علیہ

اے خدا تیری مہک پھیلی ہے گلزاروں میں ❖ اے خدا نور چمکتا ہے ترا تاروں میں
نام رٹتا ہے ترا باغ میں پتہ پتہ ❖ سنگریزے ترا دم بھرتے ہیں کہساروں میں
خشک صحرا میں ترے نام کی خاموشی ہے ❖ اور رونق ہے ترے کام کی بازاروں میں
نہیں تسبیح میں مصروف فقط غنچۂ و گل ❖ اے خدا تذکرہ ہوتا ہے ترا خاروں میں
لہلہاتے ہوئے پودوں میں تری شادابی ❖ اور خشکی ہے تری سوکھے ہوئے خاروں میں
دودھ پیتے ہوئے بچے بھی نہیں ہیں خاموش ❖ تیری معصوم ثنا خوانی ہے گہواروں میں
لال چہرے میں مجاہد کے جھلک ہے تیری ❖ اور چمک تیری ہے چلتی ہوئی تلواروں میں
لیکے آتے تھے ملائک تری نصرت کی نوید ❖ غزوۂ بدر کے دن تیغ کی جھنکاروں میں
دھاک بیٹھی ہے غلامانِ نبی ﷺ کی تیرے ❖ آج بھی سارے زمانے کے جہانداروں میں
تھی ترے نام کی شوکت ترے اسلام کی شان ❖ اے خدا خالدؓ و فاروقؓ کی للکاروں میں
تیرے موسیٰؑ کی جلالت کا مرقع دیکھا ❖ قصر فرعون کی ٹوٹی ہوئی دیواروں میں

اے خدا صوفیؔ مسکیں سے بھی راضی ہو جا
وہ بھی ایک عمر سے ہے تیرے طلب گاروں میں

❍❖❍

اللہ اللہ سبحان اللہ

حضرت مولانا محمد ثانی حسنی رحمۃ اللہ علیہ

حمد سرا ہیں سنبل و ریحاں ❖ انجم و ماہ و مہرِ تاباں
شمعِ شبستاں صبحِ درخشاں ❖ جن و ملائک انساں، حیواں
اللہ اللہ سبحان اللہ، سبحان اللہ سبحان اللہ

صحنِ گلستاں کی ہریالی ❖ پتّہ پتّہ ڈالی ڈالی
قمری و بلبل گلچیں مالی ❖ سب کے لبوں پر ذکرِ جمالی
اللہ اللہ سبحان اللہ، سبحان اللہ سبحان اللہ

ذکر یہی ہے مرغِ چمن کا ❖ لالہ و گل کا، سرو و سمن کا
نیل و فرات و گنگ و جمن کا ❖ ساحل و طوفاں، کوہ و دمن کا
اللہ اللہ سبحان اللہ، سبحان اللہ سبحان اللہ

آندھی، بارش، بجلی، بادل ❖ دریا، صحرا، گلشن، جنگل
پھول، کلی، پھل، غنچہ، کونپل ❖ نغمہ سرا ہیں ہر دم ہر پل
اللہ اللہ سبحان اللہ، سبحان اللہ سبحان اللہ

حمد و ثنا فقر و سلطانی ❖ حاضر و غائب باقی و فانی
قول و عمل الفاظ و معانی ❖ آگ ہوا اور مٹی پانی
اللہ اللہ سبحان اللہ، سبحان اللہ سبحان اللہ

نغمہ سرا اور مست غزل خواں ❖ توراۃ، انجیل اور یہ قرآں
حور و غلماں، مالک و رضواں ❖ ہر دل شاداں ہر لب خنداں
اللہ اللہ سبحان اللہ، سبحان اللہ سبحان اللہ

شبلیؒ و رازیؒ حافظؒ و جامیؒ ❖ ہندی و ترکی مصری و شامی
بے کس و عاجز نامی گرامی ❖ سب کے لبوں پر ذکرِ دوامی
اللہ اللہ سبحان اللہ، سبحان اللہ سبحان اللہ

بزم ہے اس کی بزمِ ہستی ❖ اس کی بلندی اس کی پستی
دین ہے اس کی کیف و مستی ❖ ذکر ہے اس کا بستی بستی
اللہ اللہ سبحان اللہ، سبحان اللہ سبحان اللہ

پاک تیری صفت، پاک تیرا کلام

(اسماء حسنی منظوم)

مولانا محمد ثانی حسنیؒ

اے خدا صاحب عز و جاہ و حشم ❖ صاحبِ عرش و کرسی و لوح و قلم
بادشاہت تری کو بہ کو، یَم بہ یَم ❖ حمد تیری بیاں دل سے کرتے ہیں ہم
تیرے اللہ و رحمٰن ہیں پاک نام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

ہر جگہ ہر نفس تو ہی تو، تو ہی تو ❖ ہے تری جستجو، ہے تری گفتگو
دونوں عالم کو تو نے دیئے رنگ و بو ❖ تیرا جود و کرم سر بسر، کو بہ کو
اے خدا تیری رحمت جہاں میں ہے عام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو رحیم و ملک تیرے دونوں جہاں ❖ سب پہ تیرا کرم سب پہ تو مہرباں
ہیں تصرف میں تیرے زمان و مکاں ❖ تو عیاں، تو نہاں، تو یہاں، تو وہاں
تو ہے قدوس اور نام تیرا سلام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تیرے سارے ملک اور جن و بشر ❖ مہر و ماہ و نجوم و فلک بحر و بر
خار و گل ہائے تر اور سب جانور ❖ سال و ماہ و شب و روز و شام و سحر
تو ہے سب کا خدا سب ہیں تیرے غلام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تیرے اہلِ عرب، تیرے اہلِ عجم ❖ تیرے فاقہ کش و اہلِ مال و درم
تیرے آگے سبھی سر کو کرتے ہیں خم ❖ فضل سب پر ترا ہر نفس ہر قدم
تو ہے مؤمن مہیمن بھی تیرا ہے نام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

اے خدا تو عزیز اور جبّار ہے ❖ متکبّر ہے تو اور ستّار ہے
تو ہے خالق تجھے خلق سے پیار ہے ❖ تو ہے باری، مصوّر ہے، غفّار ہے
تیرے قہّار و وہّاب و رزّاق نام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تجھ کو فتّاح کہتے ہیں اہلِ نظر ❖ نام سے تیرے کھلتا ہے ہر بند در
تو علیم اے خدا سب کی تجھ کو خبر ❖ سب کا تو داد رس سب کا تو چارہ گر
تو ہمیشہ سے ہے اور رہے گا مدام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو ہے قابض جسے چاہے کنگال کر ❖ بے زر و مال کر چاہے بدحال کر
تو ہے باسط جسے چاہے خوش حال کر ❖ تو ہے خافض جسے چاہے پامال کر
تجھ کو کہتے ہیں رافع خواص و عوام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو معزّ و مذلّ و سمیع و بصیر ❖ تو حَکَم اور عدل و لطیف و خبیر
چاہے کر تو امیر اور چاہے فقیر ❖ تو ہے بےشک عَلٰی کُلِّ شَيءٍ قَدِیْر
تیرے ہاتھوں میں دونوں جہاں کا نظام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو حلیم و عظیم و غفور و شکور ❖ بخشتا ہے تو ہی علم و عقل و شعور
تجھ سے ہر دم ہے عفو و کرم کا ظہور ❖ تجھ سے پاتا ہے تسکیں دلِ نا صبور
اپنے بندوں کو کرتا ہے تو شاد کام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو نے بخشی غذا اور پانی ہوا ❖ ہر مرض کی دوا دے کے بخشی شفا
دور کرتا ہے تو ہی مصیبت سدا ❖ کس زباں سے کریں شکر تیرا ادا
کیوں نہ تسبیح تیری پڑھیں صبح و شام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو نے بخشے ہمیں کان، بخشی زباں ❖ چشم و قلب و دماغ اور دانائیاں
مال و علم و عمل اور توانائیاں ❖ زندگی و فراغ اور مکان و زماں
تیری ناشکری کرنا ہے ہم پر حرام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو علی و کبیر و حفیظ اے خدا ❖ ذات تیری بڑی شان سب سے جدا
تیرے در کے بھکاری ہیں شاہ و گدا ❖ بے سہاروں کی کشتی کا تو ناخدا
تو ہی کرتا ہے سب کی حفاظت کا کام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو مقیت و حسیب و جلیل و کریم ❖ تو رقیب و مجیب اور واسع، حکیم
تو ہے مشکل کشا لطف تیرا عمیم ❖ دونوں عالم میں تیری ہے رحمت عظیم
ہیں ترے خوب رو ہیں ترے مشک فام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

کوئی تیرا حبیبؐ اور تیرا خلیلؑ ❖ تیرے تسنیم اور کوثر و سلسبیل
ہر نفس ہے لبوں پر یہ ذکرِ جمیل ❖ اے خدا حسبنا اللّٰہ نعم الوکیل
دونوں عالم ترے تیرا یوم القیام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

گلستاں کے گل و لالۂ و نسترن ❖ سوسن و جوہی بیلا گلاب و سمن
اور گلشن کے گلہائے رشکِ چمن ❖ ان کو پہنائے تو نے حسیں پیرہن
ان گلوں سے مہکتا ہے گلشن تمام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو ودود اور حمید اور باعث شہید ❖ تو ہے حقّ و وکیل اے خدائے مجید
تو قویؒ و متین و ولیؒ و حمید ❖ تو ہے محصی ہے مبدی تو ہی ہے معید
تیرے ہر نام پر صدقہ عالم تمام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو ہے محیِ، ممیت اور بے عیب ہے ❖ حی و قیوم ہے عالم الغیب ہے
ایک ہے لاشریک ایک لاریب ہے ❖ تجھ پہ ہم سب کا ایمان بالغیب ہے
تجھ کو حاصل ہے مولیٰ حیاتِ دوام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

ہے تو واجد تو ماجد تو واحد احد ❖ تیرے مجد و کرم کی نہیں کوئی حد
بے نیازی کی ہے شان تیری صمد ❖ بے سہاروں کی کرتا ہے تو ہی مدد
باعث خیر و برکت ہیں سب تیرے نام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

❒❖❒

کریما بہ بخشائے بر حالِ ما

(تضمین بر مناجات شیخ سعدیؒ)

حضرت مولانا محمد ثانی حسنیؒ

الٰہی ہمارا تو ہی ہے خدا ❖ تو حاجت روا اور مشکل کشا
نہیں کوئی معبود تیرے سوا ❖ تو داتا ہے دیتا ہے صبح و مسا
کریما بہ بخشائے بر حالِ ما
کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا

الٰہی یہ دنیائے حرص و ہوس ❖ لبھاتی ہے ہم کو نفس در نفس
نداریم غیر از تو فریاد رس ❖ توئی عاصیاں را خطا بخش و بس
کریما بہ بخشائے بر حالِ ما
کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا

جھکائے ہوئے سر ندامت سے ہم ❖ ترے در پہ آئے ہیں با چشمِ نم
پھٹا غم سے دل لب پہ آیا ہے دم ❖ کرم کر الٰہی کرم کر کرم
کریما بہ بخشائے بر حالِ ما
کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا

خدایا نہیں کوئی تیرے سوا ❖ **جزیل العطایا مجیب الدعا**
نگہدار مارا ز راہِ خطا ❖ خطا در گذار و صوابم نما
کریما بہ بخشائے بر حالِ ما
کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا

الٰہی ترا کام لطف و عطا ❖ مرا کام رُو رُو کے کرنا دعا
ترا کام عفو و کرم اور عطا ❖ میں یارب خطا ہوں خطا در خطا
کریما بہ بخشائے بر حالِ ما
کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا

ترے در کے سائل ہیں اہلِ کرم ❖ ہیں منت کشاں اہلِ دیر و حرم
خدایا بذلت مراں از دَرم ❖ کہ صورت نہ بندد درے دیگرم
کریما بہ بخشائے بر حالِ ما
کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا

الٰہی ہیں بندے ترے انس و جاں ❖ ہے رحمت تری رحمتِ بیکراں
ہے تیری زمیں اور ترا آسماں ❖ حکومت ہے تیری یہاں اور وہاں
کریما بہ بخشائے بر حالِ ما
کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا

وہ ہو جس سے فرمائے جس دم تو ''کن'' ❖ مکن تو کہے گر تو ہو ''لم یکن''
خدایا بہ عزت تو خوارم مکن ❖ بذلِّ گنہ شرمسارم مکن
کریما بہ بخشائے بر حالِ ما
کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا

تو دانی کہ مسکین و بیچارہ ایم ❖ فرو ماندۂ نفسِ اَمّارہ ایم
خدایا مقصّر بکار آمدیم ❖ تہی دست و اُمیدوار آمدیم
کریما بہ بخشائے بر حالِ ما
کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا

ترا بندہ ثانؔی ذلیل و حقیر ❖ بدستِ دعا اے غنی و کبیر
فقیرم بجرم گناہم مگیر ❖ غنی را ترحم بود بر فقیر
کریما بہ بخشائے بر حالِ ما
کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا

نورِ ازل عزّوجلّ

مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؔ امروہویؒ

کسی کا حسنِ دل افروز ہے سارے نگاروں میں ❖ حسینوں میں جہاں کے گلرخوں میں، ماہ پاروں میں
یہ ہے نورِ ازل جس کی تجلی رقص کرتی ہے ❖ قمر میں، مہر میں، بجلی میں، جگنو میں، ستاروں میں
اُسی صانع کی ہیں نیرنگیاں جو رنگ لاتی ہیں ❖ نہالِ باغ میں، صحنِ چمن میں، سبزہ زاروں میں
اسی کو یاد کرتی ہیں، اسی کی مالا جپتی ہیں ❖ یہ چڑیاں شاخساروں میں، چکوریں کوہساروں میں
اسی کے شوق میں ہے اضطراب وگریۂ پیہم ❖ سمندر میں، مسلسل بارشوں میں، آبشاروں میں
نہاں ہے اک صدائے سرمدی وصوت لاہوتی ❖ ربابِ جاں کے ہر پردے میں، سازِ دل کے تاروں میں

کیا جس نے مجھے لاشئے سے شئے اور خلق فرمایا
فریدیؔ ہوں اسی کے فضل کے امیدواروں میں

❖

غلام آئے ہیں آقا تیرے در پر بے نوا ہوکر

عارف باللہ حضرت مولانا قاری صدیق احمد صاحب ثاقبؔ باندوی رحمۃ اللہ علیہ

اُمڈ آئے ہیں سب اہلِ جفا اب با جفا ہوکر ❖ غلام آئے ہیں آقا ﷺ تیرے در پر بے نوا ہوکر
وفا کا وعدہ تو ہم سے برابر کرتے رہتے ہیں ❖ نہیں ملتے ہیں لیکن وہ کبھی بھی باوفا ہوکر
بتاؤں میں تمہیں ظالم کو یہ جرأت ہوئی کیسے ❖ نبی ﷺ کی راہ سے ہم ہٹ گئے ہیں بے وفا ہوکر
دکھا سکتے ہیں نقشہ غزوۂ احزاب وخیبر کا ❖ گزاریں زندگی جو ہم غلامِ مصطفٰے ﷺ ہوکر
خدا نے جب گدائی اپنے در کی ہم کو بخشی ہے ❖ کسی کے سامنے کیوں ہاتھ پھیلائیں گدا ہوکر
تمہیں کیوں فکرِ روزی ہو، تمہیں کیوں فکرِ راحت ہو ❖ رہیں گے ہم یہاں پر اب تو محکومِ قضا ہوکر
خداوندا مرا بھی حشر ان کے ساتھ ہوجائے ❖ یہاں سے جو گئے ہیں پیکرِ صدق وصفا ہوکر

عنایت کی نظر کردے الٰہی اپنے ثاقبؔ پر
وہ آیا ہے ترے در پر ترے در کا گدا ہوکر

❖

عقل سے بھی ماوراتو ہے

حضرت مولانا نسیم احمد غازی مظاہری، شیخ الحدیث دارالعلوم جامع الہدیٰ، مرادآباد

تجھی سے ابتداء ہر چیز کی ہے منتہیٰ تو ہے ❖ ازل سے تا ابد بے ابتداء و انتہا تو ہے
تو ہی اول، تو ہی آخر، تو ہی ظاہر، تو ہی باطن ❖ تجھی کو حمد زیبا ہے کہ ہم سب کا خدا تو ہے
بقا تجھ کو، فنا مجھ کو، ثنا تیری زباں میری ❖ میں فانی بے بقا ہوں، ذاتِ باقی لافنا تو ہے
تری حمد وثنا سے عجز کا اقرار ہے سب کو ❖ ترے اَوصاف بے پایاں، ازل سے ہے سدا تو ہے
تو واجب ہے، تری تعریف ممکن سے ہے ناممکن ❖ تو ہی رب العلی ہے عقل سے بھی ماورا تو ہے
چھپا ہے ساری خلقت سے مگر پھر بھی عیاں تو ہے ❖ سبھی سے ہے ملا تو اور ہر شے سے جدا تو ہے
تری توحید کے جلوے عیاں ہیں ذرہ ذرہ میں ❖ ہوا جو منکر و مشرک بجا اس سے خفا تو ہے
مجھے حیرت ہے تیرا کس طرح انکار کرتے ہیں ❖ جدھر دیکھو، جہاں دیکھو، وہیں جلوہ نما تو ہے
تری توحید کی صورت، خدایا نور آنکھوں کا ❖ مرے اس شیشۂ دل میں فقط جلوہ نما تو ہے

مجھے اوروں سے کیا مطلب، تجھی سے واسطہ مجھ کو
نسیمِ زار کے غم کی دوا اور مدعا تو ہے

آہ جاتی ہے فلک پر

آغا حشر کاشمیری

آہ جاتی ہے فلک پر رحم لانے کے لئے ❖ بادلو! ہٹ جاؤ دے دو راہ جانے کے لئے
اے دعا! ہاں عرض کر عرشِ الٰہی تھام کے ❖ اے خدا! اب پھیر دے رخ گردشِ ایام کے
صلح تھی کل جن سے اب وہ برسر پیکار ہیں ❖ وقت اور تقدیر دونوں در پئے آزار ہیں
ڈھونڈتے ہیں اب مداوا سوزشِ غم کے لئے ❖ کر رہے ہیں زخمِ دل فریاد مرہم کے لئے
رحم کر، اپنے نہ آئینِ کرم کو بھول جا ❖ ہم تجھے بھولے ہیں لیکن تو نہ ہم کو بھول جا
خلق کے راندے ہوئے دنیا کے ٹھکرائے ہوئے ❖ آئے ہیں اب تیرے در پر ہاتھ پھیلائے ہوئے
خوار ہیں، بدکار ہیں، ڈوبے ہوئے ذلت میں ہیں ❖ کچھ بھی ہیں لیکن ترے محبوب کی اُمت میں ہیں

حق پرستوں کی اگر کی تو نے دلجوئی نہیں
طعنہ دیں گے بت کہ مسلم کا خدا کوئی نہیں

ثنائے رب العالمین جل جلالہ

مولانا حفیظ الرحمٰن واصفؔ (صاحب زادہ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحبؒ مفتی اعظم ہندؒ)

تری شان کے ہو لائق، وہ ثنا کہاں سے لاؤں ❖ تجھے آئے پیار جس پر، وہ ادا کہاں سے لاؤں
نہ ہو لب پہ کوئی شکوہ، وہ رضا کہاں سے لاؤں ❖ جو قبول بارگہِ حق ہو وہ صدا کہاں سے لاؤں
ملکوت کے عنا دل، جسے سن کے جھوم اٹھیں ❖ وہ ترانہ کس سے سیکھوں، وہ نوا کہاں سے لاؤں
تیرے آستاں سے اٹھوں، تو میں جاؤں کس کے در پر ❖ جو ہو بے مثال تجھ سا، وہ خدا کہاں سے لاؤں
دلِ زار کی کہانی، میں سناؤں کس کو یا رب! ❖ وہ سماں شکستگی کا، وہ صدا کہاں سے لاؤں

یہ وسیع صحنِ گلشن، ہے قفس سے بڑھ کے واصفؔ
یہ سوادِ کوئے جاناں، وہ فضا کہاں سے لاؤں

توحید کا دیوانہ

مولانا امام علی دانشؔ، ادارہ محمودیہ محمدی، لکھیم پور

عالم ترا دیوانہ اے جلوۂ جانانہ ❖ موسیٰؑ بھی ہوئے بے خود، پی کر ترا پیمانہ
آنکھوں میں نہیں طاقت، جو دیکھ سکیں تجھ کو ❖ ورنہ ترے جلوؤں سے آباد ہے کاشانہ
کھاتے ہیں ترا یا رب، پیتے ہیں ترا یا رب ❖ پانی بھی دیا تونے، تونے ہی دیا دانہ
ذروں کی چمک تجھ سے، پھولوں کی مہک تجھ سے ❖ تو حاضر و ناظر ہے، گلشن ہو کہ ویرانہ
تو مالکِ جنت ہے، تو مالکِ دوزخ ہے ❖ وہ فیض کریمانہ، یہ عدل حکیمانہ
ہر قسم عبادت کی لازم ہے فقط تیری ❖ سجدہ ہو کہ قربانی، منت ہو کہ نذرانہ
بندے ہیں سبھی تیرے، تو مالک و خالق ہے ❖ کرتا ہے دعا تجھ سے، ہر شخص فقیرانہ
تو نے ہی محمدؐ کو بخشی ہے مسیحائی ❖ تیری ہی نوازش ہے طیبہ کا شفا خانہ

دانشؔ کو بچا یا رب! در در کی غلامی سے
یہ بندۂ عاجز ہے توحید کا دیوانہ

اے مرے پروردگار

سید ناظر حسین ابن منظر گلؔ چاند پوری، دفتر محاسبی مدرسہ شاہی مرادآباد

اے مرے معبود برحق اے مرے پروردگار ❖ تیری عظمت کے تصدق تیری رحمت کے نثار
تو ہی ہے دانا و بینا کار سازِ روزگار ❖ میری حالت جو بھی ہے وہ سب ہے تجھ پر آشکار
رحم کن بر حالِ زارم اَز طفیلِ مصطفیٰ ﷺ، اے قدیرِ کُلِّ شیءِ حاکمِ ارض وسماء

تو اگر چاہے تو ذرہ کو بنادے آفتاب ❖ تو جو چاہے تو سمندر کو سمادے در حباب
تو تو ہے محجوب، تیرا ہر کرشمہ بے حجاب ❖ انتہا تیری عنایت کی نہ بخشش کا حساب
رحم کن بر حالِ زارم اَز طفیلِ مصطفیٰ ﷺ، اے قدیرِ کُلِّ شیءِ حاکمِ ارض وسماء

تیری ہیبت سے لرزتے ہیں زمین و آسماں ❖ تیری عظمت پر ہیں ساجد کل ملائک انس وجاں
ذرہ ذرہ سے تری تخلیق ہوتی ہے عیاں ❖ اے سمیعُ اے علیمُ اے رحیمُ و مہرباں
رحم کن بر حالِ زارم اَز طفیلِ مصطفیٰ ﷺ، اے قدیرِ کُلِّ شیءِ حاکمِ ارض وسماء

تیرے اک ادنیٰ اشارہ سے بنی کل کائنات ❖ "کن" کہا تو نے مکمل ہوگئی ہر ایک بات
تو ہے لاثانی تو ہیں بے مثل تیری کل صفات ❖ برتر و بالا و اعلیٰ ہے الٰہی تیری ذات
رحم کن بر حالِ زارم اَز طفیلِ مصطفیٰ ﷺ، اے قدیرِ کُلِّ شیءِ حاکمِ ارض وسماء

تیرے جلووں سے ہیں روشن انجم وشمس وقمر ❖ ہے تجلی سے تری بزمِ دو عالم جلوہ گر
مالکِ کون و مکاں اے خالقِ جن و بشر ❖ ابتداء جانے نہ تیری انتہا کوئی مگر
رحم کن بر حالِ زارم اَز طفیلِ مصطفیٰ ﷺ، اے قدیرِ کُلِّ شیءِ حاکمِ ارض وسماء

دست قدرت میں ہے تیرے سارے عالم کا نظام ❖ ہے شہنشاہی تجھی کو زیب، سب تیرے غلام
آسرا تکتے ہیں تیرا ہی جو بگڑے کوئی کام ❖ بے کس و ناشاد ہوں مجھ کو بھی کر دے شادکام
رحم کن بر حالِ زارم اَز طفیلِ مصطفیٰ ﷺ، اے قدیرِ کُلِّ شیءِ حاکمِ ارض وسماء

تیرے ممکن کو نہ کوئی غیر ممکن کر سکے ❖ غیر ممکن جس کو کردے، کون اسے ممکن کرے
عاجز ومحکوم ہیں دونوں جہاں آگے ترے ❖ ملتجی ہے گلؔ بھی اے غفار بخشش کے لئے
رحم کن بر حالِ زارم اَز طفیلِ مصطفیٰ ﷺ، اے قدیرِ کُلِّ شیءِ حاکمِ ارض وسماء

شان جل جلالہٗ

مولانا عبدالعزیز ظفرؔ جنکپوری، دہلی

ترے جلوے بکھرے ہیں کو بکو، تری شان جل جلالہٗ ❖ ہے ہر ایک ذرہ میں تو ہی تو، تری شان جل جلالہٗ
ہے جہاں میں تیرے ہی رنگ و بو، تری شان جل جلالہ ❖ کہ ہر ایک شے سے عیاں ہے تو، تری شان جل جلالہٗ
ترا ذکرِ خیر ہے چارسو، تری شان جل جلالہ ❖ ہے ہر ایک زبان پہ تو ہی تو، تیری شان جل جلالہٗ
تجھے ڈھونڈنے کے لئے پھرا، میں سرائے دہر میں در بدر ❖ رہی عمر بھر تری جستجو، تری شان جل جلالہٗ
وہ بشر ہو، جن ہو، یا حور ہو، یا ملائکہ کا ہجوم ہو ❖ ہے زبانِ خلق پہ تو ہی تو، تری شان جل جلالہٗ
تو ہی بلبلوں کی نواؤں میں، تو ہی قمریوں کی صداؤں میں ❖ ترا نام پاک ہے سو بسو، تری شان جل جلالہٗ
تجھے ہم نے دیکھا چمن چمن، تجھے ہم نے پایا دمن دمن ❖ ہے ہر ایک سو ترا رنگ و بو، تری شان جل جلالہٗ
ہے کہاں یہ تاب بیاں کروں، ترے وصف ذات کو اے خدا ❖ ہے کجا یہ خاک، کجا ہے تو، تری شان جل جلالہٗ
مجھے ناز ہے ترے فضل پر، ہے اُمید رحمتِ خاص سے ❖ کہ رحیم تو ہے رؤف تو، تری شان جل جلالہٗ
مجھے تجھ سے نسبتِ خاص ہے، مرا تکیہ تیرے کرم پہ ہے ❖ ترے نام سے مری آبرو، تری شان جل جلالہٗ

ہے دعا یہ عرصۂ حشر میں، ہو ظفرؔ پہ چشمِ کرم تری
مرا سجدہ ہو ترے روبرو، تری شان جل جلالہٗ

حمد جل جلالہٗ

انورؔ صابری

خدایا میں تجھے اپنا خدا تسلیم کرتا ہوں ❖ تہِ دل سے تجھے سب سے بڑا تسلیم کرتا ہوں
ترا ہی نام آتا ہے مرے ہونٹوں پہ رہ رہ کر ❖ تجھے ہی لائقِ حمد وثنا تسلیم کرتا ہوں
تری عظمت کے آگے خوف سے اُونچے پہاڑوں کو ❖ میں رائی کی طرح سہما ہوا تسلیم کرتا ہوں
الٰہ العالمیں کوئی نہیں تیرے سوا ہرگز ❖ تجھے معبودِ برحق، برملا تسلیم کرتا ہوں
تجھی سے مانگتا ہوں میں مدد ہر ایک مشکل میں ❖ تجھی کو میں فقط مشکل کشا تسلیم کرتا ہوں

ترے ہی پاس مجھ کو لوٹ کر جانا ہے بالآخر
تجھی کو مالکِ روزِ جزا تسلیم کرتا ہوں

میرے خدا کرم کرم!

عاصی کرنالی

نقش تیرا عیاں عیاں، نام تیرا رواں دواں ❖ مدح تیری سخن سخن وصف تیرا بیاں بیاں
جلوہ تیرا نظر نظر، یاد تیری نفس نفس ❖ بات تیری دہن دہن، ذکر تیرا زباں زباں
تیری دمک کرن کرن، تیری ضیا چمن چمن ❖ تیری مہک سَمن سَمن، تیرا کرم جہاں جہاں
کام میرا خطا خطا، شان تیری عطا عطا
میرے خدا کرم کرم، میرے کریم اماں اماں

○

داتا میں وہی نقشِ قدم مانگ رہا ہوں

عمر فاروق عاصمؔ دیوبند

دولت نہ کوئی جاہ وحشم مانگ رہا ہوں ❖ میں تجھ سے تجھے تیری قسم مانگ رہا ہوں
راتوں کو تیری یاد میں روتی ہیں جو آنکھیں ❖ یارب میں وہی دیدۂ نم مانگ رہا ہوں
ہر اہلِ خرد روشنی مانگے ہے خدایا ❖ میں سایۂ دیوارِ حرم مانگ رہا ہوں
نا قابلِ بخشش ہوں یہ احساس ہے پھر بھی ❖ اِک پیکرِ رحمت سے کرم مانگ رہا ہوں
جو یاد میں تیری مجھے دیوانہ بنادیں ❖ تجھ سے میں وہی رنج واَلم مانگ رہا ہوں
عاصمؔ کو جو پہنچادے مدینہ کی زمیں تک
داتا میں وہی نقشِ قدم مانگ رہا ہوں

○

واقف الاسرار

حافظ نور محمد انورؔ پاکستان

ما نگ، جو کچھ مانگنا ہے خالقِ غفار سے ❖ تیری ہر حاجت روا ہوگی اسی دربار سے

اس کے در کو چھوڑ کر جاتا ہے کیوں غیروں کے پاس ❖ فضل کی اُمید رکھ تو اپنے پالنہار سے

تیرے ظاہر اور باطن سب سے واقف ہے خدا ❖ ہے عبث کچھ بھی چھپانا واقف الاسرار سے

ہو عمل پیرا سدا انورؔ خدا کے حکم پر !

عاقبت میں تا نہ ہو محروم تو دیدار سے

○

میں گدائے عاجز و بے نوا

مولانا محمودؔ بھولے پوری

مری زندگی، تری بندگی، مرا شیوہ عجز و نیاز ہے ❖ میں گدائے عاجز و بے نوا تو کریم و بندہ نواز ہے

تری قدرتوں کے مظاہرے ہیں زمیں سے تا حدِ آسماں ❖ تری حکمتیں ہیں سبھی عیاں تو درونِ پردۂ راز ہے

کہیں رنج و غم کہیں پر خوشی، کہیں قہقہے کہیں بے بسی ❖ کہیں موت ہے کہیں زندگی، کہیں سوز ہے کہیں ساز ہے

مرا جسم گو کہ ہے ہند میں مری روح ارض حرم میں ہے ❖ میرے سر میں فکرِ مدینہ ہے، مرے دل میں شوقِ حجاز ہے

ترے پاک گھر کی زیارتیں مری دسترس میں بھلا کہاں ❖ میں ضعیف و عاجز و ناتواں، وہ دیار دور دراز ہے

مگر اے خدائے کریم اگر، ترا فضل ہو مرے حال پر

کوئی شرط اس کیلئے تو پھر نہ جہیز ہے نہ جہاز ہے

○❖○

یارب دلِ مسلم کو زندہ تمنا دے

شاعر مشرق علامہ اقبال

یارب دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنا دے ❖ جو قلب کو گرمادے، جو روح کو تڑپادے
پھر وادیٔ فاراں کے ہر ذرے کو چمکادے ❖ پھر شوقِ تماشادے، پھر ذوقِ تقاضا دے
محرومِ تماشا کو پھر دیدۂ بینا دے ❖ دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دکھلادے
بھٹکے ہوئے آہو کو، پھر سوئے حرم لے چل ❖ اس شہر کے خوگر کو پھر وسعتِ صحرا دے
پیدا دلِ ویراں میں، پھر شورشِ محشر کر ❖ اس محملِ خالی کو پھر شاہد لیلا دے
اس دور کی ظلمت میں ہر قلب پریشاں کو ❖ وہ داغِ محبت دے، جو چاند کو شرمادے
رفعت میں مقاصد کو ہمدوشِ ثریا کر ❖ خودداریٔ ساحل دے، آزادیٔ دریا دے
بے لوث محبت ہو، بے باک صداقت ہو ❖ سینوں میں اجالا کر، دل صورتِ مینا دے
احساس عنایت کر آثارِ مصیبت کا ❖ امروز کی شورش میں اندیشۂ فردا دے

میں بلبلِ نالاں ہوں اک اجڑے گلستاں کا
تاثیر کا سائل ہوں، محتاج کو داتا دے

بچوں کا دعائیہ ترانہ

شاعر مشرق علامہ اقبال

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری ❖ زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری
دور دنیا کا مرے دم سے اندھیرا ہوجائے ❖ ہر جگہ میرے چمکنے سے اجالا ہوجائے

ہو میرے دم سے یونہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

زندگی ہو مری پروانے کی صورت یارب ❖ علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یارب
ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا ❖ درد مندوں سے ضعیفوں سے محبت کرنا

میرے اللہ برائی سے بچانا مجھ کو
نیک جو راہ ہو اس راہ پہ چلانا مجھ کو

نعت النبی ﷺ نمبر

طَلَعَ الۡبَدۡرُ عَلَیۡنَا

(عربی نعتوں سے انتخاب)

○

استقبالیہ ترانہ

یہ وہ پرشوق عربی ترانہ ہے جس کے ذریعہ خانوادۂ بنونجار کی چھوٹی چھوٹی بچیوں نے آپ ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری پر اپنی بے انتہا دلی مسرت کا اظہار کیا تھا۔ (مرتب)

طَلَعَ الۡبَدۡرُ عَلَیۡنَا ❖ مِنۡ ثَنِیَّاتِ الۡوَدَاعِ

پہاڑی کے اس موڑ سے جہاں سے قافلے رخصت کئے جاتے ہیں، آج چودھویں کا چاند نکل آیا ہے

وَجَبَ الشُّکۡرُ عَلَیۡنَا ❖ مَا دَعَا لِلّٰہِ دَاعِ

جب تک دنیا میں اللہ کا نام لیوا رہے گا ہم پر شکر ادا کرنا واجب رہے گا

اَیُّهَا الۡمَبۡعُوۡثُ فِیۡنَا ❖ جِئۡتَ بِالۡاَمۡرِ الۡمُطَاعِ

اے وہ ذاتِ پاک ﷺ جس کو ہمارے درمیان بھیجا گیا ہے، آپ ﷺ واجب الاطاعت حکم لے کر آئے ہیں

نَحۡنُ جَوَارٍ مِّنۡ بَنِی النَّجَّارِ ❖ یَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِّنۡ جَارِ

ہم بنی نجار کی لڑکیاں ہیں، کس قدر خوش نصیبی ہے کہ محمد ﷺ آج ہمارے پڑوسی ہیں

○

قابل توجہ

نعت خواں حضرات کے لئے

ضروری تنبیہ

آگے نعتیہ اشعار اور قصائد کا سلسلہ شروع ہورہا ہے، ان میں بعض اشعار ایسے بھی ملیں گے جن میں آنحضرت ﷺ سے خطاب کیا گیا ہے یا آپ ﷺ سے فریاد کی گئی ہے تو ان کے بارے میں یہ تنبیہ ضروری ہے کہ انھیں پڑھتے وقت یہ تصور ہرگز نہ کیا جائے کہ نبی اکرم ﷺ حاضر ناظر ہیں اور ہماری فریاد سن رہے ہیں اور آپ ہماری مشکلات حل کرنے پر خود قادر ہیں، کیونکہ یہ تصور کرنا شرک ہے، حاضر و ناظر اور فریاد رس ہونا صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اس میں کوئی مخلوق شریک نہیں، البتہ اس طرح کے اشعار اس نیت سے پڑھے جاسکتے ہیں کہ اللہ تعالی ہمارے یہ جذبات اپنی قدرت سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں پیش فرمادیں، یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اللہ تعالیٰ ہماری مرادوں کو پوری فرمادیں، لہذا ایسی نعتیں پڑھتے وقت نیت اور عقیدہ کی درستگی لازم ہے، ورنہ ''نیکی برباد گناہ لازم'' کا مصداق ہوگا۔

پھر یہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ ایسے شوقیہ اشعار صرف تنہائی میں بغلبۂ شوق محبت پڑھے جائیں، عوامی مجلسوں میں ایسی نعتیں پڑھنا منع ہے، تاکہ سننے والے ناواقف عوام گمراہی اور بدعقیدگی سے محفوظ رہیں، اس بارے میں اپنے دو اکابر کے فتاویٰ پیش کئے جاتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں :

(۱) فتوی امام ربانی، فقیہ النفس حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ

○ **سوال** : اشعار اس مضمون کے پڑھنے۔ کیسے ہیں ؟

یا رسول ﷺ کبریا فریاد ہے ❖ یا محمد مصطفیٰ ﷺ فریاد ہے

مدد کر بہر خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ❖ میری تم سے ہر گھڑی فریاد ہے

○ **جواب** : ایسے الفاظ پڑھنے محبت میں اور خلوت میں بایں خیال کہ حق تعالی آپ ؐ کی ذات کو مطلع فرمادیں یا محض محبت کے بلا خیال جائز ہیں، اور بعقیدۂ عالم الغیب اور فریاد رس ہونے کے شرک ہیں، اور مجامع میں منع ہیں، کہ عوام کے عقیدے کو فاسد کرتے ہیں، لہذا مکروہ ہوویں گے۔ فقط (تالیفات رشیدیہ:۱۰۴)

○ **سوال** : سرورِ عالم ﷺ کو جو شخص بغیر حاضر وناظر پکارے اور مثلاً اس قسم کے اشعار پڑھے ؎

ترحم یا نبي اللّٰه ترحم ❖ ز مہجوری براٰمد جان عالم

جائز ہے یا نہیں ؟

○ **جواب** : ایسے اشعار میں شرک تو نہیں ہے، مگر عوام کو موجب اضلال کا ہو جاتا ہے، لہٰذا کسی کے روبرو نہ پڑھے، اور بایں خیال پڑھے کہ حق تعالیٰ میری اس عرض کو فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کر دیوے۔ فقط والسلام

(۲) فتویٰ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ

○ **سوال** : کتاب ''نشر الطیب'' ورسالہ حفظ الایمان کے دیکھنے سے دو شبہے پیدا ہوئے، جس کا استفسار ہے (۱) جناب کے نزدیک یا رسول اللہ جائز نہیں، جیسا کہ اسی کتاب کی فصل/ ۳۸ ربیان توسل سے ظاہر ہے، فصل ۲۱/ ''شیم الحبیب'' مصنفہ مفتی الٰہی بخش صاحب، کے آخر میں جو قصیدہ نقل کیا گیا ہے اس میں چند جگہ لفظ یا موجود ہے، اور جناب نے ہر طریقہ سے منع فرمایا، واقعی عوام میں غلو ہے اور علماء کو ان کی حفاظت کے واسطے منع فرمانا یہ بھی درست ہے، پھر اس قسم کی نظمیں اس کتاب میں لکھ دی گئیں۔ اس کو عوام پڑھیں گے اور علماء بیان کریں گے، گویا منع وجواز ایک کتاب میں جمع ہو گئے۔

○ **جواب**: بارادۂ استعانت واستغاثہ یا باعتقاد حاضر وناظر ہونے کے منہی عنہ ہے، اور بدون اس اعتقاد کے محض شوقاً واستلذاذاً، ماذون فیہ ہے، چونکہ اشعار پڑھنے کی غرض، محض اظہارِ شوق واستلذاذ ہوتا ہے، اس لیے نقل میں توسع کیا گیا، لیکن اگر کسی جگہ اس کے خلاف دیکھا جائے گا تو منع کر دیا جائے گا۔ (امداد الفتاویٰ، کتاب العقائد ۵/ ۳۸۵)

خلاصہ یہ کہ نعتوں کو پڑھتے وقت درج بالا تنبیہات کو ضرور پیش نظر رکھیں، اور شرعی حدود سے ہرگز تجاوز نہ کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم ۔ (مرتب)

❐❖❐

جدائی کا غم

جگر پارۂ رسول ﷺ سیدتنا حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا

اِغْبَرَّ آفَاقُ السَّمَاءِ وَكُوِّرَتْ ❖ شَمْسُ النَّهَارِ وَأَظْلَمَ الْعَصْرَانِ

آسمان کے کنارے گرد آلود ہوگئے اور دن کا سورج میلا ہوگیا، اور دن رات تاریک ہوگئے

وَالْأَرْضُ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ كَئِيبَةٌ ❖ أَسَفاً عَلَيْهِ كَثِيرَةُ الْأَحْزَانِ

اور زمین نبی کریم ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی جدائی پر بہت ہی غمگین ہے

فَلْيَبْكِهِ شَرْقُ الْبِلَادِ وَ غَرْبُهَا ❖ وَلِيَبْكِهِ مُضَرُ وَ كُلُّ يَمَانِ

سو آپ ﷺ پر (مشرق و مغرب کے) تمام ملک روئیں اور آپ ﷺ پر مضر اور یمنی روئیں

وَلِيَبْكِهِ مُتَطَرِّدُ الْأَشَمِّ وُجُوهه ❖ كَالْبَيْتِ وَ الْأَسْتَارِ وَ الْأَرْكَانِ

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سردار روئیں کعبہ کے پردے اور ارکان روئیں

يَا خَاتِمَ الرُّسُلِ الْمُبَارَكِ وَجْهُهُ ❖ صَلّٰى عَلَيْكَ مُنَزِّلُ الْقُرْآنِ

اے رسولوں کے خاتم ﷺ جن کا چہرہ مبارک ہے آپ ﷺ پر قرآن کریم کا نازل کرنے والا رب رحمتیں نازل فرمائے

○

مصر کی عورتیں آپ ﷺ پر دل نچھاور کردیتیں

ام المومنین سیدتنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

فَلَوْ سَمِعُوْا فِیْ مِصْرَ أَوْصَافَ خَدِّهٖ ❖ لَمَا بَذَلُوْا فِیْ سَوْمِ یُوْسُفَ مِنْ نَقْدٖ

اگر مصر کے لوگ آپ ﷺ کے رخ انور کے اوصاف سن لیتے، تو حضرت یوسفؑ کے سودے میں کچھ مال بھی خرچ نہ کرتے

لَوَاحِیْ زُلَیْخَا لَوْ رَأَیْنَ جَبِیْنَهٗ ❖ لَاٰثَرْنَ بِالْقَطْعِ الْقُلُوْبَ عَلَی الْأَیْدٖ

اگر زلیخا کی سہیلیاں آپ ﷺ کی جبین مبارک کو دیکھ لیتیں تو وہ اپنے ہاتھوں کے بجائے اپنے دلوں کو چاک کرڈالتیں

○❖○

دفاعِ پیمبر ﷺ

سید المداحین سیدنا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

مسلم شریف میں روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریشی ہرزہ سرائیوں کے جواب میں حضرات صحابہؓ سے فرمایا: قریش کی ہجو کرو، اس لئے کہ وہ ان کے لئے تیروں کی بوچھار سے زیادہ سخت ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے عبداللہ بن رواحہؓ کو بلا کر ان سے فرمائش کی انھوں نے ہجو کے اشعار کہے مگر وہ آپ ﷺ کو مطمئن نہ کر سکے، اس کے بعد آپ ﷺ نے کعب بن مالکؓ کو بلوا بھیجا، پھر حضرت حسان بن ثابتؓ کو بلوایا حضرت حسان بن ثابتؓ آپ ﷺ کی خدمت میں آکر گویا ہوئے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ آپ ﷺ اس دُم پٹخنے والے شیر کو شعر کہنے کا حکم دیں، اس کے بعد انہوں نے اپنی تر زبان نکالی اور اسے دونوں ہونٹوں پر پھیرنے لگے اور فرمانے لگے کہ ''اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو رسول برحق بنا کر بھیجا میں ان قریش کے لوگوں کو اپنی زبان سے اس طرح کاٹ کر رکھ دوں گا جیسے چمڑے کے ٹکڑے کو کاٹا جاتا ہے''۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا: کہ ''جلدی مت کرو میرا ان اہل مکہ سے نسبی رشتہ ہے، اور ابو بکرؓ نسب کے بارے میں سب سے زیادہ جان کاری رکھتے ہیں، جاؤ پہلے ان سے معلومات کرلو''۔ چنانچہ حضرت حسانؓ ان سے معلوم کرکے آئے اور فرمایا کہ انہوں نے آپ ﷺ کا سلسلہ نسب مجھ سے بیان کر دیا ہے، اب قسم بخدا میں آپ ﷺ کو ان کے درمیان سے اس طرح نکال لوں گا جیسے بال کو آٹے سے نکال لیا جاتا ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ: میں نے آنحضرت ﷺ کو حضرت حسانؓ سے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''جب تک تم اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے دفاع کرتے رہو گے جبرئیل امینؑ برابر تمہاری پشت پناہی کرتے رہیں گے''، اور آپ ﷺ نے حضرت حسانؓ کو داد دیتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ ''حسان نے ہجو میں ایسے اشعار کہے کہ اہل ایمان کا اور خود ان کا دل ٹھنڈا ہو گیا''۔ وہ اشعار یہ تھے :

هَجَوْتَ مُحَمَّداً فَأَجَبْتُ عَنْهُ ❖ وَعِنْدَ اللّٰهِ فِيْ ذَاكَ الْجَزَآءُ

تو نے محمد (ﷺ) کو برا بھلا کہا اب میں اس کا جواب دیتا ہوں، اور اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر و ثواب ملے گا

هَجَوْتَ مُحَمَّداً بَرّاً تَقِيّاً ❖ رَسُوْلَ اللّٰه شِيْمَتُهُ الْوَفَآءُ

کیا تو نے محمد ﷺ پر زبان طعن دراز کی ہے جو انتہائی نیک، متقی اور اللہ کے پاک رسول ہیں جن کی عادت شریفہ وفاداری کی ہے

فَإِنَّ أَبِي وَ وَالِدَتِيْ وَعِرْضِيْ ❖ لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْكُمْ وِقَآءُ

تو میرے باپ، ماں اور خود میری عزت محمد ﷺ کی عزت کے واسطے تمہاری (ایذا رسانیوں) سے ڈھال کی حیثیت رکھتی ہے

ثَكِلْتُ بُنَيَّتِي اِنْ لَّمْ تَرَوْهَا ❖ تُثِيْرُ النَّقْعَ مِنْ كَنَفَيْ كَدَآءُ

اگر تم نے جلدی مسلمانوں کے لشکر کے گھوڑوں کو کداء (مکہ) کے دونوں جانب گرد و غبار اڑاتا نہ دیکھا تو میں اپنی بیٹی کی موت پر رونے کو تیار ہوں (یعنی ایسا ضرور ہوگا)

يُبَارِيْنَ الْاَعِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ ❖ عَلٰى أَكْتَافِهَا الْاُسُلُ الظِّمَآءُ

وہ گھوڑے اوپر چڑھتے ہوئے اپنی لگاموں کو شدت سے کھینچ رہے ہوں گے جن کے کندھوں پر پیاسے نیزے سوار ہوں گے

تَظَلُّ جِيَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ ❖ تَلَطُّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَآءُ

مسلمانوں کے گھوڑے نہایت تیز رفتاری سے چڑھ آئیں گے (جو اتنے باعزت ہوں گے) کہ عورتیں اپنے دوپٹوں سے ان کے گرد و غبار صاف کر رہی ہونگی

فَـانَّ اَعْـرَضْتُمْ عَـنَّـا اعْتَمَرْنَـا ❖ وَكَـانَ الْـفَتْـحُ وَانْكَشَفَ الْغِطَآءُ
پس اگر تم نے ہم سے کوئی تعرض نہ کیا تو ہم عمرہ کرلیں گے، اور اس معاملہ میں ہم فتح مند رہیں گے اور پردہ چھٹ جائے گا

وَ اِلَّا فَـاصْبِـرُوْا لِضِـرَابِ يَـوْمٍ ❖ يُـعِـزُّ الـلّٰـهُ فِيْـهِ مَنْ يَّشَـآءُ
اوراگر تم نے ایسا نہیں ہونے دیا تو پھر انتظار کرنا اس دن کی جنگ کا جس دن اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا عزت سے سرفراز فرمائے گا

وَقَـالَ الـلّٰـهُ قَـدْ اَرْسَلْتُ عَبْداً ❖ يَـقُـوْلُ الْـحَـقَّ لَيْـسَ بِـهٖ خَفَـآءُ
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں نے اپنے ایک بندہ کو رسول بنا کر بھیجا جو حق بات کہتا ہے جس میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے

وَقَـالَ الـلّٰـهُ قَـدْ يَسَّـرْتُ جُنْداً ❖ هُـمُ الْاَنْـصَارُ عُرْضَتُهَا الْـلِّقَاءُ
اوراللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میں نے ایک لشکر مہیا کردیا ہے جو حضرات انصار پر مشتمل ہے جن کی زندگی کا نصب العین ہی جہاد فی سبیل اللہ ہے

لَـنَـا فِـىْ كُـلِّ يَـوْمٍ مِّـنْ مَـعَـدٍّ ❖ سِـبَـابٌ اَوْ قِـتَـالٌ اَوْ هِـجَـآءُ
ہمیں ہر روز قبیلہ معد کی طرف سے گالی، لڑائی اور برائی سے سابقہ پڑتا ہے

فَـمَـنْ يَّـهْـجُو رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْكُمْ ❖ وَيَـمْـدَحُـهٗ وَ يَـنْـصُـرُهٗ سَـوَآءُ
پس جو شخص تم میں سے پیغمبر علیہ السلام کی برائی کرے یا تعریف اور مدد کرے آپ کیلئے سب برابر ہے (آپ کی شان مدح وذم سے بالاتر ہے)

وَجِـبْـرِيْـلُ رَسُـوْلُ الـلّٰـهِ فِـيْـنَـا ❖ وَرُوْحُ الْـقُـدْسِ لَـيْـسَ لَـهٗ كِـفَآءُ
اورحضرت جبریل اللہ کے قاصد اور روح القدس ہمارے درمیان رونق افروز ہیں جنکا ہم پلہ کوئی نہیں ہے

◆❖◆ (مسلم شریف باب فضائل حسان بن ثابتؓ) ◆❖◆

ہم آپ ﷺ کو فراموش نہیں کر سکتے

سیدالمداحین سیدنا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

وَالـلّٰـهِ رَبِّي لَا نُـفَـارِقُ مَـاجِدًا ❖ عَفَّ الْـخَـلِيْـقَةِ مَـاجِدَ الْأَمْجَادِ
قسم اللہ کی جو میرا رب ہے، ہم اس بزرگ سے جدا نہیں ہوں گے، جو پاکیزہ اخلاق والے، اور سخاوت کرنے والوں میں سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے ہیں

متكـرمـاً يدعو إِلٰى رَبِّ الْعُلٰى ❖ بَـذْلَ الـنَّـصِيْـحَةِ رَافِعَ الْاَعْـمَادِ
جو مکرم ہیں، رب جل و علا شانہ کی طرف بلاتے ہیں، نصیحت کرنے والے اور شریف ہیں

مِثْلَ الْـهِلَالِ مُبَـارَكـاً ذَا رَحْـمَةٍ ❖ سَـمْحَ الْـخَلِيْـقَةِ طَيِّبَ الْاَعْوَادِ
آپ ﷺ ہلال کی مانند، مبارک، رحم والے، نرم خو، اور بہترین حسب ونسب والے ہیں

إِن تَـتْـرُكُـوْهُ فَـإِنَّ رَبِّـيْ قَـادِرٌ ❖ أَمْسٰى يَعُوْدُ بِـفَضْـلِـهٖ العَوَّادِ
اگر آپ لوگ ان کو چھوڑیں گے، تو میرا رب آپ ﷺ کی امداد وحمایت پر قادر ہے

وَالـلّٰـهِ رَبِّي لَا نُـفَـارِقُ اَمْـرَهٗ ❖ مَـا كَـانَ عَـيْـشٌ يُـرْتَجٰى لِمُعَادِ
میرے رب، اللہ کی قسم ہم آپ ﷺ کے حکم کو نہیں چھوڑیں گے۔ جب تک کہ قیامت میں اچھی زندگی کی امید کی جاتی ہو

لَا نَـبْـتَـغِـىْ رَبًّـا سِوَاهُ نَـاصِـراً ❖ حَتّٰـى نُـوَافِـى ضَحْـوَةَ الْـمِيْـعَادِ
ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو رب اور مددگار نہیں چاہتے (یعنی نہیں مانتے) یہاں تک کہ ہم قیامت میں جا پہنچیں گے

مہر نبوت چمک رہی ہے

سید المداحین سیدنا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

اَغَرَّ عَلَیْہِ لِلنُّبُوَّۃِ خَاتَمٌ ❖ مِنَ اللّٰہِ مَشْھُوْدٌ یَلُوْحُ وَیَشْھَدُ

آپ کی ذات اقدس پر مہر نبوت چمک رہی ہے، اللہ کی طرف سے یہ شہادت ہے جو چمکتی اور نظر آتی ہے

وَضَمَّ الْاِلٰہُ اسْمَ النَّبِیِّ إِلَی اسْمِہٖ ❖ اِذْ قَالَ فِی الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْھَدُ

اللہ نے اپنے نام کے ساتھ نبی ﷺ کا نام ملا رکھا ہے، جب کہ پانچ وقت مؤذن اشھــــــــد کہتا ہے

وَشَقَّ لَہٗ مِنِ اسْمِہٖ لِیُجِلَّہٗ ❖ فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَھٰذَا مُحَمَّدٗ

اللہ نے آپ ﷺ کا نام آپکے اعزاز کے لئے اپنے نام سے مشتق کیا ہے، چناں چہ صاحب عرش محمود ہے، اور آپ محمد ﷺ ہیں

نَبِیٌّ اَتَانَا بَعْدَ بَاْسٍ وَفَتْرَۃٍ ❖ مِنَ الرُّسُلِ وَالْاَوْثَانُ فِی الْاَرْضِ تُعْبَدُ

یہ ایسے نبی ﷺ، جو ہمارے پاس ایک خوف او رطویل وقفہ کے بعد آئے ہیں، اور حال یہ تھا کہ زمین میں بت پوجے جارہے تھے

فَاَمْسیٰ سِرَاجاً مُّسْتَنِیْراً وَھَادِیاً ❖ یَلُوْحُ کَمَا لَاحَ الصَّقِیْلُ الْمُھَنَّدُ

سو آپ ﷺ روشنی والے چراغ اور رہنما ہوگئے، وہ اس طرح چمکے جیسے صیقل کی ہوئی ہندی تلوار چمکے

وَاَنْذَرَنَا نَاراً وَبَشَّرَ جَنَّۃً ❖ وَعَلَّمَنَا الْاِسْلَامَ فَاللّٰہَ نَحْمَدُ

اور آپ ﷺ نے ہمیں آگ سے ڈرایا، جنت کی بشارت دی، اور ہمیں اسلام کی تعلیم دی، ہم اللہ کے شکر گذار ہیں

وَاَنْتَ اِلٰہُ الْخَلْقِ رَبِّیْ وَخَالِقِیْ ❖ بِذٰلِکَ مَا عَمَّرْتُ فِی النَّاسِ اَشْھَدُ

اے اللہ تو دنیا کا معبود ہے میرا رب اور خالق ہے، جب تک میں لوگوں میں زندہ رہوں گا اس کی شہادت دیتا رہوں گا

تَعَالَیْتَ رَبَّ النَّاسِ عَنْ قَوْلِ مَنْ دَعَا ❖ سِوَاکَ اِلٰھاً اَنْتَ اَعْلٰی وَاَمْجَدُ

اے سارے انسانوں کے پروردگار تو ان کے اقوال سے بلند، اعلی اور برتر ہے جو تیرے سوا کسی اور کو معبود بنائیں

لَکَ الْخَلْقُ وَالنَّعْمَآءُ وَالْاَمْرُ کُلُّہٗ

توہی پیدا کرنے والا نعمت دینے والا اور حاکم مطلق ہے

فَاِیَّاکَ نَسْتَھْدِیْ وَاِیَّاکَ نَعْبُدُ

ہم تجھ سے ہدایت چاہتے ہیں اور تیری ہی پرستش کرتے ہیں

میری جان فدا ہے

سیدنا حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ

رُوْحِی الْفِدَاءُ لِمَنْ اَخْلَاقُهٗ شَهِدَتْ ❖ بِاَنَّهٗ خَيْرُ مَوْلُوْدٍ مِنَ الْبَشَرِ

میری جان انؐ پر فدا جن کے اخلاق اس بات پر شاہد ہیں، کہ وہ بنی نوع انسان میں افضل ترین ہیں

عَمَّتْ فَضَائِلُهٗ كُلَّ الْعِبَادِ كَمَا ❖ عَمَّ الْبَرِيَّةَ ضَوْءُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

ان کے فضائل بلا امتیاز سب بندوں کے لئے عام ہیں، جس طرح سورج اور چاند کی روشنی ساری مخلوق کے لئے عام ہے

لَوْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ اٰيَاتٌ مُّبَيِّنَةٌ ❖ كَانَتْ بَدِيْهَتُهٗ تَكْفِي عَنِ الْخَبَرِ

اگر ان کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کرنے والی نشانیاں نہ ہوتیں، تو خود ان کی واضح شخصیت ان کی صداقت کے متعلق کافی تھی

کُنْ لِیْ شَفِیْعًا

سیدنا حضرت سواد بن قارب رضی اللہ عنہ

أَتَانِيْ نَجِيٌّ بَعْدَ هَدْءٍ وَرَقْدَةٍ ❖ وَلَمْ يَكُ فِيْمَا قَدْ بَلَوْتُ بِكَاذِبِ

میرے پاس ایک راز کی بات کہنے والا، نیند اور رات کے بعد آیا، اور میرے تجربہ کی بنا پر وہ جھوٹا نہیں تھا

ثَلَاثَ لَيَالٍ قَوْلُهٗ كُلَّ لَيْلَةٍ اَتَاكَ ❖ رَسُوْلٌ مِنْ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ

تین راتوں میں سے ہر رات اس کی یہی بات ہوتی تھی کہ تمھارے پاس لوئی بن غالب کے قبیلہ میں سے ایک رسول آئے ہیں

فَشَمَّرْتُ عَنْ ذَيْلِي الْأَزَارَ وَ وَسَطَتْ ❖ بِيَ الذَّعْلَبُ الْوَجْنَاءُ عَبْرَ السَّبَاسِبِ

پس میں نے تیاری کی اور ایک تیز رفتار، مضبوط اونٹنی نے مجھے ایک بیابان کے وسط میں جا پہنچایا

وَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ لَارَبَّ غَيْرُهٗ ❖ وَاَنَّكَ مَاْمُوْنٌ عَلٰى كُلِّ غَائِبِ

میں جانتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی رب نہیں، اور آپؐ ہر غائب یعنی وحی کے امین ہیں

وَاَنَّكَ اَدْنَى الْمُرْسَلِيْنَ وَسِيْلَةً ❖ إِلَى اللّٰهِ يَا ابْنَ الْاَكْرَمِيْنَ الْاَطَائِبِ

اے شرفاء اور پاکوں کے فرزند ! آپ تمام انبیاء علیہم السلام میں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہیں

فَمُرْنَا بِمَا يَأْتِيْكَ يَاخَيْرَ مُرْسَلٍ ❖ وَاِنْ كَانَ فِيْمَا جَاءَ شِيْبُ الذَّوَائِبِ

تواے بہترین رسولؐ ! آپ کے پاس جو وحی آتی ہے اس کا ہمیں بھی حکم دیجئے، اگرچہ جو کچھ ہمارے پاس آئیگا اس (پرعمل کرنے) میں ہمارے بال سفید ہوجائیں گے

وَكُنْ لِيْ شَفِيْعاً يَوْمَ لَا ذُوْ شَفَاعَةٍ ❖ سِوَاكَ بِمُغْنٍ عَنْ سَوَادِ بْنِ قَارِبِ

آپؐ میرے شفیع بن جائیں۔اس دن کہ جس دن کوئی شفاعت کرنے والا سواد بن قارب کے کام نہیں آئیگا

منتخب قصیدہ ''بانت سعاد''

از : صحابیٔ رسول سیدنا حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ

منظوم ترجمہ : ڈاکٹر رئیس احمد نعمانی، مرکز مطالعات فارسی علی گڈھ

یہ مبارک قصیدہ جو ۹ھ میں لکھا گیا، اس کا پس منظر یہ ہے کہ عرب کے مشہور شاعر زہیر بن ابی سلمیٰ کے دو بیٹے تھے، کعب اور بجیر اور یہ دونوں بھی شاعر تھے۔ ان دونوں نے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر سنا اور دعوت اسلام کو دن دونی رات چوگنی ترقی کرتے ہوئے دیکھا تو ایک روز کعب نے بجیر کو مدینہ بھیجا کہ آنحضرت ﷺ اور دین اسلام کے بارے میں صحیح اور مفصل اطلاعات خود اپنی آنکھوں سے دیکھ کر فراہم کرے اور واپس آکر بھائی کو بتائے، لیکن بجیر کی آنکھیں جب دیدار رسول ﷺ سے روشن ہوئیں تو تقدیر کی خوش بختی نے قدموں میں زنجیر ڈال دی اور بجیر نے مشرف بہ اسلام ہو کر واپسی کی راہ سے رخ پھیرلیا۔

کعب کو جب بھائی کا حال معلوم ہوا تو بہت ناگواری اور غصے کے عالم میں اسلام اور اہل اسلام کے متعلق کچھ نازیبا اشعار لکھ کر بھائی کے پاس بھیجے اور دوبارہ آبائی دین پر واپس آنے کو کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کعب کے ہجویہ اشعار سے سخت تکلیف پہونچی اور آپ نے اعلان کرادیا کہ جو کوئی کعب کو جہاں پائے قتل کردے، اب بجیر کو بھائی کے انجام کی فکر ہوئی اور انھوں نے شاعری کی زبان میں ہی ان کے پاس پیغام بھیجا کہ تمہاری نجات صرف اسی میں ہے کہ اپنی تمام باتوں سے توبہ کرکے مسلمان ہوجاؤ اور حضور انور ﷺ کے پاس آکر اپنے قصور کی معافی مانگ لو، ورنہ پیغمبر ﷺ نے تمہارا خون ہدر کردیا ہے اور اب تمہارے لئے دنیا اور آخرت میں آپ ﷺ کے دامن رحمت کے سوا کہیں کوئی جائے پناہ نہیں ہے۔ ادھر کعب کا یہ حال تھا کہ عرب کا کوئی فرد یا قبیلہ ان کو پناہ دینے کو تیار نہ تھا اور موت سر پر منڈلانے لگی تھی کہ ایک رات خفیہ طور پر مدینہ پہونچ گئے اور فجر کی نماز کے وقت مسجد نبوی میں حاضر ہو کر حضور ﷺ کے پاس بیٹھ کر اسلام قبول کرلیا۔ پھر حضور ﷺ سے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر کعب بن زہیر مسلمان ہو کر آپ کے پاس آکر پناہ مانگے تو کیا آپ معاف فرمادیں گے؟ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا کہ: ہاں! کعبؓ نے بتایا کہ اے اللہ کے سچے رسول ﷺ! کعب بن زہیر میں ہی ہوں، پھر اپنا یہ قصیدہ 'بانت سعاد' پڑھ کر حضور ﷺ کو سنایا جو اپنی حق بیانی اور ادبی معیار کی وجہ سے ایک اعلی درجے کا قصیدہ ہے، یہی وہ قصیدہ ہے جس کو سن کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر دوش مبارک سے اپنی چادر اتار کر حضرت کعبؓ کو اڑھائی تھی اور اسی وجہ سے یہ قصیدہ ''قصیدہ بردہ'' کے نام سے بھی مشہور ہے، کیونکہ ''بردہ'' عربی میں چادر کو کہتے ہیں۔ (یہ چادر حضرت معاویہؓ نے حضرت کعبؓ کی وفات کے بعد ان کے وارثین سے بیس ہزار دینار میں خرید لی تھی جو خاندان بہ خاندان ترکی کی خلافت عثمانیہ تک پہونچی اور سنا ہے کہ ترکی کے کسی عجائب گھر میں آج بھی محفوظ ہے) (رئیس نعمانی)

اس قصیدہ کی ابتدا اس شعر ''**بانت سعاد وقلبی الیوم متبول**'' سے ہوتی ہے۔ اسی لئے اسے قصیدۂ ''بانت سعاد'' کہتے ہیں یہ قصیدہ ۵۹/اشعار پر مشتمل ہے اس میں سے چند منتخب اشعار ذیل میں مع منظوم ترجمہ پیش ہیں، مکمل قصیدہ اور اس کا منظوم ترجمہ ڈاکٹر رئیس احمد نعمانی کے مجموعۂ کلام ''چراغ نوا'' میں درج ہے۔ (مرتب)

أُنبِئتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ أَوعَدَنِی ❖ وَالعَفوُ عِندَ رَسُولِ اللّٰهِ مَامُولُ

خبر ملی ہے کہ مجھ کو ہلاک کرنے کی
ہوئی ہے عام اجازت، لب رسالت ﷺ سے
مگر، مرا دلِ امیدوار رکھتا ہے
اُمیدِ عفو و کرم، درگہِ نبوت ﷺ سے

لَقَدْ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ مُعْتَذِرًا ❖ وَالْعُذْرُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَقْبُوْلُ

بلا شک آج رسول خداﷺ کی خدمت میں
مجھے یقیں ہے، مری معذرت بھی ہوگی قبول
میں لے کے آیا ہوں عذر خطا کا عزم صمیم
خدا گواہ کہ سرکارﷺ ہیں رؤف و رحیم

مَهْلاً هَدَاکَ الَّذِیْ أَعْطَاکَ نَافِلَةً ❖ قُرْآنٌ فِيْهَا مَوَاعِيْظُ وَتَفْصِيْلُ

رسول پاکﷺ، عطا کیجئے مجھے مہلت
کہ جس سے آپﷺ کو قرآن سی کتاب ملی
خدا کی خاص ہدایت ہے آپﷺ کو حاصل
نصیحت اور بیانات جس کے ہیں کامل

لاَ تَأْخُذَنِّیْ بِأَقْوَالِ الْوُشَاةِ وَلَمْ ❖ أُذْنِبْ وَإِنْ كَثُرَتْ فِيَّ الْأَقَاوِيْلُ

نہ باز پرس کریں مجھ سے آپﷺ شاہ رسلﷺ
ہوئی نہ مجھ سے خطا ایسی شان اقدس میں
کسی بھی طرح مرے دشمنوں کے کہنے سے
گھڑے گئے ہیں یہ جس کے بہت سے افسانے

لَقَدْ أَقُوْمُ مَقَامًا لَوْ يَقُوْمُ بِهٖ ❖ أَرٰی وَأَسْمَعُ مَا لَوْ يَسْمَعُ الْفِيْلُ

کھڑا ہوں آج میں ایسے مقام پر کہ جہاں
میں دیکھتا ہوں جو کچھ اور جو میں سنتا ہوں
کھڑا ہو میری جگہ پر اگر کوئی ہاتھی
وہی اسے بھی نظر آئے، اور سنے وہ بھی

لَظَلَّ يَرْعَدُ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ لَهٗ ❖ مِنَ الرَّسُوْلِ بِإِذْنِ اللّٰهِ تَنْوِيْلُ

مجھے یقیں ہے کہ وہ بھی لرز لرز جائے
مگر کہ حکم خدا سے ملے اماں اس کو
رسول پاکﷺ کے پاکیزہ رعب و ہیبت سے
رسول اکرم و اعظمﷺ کے لطف و رحمت سے

حَتّٰی وَضَعْتُ يَمِيْنِیْ لاَ أُنَازِعُهٗ ❖ فِيْ كَفِّ ذِيْ نَقَمَاتٍ قِيْلُهُ الْقِيْلُ

یہ انتہا ہے کہ ادنی منازعت کے بغیر
وہ جن کی شان ہے دنیا میں آج سب سے بلند
میں اپنے ہاتھ کو دیتا ہوں، ہاتھ میں انﷺ کے
ہے قول ''قول'' جو نکلے لب مبارک سے

إِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ يُسْتَضَاءُ بِهٖ ❖ مُهَنَّدٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ مَسْلُوْلُ

ہے ایک نور ہدایت بلا شک رسولﷺ کی ہستی
خدا کی تیغوں میں سے ایک تیغ ہندی ہے
جہاں میں جس سے سبھی کر رہے ہیں کسب ضیا
نیام سے جو چمکتی ہے اپنی ہو کے جدا

فِيْ عُصْبَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ قَائِلُهُمْ ❖ بِبَطْنِ مَكَّةَ لَمَّا اَسْلَمُوْا زَوْلُوْا

رسولﷺ ماہ ہدایت، قریش تھے ہالہ
کہا تھا ان میں سے یہ ایک کہنے والے نے
ہوئی سعادتِ اسلام جب نصیب انھیں
کہ مکّہ چھوڑ کے ہجرت سوئے مدینہ کریں

شُمُّ الْعَرَانِيْنِ إِبْطَالٌ لُبُوْسُهُمْ ❖ مِنْ نَسْجِ دَاوٗدَ فِي الْهَيْجَا سَرَابِيْلُ

بلند و بالا ہیں وہ اونچی ناک والے ہیں
ہیں گویا پیرہن جنگ ان کا وہ زرہ ہیں
نہیں جواب زمانے میں جن کی جرأت کا
کہ جن کو حضرت داؤدؑ نے بنایا تھا

بارگاہِ نبوت میں سلام کی پیش کش

سیدنا حضرت زین العابدینؓ علی السجاد بن الحسین

اِنْ نِلْتِ یَارُوحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلٰی اَرْضِ الْحَرَمْ ❖ بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَۃً فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ

اے باد صبا! اگر تیرا گزر سرزمینِ حرم تک ہو تو میرا سلام اس روضہ کو پہنچا جس میں نبیؐ محترم تشریف فرما ہیں

مَنْ وَّجْھُہٗ شَمْسُ الضُّحٰی مَنْ خَدُّہٗ بَدْرُ الدُّجٰی ❖ مَنْ ذَاتُہٗ نُوْرُ الْھُدٰی مَنْ کَفُّہٗ بَحْرُ الْھِمَمْ

وہ جن کا چہرۂ انور مہرِ نیمروز ہے اور جن کا رخسارِ تاباں ماہِ کامل ہے جن کی ذات نورِ ہدایت ہے، جن کی ہتھیلی سخاوت میں دریا ہے

قُرْاٰنُہٗ بُرْھَانُنَا فَسْخًا لِاَدْیَانٍ مَّضَتْ ❖ اِذْجَآءَنَا اَحْکَامُہٗ کُلُّ الصُّحُفِ صَارَ الْعَدَمْ

انکا (لایا ہوا) قرآن ہمارے لیے واضح دلیل ہے جسنے ماضی کے تمام دینوں کو منسوخ کردیا جب اسکے احکام ہمارے پاس آئے تو (پچھلے) سارے صحیفے معدوم ہو گئے

اَکْبَادُنَا مَجْرُوْحَۃٌ مِنْ سَیْفِ ھِجْرِ الْمُصْطَفٰی ❖ طُوْبٰی لِاَھْلِ بَلْدَۃٍ فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَشَمْ

ہمارے جگر زخمی ہیں فراقِ مصطفیٰؐ کی تلوار سے، مبارکباد ہے اس شہر والوں کو جس میں نبیٔ محتشم آرام فرما ہیں

یَالَیْتَنِیْ کُنْتُ کَمَنْ یَتْبَعْ نَبِیًّا عَالِمًا ❖ یَوْمًا وَلَیْلًا دَائِمًا وَارْزُقْ کَذَا لِیْ بِالْکَرَمْ

کاش ! میں اس کی طرح ہوتا جو نبی کی پیروی علم کے ساتھ کرتا ہے دن اور رات ہمیشہ (اے خدا) یہی صورت اپنے کرم سے عطا فرما

یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ أَنْتَ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ ❖ أَکْرِمْ لَنَا یَوْمَ الْحَزِیْنِ فَضْلًا وَّجُوْدًا وَالْکَرَمْ

اے رحمتِ عالم ! آپؐ گنہگاروں کے شفیع ہیں ہمیں قیامت کے دن فضل وسخاوت اور کرم سے عزت بخشئے

یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ أَدْرِکْ لِزَیْنِ الْعَابِدِیْنَ

اے رحمتِ عالم ! زین العابدینؒ کو سنبھالئے

مَحْبُوْسِ أَیْدِی الظَّالِمِیْنَ فِی الْمَوْکَبِ وَالْمُزْدَحَمْ

وہ ظالموں کے ہاتھوں میں گرفتار حیرانی و پریشانی میں ہے

منتخب اشعار ''قصیدۂ بردہ''

از: علامہ محمد بن حسن بویصری رحمۃ اللہ علیہ

مشہور ہے کہ صاحب ''قصیدہ بردہ'' شیخ شرف الدین ابوعبیداللہ محمد بن حسن البویصریؒ فالج کی بیماری میں مبتلا ہوگئے تھے اور ہر طرح کے علاج سے مایوس ہوکر پیغمبر علیہ السلام کی شان میں عربی قصیدہ کہا اور اسے بارگاہ رب العزت میں شفاء کا وسیلہ سمجھتے ہوئے ایک جمعہ کی رات حضورِ قلب کے ساتھ اسے پڑھنا شروع کیا اسی حالت میں نیند آگئی تو خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت مبارکہ سے مشرف ہوئے۔ آپ ﷺ نے خواب ہی میں شیخ کے بدن پر اپنا دست مبارک پھیرا جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے شیخ کی بیماری کو یکسر ختم فرمادیا اور آپ صحت وسلامتی کی حالت میں بیدار ہوئے، اسی طویل قصیدہ کے چند منتخب اشعار ذیل میں پیش ہیں، ساتھ میں اردو کا منظوم ترجمہ بھی ہے جو ''الرشید'' کے ''نعت نمبر'' سے ماخوذ ہے۔ اُردو شاعر کا نام معلوم نہ ہوسکا۔ (مرتب)

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ اَحْیَی الظَّلَامَ إلٰی ❖ أَنِ اشْتَکَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمٖ
سنت بیداریٔ شب پر کیا میں نے ستم ❖ طاعتِ شب کے سبب تھا جن کے قدموں پر ورم

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَاءَهٗ وَطَویٰ ❖ تَحْتَ الْحِجَارَةِ کَشْحاً مُتْرَفَ الْاَدَمٖ
بھوک کی شدت کے باعث اور فاقوں کے سبب ❖ آپ نے پتھر سے باندھا ناز پروردہ شکم

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ ❖ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاَرَاهَا اَیَّمَا شَمَمٖ
زر کے بن کر جب پہاڑ آئے کہ مائل ہوں حضور ❖ کچھ توجہ تک نہ کی، تھے آپ وہ عالی ہمم

وَاَکَّدَتْ زُهْدَهٗ فِیْهَا ضَرُوْرَتُهٗ ❖ اِنَّ الضَّرُوْرَةَ لَا تَعْدُوْا عَلَی الْعِصَمٖ
ایسی حاجت پر بھی تقویٰ کو کیا مضبوط تر ❖ سچ ہے حاجت غالب آسکتی نہیں جب ہو عصم

وَکَیْفَ تَدْعُوْ إلَی الدُّنْیَا ضَرُوْرَةُ مَنْ ❖ لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْیَا مِنَ الْعَدَمٖ
کیا کرے مائل ضرورت ان کو دنیا کی طرف ❖ گر نہ ہوتے آپ ﷺ تو دنیا بھی ہوتی کالعدم

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ ❖ وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عَرَبٍ وَ مِنْ عَجَمٖ
ہیں محمد ﷺ سید کونین شاہ جن و انس ❖ اور شہنشاہ دو عالم مالک عرب و عجم

نَبِیُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِیْ فَلَا اَحَدٌ ❖ اَبَرَّ فِیْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَ لَا نَعَمٖ
امر و ناہی کے پیمبر ہیں نہیں ان کا جواب ❖ ہیں نہایت صاف گو وہ قولِ لاہو یا نعم

هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ ❖ لِکُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمٖ
وہ حبیب ایسے ہیں جن سے ہے شفاعت کی امید ❖ ہوگی نازل آفتیں پیش آئیں گے جب رنج وغم

دَعَا إلَی اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِکُوْنَ بِهٖ ❖ مُسْتَمْسِکُوْنَ بِحَبْلٍ غَیْرِ مُنْفَصِمٖ
دعوت حق آپ نے دی اور کیا جس نے قبول ❖ اس نے ایسی ڈور تھامی جو نہ ہوگی منفصم

فَاقَ النَّبِيِّينَ فِيْ خَلْقٍ وَفِيْ خُلُقٍ ❖ وَلَمْ يُدَانُوهُ فِيْ عِلْمٍ وَ لَا كَرَمِ
سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے خلق میں اور خُلق میں ۔ انبیاء میں سب سے اکمل آپ کا علم و کرم

فَهُوَ الَّذِيْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَ صُوْرَتُهٗ ❖ ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْباً بَارِئُ النَّسَمِ
صورت و سیرت میں ہیں سرکار عالی مرتبت ۔ اس لیے ان کو کیا حق نے حبیب محترم

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِيْ مَحَاسِنِهٖ ❖ فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ
کوئی عالم میں نہیں ان کا محاسن میں شریک ۔ حسن میں جوہر ہے یکتا جو نہ ہوگا منقسم

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِيْ نَبِيِّهِمْ ❖ وَ احْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَ احْتَكِمِ
جو نصاریٰ نے کہا عیسیٰ کے حق میں تو نہ کہہ ۔ جس قدر ممکن ہو کر مدح نبی محترم

وَانْسُبْ إِلٰى ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ ❖ وَ انْسُبْ إِلٰى قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ
جو شرف ہو ذات اقدس کی طرف منسوب کر ۔ جتنی عظمت چاہیے کر شان والا میں رقم

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهٗ ❖ حَدٌّ فَيُعْرِبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ
حد نہیں ہے کوئی حضرت کے کمال و فضل کی ۔ ہو بیاں کس منہ سے توصیف شہ خیر الامم

وَ كَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهٗ ❖ قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ
اہل دنیا کس طرح ان کی حقیقت پا سکے ۔ خواب غفلت میں ہیں گویا قوم خوابیدہ ہیں ہم

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ ❖ وَ اَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ
انتہائے علم کہتی ہے وہ ہیں خیر البشر ۔ جملہ مخلوقات میں رکھتے ہیں وہ شان اتم

فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا ❖ يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ
آفتاب فضل ہیں وہ، سب ستارے انبیاء ۔ کرتے ہیں ظلمت میں ظاہر سب پر انوار کرم

حَتّٰى اِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ هُدَا ❖ هَا الْعَالَمِيْنَ وَ اَحْيَتْ سَائِرَ الْاُمَمِ
ہوگیا خورشید طالع اور ہوا روشن جہاں ۔ آپ کے نور ہدایت سے ہوئیں زندہ امم

اَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهٗ خُلُقٌ ❖ بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ
کیا عظیم الخلق صورت ہے مزین خلق سے ۔ حسن صورت مشتمل ہے خندہ روئی سے بہم

كَالزَّهْرِ فِيْ تَرَفٍ وَّالْبَدْرِ فِيْ شَرَفٍ ❖ وَالْبَحْرِ فِيْ كَرَمٍ وَّالدَّهْرِ فِيْ هِمَمِ
تازگی میں ہیں وہ غنچہ اور شرف میں مثل بدر ۔ دہر میں ہمت میں اور بخشش میں دریائے کرم

كَاَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِيْ صَدَفٍ ❖ مِنْ مَّعْدَنَيْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَ مُبْتَسَمِ
ہیں وہ دندان مبارک مثل موتی سیپ میں ۔ معدن نطق و تبسم ہے وہ دہن محترم

لَا طِيْبَ يَعْدِلُ تُرْباً ضَمَّ اَعْظُمَهٗ ❖ طُوْبٰى لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَ مُلْتَثِمِ
ہے وہ خوش قسمت جو سونگھے اور بوسہ دے اسے ۔ اے خوشا خوشبوئے خاک تربت شاہ امم

بُشْریٰ لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا ❖ مِنَ الْعِنَایَةِ رُکْناً غَیْرَ مُنْهَدَمٖ

اے مسلمانو! یہ خوش خبری ہے اپنے واسطے ❖ اک ستوں ایسا ملا مضبوط از فضل و کرم

لَمَّا دَعَا اللّٰهُ دَاعِیْنَا لِطَاعَتِهٖ ❖ بِاَکْرَمِ الرُّسُلِ کُنَّا اَکْرَمَ الْاُمَمِ

جب کہ ان کو حق نے خود خیر الرسل فرما دیا ❖ طاعت حق کے سبب ہم ہوگئے خیر الامم

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُبِهٖ ❖ سِوَاکَ عِنْدَ حَلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

اے مکرم تر جہاں سے جز ترے میرا ہے کون ❖ حادثات عام میں جب گھیرلیں رنج و الم

وَلَنْ یَّضِیْقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاهُکَ بِیْ ❖ اِذِ الْکَرِیْمُ تَجَلّٰی بِاسْمِ مُنْتَقِمٖ

کم نہ ہوگا آپ کا رتبہ شفاعت سے مری ❖ جلوہ گر جب ہو بہ اسم منتقم وہ ذی کرم

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ الدُّنْیَا وَ ضَرَّتَهَا ❖ وَ مِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَ الْقَلَمٖ

کیوں کہ دنیا اور عقبیٰ آپ کی بخشش سے ہیں ❖ اور علوم باطنی سے آپ کے لوح و قلم

یَا نَفْسِ لَا تَقْنَطِیْ مِنْ ذِلَّةٍ عَظُمَتْ ❖ اِنَّ الْکَبَائِرَ فِی الْغُفْرَانِ کَاللَّمَمٖ

یوں تو عصیاں ہیں بہت اے نفس مت مایوس ہو ❖ سامنے بخشش کے بے شک ہیں یہ ادنی اور کم

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّیْ حِیْنَ یَقْسِمُهَا ❖ تَاْتِیْ عَلٰی حَسْبِ الْعِصْیَانِ فِی الْقِسَمٖ

رحمت حق ہوگی جب تقسیم مجھ کو ہے امید ❖ میرے عصیاں سے سوا ہوگا مرے رب کا کرم

یَا رَبِّ فَاجْعَلْ رَجَائِیْ غَیْرَ مُنْعَکِسٍ ❖ لَدَیْکَ وَ اجْعَلْ حِسَابِیْ غَیْرَ مُنْخَرِمٖ

میرے رب امید کو میری نہ رد فرمایئے ❖ تیری رحمت پر بھروسا ہے نہ کر تو کالعدم

وَالْطُفْ بِعَبْدِکَ فِی الدَّارَیْنِ اِنَّ لَهٗ ❖ صَبْرًا مَتٰی تَدْعُهُ الْاَهْوَالُ یَنْهَزِمٖ

لطف فرمادو جہاں میں اپنے بندہ پر کریم ❖ سختیوں میں ہے بہت بے صبر با رنج و الم

وَائْذَنْ لِّسُحْبِ صَلَاةٍ مِّنْکَ دَائِمَةٍ ❖ عَلَی النَّبِیِّ بِمُنْهَلٍ وَّ مُنْسَجِمٖ

ابر رحمت کو ترے دے حکم تا برسائے وہ ❖ تا ابد اپنے نبی پر رحمت و فضل و کرم

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ ؓ وَ عَنْ عُمَرٍ ؓ ❖ عَنْ عُثْمَانَ ؓ وَ عَنْ عَلِیٍّ ؓ ذَوِی الْکَرَمٖ

اے خدا راضی ہو بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ سے ❖ اور علیؓ مرتضیٰ سے تھے جو اصحاب کرمؓ

وَالْاٰلِ وَ الصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِیْنَ لَهُمْ
آل پر اصحاب پر اور تابعین پاک پر

اَهْلِ التُّقٰی وَ النُّقٰی وَ الْحِلْمِ وَ الْکَرَمِ
صاحب تقویٰ پہ اور جو ہیں حلیم و ذی کرم

بادِ صبا سے خطاب

مسند الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ ابن حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

فَیَا رِیْحَ الصَّبَا عَطْفًا وَّرِفْقًا ❖ اِلٰی ذَاکَ الْحِمٰی بِلِّغْ سَلَامِيْ
اے باد صبا! از راہ لطف و کرم — میرے اس حامی و پشتیبان تک میرا سلام پہنچادے

وَاِنْ جُرْتُمْ عَلَیَّ فَلِيْ غَیَاثٌ ❖ بِبَابِ الْمُصْطَفٰی خَیْرِ الْاَنَامِ
اے لوگو! اگر تم نے مجھ پر جور وستم کیا تو میرا فریاد رس موجود ہے — بارگاہ مصطفیٰ کی صورت میں، جو ساری دنیا سے اچھے ہیں

اِلَیْهِ تَوَجُّهِيْ وَلَهٗ اسْتِنَادِيْ ❖ وَفِیْهِ مَطَامِعِيْ وَ بِهٖ اعْتِصَامِيْ
انہیں کی طرف میری توجہ ہے اور انہیں پر میرا اعتماد — انہیں کی ذات میری آرزوؤں کا مرکز ہے، میں نے انہیں کا دامن تھاما ہے

اَجِرْنِيْ سَیِّدِيْ مِنْ ضَیْمِ سُقْمٍ ❖ اَشَدُّ عَلَیَّ مِنْ وَّقْعِ الْحُسَامِ
مجھے نجات دلوایئے میرے آقا، بیماری کے ظلم سے — جو مجھ پر تلوار کی ضرب سے بھی زیادہ شدید ہے

وَذِکْرُکَ سَیِّدِيْ حِرْزِيْ وَحِصْنِيْ ❖ اُتِیهُ بِهٖ عَلَی الْجَیْشِ اللَّهَامِ
اور آپ کا تذکرہ، میرے سرکار! حرز جان ہے اور میرا قلعہ — اسی سے میں بڑے بڑے لشکروں پر ہلاکت برساؤں گا

مَوَاهِبُکَ الَّتِيْ لَانَقْصَ فِیْهَا ❖ بِهَا رُبِّیْتَ مِنْ قَبْلِ الْفِطَامِ
آپ پر جو عطایائے ربانی ہوئے ان میں کوئی کمی نہیں — انہیں سے آپ کی پرورش و تربیت بچپن سے ہوئی تھی

فَقَدْ اُعْطِیْتَ مَالَمْ یُعْطَ خَلْقٌ
آپ کو وہ عطا کیا گیا جو کسی مخلوق کو بھی عطا نہیں کیا گیا

عَلَیْکَ صَلَاۃُ رَبِّکَ بِالسَّلَامِ
آپ پر، آپ کے پرودگار کی طرف سے رحمتیں ہوں سلام کے ساتھ

❍❖❍

ذوالمکارم، احمد ﷺ

از : استاذ الاساتذہ حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ، صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند

یَا رَبِّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ ❖ یٰسٓ وَ طٰہٰ ذِی الْمَکَارِمِ اَحْمَدٖ

اے رب محمد ﷺ و احمد ﷺ و یٰس و طٰہٰ پر درود و رحمتیں نازل فرما جو اخلاق کریمانہ میں بے نظیر ہیں

بِاَبِیْ وَ اُمِّیْ ذَا الرَّسُوْلَ الْاَکْرَمَ ❖ نَفْسِیْ الْفِدَاءُ وَکُلَّ مَا مَلَکَتْ یَدِیْ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر میری جان، میرا سب مال اور میرے ماں باپ فدا ہوں

اَنْتَ الْکَرِیْمُ رَؤُوْفُنَا وَرَحِیْمُنَا ❖ یَا سَیِّدِیْ یَا سَیِّدِیْ یَا سَیِّدِیْ

آپ ﷺ ہی کریم ہم پر سب سے زیادہ شفیق اور مہربان ہیں اے میرے سردار ﷺ اے میرے آقا ﷺ، اے میرے سردار ﷺ

فَبِحُبِّہٖ اَرْجُوْ النَّعِیْمَ بِجَنَّۃٍ ❖ وَ حُظِیْتُ فِی الدُّنْیَا بِعَیْشٍ اَرْغَدٖ

آپ ﷺ ہی کی محبت کی برکت سے میں جنت کی نعمتوں کا امیدوار ہوں، اور اسی محبت سے اس دنیا میں آرام کی زندگی مجھے عطا کی گئی ہے

فِیْ فَرْحَۃٍ مِّنْ حُبِّہٖ وَ مَسَرَّۃٍ

اللہ تعالیٰ نے جس طرح مجھے اس دنیا میں خوش و خرم رکھا اسی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مجھے آپ ﷺ کی محبت کی وجہ سے

لَا زِلْتُ مُذْ اُدْعٰی بِاسْمِ مُحَمَّدٖ

ہمیشہ کے لئے خوش و خرم رکھے جب کہ مجھے محمد ﷺ کے نام سے پکارا جائے

(محمد یعقوب نام ہے جس کا عظیم جز محمد ﷺ ہے)

سیّدُ السادات،فخرُ الانبیاء ﷺ

از : حضرت مولانا حبیب الرحمٰن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ، سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند

سَیِّدُ السَّادَاتِ فَخرُ الْاَنْبِیَاءِ ❖ مُکْمِلُ التَّوحِیدِ مَحَّاءُ الْمِلَلِ

فخرالانبیاء سارے نبیوں سے بڑے ہیں، توحید کو کامل کرنے والے اور تمام ادیان باطلہ کو مٹانے والے ہیں

اَلْمُصْطَفٰی وَ الْمُجْتَبٰی خَیْرُ الْوَرٰی ❖ مَنْجَاءُ الْمَکْرُوْبِ مِفْتَاحُ الْعَضَلِ

محمد مصطفیٰ ﷺ تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہیں، آپ ﷺ غمگین کے لئے جائے پناہ اور مشکلات کو حل کرنے والے ہیں

سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ مِصْبَاحُ الدُّجٰی ❖ اَوَّلُ الْمَخْلُوْقِ فِیْ عِلْمِ الْاَزَلِ

وہ دونوں جہاں کے سردار اور تاریکی (گمراہی) کے لئے چراغ (ہدایت) ہیں، اللہ کے علم ازلی میں سب سے اوّل آپ ﷺ ہی پیدا ہوئے ہیں

وَجْهُهٗ کَالْبَدْرِ اَوْ شَمْسُ الضُّحٰی ❖ صَدْرُهٗ مِشْکٰوۃُ اَنْوَارِ الرُّسُلِ

آپ ﷺ کا رُخِ انور چودھویں کے چاند یا آفتاب چاشت کی طرح ہے اور آپ ﷺ کا سینہ انبیائے مرسلین کے انوار کے لئے طاق ہے

مَنْهَلٌ عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ ❖ جُوْدُهُ الْمُرْوِیْ بِنَهْلٍ وَّعَلَلٍ

آپ ﷺ شیریں تسکین بخش اور خوش گوار چشمہ ہیں، آپ ﷺ کی سخاوت سیراب کرنے والی ہے پہلی مرتبہ پینے میں بھی اور دوسری مرتبہ بھی

نَشْرُهٗ مِسْکٌ ذَکِیٌّ فَائِحٌ ❖ تَعْطُرُ الْاَکْوَانُ مِنْهُ اِذْ رَفَلَ

آپ ﷺ کی خوشبو اس مشک کی طرح ہے جس کی خوشبو نہایت تیز اور بھڑک رہی ہو، جب یہ خوشبو پھیلتی ہے تو سارا عالم اس سے مہک اٹھتا ہے

مَا مَشٰی اِلَّا وَ مِنْ هَیْبِ الشَّذٰی ❖ یَعْرِفُ الْمُشْتَاقُ اَیْنَ الْمُرْتَحِلُ

آپ ﷺ جس راستے پر بھی چلتے تھے خوشبو کی مہک سے مشتاقِ زیارت یہ سمجھ لیتا تھا کہ کس طرف آپ کا جانا ہوا ہے

اَطْیَبُ الطِّیْبِ لَهُمْ فِیْ عِرْسِهِمْ ❖ عِرْقٌ مِّنْ جِسْمِهِ الْاَذْکٰی نَسَلَ

صحابہؓ کے یہاں سب سے عمدہ خوشبو جو شادی وغیرہ تقریبات میں مستعمل ہوتی تھی آپ ﷺ کے جسم اطہر سے بہا ہوا پسینہ ہوتا تھا

کَفُّهٗ شَثْنٌ حَرِیْرٌ نَاعِمٌ ❖ مَسُّهَا یَکْفِیْ مُعَانَاۃَ الْعِلَلِ

آپ ﷺ کی ہتھیلی گداز اور ریشم کی طرح نرم تھی، بیمار کی بیماریوں کی تکلیف اٹھانے کا کافی علاج یہی تھا کہ مریض کے بدن کو آپ ﷺ کی ہتھیلی لگ جائے

کُلَّمَا مَسَّ لِشَاۃٍ ضَرْعُهَا ❖ عَادَ فِیْهِ الدَّرُّ مِنْهُ وَاحْتَفَلَ

جب آپ ﷺ بکری کے تھن پر ہاتھ پھیر دیتے تھے تو اس میں اس کا دودھ لوٹ آتا تھا اور تھن دودھ سے بھر جاتے تھے

رَحْمَۃٌ لِّلْخَلْقِ مُهْدَاۃٌ لَهُمْ ❖ تَشْمَلُ الْکُلَّ عَلٰی قَدْرِ الْعَمَلِ

آپ ﷺ تمام مخلوق کے لئے رحمت اور ان کے لیے باعثِ ہدایت بنا کر بھیجے گئے ہیں اور یہ رحمت تمام مخلوق کو ہر ایک کے عمل کے موافق شامل ہے

نبی الوریٰ ﷺ، سیدالانبیاء ﷺ

امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ، شیخ الحدیث دارالعلوم دیو بند

شَفِيعٌ مُطَاعٌ نَبِيٌّ كَرِيمٌ ❖ قَسِيمٌ جَسِيمٌ بَسِيمٌ وَسِيمٌ

آپ ﷺ شفاعت کرنے والے ہیں، آپ ﷺ کی اطاعت فرض ہے، آپ ﷺ اللہ کے نبی اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکرم ہیں، آپ ﷺ خوب صورت، خوش قامت، تبسم فرمانے والے اور صاحب جمال ہیں

شَفِيعُ الْأَنَامِ مُطَاعُ الْمُقَامِ ❖ كَرِيمُ الْكِرَامِ نَبِيُّ الْأَنِيمِ

آپ ﷺ مخلوق کی شفاعت کرنے والے ہیں، آپ ﷺ کا مقام یہ ہے کہ سب آپ ﷺ کی اطاعت کریں، آپ ﷺ سب سے زیادہ معزز مکرم ہیں، آپ ﷺ تمام مخلوقات کے نبی ﷺ ہیں

اَسِيلٌ رَسِيلٌ كَحِيلٌ جَمِيلٌ ❖ صَبِيحٌ مَلِيحٌ مَطِيبُ الشَّمِيمُ

آپ ﷺ کا بدن مبارک نرم ہے، آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ سرگیں آنکھوں والے اور صاحب جمال آپ ﷺ نہایت خوبصورت ہیں۔ آپ ﷺ عمدہ خوشبو والے ہیں۔ (آپ ﷺ کے جسم اطہر سے بہت زیادہ خوشبو آتی تھی)

مُفَاضُ الْجَبِينِ كَبَدْرٍ مُّبِينٍ ❖ بَثَغْرٍ بَّسِيمٍ كَدُرٍّ يَّتِيمٍ

آپ ﷺ کی مبارک پیشانی چودھویں کے چاند کی طرح کشادہ (اور روشن) ہے۔ آپ ﷺ تبسم فرمانے والے ہیں۔ ان (مبارک) دانتوں سے جو در یتیم کی مانند ہیں

رَسُولٌ وَصُولٌ وَلِيٌّ حَفِيٌّ ❖ اَمِينٌ مَكِينٌ عَزِيزٌ عَظِيمٌ

آپ ﷺ اللہ کے رسول، بہت عطا فرمانے والے، مدد گار اور بہت علم رکھنے والے ہیں۔ آپ ﷺ امین، اللہ کے ہاں مقام (بلند مرتبہ) عزت والے اور بڑی بلند شان رکھنے والے ہیں

صَدُوقٌ فَرُوقٌ فَصِيحٌ نَصِيحٌ ❖ عَرُوفٌ عَطُوفٌ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ

آپ ﷺ نہایت ہی سچے، حق وباطل میں فرق کرنے والے، فصیح اور مخلوق کے انتہائی خیر خواہ آپ ﷺ بہت جاننے والے شفقت فرمانے والے (مومنوں پر) نہایت مہربان اور ان پر رحم کرنے والے ہیں

شَفِيقٌ رَقِيقٌ خَلِيقٌ طَلِيقٌ ❖ صَفُوحٌ نَصُوحٌ عَفُوٌّ حَلِيمٌ

آپ ﷺ شفیق، نرم دل، صاحب اخلاق، خندہ رو، کریم، خیر خواہ معاف کرنے والے اور حلیم ہیں

مُجِيبٌ مُنِيبٌ نَقِيبٌ نَجِيبٌ ❖ حَسِيبٌ نَسِيبٌ وَ نُورٌ قَدِيمٌ

آپ ﷺ بات کو قبول کرنے والے، اللہ کی طرف متوجہ رہنے والے، سردار اور شریف الاصل (آپ ﷺ کا قول وفعل قابل تعریف ہے) آپ ﷺ خاندانی شرافت والے اور صاحب نسبت ہیں اور آپ ﷺ کا نور سب سے پہلے ظاہر ہوا

بَشِيرٌ نَذِيرٌ سِرَاجٌ مُنِيرٌ ❖ خَبِيرٌ بَصِيرٌ دَلِيلٌ عَلِيمٌ

آپ ﷺ خوش خبری دینے والے، انجام سے ڈرانے والے ہیں اور روشن چراغ ہیں۔ آپ ﷺ سب سے زیادہ باخبر، نور فراست رکھنے والے، دلیل ورہنما اور (اللہ کے بعد) سب سے زیادہ علم والے ہیں

دَلِیلٌ وَهَادٍ سَبِیلُ الرَّشَادِ ❖ وَخَیرُ الْعِبَادِ ثِمَالُ الْعَدِیمُ

آپ ﷺ دلیل و رہنما اور صراط مستقیم کی رہنمائی کرنے والے ہیں، آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے ہیں، مفلسوں کے غم خوار اور غریبوں کے فریادرس ہیں

تَقِیٌّ نَقِیٌّ صَفِیٌّ وَفِیٌّ ❖ وَجِیهٌ نَبِیهٌ مُبِینٌ حَکِیمُ

آپ ﷺ تقوی والے، انتہائی صاف اور ستھرے، برگزیدہ اور پورا حق دینے والے ہیں، آپ ﷺ اللہ کے ہاں صاحب وجاہت اور بلند شان والے ہیں، آپ حق کے ظاہر کرنے والے اور صاحب حکمت ہیں

هُدیٰ مُقْتَدیٰ مُصْطَفَی الْاَصْفِیَاءِ ❖ صَبُورٌ شَکُورٌ مُقَفٍّ مُقِیمُ

آپ ﷺ عظیم الشان ہادی اور مقتدا اور نہایت برگزیدہ ہیں، آپ ﷺ نہایت صبر و تحمل کرنے والے اور نہایت قدردان ہیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ بنایا جائے گا، آپ ﷺ سیدھے راستے پر چلانے والے ہیں

وَ مُزَّمِّلٌ ثُمَّ مُدَّثِّرٌ ❖ سَعِیدٌ رَشِیدٌ خَلِیلٌ کَلِیمُ

آپ ﷺ مزمل (کپڑے میں لپٹنے والے) آپ ﷺ مدثر (لحاف میں لپٹنے والے) ہیں، آپ ﷺ صاحب سعادت صاحب رشد وہدایت، خلیل اور کلیم ہیں

عَفِیفٌ حَنِیفٌ حَبِیبٌ خَطِیبٌ ❖ هُوَ الْقُدْوَةُ الْاُسْوَةُ الْمُسْتَقِیمُ

آپ ﷺ انتہائی پاک دامن آپ ﷺ یک اللہ کے ہو رہنے والے ہیں، آپ ﷺ حبیب خدا اور خطیب الانبیاء ہیں، آپ ﷺ ہی بہترین نمونہ ہیں، آپ ﷺ ہی کی اقتداء کرنی چاہیے

نَبِیُّ النَّبِیّٖنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ ❖ وَطٰهٰ وَیٰسٓ فَیْضٌ عَمِیمُ

آپ ﷺ نبیوں کے نبی ﷺ اور رسولوں کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ طٰہٰ بھی ہیں اور یٰسین بھی اور آپ کا فیض بہت عام ہے

نَبِیُّ الْوَرٰی سَیِّدُ الْاَنْبِیَاءِ ❖ نَجِیُّ الْاِلٰهِ جَلِیلٌ فَخِیمُ

آپ ﷺ ساری مخلوقات کے نبی اور تمام انبیاء کے سردار ہیں، آپ ﷺ اللہ سے مناجات کرتے ہیں، بڑے باعظمت اور بڑی شان والے ہیں

اِمَامُ الْهُدیٰ رَحْمَةُ الْعَالَمِیْن ❖ غِیَاثُ الْوَرٰی مُسْتَغَاثُ الْهَضِیمُ

آپ ﷺ ہدایت کے امام اور تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں، آپ ﷺ مخلوق کے فریاد رس اور مظلوم کی فریاد سننے والے ہیں

اَحِیدٌ وَحِیدٌ مَجِیدٌ حَمِیدٌ ❖ وَخَیرُ الْبَرَایَا بِفَضْلٍ جَسِیمُ

آپ ﷺ تمام مخلوقات میں بے مثال ہیں، بزرگ اور قابل تعریف ہیں، آپ ﷺ اللہ کی ساری مخلوقات میں سب سے بہتر ہیں، اور آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل ہے

وَاَسْرٰی بِهٖ رَبُّهٗ فِی السَّمَاءِ ❖ کَنُوْرٍ تَجَلّٰی بِلَیْلٍ بَهِیمُ

آپ ﷺ کے رب نے راتوں رات آپ ﷺ کو معراج کا شرف بخشا، ایسے جیسے کہ اندھیری رات میں نور چمک رہا ہو

وَاٰتَاهُ مَا شَاءَهٗ مِنْ عُلٰی ❖ وَاَوْحٰی اِلَیْهِ بِوَحْیٍ رَقِیمُ

اللہ نے جو بلند مراتب چاہے آپ کو عطا کردیئے اور آپ ﷺ کی طرف ایسی وحی کی جو لکھی جاتی ہے

وَاَکْرَمَ بِشَانٍ سَنِیٍّ بَهِیٍّ ❖ وَعِزٍّ عَزِیزٍ وَجَاهٍ قَوِیمُ

آپ ﷺ کی شان، عزت وعظمت اور جمال کا کیا کہنا اور کس قدر غالب ہے عزت آپ ﷺ کی اور کتنا شاندار اور بلند ہے مقام آپ ﷺ کا

فَیَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ ❖ مَتٰی فَاحَ طِیْبٌ وَوَافٰی نَسِیمُ

سوائے میرے رب! آپ ﷺ پر (ہمیشہ) درود اور سلام بھیجئے جب تک خوشبو مہکتی رہے اور باد صبا چلتی ہے

وَاَنْ عَافِنِی وَاعْفُنِی مِنْ اَثَامٍ ❖ اِلٰهِی بِجَاهِ النَّبِیِّ الْکَرِیمُ

اے اللہ مجھے رسول کریم ﷺ کے طفیل عافیت بخش اور میرے گناہ معاف کردے

محمد سید الکونین ﷺ

حضرت مولانا عبدالرحمٰن سیوہاروی، رکن مجلس علماء بھوپال، فاضل قدیم مدرسہ شاہی مرادآباد

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ مِنْ بَشَرٍ ❖ سَمَا عُلُوّاً عَلٰی جِنٍّ وَاَمْلَاکٖ

جن کا نام پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے سردار ہر دو جہاں، بشر میں سے تمام جن اور ملائکہ پر فوقیت لے گئے

حَبِیْبُ رَبِّ الْوَرٰی وَالْعَرْشُ مَوْطِءُ ہٗ ❖ اَسْرٰی بِہٖ اللّٰہُ لَیْلاً فَوْقَ اَفْلَاکٖ

خداوند عالم کے پیارے اور عرش آپ کے زیر قدم، اللہ تعالیٰ نے آپ کو رات میں بالائے آسمان کی سیر کرائی

دَنَا مِنَ اللّٰہِ فِیْ مِعْرَاجِہٖ وَرَأٰی ❖ بِالْعَیْنِ مَا جَلَّ عَنْ فَھْمٍ وَاِدْرَاکٖ

معراج میں جناب کو قرب خداوندی حاصل ہوا اور آنکھوں سے جو دیکھا وہ فہم وادراک میں نہیں آسکتا ہے

وَحَازَ غَایَۃَ قُرْبٍ لاَ وَرَاءَ لَھَا ❖ قَدْ حَارَ فِیْ دَرْکِھَا اِدْرَاکُ دَرَّاکٖ

جناب کو غایت قرب حاصل ہوا کہ اس کے بعد کوئی درجہ نہیں ہے اور اس کے ادراک میں عقل حیران ہے

دَعَا اِلیٰ مِلَّۃِ التَّوْحِیْدِ خَالِصَۃً ❖ وَالنَّاسُ کَانُوْا عَلٰی جَھْلٍ وَاِشْرَاکٖ

جناب نے سب کو خالص دین توحید کی دعوت دی جس وقت سب آدمی جہل وشرک میں مبتلا تھے

شَفَاھُمْ مِنْ سِقَامِ الشِّرْکِ مُجْتَھِداً ❖ حِزْبُ الشَّیَاطِیْنِ قَدْ ھَمُّوْا بِاِھْلَاکٖ

جناب نے پوری جد و جہد سے ان مشرکین کو مرض شرک سے شفا بخشی، گروہ شیاطین نے تو ہلاک کرنے کا قصد کرہی لیا تھا

وَعَالَجَ الْجَاحِدِیْنَ اللُّدَّ اَجْمَعَھُمْ ❖ بِحَدِّ سَیْفٍ لِاَھْلِ الشِّرْکِ بَتَّاکٖ

اور جناب نے منکرین جھگڑالوؤں کا علاج تلوار آبدار کشندہ کفار سے فرمایا

وَمُشْکِلُ الْاَمْرِ بِالتِّبْیَانِ اَوْضَحَہٗ ❖ لَمْ یَبْقَ مَوْضِعُ تَشْکِیْکٍ لِشَکَّاکٖ

مبہم بات کو جناب نے خوش بیانی سے خوب واضح فرمادیا ذرا بھی گنجائش وموقع شک اہل شک کیلئے نہیں رہا

مَحَا حَنَادِسَ کُفْرٍ نُوْرُ جَبْھَتِہٖ ❖ کَطَلْعَۃِ الشَّمْسِ تَمْحُوْ کُلَّ اَحْلَاکٖ

آپؐ کے نورِ انور نے کفر کی سیاہی اس طرح مٹادی جیسے کہ طلوع آفتاب اندھیری زائل کردیتا ہے

اَکْرِمْ بِذِیْ کَرَمٍ لِلذَّنْبِ مُغْتَفِرٍ ❖ بِالْفَقْرِ مُفْتَخِرٍ تَاجٍ لِاَ مُلَاکٖ

کیسے کچھ صاحب کرم ہیں گناہ کو معاف فرمادینے والے درویشی پر فخر وناز کرنے والے بادشاہوں کے سر تاج

غَلَّابِ مَعْرَکَۃٍ رَغَّابِ آخِرَۃٍ ❖ لِحُسْنِ زَھْرَۃِ ھٰذِی الدَّارِ تَرَّاکٖ

معرکہ آرائی میں زبر دست غلبہ والے، اور آخرت کی طرف نہایت درجہ راغب، اور اس دنیا کی زیب و زینت سے قطعی بیزار

رَجَاءِ مُسْتَشْفِعٍ عَاصٍ اَخِیْ اَمَلٍ ❖ نَجَاۃِ مُسْتَضْعَفٍ حَیْرَانَ ھَوَّاکٖ

گنہگار امیدوار طالبِ شفاعت کی امید، حیران و رسوا و قریبِ ہلاک کے لئے نجات

فَلاَ تَمُوتَنَّ اِلَّا فِیْ مَدِیْنَتِہٖ ❖ وَھٰاھُوَ الْفَوْزُ یَا بُشْریٰ لِعُقْبَاکٖ
جہاں تک ہوسکے اے نفس ! مدینہ منورہ ہی میں مرنا اور یہ تیرے حسن خاتمہ کے لئے خوشخبری ہے
ثُمَّ ارْجِعَنْ اِلٰی الْخَلَّاقِ رَاضِیَۃً ❖ مَرْضِیَّۃً وَجِنَانُ الْخُلْدِ مَثْوَاکٖ
پھر اپنے خالق کی جناب میں خوش و خرم لوٹ جا اور بہشت بریں تیرا مقام ہے
اَھْدِیْ الصَّلٰوۃَ دَوَاماً وَالسَّلَامَ اِلَی ❖ مَوْلیٰ الْاَنَامِ وَمَوْلَانَا وَمَوْلَاکٖ
ہدیہ درود و سلام ہمیشہ اپنے مولی اور ہم سب کے مولی اور سارے عالم کے مولی یعنی حضورﷺ پر بھیجتا رہ

حب رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم

حضرت مولانا عبدالرحمٰن سیوہارویؒ، رکن مجلس علماء بھوپال، فاضل قدیم مدرسہ شاہی مرادآباد

اَبْرِءْ اِلٰی کُلِّ حُبٍّ مِنْ مَحَبَّتِہٖ ❖ وَثِقْ بِحُبِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاتَّکِلٖ
ہر محبوب کی محبت سے بیزار ہوجا اورجناب پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر تکیہ اور بھروسہ کرلے
ھُوَ الَّذِیْ حُبُّہُ فَوْزٌ وَمَکْرَمَۃٌ ❖ ھُوَ الَّذِیْ حُبُّہُ الْاِیْمَانُ فَاکْتَمِلٖ
وہ ذات پاک جن کی محبت کامیابی اورباعث عزت اورجن کی محبت داخل ایمان ہے پس اپنے ایمان کی تکمیل کرلے۔
وَحُبُّہُ الْعُرْوَۃُ الْوُثْقیٰ لِمُعْتَصِمٍ ❖ وَلَا انْفِصَامَ لِحَبْلٍ مِنْہُ مُتَّصِلٖ
اوران کی محبت بچاؤ چاہنے والے کے لئے مضبوط رسی ہے اور یہ علاقہ جناب کا کبھی نہیں (ٹوٹ) سکتا
یَاحَبَّذَا حُبُّہُ اُنْسٌ لِمُنْفَرِدٍ ❖ ذُخْرٌ لِمُدَّخِرٍ زَادٌ لِمُنْتَقِلٖ
واہ واہ جناب کی محبت تنہا کے لئے دلچسپی ہے اور عاقبت کا ذخیرہ اورمسافر کا توشہ
تَھْدِیْ اِلٰی خَالِصِ التَّقْویٰ مُحَبَّتُہٗ ❖ فَاسْتَصْحِبِ الزَّادَ مِنْ تَقْوَاکَ وَارْتَحِلٖ
آپ کی محبت خالص تقوی کی طرف لیجاتی ہے پس توشہ تقوی ہمراہ لیکر روانہ ہوجا
اِنْ کُنْتَ اَحْبَبْتَہُ حَقًّا تَکُنْ مَعَہٗ ❖ تَطْوِیْ الطَّرِیْقَ بِلَا کَبْوٍ وَلَا زَلَلٖ
اگر واقعی جناب سے محبت رکھتا تھا تو ان کے ہمراہ ہوگا اور راہ طے کرنے میں نہ گرے گا اور نہ ٹھوکر کھائیگا
اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ اُشْکُرْ لِقَائِلِہٖ ❖ وَذَاکَ وَعْدٌ بِلَا خُلْفٍ وَلَا خَطَلٖ
(آدمی جس سے محبت رکھتا ہے اس کے ہمراہ ہے) اس جملہ کے فرمانے والے کا شکریہ ادا کر، اس وعدہ میں کچھ خلاف نہیں ہوسکتا
اُحِبُّہُ وَلِذَا اَرْجُوْ شَفَاعَتَہٗ ❖ اِنَّ الْمُحِبَّ مِنَ الْمَحْبُوْبِ فِیْ اَمَلٖ
میں تو جناب سے محبت رکھتا ہوں اور اسی واسطے امیدوارِ شفاعت ہوں محبّ کومحبوب سے امید ہوتی ہے

وَالْحُبُّ يُوصِلُنِیْ فِیْ يَوْمِ آخِرَةٍ ❖ اِلَی الْحَبِيْبِ فَيلِيْنِیْ وَيَشْفَعُ لِیْ

اور یہ محبت روز آخرت مجھ کو حضور تک پہونچا دیگی وہ میری تسلی فرمادینگے اور شفاعت کرینگے

فَهٰذِهٖ عُدَّتِیْ اَعْدَدْتُهَا لِغَدٍ ❖ وَذُخْرَتِیْ لِمَقَامِ الْخَوْفِ وَالْوَجَلِ

فردائے قیامت کے لئے میں نے تو یہ ساز وسامان تیارکیا ہے اور خوف وڈر کے موقع کی یہی جمع پونجی ہے

شُغْلُ الصَّلٰوةِ عَلَيْهِ وَالسَّلَامِ كَفٰی ❖ فَبَارَكَ اللّٰهُ لِیْ فِیْ ذٰلِكَ الشُّغُلِ

درودو سلام کا شغل کافی وافی ہے پس اللہ تعالی اس شغل میں برکت عطا فرماوے

بَلِّغْ صَلٰوتِیْ وَتَسْلِيْمِیْ فَعَلْتُهُمَا ❖ اِلٰی حَبِيْبِكَ يَا مَوْلَایَ مِنْ قِبَلِیْ

اے میرے پیارے مولی میرا درود اور سلام جو کچھ معمول ہے اس کو اپنے پیارے رسول ﷺ تک میری طرف سے اسے پہونچادے

صَادُ الصَّلٰوةِ عَلَيْهِ فِیْ صَحَائِفِهَا ❖ تَحْكِیْ عُيُوْنَ ذَوَاتِ الْاَعْيُنِ النُّجُلِ

لفظ صلوۃ میں حرف ص اوراق درود شریف میں خوبصورت بڑی بڑی آنکھوں کے مشابہ ہے

سِيْنُ السَّلَامِ لَهَا الْاَسْنَانُ بَاسِمَةٍ ❖ فَاَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّ السِّيْنِ لِلْقُبُلِ

لفظ سلام کا سین اپنے دندانوں سے تبسم فرمارہا اللہ تعالی اسکے دندانوں کو بوسہ کے لئے خنداں رکھے

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ❖ عَلٰی نَبِيِّكَ طٰهٰ سَيِّدِ الرُّسُلِ

اے پروردگار اپنے طہ، سردارِ انبیا صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ ہمیشہ درود وسلام بھیجتا رہ

شوقِ زیارت مدینہ منورہ وطیبہ طیّبہ زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً

از: حضرت مولانا عبدالرحمٰن سیوہاروی، رکن مجلس علماء بھوپال، فاضل قدیم مدرسہ شاہی مرادآباد

اَيَا نَسِيْمَ الصَّبَا مِنْ اَيْنَ مَسْرَاكِ ❖ اَفَاقَ مُضْنَی الْهَوٰی شَيْئًا بِرَيَّاكِ

اے بادِ سحری تو کہاں سے چل کر آئی ہے تیری خوشبو سے تو بیمار صحت کو افاقہ معلوم ہوتا ہے

مِنْ اَیِّ رَوْضِ الْحِمٰی قَدْ جِئْتِ عَاطِرَةً ❖ مِنْ اَیِّ وَادِی النَّقَا قَدْ طَابَ مَجْرَاكِ

کس خاص علاقہ کے باغیچہ سے تو خوشبوؤں میں بس کر آئی ہے اور ریگستان کی کون سی وادی سے تو روانہ ہوئی

اَهْدَيْتِ طِيْبًا اِلٰی مُشْتَاقِهٖ سَحَرًا ❖ وَنَفْحَةُ الطِّيْبِ مِنْ اَسْنٰی هَدَايَاكِ

تو نے بوقت سحر خوشبو کا تحفہ اس کے مشتاق کو پہونچایا اور خوشبو کی مہک تو تیری عمدہ تحفوں میں سے ہے

نَفَخْتِ رُوْحًا بِجِسْمٍ لَا حَرَاكَ بِهٖ ❖ اَبْقَيْتِ نَفْسًا اَطَالَ اللّٰهُ بَقْيَاكِ

جسم بے حس و حرکت میں تونے روح پھونک دی ہے اور اک جان بچالی اللہ تعالی تیری عمر دراز کرے

رَوَائِحُ الْاُنسِ مِنْ مَسْرَاکِ قَدْ عَبَقَتْ ❖ فَشَمَّ مِنهَا شَمِيمُ الْبُرءِ مُضْنَاکِ

تیری شب روی سے انس و محبت کی خوشبو مہکی تو تیری بیماری کو آرام و راحت کی بو محسوس ہوئی

لَعَلَّمَا سِرْتِ مِنْ اَرْجَاءِ کَاظِمَةٍ ❖ بِطِيبِ طَيِّبَةٍ اِنَّا قَدْ عَرَفْنَاکِ

شاید تو کاظمہ کے اطراف سے مدینہ منورہ کی خوشبو لے کر چلی ہے ہم پہچان گئے ہیں

وَحُزْتِ اَطْيَبَ طِيبٍ عَرْفُهُ عَبِقٌ ❖ وَزُرْتِ قَبْرَ النَّبِيِّ الطَّيِّبِ الزَّاکِي

عمدہ خوشبو تیرے پاس ہے جس کی خوشبو مہک رہی ہے اور تو نے حضور سرور کائنات ﷺ کی قبر شریف کی زیارت کی ہے

لِلّٰهِ طِيبُ تُرَابٍ ضَمَّ عُنْصُرَهُ ❖ يَفُوحُ مِنْهُ الشَّذَا کَالْعَنْبَرِ الذَّاکِي

اللہ رے خوشبو اس خاک پاک کی جس نے جسم مبارک کو آغوش میں لے رکھا ہے اس سے عنبر سارکی سی خوشبو اڑ رہی ہے

اِنْ نِلْتِ طَيِّبَةً فِي مَسْرَاکِ ثَانِيَةً ❖ فَبَلِّغْهَا سَلَامِي حِينَ تَلْقَاکِ

اگر دوبارہ مدینہ منورہ میں تیرا پہونچنا ہو تو بوقت ملاقات میرا سلام اس کو پہونچا دینا

وَاخْبِرِيهَا اَنَّ فِي بُوفَالٍ مُکْتَئِباً ❖ لَهُ حَنِينٌ اِلَى اِدْرَاکِ لُقْيَاکِ

اور یہ کہہ دینا کہ بھوپال میں اک غمزدہ تیری ملاقات کا بڑا مشتاق ہے

شَوْقُ الْوُصُولِ اِلَى مَغْنَاکِ يَزْعُجُه ❖ يَهُزُّهُ طَرَبٌ مِنْ طِيبِ ذِکْرَاکِ

تیرے شوق زیارت نے اسکو بےچین کر رکھا ہے جب تیرا ذکر ہوتا ہے خوشی کے مارے جھوم جاتا ہے

يَظَلُّ هَيْمَانَ مُشْتَاقاً اِلَى اُحُدٍ ❖ يَبِيتُ حَيْرَانَ فِي اَشْوَاقِ رَضْوَاکِ

دن بھر جبلِ احد کے اشتیاق میں سرگشتہ رہتا ہے اور رات بھر جبل رضوئی کے شوق میں حیران ہے

نَهَارُهُ فِکْرٌ بَلْ لَيْلُهُ سَهَرٌ ❖ مَتَى يَکُونُ لَهُ حَلٌّ بِمَغْنَاکِ

دن فکر میں اور رات بیداری میں گزرتی ہے کب اس کو تیری منزل پاک میں قیام نصیب ہوگا

لَوْلَا الْعَوَائِقُ وَالْاَقْدَارُ تَمْنَعُهُ ❖ لَطَارَ مِنْ اَرْضِ بُوفَالٍ وَوَافَاکِ

اگر اسباب اور تقدیر الٰہی مانع نہ ہوتی تو بھوپال سے اڑ کر اب تک تیرے پاس پہونچ جاتا

يَالَيْتَ فِي فِيکِ مَاوىً هَلْ اَفُوزُ بِهٖ ❖ اَبْغِيکَ مَاوىً وَقَلْبِي فِيهٖ مَاوَاکِ

کاش تیرے اندر میرا قیام ہوتا کیا مجھکو نصیب ہوگا۔ تجھ کو اپنا مقام بنانا چاہتا ہوں اور تیرا مقام میرے دل میں ہے

حَسْبِي ضِيَاءُکِ لَا اَلْوِي اِلَى بَلَدٍ ❖ غَدَاةَ يُسْفِرُ عَنْ نُورِ مُحَيَّاکِ

تیری روشنی مجھکو کافی ہے جس دن تیرا مکھڑا نورانی نمودار ہوگاکسی شہر کی جانب منہ پھیر کر نہ دیکھوں گا

مَنْ فَاهُ بِاسْمِکَ يَا لِلّٰهِ نَکْهَتُهُ ❖ فَفَاحَ مِنْ فِيهِ طِيبٌ حِينَ سَمَّاکِ

جس نے تیرا نام مبارک منہ سے لیا اللہ رے اس کی خوشبوئے دہن جس وقت نام لیا خوشبو اس کے منہ سے اڑنے لگی

وَلَفْظُ طَيْبَةَ مَا اَحْلٰى تَلَفُّظُهُ ❖ وَمَا حَلَاوَتُهُ اِلَّا لِمَغْنَاکِ

لفظ طیبہ کا تلفظ کس قدر شیریں ہے اور یہ شیرینی اس میں تیری ہستی سے آئی ہے

اَبْکِي وَاَشْکُو وَمَالِيَ مَنْ يَسْاَلُنِي ❖ کَمْ حَرُّ دَمْعٍ جَرٰى کَمْ لَوْعَةُ الشَّاکِي

گریہ وشکوہ کررہا ہوں اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے کس قدر گرم آنسو نکل رہے ہیں اور کس قدر شورش اہل شکوہ ہے

فَجَذْوَةٌ مِنْ جَحِيْمٍ كِبْدُ ذِیْ كَمَدٍ ❖ وَقَطْرَةٌ مِنْ حَمِيْمٍ دَمْعَةُ الْبَاكِی
عاشق کا غمگین جگر گویا دوزخ کا انگارہ ہے اور (فراق میں) رونے والے کا آنسو گویا کھولتے ہوئے پانی کا قطرہ ہے

وَالْقَلْبُ يَخْفِقُ فِی الْاَضْلَاعِ مُضْطَرِبًا ❖ كَاَنَّهُ الطَّيْرُ مَحْبُوسًا بِاَشْرَاکٖ
اور دل پہلو میں بیچین و مضطرب ہے گویا پنجرے میں اک طائر بند ہے

حُبُّ الدِّيَارِ اَتیٰ مِنْ حُبِّ سَاكِنِهَا ❖ قَلْبِي لِحُبِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَهْوَاکٖ
دیار محبوب کی الفت ساکن دیار کی محبت سے ہوتی ہے حضور پرنور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے میرا دل تجھ پر فریفتہ ہے

هُوَ الَّذِی جَاءَ بِالْبَيْضَاءِ وَاضِحَةً ❖ مَحَابَا نُوَارِهٖ ظُلْمَاءَ اِشْرَاکٖ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دین روشن خوب واضح لائے اور اپنے انوار سے شرک کی تاریکی بالکل زائل کردی

اَعْمَتْ بَصَائِرَ اَهْوَاءٌ مُفَرَّقَةٌ ❖ فَاَبْصَرَتْ بِهُدَاهُ عَيْنُ اِدْرَاکٖ
خواہشات نفسانی نے دل کی بینائی کو اندھا کردیا تھا جناب والا کی ہدایت سے ادراکِ آنکھ بینا ہوگئی

سِرُّ الْوُجُوْدِ فَلَوْ لَاهُ لَمَا وُجِدَتْ ❖ حَدِيْقَةُ الْكَوْنِ مِنْ اَرْضٍ وَاَفْلَاکٖ
جناب تو خلاصۂ موجودات ہیں اگر جناب والا نہ ہوتے تو یہ باغ زمین و آسمان بھی موجود نہ ہوتا

لَا الْبَرُّ لَا الْبَحْرُ لَا الْاِنْسَانُ قَاطِبَةً ❖ وَمَا سِوَی الْاِنْسِ مِنْ جِنٍّ وَاَمْلَاکٖ
نہ یہ خشکی وتری اور نہ سارے انسان اور نہ سوا انسان کے جن وملائکہ

لَا الْاَنْبِيَاءُ وَلَا مَنْ آمَنُوْا بِهِمْ ❖ مِنْ اَوْلِيَاءَ وَعُبَّادٍ وَنُسَّاکٖ
نہ انبیاء علیہم السلام ہوتے اور نہ وہ اولیا اور عابد وزاہد خدا پرست جو ان پر ایمان لائے ہیں

لَا الْعَامُ لَا الشَّهْرُ لَا الْاَيَّامُ دَائِرَةً ❖ وَلَا اللَّيَالِی بِاَضْوَاءٍ وَاَحْلَاکٖ
نہ سال اور ماہ نہ دن اور نہ راتیں روشنی وتاریکی سمیت

وُجُوْدُهٗ جَادَ بِالْمَوْجُوْدِ وَاسِطَةً ❖ مِنْ مُوْجِدٍ قَدْ دَرَاهَا فَهْمُ دَرَّاکٖ
موجد حقیقی نے بواسطہ وجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم ساری موجودات کو خلعت وجود عنایت فرمایا اور اس واسطہ کو فہیم ودانا سمجھ سکتا ہے

اِنْ كُنْتَ فِی الشَّكِّ مِمَّا قَدْ نَطَقْتُ بِهٖ ❖ حَدِيْثُ لَوْلَاکَ يَنْفِی شَکَّ شَكَّاکٖ
میرے اس قول میں اگر شک واقع ہو تو حدیث لولاک اس شک کو زائل کردے گی

يٰارَبِّی اِجْعَلْ مَمَاتِی فِی مَدِيْنَتِهٖ ❖ ذَا مُنْتَهٰی اَمَلِی يَا مَلِکَ اَمْلَاکٖ
میرے پروردگار میری موت تو مدینہ پاک میں مقدر فرمانا اے شہنشاہ حقیقی یہ میری غایت آرزو ہے

اِذَا مَوْتٌ بِهَا تِلْقَاءَ رَوْضَتِهٖ ❖ يَطِيْرُ رُوْحِی بِشَوْقٍ نَحْوَ شُبَّاکٖ
جس وقت روضہ مبارک کے سامنے میرا دم نکلے گا طائر روح شوق سے جالی کی طرف پرواز کریگا

اَيَا مَدِيْنَةُ طِيْبِی وَانْعِمِی وَعِمِی ❖ وُقِيْتِ شَرًّا وَعَيْنُ اللّٰهِ تَرْعَاکٖ
اے مدینہ پاک تو خوش اور شاداں وفرحاں اور شر سے بچا رہیو اللہ تعالیٰ تیری نگہبانی فرماوے

نظر کرم کی خواہش

حسان الہند سید غلام علی آزاد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ

رُوْحِی الْفِدَآءُ لِرَوْضَۃٍ قُدْسِیَّۃٍ ❖ مَمْلُوْءَۃٍ بِلِطَافَۃٍ وَّصَفَآءٖ

میری جان اس روضۂ اقدس پر قربان ❖ جو لطافت و پاکیزگی سے مالا مال ہے

نَظْرُ الْحَبِیْبِ اِلَی الْغَرِیْبِ عِنَایَۃً ❖ نَظْرُ الْعِنَایَۃِ شِیْمَۃُ الْکُبَرَآءٖ

مسافر غریب الدیار کی طرف حبیب کا دیکھنا عنایت ہے ❖ اور نظر کرم تو بڑوں ہی کا شیوہ ہے

مَا اَحْسَنَ الْقَبْرُ الَّذِیْ فِیْ حِجْرِہٖ ❖ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ سَیِّدُ الْبَطْحَآءٖ

کیا اچھی آرام گاہ ہے جس کی آغوش میں ❖ بہترینِ خلائق و سرورِ بطحا آرام فرما ہیں

فَکُنْ اَنْتَ فِیْ یَوْمٍ یَلُوْذُکَ الْوَرٰی ❖ یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ جَزَآئِیْ

اس دن جب ایک خلقت آپ کی پناہ ڈھونڈے گی ❖ آپ رحمت للعالمیں میری جزا بن جایئے

مَاذَا یُقَرِّبُ فِیْ ثَنَائِکَ وَاصِفٌ ❖ اَثْنٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ حَقَّ ثَنَآءٖ

آپ کی تعریف و ثنا میں کوئی شخص کیا پیش کرسکتا ہے ❖ آپ کی تعریف و ثنا تو اللہ نے بھرپور کی ہے

اَحْسِنْ اِلٰی ضَیْفٍ بِبَابِکَ وَاقِفٌ ❖ شَانُ الْکِرَامِ ضِیَافَۃُ الْغُرَبَاءٖ

احسان فرمایئے اس مہمان پر جو آپ کے در دولت پر حاضر ہے ❖ کریموں کی شان غریبوں اور مسافروں کو نوازنا ہے

صَلّٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ رَبُّ الْوَرٰی

مخلوق کے پالنہار نے آپ پر اور آپ کی آل پر درود و سلام بھیجا ہے

وَعَلٰی مَعَاشِرِ صَحْبِہِ الرُّحَمَآءٖ

اور آپ کے ان تمام صحابہ پر بھی جو باہم رحیم و شفیق ہیں

ظلمت چھٹ گئی اور نور پھیل گیا

حضرت مولانا ظفر احمد تھانویؒ مؤلف اعلاء السنن

زَالَ الظَّلَامُ وَ لَاحَ النُّوْرُ فِیْ الْاُفُقِ ❖ بَرْقٌ تَاَلَّقَ فِیْ دَاجٍ مِّنَ الْغَسَقِ

تاریکی چھٹ گئی اور آفاق میں روشنی چمکنے لگی گھٹا ٹوپ تاریکی میں ایک بجلی سی کوند رہی ہے

وَ اهاً لَهٗ مِن نَبِیٍّ لَا مِثَالَ لَهٗ ❖ فَاقَ الْخَلَائِقَ فِی خَلْقٍ وَفِیْ خُلُقٍ

سبحان اللہ! یہ تو بے مثال نبی ﷺ ہیں، جو صورت اور سیرت میں ہر طرح تمام مخلوق سے بڑھ گئے

مُحَمَّدٌ خَاتِمُ الْأَنْبِیَاءِ سَیِّدُهُمْ ❖ حَامِی الْحَقِیْقَةِ مِفْتَاحٌ لِمُنْغَلِقٍ

محمد ﷺ خاتم الانبیاء سردار انبیاء حق کے حامی اور ہر بند دروازہ کو کھولنے والے ہیں

اَتْقَی الْاَنَامِ وَ اَزْکَاهُمْ وَ اَعْلَمُهُمْ ❖ بِاللّٰهِ اَحْلَمُهُمْ فِی الرَّتْقِ وَالْفَتَقِ

تمام مخلوق سے زیادہ متقی سب سے زیادہ پاکیزہ اور سب سے زیادہ خدا کو پہچاننے والے صلح اور جنگ میں سب سے بڑھ کر حلیم

زَاکِی النَّجَاءِ جَمِیْلُ الْوَجْهِ اَنْوَرُهٗ ❖ یَمْحُوْ الظَّلَامَ کَبَدْرٍ تَمَّ فِی الْاُفُقِ

پاکیزہ سرشت خوبصورت منور چہرہ تاریکی کو اس طرح مٹاتے ہیں جیسے آفاق میں ماہ کامل

قَدْ جَاءَ وَالنَّاسُ فِی هَرَجٍ وَ فِیْ مَرَجٍ ❖ وَالظُّلْمُ عَمَّ بَسِیْطَ الْاَرْضِ بِالْقَلَقِ

آپ ﷺ ایسے وقت تشریف لائے کہ لوگوں میں فساد مچا ہوا تھا اور ظلم نے تمام زمین کو ہلا ڈالا تھا

وَالْجَهْلُ کَاللَّیْلِ قَدْ اَرْخٰی ذَوَائِبَهٗ ❖ فِیْ غَیْمِ کُفْرٍ عَلَی الْاٰفَاقِ مُنْطَبِقٍ

جہالت نے رات کی طرح اپنی زلفیں بکھیر رکھی تھیں اور کفر کا بادل تمام آفاق پر چھایا ہوا تھا

فَانْشَقَّ صُبْحُ الْهُدٰی مِنْ نُوْرِ طَلْعَتِهٖ ❖ یَجْلُوْ غَیَاهِبَ لَیْلِ الْجَهْلِ وَالْحُمُقِ

پس آپ ﷺ کے مبارک چہرہ کے نور سے ہدایت کی صبح نمودار ہوئی جہالت اور حماقت کی رات کا اندھیرا مٹاتی ہوئی

فَاَصْبَحَ النَّاسُ فِیْ عِلْمٍ وَ فِیْ حِکَمٍ ❖ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ بَعْدَ الضَّلِّ وَالْخَرَقِ

اب اللہ کے فضل سے لوگوں نے گمراہی اور حماقت کی بجائے علم اور حکمت کی روشنی میں صبح کی

فَالْعِلْمُ وَالْعَدْلُ سَارَا تَحْتَ رَأْیَتِهٖ ❖ وَالْفَتْحُ وَالنَّصْرُ وَالْاِقْبَالُ فِیْ الطُّرُقِ

علم اور عدل اس کے جھنڈے کے نیچے چلنے لگے اور فتح و نصرت اور اقبال اس کے راستہ میں تھے

وَالصَّبْرُ وَالصِّدْقُ وَالْاِخْلَاصُ حُلَّتُهٗ ❖ وَ رَایَةُ الْعِزِّ فِی الْاٰفَاقِ بِالْخَفَقِ

صبر و صدق اور اخلاص اس کا لباس تھا اور آپ کی عزت کا پرچم چار دانگ عالم میں لہرا رہا تھا

یَا اَکْرَمَ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً ❖ وَاَفْضَلَ الْخَلْقِ مِنْ جَمْعٍ وَ مُفْتَرَقٍ

اے وہ! جو خدا کے نزدیک رتبہ میں سب سے زیادہ معزز اور افضل ترین مخلوق ہے خواہ اجتماعی صورت میں ہو یا انفرادی حالت میں

قَدْ خَصَّکَ اللّٰهُ بِالْاِسْرَاءِ لَیْلَةَ اِذْ ❖ تَرْقٰی السَّمٰوَاتِ مِنْ طَبَقٍ اِلٰی طَبَقٍ

آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے معراج سے مخصوص و ممتاز فرمایا ہے۔ جس رات کہ آپ ﷺ تمام آسمانوں کو درجہ بدرجہ طے فرمارہے تھے

حَتّٰی بَلَغْتَ مِنَ الْعُلْيَاءِ ذِرْوَتَهَا ❖ وَغَايَةً لَمْ تُدَعْ شَأْوًا لِمُسْتَبِقٖ
یہاں تک کہ بلندی کی چوٹی پر اور ایسے انتہائی مقام پر پہنچ گئے جس نے کسی آگے بڑھنے والے کے لئے ایک قدم کی بھی گنجائش نہیں چھوڑی

آتَاکَ رَبُّکَ مَالَمْ يُوتِهِ اَحَداً ❖ مِنَ الْجَمَالِ کَمِثْلِ اللُّؤْلُؤِ الْفَلَقٖ
آپ ﷺ کو پروردگار عالم نے موتی کی طرح چمکنے والا ایسا جمال عطا فرمایا ہے جو کسی کو نصیب نہیں ہوا

اُوْتِيْتَ عِلْماً وَحِلْماً زَانَهُ خُلُقٌ ❖ حِکْمَةٌ اَنْتَ فِيْهَا حَائِزُ السَّبَقٖ
آپ ﷺ کو وہ علم وحلم دیا گیا جس کو خلق عظیم نے زینت بخشی اور ایسی حکمت دی گئی جس میں آپ ﷺ ہی سب سے آگے ہیں

يَا خَيْرَ مُقْتَتِلٍ يَا خَيْرَ مُصْطَلِحٍ ❖ بِاللّٰهِ مُفْتَرِقٍ لِلّٰهِ مُتَّفِقٖ
اے سب مجاہدوں سے بہتر مجاہد اور سب صلح پسندوں سے بہتر صلح پسند اللہ کی وجہ سے جدا ہونے والے! اللہ کے واسطے ملنے والے

اَنْتَ النَّذِيْرُ لِخَلْقِ اللّٰهِ قَاطِبَةً ❖ وَ اَنْتَ اِيَّاهُ مِنْ حَرِّ الْجَحِيْمِ تَقِيْ
آپ ﷺ ہی تمام خلق اللہ کو ڈرانے والے ہیں اور آپ ﷺ ہی ان کو جہنم کی آگ سے بچانے والے ہیں

اَنْتَ الْبَشِيْرُ مَنْ طَابَتْ سَرِيْرَتُهُ ❖ بِجَنَّةٍ يَالَهَا مِنْ خَيْرِ مُرْتَفِقٖ
جس کا دل (کفر کی ناپاکی) سے پاک ہوچکا ہو آپ ﷺ اس کو ایسی جنت کی بشارت دینے والے ہیں جو بہترین آرام گاہ ہے

اَنْتَ الْحَبِيْبُ لِمَنْ حَلَّتْ سَعَادَتُهُ ❖ وَلَيْسَ يَرْغَبُ عَنْهَا غَيْرُ کُلِّ شَقِيْ
جس شخص کی سعادت کا وقت آ گیا آپ ﷺ اس کے محبوب ہیں اور اس سعادت سے بجز بدبخت کے کوئی بھی منہ نہیں موڑ سکتا

اَنْتَ الْعِمَادُ لِقَوْمٍ لَا عِمَادَ لَهُ ❖ اَنْتَ الرَّشَادُ لِمَنْ قَدْ ضَلَّ فِيْ طُرُقٖ
جس قوم کا کوئی سہارا نہ ہو آپ ہی اس کے لئے سہارا ہیں جو ادھر اُدھر بھٹکتا پھرتا ہو آپ ﷺ ہی اس کے لئے رہنما ہیں

اَنْتَ الْحَيَاةُ لِمَنْ مَاتَتْ عَزِيْمَتُهُ ❖ اَنْتَ الرَّبِيْعُ لِاَهْلِ الْجَدْبِ وَالرَّمَقٖ
جن کی ہمتیں مرچکیں ان کے لئے آپ ﷺ ہی حیات ہیں قحط زدہ اور نیم جانوں کے لئے آپ ﷺ ہی موسم بہار ہیں

فَاَنْتَ فِي النَّاسِ کَالْيَاقُوْتِ فِيْ حَجَرٍ ❖ وَ اَنْتَ فِي الْخَلْقِ مِثْلُ النُّوْرِ فِيْ الْحَدَقٖ
آپ ﷺ آدمیوں میں ایسے ہیں جیسے پتھروں میں یاقوت آپ ﷺ مخلوق میں ایسے ہیں جیسے پتلیوں میں نور

يَا خَيْرَ مَنْ عَاشَ فِي الدُّنْيَا وَ مَاتَ بِهَا ❖ نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ مِّنْکَ مُلْتَصِقٖ
اے وہ! جو دنیا میں جینے والوں اور وفات پانے والوں میں سب سے بہتر ہیں میری جان اس قبر پر قربان جو آپ ﷺ سے ملی ہوئی ہے

وَ انْظُرْ اِلٰی ظَفَرٍ قَدْ جَاءَ مُعْتَذِراً ❖ وَالْطُفْ بِصَبٍّ کَئِيْبٍ هَائِمٍ شَفِقٖ
اس گناہ گار ظفر پر نظر لطف فرمایئے جو تائب ہوکر حاضر ہوا ہے اور پریشان، حیران، لرزاں، ترساں جاں نثار پر مہربانی فرمایئے

وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ لِيْ حَتّٰی يُجَاوِزَ عَنْ ❖ زَلَّاتِ نَفْسٍ هَوَتْ بِالْجَهْلِ فِي الزَّلَقٖ
اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعائے مغفرت فرمایئے تاکہ اس نفس کی لغزشوں سے درگزر فرمائیں جس نے بعض دفعہ نادانی سے پھسلنے کی جگہ میں لا ڈالا ہے

عَسٰی اَنَالُ غَداً مِنْکَ الشَّفَاعَةَ اِذْ ❖ قَدْ اُلْجِمَ النَّاسُ لِلْاٰثَامِ بِالْعَرَقٖ
میں فردائے قیامت میں حضور ﷺ کی شفاعت کا امیدوار ہوں جبکہ گناہوں کی وجہ سے لوگوں کا پسینہ منہ تک آجائے گا

آپ ﷺ کی سیرت کیا خوب ہے

حضرت مولانا عبدالمنان الدہلویؒ، خادم خاص حضرت رائے پوریؒ

وَاهاً لِسِيرَتِهٖ فَاقَتْ شَمَائِلُهٗ ❖ يَا حُسْنَ صُوْرَتِهٖ تَشْتَاقُهَا الْمُقَلُ

کیا کہنے آپ ﷺ کی سیرت پاک کے، آپ ﷺ کی عادات طیبہ سب سے بلند ہیں۔ آپ ﷺ کی صورت مبارک کیا ہی اچھی تھی جس کی آنکھیں مشتاق رہتی تھیں (اور ہیں)

جَبِيْنُهٗ مَطْلَعُ الْاَنْوَارِ مُشْرِقُهٗ ❖ فَالشَّمْسُ اٰفِلَةٌ وَالْبَدْرُ مُخْتَجِلُ

آپ ﷺ کی جبیں مبارک کا مشرق ایسا مطلع انوار تھا (جس کے سامنے) سورج بھی ڈوب جاتا اور ماہ کامل شرما جاتا تھا

وَوَجْهُهٗ كَطُلُوْعِ الصُّبْحِ مُنْفَلِقًا ❖ فَالْاَرْضُ نَائِرَةٌ وَالْقَاعُ وَالْقُلَلُ

آپ ﷺ کا چہرۂ انور ظہور صبح کی طرح سامنے آتا تھا پس زمین اور چٹیل مقامات اور پہاڑ کی چوٹیاں سب منور ہو جاتی تھیں

وَحُسْنُ مَبْسِمِهٖ اَلْوَضَّاءُ مُبْتَسِماً ❖ كَفَتْقِ زَهْرٍ وَعَيْنٌ زَانَهَا كُحُلُ

اور تبسم کے وقت آپ ﷺ کے روشن کن لبوں کی خوب صورتی ایسے ہوتی تھی جیسے کلی کھل رہی ہو اور آپ ﷺ کی مبارک آنکھوں کو قدرتی سرمہ نے حسن بخشا تھا

وَنَظْرَةٌ شَفَتِ الْمَرْضٰى وَغُرَّتُهٗ ❖ تُرْوِي الْغَلِيْلَ وَلَا مَاءٌ وَلَا بَلَلُ

اور ایسی نظر ہے کہ بیماروں کو شفا بخش دے اور ایسی پیشانی کہ پیاسے کو بغیر اس کے کہ پانی اور نمی محسوس ہو سیراب کردے

وَجَعْدُهُ الْعَطِرُ الْمِعْطَارُ نَفْحَتُهٗ ❖ كَمَا النَّسِيْمُ بِصُبْحٍ هَبَّ يَرْتَفِلُ

آپ ﷺ کے موئے مبارک مہک میں بہت ہی معطر تھے جیسے صبح کے وقت ہوا (نسیم صبح) اپنے دامن میں (مہک) لئے جارہی ہو

وَثَغْرُهُ الرَّائِقُ الْبَسَّامُ مُنْفَلِجاً ❖ وَمِنْ ثَنَايَاهُ نُوْرٌ وَصْفُهٗ غَزَلُ

دہن مبارک عمدہ و پاکیزہ، تبسم کناں جُدا جُدا دانت اور سامنے کے مبارک دانتوں سے ایسا نور ظاہر ہوتا تھا کہ اس کا وصف بیان کرنا خود ایک غزل ہوگا

سَوَادُ شَعْرٍ بَيَاضُ الْخَدِّ يَغْبِطُهٗ ❖ فِيْ حُلَّةٍ وَّثِيَابٍ دُوْنَهَا الْحُلَلُ

بالوں کی سیاہی پر سفیدیٔ رخسار رشک کرتی تھی آپ ﷺ کے جوڑے اور کپڑے ایسے کہ دنیا کے سب جوڑے ہیچ ہیں

لَهٗ جَمَالٌ اِذَا مَازَارَهٗ اَحَدٌ ❖ يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ لَّهٗ بَدَلُ

ایسا جمال تھا کہ جب کوئی دیکھتا تھا تو کہہ اُٹھتا تھا سبحان اللہ ربی کیا اس کا بدل اور اس جیسا کوئی ہوسکتا ہے

وَصَدْرُهٗ مَخْزَنُ الْاَسْرَارِ مَنْبَعُهَا ❖ فِيْهِ الْهُدٰى وَالْغِنٰى وَالْجُوْدُ وَالنِّحَلُ

آپ ﷺ کا سینۂ مبارک مخزن اسرار اور منبع اسرار تھا اس میں ہدایت، غنیٰ، سخاوت اور عطیات تھے

جُوْدُ الْاَكُفِّ كَبَحْرٍ عَبَّ مُلْتَطِماً ❖ نَوَالُهٗ عَجَبٌ مِقْدَارُهٗ جَلَلُ

ہاتھوں کی سخاوت اس سمندر کی طرح تھی جو تلاطم میں ابھر رہا ہو آپ ﷺ کی سخاوت عجیب تھی اس کی (تھوڑی سی تھوڑی) مقدار بھی بڑی ہوتی تھی

قَدْ نَالَ مِنْ شَرَفٍ لَا فَوْقَهٗ شَرَفٌ ❖ مُلَقَّبٌ بِحَبِيْبِ اللّٰهِ مُمْتَثِلُ

آپ ﷺ نے وہ شرف حاصل کیا کہ جس کے اوپر کوئی شرف کا درجہ نہیں آپ ﷺ کو حبیب اللہ کا لقب عطا ہوا آپ ﷺ (اللہ کے کامل) مطیع وفرماں بردار تھے

لَهٗ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَّا يُشَارِكُهٗ ❖ فِيْهِ نَبِيٌّ وَّلَا بِالْقُرْبِ مُتَّصِلُ

آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے ساتھ ایک وقت (شب معراج) وہ قرب حاصل ہوا کہ اس میں نہ کوئی دوسرا نبی شریک تھا اور نہ ہی ایسا اور کوئی جو قرب الٰہی پر واصل ہو

فِيْ لَيْلَةٍ بَرِقَتْ بِالنُّوْرِ سَاطِعَةٌ ❖ مَسِيْرُهٗ بِبُرَاقٍ سَيْرُهٗ عَجِلُ

اس شب کو جو نور چمکاتی ہوئی آئی آپ ﷺ کی روانی ایسے براق پر ہوئی جو نہایت تیز چلنے والا تھا

فَاقَتْ لَيَالِيَ مِيْزَاتٍ وَّمَرْتَبَةً ❖ كَلَيْلَةِ الْوَصْلِ لَا كَلٌّ وَّلَا مَلَلُ

وہ شب اور راتوں پر بہت سی امتیازی چیزوں اور مراتب میں فائق تھی جیسے شب وصل فائق ہوا کرتی ہے اس میں نہ ملال تھا نہ بوجھ

كَقَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى دَنَا وَدَنَا ❖ يُجِيْبُ عَمَّا رَاٰهَا كَيْفَ مَا سَئَلُوْا

جیسے کمان کے دو کناروں کا فاصلہ ہوتا ہے یا اس سے بھی کم نزدیک تھے (اور صبح کو جب کفار نے سوالات کیے تو) آپ ﷺ سے جو کچھ وہ پوچھتے رہے اس کے جواب میں جو دیکھا تھا وہ بتلاتے رہے

مُحَمَّدٌ صَاحِبُ الْاٰيَاتِ مُعْجِزَةً

حضرت محمد ﷺ صاحبِ آیات معجزہ ہیں

حَدِيْثُهٗ كَزَبِيْبٍ نُطْقُهٗ عَسَلُ

آپ ﷺ کی حدیث کشمش کی طرح ہے آپ ﷺ کی گویائی شہد کی طرح

حبیب الٰہ العرش ﷺ

بقلم: عبدالمنان الدہلویؒ

ترجمہ: مولانا ظہور الحق لاہور پاکستان

فَاَعْلاهُمْ قَدْرًا وَارْفَعُ مَنْزِلاً ❖ وَاَنْفَعُهُمْ لِلْخَلْقِ سَخَاءَ دِيْمَةٍ

پس ان سب سے رتبے اور مقام میں اعلیٰ اور مخلوقات کو نفع پہنچانے میں تیز برستی بارش کی طرح

وَاَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ مَعْرِفَةً بِهٖ ❖ وَاَجْوَدُهُمْ صَدْرًا وَاَصْدَقُ لَهْجَةٍ

اور معرفتِ خداوندی میں سب سے زیادہ عالم اور سب سے زیادہ سخی اور زبان کے لحاظ سب سے زیادہ سچے

وَاَشْجَعُ فُرْسَاناً وَاَثْبَتُ قَائِماً ❖ وَاَسْرَعُ مِقْدَاماً اِلٰى اَيِّ غَزْوَةٍ

اور شاہسواری میں سب سے زیادہ شجاع اور سب سے زیادہ ثابت قدم، اور ہر غزوہ میں سب سے آگے جانے والے

وَاَزْهَدُ فِي الدُّنْيَا كَمَا يَنْبَغِيْ لَهٗ ❖ وَاَرْغَبُ فِي الْعُقْبٰى وَاَكْثَرُ خَشْيَةٍ

اور دنیا سے ایسے بے رغبت جیسے ان کی شان کے مناسب تھا، اور آخرت میں بہت رغبت رکھنے والے اور زیادہ ڈرنے والے

مُحَمَّدُ الْهَادِيْ اِلٰى سُبُلِ الْهُدٰى ❖ جَمِيْعَ الْوَرٰى وَالنُّوْرُ كَاشِفُ ظُلْمَةٍ

وہ محمد (ﷺ) ہیں، ساری دنیا کو سیدھے راستے دکھانے والے اور وہ ہر قسم کی ظلمتوں کو دور کرنے والے نور ہیں

اَرَاهُمْ هُدَى الْاِسْلَامِ كَيْ يَتَزَيَّنُوْا ❖ بِزِيْنَةِ مَافَوْقَ حُسْنٍ وَزِيْنَةٍ

آپ ﷺ نے انہیں اسلام کی ہدایت دکھائی تاکہ وہ اس کی زینت سے ایسے مزین ہو جائیں کہ جس زینت اور حسن سے بڑھ کر کوئی زینت نہ ہو

وَفَكُّ رِقَابِ لِلْعَبِيْدِ عَطَاءُهٗ ❖ وَدَرْسُ مُسَاوَاةٍ اَهَمُّ ضَرُوْرَةٍ

غلاموں کی گردن آزاد کرنا انؐ کی بخشش ہے اور مساوات کا درس انؐ کی اہم ضرورت ہے

وَاِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَافَرْقَ بَيْنَهُمْ ❖ عَلٰى حَسْبِ الْاَعْمَالِ فَضْلُ مَزِيَّةٍ

اور یہ کہ خدا کے بندوں میں کوئی فرق نہیں صرف اعمال ہی کے ذریعہ بڑائی کی فضیلت مل سکتی ہے

وَصِدْقٌ وَاِخْلَاصٌ وَسَعْيٌ مُسَلْسَلٌ ❖ فَوَائِدُ اِيْمَانٍ وَثَمْرَةُ نِيَّةٍ

سچائی اور اخلاص اور کوشش پیہم ایمان کے فوائد اور نیت کے پھل ہیں

حَبِيْبُ اِلٰهِ الْعَرْشِ لَمْ يُرَ مِثْلُهٗ ❖ نَبِيًّا وَلَا عَبْدًا مُقَرَّبُ حَضْرَةٍ

آپ ﷺ اللہ العرش کے محبوب ہیں، آپ ﷺ جیسا کوئی نبی نہیں ہے، اور نہ کوئی بندہ ایسا مقرب بارگاہ ہے

خیر البرایا ﷺ

حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

خَیرُ البَرَایَا کُلِّھِمْ وَجَمِیْعِھِمْ ❖ اَلْعَرْشُ وَالْکُرْسِیُّ فِیْہِ سَوَاءٌ

تمام مخلوق میں آپ ﷺ سب سے بہتر ہیں عرش و کرسی بھی اس سلسلے میں برابر ہیں

فِی الْکَائِنَاتِ اَعَزُّ بَعْدَ اِلٰھِھِمْ ❖ وَ وُجُوْدُہٗ لِوَجُوْدِ ھِنَّ جِلَاءٌ

آپ ﷺ پوری کائنات میں ان کے معبود کے بعد سب سے زیادہ باعزت ہیں، آپ ﷺ کا وجود مخلوقات کے وجود کیلئے باعث روشنی ہے

قَصْرُ النُّبُوَّۃِ لَمْ یَکُنْ مُتَکَامِلاً ❖ فَبِہٖ إِذَا مَا جَاءَ تَمَّ بِنَاءٌ

نبوت کا محل اب تک کامل نہیں ہوا تھا جب کہ تشریف لائے تو آپ ﷺ کی ذات بابرکت سے یہ تعمیر مکمل ہوگئی

خُتِمَ النَّبِیُّوْنَ الْکِرَامُ بِبَعْثِہٖ ❖ فَبِشَرْعِہٖ لِشَرَائِعَ اِنْھَاءٌ

آپ ﷺ کے مبعوث ہونے سے انبیاء کرام ختم کردئے گئے اور آپ ﷺ کی شریعت سے سب شریعتیں ختم ہوگئیں

خُتِمَ الْوُحِیُّ بِوَحْیِہٖ بَلْ غُلِّقَتْ ❖ اَبْوَابُھَا فَسِوَاہُ الْاٰن ھُرَاءٌ

آپ ﷺ کی وحی سے تمام وحییں کا سلسلہ منقطع ہوگیا بلکہ ان کے دروازے بند کردئے گئے ہیں تو اب جو آپ ﷺ کی وحی کے سوا ہو وہ بیہودہ و بکواس ہے

فِیْ لَیْلَۃِ الْمِعْرَاجِ اَمَّ جَمِیْعَھُمْ ❖ حِیْنَ الصَّلٰوۃ وَلِلْاِمَامِ عَلَاءٌ

آپ ﷺ نے شب معراج میں سب نبیوں کی امامت کی ہے نماز کے وقت اور امام کے لئے تو بلند مرتبہ ہی ہے

لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرُھُمْ فَکَاَنَّھُمْ ❖ اُمَمٌ لَہٗ حَفَّتْھُمُ الْاٰلَاءٌ

آپ ﷺ سب جہانوں کے لئے ڈرانے والے نبی ہیں تو گویا سب جہان آپ ﷺ ہی کی امتیں ہیں جن کو خاص نعمتوں نے گھیر لیا ہے

وَجَمِیْعُ مَنْ فِی الْعَالَمِ الْاَعْلٰی وَمَنْ ❖ فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا لِذَاکَ فِدَاءٌ

اور وہ تمام حضرات جو عالم بالا میں ہیں اور جو اس دنیا میں بھی سب کے سب آپ ﷺ پر فدا ہیں

فَالْمُؤْمِنُوْنَ جَمِیْعُھُمْ مِنْ اَوَّلٍ ❖ حَتّٰی الْقِیَامَۃِ حِزْبُہُ الصُّلَحَاءٌ

اس لئے تمام مسلمان اول سے لے کر قیامت تک کے آپ ﷺ ہی کا نیک گروہ ہیں

اَلْاَنْبِیَاءُ لِقَوْمِھِمْ وَلِمُلْکِھِمْ ❖ وَنَبِیُّنَا قَدْ عَمَّ مِنْہُ عَطَاءٌ

سب انبیاء اپنی ہی قوم اور اپنے ہی ملک کے لئے ہوئے ہیں اور ہمارے نبی کریم ﷺ کی عطا سب کو عام ہے

وَالْمُعْجِزَاتُ لَهُمْ إِلٰى اَعْصَارِهِمْ ❖ لِلْمُعْجِزِ الْقُرآنَ جَاءَ بَقَاءُ

تمام انبیاء علیہم السلام کے معجزات ان کے زمانوں تک محدود تھے جبکہ قرآن کا معجزہ دائمی ہے

اِذْ قَالَ رَبِّیْ قَدْ رَفَعْنَا ذِكْرَهٗ ❖ فَشَهَادَتَانِ الْمِلَّةُ الْبَيْضَاءُ

جب میرے رب نے خود فرمایا کہ ہم نے آپ ﷺ کا ذکر بلند کر دیا تو شہادت کے دونوں کلمے ہی ملت کی علامت قرار پائے

نَادَاهُ بِاللَّقَبِ الْمُبَارَكِ رَبُّهٗ ❖ وَلِكُلِّهِمْ بِالْاِسْمِ مِنْهُ نِدَاءُ

انؐ کو تو انؐ کے رب نے مبارک لقب سے پکارا ہے (نبی رسول کہہ کر) جبکہ دیگر انبیاء علیہم السلام کو ان کا نام لیکر پکارا گیا

"وَلَسَوْفَ يُعْطِيْ" بَلْ "فَتَرْضٰى" شَانُهٗ ❖ يَا حَبَّذَا الرِّضْوَانُ وَ الْاِرْضَاءُ

اور "عنقریب عطا فرمائیں گے" بلکہ پھر آپ ﷺ راضی ہو جائیں گے یہ آپ ﷺ کی شان ہے، کس قدر عمدہ ہے اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ سے راضی ہونا اور راضی کرنا

قَدْ كَانَ مِيْثَاقُ "اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ" ❖ "فَبَلٰى" لَهُ الْاُوْلٰى فَطَابَ بَلَاءُ

ہاں ایک عہد بھی ہوا تھا کہ "کیا میں تم سب کا رب نہیں ہوں" تو سب سے پہلا جواب آپ ﷺ ہی کا تھا کیا اچھا امتحان رہا تھا

كَانَ الرَّسُوْلُ نَبِيُّنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ ❖ عُجِنَتْ لِاٰدَمَ تُرْبَةٌ وَالْمَاءُ

ہمارے نبیؐ رسول ہو چکے تھے اس سے پہلے کہ آدمؑ کے لئے مٹی اور پانی گوندھا جائے

وَلِنُوْرِهٖ مِنْ فَيْضِ نُوْرِ اِلٰهِهٖ ❖ مِنْ قَبْلِ خَلْقِ الْكَائِنَاتِ سَنَاءُ

آپ ﷺ کے پروردگار کے نور کے فیض سے آپ ﷺ کے نور میں تمام مخلوقات کی پیدائش سے پہلے ہی سے چمک دمک تھی

مَا مَدْحُ عَبْدٍ عَاجِزٍ لِجَنَابِهٖ ❖ لِلّٰهِ خَالِقِهٖ عَلَيْهِ ثَنَاءُ

حضورؐ کی بارگاہ کے لئے ایک عاجز بندہ کی کیا مدح ہو سکتی ہے اللہ ہی کے لئے ساری تعریف ہے جو آپ ﷺ کا خالق ہے

اَصْحَابُهٗ وَهُمُ الْعُدُوْلُ جَمِيْعُهُمْ ❖ هُمْ حَافِظُوْا اَحْكَامِهٖ الْاُمَنَاءُ

حضورؐ کے صحابہؓ جو سب کے سب نہایت معتبر ہیں، وہی آپ ﷺ کے احکام کے محافظ اور امین ہیں

هُمْ كَالنُّجُوْمِ مَنِ اقْتَدٰى بِهِمِ اهْتَدٰى ❖ وَلِرَبِّنَا عَنْهُمْ وَعَنْهُ رِضَاءُ

وہ سب ستاروں کی طرح ہوئے جو ان کی پیروی کرتا ہے ہدایت یاب ہوتا ہے اور ہمارے رب کی ان سے اور اس سے بھی رضا ہے

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا وَعَلَيْهِمْ ❖ فَلِكُلِّ دَاءٍ فِي الصَّلٰوةِ دَوَاءُ

سب حضورؐ پر درود و سلام پڑھو اور ان سب پر بھی کیونکہ ہر مرض کے لئے درود میں ہی دوا ہے

OO

قصیدہ اسماء النبی ﷺ

رشحۂ قلم: حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی شیخ التفسیر دارالعلوم دیوبند

ترجمہ: مولانا مصلح الدین صاحب قاسمی استاذ ادب جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

شَفِیْعٌ مُطَاعٌ نَبِیٌّ کَرِیْمٌ ❖ قَسِیْمٌ جَسِیْمٌ بَسِیْمٌ وَسِیْمٌ

آپ ﷺ سفارش کرنے والے، واجب الاطاعت، بزرگ نبی ﷺ ہیں، آپ حسین وجمیل متناسب الاعضاء، ہنس مکھ اور خوب رو ہیں

بَشِیْرٌ نَذِیْرٌ وَ مُدَّثِّرٌ ❖ رَسُوْلٌ مُبِیْنٌ رَشِیْدٌ حَلِیْمٌ

آپ ﷺ خوش خبری سنانے والے، ڈرانے والے، کپڑا اوڑھنے والے، دین کی تشریح فرمانے والے صالح اور بردبار رسول ہیں

وَطٰهٰ وَ یٰسِیْنُ مُزَّمِّلٌ ❖ نَجِیُّ الْاِلٰهِ بِصَوْتٍ رَخِیْمٍ

آپ ﷺ کا نام طٰہٰ، یٰسین، اور مزمل ہے، آپ ﷺ رب العالمین سے ہلکی آواز میں سرگوشی کرنے والے ہیں

سِرَاجٌ مُنِیْرٌ کَشَمْسِ الضُّحٰی ❖ وَ خَیْرُ الْبَرَایَا وَ نُوْرٌ قَدِیْمٌ

آپ ﷺ چاشت کے وقت کے سورج کی طرح ایک روشن چراغ ہیں، آپ ﷺ تمام مخلوقات میں سب سے بہتر ہیں اور آپ ﷺ کا نور سب سے پہلے ظہور پذیر ہوا

وَمَوْلَی الْوَرٰی رَحْمَةُ الْعَالَمِیْنَ ❖ ثِمَالُ الْیَتِیْمِ وَ مَاوَی الْعَدِیْمِ

آپ ﷺ مخلوق کے آقا، تمام عالم کے لئے رحمت، یتیموں کے فریاد رس اور محتاج کے ملجا ہیں

دَلِیْلٌ اِلَی الْخَیْرِ دَارُ الْحِکَمْ ❖ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ خَبِیْرٌ عَلِیْمٌ

بھلائی کی راہ دکھانے والے، حکمت کا خزانہ، ہر بات کو غور سے سننے والے، صاحب بصیرت، باخبر اور جان کار ہیں

وَ عَبْدٌ شَکُوْرٌ صَبُوْرٌ هَجُوْدٌ ❖ سَعِیْدٌ سَدِیْدٌ حَمِیْدٌ حَکِیْمٌ

حد درجہ عبادت گذار، بے انتہا صابر و شاکر، بے دار رہنے والے، نیک بخت، صاحب رائے، قابل تعریف اور دانش مند ہیں

وَ رُوْحٌ وَ حَقٌّ قَوِيٌّ مَتِیْنٌ ❖ وَ مُحْیٍ وَ مُنْجِی نَجِيٌّ کَلِیْمٌ

آپ ﷺ روح برحق، مضبوط، طاقت ور، شب بیدار، نجات دہندہ، سرگوشی کرنے والے اور گفتگو فرمانے والے ہیں

صَدُوْقٌ اَمِیْنٌ حَفِيٌّ مَکِیْنٌ ❖ نَبِیْهٌ وَجِیْهٌ وَعَیْنُ النَّعِیْمِ

آپ ﷺ سب سے زیادہ راست گو، دیانت دار، ذی وقار، عزت واکرام کرنے والے، عزو شرف والے، باعظمت اور نعمتوں کا سرچشمہ ہیں

تَقِيٌّ نَقِيٌّ صَفِيٌّ وَفِيٌّ ❖ زَکِيٌّ رَضِيٌّ وَ خُلُقٌ عَظِیْمٌ

آپ ﷺ متقی، پرہیزگار، پاک صاف، وفادار، پاک طینت، پسندیدہ اور اعلیٰ اخلاق کے حامل ہیں

وَکِیْلٌ کَفِیْلٌ مَقِیْلُ الْعِثَارْ ❖ خَلِیْقٌ طَلِیْقٌ ضَحُوْکٌ بَسِیْمٌ

آپ ﷺ وکیل (غریبوں کا کام بنانے والے اور ان کی) کفالت کرنے والے، لغزش کو معاف کرنے والے، خوش اخلاق، خندہ رو، ہنس مکھ، اور تبسم فرمانے والے ہیں

وَ صُفْوَةُ خَلْقٍ وَ عَبْدُ الْاِلٰهِ ❖ وَ بُرْهَانُ حَقٍّ صِرَاطٌ قَوِیْمٌ

آپ ﷺ مخلوق میں چنیدہ، معبود کے بندے، حق کی دلیل، اور سیدھا راستہ ہیں

حَبِیْبُ الْاِلٰهِ خَلِیْلُ الْاِلٰهِ ❖ وِقَائِدُ غُرٍّ جَلِیْلُ فَخِیْمُ

آپ ﷺ خدا کے محبوب، پروردگار کے دوست، روشن رہنما، عظیم الشان اور عظیم المرتبت ہیں

وَ اَخْشَى الْبَرَايَا وَ اَتْقَى الْوَرٰى ❖ مُنِیْبٌ حَنِیْفٌ عَفِیْفٌ رَحِیْمُ

تمام خلائق میں سب سے زیادہ خشیت خداوندی کے حامل، اور دنیاو جہاں میں سب سے زیادہ متقی و پرہیزگار ہیں، آپ اللہ کی طرف متوجہ رہنے والے، دین حق پر چلنے والے پاک دامن مہربان ہیں

رَسُوْلُ الْمَلَاحِمِ وَ الْمُصْطَفٰى ❖ وَ خَیْرُ الْوَرٰى ذُوْ الْعَطَآءِ الْعَمِیْمِ

آپ ﷺ پر آشوب دور میں بھیجے گئے، اور منتخب رسول ﷺ ہیں، تمام جہاں میں سب سے بھلے اور خوب عطا کرنے والے ہیں

نَبِیُّ الْمَرَاحِمِ وَ الْمُجْتَبٰى ❖ حَسِیْبٌ نَسِیْبٌ نَجِیْبٌ صَمِیْمٌ

آپ ﷺ مہربانیوں والے نبی اور چنیدہ تھے، شریف الاصل، صاحبِ نسبت خاندانی شرافت والے ہیں

هُوَ الصَّالِحُ الصَّادِقُ الْمُؤْتَمَنُ ❖ رَوَاءُ الْغَلِیْلِ شِفَآءُ السَّقِیْمُ

آپ ﷺ نیک، صالح، سچے، امانت دار، پیاسوں کو سیراب کرنے والے اور بیماروں کے لئے جائے شفاء ہیں

هُوَ الْاَعْلَمُ الْاَكْرَمُ الْمُرْتَجٰى ❖ صَفُوْحٌ نَصُوْحٌ عَفُوٌّ كَرِیْمُ

آپ ﷺ (بعداز خدا) سب سے زیادہ ذی علم، باعزت، جائے امید، عفوودرگذر کرنے والے نصیحت فرمانے والے اور معافی اور رحم فرمانے والے ہیں

هُوَ الْفَاتِحُ الْخَاتِمُ الْمُقْتَفِى ❖ مُلَقِّى الْقُرْآنِ وَ وَحْیٍ رَقِیْمُ

آپ ﷺ مبتداء بھی ہیں اور منتہیٰ بھی اور پیروکار ہیں، آپ ﷺ پر قرآن کریم اور ایسی وحی نازل ہوئی جو لکھی گئی ہے

هُوَ الْعَاقِبُ الْحَاشِرُ الْمُسْتَغَاثُ ❖ مُجِیْرُ الْوَرٰى مِنْ عَذَابِ الْجَحِیْمُ

آپ ﷺ انجام اندیش، لوگوں کو جمع کرنے والے، فریاد رسی کرنے والے اور مخلوق کو عذابِ جہنم سے نجات دلانے والے ہیں

هُوَ الشَّاهِدُ الْمُنْذِرُ الْحَائِدُ ❖ شَفِیْقٌ رَفِیْقٌ وَلِیٌّ حَمِیْمُ

آپ ﷺ گواہ، ڈرانے والے (جہنم سے) بچانے والے، مشفق و مہربان نرمی کرنے والے (اللہ کے) ولی اور دوست ہیں

هُوَ الْاَحْسَنُ الْاَجْوَدُ الْاَشْجَعُ ❖ اَغَرُّ الْجَبِیْنِ جَمِیْلٌ وَسِیْمُ

آپ ﷺ حد درجہ حسین، انتہائی سخی، چمک دار پیشانی والے حسین و خوب رو ہیں

هُوَ الْاَبْیَضُ الْاَبْلَجُ الْاَدْعَجُ ❖ جَلِیْلُ الْمُشَاشِ مَلِیْحٌ قَسِیْمُ

آپ ﷺ گورے (جسم والے) تھے، ابروں کے درمیان کشادگی تھی، آپ ﷺ کی آنکھیں بڑی اور سیاہ تھیں، اعلیٰ اخلاق کے حامل، حسن والے اور خوب صورت ہیں

بَشَارَةُ عِیْسٰى وَ وَعْظُ الْكَلِیْمُ ❖ دُعَاءُ الْبَرَاهِیْمِ عِنْدَ الْحَطِیْمُ

آپ ﷺ نویدِ مسیح، وعظ کلیم، اور حطیم کے پاس کی جانے والی دعائے خلیل ہیں

مُحَمَّدُ نِ الْمُرْسَلُ الْمُنْتَقٰى ❖ اَلْمُقَدَّسُ عَنْ كُلِّ وَصْفٍ ذَمِیْمُ

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم منتخب اور ممتاز رسول ہیں، ہر برے وصف سے آپ ﷺ پاک و صاف ہیں

اَبُوْ الطَّیِّبِ الْاَعْظَمُ الْمُرْتَضٰى ❖ اَبُوْ الطَّاهِرِ السَّیِّدُ الْمُسْتَقِیْمُ

آپ ﷺ کی کنیت ابو الطیب ہے، آپ ﷺ معظم ترین، خدا کے محبوب ہیں، آپ ﷺ کی کنیت ابو الطاہر ہے آپ ﷺ بڑے سردار ہیں

وَ اَحْـمَـدُ اِسْمٌ اَتیٰ فِیْ الْکِتٰبِ ❖ وَ اِنْجِیْلِ عِیْسیٰ وَ لَوْحِ الْکَلِیْمِ

آپ ﷺ کا اسمِ گرامی احمد ہے، جوکہ بہت سی (آسمانی) کتابوں میں حتی کہ انجیلِ عیسیٰؑ اور لوحِ موسیٰؑ میں بھی آپ ﷺ کا بابرکت نام آیا ہے

وَ کُلُّ النَّبِیِّیْنَ وَ الْمُرْسَلِیْنَ ❖ بِـهٖ بَشَّرُوْا مُنْذُ عَصْرٍ قَدِیْمُ

اور تمام نبیوں اور رسولوں نے آپ ﷺ کی آمد کے متعلق بہت پہلے ہی بشارت دے دی تھی

وَ فَارِقَلِیْطٌ اَحِیْدٌ اَحَاذٌ ❖ مَجِیْدٌ نَجِیْدٌ رَقِیْبٌ زَعِیْمُ

آپ ﷺ کا نام فارقلیط بھی ہے، آپ ﷺ بے مثال، شریف، بہادر، محافظ، اور نبیوں کے سردار ہیں

شَهِیْدٌ عَلَی النَّاسِ یَوْمَ الْحِسَابِ ❖ عِمَادٌ مَلاَذٌ شَفِیْعُ الْاَنِیْمُ

آپ ﷺ قیامت کے دن لوگوں کے لئے گواہ، سہارا، جائے پناہ، اور مخلوق کی سفارش کرنے والے ہوں گے

رَسُوْلٌ شَفُوْقٌ عَزِیْزٌ حَرِیْصٌ ❖ وَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَحِیْمُ

آپ ﷺ بہت ہی شفیق، غم خوار، خیر خواہ رسول تھے، نیز آپ ﷺ مؤمنوں پر انتہائی شفیق اور بڑے مہربان ہیں

وَ بَرٌّ وَ بَحْرٌ حَنَانٌ لَطِیْفٌ ❖ وَ لِلْمُذْنِبِیْنَ شَفِیْعٌ عَظِیْمُ

آپ ﷺ نیک طینت، دریا دل، محبت رکھنے والے نرم خو تھے، آپ ﷺ تمام گنہ کاروں کے لئے ایک عظیم سفارشی ہیں

عَلِيُّ الْمَقَامِ شَفِیْعُ الْاَنَامِ ❖ وَ مِفْتَاحُ اَبْوَابِ دَارِ النَّعِیْمُ

آپ ﷺ اعلیٰ مقام والے مخلوق کی سفارش کرنے والے، اور جنت کے دروازوں کی کنجی ہیں

نَبِیُّ الْوَریٰ خَاتِمُ الْاَنْبِیَاءِ ❖ رَسُوْلٌ اَتَانَا بِدِیْنٍ قَوِیْمُ

آپ ﷺ مخلوق کے نبی نبیوں کے مہر اور ایسے رسول ہیں جو ہمارے پاس دینِ مستقیم لے کر آئے

اِمَامُ الْهُدیٰ سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ ❖ کَرِیْمُ السَّجَایَا غَیَاثُ الْهَضِیْمُ

آپ ﷺ ہدایت کے امام، رسولوں کے سردار، شریفانہ اخلاق کے حامل اور مظلوم کے مدد گار ہیں

خَطِیْبُ النَّبِیِّیْنَ وَ الْمُرْسَلِیْنَ ❖ فَصِیْحُ الْبَیَانِ کَدُرٍّ نَظِیْمُ

آپ ﷺ نبیوں اور رسولوں کے ترجمان، اور پروئے ہوئے موتی کی طرح فصیح البیان ہیں

اِمَامُ النَّبِیِّیْنَ وَ الْمُرْسَلِیْنَ ❖ وَ هَادٍ وَ دَاعٍ بِاِذْنِ الْکَرِیْمُ

آپ ﷺ نبیوں اور رسولوں کے امام، راہ نما، اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے دین حق کی دعوت دینے والے ہیں

خِتَامُ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ ❖ مُقَفٍّ وَمَاحٍ قَثُوْمٌ مُقِیْمُ

آپ ﷺ تمام نبیوں اور رسولوں میں سب سے اخیر میں آنے والے، نقشِ قدم پر چلنے والے، کفر وشرک کی ظلمت کو مٹانے والے، خیر کے جامع اور سنت کو قائم کرنے والے ہیں

خِتَامُ السَّلاَمِ کَمِسْکِ الْخِتَامِ ❖ لِخَتْمِ الْکِرَامِ نَبِیٍّ فَخِیْمُ

درود وسلام کا خاتمہ ہو مشک کے مہر کی طرح انبیاء کرام کے سلسلے کو ختم کرنے والے عظیم المرتبت نبی پر

وَ اَصْحَابِهِ الْاَصْفِیَاءِ الْکِرَامِ ❖ مَدیٰ الدَّهْرِ مَادَامَ یَجْرِیْ النَّسِیْمُ

اور آپ ﷺ کے برگزیدہ اور معزز صحابہؓ پر ہمیشہ ہمیش جب تک کہ بادِ نسیم چلتی رہے

اَلصُّبۡحُ بَدَا مِنۡ ...

منظوم ترجمہ: از مولانا نبیہہ محمد صاحب صدر مدرس مدرسہ کرامتیہ دارالفیض جلال پور

اَلصُّبۡحُ بَدَا مِنۡ طَلۡعَتِہٖ ❖ وَاللَّیۡلُ دَجٰی مِنۡ وَّفُرَتِہٖ

سحر کا چاندنا پرتو ہے اس کے روئے انور کا ❖ یہ کالی رات کیا ہے سایہ اس زلفِ معنبر کا

فَاقَ الرُّسُلَ فَضۡلاً وَّ عُلٰی ❖ اَھۡدَی السُّبُلَ لِدَلَالَتِہٖ

فضیلت اور بلندی میں رسولوں پر وہ فائق ہے ❖ ہر اک بھٹکے مسافر کو دکھایا راستہ گھر کا

کَنۡزُ الۡکَرَمِ مَوۡلَی النِّعَمِ ❖ ھَادِی الۡاُمَمِ لِشَرِیۡعَتِہٖ

وہ ذات پاک احسان وکرم کا اک خزینہ ہے ❖ ہے امت کے لئے وہ رہنما شرع مطہر کا

اَزۡکَی النَّسَبِ اَعۡلَی الۡحَسَبِ ❖ کُلُّ الۡعَرَبِ فِیۡ خِدۡمَتِہٖ

نسب میں سب سے پاکیزہ حسب میں سب سے بالاتر ❖ بنا سارا عرب خادم دل وجاں سے اسی در کا

سَعَتِ الشَّجَرُ نَطَقَ الۡحَجَرُ ❖ شَقَّ الۡقَمَرُ بِاِشَارَتِہٖ

درخت اپنی جگہ سے چل پڑا اور بول اٹھا پتھر ❖ اشارے سے ہوا ٹکڑے جگر ماہ منور کا

جِبۡرِیۡلُؑ اَتٰی لَیۡلَۃَ اَسۡرٰی ❖ وَالرَّبُّ دَعَاہُ لِحَضۡرَتِہٖ

ہوئے روح الامیں حاضر شب معراج میں در پر ❖ سنایا آ کے پیغام حضوری رب اکبر کا

نَالَ الشَّرَفَ وَاللّٰہُ عَفَا ❖ عَمَّا سَلَفَ مِنۡ اُمَّتِہٖ

بڑا اعزاز پایا اور خدا نے عفو فرمایا ❖ خطا امت کی یہ تحفہ ہے معراج پیمبر کا

فَمُحَمَّدُنَا ھُوَ سَیِّدُنَا ❖ فَالۡعِزُّ لَنَا لِاِجَابَتِہٖ

ہمارے سرور و آقا محمدؐ نام ہے جن کا ❖ یہ قدر و منزلت صدقہ ہے اس مقبول داور کا

خدا مقبول فرمائے جزائے خیر دے اس کو

کیا اردو میں جس نے ترجمہ نعت پیمبرؐ کا

نعت النبی ﷺ نمبر

بعد از خدا بزرگ توئی

(فارسی نعتوں کا انتخاب)

خدا در انتظارِ حمدِ ما نیست
محمد ﷺ چشم بر راہِ ثنا نیست
خدا مدح آفرینِ مصطفیٰ ﷺ بس
محمد ﷺ حامدِ حمدِ خدا بس

حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ

خدا ہماری تعریف کے انتظار میں نہیں ہے، اور محمد ﷺ ہماری تعریف کے لئے چشم براہ نہیں ہیں بس اللہ تعالیٰ ہی آنحضرت ﷺ کی حقیقی تعریف فرمانے والے ہیں، جبکہ محمد ﷺ ہی صحیح معنی میں حمدِ خداوندی فرمانے والے ہیں

وصال محمد ﷺ

مولانا عبدالرحمٰن جامیؔ رحمۃ اللہ علیہ

دلم زندہ شد از وصال محمد ﷺ ❖ جہاں روشن است از جمالِ محمد ﷺ

میرا دل محمد ﷺ کے وصل سے زندگی پاگیا، سارا جہاں پیغمبر علیہ السلام کے جمال سے روشن اور منور ہے

خوشا مسجد و منبر و خانقا ہے ❖ کہ در وے بُودَ قیلِ و قالِ محمد ﷺ

ایسی مسجد، منبر اور خانقاہیں قابل مبارک باد ہیں، جہاں آنحضرت ﷺ کے اقوال و فرمودات کا ذکر ہوتا ہے

خوشا چشم کہ بنگرد مصطفیٰ را ❖ خوشا دل کہ دارد خیال محمد ﷺ

وہ آنکھ بڑی مبارک ہے جو محمد مصطفیٰ ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوئی، اور وہ دل بڑا مبارک ہے کہ جس میں پیغمبر علیہ السلام کا خیال جما ہوا ہے

منم عاجزم درد مندم اسیرم ❖ کرم کن الٰہی طفیلِ محمد ﷺ

میں عاجز، درد مند اور خواہشات کا قیدی ہوں، الٰہی پیغمبر علیہ السلام کے صدقہ میں مجھ پر کرم کیجئے

بصدق و صفا گشت بے چارہ جامیؔ ❖ غلامِ غلامانِ آلِ محمد ﷺ

سچے دل سے جامیؔ بے چارہ، آنحضرت ﷺ کے خاندان کے غلاموں کا غلام ہوگیا ہے

(ترجمہ: محمد سلمان منصور پوری)

○

اے بادنسیم !

مولانا عبدالرحمٰن جامیؔ رحمۃ اللہ علیہ

نسیما جانب بطحا گزر کن ❖ زاحوالم محمد ﷺ را خبر کن

اے بادنسیم ! بطحا کی جانب چلی جا، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے حالات بتادے

ببر ایں جان مشتاقم درآنجا ❖ فدائے روضۂ خیر البشر کن

میری اس عاشق روح کو وہاں لیجا کر، روضۂ خیر البشر پر قربان کردے

توئی سلطان عالم یا محمد ﷺ ❖ زروئے لطف سوئے من نظر کن

اے محمد ﷺ آپ ہی عالم کے شہنشاہ ہیں، برائے مہربانی میری جانب نظر کرم فرمائیں

مشرف گرچہ شد جامی زلطفش ❖ خدایا ایں کرم بارد گر کن

جامی اگرچہ آپ کے لطف سے شرف یاب ہوچکا ہے، مگر اے اللہ! دوبارہ یہ لطف و کرم فرما

○

سوئے فردوس بریں ...

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؔ رحمۃ اللہ علیہ

یا شفیع المذنبینؐ بارگناہ آوردہ ام ❖ بردَرت ایں بار بر پشت دوتاہ آوردہ ام

اے گناہ گاروں کے سفارشی! گناہ کا بوجھ لے کر آیا ہوں، آپؐ کے در پر دوہری کمر کا یہ بوجھ لے کر آیا ہوں

چشم رحمت برکشاء موئے سفید من نگر ❖ گرچہ از شرمندگی روئے سیاہ آوردہ ام

نظر کرم کھولئے، میرے سفید بال پر نظر کیجئے، اگرچہ شرمندگی کی وجہ سے روسیاہی لے کر آیا ہوں

آں نمی گویم کہ بودم سالہا درراہ تو ❖ ہستم آں گمرہ کہ اکنوں روبراہ آوردہ ام

میں یہ نہیں کہتا کہ سالہا سال تیرے راستہ میں رہا ہوں، میں وہ گمراہ ہوں کہ راستے کی طرف اب میں نے رخ کیا ہے

عجز و بے خویشی و درویشی و دل ریشی و درد ❖ ایں ہمہ بردعوئ عشقت گواہ آوردہ ام

بے چارگی، فقر وبیگانگی زخمِ دل اور درد آپؐ کے عشق کے دعوی پر اتنے سارے گواہ لے کر آیا ہوں

دیو رہزن درکمیں، نفس وہوا اعدائے دیں ❖ زیں ہمہ باسایۂ لطفت پناہ آوردہ ام

گھات میں چھپا ہوا دیو (ابلیس) نفس وخواہشات جو دین کے دشمن ہیں، آپؐ کے سایۂ لطف وکرم میں میں نے ان سب سے پناہ لی ہے

گرچہ روئے معذرت نگزاشت گستاخی مرا ❖ کردہ گستاخی زبان عذر خواہ آوردہ ام

اگرچہ میری بدتمیزیوں کی وجہ سے میرے پاس معذرت کا منہ نہیں رہا، لیکن گستاخی کرتے ہوئے معافی کی طلبگار زبان لے کر آیا ہوں

بستہ ام بریک دگر نخلے زخارستان طبع ❖ سوئے فردوس بریں مشتے گیاہ آوردہ ام

میں نے (زندگی بھر) نفس کی خاردار جھاڑی کے پودوں کے گٹھر باندھے (اوراب) فردوسِ معلی کی جانب ایک مشت گھاس لے کر آیا ہوں

دولتم کہ ایں بس کہ بعد از محنت ورنج دراز

میرے لئے یہی دولت کافی ہے کہ طویل رنج ومشقت کے بعد

بر حریم آستانت می نہم روئے نیاز

آپؐ کے آستانہ کی چوکھٹ پر جبینِ نیاز رگڑ رہا ہوں

(ترجمہ: مولانا خورشید انور فیض آبادی)

امامِ رسلﷺ، پیشوائے سبیلﷺ

از : حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

کریم السجایا جمیل الشیم ❖ نبیﷺ البرایا شفیع الامم ﷺ
پاکیزہ عادات اور حسین اخلاق کے مالک، مخلوقات کے نبی، تمام امتوں کے سفارشی

امام رسلﷺ پیشوائے سبیلﷺ ❖ امینِ خدا مہبطِ جبرئیلؑ
پیغمبروں کے امام، راہ ہدایت کے مقتدیٰ، خدا کے معتمد، جبرئیلؑ کی فرودگاہ

شفیع الوریٰ خواجۂ بعث و نشر ❖ امام الہدیٰ صدر دیوانِ حشر
خلق خدا کے سفارشی، روز قیامت کے سردار، ہدایت کے پیشوا، روز محشر کی عدالت کے سربراہ

کلیمے کہ چرخِ فلک طور اوست ❖ ہمہ نورہا پرتوِ نور اوست
ایسے کلام کرنے والے کہ چرخ فلک آپ کا طور ہے، تمام نور آپ کے نور کا عکس ہیں

شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریمٌ ❖ قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیمٌ
شافع محشر، مقتدائے جن و بشر سرفراز نبوت، مجسم شرافت، قاسم علم و حکمت، سراپا عظمت، سراپا نکہت، حامل مہر نبوت

یتیمے کہ ناکردہ قرآں درست ❖ کتب خانۂ چند ملت بشست
ایسے یتیم جنہوں نے ابھی قرآن بھی مکمل نہ کیا تھا، چند ملتوں کے کتب خانے دھوڈالے (یعنی کتب سابقہ کو منسوخ کردیا)

چو عزمش برآہیخت شمشیر بیم ❖ بمعجز میانِ قمر زد دو نیم
جب آپ کے حوصلہ نے قوت کی تلوار سنبھالی، قوت اعجاز سے چاند کے دو ٹکڑے کردئے

چوصیتش در افواہِ دنیا فتاد ❖ تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد
جب دنیا کی زبانوں پر آپ کا شہرہ ہوا، کسریٰ کے محل میں زلزلہ آگیا

بہ ''لا'' قامت لات بشکست خرد ❖ باعزاز دین آب عزیٰ ببرد
''لا'' کے ذریعہ لات کے مجسمہ کو ریزہ ریزہ کردیا، دین کو عزت دے کر عُزی کی آبرو پر پانی پھیردیا

نہ از لات و عزیٰ برآورد گرد ❖ کہ توریت و انجیل منسوخ کرد
نہ صرف لات و عزی کی دھول اڑائی، بلکہ توریت و انجیل کو (بھی) منسوخ فرمادیا

شبے برنشست از فلک برگذشت ❖ بہ تمکین و جاہ از ملک درگذشت
ایک شب کو سوار ہوئے تو آسمانوں سے آگے نکل گئے، مقام و مرتبہ میں فرشتوں سے سبقت لے گئے

چنان گرم در تیہِ قربت براند ❖ کہ بر سدرہ جبرئیلؑ از و باز ماند
میدان قرب میں (اپنی سواری) اتنی تیز دوڑائی، کہ سدرۃ المنتہی پر جبرئیلؑ آپ سے پیچھے رہ گئے

بدو گفت سالار بیت الحرام ❖ کہ اے حامل وحی برتر خرام!
جبرئیلؑ سے حرم پاک کے سربراہ نے کہا، اے حامل وحی آگے بڑھئے!

چو در دوستی مخلصم یافتی ❖ عنانم ز صحبت چرا تافتی؟

جب آپ ﷺ نے مجھے دوستی میں مخلص پایا، میری رفاقت سے منہ کیوں موڑ لیا؟

بگفتا فراتر مجالم نماند ❖ بماندم کہ نیروے بالم نماند

جبرئیلؑ نے کہا میری مجال نہیں کہ آگے بڑھ جاؤں، میں تھک چکا ہوں بلکہ میرے بازو کی قوت ختم ہوگئی ہے

اگر یک سرموے برتر پرم ❖ فروغ تجلیٰ بسوزد پرم

اگر ایک بال کے برابر بھی میں اڑوں، تو تجلی (ظہور حق کی روشنی) میرے پر جلا دے گی

نماند بعصیاں کسے در گرو ❖ کہ دارد چنیں سیّد پیشرو

گناہ کی وجہ سے ایسا شخص قید میں نہیں رہے گا، جو ایسا سردار و پیشوا رکھے گا

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا؟ ❖ علیک السلام اے نبی الوریٰ ﷺ

میں آپ ﷺ کے شایان شان نعت کہاں کہہ سکتا ہوں ؟ اے مخلوق کے نبی ﷺ ! آپ ﷺ پر سلام ہو

درودِ ملک بر روانِ تو باد ❖ بر اصحاب و بر پیروانِ تو باد

اللہ کی رحمت کاملہ آپ ﷺ کی روح پُر فتوح پر نازل ہو، پھر صحابہؓ پر اور آپ ﷺ کے فرماں برداروں پر بھی نازل ہو

چہ کم گردد اے صدر فرخندہ پی ❖ ز قدرِ رفیعت بدرگاہ حی

اے مبارک قدم سردار ! بارگاہ خداوندی میں، آپ ﷺ کے بلند مرتبہ میں کیا کمی آجائے گی؟

کہ باشند مشتے گدایان خیل ❖ بمہمان دار السلامت طفیل

اس سے کہ مٹھی بھر فقیروں کی جماعت، جنت کی مہمانی میں آپ ﷺ کی طفیلی ہوجائے

خدایت ثنا گفت و تبجیل کرد ❖ زمین بوس قدرِ تو جبرئیلؑ کرد

اللہ نے آپ ﷺ کی تعریف کی اور اعزاز فرمایا، آپ ﷺ کی تعظیم میں جبرئیلؑ سے زمیں بوسی کرائی

بلند آسماں پیشِ قدرت خجل ❖ تو مخلوق و آدم ہنوز آب و گل

بلند آسمان آپ ﷺ کی عظمت کے سامنے شرمندہ، آپ ﷺ اس وقت بھی جلوہ افروز تھے جب آدمؑ آب و گل (گارے) کے مرحلہ میں تھے

تو اصل وجود آمدی از نخست ❖ دگر ہرچہ موجود شد فرع تست

آپ ﷺ ابتداء ہی سے مخلوقات کی اساس ہیں، باقی جو کچھ موجود ہے وہ آپ ﷺ کی فرع ہے

ندانم کدامین سخن گویمت ❖ کہ والا تری زانچہ من گویمت

میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ آپ ﷺ کی شان میں کونسی بات کہوں، کیوں کہ میں جو کچھ کہہ سکتا ہوں آپ ﷺ کی شخصیت اس سے بالاتر ہے

ترا عز ''لولاک'' تمکین بس ست ❖ ثنائے تو ''طٰہٰ'' و ''یٰسین'' بس ست

آپ ﷺ کے لئے ''لولاک'' کا اعزاز و اکرام کافی ہے، آپ ﷺ کی منقبت میں طٰہٰ اور یٰسین کافی و وافی ہے

چہ وصفت کند سعدی ناتمام ❖ علیک الصلاۃ اے نبی ﷺ و السلام

ناچیز سعدؔی سے آپ ﷺ کے کمالات کہاں بیان ہوسکتے ہیں؟ اے نبی ﷺ محترم آپ ﷺ پر ہمیشہ درود و سلام ہو

○○

(ترجمہ: مولانا خورشید انور فیض آبادی)

مرحبا سید مکی مدنی ﷺ

از : حاجی جان محمد قدسیؔ رحمۃ اللہ علیہ

مرحبا ! سیّد مکی مدنی العربی ﷺ ❖ دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

مرحبا ! اے مکی، مدنی اور عربی آقاء ! جان و دل آپ ﷺ پر قربان آپ ﷺ کتنے حسین القاب والے ہیں

منِ بے دل بجمالِ تو عجب حیرانم ❖ اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی

میں بے دل آپ ﷺ کے حسن وجمال پر بے حد حیران ہوں، اللہ اللہ ! اس حیرتناک شخصیت میں کتنے کمالات ہیں؟

چشم رحمت بکشا، سوئے من انداز نظر ❖ اے قریشی لقب و ہاشمی و مطلبی

نظر کرم کھولئے ! مجھ پر نگاہ ڈالئے ! اے ہاشمی، مطلبی، اور قریشی القاب والے

نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را ❖ بہتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی

آپ ﷺ کی ذات عالی سے بنی آدم کو کوئی نسبت نہیں، آپ ﷺ کس قدر عالی نسب ہیں ؟ کہ حضرت آدم بلکہ ساری کائنات سے افضل ہیں

ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات ❖ رحم فرما کہ ز حدّ می گذرد تشنہ لبی

ہم سب پیاسے ہیں اور آپ ﷺ آب حیات، کرم فرمایئے ! کہ پیاس حد سے بڑھتی جارہی ہے

نسبتِ خود بہ سگت کردم و بس منفعلم ❖ زان کہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شد بے ادبی

میں آپ ﷺ کے کتے سے اپنی نسبت جوڑ کر شرمندہ ہوں، کیونکہ آپ ﷺ کی گلی کے کتے سے نسبت جوڑنا بھی گستاخی ہے

عاصیانیم زما نیکی اعمال مپرس ❖ سوئے ما روئے شفاعت بکن از بے سببی

ہم گنہ گار ہیں، ہم سے حُسن عمل کے متعلق سوال نہ فرمایئے، بلا استحقاق ہماری طرف شفاعت کا رخ کردیجئے

سیّدی انت حبیبی و طبیبُ قلبی

میرے آقا ﷺ ! آپ ہی میرے محبوب اور میرے (مریض) دل کے معالج ہیں

آمدہ سوی تو قدسیؔ پے درماں طلبی

آپ ﷺ کی بارگاہ میں قدسی کی حاضری بغرض علاج ہے

(ترجمہ : مولانا خورشید انور فیض آبادی)

نعت مزکیٰؐ

از : نواب مصطفیٰ خاںؒ شیفتہؔ

اول بآبِ چشمۂ کوثر وضو کنم ❖ وانگہ نفس بنعتِ مزکّیٰ برآورم

پہلے آب کوثر سے وضو کروں، پھر اپنے آپؐ کو ذات پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت گوئی میں مصروف کروں

آن کز چمن طرازیِ بستانِ مدحِ اوؐ ❖ ماوائے خود بجنتِ ماوا برآورم

وہ ذات پاک جس کے گلشنِ نعت کی چمن بندی سے، اپنا ٹھکانہ جنت الماوی کو بناؤں

آن کز ترانہ سنجی گلزارِ نعتِ اوؐ ❖ اندیشہ چوں بہار مطّرا برآورم

وہ ذات پاک جس کے گلشنِ نعت کی قصیدہ خوانی کے طفیل، تر و تازہ بہار جیسی فکر میں حاصل کروں

سلطانِ دیں امام رسل شاہِ انبیاء ❖ کز بندگیش پایۂ والا برآورم

دین کے بادشاہ، رسولوں کے امام اور نبیوں کے شہنشاہ، کہ ان کی غلامی کی برکت سے رتبۂ بلند حاصل کررہا ہوں

خاکِ درش کہ سرمۂ اہلِ بصیرت است ❖ گوید کہ کامِ دیدۂ اعمٰی برآورم

آپؐ کے در کی خاک جو اہل بصیرت کے لئے سرمہ ہے، کہتی ہے کہ میں چشم نابینا کی حاجت روائی کروں گی

حرفے گراز فروغِ جمالِ تو سرکنم ❖ گرداز نہادِ صخرۂ صمّا برآورم

آپؐ کے ترقی کمالات کی کوئی بات اگر بیان کررہا ہوں، (گویا) بھاری چٹان کے نیچے سے دھول نکال رہا ہوں

از یک حدیثِ لطف کہ بامن کنی بخواب ❖ مضمونِ صد ہزار تسلیٰ برآورم

محبت کے ایک بول سے جو آپؐ مجھ سے خواب میں بولدیں، تسلی کے لاکھوں مضامین پیدا کروں گا

شاید فتدنگاہ بایوانِ جاہِ تو ❖ خود را فراز بامِ ثریا برآورم

شاید آپؐ کے قصرِ عظمت پر نگاہ پڑجائے، اس لئے اپنے آپؐ کو بام ثریا کی بلندی پر پہونچا رہاہوں

خطِّ غلامیِ تو بدست عمل نگار ❖ امروز شد سپردہ کہ فردا برآورم

آپؐ کی غلامی کی تحریر آج اعمال لکھنے والوں، کے حوالہ کردی گئی ہے تاکہ کل (روز قیامت) حاصل کرسکوں

دستم نگار بندِ عروسِ مدیحِ تست ❖ نبود عجب اگر یدِ بیضا برآورم

میرا ہاتھ آپ ﷺ کی ''عروس مدح'' کو سنوار رہا ہے، تعجب نہیں ہے اگر ''ید بیضا'' بر آمد کرلوں

طبعم ترانہ سنج ثنائے کمالِ تست ❖ نشگفت گر نشید بدعویٰ برآورم

میری طبیعت آپ ﷺ کے کمالات کی تعریف کا قصیدہ پڑھتی ہے، نشاط نہیں محسوس کرے گی اگر (کسی کی) فرمائش پر قصیدہ کہونگا

بر عرضِ حسنِ خاتمہ ختمِ سخن کنم ❖ زان پس کہ یک دوحرفِ تمنّا برآورم

حُسن خاتمہ کی درخواست پر بات ختم کرتا ہوں، اس کے بعد کہ آرزو کی ایک دو باتیں عرض کردوں

شاہا ! سپہر بارگہا ! بندہ پرورا ❖ خواہم کہ نامِ کفر زدنیا برآورم

بندہ پرور ! بادشاہ سلامت ! درباروں کے محافظ ! میں چاہتاہوں کہ کفر کا نام ونشان ساری دنیا سے مٹادوں

آتش بکار وبارِ مغان عجم زنم ❖ وز دیرِ ہند موجۂ دریا برآورم

عجمی آتش پرستوں کے کاروبار میں آگ لگاؤں، اور ہندوستان کے بتکدے سے دریائے (کفر) کی طغیانی کا خاتمہ کروں

ہم غزوہ آورم زپے انکسار نفس ❖ ہم بہرِ کسرِ کفر سراپا برآورم

نیز نفس کشی کے لئے جنگ لڑوں، اور کفر کو مٹانے کے لئے بھی اپنے آپ ﷺ کو میدان میں لاؤں

گو زادہ ام بہند ولے روز رست خیز

میں اگرچہ ہندوستان میں پیدا ہوا ہوں لیکن قیامت کے روز

یا رب کہ سرز یثرب و بطحا برآورم

اے میرے پروردگار (تمنا ہے کہ) مدینۂ پاک اور بطحا کی سرزمین سے اٹھوں

(ترجمہ: مولانا خورشید انور فیض آبادی)

❍❖❍

اے شمعِ جمع انبیاء ﷺ

از : حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

اے از شعاعِ نورِ تو خورشید تاباں را ضیا ❖ آنی کہ، ہستی از شرف بالا تر از عرشِ علا

اے وہ ذات عالی جس کی نورانی کرنوں سے چمکتے سورج کو روشنی ملی، تو وہ ذات ہے جس کو عظمت میں عرش بریں پر برتری حاصل ہے

دربارگاہِ عزتت بہرِ علوِ مرتبہ ❖ جبریلؑ ہمچو خادمان نشستہ است یک دم زپا

رتبۂ بلند کی خاطر آپ ﷺ کے دربار عالی میں جبرئیل بھی خادموں کی طرح سراپا دم بخود بیٹھے ہیں

گرچہ بصورت آمدی بعد از ہمہ پیغمبراں ❖ اما بہ معنی بودۂ سرخیلِ جملہ انبیاً

آپ ﷺ اگرچہ بظاہر تمام رسولوں کے بعد تشریف لائے لیکن درحقیقت آپ ﷺ تمام نبیوں کے سردار ہیں

تو پردگئِ دلبری از ہرچہ گویم بہتری ❖ وردین ودنیا سروری، ہستی تو دائم باخدا

آپ ﷺ پرتوِ محبوبیت ہیں، جو کچھ میں عرض کروں آپ ﷺ اس سے برتر ہیں، دین ودنیا کے آپ ﷺ سردار ہیں، آپ کو ہمہ وقت اللہ کی معیت حاصل ہے

از عالمِ پاک آمدی مقصودِ لولاک آمدی ❖ بس چست وچالاک آمدی جانہافدایت مرحبا

مرحبا ! آپ ﷺ عالم قدس سے تشریف لائے، لولاک کا مقصود بن کر آئے، آپ ﷺ پر جانیں قربان بہت ہی مستعد ہوکر تشریف لائے

جانہا فدائے نام تو مستاں ہمہ از جامِ تو ❖ مابندۂ انعامِ تو، تو بادشاہ وما گدا

روحیں آپ ﷺ کے نام پر قربان، سب کے سب آپ ﷺ کے جام سے مست ہیں ہم سب آپ ﷺ کے بندۂ احسان ہیں، آپ ﷺ باشاہ اور ہم سب گدا ہیں

اے مہترِ آخر زماں ہستی تو مارا جانِ جاں ❖ اے پیشوائے انس و جاں ہستی سپہ سالارِ ما

اے دور آخر کے سب سے برتر، آپ ﷺ ہمارے لئے جان جاں ہیں اے انس و جن کے پیشوا، آپ ﷺ ہمارے سپہ سالار ہیں

اے پادشاہ معنوی وردین ودنیا خسروی ❖ چون جانبِ حق می روی مگزار تو مارا بپا

اے روحانی شہنشاہ ! آپ ﷺ دین و دنیا کے بادشاہ ہیں جب آپ ﷺ حق تعالیٰ کی طرف جارہے ہیں تو ہمیں بے سہارا مت چھوڑیئے

تاروئے خوبت دیدہ ام مہر از ہمہ ببریدہ ام ❖ بنشین، بیادر دیدہ ام اے نور بخشِ دیدہ ہا

جب سے آپ ﷺ کا رخ زیبا دیکھا ہے، میں نے سب سے قطع تعلق کرلیا ہے، اے آنکھوں کو روشنی بخشنے والے! آ، میری آنکھوں میں بیٹھ جا

شاہانِ عالم چاکرت مابندگان خاکِ درت ❖ نورِ ہدایت رہبرت اے شمعِ جمعِ انبیاً

سلاطین دنیا آپ ﷺ کے خادم، ہم آپ ﷺ کے در کی خاک کے غلام، اے شمع محفل انبیاء ! ہدایت ربانی کا نور آپ ﷺ کا رہبر ہے

ہرگز نخواندی یک ورق خلقے گرفت از تو سبق ❖ انگشت مہ را کرد شق اے خواجۂ معجز نما

آپ ﷺ نے ایک ورق بھی (کسی سے) ہرگز نہیں سیکھا، (پھر بھی) ایک مخلوق نے آپ سے درس لیا، اے معجزات دکھانے والے آقا! آپ کی انگلی نے چاند کے ٹکڑے کر دئے

روزِ قیامت بے گماں باشی شفیع امتاں ❖ رضواں مثالِ خادماں خدمت کند از جاں ترا

قیامت کے دن آپ یقیناً امتوں کے سفارشی ہوں گے، رضوان (داروغۂ جنت) خدام کی طرح دل و جان سے آپ کی خدمت کریں گے

یارانِ تو چار آمدند پاکیزہ کردار آمدند ❖ گلہائے بے خار آمدند از خویش فانی، باخدا

آپ ﷺ کے خصوصی رفقاء چار ہیں اور پاکیزہ کردار ہیں، خدا کی قسم اپنے سے بے خبر اور گلہائے بے خار ہیں

گر تو بدی ختم رسل ایشان بدند جزو، وتو کل ❖ بے حب شاں فرد از پل کس نگذ ردبا مدعا

اگر آپ ﷺ ختم رسل ہیں تو یہ لوگ جزء (معاون) اور آپ کل ہیں، کل پل صراط سے ان کی محبت کے بغیر کوئی بھی شخص کامیابی کے ساتھ گذر نہ سکے گا

چون قطب دین نعت تو گفت خود در سخن بہر تو سفت

جب قطب الدین نے آپ ﷺ کی نعت کہی، آپ ﷺ کی خاطر خود کو کلام (کی لڑی) میں پرو دیا

خندان شد و چون گل شگفت بنگر تو این اخلاص را

آپ ﷺ اس اخلاص کو دیکھئے، خوش ہوا اور گلاب کی طرح کھل گیا

(ترجمہ: مولانا خورشید انور فیض آبادی)

○

الٰہی از تو حُبِ مصطفیٰ را

حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ

خدا در انتظارِ حمدِ ما نیست ❖ محمد ﷺ چشم بر راہِ ثنا نیست

خدا ہماری تعریف کے انتظار میں نہیں ہے، اور محمد ﷺ ہماری تعریف کے لئے چشم براہ نہیں ہیں

خدا مدح آفرینِ مصطفیٰ ﷺ بس ❖ محمد ﷺ حامدِ حمدِ خدا بس

بس اللہ تعالیٰ ہی آنحضرت ﷺ کی حقیقی تعریف فرمانے والے ہیں جبکہ محمد ﷺ ہی صحیح معنی میں حمدِ خداوندی فرمانے والے ہیں

منا جاتے اگر باید بیاں کرد ❖ بہ بیتے ہم قناعت می تواں کرد

ایک درخواست اگر پیش کرنا چاہیں، تو صرف ایک شعر پر اکتفا کرسکتے ہیں

محمد ﷺ از تو می خواہم خدا را ❖ الٰہی از تو حُبِ مصطفیٰ ﷺ را

کہ اے محمد ﷺ آپ سے میں خدا (کا وصال) چاہتا ہوں، اور خدا سے مصطفیٰ ﷺ کی محبت کا طالب ہوں

دِگر لب و امکن مظہؔر فضولیست ❖ سخن از حاجت افزوں تر فضولیست

اس کے علاوہ لب گشائی اے مظہؔر فضول ہے، اس لئے کہ ضرورت سے زائد بات کرنا بے کار ہے

○❖○

سلطانِ ما ﷺ

سلطان المشائخ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

در جاں چو کرد منزل جانانِ ما محمدؐ ❖ صد در کشاد در دل از جانِ ما محمدﷺ

جب ہمارے حبیب محمد ﷺ نے ہمارے دل میں گھر کرلیا، تو اپنے محبوب محمدؐ کی برکت سے ہمارے دل میں (روحانیت کے) سیکڑوں دروازے کھل گئے

از درد زخمِ عصیاں مارا چہ غم چو سازد ❖ از مرہم شفاعت درمانِ ما محمدﷺ

جب کہ محمد ﷺ شفاعت سے ہمارا علاج کر رہے ہیں ، تو ہمیں زخمِ معصیت کی تکلیف کا کیا غم؟

مستغرق گناہیم، ہر چند عذر خواہیم ❖ پژمردہ چو گیاہیم، بارانِ ما محمدﷺ

ہم گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں، ہم کتنی ہی معافی مانگ لیں، گھاس کی طرح ہم کمھلائے ہوئے ہیں ہماری شادابی و شگفتگی کا سامان، (باران رحمت) محمدؐ ہیں

ما طالب خدائیم بر دینِ مصطفائیم ❖ بر در گہش گدائیم، سلطانِ ما محمدﷺ

ہم اللہ کے چاہنے والے ہیں، ہم دین مصطفٰی سے وابستہ ہیں، محمد ﷺ ہمارے بادشاہ ہیں اور ہم ان کے دربارِ عالی کے ''سوالی فقیر'' ہیں

در باغ وبوستانم دیگر مجو معینؔے ❖ باغم بس است قرآں بستانِ ما محمدﷺ

میرے باغ، باغیچہ میں کوئی اور معینؔ ومددگار نہ تلاش کیجئے، ہمارا باغیچہ تو صرف قرآن ہے اور ہماری دلچسپی کی چیز تو صرف پیغمبر علیہ السلام کا اسوۂ مبارکہ ہے

(ترجمہ: مولانا خورشید انور فیض آبادی)

شاہِ یثرب ﷺ

از: امام المحدثین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ

ثنائے بادشاہ یثرب و سلطان بطحا کن ❖ دل وجاں رافدائے حسن آں رخسار زیبا کن

سلطان مدینہ ﷺ اور شاہِ بطحا کی مدح سرائی کیجئے، اُس دل کش صورت کے حُسن پر دل وجان قربان کیجئے

محبّ آل واصحاب توام کارمنِ حیراں ❖ بلطف خویش ہم امروز ہم درروز فردا کن

آپ کے آل واصحاب سے محبت رکھتا ہوں، اپنے لطف وکرم سے آج بھی اور کل کے دن بھی (اس) محوِ حیرت بندہ کے کام آجایئے

بہر صورت کہ باشد یارسول اللہ کرم فرما ❖ بلطف خود سرو سامان جمع بے سر و پا کن

جس طرح بھی ممکن ہو اے اللہ کے رسول! کرم فرمایئے، اپنے لطف وکرم سے اس بے سہارا کیلئے سہارے کا سامان کیجئے

زظلم ظالماں شوراست وغوغا ہرطرف ❖ بعدل ورافت خود ہرطرف پیدا ایں شوروغوغا کن

ظالموں کے ظلم سے ہر طرف شور شرابہ ہے چیخ وپکار ہے، آپ انصاف اور مہربانی فرما کر اس شور وغل کا خاتمہ کیجئے

ریاکاراں ببازارِ ہوا سودائے زر دارند ❖ شکستِ رونق وگرمئ ایں بازار وسودا کن

خواہشات کی منڈی میں ''ریاکاروں'' پر ''سیم وزر'' کا جنون سوار ہے، آپ اِس ''بازار جنوں'' کی گرمی و رونق کا توڑ فرمایئے

(ترجمہ: مولانا خورشید انور فیض آبادی)

بحقِ سرورِ عالم محمد ﷺ

از : حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

بحقِ آنکہ او جانِ جہان ست ❖ فدائے روضہ اش ہفت آسمان ست

اس ذات اقدس کے طفیل جو کائنات کی روح ہے، جس کے روضہ اقدس پر ساتوں آسمان قربان ہیں

بحقِ آنکہ محبوبش گرفتی ❖ برائے خویش مطلوبش گرفتی

ان کے طفیل جنکو آپ نے محبوبیت سے نوازا، اپنی بارگاہ میں مقبولیت سے سرفراز کیا

پسندیدی ز جملہ عالم آں را ❖ بما بگذاشتی باقی جہاں را

پوری کائنات سے ان کو اپنے لئے منتخب فرما لیا، باقی دنیا ہمارے لئے چھوڑدی

گزیدی از ہمہ گلہا تو او را ❖ نمودی صرف او ہر رنگ وبو را

تمام پھولوں میں سے ان کا انتخاب کیا، پھر اس گل پر ہرہر رنگ و بو کو نچھاور کیا

ہمہ نعمت بنام او نمودی ❖ دو عالم را بکام او نمودی

ان ہی کے نام پر تمام نعمتوں کی تخلیق فرمائی، ان ہی کو کونین کا مقصود و مطلوب بنایا

بآں کو رحمۃ للعالمین ست ❖ بدرگاہت شفیع المذنبین ﷺ ست

ان کے طفیل جو رحمۃ للعالمین ہیں، اور آپ کی بارگاہ میں گنہگاروں کے سفارشی ہیں

بحق سرور عالم محمد ﷺ

یعنی سرورِ کائنات حضرت محمد ﷺ کے واسطے

بحق برتر عالم محمد ﷺ

اور فخرِ موجودات محمد ﷺ کے طفیل میں

(ترجمہ: مولانا خورشید انور فیض آبادی)

تجلائے مدینہ

حضرت مولانا محمد صدیق صاحب مراد آبادیؒ، سرپرست مدرسہ شاہی مردآباد

تا کے نشوم بادیہ پیمائے مدینہ ❖ دل می کشدم شوق تماشائے مدینہ

میں مدینۂ پاک کی صحرا نوردی سے کب تک محروم رہوں؟ زیارت مدینہ کا شوق مجھے بے تاب کررہا ہے

از طرّۂ حورانِ بہشتی ست فزوں تر ❖ دل بردگی سبزۂ صحرائے مدینہ

بہشتی حوروں کے ناز و انداز سے بڑھ کر ہے، مدینہ کے ہرے بھرے جنگلات کی رونق و دلکشی

بر چہرۂ حوراں نکند نیم نگاہے ❖ چشمے کہ شود محو تجلّائے مدینہ

حوروں کے رخسار پر بھی ایک ترچھی نگاہ نہیں ڈالے گی، وہ آنکھ جو مدینہ کی تجلیات کا نظارہ کررہی ہو

رمزیست زشیرینی خلق شہ ذی جاہ ❖ سرمایۂ جاں بخشی خرمائے مدینہ

مدینہ منورہ کی کھجوریں جو سرمایۂ حیات ہیں، شہِ ذی شان کے خلقِ حسن کی حلاوت (مٹھاس) کا ادنیٰ نمونہ ہیں

اعزاز و کرامت ز دیارِ ہمہ عالم ❖ پیدا است خود از کثرت اسمائے مدینہ

دنیا کی تمام آبادیوں کے مقابلہ میں مدینہ کی فوقیت وعظمت خود مدینہ کے ناموں کی کثرت سے واضح ہے

چوں مکہ گراں قدر تر از جملہ بلاد است ❖ از جملہ بلاد است کہ ہمتائے مدینہ

اگر چہ مکہ مکرمہ تمام شہروں سے زیادہ مکرم ومحترم ہے پھر بھی ان شہروں میں مدینہ جیسا باعظمت شہر کون ہے؟

زیبد کہ زمیں فخر کند بر سر افلاک ❖ زاں روکہ بود مرقد مولائے مدینہ

زمین کو حق ہے کہ وہ افلاک کے مقابلہ میں فخر کرے، کیونکہ وہ مدنی آقاء کی آرام گاہ ہے

چشمے نکشاید بسوئے روضۂ اخضر ❖ نظار گیٔ گنبد خضرائے مدینہ

مدینہ پاک کے گنبد خضراء کا پرکشش منظر ایسا ہے کہ روضۂ اقدس کی طرف کوئی نگاہ نہیں اٹھتی ہے

کحل البصر دیدۂ ارباب نظر شد ❖ برخاست غبارے کہ زغبرائے مدینہ

مدینہ پاک کی سرزمین سے جو گرد وغبار اٹھے، ارباب نظر کی آنکھوں کا سرمہ بن گئے

یا رب شود آں روز کہ از راہ ارادت

اے میرے پروردگار! وہ دن میسر فرما جب عقیدت ومحبت کے ساتھ

صدیؔق شود بادیہ پیمائے مدینہ

صدیؔق کو مدینہ کی صحرانوردی نصیب ہوجائے

(ترجمہ: مولانا خورشید انور صاحب فیض آبادی)

سرتاج والا گوہری

حضرت مولانا محمد صدیق صاحب مرادآبادیؒ، سرپرست مدرسہ شاہی مردآباد

اے گوہر والائے تو سرتاج والا گوہری ❖ پر نور از شمع رُخت شد محفل پیغمبری

اے رسول اکرم! آپ کا عالی نسب، نسبی شرافت کا سرتاج ہے، آپ کے رخ انور کی شمع سے محفلِ رسالت منور ہے

اے چشم مہ حیران تو گردوں بلا گردان تو ❖ سر بر خط فرمان تو بنہادہ مہر خاوری

اے رسول اکرم! آپؐ کے حسن سے چاند کی نگاہیں خیرہ ہیں، آسمان آپ پر قربان ہے، اور سورج آپ کے فرمان پر سربسجود ہے

اے صدرِ دیوان جزا، وے سرگروہ انبیاء ❖ کس رانمی زیبد شہا، باذات پاکت ہمسری

روزِ جزا کی عدالت کے اے سربراہ! اور انبیاء کرام کے امام! اے شہنشاہ! آپ کی ذات پاک کی ہمسری کسی کو زیب نہیں دیتی ہے

چوں تو نگار دلربا، کے نقش زد کلک قضا ❖ مانؔی اگر دیدے ترا، بگذاشتے صورت گری

کاتب تقدیر نے آپ جیسے پرکشش محبوب کا نقش ثانی نہیں بنایا (مشہور مصور) مانؔی اگر آپ کو دیکھ لیتا، فن مصوری چھوڑ بیٹھتا

اے کعبۂ جاں درگہت، سروجنان نخل قدت ❖ گردد بگرد روضۂ ات، از مہر چرخ چنبری

اے نبی محترم! آپ کا دربار عالی میری روح کا قبلہ وکعبہ ہے، آپ کا حسیں قد جنت کے سرو سے مشابہ ہے اور گول آسمان عشق میں آپ کے روضۂ پاک کے اردگرد چکر لگا رہا ہے

بر اوج بام آسمان تاچید نور تو دکان ❖ شمس وقمر شد مشتری ہم زہرۂ وہم مشتری

آسمانی چھت کی بلندی پر جب آپ کے نور نے دوکان سجائی، تو چاند، سورج، مشتری اور زہرہ سب نے خریداری کی

تا عزم سیر لامکاں کرد آں شہ پیغمبراں ❖ افگندہ شور مرحبا در گنبد نیلو فری

جب پیغمبروں کے شہنشاہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے لامکاں کی سیر یعنی معراج کا عزم فرمایا تو نیلا گنبد (آسمان) مرحبا کی صداؤں سے گونج اٹھا

از فیض تو ہر انس و جاں دارد بکف رطل گراں ❖ آموختند از تو شہاں آئینِ بندہ پروری

انسانوں اور جناتوں کا ہر ہر فرد آپ کے احسان کے بارِ عظیم سے گراں بار ہے، بادشاہوں نے آپ سے رعایا پروری کے گُر سیکھے

صدیؔق بے برگ ونوا دارد بتو ایں التجا

بے سروسامان صدیؔق آپ کی خدمتِ عالی میں یہ التجا پیش کررہا ہے

کز لطف یاد آری مراوقت شفاعت گستری

کہ برائے مہربانی شفاعت کے وقت مجھے بھی یاد فرمالیں

(ترجمہ: مولانا خورشید انور صاحب فیض آبادی)

❍❖❍

رحمت مہداۃ قدیری ﷺ

از: امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ صدر المدرسین دار العلوم دیوبند

اے آنکہ ہمہ رحمت مہداۃ قدیری ❖ باراں صفت و بحر سمت دیر مطیری

اے وہ ذات! جو اللہ تعالی کی عطا کردہ سراپا رحمت ہے بارش کی طرح اور سمندر کی مانند برسنے والا بادل ہے

معراج تو کرسی شدہ وسبع سماوات ❖ فرش قدمت عرش بریں سدرہ سریری

آپ کی معراج سات آسمانوں اور کرسی تک ہوئی عرش بریں آپ کے قدموں کا فرش اور سدرہ تخت گاہ ہے

بر فرق جہاں پایۂ پائے تو شدہ ثبت ❖ تو ہمہ صدر کبیری وہمہ بدر منیری

جہاں کی چوٹی پر آپ کے پاؤں کا نقش ثبت ہوا آپ صدر کبیر بھی ہیں اور بدر منیر بھی

تو ختم رسل، نجم سبل، صبح ہدایت ❖ حقا کہ بشیری توئی و الحق کہ نذیری

رسولوں کے ختم کنندہ، راستوں کے لئے ستارہ، ہدایت کی صبح واللہ آپ بشیر ہیں اور الحق کہ آپ نذیر ہیں

آدم بصف محشر و ذریت آدم ❖ در ظل ولایت کہ امامی و امیری

میدان محشر میں حضرت آدم اور اولاد آدم آپ کے جھنڈے کے سائے میں ہو گی کہ آپ ہی امام و امیر ہیں

یکتا کہ بود مرکز ہر دائرہ یکتا ❖ تا مرکز عالم تو اے بے مثل ونظیری

ایسا یکتا، جو ہر دائرہ یکتا کا مرکز ہو، مرکز عالم تک آپ کی ذات گرامی ہے اے بے مثل و بے نظیر

کس نیست ازیں امت تو آنکہ چوں احقر

آپ کی اس امت میں کوئی شخص نہیں جو احقر کی طرح

باروئے سیاہ آمدہ وموئے زریری

کالا منہ اور سفید بال لے کر آیا ہو

(ترجمہ : شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ)

صبا بسوئے مدینہ روکن...

نواب غازی الدین خان نظامؔ (حیدر آباد دکن)

○ یہ نعت شریف عام طور پر سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب ہے، لیکن ایک قدیم قلمی بیاض سے یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ یہ نظام الملک آصف جاہ اول (مورث اعلیٰ سلاطینِ آصفیہ دکن) کے پوتے نواب غازی الدین خاں المتخلص بہ ''نظامؔ'' کا کلام ہے۔ (انوار مدینہ لاہور، ذی الحجہ ۱۳۹۲ھ)

صبا بسوئے مدینہ روکن ازیں دعا گو، سلام برخواں ❖ بہ گردِ شاہِ مدینہ گرد، وبصد تضرع پیام برخواں

اے صبا! مدینہ کی طرف رخ کر اور اس دعا گو کی طرف سے سلام پیش کر، حضورِ شاہِ مدینہ کے گرد چکر لگا اور عاجزی کے ساتھ میرا پیغام پہنچا دے

بہ بابِ رحمت گہے گذر کن، بہ باب جبرئیل گہ جبیں سا ❖ سلامُ ربی علیٰ نبیٍ گہے بہ باب السلام برخواں

اے صبا! کبھی بابِ رحمت کی طرف جا اور کبھی باب جبریل سے پیشانی لگا، میرے رب کا سلام رحمت عالم ﷺ پر کبھی باب السلام پر حاضر ہو کر پہنچا دے

بشوز من صورتِ مثالی، نماز بگذار اندر آں جا ❖ بہ لحنِ خوش سورۂ محمدؐ تمام اندر قیام برخواں

اے صبا! میری طرف سے ایک صورتِ مثالی اختیار کر اور اس پاک مقام پر نماز پڑھ، اور حالتِ قیام میں خوش الحانی کے ساتھ سورۂ محمدؐ کی تلاوت کر

بنہ بچندیں ادب طرازی سرِ ارادت بخاکِ آں کو ❖ صلوٰۃ وافر بہ روحِ پاکِ جناب خیر الانامؐ برخواں

اے صبا! نہایت ادب واحترام کے ساتھ سرِ ارادت اس کوچہ کی خاکِ مقدس پر جھکا دے اور کثرت سے صلوٰۃ وسلام حضور خیر الانام ﷺ کی روح مقدس پر پڑھ

بہ لحنِ داؤد ہم نوا شو، بہ نالۂ درد آشنا شو
بہ بزمِ پیغمبر، ایں غزل رازِ عبدِ عاجز نظامؔ برخواں

اے صبا! لحنِ داؤدی کی ہمنوا ہو جا، نالۂ درد سے آشنا ہو (اور پھر) حضور رحمت عالمؐ
کی بزمِ مبارک میں عبد عاجز نظامؔ کی جانب سے یہ ہدیۂ عقیدت پیش کر

○❖○

طابہ می جویم

حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب حامدؔ بہاریؒ

طابہ می جویم ہمی پرسم دیارِ من کجا است ❖ باغِ رُمّانم کجا و نخلِ زارِ من کجا است

میں طیبہ کو ڈھونڈھ رہا ہوں میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ میرا دیارِ محبوب کہاں ہے؟ اور کہاں ہے میرا ''اناروں کا باغ'' اور کہاں ہے میرا نخلستان؟

قبۂ خضرا کجا و مسجد و منبر کجا است ❖ آں ہمایوں برج ماہِ گل عذارِ من کجا است

(کوئی مجھے بتائے) گنبدِ خضراء کہاں ہے؟ مسجدِ نبوی کہاں ہے؟ منبرِ رسول ﷺ کہاں ہے؟ اور کہاں ہے میرے ''گلابی رخسار چاند ﷺ'' کا وہ متبرک قبہ؟

روضۂ جنت کجا دروازۂ رحمت کجا است ❖ آں سراپردہ کجا آں پردہ دارِ من کجا است

(بتاؤ نا مجھے) کہاں ہے ریاض الجنۃ؟ کہاں ہے بابِ رحمت؟ کہاں ہے وہ خیمہ؟ اور کہاں ہیں اس خیمہ کے مکین صلی اللہ علیہ وسلم؟

کعبۂ دینم کجا و قبلۂ ایمانم کجا است ❖ طاقِ محرابِ شہ قدسی وقارِ من کجا است

میرے دین و ایمان کا قبلہ و کعبہ کہاں ہے؟ اور کہاں ہے میری عزت و آبرو یعنی حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا محراب؟

روحِ مجروحم کجا، و جانِ بے صبرم کجا است ❖ آں دوائے من کجا، صبر و قرارِ من کجا است

(مجھے خبر نہیں) کہاں ہے میری زخمی روح اور میری بے قرار جان؟ اور کہاں ہے میری وہ دوا اور میرا صبر و سکون؟

آنکہ می بیند بہ اندوہم، طبیبِ من کجا است ❖ آنکہ می پرسد غمِ دل، غم گسارِ من کجا است

(کوئی تو بتادے) میرے وہ معالج کہاں ہیں جو میرے رنج و غم پر نظر رکھتے ہیں، اور کہاں ہیں میرے وہ غم گسار جو میری غم خواری فرماتے ہیں؟

مرکزِ آرامِ من اے حامدِ مسکیں کجا است

اے حامدؔ مسکیں میری تسلی کا مرکز و مقام کہاں ہے؟

خواب گاہِ نازِ ایں مشتِ غبارِ من کجا است

اور کہاں ہے اس ''مشتِ غبار'' کی قابلِ فخر آرام گاہ؟

❍❖❍

(ترجمہ: مولانا خورشید انور صاحب فیض آبادی)

ماہِ تمام ﷺ

مولانا مفتی کفیل الرحمٰن صاحب نشاطؔ عثمانی مفتی دار العلوم دیوبند

حریف ظلمت، امین عظمت، شفیع وخیر الانام آمد ❖ جہاں ز انوار شد منوّر، مثالِ ماہ تمام آمد

تاریکی کے دشمن، عظمت کے محافظ، شافع محشر اور افضل المخلوقات کی آمد ہوئی، سارا عالم انوار ہدایت سے منور ہوا، گویا چودھویں کا چاند نکل آیا

مقامِ آں سرورِ رسالت، وجود اول، ظہور آخر ❖ برائے تکمیلِ قصرِ بعثت، نجیب واشرف امام آمد

اس امامِ رسالت کے مرتبہ کا کیا کہنا، پیدائش سب سے پہلے، اور ظہور سب کے بعد ''قصرِ نبوت'' کی تکمیل کیلئے عالی نسب اور معزز ترین امام کی آمد ہوئی

بحکمِ پروردگار عالم درود بر افضل خلائق ❖ کہ آں باوصاف وصد فضائل، کلید امن وسلام آمد

فرمان الٰہی کے مطابق افضل المخلوقات پر درود وسلام ہو کہ آپ صدہا اوصاف وکمالات کے ساتھ امن وسلامتی کے پیغمبر کی حیثیت سے تشریف لائے

جمیل روئے، حمید خوئے، عزیز دوراں، حبیب یزداں ❖ دعائے موسیٰ، نوید عیسیٰ، با نقلابِ نظام آمد

خوب صورت، خوب سیرت، ہردل عزیز اور محبوب خدا، حضرت موسیٰؑ کی دعا اور حضرت عیسیٰؑ کی بشارت کا مظہر، نظام کائنات میں انقلاب برپا کرنے کے لئے تشریف لائے

زہے مقامِ رسول اکرم، کہ در حیات ووفات اعظم ☆ ہزار شاہان وکج کلاہاں بخدمت او مدام آمد

رسول اکرم ﷺ کے مقام کا کیا کہنا؟ کہ زندگی میں بھی اور وفات کے بعد بھی، ہزاروں شہنشاہ وتاجدار آپ کی خدمت میں حاضری دیتے رہے

نشاطؔ غرق گناہ ہستم دلے بہ حُبَّش امید دارم

نشاطؔ میں گناہوں میں ڈوبا ہوا ہوں لیکن ان سے محبت کی وجہ سے پر امید ہوں

خدا بروز حساب گوید غلامِ خیر الانام آمد

کہ اللہ تعالی حساب وکتاب کے روز کہدیں گے ''افضل المخلوقات'' کا غلام آیا ہے

(ترجمہ: مولانا خورشید انور صاحب فیض آبادی)

نعت النبی ﷺ نمبر

مدحتِ ﷺ خیر البشر

مدحتِ خیر البشر اعجاز ہے تحریر کا
یہ بھی اک انداز ہے قرآن کی تفسیر کا
جو بہر انداز ہوں شایانِ شانِ مصطفیٰ ﷺ
لفظ ایسے ڈھونڈنا، لانا ہے جوئے شیر کا

راغبؔ مرادآبادی

نعت لکھنے کا یہ سامان بنالوں تو لکھوں

مولانا قدرت اللہ قدرتؔ

نعت لکھنے کا یہ سامان بنالوں تو لکھوں ❖ مشک و عنبر سے دہن اپنا بسالوں تو لکھوں
چشمِ حوران بہشتی کا میں کاجل پالوں ❖ شاخِ سدرہ سے قلم پہلے بنالوں تو لکھوں
یا قلم کی جگہ مل جائے مجھے نوکِ ہلال ❖ صفحۂ شمس ہے خالی اسے پالوں تو لکھوں
صبغۃ اللہ سے رنگین تو کرلوں کاغذ ❖ حاشیہ کاہکشاں سے میں منگالوں تو لکھوں
پہلے جبریلؑ سے آدابِ کتابت سیکھوں ❖ عظمتیں اسمِ مبارک کی لکھالوں تو لکھوں
عمر بھر پہلے پڑھوں دل سے درود اور سلام ❖ پھر سراپا کو میں آنکھوں میں بسالوں تو لکھوں
ماسوا کا خس و خاشاک بھرا ہے دل میں ❖ آتشِ عشق سے میں اس کو جلالوں تو لکھوں

نعت لکھنے کی یہ حسرت تو ہے قدرتؔ لیکن
یہ لوازم نہیں ملتے انہیں پالوں تو لکھوں

کس طرح نعت کے لکھنے کی شروعات کروں؟

مولانا مفتی اسرار احمد دانشؔ قاسمی نجیب آبادی فاضل افتاء مدرسہ شاہی مرادآباد

توبہ کرکے میں گنہ اپنے مٹالوں پہلے ❖ عشق کی آگ ذرا دل میں بڑھالوں پہلے
جلوۂ نورِ نبی ﷺ دل میں سمالوں پہلے ❖ خاکِ طیبہ کو میں آنکھوں میں لگالوں پہلے

نذر پھر اُن کی درودوں کی میں سوغات کروں
بعدہٗ نعت کے لکھنے کی شروعات کروں

مشک و عنبر سے میں سو بار زباں گر دھولوں ❖ ہیرے الفاظ کے لاؤں، انھیں پرکھوں تولوں
باادب نعت میں پھر اپنے لبوں کو کھولوں ❖ پھر بھی گستاخی سراسر ہے اگر کچھ بولوں
منہ ہے چھوٹا مرا، کیسے میں بڑی بات کروں
کس طرح نعت کے لکھنے کی شروعات کروں

خود خدا جس کا ہو حامد وہ محمد ﷺ ایسا ❖ جس کی توصیف سے عاجز رہے حسان رضی اللہ عنہ جیسا
عظمتیں عقل سے بالا ہیں تخیل کیسا ❖ تھاہ جس کی نہ ہی ساحل، وہ سمندر ایسا
محوِ حیرت ہوں میں کیا نقلِ حکایات کروں
کس طرح نعت کے لکھنے کی شروعات کروں

وجہ تخلیقِ جہاں فخرِ رسولاں ہیں وہ ❖ کاشفِ سرّ نہاں جان گلستاں ہیں وہ
دلبرِ ربِ جہاں محسنِ اِنساں ہیں وہ ❖ حاصلِ کون مکاں درد کا درماں ہیں وہ
کیسے ممکن ہے بیاں ان کے کمالات کروں
کس طرح نعت کے لکھنے کی شروعات کروں

آپ ﷺ سردار ہیں میں ننگِ سگانِ طیبہ ❖ آپ ﷺ محمود ہیں میں ننگِ غبارِ بطحاء
آپ ﷺ داتا ہیں سخی، میں ہوں بھکاری منگتا ❖ باعثِ فخر ہو کہلاؤں تمہارا کتا
ایسی قسمت پہ بجا فخر و مباہات کروں
کس طرح نعت کے لکھنے کی شروعات کروں

وہ ہیں امی بھی مگر علم ہے ان پر قرباں ❖ اہل فن، اہل سخن، آگے ہیں جن کے حیراں
عقل و دل، فہم و ذکاء نور سے ان کے تاباں ❖ دین منسوخ ہیں سب، لائے وہ ایسا قرآں
ایسے امّی پہ فدا سارے خطابات کروں
کس طرح نعت کے لکھنے کی شروعات کروں

نعتِ سرکار دو عالم ﷺ کہاں عاجزِ لاچار ❖ جہل و ظلمات سراپا، کہاں عالی دربار
ہاں اگر دل کو ملے آپ ﷺ کی رحمت کی پھُوار ❖ کیا عجب ہے جو شفایاب ہو دانشؔ بیمار
دُور پہلے میں گناہوں کی یہ ظلمات کروں
بعدہٗ نعت کے لکھنے کی شروعات کروں

نعتِ حضرت ﷺ

مولانا کفایت اللہ کافیؔ شہید مرادآبادیؒ

کوئی گل باقی رہے گا، نے چمن رہ جائے گا ❖ پر رسول اللہ ﷺ کا دینِ حسن رہ جائے گا
ہم صفیر و باغ میں ہے کوئی دم کا چہچہا ❖ بلبلیں اڑ جائیں گی سونا چمن رہ جائے گا
اطلس و کمخواب کی پوشاک پر نازاں ہو تم ❖ اس تنِ بے جان پر خاکی کفن رہ جائے گا
جو پڑھے گا صاحبِ لولاک کے اُوپر درود ❖ آگ سے محفوظ اس کا تن بدن رہ جائے گا

سب فنا ہو جائیں گے کافیؔ ولیکن حشر تک
نعتِ حضرت ﷺ کا زبانوں پر سخن رہ جائے گا

○

اِترائیں نگاہیں جو بڑھیں سوئے محمد ﷺ

استاذ الشعراء رضواںؔ مرادآبادی

اِترائیں نگاہیں جو بڑھیں سوئے محمد ﷺ ❖ دل لُوٹ گیا دیکھتے ہی روئے محمد ﷺ
اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آیا ❖ دیکھا جو کبھی آئینۂ روئے محمد ﷺ
اُستادِ ازل نے غزلِ حسن میں لکھا ❖ کیا مطلعِ بر جستۂ ابروئے محمد ﷺ
خورشید کا جلوہ نہ تجلی ہے قمر کی ❖ پھیلی ہوئی ہے روشنیٔ روئے محمد ﷺ
ہر ماہ میں گھٹ بڑھ کے فلک پر مہِ انور ❖ اَبروئے محمد ﷺ ہے کبھی روئے محمد ﷺ
رہ جائے قیامت میں سیہ کاروں کا پردہ ❖ کُھل جائے اگر دامنِ گیسوئے محمد ﷺ
کہتی ہے گنہ گاروں سے مایوس نہ ہونا ❖ صدقے ترے اے چشمِ سخن گوئے محمد ﷺ
جاگے تو ملے دولتِ دیدار خدا کی ❖ جو خواب میں دیکھے رخِ نیکوئے محمد ﷺ
بجلی کی طرح برقِ تجلی بھی تڑپ جائے ❖ بے پردہ اگر ہو رخِ نیکوئے محمد ﷺ
بلبل کو محبت کبھی ہوتی نہ چمن سے ❖ پھولوں میں نہ بس جاتی اگر بوئے محمد ﷺ

رضواںؔ جو دمِ مرگ ذرا بھی ہو اشارہ
اِتراتی ہوئی جان چلے سوئے محمد ﷺ

روئے محمد ﷺ

(تضمین بر غزل رضوانؔ مرادآبادی)

مولانا سید عبدالرشید صاحبؒ مہتمم اوّل مدرسہ شاہی مرادآباد

مدت سے ملائک تھے لقا جوئے محمد ﷺ ❖ اور حوروں کا دل بستۂ گیسوئے محمد ﷺ
تھی سب کے دماغوں میں بسی بوئے محمد ﷺ ❖ اِترائیں نگاہیں جو بڑھیں سوئے محمد ﷺ
دل لُوٹ گئے دیکھتے ہی روئے محمد ﷺ

وہ عارض رشکِ یدِ بیضا نظر آیا ❖ آنکھوں نے جو دیکھا نہ تھا جلوا نظر آیا
کیا پوچھو ہو کیا تم سے کہوں کیا نظر آیا ❖ اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آیا
دیکھا جو کبھی آئینۂ روئے محمد ﷺ

خورشید بہت اپنی صفائی پہ نہ اِترائے ❖ گر تاب ہو آجائے مقابل میں نہ شرمائے
ایسا بھی کوئی ہے نہ جسے دیکھ کے غش آئے ❖ بجلی کی طرح برقِ تجلی بھی تڑپ جائے
بے پردہ اگر ہو رخِ نیکوئے محمد ﷺ

وہ نور جو عارف کے دلِ پاک میں چمکا ❖ وہ نور کہ ایماں کا ہو نور اس سے دو بالا
وہ نور جسے کہتے ہیں سب عرش کا تارا ❖ یہ چاند کا جلوہ ہے نہ سورج کا اجالا
پھیلی ہوئی ہے روشنیِ روئے محمد ﷺ

آئینۂ خورشید ضیا اس کو ملے گا ❖ یعنی دلِ پُر صدق و صفا اس کو ملے گا
وہ بڑھ کے ہے جو اس کے سوا اس کو ملے گا ❖ تعبیر میں دیدارِ خدا اس کو ملے گا
جو خواب میں دیکھے رخ نیکوئے محمد ﷺ

مانا کہ وہ ہے مشتری و زہرہ سے بڑھ کر ❖ خورشید کے تو ہو نہیں سکتا ہے برابر
ہو فرقِ مجاز اور حقیقت کا جہاں پر ❖ بن سکتا ہے گھٹ بڑھ کے فلک پہ مہِ انور
اَبروئے محمد ﷺ کہیں یا رُوئے محمد ﷺ

بیاں کب آپ ﷺ کی ممکن ہے رافت کا مروت کا

مولانا سید عبدالرشید صاحبؒ، مہتمم اوّل مدرسہ شاہی مرادآباد

جو عاشق ہے رسول اللہ ﷺ کی صورت کا سیرت کا ❖ وہی اللہ کے شایاں ہے لطف بے نہایت کا

دقیقہ رہ نہ جائے دیکھنا توحید و سنت کا ❖ خدا کو اور محبوب خدا ﷺ کو منہ دکھانا ہے

اگر رستہ رسول اللہ ﷺ کی چھوٹا شریعت کا ❖ طریقت اور حقیقت معرفت کی طے نہ ہو منزل

نہ ہو جو کوئی لذت یاب حضرت ﷺ کی محبت کا ❖ وہ کیا جانے مزا کیا نعمتِ ایماں کا ہوتا ہے

اُنہیں کے سر پہ ہوگا تاج محشر میں کرامت کا ❖ رسول اللہ ﷺ کے جو عشق میں شوریدہ سر ہوں گے

بیاں کب آپ ﷺ کی ممکن ہے رافت کا مروت کا ❖ نہ ہرگز بد دعا کی دشمنوں نے گرچہ ایذا دی

نبی کوئی نہیں ایسا ہوا غم خوار امت کا ❖ نہ بھولے ہم گنہگاروں کو حضرت ﷺ آخری دم تک

نہایت جوش پر آئے گا دریا حق کی رحمت کا ❖ کہیں گے سر بسجدہ آپ ربِّ امتی جس دم

انہیں کی ذات پر ہے خاتمہ وصفِ نبوت کا ❖ انہیں کے نور سے انوار ذات انبیاء چمکے

نہ ہول قبر ہے اس کو نہ کھٹکا ہے قیامت کا ❖ جو کوئی ظاہر و باطن میں ہوگا آپ ﷺ کا پیرو

انہیں کو لطف دے گا لخلخہ ریحانِ جنت کا ❖ جنہوں نے عطرِ گیسوئے رسول اللہ ﷺ سونگھا ہے

وہاں یارب میسر حشر میں ہو ساتھ حضرت ﷺ کا ❖ یہاں پر ہو مرا شہرِ رسول اللہ ﷺ میں مدفن

نہ پوچھو اے رشیدؔ احوال کچھ اعمال کا میرے

بھروسہ فضل کا ہے اور حضرت ﷺ کی شفاعت کا

❍❖❍

نعت سیمائے نبی ﷺ لکھوں جو مل جا کاغذ

مولانا محمد حسین صاحب تمنا مراد آبادی، تلمیذ خاص حضرت شاہ عبد الغنی مجددیؒ

نعت سیمائے نبی ﷺ لکھوں جو مل جا کاغذ ❖ ورقِ مہر کی مانند مجلّا کاغذ
مجھ کو لکھنی ہے صفت روئے نبی ﷺ کی رضواں ❖ تو ہی برگِ گلِ جنت کا بنالا کاغذ
وصفِ چشم نبی ﷺ لکھنے کے وہ لائق ہوتا ❖ پردۂ دیدۂ حوراں کا جو بنتا کاغذ
مدحتِ عارضِ تابانِ پیمبر ﷺ لکھ کر ❖ ورقِ مہرِ فلک میں نے بنایا کاغذ
لکھ کے شیرینیٔ لب ہائے نبی ﷺ کی تعریف ❖ خوانچہ قند مکرر کا بنایا کاغذ
ان کے دانتوں کی جو لکھے ہے ثنا کہتا ہے ❖ تیرے نقطوں سے ہتھیلی پہ ثریا کاغذ
آئے تحریر میں گر سینۂ حضرت ﷺ کی صفا ❖ مثل آئینہ کے ہوجائے مصفّا کاغذ
جس پہ لکھوں گا مدیح کف پائے نبوی ﷺ ❖ جلوہ گر ہوگا برنگِ ید بیضا کاغذ
حرز بازوئے محبانِ خدا بن جاوے ❖ رکھے اس نعلِ مبارک کا جو نقشا کاغذ
مدحت فرشِ قدم گاہ نبی ﷺ اس پہ لکھوں ❖ جنتِ خلد کا بنوائے جو دیبا کاغذ
ہو وے تحریر جو زر بخشیٔ سلطانِ رسل ❖ نقرئی رنگ سے ہوجائے سنہرا کاغذ
سفرۂ جود نبی ﷺ کی جو فراخی لکھوں ❖ عمر اتنی ہے کہاں اور کہاں اتنا کاغذ
وسعت دامنِ انعام نبی ﷺ لکھنی ہے ❖ اپنی چادر کا فلک تو ہی بنالا کاغذ
بارشِ ابرِ عطا سرور دیں ﷺ کی جو لکھوں ❖ موج زن آئے نظر صورتِ دریا کاغذ
ذکر شیرینیٔ اخلاق نبی ﷺ لکھا ہے ❖ گر نہ دیکھا ہو تو لو دیکھ لو میٹھا کاغذ
رقم صولت و ہیبت سے شہ عالم کے ❖ لوح فولاد بھی پھٹ جائے گی کیسا کاغذ
ورق زر سے گراں مایہ ہے لاکھوں درجہ ❖ دفترِ نعت کا ہو کتنا ہی سستا کاغذ
وصف یکتائی محبوب خدا ﷺ لکھنا ہے ❖ کاش مل جائے مجھے سب سے نرالا کاغذ
گر مدیح شہ دیں کاتبِ تقدیر لکھے ❖ لوح محفوظ سا درکار ہو چوڑا کاغذ
کس پہ لکھوں صفتِ رفعت ایوان نبی ❖ اطلسِ چرخ کا مجھ کو نہیں ملتا کاغذ
نقشۂ قصر نبی جس پہ رقم ہوجائے ❖ باغ فردوس کا دکھلائے تماشا کاغذ
خاکِ پا آپ کی رکھ دیں گے جو اس پرتو اسے ❖ ایسا لپٹے گا کہ ہوجائے گا پڑیا کاغذ

میں نے لکھی ہے تمنا صفتِ نور نبی ﷺ
میرے اعمال کا نکلے گا چمکتا کاغذ

◆❖◆ ◆❖◆

رخ تاباں پہ صدقے ماہ بھی مہر منور بھی

مولانا محمد حسین صاحب تمنا مرادآبادی

فدا دانتوں پہ اُن محبوب کے گوہر بھی اختر بھی ❖ رخ تاباں پہ صدقے ماہ بھی مہر منور بھی
لکھوں اعجاز اگر لب ہائے جاں بخشِ پیمبر ﷺ کا ❖ بنے رگ جانِ شیریں کی سطر بھی نقشِ مسطر بھی
لب و دندانِ حضرت دیکھتے ہی فرط خجلت سے ❖ سمندر کی تلی میں جا پڑے مرجاں بھی گوہر بھی
مثل لاؤں میں کس شے کی بیانِ لعلِ حضرت میں ❖ نہیں رکھتا ہے نسبت اس سے گل بھی لعل احمر بھی
پڑے گر قطرہ اس آب دہن کا شور دریا میں ❖ تو شیریں سر بسر دریا بھی ہو ماہی بھی گوہر بھی
رخ گیسوئے شاہ دیں ﷺ کی خوشبو کیا بیاں ہووے ❖ غسالے سے خجل ہے عطرِ گل بھی عطرِ عنبر بھی
تجلی جس مکاں میں ہو رخِ تابانِ حضرت کی ❖ سراسر نور بن جائیں وہاں دیوار بھی در بھی
مزا پڑ جائے جس منہ کو کلامِ سرور دیں ﷺ کا ❖ اسے پانی سا پھیکا ہو رہے شربت بھی شکر بھی
تنِ مجروح پر پھیریں جو وہ دستِ شفا اپنا ❖ بھرے فی الفور ہی زخمِ سناں بھی زخمِ خنجر بھی
عجب ہے خوشنما ہے سطر نعتِ قامتِ یکتا ❖ خجل ہے اس سے شاخ سرو بھی شاخ صنوبر بھی
سوا ان کے نہیں پیدا ہوا محبوبِ کل کوئی ❖ محبت اُن سے رکھتا ہے جہاں بھی ربِ اکبر بھی
نبی ﷺ کی عام رحمت خاص ظلِ رحمتِ حق ہے ❖ اسی رحمت سے ہیں آبادیاں مؤمن بھی کافر بھی
خدا ہے جس کا رب محبوبِ رب ہیں اس کے پیغمبر ❖ انہیں کے امتی ابیض بھی ہیں اسود بھی احمر بھی
کریں وہ حامئ دیں وار جب شمشیر معجز سے ❖ تنِ دشمن پہ فوراً موم ہو جوشن بھی مِغفر بھی
گدائے کوئے حضرت ﷺ کی جو شوکت اک ذرا دیکھیں ❖ تو بھولیں اپنی اس شوکت کو دارا بھی سکندر بھی
ہے ان کا حکم نافذ ترجمہ حکم الٰہی کا ❖ نہیں سر پھیرتے اس حکم سے حیواں بھی پتھر بھی
اڑے گر مرغِ فکرِ عقلِ کل ایوانِ حضرت پر ❖ تو آدھی راہ میں ہی ٹوٹ جاویں بال بھی پر بھی

تمنا شاہ دیں کی مدح پیرائی عجب فن ہے
معزز جس سے رہتے ہیں غزل خواں بھی سخن ور بھی

بوئے نبی ﷺ مہکتی ہے اب تک ہر ایک جا

مولانا محمد حسین صاحب تمنّا مرادآبادی

طوبائے باغ قدس ہے بالائے مصطفیٰ ﷺ ❖ خورشیدِ نور حق رخِ زیبائے مصطفیٰ ﷺ
لکھی ہیں اس پہ حق نے دوعالم کی خوبیاں ❖ لوح خدا ہے صفحۂ سیمائے مصطفیٰ ﷺ
قرباں ہلالِ چرخ بلند اُس ادا پے ہو ❖ ابرو سے جلوہ گر ہو جو ایمائے مصطفیٰ ﷺ
بوئے نبی ﷺ مہکتی ہے اب تک ہر ایک جا ❖ صحن جناں ہے کوئے سمن سائے مصطفیٰ ﷺ
یثرب کی سرزمین کو شرف آسماں پہ ہے ❖ اس کی سند ہے نقشِ کف پائے مصطفیٰ ﷺ
ہر رات کہکشاں کو دکھاتی ہے آئینہ ❖ اُس نقش پا سے راہِ مجلّائے مصطفیٰ ﷺ
حب نبی ﷺ ہے صرف تولاّئے ذوالجلال ❖ حب خدا ہے وقفِ تولاّئے مصطفیٰ ﷺ
برزخ میں ہے وہ رتبۂ حق سے ملا ہوا ❖ حد سے ورا ہے رتبۂ اعلائے مصطفیٰ ﷺ
جو دشمن نبی ﷺ ہے وہ ہے دشمن خدا ❖ کیونکر شکست پائیں نہ اعدائے مصطفیٰ ﷺ
جس کا گواہ عدل ہے خلاق کائنات ❖ ایمان و جان صدق ہے دعوائے مصطفیٰ ﷺ
ممکن نہیں وہاں تو کسی حال میں کمی ❖ اعطائے ذو الجلال ہے اعطائے مصطفیٰ ﷺ
ان کی مثال کون ہے عالم میں با وفا ❖ وعدہ سے آگے رہتی ہے ایفائے مصطفیٰ ﷺ
پروا ہے ان کو ایک خدائے قدیر کی ❖ ہے ساری کائنات کو پروائے مصطفیٰ ﷺ
محفل میں ان کی جام حقیقت کا دور ہے ❖ یہ چار قل ہیں قلقل مینائے مصطفیٰ ﷺ
گلزار مصطفیٰ ﷺ کی ثنا کیا لکھے کوئی ❖ فردوس کا نمونہ ہے صحرائے مصطفیٰ ﷺ
ملتی ہے اس کو سیر بہشت بریں یہیں ❖ ہوتا ہے جوکہ بادیہ پیمائے مصطفیٰ ﷺ

میں سربسر ہوا ہوں تمنّا بھی دے مجھے
ہے آرزو کہ ہوں میں تمنائے مصطفیٰ ﷺ

نبوت کے دریا کا دُرِّ یتیم

حضرت مولانا محمد اسماعیل شہید دہلویؒ

نبوت کے دریا کا دُرِّ یتیم ❖ نبیؐ البرایا، رسولِ کریمؐ
شفیع الوریٰ، ہادئ راہِ دین ❖ حبیبِ خدا سید المرسلینؐ
محمدؐ ہے نام اُن کا احمدؐ لقب ❖ بیاں ہو سکے منقبت اُن کی کب
زباں اُن کی ہے ترجمانِ قدم ❖ ہوا باغِ دیں جس سے رشکِ ارم
بہ ظاہر جو ہے مقطعِ انبیاء ❖ حقیقت میں ہے مطلعِ اصفیا
ہے اوّل ہی پیدا ہوا ان کا نور ❖ بہ ظاہر کیا گو کہ آخر ظہور
جو اس میں تامل ذرا کیجئے ❖ ابھی نکتہ باریک پا لیجئے
کہ جب سب سے اکمل وہ انساں ہوا ❖ تو بے شک وہ تصویرِ رحماں ہوا
ہے دستور یہ ناظموں کا تمام ❖ کہ آخر کو ہوتا ہے ناظم کا نام
سو تھا انبیاء کا قصیدہ عجیب ❖ ہوا ختم اس کا بہ نہجِ غریب
تخلص کا موقع تھا یا دو جہاں ❖ سو تصویرِ ناظم ہوئی واں عیاں

الٰہی ہزاروں درود اور سلام
تو بھیج اُن پر اور اُن کی اُمت پہ عام

◆❖◆

کرتے ہیں وصف شاہِ دیںؐ جن و بشر الگ الگ

سید فرید احمد وفاؔ مرادآبادی

کرتے ہیں وصفِ شاہِ دیںؐ جن و بشر الگ الگ ❖ حور و ملک جدا جدا، سنگ و شجر الگ الگ
عشقِ نبیؐ میں اے جنوں ایسا میں بے حواس ہوں ❖ پانچوں حواس رہتے ہیں، آٹھوں پہر الگ الگ
زخمِ فراق کے نشاں دل پہ لگے ہیں اس طرح ❖ حرفوں پہ جس طرح سے ہوں، زیر و زبر الگ الگ
لے کے پیام آئے گی جب کہ مدینہ سے صبا ❖ قاصدِ اشک و دردِ دل، دیں گے خبر الگ الگ
یارا کسے جو دیکھ لے جلوۂ نورِ مصطفیٰؐ ❖ وقتِ نظارہ جب کہ ہو تارِ نظر الگ الگ
قطرۂ رشک و لختِ دل بہتے ہیں یادِ شہؐ میں جب ❖ ہوتے ہیں دونوں پر فدا، لعل و گہر الگ الگ
اس کے عوض ملے گی خلد، اس کے عوض درِ نبیؐ ❖ آہ و فغانِ عشق کا، ہوگا اثر الگ الگ

باغِ جہاں میں اے وفاؔ صلِ علیٰ کا شور ہے
تیری غزل جو پڑھتے ہیں، مرغِ سحر الگ الگ

◻◻

نعت رسول مقبول ﷺ

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ

ضروری نوٹ:۔ شعر کے وزن کی بنا پر ہر جگہ ''صلی اللہ علیہ وسلم'' نہیں لکھا جاتا بلکہ صرف ''محمدؐ'' ہی لکھا جاتا ہے؛ لیکن پڑھتے وقت محبت کا حق یہ ہے کہ اس نام مبارک کو پڑھ کر ذرا رک جائیں، درود شریف پڑھیں تب دوبارہ پڑھ کر ملائیں، درود شریف پڑھنے میں ایمان والا سستی کرے یہ مناسب نہیں۔ (مرتب)

محمدؐ کا ہو وصف کس سے ادا ❖ محمدؐ ہے ممدوحِ ذات خدا
اسی کا طفیلی ہے یاں جون ہے ❖ محمدؐ سا مخلوق میں کون ہے
محمدؐ وسیلہ ہے دارین کا ❖ محمدؐ خلاصہ ہے کونین کا
محمدؐ کی طاعت سے جا، دل کا مرض ❖ محمدؐ کی طاعت جہاں پر ہے فرض
محمدؐ سے ہم کو ملی راہِ رب ❖ پڑے کفر اور شرک میں ہم تھے سب
محمدؐ نے دی ہم کو ان سے نجات ❖ گرفتار تھے نفس و شیطاں کے ساتھ
کہ تا ہم بچیں نفس و شیطان سے ❖ خبر دی رہِ دین و ایمان سے
کیا ہم نے جس سے عدوؤں کو مات ❖ بتائے ہمیں ایسے وہ داؤ گھات
کہ تا وصل سے حق کے ہو بہرہ ور ❖ محمدؐ کی طاعت کر آٹھوں پہر
محمدؐ محمدؐ کہہ ہر آن میں ❖ محمدؐ کی طاعت کو رکھ جان میں
ملے گا تو امدادؔ، اللہ سے ❖ محمدؐ کی الفت سے اور چاہ سے
ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ علیؓ ❖ محمدؐ کے ہیں خاص حق کے ولی

محمدؐ کے اَصحاب اَزواج و آل
ہر اک ہے ہدایت کا بدر کمال

○❖○

جذبات عشق

(منتخب قصیدۂ بہاریہ)

حجۃ الاسلام، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، بانی مدرسہ شاہی مرادآباد

کرے ہے ذرۂ کوئے محمدیؐ سے خجل ❖ فلک کے شمس و قمر کو زمین لیل و نہار

فلک پہ عیسیٰؑ و ادریسؑ ہیں تو خیر سہی ❖ زمیں پہ جلوہ نما ہیں محمدؐ مختار

فلک پہ سب سہی پر ہے نہ ثانئ احمدؐ ❖ زمیں پہ کچھ نہو پر ہے محمدیؐ سرکار

نثار کیا کروں مفلس ہوں نام پر اس کے ❖ فلک سے عقد ثریا لوں دے اگر وہ ادھار

ثنا کر اس کی فقط قاسم اور سب کو چھوڑ ❖ کہاں کا سبزہ کہاں کا چمن کہاں کی بہار

ثنا کر اس کی اگر حق سے کچھ لیا چاہے ❖ تو اس سے کہہ اگر اللہ سے ہے کچھ درکار

الٰہی کس سے بیاں ہو سکے ثنا اس کی ❖ کہ جس پہ ایسا تیری ذات خاص کا ہو پیار

جو تو اسے نہ بناتا تو سارے عالم کو ❖ نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زنہار

کہاں وہ رتبہ کہاں عقل نارسا اپنی ❖ کہاں وہ نور خدا اور کہاں یہ دیدۂ زار

چراغ عقل ہے گل اس کے نور کے آگے ❖ زباں کا منہ نہیں جو مدح میں کرے گفتار

جہاں کہ جلتے ہوں پر عقل کل کے بھی، پھر کیا ❖ لگی ہے جان جو پہنچیں وہاں مرے افکار

مگر کرے میری روح القدس مددگاری ❖ تو اس کی مدح میں میں بھی کروں رقم اشعار

جو جبرئیل مدد پر ہو فکر کی میرے ❖ تو آگے بڑھ کے کہوں اے جہان کے سردار

تو فخر کون و مکاں زبدۂ زمین و زماں ❖ امیر لشکر پیغمبراں شہِ ابرار

خدا ترا تو خدا کا حبیب اور محبوب ❖ خدا ہے آپ کا عاشق تم اس کے عاشق زار

تو بوئے گل ہے اگر مثل گل ہیں اور نبیؐ ❖ تو نورِ شمس گر اور انبیاء ہیں شمسِ نہار

حیاتِ جان ہے تو، ہیں اگر وہ جانِ جہاں ❖ تو نور دیدہ ہے گر ہیں وہ دیدۂ بیدار
طفیل آپ ﷺ کے ہے کائنات کی ہستی ❖ بجا ہے کہیے اگر تم کو مبدأ آثار
جلو میں تیرے سب آئے عدم سے تا بوجود ❖ قیامت آپ کی تھی دیکھئے تو اک رفتار
جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں ❖ ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار
گرفت ہو تو ترے ایک بندہ ہونے میں ❖ جو ہو سکے تو خدائی کا اک تری انکار
تو آئینہ ہے کمالات کبریائی کا ❖ وہ آپ دیکھتے ہیں اپنا جلوۂ دیدار
پہنچ سکا ترے رتبہ تلک نہ کوئی نبی ❖ ہوئے ہیں معجزہ والے بھی اس جگہ ناچار
جو انبیاء ہیں وہ آگے تری نبوت کے ❖ کریں ہیں امتی ہونے کا یا نبی اقرار
لگاتا ہاتھ نہ پتلے کو بوالبشر کے خدا ❖ اگر ظہور نہ ہوتا تمہارا آخر کار
خدا کے طالب دیدار حضرت موسیٰ ❖ تمہارا لیجے خدا آپ ﷺ طالبِ دیدار
کہاں بلندئ طور اور کہاں تری معراج ❖ کہیں ہوئے ہیں زمیں آسمان بھی ہموار
جمال کو ترے کب پہنچے حسن یوسفؑ کا ❖ وہ دل ربائے زلیخا تو شاہدِ ستّار
اگر قمر میں کچھ آجائے تیرے چہرہ کا نور ❖ تو رات دن بنے اور آگے اس کے دن شب تار
جمال ہے ترا معنئ حسن ظاہر میں ❖ کیا ہے معجزہ سے تو نے آپ کو اظہار
رہا جمال پہ تیرے حجابِ بشریت ❖ نجانا کون ہے تو کچھ کسی نے جز ستّار
سوا خدا کے بھلا تجھ کو کوئی کیا جانے ❖ تو شمس نور ہے شیر نمط اُولو الابصار
جو آئینہ میں پڑے عکس خال کا تیرے ❖ تو رشک مہر کا ہو جائے مطلع الانوار
تمہارا خالِ قدم دیکھ رشک سے مہ کے ❖ جگر پہ داغ ہے سورج کو ہے عذاب النار
نہ بن پڑا وہ جمال آپ ﷺ کا سا شب بھر بھی ❖ قمر نے گو کہ کروڑوں کیئے ہوں خال شمار

اگر پڑے ترے تلوے میں عکس سورج کا ❖ تو آگے نور قدم کے ہو تیرے خال شمار
سفید دیدۂ بے نور سا ہے دیدۂ خور ❖ بصیر ہونے کو تلوے کا تل ہے تیرے بکار
بنا شعاعوں کی جاروب تیرے کوچہ سے مہر ❖ کرے ہے دور اندھیرے کا روز گرد و غبار
اگر ترے رخِ روشن سے گل کو دوں تشبیہ ❖ شعاع مہر کو ہو آرزوئے منصبِ خار
عجب نہیں تری خاطر سے تیری امت کے ❖ گناہ ہوویں قیامت کو طاعتوں میں شمار
خوشا نصیب یہ نسبت کہاں نصیب مرے ❖ تو جس قدر ہے بھلا، میں برا اسی مقدار
نہ پہنچیں گنتی میں ہرگز ترے کمالوں کی ❖ مرے بھی عیب شہِ دوسرا شہِ ابرار
بکیں گے آپ کی امت کے جرم ایسے گراں ❖ کہ لاکھوں مغفرتیں کم سے کم پہ ہوں گی نثار
کفیلِ جرم اگر آپ ﷺ کی شفاعت ہو ❖ تو قاسمی بھی طریقہ ہو صوفیوں میں شمار
ترے بھروسے پہ رکھتا غرور طاعت ہے ❖ گناہ قاسم برگشتہ بخت بداطوار
گناہ کیا ہے اگر کچھ گنہ کئے میں نے ❖ تجھے شفیع کہے کون گر نہ ہوں بدکار
تمہارے حرفِ شفاعت پہ عفو ہے عاشق ❖ اگر گناہ کو ہے خوفِ غصۂ قہار
یہ سن کے آپ ﷺ شفیعِ گناہگاراں ہیں ❖ کئے ہیں میں نے اکٹھے گناہ کے انبار
ترے لحاظ سے اتنی تو ہوگئی تخفیف ❖ بشر گناہ کریں اور ملائک استغفار
دعا تری مرے مطلب کی ہو اگر خالی ❖ تو بخت بد کو ملے حق کے گھر سے بھی پھٹکار
یہ ہے اجابتِ حق کو تری دعا کا لحاظ ❖ قضائے مبرم و مشروط کی سنیں نہ پکار
قضا کو تیری یہ خاطر ہے واجب الطاعت ❖ جہاں کو تجھ سے، تجھے اپنے حق سے ہے سروکار
اگر جواب دیا بے کسوں کو تو نے بھی ❖ تو کوئی اتنا نہیں جو کرے کچھ استغفار
کروڑوں جرموں کے آگے یہ نام کا اسلام ❖ کرے گا یا نبی اللہ ﷺ کیا مرے پہ پکار

دکھائے دیکھئے کیا اپنا طالعِ بدبیں ❖ نگاہ لطف تری ہو نہ گر مری غم خوار
برا ہوں بد ہوں گنہگار ہوں پر تیرا ہوں ❖ ترا کہیں ہیں مجھے گو کہ ہوں میں نا ہنجار
لگے ہے تیرے سگِ کو،کو میرے نام سے عیب ❖ پر ترے نام کا لگنا مجھے ہے عز و وقار
تو بہترینِ خلائق میں بد ترینِ جہاں ❖ تو سرورِ دوجہاں میں کمینہ خدمت گار
بہت دنوں سے تمنا ہے کیجئے عرض حال ❖ اگر ہو اپنا کسی طرح تیرے در تک بار
نہ جبرئیل کے پر ہیں نہ ہے براق کوئی ❖ جو اُڑ کے در تئیں پہنچوں تمہارے یا ہوں سوار
کشش پہ تیری لئے اپنا بار بیٹھے ہیں ❖ تکے ہے تیری طرف کو یہ اپنا دیدۂ زار
مدد کر اے کرمِ احمدی کہ تیرے سوا ❖ نہیں ہے قاسمؔ بیکس کا کوئی حامی کار
دیا ہے حق نے تجھے سب سے مرتبہ عالی ❖ کیا ہے سارے بڑے چھوٹوں کا تجھے سردار
جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا ❖ بنے گا کون ہمارا ترے سوا غمخوار
کیا ہے سگ نمط ابلیس نے مرا پیچھا ❖ ہوا ہے نفس مرا سانپ سا گلے کا ہار
وہ عقلِ بے خرد اپنی یہ زورِ حرص و ہوا ❖ اسے سُجھاؤں میں یا ان سے آکے ہوں دوچار
دکھائے ہے مرے دل کے لبھانے کو ہر دم ❖ ہزار طرح کے دنیاء کہنہ سال سنگار
اِدھر ہجومِ تمنا اُدھر نصیبوں سے ❖ کرے ہے بخت زبوں ہر امید سے پیکار
رجا و خوف کی موجوں میں ہے امید کی ناؤ ❖ جو تو ہی ہاتھ لگائے تو ہووے بیڑا پار
امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ ❖ کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شمار
جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں ❖ مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مرغ و مار
جو یہ نصیب نہ ہو اور کہاں نصیب مرے ❖ کہ میں ہوں اور سگانِ حرم کی تیرے قطار
اڑا کے باد مری مشتِ خاک کو پسِ مرگ ❖ کرے حضور ﷺ کے روضہ کے آس پاس نثار

ولے یہ رتبہ کہاں مشتِ خاک قاسم کا ❖ کہ جائے کوچۂ اطہر میں تیرے بن کے غبار

مگر نسیم مدینہ ہی گرد باد بنا ❖ کشاں کشاں مجھے لے جا جہاں ہے تیرا مزار

غرض نہیں مجھے اس سے بھی کچھ رہی لیکن ❖ خدا کی اور تری الفت سے میرا سینہ فگار

لگے وہ تیر غم عشق کا مرے دل میں ❖ ہزار پارہ ہو دل خون دل میں ہوں سرشار

لگے وہ آتش عشق اپنی جان میں جس کی ❖ جلاوے چرخ ستم گر کو ایک ہی جھونکار

صدائے صور قیامت ہو اپنا اک اک ناز ❖ بجائے برق ہو اپنی ہی آہ آتش بار

چبھے کچھ ایسی مرے نوک خارِ غم دل میں ❖ کہ چھوٹے آنکھوں کے رستہ سے اک لہو کی فوار

تمہارے عشق میں رو رو کے ہوں نحیف اتنا ❖ کہ آنکھیں چشمۂ آبی سے ہوں درونِ غبار

یہ لاغری ہو کہ جانِ ضعیف کو دمِ نقل ❖ نہ ہووے ساتھ اٹھانا بدن کا کچھ دشوار

رہے نہ منصبِ شیخ المشائخی کی طلب ❖ نہ جی کو بھائے یہ دنیا کا کچھ بناؤ سنوار

ہوا اشارہ میں دو ٹکڑے جو قمر کا جگر ❖ کوئی اشارہ ہمارے بھی دل کے ہو جا پار

یہ کیا ہے شور وغل اتنا سمجھ تو کچھ قاسم ❖ نہ کچھ بڑا ترا رتبہ نہ کچھ بلند تبار

تو تھام اپنے تئیں حد سے پا نہ دھر باہر ❖ سنبھال اپنے تئیں اور سنبھل کے کر گفتار

ادب کی جا ہے یہ چپ ہو تو اور زباں کر بند ❖ وہ جانے چھوڑ اسی پر نہ کر تو کچھ اصرار

دل شکستہ ضروری ہے جوشِ رحمت کو ❖ گرے ہے باز کہیں جب تلک نہ دیکھے شکار

وہ آپ رحم کریں گے مگر سنیں تو سہی ❖ شکستِ شیشۂ دل کی ترے کبھی جھنکار

بس اب درود پڑھ اس پہ اور اس کی آل پہ تو ❖ جو خوش ہو تجھ سے وہ اور اس کی عترت اطہار

الٰہی اس پہ اور اس کی تمام آل پہ بھیج
وہ رحمتیں کہ عدد کر سکے نہ ان کو شمار

نعتِ مصطفیٰ ﷺ

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ، مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند

یا الٰہی سر بسجدہ ہے قلم بہرِ سخن ❖ راہِ نعتِ مصطفیٰ ﷺ پر اس کو کردے گامزن
ہو بیاں کچھ شانِ عالی احمدِ ﷺ مختار کا ❖ ہے یہی اہلِ محبت کے لئے خمرِ کہن
مکہ مولد، طیبہ مورد، حوض موعد حبذّا ❖ حشر کے دن رب سلّم امتی کی ہے لگن
انبیاءؑ سب مقتدی ہیں لیلۃ المعراج میں ❖ اور امام الانبیاء مہمانِ ربِ ذو المنن
پہنچے جب سدرہ پہ تو جبریلؑ یہ کہہ کر رکے ❖ ہست سوزاں ایں تجلی من نتابم پر زدن
''قاب قوسین'' اور ''دنیٰ'' اللہ اکبر یہ مقام ❖ اختیارِ خمر پر راجح ہوا شربِ لبن
عرش، کرسی، حوض، جنت سب کا نظارہ کیا ❖ کیا مبارک ہے سفر ہیں شادماں روح وبدن
تحفۂ قرب و محبت پنجگانہ حاضری ❖ یادگارِ خلعتِ اکرام ہے بے شبہ وظن
ذاتِ مرسل ہے رحیم اور وصف مرسل بھی رحیم ❖ ان کی اُمت خیرِ اُمت، قرن ہے خیر الزمن
ہے لقب اُمی ولیکن جس طرف بھی دیکھئے ❖ ان سے روشن عقل ودل، دین وفراست علم وفن
آئینہ بن کر ملے تھے جب ''حرا'' میں جبرئیلؑ ❖ آشکارا ہوگیا تھا سرِ علمِ من لّدن
رحمۃ للعالمیں ﷺ، محبوبِ رب، صادق اَمیں ❖ منبعِ ایثار و شفقت، مظہرِ خلقِ حسن
تا قیامت معجزہ ہر سورتِ قرآن ہے ❖ بہرِ منکر ہے تحدی نفیٔ تاکیدِ بلن
ہے نبوت ہر نبی کی حق مگر اس دور میں ❖ سکۂ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ہے چلن
قلبِ ناداں بابِ رحمت دیکھ کر جانا کہیں ❖ ہے ہنسی اس میں جگت کی اور اپنا ہے مرن

ذاتِ عالی پر جہاں سے جو بھی پڑھتا ہے سلام ❖ لا کے پہنچاتے ہیں خدمت میں ملائک من وعن

سامنے آ کر پڑھے جو، اس کو وہ سنتے ہیں خود ❖ ہے یہ ثابت اس پہ شاہد بیہقی کی ہے سنن

طیبہ کے جس ذرہ کو حاصل قدم بوسی ہوئی ❖ اس کی تابش پر فدا شمس و قمر کی انجمن

خاکِ پاکِ قبرِ اطہر، عرشِ اعظم سے عزیز ❖ متصل رہتا ہے جس سے شاہ والا کا کفن

نورِ انور بقعۂ انوار میں محجوب ہے ❖ جس کے ذروں سے ہیں روشن شمس ومہتابِ زمن

حق تعالیٰ جس پہ فرما دے کرم وہ خوش نصیب ❖ گاہے گاہے چشمِ دل سے دیکھ لے کوئی کرن

جسمِ ﷺ اعطر کے پسینے کی مہک، اللہ رے ❖ رشکِ خوشبو، زینِ غنچہ، زیبِ گل، جانِ چمن

زلفِ شب گوں، فیض بخشِ مشکِ عنبر آبنوس ❖ آبِ دندانِ مجلیٰ سے خجل، درِ عدن

تاب کس کو ہے کہ دیکھے قدّ رعنا اک نظر ❖ ان کے آگے سرنگوں جنت کے سب سرو وسمن

پرحیا وسرمگیں آنکھوں میں ڈورے سرخ ہیں ❖ نرم ریشم سے ہتھیلی بے نمونہ تن بدن

وہ نبیٔ لاکذب وہ ابنِ عبد المطلب ❖ ان کی اس آواز پر نصرت ہوئی جلوہ فگن

دو جہاں کی بادشاہی ان کے قدموں پر نثار ❖ ان پہ قرباں مال وجاں مادر پدر، فرزند وزن

گاہ و بیگہ مانگنے والوں کی غلطت سے کبھی ❖ بھول کر بھی روئے انور پر نہیں آئی شکن

کیں حدیبیہ میں شرطیں دشمنوں کی سب قبول ❖ گرچہ ان کا حال تھا مثلِ پرِ زاغ و زغن

فاتحانہ مکہ آئے سر جھکائے چشمِ نم ❖ اَمن کے اعلان سے نادم ہوئے اہلِ وطن

ہندہ، بوسفیان، وحشی کردیا سب کو معاف ❖ تھک چکے تھے دشمنی کرتے ہوئے جو مرد وزن

بارِ احساں سے کیا ہے دشمنوں کو منفعل ❖ بخشا اعزاز ان کو، جو تھے لائقِ گردن زدن

کعبہ میں داخل ہوئے اور شکر کا سجدہ کیا ❖ داد مفتاحش بدستِ مانعِ داخل شدن

روشنی ہے ہر صحابیؓ میں ہدایت کے لئے ❖ جس قدر ابرِ نبوت جس پہ ہے سایہ فگن

ہر دعا مقبول ہے ابنِ ابی وقاصؓ کی ❖ ہے معیت غار میں صدیقؓ کو دفع الحزن

ابن یاسرؓ فتنۂ شیطان سے محفوظ ہیں ❖ ہے عمرؓ کے سامنے ملعون کا آنا کٹھن

ہے ملائک کو حیا عثمانِؓ ذی النورین سے ❖ ہیں ختن ثانی علیؓ مرتضیٰؓ خیبر شکن

اہل جنت بیبیوں کی سیدہ ہیں فاطمہؓ ❖ نوجوانوں کے ہیں سید شہ حسینؓ وشہ حسنؓ

امہات المؤمنینؓ ہیں لائق صد احترام ❖ عائلی احکام جن سے حل ہوئے سرّ وعلن

زیدؓ اور ابن رواحہؓ اور جعفرؓ ہیں شہید ❖ ہے خبیب ابن عدیؓ کے واسطے دار و رسن

صاحبِ نعلین و سجادہ، سواک و مطہرہ ❖ ابن امِ عبدؓ پر ہے اعتمادِ مؤتمن

اشعریؓ کی حاضری پر کیا عجب تمغہ ملا ❖ مسکنِ ایمان وحکمت بن گیا ملکِ یمن

زیدؓ کاتب اور حذیفہؓ صاحبِ سرِ رسولؐ ❖ دحیہؓ قاصد اور معاذ ابن جبلؓ عدلِ یمن

ماہرِ قرآں ابیؓ ہیں بوعبیدہؓ ہیں امیں ❖ سیف خالدؓ ہیں، اسد ہیں حمزہؓ مجروح تن

نیزہ کھا کر جنگ میں ابنِ فہیرہؓ گر گئے ❖ پھر اٹھے اور اڑ گئے حیرت میں دشمن پر فتن

اُمِ معبدؓ خوش نصیب، ان کا ہے خیمہ خوش نصیب ❖ بہرِ مہماں شاہِ داجن ہوگئی ذات اللبن

ہے عزیز آب بقا سے مصحفِ انور کی دید ❖ کاش کہ اس کے لئے سب زیست بن جائے ثمن

اللہ اللہ رحمتِ حق ہے شفاعت پر نثار ❖ ہے شفیع المذنبینؐ کا آسرا بس اپنا دھن

روضۂ اقدس پہ حاضر اور لب پر السلام ❖ یہ تصور قلب کو ہے مانعِ رنج و محن

زگناہِ زندگیم تباہ کنوں خجل شدہ آمدم

بغلامِ عاصئ سرنگوں، نظرِ کرم، نظرِ کرم

○❖○

نعتِ نبوی ﷺ

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ عارفؔ، سابق مہتمم دار العلوم دیو بند

تو ہے وہ نقطۂ انوارِ فیضانِ خداوندی ❖ کہ جس سے نور ساماں ہے فضائے بزمِ امکانی
بنے اگلے نبی ﷺ تجھ سے ہوئے پچھلے ولی تجھ سے ❖ ترے ہی فیض سے ارزاں ہوئی شاہوں کو سلطانی
مقاماتِ عروجِ روح تم سے ہیں نہ تم ان سے ❖ ہے سورج خود سے روشن اور شعاعیں اس سے نورانی
نبوت ہی نہیں ختمِ نبوت کے ہو تم حامل ❖ ستارے انبیاء ہیں اور تم ہو مہرِ نورانی
زمینی طاقتوں کا منتہیٰ ہے ایٹمی ذرہ ❖ خدائی طاقتوں کا منتہیٰ ہے ذاتِ نورانی
کمالاتِ نبوت ختم ہیں ذاتِ مقدس پر ❖ نہ ہو ختمِ زمانی کیوں نہ پھر طغرائے پیشانی

براقِ برق پاتختِ رواں تھا ذاتِ اقدس کا
قدم کیا لیتا آکر منجمد تختِ سلیمانی

محترم بعد از خدا تم ہو

از: حضرت مولانا محمد اسعد اللہ صاحب ناظم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، خلیفۂ اَجل حضرت تھانویؒ

مجھے کیا علم، کیا تم ہو، خدا جانے کہ کیا تم ہو ❖ بس اتنا جانتا ہوں، محترم بعد از خدا تم ہو
کسی کی آرزو کچھ ہو، کسی کا مدعا کچھ ہو ❖ ہماری آرزو تم ہو، ہمارا مدعا تم ہو
نہ یہ قدرت زباں میں ہے، نہ یہ طاقت بیاں میں ہے ❖ خدا جانے تو جانے، کوئی کیا جانے کہ کیا تم ہو
رسالت کو شرف ہے ذاتِ اقدس کے تعلق سے ❖ نبوت ناز کرتی ہے کہ ختم الانبیاءؑ تم ہو
زمانہ جانتا ہے صاحبِ لولا لما تم ہو ❖ جہاں کی ابتدا تم ہو جہاں کی انتہا تم ہو
یہ ربطِ باہمی امت کو وجہِ صد تفاخر ہے ❖ تمہارا ہے خدا محبوب، محبوبِ خدا تم ہو
نہیں شرمندۂ اظہار اوصاف گرامی قدر ❖ بتاؤں کیا کہ کیا تم ہو سناؤں کیا کہ کیا تم ہو
فصاحت کو تحیر ہے بلاغت کو پریشانی ❖ کہ لفظوں سے بہت بالا جناب مصطفیٰ تم ہو
کہاں ممکن تمہاری نعت حضرت مختصر یہ ہے ❖ دو عالم مل کے جو کچھ ہے کہیں اس سے سوا تم ہو
گنہ گاران امت کا سہارا ذات والا ہے ❖ خوشا قسمت کہ حضرت شافع روز جزا تم ہو

تمہارے واسطے اسعدؔ کہیں بہتر ہے شاہی سے
کہ اک ادنیٰ غلامِ بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ تم ہو

نعت النبی ﷺ

حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوبؔ خلیفہ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہما اللہ تعالیٰ

ہو نعتِ بشر کیا کوئی شایان محمد ﷺ ❖ ہے جب کہ خدا خود ہی ثنا خوان محمد ﷺ

میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد ﷺ

جاں دینے کو تیار ہی رہتے تھے صحابہؓ ❖ کافی تھی فقط جنبش مژگان محمد ﷺ

میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد ﷺ

سن کہتی ہے کیا آیت قل فاتبعونی ❖ محبوبِ خدا، تابع فرمان محمد ﷺ

میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد ﷺ

ہے طاعت حق صل علی طاعت احمد ﷺ ❖ کیا شان ہے کیا شان ہے کیا شان محمد ﷺ

میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد ﷺ

ہر چند وہ مخلوق بھی ہیں اور بشر بھی ❖ خلقت سے نرالی ہے ہر اک شان محمد ﷺ

میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد ﷺ

تحقیق صحابہؓ ہے یہ شاعر کا نہیں قول ❖ ہے رشک قمر روئے درخشان محمد ﷺ

میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد ﷺ

سب دیکھتے ہیں بہر شفاعت سوئے آقا ﷺ ❖ میدان قیامت ہوا میدان محمد ﷺ

میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد ﷺ

مجذوبؔ اٹھے خواب زیارت سے الٰہی! ❖ سودا زدۂ زلف پریشان محمد ﷺ

میں اور مرے ماں باپ ہوں قربانِ محمد ﷺ

❍❖❍

سراپائے کمال

حضرت مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ

نقش جس دل پہ کہ نامِ شہِ اَبرار نہیں ❖ سکۂ قلب ہے وہ درخورِ بازار نہیں

تو ہے مجموعۂ خوبی و سراپائے کمال ❖ کون سی تیری ادا دل کی طلبگار نہیں

مجلسِ شاہ میں ہے نغمۂ تسلیم و درود ❖ سوزِ تسبیح نہیں شورشِ افکار نہیں

ذرہ ذرہ ہے مدینہ کا تجلی گہہِ طور ❖ دشتِ ایمن یہ نہیں جلوہ گہہِ یار نہیں

جان دیدے کے خریدار بنے ہیں انصارؓ ❖ عشق زارِ مدنی ﷺ مصر کا بازار نہیں

شک نہیں مطلع والشّمس ہے بطحا کی زمیں ❖ کون سا ذرہ وہاں مطلعِ انوار نہیں

ہر قدم بادِ صبا حسن ادب سے رکھنا ❖ بوئے گیسوئے نبی ﷺ نافۂ تاتار نہیں

صیدِ مژگانِ محمد ﷺ ہیں غزالانِ حرم

اس لئے ناوک و پیکاں کے سزاوار نہیں

○

رحمتِ عالم ﷺ

محدث کبیر ابوالماثر حضرت امیر الہند اوّل مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمیؒ

وہ جہاں کا رمزِ وجود ہے، وہ مدارِ کارِ نظام ہے ❖ وہ خدا کی شان جمال کا، بخدا کہ مظہرِ تام ہے

کرو یاد معرکہ بدر کا، پڑھو فتحِ مکہ کا واقعہ ❖ وہ خدا کا قہر وجلال تھا، یہ نبی کی رحمت عام ہے

سبھی انبیائے کرامؑ کا ہے، مقام سب سے بلند تر ❖ وہ ہلال چرخِ کمال تھا، مرا ماہ بدرِ تمام ہے

جو غذائے روح وسکونِ دل، وہ انہیں کی پاک حدیث ہے ❖ جو مریض دل کی شفا بنے، یہ انہیں کا پاک کلام ہے

جو مجھے ملا وہ محض انہیں کی نگاہِ لطف وکرم سے ہے

قلم و زبانِ حبیبؔ کیا یہ انہیں کا فیضِ دوام ہے

○❖○

رسول عربی ﷺ

صوفی عبدالرب ایم اے

هر بن مو ہے ثنا خوانِ رسولِ عربیؐ ❖ گوثنا سے ہے ورا شانِ رسولِ عربیؐ
جان و دل دونوں ہیں قربان رسول عربیؐ ❖ ہائے یہ بھی نہیں شایانِ رسولِ عربیؐ
جس کی قیمت ہے دوعالم وہ سکوں ہے کیا چیز ❖ صدقۂ موئے پریشان رسولِ عربیؐ
کوئی یونان سے، ایران سے، روما سے سنے ❖ شوکت و شانِ دلیرانِ رسولِ عربیؐ
خام دیوار، چٹائی کی چھتیں فرش زمیں ❖ بادشاہو، یہ ہے ایوانِ رسولِ عربیؐ
سیکھ لی سارے زمانے نے اخوت ان سے ❖ سارے عالم پہ ہے احسانِ رسولِ عربیؐ
ساری دنیا کے ضعیفوں کے محافظ ہم ہیں ❖ ہم مسلماں ہیں غلامانِ رسولِ عربیؐ
ہفت اقلیم کو ٹھکرائیں وہ استغنا ہے ❖ اے زہے شانِ گدایان رسولِ عربیؐ
بنے شاہانِ جہاں اونٹ چرانے والے ❖ تھے جو طیبہ میں غلامانِ رسولِ عربیؐ

اے خدا حشر کے دن عرش الٰہی کے تلے
سر پہ ہو سایۂ دامانِ رسول عربیؐ

○❖○

دربارِ محمد ﷺ

حضرت مولانا محمد احمد پرتا بگڑھیؒ

انکار ہے اللہ کا انکارِ محمدؐ ❖ اللہ کا اقرار ہے اقرارِ محمدؐ
گر دیدۂ بینا ہو عطا تو نظر آئے ❖ انوارِ الٰہی سے ہیں انوارِ محمدؐ
سرکارِ دو عالمؐ کی جو سنت پہ فدا ہیں ❖ بس ان کو نظر آئیں گے انوارِ محمدؐ
ہے سنتِ نبویؐ سے نہیں جن کو سروکار ❖ ان پر نہ کھلیں گے کبھی اسرارِ محمدؐ
کیا پوچھنا اس کا وہ سعید ازلی ہے ❖ ہو جائے جسے خواب میں دیدارِ محمدؐ
غم مجھ کو نہیں لاکھ زمانہ ہو مخالف ❖ پامال نہ ہوگا کبھی گلزارِ محمدؐ
ہوجاتے تھے اصحابؓ ادب سے ہمہ تن گوش ❖ اس طرح سنا کرتے تھے گفتارِ محمدؐ
کیا پوچھتے ہو اُنکے مدارج کی نہیں تھاہ ❖ قربان ہیں ان پر جو ہیں انصارِ محمدؐ
قربان کریں جان یہاں سر کے بل آئیں ❖ دربارِ محمدؐ ہے یہ دربارِ محمدؐ
ہے کون بسا دیدہ و دل میں ترے احمدؔ ❖ ہر دم تجھے حاصل ہے جو دیدارِ محمدؐ

صدقے میں محمدؐ کے تو احمدؔ کی دعا سن
اللہ دکھا پھر اسے دربارِ محمدؐ

◆❖◆ ◆❖◆

ذکر مہوشاں ﷺ

(تضمین بر نعت عزیز صفی پوری)

مولانا محمد ثانی حسنیؒ

خاک کا اِک ذرّہ ذکرِ مہوشاں کیسے کرے ❖ عشق کے رازِ نہاں کو وہ عیاں کیسے کرے
مدح آقا کی گدائے ناتواں کیسے کرے ❖ مشک سے دھوئے زباں کو پھر بیاں ایسے کرے

کشت بے تیغم بعشوہ ترک نازک پیکرے
خوش بیانے مہربانے جان جانے دل برے

نعت کہتا ہوں تری آقائے من شاہِ زمن ❖ نام پیارا کتنا تیرا، پاک تن پاکیزہ من
خندہ رو، خندہ جبیں، غنچہ دہن، شیریں سخن ❖ نکہتِ زلفِ معنبر پر فدا مشکِ ختن

یاسمن رشکِ سمن جانِ چمن یا جانِ من
آشنائے دلربائے خود نمائے خود سرے

تو ہے بحرِ بیکراں اور میں ذرا سا آب جو ❖ اے سراپا نور تو ہے دوجہاں کی آبرو
مرحبا صلِّ علیٰ جانِ جہانِ رنگ وبو ❖ قیصریت تیری آمد سے ہوئی ہے زرد رو

کفر سوزے دل فروزے خوب رو آہستہ خو
پاک دینے پاک بینے خوشتر از ہر خوشترے

اخترِ تاباں کہوں یا اک مہِ کاملِ تجھے ❖ میں کہوں کون ومکاں کی جان یا پھر دل تجھے
میں سمجھتا ہوں نشان جادۂ و منزل تجھے ❖ دل کھنچیں بے ساختہ وہ ہے کشش حاصل تجھے

نازنینے مہ جبینے دل کشے یا دل کُشے
جاں گدازے، دل نوازے گوہرے یا اخترے

کوچۂ جاناں گئے تو بن کے دیوانہ گئے ❖ بادۂ عشق و محبت پی کے مستانہ گئے
صبر آیا جب نہ ہم کو پھر تو روزانہ گئے ❖ نعت یہ پڑھتے ہوئے بے اختیارانہ گئے

شادۂ آزادۂ مستانۂ جانانۂ
مست چشمے دیر خشمے طرفہ زیبا منظرے

اے سراپا خلق تیری ذات ہے ہر دل عزیز ❖ تیرے صدقے میں خدا نے دی ہمیں عقل وتمیز
تیرے در کی خاک ہی سرمہ بنانے کی ہے چیز ❖ توڑنا دم تیرے درِ پر جان ودل سے ہے عزیز

بے قرارم اشک بارم سخت زارم اے عزیز
دل بَرد جاں آورَد ہر دم بطرزِ دیگرے

حبیب حقؐ

حضرت مولانا ابوالوفا صاحب عارفؔ شاہجہانپوریؒ

جسے رفعتیں بھی نہ پاسکیں، وہ نبیؐ کی رفعتِ تام ہے ❖ جو زوال سے نہیں آشنا، وہ انھیں کا بدرِ تمام ہے
جو ہے رمزِ رازِ حیات کا، جو ہے نغمہ سازِ حیات کا ❖ وہ نبی حقؐ پہ درود ہے، وہ حبیب حقؐ پہ سلام ہے
ہے قیام حکم وہ دیں اگر، ہے قعود ان کی جو ہو رضا ❖ بجز ان کی مرضیٔ پاک کے، نہ قعود ہے نہ قیام ہے
بخدا ہے مرضیٔ مصطفیؐ، جسے حق کہے، ہے مری رضا ❖ جسے وحیِ حق کہے خود خدا، وہ انھیں کا پاک کلام ہے
وہ حبیب خالقِ دو جہاں، وہی کنہ محفلِ کن فکاں ❖ وہ نبیِ حقؐ وہ رسول ہے، وہی انبیاء کا امام ہے
جو نگاہِ لطف و کرم اُٹھے، تو خزاں بھی موسم گل بنے ❖ جو نظر پھرے تو یہ فصلِ گل بھی خزاں کا ایک پیام ہے
بخدا خدا تو نہیں ہیں وہ، مگر اتنے حق سے قریں ہیں وہ ❖ جہاں وہم بھی نہ پہنچ سکے، وہ بلند ان کا مقام ہے

کہیں حشر میں شہِؐ انبیاء، کہ کدھر ہے عارفِؔ روسیہ
اسے لاؤ دامنِ عفو میں، وہ ازل سے میرا غلام ہے

○

جمالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مولانا ابوالوفاء صاحب عارفؔ شاہجہانپوریؒ

شاہکارِ دستِ قدرت ہے جمالِ مصطفیٰؐ ❖ چشم گردوں نے نہیں دیکھی مثالِ مصطفیٰؐ
اے تعالیٰ اللہ یہ جاہ و جلالِ مصطفیٰؐ ❖ عرشِ اعظم بھی ہے فرش پائمالِ مصطفیٰؐ
مشعلِ راہ ہدیٰ اصحاب و آلِ مصطفیٰؐ ❖ وہ ہیں بدرِ مصطفیٰ یہ ہیں ہلالِ مصطفیٰؐ
اے تعالیٰ اللہ شب اسریٰ کی وہ تابانیاں ❖ قلب شب میں جلوہ گر بدرِ کمالِ مصطفیٰؐ
جس کے جود و لطف سے ہیں دونوں عالم فیضیاب ❖ وہ سحابِ نور ہے ابرِ نوالِ مصطفیٰؐ
مرضیٔ پاک نبیؐ ہے مرضیٔ ربِ العلا ❖ مرضیٔ حق بالیقیں ہر قیل و قالِ مصطفیٰؐ

دل کا گوشہ گوشہ عارفؔ بن گیا صد رشک طور
بجلیاں بھرتا گیا دل میں خیالِ مصطفیٰ علیہ السلام

○

نبی ﷺ کی شان میں گوہر فشانی

حضرت مولانا مفتی نسیم احمد صاحب فریدی امروہوی رحمۃ اللہ علیہ

ذرا دریائے مدحت کی روانی دیکھتے جاؤ ❖ نبی ﷺ کی شان میں گوہر فشانی دیکھتے جاؤ
دمِ آخر ہے میرے سامنے روضہ محمد ﷺ کا ❖ وفورِ عشق احمد ﷺ کی نشانی دیکھتے جاؤ
نبی ﷺ کے عشق میں جو مر مٹا وہ ہو گیا زندہ ❖ فنا ہو کر حیاتِ جاودانی دیکھتے جاؤ
نسیمِ خلد کہتی ہے یہ مشتاقانِ طیبہ سے ❖ تصور میں فضائے لامکانی دیکھتے جاؤ
پسِ مردن بھی توحید و رسالت کا مقر ہوں میں ❖ تکلم، باوجودِ بے زبانی دیکھتے جاؤ
نبی ﷺ کا اسوۂ حسنہ رکھو پیشِ نظر ہر دم ❖ مرے آقا ﷺ کا طرزِ زندگانی دیکھتے جاؤ
ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ کا عمل دیکھو ❖ اور ان چاروں کا عشقِ جاودانی دیکھتے جاؤ
بلاشک تھے وہ شمعِ احمدِ مرسل ﷺ کے پروانے ❖ صحابہؓ کے نقوشِ زندگانی دیکھتے جاؤ

فریدیؔ بلبلِ باغِ ثنائے ذاتِ احمد ﷺ ہے
نگاہِ دل سے اس کی خوش بیانی دیکھتے جاؤ

○

پیغمبرِ خاتم ﷺ

مفتی نسیم احمد صاحب فریدیؔ

وہ زلف معنبر صل علیٰ، وہ روئے معظم کیا کہنا ❖ وہ آنکھ کہ جس پر صدقے ہیں صد کوثر و زمزم کیا کہنا
احسان و کرم کا مجموعہ، اخلاقِ مجسم کیا کہنا ❖ رحمت ہے سراپا رحمت ہے پیغمبر خاتم کیا کہنا
خاموش دعاؤں میں شب کی، وہ گریۂ پیہم کیا کہنا ❖ وہ پھول سے چہرے کے اوپر کیفیتِ شبنم کیا کہنا
بھٹکی ہوئی دنیا میں پھر سے توحید کی عظمت قائم کی ❖ یہ ہمت عالی کیا کہنا، یہ کوششِ محکم کیا کہنا
آیا ہے تصور میں میرے سرکار کے روضے کا منظر ❖ ایک وجد سا ہے ایک کیف سا ہے جذبات کا عالم کیا کہنا
اس چہرۂ انور سے ظاہر، صناعِ ازل کا جلوہ ہے ❖ اس چہرے کے آگے نورِ قمر، ہو جاتا ہے مدّھم کیا کہنا

ہیں قصرِ خلافت کے بیشک، ارکان فریدیؔ یہ چاروں
صدیقؓ و عمرؓ، عثمانِ غنیؓ اور حیدرِؓ اعظم کیا کہنا

○

توصیف ختم المرسلین ﷺ

حضرت مولانا مفتی نسیم احمد صاحب فریدیؔ امروہوی رحمۃ اللہ علیہ

سرورِ کون و مکاں، محبوبِ ربّ العالمیں ﷺ ❖ میرے آقا ﷺ ساقیٔ کوثر شفیع المذنبیں ﷺ

خواجۂ کونین اور گھر میں فقط نانِ جویں ❖ اور کبھی یہ بھی میسر میرے آقا ﷺ کو نہیں

عظمتِ قرآں کا پر تو ان کا رخسارِ حسیں ❖ شوکتِ کعبہ کا نقشہ ان کی زلفِ عنبریں

آپ ﷺ کا اسم گرامی دل نواز و دل نشیں ❖ آپ ﷺ کا ذکرِ مبارک جاں فزا وجد آفریں

اے خوشا صلی علیٰ ان کا جمالِ دل نشیں ❖ روح ایماں روحِ دل روحِ نظر روحِ یقیں

جو بہاریں ہیں یہاں وہ باغِ جنت میں نہیں ❖ ارضِ طیبہ بے گماں ہے رشکِ فردوسِ بریں

اس کے اک ذرّے کی قیمت گلشنِ جنت نہیں ❖ یہ مدینے کی زمیں ہے، یہ مدینے کی زمیں

تھے ابوبکرؓ و عمرؓ عکس جمالِ ہم نشیں ❖ مصطفیٰ ﷺ کے جانشیں اور آج تک ان کے قریں

مرتبہ عثمانِ ؓ کا کیا ہو سکے مجھ سے بیاں ❖ وہ تو ذوالنورین ہیں، ان کا کوئی ثانی نہیں

کہہ رہی ہے اہل ملت سے یہ شانِ حیدریؓ ❖ ظلمتِ شب سے سحر کا نور دب سکتا نہیں

آج ہو آفاق میں جاری نظامِ مصطفیٰ ﷺ ❖ ہم اگر پیدا کریں ذوقِ عمل ذوقِ یقیں

دورِ ماضی میرا کیا تھا، اور اب ہے حال کیا ❖ ہے یہ دورِ آسماں گاہے چناں گاہے چنیں

فیض سرکارِ مدینہ سے فریدیؔ، بن گیا

مایۂ علم الیقیں، شایستۂ حقّ الیقیں

❍❖❍

دربارِ شاہِ امم ﷺ

حضرت مولانا مفتی نسیم احمد صاحب فریدیؔ امروہوی رحمۃ اللہ علیہ

مہِ تاباں مثیلِ روئے سرور ﷺ ہو نہیں سکتا ❖ یہ ذرہ ہمسر خورشیدِ خاور ہو نہیں سکتا
جو بندہ رہروِ راہِ پیمبر ہو نہیں سکتا ❖ وہ ہرگز لائقِ تسنیم و کوثر ہو نہیں سکتا
بُروزی ہو کہ ظلی، یا ہو تکوینی و تشریعی ❖ پسِ ختمِ رسل ﷺ کوئی پیمبر ہو نہیں سکتا
وہ بعد از انبیاء افضل ہیں بیشک اور اعلیٰ ہیں ❖ کوئی اب ہمسرِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہو نہیں سکتا
عراق وشام اور یہ مصر وایراں اس کے شاہد ہیں ❖ کوئی فاروق رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر دلاور ہو نہیں سکتا
ہیں عثماں رضی اللہ عنہ مصدرِ الطاف وصدرِ محفلِ عرفاں ❖ کوئی حلم وحیا میں ان کا ہمسر ہو نہیں سکتا

فریدیؔ یہ مرا ایمان ہے، میرا عقیدہ ہے
جو مومن ہے کبھی بد خواہ حیدر رضی اللہ عنہ ہو نہیں سکتا

نسیمِ فیض

مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؒ

بہار آگیں مرے دل کی کلی معلوم ہوتی ہے ❖ نسیمِ فیض طیبہ سے چلی معلوم ہوتی ہے
لباس فقر میں شانِ نبی ﷺ معلوم ہوتی ہے ❖ قبائے نور، کملی میں چھپی معلوم ہوتی ہے
ترے ہر فعل میں معراج مضمر ہے ترقی کی ❖ ترے ہر قول میں، اک زندگی معلوم ہوتی ہے
نگاہِ ناز کے صدقے، اضافہ ہو عنایت میں ❖ مرے دردِ جگر میں کچھ کمی معلوم ہوتی ہے
مداوا کے لیے پھر اذن دے توحید والوں کو ❖ مزاج کفر میں کچھ برہمی معلوم ہوتی ہے
فراق و ہجر بھی آخر گوارا ہو گیا دل کو ❖ مجھے ان کی خوشی اپنی خوشی معلوم ہوتی ہے
چھپا سکتا نہیں سوز دروں شیدا محمد ﷺ کا ❖ کہ زردی رخ پہ آنکھوں میں نمی معلوم ہوتی ہے
خدا کے واسطے بہر تسلی اب تو آجاؤ ❖ مریضِ غم کی حالت آخری معلوم ہوتی ہے
سلامِ شوق کر اے دل کہ یہ باب السلام آیا ❖ یہاں دنیا مرادوں کی چھپی معلوم ہوتی ہے
فرشتوں نے کہا جب ''ماتقول'' روح بول اٹھی ❖ کہ یہ تو ہو بہو شکلِ نبی ﷺ معلوم ہوتی ہے

فریدیؔ خلد میں روح شہیدی مجھ سے کہتی ہے
کہ تیری نعت مقبولِ نبی ﷺ معلوم ہوتی ہے

کوئے مصطفیٰ ﷺ

مولانا مفتی نسیم احمد صاحب فریدیؒ

یہ عمل کرتے ہیں مشتاقانِ کوئے مصطفیٰ ﷺ ❖ رخ بسوئے کعبہ ان کا، دل بسوئے مصطفیٰ ﷺ

سورۂ والشمس کی تفسیر روئے مصطفیٰ ﷺ ❖ معنئ واللیل زلف مشک بوئے مصطفیٰ ﷺ

سب صحابہؓ سے عیاں ہے رنگ وبوئے مصطفیٰ ﷺ ❖ چار ان میں خاص کر، تصویر خوئے مصطفیٰ ﷺ

ان کی امت باعمل ہو، ایک ہو اور نیک ہو ❖ یہ تھی پیہم اور مسلسل آرزوئے مصطفیٰ ﷺ

برگ گل میں جس طرح سے بوئے گل پوشیدہ ہے ❖ یوں حدیث پاک میں مضمر ہے خوئے مصطفیٰ ﷺ

صدق دل سے جس نے دیکھا ان کا شیدا ہوگیا ❖ ایک تو صورت حسیں، پھر حُسن خوئے مصطفیٰ ﷺ

جانتا ہے آج بھی شیخینؓ ہیں حضرت ﷺ کے پاس ❖ غیر پھر کس منھ سے جائے رُوبروئے مصطفیٰ ﷺ

مشغلہ ہے اہل دل کا ہر گھڑی اور روز وشب ❖ جستجوئے راہ حقِ اور جستجوئے مصطفیٰ ﷺ

یہ فریدیؔ کی تمنا ہے کہ جائے پھر وہاں
یاد آتا ہے اُسے رہ رہ کے کوئے مصطفیٰ ﷺ

○

فخرِ نوعِ انسانی ﷺ

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ

وہ حضرت سرورِ کونین ﷺ فخرِ نوعِ انسانی ❖ رسولِ انس و جن آئینہ اخلاقِ ربانی

فرشتوں پر شرف جس کے سبب ہے ابنِ آدم کو ❖ ہوا جس کے سبب رشکِ جناں یہ عالمِ فانی

وہ جس نے نوعِ انساں کو فرشتوں پر شرف بخشا ❖ ہوا جس سے منور عالمِ ناسوتِ ظلمانی

وہ جس نے امیوں کو علم وحکمت کی امانت دی ❖ سکھائے جس نے چرواہوں کو آدابِ جہانبانی

نظر وہ کیمیا، کایا پلٹ دی جس نے قوموں کی ❖ ہوئے شیر وشکر جو کل تلک تھے آگ اور پانی

قبائل اوس وخزرج کے جو برسوں سے محارب تھے ❖ ہوئے سب بھائی بھائی، تھے جو کل تک دشمنِ جانی

لقب امی علومِ اولین و آخریں حاصل
امام انبیاء و مرسلیں از فضلِ یزدانی

◆❖◆ ◆❖◆

زندگی ہے آپ ﷺ کے احسان فرمانے کا نام

حضرت مولانا ریاست علی ظفرؔ صاحب استاذ دارالعلوم دیوبند

تیرگی کیا ہے؟ نظر کے ٹھوکریں کھانے کا نام ❖ زندگی ہے آپ ﷺ کے احسان فرمانے کا نام
صبحِ صادق آپ ﷺ کے نورِ جبیں سے مستنیر ❖ رات ٹھہری کاکل مشکیں کو لہرانے کا نام
ساقیٔ رحمت، شرابِ عشق مینائے یقیں ❖ کعبۂ اقدس ہے اک آباد مے خانے کا نام
آپ ﷺ کی چشمِ کرم کا فیض ہے صہبائے عشق ❖ مصلحت کو رکھ دیا ہے جام و پیمانے کا نام
دیکھ کر محفوظ سینے میں اشارے کا اثر ❖ رکھ دیا اہل نظر نے چاند و یرانے کا نام
حسن ہے اس نور عالم تاب کا ذوق نمود ❖ عشق ہے ذوق طلب پر آگ برسانے کا نام
آپ ﷺ کا ہر نقشِ پا ٹھہرا صراطِ مستقیم ❖ کفر ٹھہرا آپ ﷺ کے قدموں سے ہٹ جانے کا نام

جس سے یہ فرشِ زمیں عرش بریں سے بڑھ گیا
روضۂ اطہر ہے اس رحمت کے کاشانے کا نام

محمد ﷺ کا حسن و جمال اللہ اللہ

مولانا محمد عثمان ساحرؔ مبارکپوری فاضل مدرسہ شاہی

محمد ﷺ کا حسن و جمال، اللہ اللہ ❖ برستا ہے ہر دم جلال، اللہ اللہ
خطاب رخ پر ضیا والضحیٰ سے ❖ مثیل، اللہ اللہ مثال، اللہ اللہ
نظر جلوۂ عام میں کھو گئی ہے ❖ جمیل، اللہ اللہ جمال، اللہ اللہ
نگاہوں میں مازاغ کا گر ہے سرمہ ❖ تو ابرو ہیں رشک ہلال، اللہ اللہ
ہوا جاگزیں دل میں فرماں جو نکلا ❖ زبان، اللہ اللہ مقال، اللہ اللہ
ہویدا ہے از شرق تا غرب جلوہ ❖ منور جنوب و شمال، اللہ اللہ
پس و پیش شمع ازل ماہپارے ❖ صہیب رضی اللہ عنہ، اللہ اللہ بلال رضی اللہ عنہ، اللہ اللہ
ہر اک بات میں عزم محکم نمایاں ❖ ہر اک گام میں اعتدال، اللہ اللہ
کھجوروں کے ٹکڑوں پہ اکثر گذارہ ❖ ہے قدموں میں دنیا کا مال، اللہ اللہ

یہ رونق یہ جلوے یہ تنویر، ساحرؔ
ہیں سارے نثارِ جمال، اللہ اللہ

رفعتِ سلطان مدینہ ﷺ

حضرت مولانا مفتی کفیل الرحمٰن نشآط عثمانی دار العلوم دیوبند

اے صل علیٰ رفعتِ سلطانِ مدینہ ﷺ ❖ تا عرش بریں مدحت سلطان مدینہ ﷺ

اللہ غنی عظمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ ❖ ہر شاہ وگدا بندۂ پیغام رسالت ﷺ

فیضان بکف رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ ❖ دشمن پہ بھی بارانِ عنایات مسلسل

آرام گہِ حضرتِ سلطانِ مدینہ ﷺ ❖ ہر جلوہ گہ ارض وسماوات سے افضل

ہے فضلِ خدا بعثتِ سلطانِ مدینہ ﷺ ❖ دنیا کو دیا درسِ مساوات واخوت

تکریم بشر برکتِ سلطانِ مدینہ ﷺ ❖ بندوں کی اسیری سے رہائی کے معلم

ہوں میں بھی نشآط اب غمِ سرکار ﷺ کا طالب

من جملۂ کُل اُمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

○

ظرفِ پیمبر ﷺ

حضرت مولانا مفتی کفیل الرحمٰن صاحب نشآط عثمانی دار العلوم دیوبند

زخم کھا کر بھی دعا، ظرفِ پیمبر ﷺ دیکھنا ❖ خلقِ عالی کا یہ حیرت خیز منظر دیکھنا

اس شبِ معراج کا لوگو مقدر دیکھنا ❖ از زمیں تا عرش جلووں سے منور دیکھنا

اس نبی امّی لقب کا علمِ برتر دیکھنا ❖ علم وحکمت کے جواہر جہل کے ماحول میں

اس کی ہیبت سے گرے باطل کے لشکر دیکھنا ❖ کوہِ فاراں سے اٹھی توحید کی دلکش صدا

شہر طیبہ کی کشش اللہ اکبر دیکھنا ❖ آگئے کھنچ کر دیارِ پاک میں شاہ وگدا

ذکرِ سردارِ نبوت اور اک عاصی نشآط

اس عطائے خاص پر آنکھیں ہوئیں تر دیکھنا

○❖○

سرورِ دو جہاں ﷺ

مفتی کفیل الرحمٰن صاحب نشاطؔ عثمانی

ظلمتِ کفر ہر سمت چھائی ہوئی، کفر کا بول بالا بصد رنگ تھا
سرورِ دو جہاں لائے تشریف جب، حلقہ نورِ وحدت بہت تنگ تھا

کوہِ فاراں سے وحدت کی گونجی صدا، قریۂ کفر میں کھلبلی مچ گئی
جس کو صادق امیں تھا پکارا گیا، اب اسی سے ہر اک برسرِ جنگ تھا

شہرِ مکہ میں جس کو ستایا گیا جس پہ طائف میں مشقِ ستم کی گئی
جرم اس کا تھا اعلانِ رشد و ہدیٰ، اور سزا جرم کی خشت تھی سنگ تھا

جتنا آوازِ حق کو دبایا گیا بڑھ گئیں اور بھی اس کی رعنائیاں
نورِ ایماں سے دل جگمگانے لگے، ظلمتِ کفر کا قافلہ دنگ تھا

پھر ہوا یہ کہ توحید کی آنچ سے، شرک کے بت پگھل کر فنا ہو گئے
کیا کلامِ رسالت کی تاثیر تھی کیا زبانِ رسالت کا آہنگ تھا

نعرۂ حق کی ہر سمت گونجی صدا چشمِ باطل کی حیرانیاں بڑھ گئیں
اے نشاطؔ اس پہ سب کچھ ہو اپنا فدا، موم ہو کر بھی جو فاتحِ سنگ تھا

○

فخرِ رسل ﷺ

حضرت مولانا حکیم محمد احمدؔ صاحب قصبہ بھدرسہ فیض آباد

محمد مصطفیٰ ﷺ فخر رُسل کا جیسے نام آیا ❖ فرشتوں اور خدا کا عرشِ اعظم سے سلام آیا
اجالا ہو گیا محفل میں ان کے روئے انور سے ❖ کبھی جب بزم میں وہ حسنِ کل ماہِ تمام آیا
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ سب چاند تارے ہیں ❖ انہیں تاروں کے جھرمٹ میں ہی وہ ماہِ تمام آیا
سکون و امن اور عدل و مساوات و اخوت کا ❖ تمہارے دم سے ہی دنیا میں اخلاقی نظام آیا
امین و صادق و ہادی بشیر و رحمت عالم ❖ لقب لے کر نہ تم سا کوئی بھی عالی مقام آیا
مسلمانو! پڑھو تم بھی درود اس پاک ہستی پر ❖ کہ جس کے واسطے باری تعالیٰ کا سلام آیا

یہی ہے بس تمنا میری اے احمدؔ کہ محشر میں
رسول اللہ ﷺ فرمادیں کہ وہ میرا غلام آیا

حبیبِ کبریا ﷺ

مولانا قمر عثمانی استاذ دارالعلوم وقف دیوبند

حبیب کبریاؐ تم ہو محمد مصطفیٰ ﷺ تم ہو ❖ ہمیں تو ناز ہے اسپر ہمارے رہ نما تم ہو
تمہیں سے زندگی نے بندگی کی روشنی پائی ❖ رضائے حق جسے کہتے ہیں اسکا آئینہ تم ہو
سراسر خیر و برکت ہو علامت ہو سعادت کی ❖ فلاح و کامرانی کی نوید جانفزا تم ہو
کہاں سے لاؤں وہ الفاظ جو ہوں آپکے قابل ❖ ثنا کیسے کروں میں آپکی خیر الوریٰ تم ہو
ادب کے دائرے میں رہ کے ہر طوفاں گذرتا ہے ❖ سفینے کا خدا حافظ ہے میرے ناخدا تم ہو
تمہارا مرتبہ اللہ اکبر کوئی کیا جانے ❖ کرے جو کوئی بھی تعریف اس سے ماورا تم ہو
تہی دامن ہوں دامان عمل میں کچھ نہیں لیکن ❖ شفاعت پر بھروسہ ہے کہ میرا آسرا تم ہو

تمہارا نام لیوا ہے قمؔر اس پر ہی جیتا ہے
صداقت کی ضیا تم سے ہے حق کا آئینہ تم ہو

نورِ اطاعت

مولانا قمر عثمانی استاذ دارالعلوم وقف دیوبند

شمعِ ایمان ویقین دل میں جلانے والے ❖ جادۂ صدق و صفا سب کو دکھانے والے
امن ساحل کی نوید آپؐ نے بخشی ہم کو ❖ نا خداؤں کی خدائی کو مٹانے والے
حسن اخلاق سے روشن ہوئی ساری دنیا ❖ معترف آپؐ کے ہیں سارے زمانے والے
ایک معبود کی چوکھٹ پہ جھکا کر سب کو ❖ نوعِ انساں کو غلامی سے چھڑانے والے
آپؐ کی ذات گرامی پہ درود اور سلام ❖ شبِ معراج بھی ہم کو نہ بھلانے والے
آپؐ کے لطف اتم شان کرم کے قرباں ❖ دشمن جان کو گرویدہ بنانے والے

بندگی کیا ہے زمانے کو بتانا ہے قمؔر
نور طاعت سے جبینوں کو سجانے والے

آئینۂ تجلیات ﷺ

از: حضرت مولانا قاضی عابد علی وجدی الحسینی (قاضی بھوپال)

اے کہ ترا وجود ہے، وجہِ نمودِ کائنات ❖ صبحِ ظہور سے تری، کھِل اٹھا چہرۂ حیات

پھیلے ہوئے ہیں ہر طرف، جلوے تری شعاع کے ❖ کون ومکاں کا حسن ہے، تیرے جمال کی زکات

عکس پذیر کل جہاں تیری ہی روشنی سے ہے ❖ سینۂ پاک بن گیا، آئینۂ تجلیات

حسن ازل کی تابشیں، آپ ﷺ سے جگمگا اٹھیں ❖ تجھ سے چمک دمک اٹھی معرفتِ صفات وذات

ٹوٹ گیا تھا رابطہ، بندۂ وحق کے درمیاں ❖ تو نے درست کر دیئے، بگڑے ہوئے تعلقات

ناخن عقل کے بغیر، عقدے سلجھ کے رہ گئے ❖ حل ہوئے دست شرع سے الجھے ہوئے معاملات

ایک خدا کے نام پر، زیر و زبر جہاں ہوا ❖ کفر کے دعوے سیکڑوں، حق کی ہمیشہ ایک بات

علم و یقیں کے درس سے فکر ونظر بدل گئے ❖ ذہن کے سب تخیلات، قلب کے سب تفکّرات

نقشِ قدم سے پالیا، منزلِ حق کا راستہ ❖ بھٹکے ہوئے جہان کو، مل گیا جادۂ نجات

تیرے اصولِ زیست سے، زندگی قیمتی بنی ❖ ہیں یہ اصولِ زندگی، بیش بہا جواہرات

ایک مثالی زندگی، خلق کے واسطے تری ❖ تو نے عمل سے سہل کیں، راہِ عمل کی مشکلات

انسان میں جو وصف تھے، اُن کو عطا کیں رفعتیں ❖ جوش وخروش وولولہ، جرأت و ہمت و ثبات

وقت لپٹ کے رہ گیا، فاصلے ختم ہو گئے ❖ عقل بشر کا امتحاں، میرے نبیؐ کی ایک رات

راز و نیاز قدس کا، سرِّ نہاں دراز ہے ❖ روحِ فزا مکالمات، ہوشربا مشاہدات

مکہ سے لے کے طیبہ تک، نصرت حق جلو میں تھی ❖ شاہد عدل اس پہ ہیں، سروروں کے واقعات

فتح کے روز جب ہوا، مکہ میں تیرا داخلہ ❖ قدموں میں گر پڑا ہبل، سر بسجود تھا منات

پاک بتوں سے کر دیا، گھر وہ خدا کا بن گیا ❖ جب کہ تھا کعبہ بت کدہ، صحن حرم تھا سومنات

تیرے کمالِ فیض سے، زمزمہ سنج دہر میں ❖ گنگ وجمن ہیں موج موج، جوش میں دجلہ وفرات

وحیٔ خدا کا ہر ورق، معجزہ مستقل بنا ❖ بڑھ کے نبیوں سے رہے فخرِ رسل ﷺ کے معجزات

کب سے ہے وجدیؔ حزیں ایک نظر کا منتظر

◆❖◆ اس کی طرف حضور ﷺ ہو، گوشۂ چشمِ التفات ◆❖◆

خوشبوئے محمد ﷺ

حضرت مولانا قاضی عابد علی وجدی الحسینی

ہے مظہرِ انوارِ خدا روئے محمد ﷺ ❖ جلوہ گہہِ اسرار ہیں گیسوئے محمد ﷺ
اس نکہتِ تازہ سے معطر ہے گلستاں ❖ پھوٹی ہے گل ولالہ سے خوشبوئے محمد ﷺ
دلکش نظر آتا ہے مجھے سرو چمن ہمدم ❖ آنکھوں میں کھپا ہے قدِ دلجوئے محمد ﷺ
ہر وقت ہوں رنگینیٔ نظارہ سے فرحاں ❖ ہیں شام و سحر عارض و گیسوئے محمد ﷺ
سب خلق ہے سرکارِ دو عالم کے جلو میں ❖ آغوشِ کرم بن گیا پہلوئے محمد ﷺ
اس در پر جھکا جاتا ہے میرا سرِ اُلفت ❖ محرابِ حرم ہے مجھے ابروئے محمد ﷺ
پیمانِ محبت ہے مرے دل میں ودیعت ❖ کھنچتی ہے مری روحِ حزیں سوئے محمد ﷺ
پابوسیٔ منزل سے ہوں میں مست وخراماں ❖ فردوسِ تمنا ہے مجھے بوئے محمد ﷺ
اخلاقِ نبوت نے کیا خلق کو شیدا ❖ کہتے رہے منکر اسے جادوئے محمد ﷺ
محکم ہوئی تنظیمِ جہاں اس کی بدولت ❖ ایمان و عمل قوتِ بازوئے محمد ﷺ

وجدیؔ کے لئے خلدِ نظر، خلدِ طرب ہے
جس بزم میں ہے عطر فشاں موئے محمد ﷺ

○

فخرِ رسل ﷺ

مولانا عبدالرؤف راسخؔ

ہیں میرے نبی ﷺ سرِّ خدا، شاہ امم ﷺ بھی ❖ خالق سے تعلق ہے تو مخلوق کا غم بھی
مخلوق کے سرور ہیں تو بندے ہیں خدا کے ❖ طیبہ کے مکیں اور سر عرش قدم بھی
معراج کی شب پہنچے جہاں پر مرے آقا ﷺ ❖ طاقت ہے بھلا کس کی جو مارے وہاں دم بھی
حماد ہیں محمود ہیں احمد ﷺ ہیں محمد ﷺ ❖ اللہ نے دیا ان کو ہے بخشش کا علم بھی
نام آپ ﷺ کا لب پر ہے تو یاد آپ کی دل میں ❖ آزاد ہوں ہر فکر سے دل میں نہیں غم بھی
مایوس مجھے روزِ قیامت نہ کریں گے ❖ رکھتے ہیں مرے آقا ﷺ تو دشمن کا بھرم بھی
اعمال کو دیکھوں، نہیں ممکن مری بخشش ❖ دیکھوں جو کرم آپ ﷺ کا، رہتا نہیں غم بھی

راسخؔ کو کرائی ہے جو پہچان خدا کی
اس پر ہو طفیل آپ ﷺ کے اللہ کا کرم بھی

◆❖◆ ◆❖◆

وہ تنہا تھے لیکن ہزاروں میں چمکے

حضرت مولانا نسیم احمد صاحب غازی مظاہری شیخ الحدیث دار العلوم جامع الہدیٰ مراد آباد

حرم کے جو وہ کوہساروں میں چمکے ❖ تو ہستی کی ساری بہاروں میں چمکے
جو تھے چارہ گر وہ بیچاروں میں چمکے ❖ جو غم خوار تھے غم کے ماروں میں چمکے
زمین وفلک کے کناروں میں چمکے
وہ تنہا تھے لیکن ہزاروں میں چمکے

درِ آمنہ سے طلوع ہو کے جلوے ❖ حلیمہ کے ٹوٹے ہوئے گھر میں پہونچے
تو رحمت کے بادل وہیں جا کے برسے ❖ عیاں ہوگئیں برکتیں بام ودر سے
غریبوں کے گھر مالداروں میں چمکے
وہ تنہا تھے لیکن ہزاروں میں چمکے

ہمارے محمد ﷺ نہ ہوتے جو پیدا ❖ تو ہستی نہ ہوتی عدم سے ہویدا
نہ ہوتا کوئی دل رُبا اور شیدا ❖ نہ مجنوں، نہ ناقہ، نہ محمل نہ لیلےٰ
وہ ''لولاک لم'' کے مناروں میں چمکے
وہ تنہا تھے لیکن ہزاروں میں چمکے

وہ ظلمت کدے میں جو تشریف لائے ❖ ہدایت کے قندیل ہر سو جلائے
جہاں بھر سے باطل کے نقشے مٹائے ❖ اور ایمان وعرفاں کے گلشن سجائے
گلستانِ حق کی بہاروں میں چمکے
وہ تنہا تھے لیکن ہزاروں میں چمکے

قرارِ جہاں بے قراروں میں چمکے ❖ سہارا بنے بے سہاروں میں چمکے
وہ غم خوار سب غم گساروں میں چمکے ❖ ضعیفوں میں صدموں کے ماروں میں چمکے
وہ خلقت کے خدمت گذاروں میں چمکے
وہ تنہا تھے لیکن ہزاروں میں چمکے

وہ امت کے مولیٰ یتیموں کے والی ❖ ضعیفوں کے حامی، غریبوں کے والی
درِ مصطفیٰ پہ جو آیا سوالی ❖ نہ لوٹا درِ مصطفیٰ سے وہ خالی
وہ غم خواروں اور پاسداروں میں چمکے
وہ تنہا تھے لیکن ہزاروں میں چمکے

ہے جگمگ حرم جلوۂ مصطفیٰ میں ❖ کبھی ہوگئے جلوہ فرما حرا میں
کبھی نور برسایا غارِ منی میں ❖ سجا غار ثور ان سے راہ خدا میں
حرم میں، پہاڑوں میں، غاروں میں چمکے
وہ تنہا تھے لیکن ہزاروں میں چمکے

مٹائی جہاں سے جہالت، ضلالت ❖ سکھائے زمانے کو علم اور حکمت
دیا درسِ الفت، محبت، اخوت ❖ عطا کی غلاموں کو دولت، حکومت
غلام ان کے سب شانداروں میں چمکے
وہ تنہا تھے لیکن ہزاروں میں چمکے

جو اُن کے ہوئے شانداروں میں چمکے ❖ وہی رنگ و بو کی بہاروں میں چمکے
بنے دِل رُبا جانثاروں میں چمکے ❖ جہاں کے حسیں تر نظاروں میں چمکے
غلام ان کے اپنے مزاروں میں چمکے
وہ تنہا تھے لیکن ہزاروں میں چمکے

محمد ﷺ ہمارے، پیارے دلارے ❖ سبھی امتی ہیں محمد ﷺ کے پیارے
صحابہؓ ہیں ان کے ہدایت کے تارے ❖ اکابر ہمارے، منور منارے
محمد ﷺ خدا کے دلاروں میں چمکے
وہ تنہا تھے لیکن ہزاروں میں چمکے

وہ صدر العلی بن کے محشر میں آئے ❖ وہ منصب شفاعت کا ساتھ اپنے لائے
وہ ابر کرم بن کے محشر پہ چھائے ❖ تو بخشش کا مژدہ لیے آپ آئے
جہاں کے سبھی غمگساروں میں چمکے
وہ تنہا تھے لیکن ہزاروں میں چمکے

وہی آفتابِ رسالت محمد ﷺ ❖ وہی ماہتابِ نبوت محمد ﷺ
وہی تاجدار شفاعت محمد ﷺ ❖ وہی تو سراپا ہیں رحمت محمد ﷺ
اے غازیؔ وہ حق کے دلاروں میں چمکے
وہ تنہا تھے لیکن ہزاروں میں چمکے

◆❖◆ ◆❖◆

رسول پاک یکتا ہیں جہاں میں

حضرت مولانا نسیم احمد صاحب غازیؔ مظاہری، شیخ الحدیث دارالعلوم جامع الہدیٰ، مرادآباد

رسول پاکؐ یکتا ہیں جہاں میں ❖ نظیر ان کی نہیں کون و مکان میں
قسم کھا کر کہا جبریلؑ نے بھی ❖ نہیں دیکھا ہے تم جیسا جہاں میں
ہے ان کی زلف کا پرکیف سایہ ❖ جو رحمت بن کے پھیلا ہے جہاں میں
تصور ان کا میرے دل میں آیا ❖ بہار آئی ہو جیسے گلستاں میں
بیاں اوصافِ احمد کا ہو کیسے ❖ ہوا ہوں غرق بحرِ بیکراں میں
تصور شاہِ بطحا کا مبارک ❖ بہاروں کا سماں ہے جسم و جاں میں
خیال ان کا ہے میرے دل کی رونق ❖ انہیں کا تذکرہ میری زباں میں
وہی ہیں زینت و رنگِ تخیل ❖ وہی زیبِ تکلم داستاں میں
انہیں کا ذکر زینت ہے زباں کی ❖ انہیں کا شوق قلبِ ناتواں میں
ہے زیبائش لبوں کی نامِ احمدؐ ❖ انہیں کا نور ہے قلبِ نہاں میں
لبوں پر آگیا جب نامِ نامی ❖ حلاوت آگئی کام و دہاں میں
نسیمِ زار جینا اور مرنا ❖ مبارک ہے غمِ شاہِ جہاں میں

ہے کافی مجھے نقشِ پائے محمد ﷺ

مولانا نسیم احمد صاحب غازیؔ مظاہری

دل غمزدہ ہے فدائے محمد ﷺ ❖ زباں نغمہ زائے ثنائے محمد ﷺ
ہے انوارِ عالم کا مبدا ہو مرکز ❖ رخِ انور و پُر ضیائے محمد ﷺ
گھٹا رحمتوں کی ہے زلفِ معطر ❖ تو تابش ہے عکس ضیائے محمد ﷺ
یہ نورِ مجسم کے ہالے ہیں دونوں ❖ ازارِ محمد ﷺ، ردائے محمد ﷺ
نہ پوچھو محمد ﷺ کی رفعت کا عالم ❖ ہوا عرش خم زیرِ پائے محمد ﷺ
نہ پرنور و پرکیف کیوں ہو یہ مسجد ❖ ہے طیبہ کی مسجد بنائے محمد ﷺ
گئے عرش پر جو وہ نورِ مجسم ❖ تجلّئ حق میں نہائے محمد ﷺ
نصیب ان کا دیدار ہوجائے مجھ کو ❖ میں دیکھوں رُخِ پُر ضیائے محمد ﷺ
مِری زندگانی گناہوں سے پُر ہے ❖ مجھے بخش دے اے خدائے محمد ﷺ
مِری باقی عمرِ رواں ایسے گذرے ❖ رہوں ہر قدم پر فدائے محمد ﷺ
کسی رہنما کی عبث جستجو ہے ❖ ہے کافی مجھے نقشِ پائے محمد ﷺ
تمنا یہ غازیؔ کی بر آئے یا رب ❖ ہو محشر میں زیرِ لِوائے محمد ﷺ

یہاں یثرب کے نظارے وہاں قرآں کے سیپارے

مولانا ڈاکٹر مصطفیٰ حسن فریاؔد علوی

یہاں یثرب کے نظارے وہاں قرآں کے سیپارے ❖ ہدایت کے کہیں چشمے کہیں نوروں کے فوارے

عجب کیفیتیں دل کی عجب آنکھوں میں نظارے ❖ نمودِ گنبد خضرا پہ مد و جزر پنہانی

بلا سے میرے کاندھے پر گناہوں کے ہیں پشتارے ❖ شفیع المذنبیں پر میں ہوں سو سو جان سے قرباں

ہزاروں جان سے قرباں ہزاروں جان سے وارے ❖ کسی کے حسن تاباں سے بنے لاکھوں مٹے لاکھوں

وہاں دوزخ کے انگارے یہاں جنت کے فوارے ❖ ضلالت شرم کے مارے چھپائے منہ ہدایت سے

بجے یکتائی کے ڈنکے بجے وحدت کے نقارے ❖ دوئی کی کیسی تصویریں کہ خاکے تک نہیں ملتے

خوشا محبوب آں بارے زہے مطلوب دیدارے ❖ ستم رانی ستم رانوں کی دیکھیں اور دعائیں دیں

ادھر دیکھیں تو نظارے ادھر دیکھیں تو نظارے ❖ مدینہ کیا ہے گویا ایک نظاروں کی بستی ہے

چنیں بحرے ست مواجِ چناں دریائے زخارے ❖ دہائی ہے دہائی نا خدا! کشتی بھنور میں ہے

رہے سب ٹھاٹھ جوں کے توں چلے جب لاد بنجارے ❖ یہ دنیا بے وفا ایسی کبھی اِس کی کبھی اُس کی

حقیقت بول خود اٹھے کہ ہر مردے و ہر کارے ❖ رسالت کو ہے ناز، ان پر نبوت کو شرف ان سے

وہ ہوں مہر مہِ تاباں ثوابت ہوں کہ سیارے ❖ سبھی نے نور پایا ہے اسی بطحا کے کوکب سے

تری چوکھٹ پر کیا کیا دیکھتے ہیں دیکھنے والے

چہ رنگینی چہ دامانے، چہ گل چینے چہ گلزارے

○

کمالات نبوت ختم ہیں حضرت محمد ﷺ پر

مولانا امام علی دانشؔ ادارہ محمودیہ محمدی لکھیم پور

رسول اللہ ﷺ کی سنت کو جو اپنا نہیں سکتے ❖ خدا کی بندگی کا لطف ہرگز پا نہیں سکتے
کسی گلشن کے گل بوٹے اسے بہلا نہیں سکتے ❖ مدینہ کے گلی کوچے بسے ہیں جس کی نظروں میں
غلامان محمد ﷺ کو کبھی بہکا نہیں سکتے ❖ ہزاروں بولہب آئیں ہزاروں بوجہل آئیں
نبی ﷺ کے پاک دامن کی ہوا بھی پا نہیں سکتے ❖ ابوبکرؓ و عمرؓ عثماںؓ علیؓ کو چھوڑنے والے
وہ باطل کے اندھیروں سے کبھی گھبرا نہیں سکتے ❖ عرب کے چاند سے نور ہدایت مل گیا جن کو
کسی کے پاس جبریل امیںؑ اب آ نہیں سکتے ❖ کمالاتِ نبوت ختم ہیں حضرت محمد ﷺ پر
جہاں روح الامیںؑ جیسے ملک بھی جا نہیں سکتے ❖ امام الانبیاء معراج کی شب اس جگہ پہنچے

رسول اللہ ﷺ سے جن کو محبت ہے عقیدت ہے
وہ ان کے حکم کو دانشؔ کبھی ٹھکرا نہیں سکتے

○

احسانِ محمد ﷺ

مولانا امام علی دانشؔ

ہر سمت نظر آتا ہے فیضانِ محمد ﷺ ❖ ہر شخص کی گردن پہ ہے احسانِ محمد ﷺ
جبریل امیںؑ رہتے تھے دربانِ محمد ﷺ ❖ ممکن نہیں مجھ سے ہو بیاں شانِ محمد ﷺ
لیکن نہ بجھی مشعلِ قرآنِ محمد ﷺ ❖ ہر دور میں باطل نے بہت زور لگایا
جو پاس تھا سب کردیا قربانِ محمد ﷺ ❖ امت میں ابوبکرؓ کا ثانی نہیں کوئی
ہر ملک میں پھیلادیا فرمانِ محمد ﷺ ❖ اسلام کی عظمت کو عمرؓ نے ہے بڑھایا
سینچا ہے لہو دے کے جو بستانِ محمد ﷺ ❖ عثمانؓ نے ارشاد نبی ﷺ سامنے رکھا
دونوں میں نظر آئی ہمیں شانِ محمد ﷺ ❖ حیدرؓ کی شجاعت ہو کہ حمزہؓ کی شہادت
جو بھی ہے حقیقت میں ثنا خوانِ محمد ﷺ ❖ کرتا ہے وہ اشعار میں بھی ذکر صحابہؓ
اللہ کی رحمت ہے نگہبانِ محمد ﷺ ❖ بڑھتی ہی رہی شان رفعنا لک ذکرک

اے میرے خدا تجھ سے یہ دانشؔ کی دعا ہے
چھوٹے نہ کبھی ہاتھ سے دامانِ محمد ﷺ

بلغ العلیٰ بکمالہٖ

مولانا عبدالسلام مظؔہر ہنسوری

نہ زباں میں تابِ مقال ہی نہ رسا ہے فکر و خیال ہی ❖ کوئی حرف نعت کا لکھ سکے، نہ قلم کو ہے یہ مجال ہی
جو ذرا بھی جرأتِ شوق ہو، تو ہوں سوختہ پر و بال ہی ❖ نہ ادب شناسیٔ جبرئیلؑ ، نہ سوز دسازِ بلالؓ ہی

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجے ٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ و آلہٖ

وہ محمدؐ و احمد مصطفیٰؐ وہ نبیِ امّیؐ و ہاشمیؐ ❖ وہی ناسخِ صحف وملل، وہ امام اور سبھی مقتدی
لک ذکرک کی وہ رفعتیں کہ مبشر اسکے ہر اک نبیؐ ❖ سرِ عرش تک اسی خوش خرام کے نقشِ پا کی ہے روشنی

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ و آلہٖ

ہو جبینِ ماہ عَرق عَرق جو تجھے میں ماہِ لقا کہوں ❖ بڑی کشمکش میں ہوں تجھ کو میں شاہدِ منتظر کہوں کیا کہوں
بخدا خدا نہیں تجھ کو نور خدا کہوں تو بجا کہوں ❖ تجھے اے سراجِ منیرؐ کیوں نہ ضیائے ارض و سما کہوں

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ و آلہٖ

یہ ہے وہ حکایتِ حسن جو نہ کبھی کسی سے تمام ہو ❖ مرا مظؔہر ان پہ ہمیشہ تا بہ اَبد درود و سلام ہو
یہی وِرد میرا رہے سدا، یہی شغل میرا مدام ہو ❖ کہ درود پاک لبوں پہ ہو، وہ قعود ہو کہ قیام ہو

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ و آلہٖ

باعث تکوین عالم، سید پیغمبراں ﷺ

مولانا محمد محفوظ الرحمٰن بانی جامعہ مسعود نور العلوم بہرائچ

باعث تکوین عالم سید پیغمبراں ﷺ ❖ منبع انوار مہرِ تابِ بستان جہاں
شان میں جن کے نزولِ طٰہٰ ویٰسین ہے ❖ وصف جن کی کررہا ہے خالقِ کون و مکاں
کفر کی تاریکیوں کو دور کرنے کے لئے ❖ آفتابِ رشد بن کر جو ہوئے جلوہ کناں
عشق میں جن کے فنا ہونا کمالِ زیست ہے ❖ جن کے شیدائوں کو ملتی ہے حیاتِ جاوداں
مسکنت میں جن کی مضمر ہے جلالِ خسروی ❖ کانپ اٹھے جن کی سطوت سے سلاطین جہاں
چار سو سکہ جما ہے جن کے نامِ پاک کا ❖ روم و فارس، چین و تبت شام تا ہندوستاں
جن کے صدقے میں ہوئی مخلوق، ساری کائنات ❖ چاند سورج، لوح و کرسی، یہ زمین و آسماں

افضلیت جن کو ہے کل پر خدا کے ماسوا
نعت جن کی کر نہیں سکتی ہے انساں کی زباں

○

شبِ معراج

مولانا محمد محفوظ الرحمٰن بہرائچی

سرور ذی جاہ جاتے ہیں سوئے عرش بریں ❖ دست بستہ ہیں کھڑے افلاک کے سارے مکیں
آج ان مہر ہدایت کو بلا کر عرش پر ❖ ہم کلامی کا شرف دیتا ہے رب العالمیں
مرکب شاہ دو عالم ہے براق تیز پا ❖ ہمرکاب صاحبِ معراج ہیں روح الامیں
حوریں کہتی ہیں کہ آتے ہیں شہ کون و مکاں ❖ واسطے جن کے ہوئی آراستہ خلد بریں
مرحبا کا شور پیہم آسماں پر ہے بلند ❖ کہہ رہے ہیں انبیاء، خوش آمدید اے شاہ دیں
جا کے سدرہ پہ کہا جبریلؑ نے یہ با ادب ❖ بس مری پرواز کی حد ختم ہوتی ہے یہیں
میں اگر آگے بڑھوں تو خوف دامنگیر ہے ❖ بال و پر میرے تجلی سے نہ جل جائیں کہیں
ان سے رخصت ہو کے اور آگے بڑھے محبوب حق ❖ کر کے طے طبقات سارے پہنچے تا عرش بریں
سینۂ اطہر کو بھر کر نور حکمت سے حضور ﷺ ❖ رات ہی کو لوٹ آئے چرخ سے سوئے زمیں

آج عالم کا ہر ایک ذرہ طرب انگیز ہے
کس قدر یہ رات اے نیّر مسرت خیز ہے

◆❖◆ ◆❖◆

تجھ سا کوئی نہیں ﷺ

شاہ سید نفیس الحسینی

اے رسولِ امیں ﷺ، خاتم المرسلیں ﷺ، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق ویقیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اے براہیمی و ہاشمی خوش لقب، اے تو عالی نسب، اے تو والا حسب
دودمانِ قریشی کے درِ ثمیں، تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

دست قدرت نے ایسا بنایا تجھے، جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
اے ازل کے حسیں، اے ابد کے حسیں، تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

بزمِ کونین پہلے سجائی گئی، پھر تری ذات منظر پہ لائی گئی
سید الاولیں ﷺ، سید الآخریں ﷺ، تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

تیرا سکہ رواں کُل جہاں میں ہوا، اس زمیں میں ہوا، آسماں میں ہوا
کیا عرب کیا عجم، سب ہیں زیر نگیں، تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

تیرے انداز میں وسعتیں فرش کی، تیری پرواز میں رفعتیں عرش کی
تیرے انفاس میں خلد کی یاسمیں، تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

''سدرۃ المنتہیٰ'' رہگزر میں تری ''قاب قوسین'' گردِ سفر میں تری
تو ہے حق کے قریں، حق ہے تیرے قریں، تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

کہکشاں ضو ترے سرمدی تاج کی، زلف تاباں حسیں رات معراج کی
''لیلۃ القدر'' تیری منور جبیں، تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

مصطفیٰ مجتبیٰ ﷺ تیری مدح وثنا، میرے بس میں نہیں، دسترس میں نہیں
دل کو ہمت نہیں، لب کو یارا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

کوئی بتلائے کیسے سراپا لکھوں، کوئی ہے وہ کہ میں جس کو تجھ سا کہوں
توبہ توبہ، نہیں کوئی تجھ سا حسیں، تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

چار یاروں کی شان جلی ہے بھلی، ہیں یہ صدیق ؓ فاروق ؓ عثماں ؓ علی ؓ
شاہد عدل ہیں یہ ترے جانشیں، تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

اے سراپا نفیس انفس دوجہاں، سرور دلبراں دلبر عاشقاں
ڈھونڈتی ہے تجھے میری جان حزیں، تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

گلہائے عقیدت

مولانا عبدالعزیز ظفرؔ جنکپوری قاسمی، دہلی

لَمْ یَبْدُ مِثْلُکَ فِیْ زَمَنٍ   ایں خلق، زتو پیدا جانا   تو ہے جگ ما پگ پگ ڈھونڈ پھرا   اِک تجھ کو ہی خیرِ وَرا جانا

یَا رِیْحَ صَبَا لَمَّا تَصِلِیْ   از سَرورِ دیں عرضے بکُنِیْ   تڑپت ہے غلام آقا تُمرا   محشر میں نہ اِس کو بُھلا جانا

اَلنَّظَرُ اِلَیْنَا سَیِّدَنَا   اے منبعِ فیض و بحرِ سخا   جگ بھر میں ہوا جس کا چرچا   رحمت کی وہ شان دکھا جانا

اَلاُمَّۃُ حِیْطَتْ فِی الْاَعْدَاءِ   اے فاتحِ بدر و حُنین آقا   طیبہ نگری سے پھر شاہا   رحمت کی ہوائیں چلا جانا

اَللَّیْلُ سَجیٰ، وَالظَّمَأُ طَغیٰ   اے پیکرِ خُلق و کانِ عطا   مجھ پر بھی نجریا ہو آکا   محرُومِ کرم نہ بنا جانا

نَفْسِیْ لَفِدَاکَ فِزْدُ حُبًّا   اے ختمِ رسل، محبوبِ خدا   مَن مورا ہو جس سے اُجیارا   وہ پریم کا دِیپ جلا جانا

اَلْجُوْدُ عَلَامَۃُ سِیْرَتِکُمْ   اے باعثِ خلقِ ہر دوسرا   قرآن ہے سَگرا چلن تُمرا   اُمت کو یہ دھیَان دِلا جانا

اَلْبَدْرُ حِکَایَۃُ وَجْھِکُمْ   واللیلِ اِذَا یغشیٰ گیسُو   سپنے میں سَرَاجِ مُنیر اپنا   وہ چاند سا مُکھڑا دِکھا جانا

اَلْھَمُّ شَدِیْدٌ مُّلْتَھِبٌ   رنجور دلم، غم بے پایاں   غم خوار تری اِس اُمت کا   ہے تجھ بِن کون بَھلا جانا

اَلْمُعْطِیْ اَعْطَاکَ الْکُوْثَرْ   آں موردِ مشربِ جن و بشر   تڑپت ہوں ساقی میں پیاسا   دو گھونٹ مجھے بھی پلا جانا

عَطِشَ الظَّفَرْ لِعِنَایَتِکُمْ   اے رحمتِ عالم، ابرِ سخا

رحمت کی بدریا سے آکا   اک بوند ادھر بھی گرا جانا

○❖○

ہمارے نبی ﷺ

ظفر جنکپوری

مقتدر، مفتخر ہیں ہمارے نبی ﷺ ❖ محتشم، کس قدر ہیں ہمارے نبی ﷺ
ان کے قدموں پہ کسریٰ و قیصر جھکے ❖ محترم تاجور ہیں، ہمارے نبی ﷺ
ہیں وہ ختم رسل، سرورِ انبیاء ❖ حق کے محبوب تر ہیں، ہمارے نبی ﷺ
جن کے جلووں سے شمس و قمر ہیں خجل ❖ وہ حسیں، خوب تر ہیں، ہمارے نبی ﷺ
ان سے کونین میں کوئی افضل نہیں ❖ یعنی خیر البشر ہیں، ہمارے نبی ﷺ
دعوتِ حق وہ لے کر جہاں میں پھرے ❖ حق کے پیغامبر ہیں، ہمارے نبی ﷺ

راہ حق میں ظفریاب اور کامراں
اے ظفرؔ، کس قدر ہیں، ہمارے نبی ﷺ

محمد ﷺ کا عالی مقام اللہ اللہ

ظفر جنکپوری

محمدؐ کا عالی مقام اللہ اللہ ❖ ہے عرشِ بریں پر قیام، اللہ اللہ
ہر اک سمت، کون و مکاں جگمگائے ❖ جب آیا وہ ماہِ تمام، اللہ اللہ
فضاؤں پہ، رحمت کی چھائیں گھٹائیں ❖ چلا اس کا جس دم نظام، اللہ اللہ
مٹا ظلم و شر، خیر آئی جہاں میں ❖ جب آیا وہ خیر الانام، اللہ اللہ
مجھے عمر بھر یاد آتے رہیں گے ❖ مدینے کے وہ صبح و شام، اللہ اللہ
بسا ہے ابھی تک بھی قلب و نظر میں ❖ حرم کا حسیں وہ نظام، اللہ اللہ
پلائیں گے محشر میں ساقیٔ کوثر ❖ خود امت کو، کوثر کے جام، اللہ اللہ
ہوئے زخمی، اغیار کے پتھروں سے ❖ وہ طائف میں خیر الانام، اللہ اللہ
رہے مثلِ ماہیٔ بے آب آقا ❖ پئے دینِ حق وہ مدام، اللہ اللہ

کیا بزمِ کونین میں حق نے اونچا
ظفرؔ ذکرِ خیر الانام، اللہ اللہ

خلد کا منظر نثار ہے

مولانا ڈاکٹر عبدالرحمٰن ساجدؔ الاعظمی اُستاذ مدرسہ عربیہ اَمدادیہ مرادآباد

اس آستاں پہ خلد کا منظر نثار ہے ❖ ذرّوں پہ جس کے چرخ کا اختر نثار ہے
نور خدا پہ ماہ منوّر نثار ہے ❖ روئے نبی ﷺ پہ آنکھ ٹھہرتی بھی کس طرح
پروانہ جیسے شمع کے اُوپر نثار ہے ❖ اس طرح تھے صحابہؓ پیمبر ﷺ کے گرد و پیش
طائف کے دشمنوں کا بھی پتھر نثار ہے ❖ بوجہل و بولہب کی جفاؤں کا ذکر کیا
جب ذات مصطفیٰ پہ ہی کوثر نثار ہے ❖ محشر میں کیوں غلاموں کو ہو تشنگی کا غم

ساجدؔ ہزار بار بشو دہن از گلاب
تب لے نبی ﷺ کا نام جو اس پر نثار ہے

○

خاتم الانبیاء آپ ﷺ کہلائے ہیں

لئیقؔ اعظمی (ایم، اے اردو) بندرا بازار اعظم گڑھ

آپ ﷺ جیسی وہ عظمت کہاں پائے ہیں ❖ آپ ﷺ سے پہلے جو بھی نبیؑ آئے ہیں
آپ ﷺ دنیا میں تشریف جب لائے ہیں ❖ چاند تارے زمیں پر اتر آئے ہیں
ہر طرف نیکیوں کے حسیں سائے ہیں ❖ فرش سے عرش تک نور ہی نور ہے
آپ ﷺ نے دشت میں رنگ برسائے ہیں ❖ ہر برائی مٹی پھول دل کے کھلے
آپ ﷺ نے وہ کنارے پہ پہنچائے ہیں ❖ جو سفینے تھے طوفاں میں اٹکے ہوئے
خاتم الانبیاء آپ ﷺ کہلائے ہیں ❖ آپ ﷺ جیسی کسی کو نہ عظمت ملی
بن کے رحمت ہمارے نبی ﷺ آئے ہیں ❖ سارے غم مٹ گئے دل کو خوشیاں ملیں
آپ ﷺ نے معجزے ایسے دکھلائے ہیں ❖ شرک حیران ہے کفر ویران ہے

نعت احمد ﷺ سنائیں گے کہتے ہیں سب
جب لئیقؔ اعظمی بزم میں آئے ہیں

○

خرد سے ماوراء تم ﷺ ہو

حضرت مولانا فضل حق عارفؔ خیر آبادی، استاذ مدرسہ منبع العلوم خیر آباد، مئو

منور کردے جو دنیائے دل ہاں! وہ ضیا تم ہو ❖ بصیرت بخشِ مؤمن، شمعِ حق نورِ ہدیٰ تم ہو
زہے قسمت کہ اب خلوت بھی ہے آسودۂ جلوت ❖ تصور میں حبیب کبریا جلوہ نما تم ہو
نہیں کچھ امتیاز ما، شما فیضانِ رحمت میں ❖ ضیا بخشی ہے جس کی عام وہ شمس الضحیٰ تم ہو
خدائے پاک کے فرمانِ عالی" قم فانذر" کے ❖ نذیرِ خوش ادا تم ہو بشیر جانفزا تم ہو
رسولِ حق بفرمانِ خدا ہو عبد کامل ہو ❖ بجز اس کے نہ جانیں ہم خرد سے ماورا تم ہو

ملی ہے بے بہا دولت جسے اشک ندامت کی
تعالی اللہ عارفؔ وہ فقیرِ بے نوا تم ہو

○

اَوصافِ پیمبر ﷺ

مولانا عطاء الرحمٰن عطاؔ مفتاحی جامعہ حبیبیہ پورینی بھاگلپور

دل کو یہ شوق کہ اوصافِ پیمبر لکھئے ❖ ذہن حیران، کہ لکھئے بھی تو کیونکر لکھئے
فکر محدود ہے، الفاظ کی دنیا بے بس ❖ پھر بھلا کیسے محاسن کا سمندر لکھئے
میرے آقا ﷺ کو تو قرآن مجسم کہئے ❖ رب کے بعد آپ ﷺ کو مخلوق سے برتر لکھئے
جتنی آیات ہیں صورت کش فردوس بریں ❖ ان کو تفسیر جمال رخ انور لکھئے
گفتگو ایسی کہ اک شہد کا چشمہ اُبلے ❖ پیارے الفاظ کو گلہائے جواہر لکھئے
قامتِ پاک رہ راست کی بے مثل دلیل ❖ حسنِ کونین نہیں جسکے برابر لکھئے
جسم اطہر کے پسینے کی مقدس خوشبو ❖ بوئے گلزار ارم سے بھی ہے خوشتر لکھئے
پاک سیمائے جبیں نور ہدایت کی کرن ❖ رحمتوں کی ہے ردا زُلف مطہر لکھئے
جس نہاں خانۂ دل میں نہیں الفت ان کی ❖ لاکھ زردار ہو لیکن اسے بے زر لکھئے
ان کے قدموں سے جو وابستہ رہے ہیں ان کو ❖ آدمیت کی قباؤں کے رفوگر لکھئے

سینکڑوں بار عطاؔ ان پہ مری جاں قرباں
جن کی تعریف میں الفاظ کو ششدر لکھئے

◆❖◆ ◆❖◆

عرب کے چاند سا حسیں

عطاؔ مفتاحی خادم جامعہ حبیبیہ پورینی

یہ آسمان یہ زمیں، یہ مہر و ماہ دلنشیں ❖ نسیمِ صبح عنبریں، بہارِ حسن آفریں
گلاب ہو کہ یاسمیں، کسی نے دیکھا ہے کہیں ❖ عرب کے چاند سا حسیں، نہیں نہیں نہیں نہیں
یہ کاروانِ انبیاء، یہ پاک نوری قافلہ ❖ یہ انس و جن کے مقتدا، مقربانِ کبریا
یہ لوگ ہیں عظیم تر، ہوں مثل مصطفیٰ مگر ❖ حبیب ربِّ عالمیں، نہیں نہیں نہیں نہیں
ستارے ان کی راہ میں، زمانہ ان کی چاہ میں ❖ نبیؐ کی خانقاہ میں، ہے دو جہاں پناہ میں
مقام آپ کا وہ ہے، جہاں کبھی پہونچ سکے ❖ خیال و وہم اور یقیں، نہیں نہیں نہیں نہیں
وہ جارہے ہیں عرش پر، بلندیوں کا ہے سفر ❖ کہ سدرہ بھی ہے رہ گذر، ہیں آپ ﷺ سب کے منتظر
ازل سے آج تک بھلا، کوئی بھی اس طرح ہوا ❖ خدا کے ساتھ ہمنشیں، نہیں نہیں نہیں نہیں
یہ بولے جبرئیلؑ اگر، بڑھا جو آگے بال بھر ❖ ہے جلوہ اتنا پر اثر، جلیں گے میرے بال و پر
مقامِ قرب کو چلے، اکیلے ہی نبی ﷺ مرے ❖ یہ کہتے رہ گئے امیں، نہیں نہیں نہیں نہیں
مرے حضور ﷺ سر بسر، نشانِ عظمتِ بشر ❖ وہ بیکسوں کے چارہ گر، وہ خلق میں بزرگ تر
غضب میں ہوگا جب خدا، تو اک حضور ﷺ کے سوا ❖ کوئی شفیع مذنبیں، نہیں نہیں نہیں نہیں
شریر اک عدوئے جاں، ہوا نبی ﷺ کا میہماں ❖ تو کھا کے سب کی روٹیاں، نجس بنا گیا مکاں
حضور ﷺ نے وہ گندگی، خود اپنے ہاتھوں صاف کی ❖ جبیں پہ اک شکن کہیں، نہیں نہیں نہیں نہیں
مرے نبی ﷺ کا ہر قدم، دلیلِ جادۂ ارم ❖ نَفَس نَفَس کرم کرم، خدائے پاک کی قسم
وہ موج نورِ گفتگو، کرے جو چاکِ دل رفو ❖ بھلا جواب ہے کہیں، نہیں نہیں نہیں نہیں
وہ رحمتِ تمام ہیں، صلائے لطفِ عام ہیں ❖ بلند جو مقام ہیں، وہ سب انھیں کے نام ہیں
ادا ادا میں روشنی، کسی کو شان یہ ملی ❖ ملائکِ مقربیں؟ نہیں نہیں نہیں نہیں
متاعِ زندگی عطاؔ، نبی ﷺ کی نعت اور ثنا ❖ بروزِ حشر آسرا فقط اسی پہ ہے مرا

اسی کے صدقے میں خدا، نواز دے عجب ہے کیا
عمل تو پاس کچھ نہیں، نہیں نہیں نہیں نہیں

❍❖❍

وہ حبیب ﷺ ربِ انام ہے

مولانا محمد زبیر اعظمی، قاسمی، ایولہ ضلع ناسک مہاراشٹر

وہ حبیبِ ربِّ انام ہے، وہ جہاں کی فصل بہار ہے ❖ جسے لوگ کہتے ہیں مصطفیٰ ﷺ، وہی سب کے دل کا قرار ہے
وہی زیب کون ومکاں بھی ہے، وہی کائنات کی جاں بھی ہے ❖ ہے اسی کے نام کا معجزہ کہ کلی کلی پہ نکھار ہے
وہی شاہ اہل حرم بھی ہے، وہی تاجدار عجم بھی ہے ❖ وہ کہ عفو جس کا طریق ہے، وہ کہ رحم جس کا شعار ہے
ترا ذکر ارض وفلک میں ہے، تری بات انس وملک میں ہے ❖ جو ترے خیال میں غرق ہے اسے بے پئے بھی خمار ہے
جہاں نور حق کی ہیں بارشیں، جہاں برکتیں جہاں رحمتیں ❖ وہ مدینہ کیسا مقام ہے، وہ دیار کیسا دیار ہے
کوئی گالی دیتا جو سنگدل، تو نہ ہوتے اس سے وہ تنگدل ❖ نہیں مثل ان کا جہان میں، جنھیں دشمنوں سے بھی پیار ہے

کبھی ہو جو روضے پہ حاضری، تو زبیرؔ اتنا کہوں گا میں
مرا دل تمہاری متاع ہے، مری جان تم پہ نثار ہے

○

نعت رسول مقبول ﷺ

حضرت مولانا مفتی مشرف علی تھانوی، مہتمم وشیخ الحدیث دار العلوم الاسلامیہ لاہور

نافذ ہو اب جہاں میں شریعت رسول ﷺ کی ❖ ہو عام کائنات میں سنت رسول ﷺ کی
اللہ کی رضا ہے محبت رسول ﷺ کی ❖ ہے پیروی خدا کی اطاعت رسول ﷺ کی
سجدہ خدا کو زیر ہدایت رسول ﷺ کی ❖ بندے ہیں ہم خدا کے اور امت رسول ﷺ کی
تشبیہ سے بلند ہے تمثیل سے وراء ❖ ہے بالیقیں جہان میں عظمت رسول ﷺ کی
انساں کو جس نے رشک ملائک بنا دیا ❖ لاریب کیمیا ہے وہ صحبت رسول ﷺ کی
دعویٰ خدا کے عشق کا مقبول ہے جبھی ❖ کرتا ہے جو دل سے اطاعت رسول ﷺ کی

طاعت نہیں تو دعوئ الفت فریب ہے
الفت نہیں ہے یہ ہے بغاوت رسول ﷺ کی

◆❖◆ ◆❖◆

ہیں سراپا رسول خدا معجزہ

مولانا محمد حمید الدین عاقلؔ حسامی بانی دار العلوم حیدر آباد

ہیں سراپا رسول خدا معجزہ ❖ ہر ادا معجزہ، ہر صدا معجزہ
نورِ خیر الوریٰ بن گیا معجزہ ❖ مسکرائے تو دانتوں سے کرنیں پھٹیں
چہرہ انور بھی تھا اک کھلا معجزہ ❖ جس نے دیکھا عقیدت سے مؤمن بنا
اِک نگاہِ کرم کا یہ تھا معجزہ ❖ ابن خطاب فاروق اعظمؓ بنے
میرے پیارے خدا را دکھا معجزہ ❖ دین کو کفر پر پھر سے غلبہ ملے
ہے کلامِ خدا آپ ﷺ کا معجزہ ❖ اللہ اللہ شرف یہ ملا آپ ﷺ کو
معجزہ معجزہ سیرتِ مصطفیٰ ﷺ ❖ صورتِ مصطفیٰ ﷺ معجزہ معجزہ

نعتِ پاکِ نبی ﷺ اور عاقلؔ لکھے
یہ بھی ہے میرے سرکار کا معجزہ

نعت صاحبِ کوثر ﷺ

سید طفیل احمد مدنی

کوئی اور ان سے بہتر نہ ہوا، نہ ہے، نہ ہوگا ❖ مرے مصطفیٰ کا ہمسر نہ ہوا، نہ ہے، نہ ہوگا
کسی اور کو میسر نہ ہوا، نہ ہے، نہ ہوگا ❖ وہ مقام حمد ورحمت جو ہوا نصیب ان کو
کوئی دوسرا پیمبر نہ ہوا، نہ ہے، نہ ہوگا ❖ وہ ہیں خاتم رسولاں، ہے یہ حق کہ بعد ان کے
کوئی عظمتوں کا پیکر نہ ہوا، نہ ہے، نہ ہوگا ❖ ہے مرا یقینِ کامل کہ حضور کے علاوہ
کوئی ایسا حق کا مظہر نہ ہوا، نہ ہے، نہ ہوگا ❖ وہ امانت ودیانت وہ صداقت وعدالت
مگر ان کا سا گلِ تر نہ ہوا، نہ ہے، نہ ہوگا ❖ گو ہزار لالہ وگل سرِ دہر کھِل چکے ہیں
کوئی ایسا جسمِ اطہر نہ ہوا، نہ ہے، نہ ہوگا ❖ ہو پسینہ جس کا خوشبو میں گلاب سے بھی بڑھ کر
کہ عطا کسی کو کوثر نہ ہوا، نہ ہے، نہ ہوگا ❖ صف انبیاء میں ان کی یہ دلیل برتری ہے
کبھی اپنا حال ابتر نہ ہوا، نہ ہے، نہ ہوگا ❖ بہ طفیلِ حبّ احمد کہ وہی ہیں شاہِ خوباں

درِ مصطفیٰ سے ہم کو جو ہوا طفیل حاصل
کہیں اور سے میسر نہ ہوا، نہ ہے، نہ ہوگا

خدا کا لاڈلا کہئے

مولانا ولی اللہ ولؔی قاسمی بستوی جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا، مہاراشٹر

حبیب کبریاء کہئے، امام الانبیاء کہئے ❖ روا ہے کچھ بھی کہئے، ہاں مگر بعد از خدا کہئے
بہارِ جانفزا کہئے، دوائے غم ربا کہئے ❖ انھیں محسن دوعالم کا، خدا کا لاڈلا کہئے
ازل سے انتظاران کا رہا ہے بزم ہستی میں ❖ جہاں کی آرزو کہئے، جہاں کا مدعا کہئے
وہ محبوب مشیت ہیں، وہ معیار شریعت ہیں ❖ ہدایت کا منارہ، پرتوِ نورِ خدا کہئے
وہ سورج چاند تارے، جو شبانہ روز روشن ہیں ❖ انھیں کا عکس کہئے، یا انھیں کا نقشِ پا کہئے
طبیعت مضطرب، آنکھیں رواں ہیں، دل پریشاں ہے ❖ یہ میری داستانِ عشق کا سب ماجرا کہئے

اے میرے ہم نشینو! بس یہی تم سے گزارش ہے
ولؔی کو کچھ نہ کہئے، بس غلامِ مصطفےٰ ﷺ کہئے

○

ولی بھی تیرا غلام ہے

مولانا ولی اللہ ولؔی قاسمی بستوی

وہ کلیم مالکِ عرش ہے، وہی رسول خیر انام ہے ❖ وہی زیب محفل دوجہاں، وہی شاہِ عالی مقام ہے
وہی گمرہوں کا ہے راہبر، وہی آخری ہے پیامبر ❖ وہی نور عرش بریں بھی ہے، وہی ضوءِ ماہِ تمام ہے
وہی روحِ باغ و بہار ہے، دل مضطرب کا قرار ہے ❖ وہی آخرت میں سفارشی سرِ حشر ساقیٔ جام ہے
سرِ لامکاں کا وہ میہماں، وہی رونقِ شبِ کن فکاں ❖ کبھی فرش پر کبھی عرش پر وہ خدا سے محوِ کلام ہے
جہاں رحمتوں کا نزول ہے، جہاں برکتوں کا حصول ہے ❖ سرِ عرش سے جو ہے محترم وہ دیارِ خیر انام ہے
ترا ذکر دونوں جہاں میں ہے تری دھوم کون ومکاں میں ہے ❖ تیرے میکدے کا جو رند ہے وہ بھی اولیا کا امام ہے
رخ والضحیٰ ترا ضوفشاں ترا نقشِ پا دلِ کہکشاں ❖ ہے کتابِ حق تری مدح خواں ترا ذکر ہر سو مدام ہے
ترے عشق کا لئے بارِ غم میں چلا ہوں آقا بچشم نم ❖ تری یاد ہے مرا زادِ رہ سدا اور دلِ لب ترا نام ہے

تری بخششوں سے شہنشہا! ہوئے بہرہ ور سبھی انس وجاں
◆❖◆ ذرا اس طرف بھی ہو اک نظر، کہ ولؔی بھی تیرا غلام ہے! ◆❖◆

آمنہ کا دلارا

مولانا ولی اللہ ولیؔ قاسمی بستوی

آمنہ کا دلارا ہمارا نبیﷺ ❖ سب کی آنکھوں کا تارا ہمارا نبیﷺ
وہ یتیموں، ضعیفوں کا فریاد رس ❖ بے کسوں کا سہارا ہمارا نبیﷺ
نقشِ پا سے درخشاں ہوا راستہ ❖ نورِ حق کا منارا ہمارا نبیﷺ
ان کے در پہ سلاطینِ عالم جھکے ❖ عظمتوں کا شرارا ہمارا نبیﷺ
ان کے دم سے منور دو عالم ہوئے ❖ جلوۂ آشکارا ہمارا نبیﷺ
ایک معبود کے در پہ آجایئے ❖ صدق دل سے پکارا ہمارا نبیﷺ

ہے سراپائے شفقت، یقیناً ولیؔ
رحمتوں کا ہے دھارا ہمارا نبیﷺ

خسروِ یگانہ

مولانا ولی اللہ ولیؔ قاسمی بستوی

تری مدحتوں کا آقا، مرے لب پہ ہے ترانہ ❖ تو شفیعِ روزِ محشر تو ہے سرورِ زمانہ
تری ذات کا ہوں عاشق، ترے نام کا ہوں شیدا ❖ ہوا سب پہ آشکارا، مرے عشق کا فسانہ
ترے در کا ہوں گدائی، ترے نام کا فدائی ❖ میں فقیرِ بے نوا ہوں تو ہے خسروِ یگانہ
اے رسولِ جنّ وانساں، مری آرزو ہو پوری ❖ ترے پاک آستاں پر مرا کاش کہ ہو آنا
مری آرزو ہے آقا، وہیں میرا آشیاں ہو ❖ نظر آئے جس جگہ سے، ترا پاک آستانہ
اے کبوترو! یہ تنکے، لئے جاؤ سوئے طیبہ ❖ شہِ دیں کے آستاں پر، مرا آشیاں بنانا

یہ ولیؔ خلوصِ دل سے تجھے پیش کر رہا ہے
ہو قبول میرے آقا، یہ سلامِ مخلصانہ

حبیب کبریا ﷺ

مفتی منیر احمد آسی بلیاوی فاضل افتاء جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

حبیبِ کبریاء کہئے محمد مصطفیٰ ﷺ کہئے ❖ انھیں زیبا ہے جو کہئے مگر بعد از خدا کہئے
شہِ ہر دوسرا کہئے کہ ختم الانبیاء کہئے ❖ نوید ابن مریمؑ یا براہیمؑ دعا کہئے
وہی مزمّل و مدثّر و یٰسین و طٰہٰ ہیں ❖ انھیں کو حق نگر کہئے انھیں کو حق نما کہئے
فدا سو بار میں ان پہ سراپا جن کا قرآں ہے ❖ مبارک زلف کو واللیل رخ کو والضحیٰ کہئے
یہ کس کا ظرف ہے کہ زخم کھا کر پھول برسائے ❖ کوئی ہے جس نے سن کر گالیاں دی ہو دعا کہئے
چمن زارِ مدینہ دیکھ کر اس کشمکش میں ہوں ❖ اگر خاروں کو گل کہئے تو پھر پھولوں کو کیا کہئے
سکوں مل جاتا ہے جس سے مریضانِ محبت کو ❖ اسے کیوں خاک کہئے اسکو تو خاکِ شفا کہئے

ہجوم غم سے گھبرائے اگر دل آپ ﷺ کا آسی
شرابِ عشق سے کر کے وضو صلِ علیٰ کہئے

○

حسنِ بے مثال

مولانا محمد اطہر قاسمی کملاپوری

حسن ایسا ہے کچھ بے مثال آپ ﷺ کا ❖ ثانی ملنا ہوا ہے محال آپ ﷺ کا
حسنِ یوسفؑ پہ شیدا نہ ہوتی کبھی ❖ دیکھتی گر زلیخا جمال آپ ﷺ کا
جسم و جاں یک بیک سب مہکنے لگے ❖ جس گھڑی آگیا ہے خیال آپ ﷺ کا
ظلم سہہ کر بھی ممکن نہیں چھوڑ دے ❖ دامنِ دل کشا یہ بلال آپ ﷺ کا
کچھ قیامت سے بھی کم نہیں وہ گھڑی ❖ جس گھڑی میں ہوا انتقال آپ ﷺ کا
چل دیئے چھوڑ کر ارضِ بطحا بلال ❖ شاق گزرا جو ہجر و ملال آپ ﷺ کا

نعت لکھنے کے صدقے میں اطہر مجھے
آرہا ہے برابر خیال آپ ﷺ کا

○❖○

نبی ﷺ نبی ﷺ

مولانا ولی اللہ ولی قاسمی بستوی
استاذ جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم، مہاراشٹر

جمالِ حق کی روشنی، رخِ قمر کی چاندنی ❖ وہ بلبلوں کی راگنی، کلام رب کی چاشنی
تھی کفروشر کی جاں کنی، بتوں پہ چھائی مردنی ❖ ہوئی یوں آمدِ نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ

وہ صاحبِ کتاب ہیں، ہدایتوں کا باب ہیں ❖ خدا کا انتخاب ہیں، رسولِؐ لاجواب ہیں
جہاں پہ رکھ دیا قدم، وہ سرزمیں ہے محترم ❖ ہے شمعِ نورِ ایزدی نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ

حبیبِ کبریا ہیں وہؐ، طبیبِ دوسرا ہیں وہؐ ❖ بہارِ جاں فزا ہیں وہؐ، دوائے غم رُبا ہیں وہؐ
لئے کتابِ حق نما، ہوئے جہاں میں رونما ❖ ملی متاعِ سرمدی نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ

جو لامکاں چلے نبیؐ، تو آرزو تھی دید کی ❖ گھٹا تھی سر پہ نور کی، ملی رُسُل کی سروری
قدم قدم پہ رحمتیں، رَوِش رَوِش پہ برکتیں ❖ تھی ہر ادا میں دل کشی نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ

صحابہؓ بے شمار تھے، قطار در قطار تھے ❖ وہؓ دین کی بہار تھے، نبیؐ پہ جاں نثار تھے
وہؓ تھے خدا کے اولیاء، دلوں میں سوز وساز تھا ❖ وہؓ کہہ رہے تھے سب یہی نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ

چلے جو حضرتِ عمرؓ کہ لیں رسول کی خبر ❖ پڑی نعیمؓ کی نظر، کہا چلو بہن کے گھر
سنا ہے جب کلام کو، اس آخری پیام کو ❖ تو کہہ پڑے عمرؓ یہی نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ

وہ جستجو رسولؐ کی، دعائیں تھیں حصول کی ❖ تھی دشمنی فضول کی، نبیؐ کی راہ پھول تھی
بس یک نگاہِ کبریا، نے سارا کام کر دیا ❖ زباں پہ آ گیا یہی نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ

وہ حضرتِ بلالؓ تھے، نبیؐ کے ہم خیال تھے ❖ فنائے ذوالجلال تھے، بڑی ہی خوش خصال تھے
بدن تھا تختۂ ستم، خدا کا اُن پہ تھا کرم ❖ رہے پکارتے یہی نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ

مدینہ دین کا چمن، نبیؐ کا بن گیا وطن ❖ ہے شمعِ نور ضوفگن، فدا ہیں میرے جان وتن
جب آئے سید البشرؐ، تو اہلِ طیبہ جھوم کر ❖ لگے پکارنے سبھی نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ

ولی کی ہے یہی دعا، ملے رضائے کبریا ❖ رسولؐ پر ہو جاں فدا، کرم کی بھیک ہو عطا

ہو جب حرم میں حاضری، ہو بارگہِ رسولؐ کی
تو میرے لب پہ ہو یہی نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ

موسم بہار کا

قاری شکیل الرحمٰن تابشؔ، مدرسہ قوت الدین لاجپت نگر مراد آباد

جب آپؐ آئے آگیا موسمُ بہار کا ❖ احسان اس جہاں پہ ہے یہ کردگار کا
ہیں آپؐ ہی قرارُ دلِ بے قرار کا ❖ آنکھوں کا ہیں سکوں مری، انوار آپؐ کے
امت پہ اک یہی ہے طریقہ نکھار کا ❖ پڑھتے رہیں نبیؐ پہ درود و سلام ہم
نقشہ بدل گیا مرے اجڑے دیار کا ❖ جب سے دلوں میں آئی ہے وحدت کی روشنی
فرمان ہے یہی مرے پروردگار کا ❖ اللہ کی رضا ہے رضائے رسولؐ میں
اب ختم ہو رہا ہے سفر انتظار کا ❖ تکمیل آرزوئے مدینہ قریب ہے

آنسو کسی کی آنکھ کے دیکھے نہ جا سکے
تابشؔ کوئی جواب نہیں ان کے پیار کا

○

عاشقِ شیدا

شیفتہؔ دہلوی

اسی دن سے ہوا ہے چاہنے والا محمدؐ کا ❖ کیا تھا نور جب اللہ نے پیدا محمدؐ کا
میں ہوں روزِ ازل سے عاشق وشیدا محمدؐ کا ❖ نہ ہو ذکر مبارک آپؐ کا وردِ زباں کیوں کر
کہ ہوں بندہ خدا کا اور ہوں شیدا محمدؐ کا ❖ فرشتے قبر میں پوچھیں گے گر مجھ سے تو کہہ دوں گا
زباں پر اس گھڑی جاری رہے کلمہ محمدؐ کا ❖ خدایا جب مری اس قالب خاکی سے جاں نکلے
نظر آجائے گا جس دم تجھے روضہ محمدؐ کا ❖ خیال مہر و مہ دل سے تو فوراً بھول جائے گا
خدا ہی جانتا ہے خوب بس رتبہ محمدؐ کا ❖ بشر کی تاب و طاقت کیا جو لکھے نعت احمدؐ کو
کہ دم بھرتا ہے ہر دم یہ جہاں سارا محمدؐ کا ❖ خدا نے ذاتِ احمدؐ کو وہ اعلیٰ مرتبہ بخشا
کہ پیشانی سے ان کی نور تھا پیدا محمدؐ کا ❖ ملائک نے کیا تھا اس سبب سے سجدہ آدم کو
تو کہہ دوں گا محمدؐ کا، محمدؐ کا، محمدؐ کا ❖ خدا بھی حشر میں پوچھے گا گر عاشق تو کس کا ہے

تمنا ہے کہ فوراً جاں بحقِ تسلیم ہو جاؤں
نظر آئے مجھ کو جو شیفتہؔ روضہ محمدؐ کا

خدا کا کیوں نہ عاشق ہو جو عاشق ہو محمدﷺ کا

امیرؔ مینائی

خدا جانے کب آنا ہو چمن میں اس سرو قد کا ❖ بجا رکھا ہے کیوں غنچوں نے ڈنکا آمد آمد کا

کہو عشاقِ احمدﷺ سے کہ آئیں اس کے سننے کو ❖ قصیدہ اک نیا پڑھتا ہوں میں نعتِ محمدﷺ کا

بلاؤں سے بچے جو نام لے دل سے محمدﷺ کا ❖ اثر میم مشدد میں ہے ذو القرنین کی سد کا

فلک پر ہوں نہ کیونکر دیدۂ شمس و قمر روشن ❖ لگایا کرتے ہیں آنکھوں میں سرمہ خاکِ مرقد کا

فلک طاؤس کی صورت جواب تک رقص کرتا ہے ❖ کبھی دیکھا تھا جلوہ ابرؤ گیسوئے احمدﷺ کا

جدا رکھا مجھے اس روضۂ پرنور سے اب تک ❖ برا ہو طالعِ بد کا برا ہو طالعِ بد کا

جو اپنے دوست کا ہو دوست اس کا دوست ہوتا ہے ❖ خدا کا کیوں نہ عاشق ہو جو عاشق ہو محمدﷺ کا

ظہور آخر ہے اول انبیاء سے نور احمدﷺ کا ❖ بجا ہے گر لقب ہو اول و آخر محمدﷺ کا

الٰہی! آئے وہ جھونکا ہوائے شوق بے حد کا ❖ اڑا لے جائے دکھلانے مجھے روضہ محمدﷺ کا

فروغِ دیں جو شش گانہ ہیں شائع اہل ایماں میں ❖ مسدّس آپﷺ کے فکرِ مضامینِ مجدد کا

قمر کو کس طرح کرتی نہ وہ انگشت دو ٹکڑے ❖ انہیں دو نقطۂ زیریں کا طالب لفظ تھا یَد کا

شبِ معراج کیا اس مقتدا نے مرتبہ پایا ❖ خدا مشتاق، شہرہ قدسیوں میں آمد آمد کا

لگایا غوطہ اس بحرِ حقیقت میں شناور نے ❖ گریباں جزر کا جس میں نہ دامن تھا کہیں مد کا

نہ دولت کی تمنا ہے نہ حشمت کی ہوس مجھ کو ❖ الٰہی! عشق احمدﷺ کا، الٰہی! عشق احمدﷺ کا

زیارت کو چلوں یارب، پڑے یہ غل مدینے میں
غلام آیا محمدﷺ کا، غلام آیا محمدﷺ کا

سکہ رائج جب سے دین مصطفیٰ ﷺ کا ہوگیا

امیرؔ مینائی لکھنوی

سکہ رائج جب سے دین مصطفیٰ ﷺ کا ہوگیا ❖ غلغلہ ساری خدائی میں خدا کا ہوگیا
جب سے دل دیوانہ محبوب خداﷺ کا ہوگیا ❖ مصطفیٰ ﷺ اس کے ہوئے وہ مصطفیٰ ﷺ کا ہوگیا
حشر میں نیچے لوائے حمد کے پائی جگہ ❖ ظل رحمت، سایہ اس زلفِ رسا کا ہوگیا
اول بعثت میں ختم الانبیاء پایا لقب ❖ رتبہ حاصل ابتدا میں انتہا کا ہوگیا
طوق، دین مصطفےٰﷺ کا جس کی گردن میں پڑا ❖ قید سے آزاد وہ بندہ خدا کا ہوگیا
رحمت حق کیوں نہ ہو نازل محبّ پر آپ ﷺ کے ❖ آشنا ہے آشنا جو آشنا کا ہوگیا
روح نے جلوہ جو دیکھا آپ کا قندیل عرش ❖ آشیانہ اس گرفتار بلا کا ہوگیا
التجا پر اُمت عاصی کی جب آمیں کہی ❖ بول بالا ان غریبوں کی دعا کا ہوگیا
دونوں رخساروں کی مدحت میں ہوا موزوں جو شعر ❖ ترجمہ شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ کا ہوگیا

نعت میں ہم نے جو لکھا ایک پرچہ بھی امیرؔ
مل گئی دولت وہ نسخہ کیمیا کا ہوگیا

◆❖◆ ◆❖◆

اوجِ کمالِ مصطفیٰ ﷺ

جلالؔ مراد آبادی

لائق نظارا ہے اُوجِ کمالِ مصطفےٰ ﷺ ❖ ضوء فگن ہے عرش پر شمعِ جمالِ مصطفےٰ ﷺ
کون ہے کونین میں جو ہو مثالِ مصطفےٰ ﷺ ❖ آئینہ اک دوسرے کا حال وقالِ مصطفےٰ ﷺ
کیوں تصدق ہو نہ اُن پر نطقِ جبریل امیںؑ ❖ پرتوِ وحیِ الٰہی ہے خیالِ مصطفےٰ ﷺ
تیرہ بختی کا گلہ لب پر نہ آتا بار بار ❖ کاش ہم بھی دیکھتے حسن و جمالِ مصطفےٰ ﷺ
قیصر وکسریٰ کی عظمت جس کے قدموں پر نثار ❖ آج ہے پیشِ نظر جاہ و جلالِ مصطفےٰ ﷺ
اک غلامی کا شرف فردوس کا ضامن بنا ❖ اللہ اللہ عظمتیں تیری بلالِ مصطفےٰ ﷺ

میں خلوصِ عشق پر ہوں مطمئن اپنے جلالؔ
مجھ کو لے جائے گا جنت میں خیالِ مصطفےٰ ﷺ

◆❖◆ ◆❖◆

قلب زار و مضطر

محسنؔ کاکوروی

ہے منزل اِک مہ کنعاں کی قلب زار و مضطر میں ❖ یہ مہمان عزیز اترا کسی اجڑے ہوئے گھر میں
نہ کوئی پوچھتا ہے اور نہ ہے ذکر اس کا دفتر میں ❖ بڑا دیوانہ ہے محسن کہاں آیا ہے محشر میں
زمینِ شعر پر اعلیٰ مضامیں عرش اعظم سے ❖ چلے آتے ہیں شوقِ مصرف نعت پیمبر ﷺ میں
ہوا عالم معنبر صبح میلادِ پیمبر ﷺ میں ❖ بسا ہے نالۂ جاں سوز بلبل تک گلِ تر میں
بھری ہے شوکتِ شاہنشہی اللہ اکبر میں ❖ اذاں کی پنج نوبت بج رہی ہے ہفت کشور میں
نبوت کا تجمل اصطفا کی مسند آرائی ❖ فلک کی ہفت اقلیم اور زمیں کے ہفت کشور میں
شجاعت کا سلح خانہ نہاں بر چین ابرو میں ❖ سخاوت کا خزانہ ہر نگاہِ بندہ پرور میں
میان بدر شمشیر ہلالی اس قدر چمکی ❖ کہ اب تک چاندنی پھیلی ہوئی ہے ہفت کشور میں
عیاں فرما کے نور عَلّمکَ مالَم تکُن تعلم ❖ کلامِ پاک کے تارے اُتارے قلب انور میں
عبادت پھولتی پھلتی رہی ذاتِ مقدس سے ❖ ریاضت باغ باغ آکر ہوئی پاکیزہ پیکر میں
طواف اپنا کرے کعبہ یقیں ہے اس سعادت سے ❖ کہ خطبہ تھا شہِ کونین کا تقدیر منبر میں
ملے ہیں شکریئے میں بت شکن کو خوان صد نعمت ❖ یہ مہمانی ہوئی باغ خلیل ابن آزر میں
جو ان ہاشمی کس شان سے بالائے عرش آیا ❖ کہ آئی ہفت پشتِ آسمانِ پیر چکر میں
فلک کو عرش پر تھا ناز تقدیم قدس بوسی ❖ مگر دیکھا تو کعبہ چھپ چکا تھا پہلے نمبر میں
کلیدِ باب جنت نذر کی سلطان عالم کے ❖ مسہری پھولوں کی مہکا کرے رضواں ترے گھر میں
نہ کیوں حد ادب پر ختم ہو جبریلؑ کی عرضی ❖ کہ شمع قرب نے تاثیر کی پروانے کے پر میں
بقرب قاب قوسین آپ ﷺ پہنچے تو نہ تھا باقی ❖ پر یک تیر کا پلہ کماں کش اور کماں گر میں
گھر اس کا کعبہ اور اللہ اس کے کعبۂ دل میں ❖ خدا ہے اس کے گھر اور وہ خدائے پاک کے گھر میں
پڑھوں اک قطعہ پُر نور جس کا مطلع روشن ❖ لکھیں لوحِ بیاضِ آفتابِ صبح محشر میں
اٹھیں گی انگلیاں محفل کی تیری سمت محشر میں ❖ جو پوچھیں گے ہے کس کا دخل آج اللہ کے گھر میں

ترا اسم گرامی زیر بسم اللہ عنواں میں ❖ ازل کے ہر صحیفے میں ابد کے ہر رجسٹر میں
حسب میں اور نسب میں اور شرافت میں کرامت میں ❖ نہ تیرا مثل مظہر میں نہ تیرا مثل منظر میں
دل بیدار کا مانند ظاہر میں نہ باطن میں ❖ ضمیر پاک کا ثانی نہ مظہر میں نہ مضمر میں
ترے ہی نور سے نکلے زمین و آسماں بیشک ❖ نہاں تھے ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں
دمِ شمشیر موسیٰؑ تیرے اصحاب مکرم میں ❖ کمالِ آل ابراہیمؑ تیری آلِ اطہر میں
ترے اقبال سے شانِ سلیمانیؑ و داؤدیؑ ❖ ہوئی یکجا ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ میں
تری نسبت سے حسن یوسفیؑ و صبر ایوبیؑ ❖ گل اندامان جنت سبط اکبر سبط اصغر میں
رہِ جنت ملی ہے آ کے تیرے آستانے میں ❖ شمیم خلد کوچے کی نسیم روح پرور میں
تو وہ کوکب ہے جس کا لامکاں تک نور پھیلا ہے ❖ نہیں ہے اس شرف کا کوئی تارا آسماں بھر میں
نہیں ہے اور نہ ہوگی اور کے طالع میں قسمت میں ❖ جو تیری منزلت اور قدر ہے سرکارِ داور میں
وہ دن جلد آئے یارب جب ہوں پیش اعمال امت کے ❖ قریب عرش کرسی، ہو ترے دربار برتر میں
گنہگار ان امت کی صفائیِ شہادت کو ❖ تری چشم عنایت مہر ہو ہر ایک محضر میں
کبائر پہلے پوچھے جائیں جب سرکار عالی میں ❖ ندامت سے صغائر منہ چھپالیں اپنا محشر میں
معافی کی ملے جاگیر مجھ کو ایسی حالت میں ❖ کہ دیگر عرضیاں بے حکم کے داخل ہوں دفتر میں
وہ تیری مدح بس ہے جو لکھی خامے نے قدرت کے ❖ نبوت کے صحائف میں خداوندی کے دفتر میں
سخن یارب مرے دل کی تڑپ کے ساتھ حاضر ہو ❖ سند لینے کو سرکارِ قبولِ خاص داور میں
یہ نعت تازہ سن کر عندلیبِ شاخ طوبےٰ تک ❖ کہے کیا خوب طوبیٰ بولتا ہے باغ سرور میں
اسی در کی گدائی سدِّ اسکندر ہو ہمت کی ❖ نہ جاؤں میں کبھی دربار کسریٰ میں نہ قیصر میں
سمایا ہو خیال دلربا ہر لحظہ و ہر دم ❖ کہ میری جان آنکھوں سے چلے اللہ کے گھر میں
نکیر و منکر آئیں قبر میں میری یہی کہتے ❖ کہ سو آرام سے یادِ خدا حُبِ پیمبرﷺ میں

سلام غیر محدود آل و اصحاب معظم پر
دوامِ عیش ہے جب تک بہشت روح پرور میں

کیا ہے لوح نے محفوظ ہر افسانہ محمدﷺ کا

آرزوؔ لکھنوی

ازل سے نقشِ دل ہے ناز جانا نہ محمدﷺ کا ❖ کیا ہے لوح نے محفوظ افسانہ محمدﷺ کا
بنا ہے مہبطِ جبریل کاشانہ محمدﷺ کا ❖ اب افسانہ خدا کا ہے ہر افسانہ محمدﷺ کا
ڈرے کیا آتشِ دوزخ سے دیوانہ محمدﷺ کا ❖ کہ اٹھتے شعلے گل کرتا ہے پروانہ محمدﷺ کا
ظہور حال و مستقبل سے ماضی کو ملادوں گا ❖ مجھے پھر آج دہرانا ہے افسانہ محمدﷺ کا
رسائی کب ہے اس تک ہوشِ انساں، عقلِ قدسی کی ❖ جو اپنی رو میں بہہ جاتا ہے دیوانہ محمدﷺ کا
دوئی اک داغِ تہمت، غیرتِ الزام بے معنی ❖ وہ اپنا ہے جسے اپنائے یارانہ محمدﷺ کا
شفاعت کی دعا میں وہ ہوا دیتے ہیں پر اس کے ❖ جہنم کو بجھا سکتا ہے پروانہ محمدﷺ کا
یہاں سے تابہ جنت روک ہے کوئی نہ پرسش ہے ❖ جہاں چاہے چلا جا بن کے دیوانہ محمدﷺ کا
شعاع اس پار شیشے کے، نظر اس پار شیشے کے ❖ جھلک دیکھی کہ پہنچا اڑ کے پروانہ محمدﷺ کا

درود اول سخن ہو آرزوؔ پھر شعر نعتیہ
زباں دھو ڈال اگر کہنا ہے افسانہ محمدﷺ کا

○

رتبہ دانِ مصطفیٰ

منشی شمس الدین امیر حمزہؔ

آنکھ میں شکل نبیﷺ دل میں مکانِ مصطفیٰﷺ ❖ اس میں شانِ مصطفیٰﷺ اس میں نشانِ مصطفیٰﷺ
خارج از فہم بشر ہے عز و شانِ مصطفیٰﷺ ❖ جز خدا کوئی نہیں ہے رتبہ دانِ مصطفیٰﷺ
سہل ہو جائے مری شوریدہ بختی کا علاج ❖ گر کرم فرمائے سنگ آستانِ مصطفیٰﷺ
عشق محبوب خدا کی رہنمائی دل نے کی ❖ مل گیا اللہ کے گھر سے نشانِ مصطفیٰﷺ
اس قدر محو تصور ہوں کہ جب لیتا ہوں سانس ❖ آتی ہے مجھ کو ہوائے بوستانِ مصطفیٰﷺ
بے خودی نے دیکھا تو اللہ تک پہنچا دیا ❖ ڈھونڈنے نکلے تھے ہم گھر سے نشانِ مصطفیٰﷺ
خاکساری تھی طبیعت میں تو ہمت تھی بلند ❖ اک زمینِ مصطفیٰﷺ اک آسمانِ مصطفیٰﷺ
رخ پہ خورشید قیامت کے پسینہ آئے گا ❖ داغ دل دکھلائیں گے جب عاشقانِ مصطفیٰﷺ

ہم صفیرِ بلبلِ سدرہ نہ کیوں حمزہ بنے
کردیا ہے اس کو حق نے مدح خوانِ مصطفیٰﷺ

◆❖◆ ◆❖◆

طلب گارِ محمد ﷺ

منشی امیر اللہ تسلیم عزیز

کونین کو بھولا ہے طلب گار محمدؐ ❖ آزاد ہے ہر غم سے گرفتار محمدؐ

دل کاش ہو آئینۂ رخسار محمدؐ ❖ لوٹا کروں میں دولتِ دیدارِ محمدؐ

کیا پوچھتے ہو گرمئِ بازارِ محمدؐ ❖ اللہ کو پاتا ہوں خریدارِ محمدؐ

کیا وہ شبِ معراج تھی قدسی بھی فلک پر ❖ صف باندھے کھڑے تھے پئے دیدارِ محمدؐ

پھرتا ہے مرے دیدۂ بیدار میں ہر شب ❖ پتلی کی طرح سایۂ دیوارِ محمدؐ

کیوں کر نہ کروں وردِ زباں نامِ مبارک ❖ ہے قندِ مکرر مجھے تکرارِ محمدؐ

آتش کدے گبروں کے بجھاتی رہی کیا کیا ❖ پانی کی طرح گرمئِ بازارِ محمدؐ

خنجر تھی زباں آپؐ کی، دشمن کے مقابل ❖ سن سن کے عدو کٹتے تھے گفتارِ محمدؐ

پہنچے شبِ اسریٰ میں کہاں آپؐ کہاں سے ❖ کیا اوج پہ تھا طالعِ بیدارِ محمدؐ

حسرت ہے مرے دل کو الٰہی پئے مدفن ❖ تھوڑی سی جگہ دے پسِ دیوارِ محمدؐ

اللہ نے گھر اپنے بلایا شبِ معراج ❖ پاس اپنے بٹھا کر سنی گفتارِ محمدؐ

اصحاب سے بہتر نہ ولی ہے نہ قطب بھی ❖ ہر ایک تھا گنجینۂ اسرارِ محمدؐ

پانی نہ دیا دشمنِ دیں نے تو ہوا کیا ❖ بے آب بھی سرسبز ہے گلزارِ محمدؐ

کیا کام مجھے طوبیٰ و فردوس سے تسلیم
مل جائے اگر سایۂ دیوارِ محمدؐ

نورِ سحر

اصغر گونڈوی

ہر موج ہوا زلف پریشان محمدؐ ❖ ہے نور سحر صورت خندان محمدؐ
کچھ صبح ازل کی نہ خبر شام ابد کی ❖ بے خود ہوں تیرے سایۂ دامان محمدؐ
تو سینۂ صدیق میں اک راز نہاں ہے ❖ صدقے ترے اے صورت جانان محمدؐ
چھوٹ جائے اگر دامن کونین تو کیا غم ❖ لیکن نہ چھٹے ہاتھ سے دامان محمدؐ
دے عرصۂ کونین میں یارب کہیں وسعت ❖ پھر وجد میں ہے روح شہیدان محمدؐ
بجلی ہو مہ و مہر ہو یا شمع حرم ہو ❖ ہے سب کے جگر میں رخ تابان محمدؐ
اے حسن ازل اپنی اداؤں کے مزے لے ❖ ہے سامنے آئینۂ حیران محمدؐ

اصغؔر ترے نغموں میں بھی ہے جوش درود، اَب
اے بلبلِ شوریدۂ بُستانِ محمدؐ

نثارِ مصطفیٰ ﷺ

اصغؔر گونڈوی

دل نثارِ مصطفیٰؐ جاں پائے مالِ مصطفیٰؐ ❖ یہ اویسؓ مصطفیٰؐ ہیں وہ بلالؓ مصطفیٰؐ
دونوں عالم تھے مرے حرفِ دعا میں غرق و محو ❖ میں خدا سے کر رہا تھا جب سوالِ مصطفیٰؐ
سب سمجھتے ہیں اسے شمعِ شبستانِ حرا ❖ نور ہے کونین کا لیکن جمالِ مصطفیٰؐ
عالمِ ناسوت میں اور عالمِ لاہوت میں ❖ کوندتی ہے ہر طرف برقِ جمالِ مصطفیٰؐ
عظمتِ تنزیہ دیکھی، شوکتِ تشبیہ میں ❖ ایک حالِ مصطفیٰؐ ہے ایک قالِ مصطفیٰؐ
دیکھیے کیا حال کرڈالے شبِ یلدائے غم ❖ ہاں نظر آئے ذرا صبحِ جمالِ مصطفیٰؐ

ذرّہ ذرّہ عالمِ ہستی کا روشن ہوگیا
اللہ، اللہ ! شوکت و شان جمالِ مصطفیٰؐ

پاک مکرم ﷺ

حضرت جگؔر مرادآبادی

مصلح ملیؔ و ملکی بھی رشی بھی آئے ❖ ہر زمانے میں پیمبر بھی نبی بھی آئے
واقفِ محرمِ اسرارِ خفی بھی آئے ❖ حق کے جوئندہ بھی یاں حق کے ولی بھی آئے
کوئی آیا نہ مگر رحمتِ عالم بن کر ❖ آئے دنیا میں بہت پاک مکرم بن کر
کس نے پیغام مساوات سنایا سب کو ❖ کس نے جام مئے توحید پلایا سب کو
کس نے اس حسن کا دیوانہ بنایا سب کو ❖ راستہ کس نے حقیقت کا دکھایا سب کو
اور ایسا کوئی گذرا ہو تو لو نام اس کا ❖ تم نے دیکھا ہے بہت دفتر پیغام اس کا
تم نے فاروقؓ سا دیکھا ہو تو للہ دکھاؤ ❖ کوئی صدیقؓ سا گذرا ہو تو للہ دکھاؤ
کوئی حیدرؓ سا جو پایا ہو تو للہ دکھاؤ ❖ کوئی عثمانؓ سا آیا ہو تو للہ دکھاؤ

ثانئ احمدؐ ذیشان تو کیا لاؤ گے
اس کی اُمت کی مثالیں بھی نہیں پاؤ گے

مدحت سلطانِ مدینہ ﷺ

حضرت جگؔر مرادآبادی

بس ایک نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ ❖ اک رند ہے اور مدحتِ سلطان مدینہ ﷺ
اے صل علی صورتِ سلطانِ مدینہ ﷺ ❖ وہ صبح ازل، آئینۂ حسنِ ازل بھی
تو خلد ہے، تو جنت سلطانِ مدینہ ﷺ ❖ اے خاک مدینہ تری گلیوں کے تصدق
شاہوں سے سوا سطوتِ سلطانِ مدینہ ﷺ ❖ ظاہر میں غریب الغرباء پھر بھی یہ عالم
دیکھوں میں درِ دولتِ سلطانِ مدینہ ﷺ ❖ اس طرح کہ ہر سانس ہو مصروفِ عبادت
وہ سامنے ہیں حضرتِ سلطانِ مدینہ ﷺ ❖ اے جان بہ لب آمدہ، ہشیار، خبردار

کچھ کام نہیں اور جگؔر مجھ کو کسی سے
کافی ہے بس اک نسبتِ سلطان مدینہ ﷺ

نسبتِ سلطانِ مدینہ ﷺ

باسطؔ بھوپالی

اے صلِ علیٰ نسبتِ سلطانِ مدینہ ﷺ ❖ شاہوں سے بھی افضل ہیں گدایانِ مدینہ ﷺ
رضوان ہر اک صاحبِ ایمانِ مدینہ ❖ فردوس ہے اک گوشۂ دامانِ مدینہ
اے ذوقِ رسا فکرِ ثنا خوانِ مدینہ ❖ ہر لفظ ہو شائستۂ عنوانِ مدینہ
کیا حسنِ دو عالم کی بہاروں کو وہ دیکھے ❖ جس آنکھ نے دیکھا ہے گلستانِ مدینہ
آغوشِ محبت میں لیا روضۂ اطہر ❖ ہر ذرۂ عالم پہ ہے احسانِ مدینہ
وہ خاک کہ اکسیر جسے کہتی ہے دنیا ❖ ہے خاکِ کفِ پائے گدایانِ مدینہ

اس راہ میں صدقہ ہو اگر جان بھی باسطؔ
مہنگا نہیں سودائے گلستانِ مدینہ

○

نورِ ہدایت ﷺ

اکبرالہ آبادی

یہ جلوۂ حق سبحان اللہ، یہ نورِ ہدایت کیا کہنا ❖ جبریل بھی ہیں شیدا اُن کے، یہ شانِ نبوت کیا کہنا
وہ کفر کی ظلمت دور ہوئی، اور محفلِ دیں پُر نور ہوئی ❖ یہ مہرِ ہدیٰ سبحان اللہ، یہ صبحِ سعادت کیا کہنا
جس دل میں ہو پرتوِ کرسی و عرش، اس دل کی بلندی صلِ علیٰ ❖ جس سینے میں قرآں اترا ہو، اس سینے کی عظمت کیا کہنا
تسبیح سے دنیا گونج اٹھی، تکبیر کا غل تا عرش گیا ❖ تاثیرِ ہدایت صلِّ علیٰ، یہ جوشِ عبادت کیا کہنا

نغمہ ہے ترا دلکش اکبرؔ، مضمون ہے تیرا پاکیزہ
بلبل کے ترانے صلِّ علیٰ، پھولوں کی لطافت کیا کہنا

○❖○

مدحِ سرورِ کونین ﷺ

اکبرالہ آبادی

مدحِ سرورِ کونین ﷺ میں خامہ اٹھاتا ہوں ❖ خیالِ کفر کی ظلمت پہ اک بجلی گراتا ہوں
شبِ اوہام ہے شمعِ یقیں محفل میں لاتا ہوں ❖ چراغِ طور ایمن کوہ معنیٰ پر جلاتا ہوں

الٰہی شوخیِ برقِ تجلی دہ زبانم را
قبولِ خاطرِ موسیٰ نگاہاں کن زبانم را

محمد ﷺ پیشوا و رہنمائے خلق و عالم ہیں ❖ معزز ہیں، مقدس ہیں، معظم ہیں، مکرم ہیں
فروغِ محفل ہستی ہیں، نورِ عرشِ اعظم ہیں ❖ حبیبِ حق ہیں، ممدوحِ ملک ہیں، فخرِ آدم ہیں

انہیں کے رنگ سے رنگِ گلِ ہستی کی زینت ہے
انہیں کی بو سے عطر آگیں بنی آدم کی طینت ہے

انہیں کے دل کو آگاہی ہوئی تھی رازِ فطرت پر ❖ انہیں کی طبع کو وجد آگیا تھا سازِ فطرت پر
وہی چشمِ خدا بیں، محو تھی اندازِ فطرت پر ❖ انہیں کا ناز غالب آگیا تھا نازِ فطرت پر

وقائع ان کے عزم وفکر کے سانچے میں ڈھلتے تھے
ذرائع غیب سے تکمیلِ مقصد کو نکلتے تھے

وہ نظریں ساقیٔ میخانۂ یزداں پرستی تھیں ❖ وہ آنکھیں مظہرِ انوار، رازِ بزمِ ہستی تھیں
انہیں پر بدلیاں خالق کی رحمت کی برستی تھیں ❖ اسی محفل کی بخشیں خلد کے پھولوں میں بستی تھیں

اسی سرکار نے رتبہ بڑھایا طبعِ انساں کا
اسی دربار نے پہنایا خلعت نورِ ایماں کا

○❖○

نامِ احمد ﷺ

اقبال سہیل اعظمی

کتاب فطرت کے سرورق پر جو نامِ احمد رقم نہ ہوتا ❖ تو نقش ہستی ابھر نہ سکتا وجود لوح و قلم نہ ہوتا
یہ محفل کن فکاں نہ ہوتی جو وہ امامِ امم نہ ہوتا ❖ زمیں نہ ہوتی فلک نہ ہوتا عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا
ترے غلاموں میں بھی جو تیرا ہی عکس شانِ کرم نہ ہوتا ❖ تو بارگاہِ ازل سے اس کا خطاب خیر الامم نہ ہوتا
ہر اک سویدائے دل سے پیدا جھلک محمد کے میم کی ہو ❖ دل اس کی خلوت سرا نہ بنتا جو نقش یہ مرتسم نہ ہوتا
نہ روئے حق سے نقاب اٹھتا نہ ظلمتوں کا حجاب اٹھتا ❖ فروغ بخشِ نگاہِ عرفاں اگر چراغ حرم نہ ہوتا
نہ کرتی خود شان کبریائی اگر تقاضائے خود نمائی ❖ تو خاک کا ذرّہ محقّر وجود سے متہم نہ ہوتا
سوائے صدیق کون پاتا حضور انور کی جانشینی ❖ کہ وہ نہ ہوتے تو یوں جہاں میں بلندیں کا علم نہ ہوتا
اریکہ آرائی نبوت کا فخر فاروق رضی اللہ عنہ ہی کو ملتا ❖ جو سلسلہ وحی آسماں کا حضور پر مختتم نہ ہوتا
خلافت راشدہ کا منصب اگر نہ ہوتا نصیب عثماں رضی اللہ عنہ ❖ تو دفتر وحی آسمانی مرتب و منتظم نہ ہوتا

زہے علوِ مقام حیدر رضی اللہ عنہ خوشی میں کہتے تھے خود پیمبر ﷺ
کہ فتح ہوتا نہ حصنِ خیبر جو آج یہ ابن عم نہ ہوتا

○❖○

خدا بھیجتا ہے سلام اللہ اللہ

متین طارق باغ پتی

نبوت کا ماہِ تمام اللہ اللہ ❖ یہ رتبہ یہ اعلیٰ مقام اللہ اللہ
خدا بھیجتا ہے سلام اللہ اللہ ❖ یہ اعزازِ خیر الانام اللہ اللہ
یہ عظمت تو دیکھو کہ معراج کی شب ❖ بنے انبیاء کے امام اللہ اللہ
ہدایت، صداقت، مساوات و الفت ❖ شہ انس و جاں کا پیام اللہ اللہ
سراپا تجلی، ہدایت کا مرکز ❖ مدینہ وہ دار السلام اللہ اللہ

عاصی یہ بندہ گنہ گار طارق
درِ مصطفیٰ کا غلام اللہ اللہ

◆❖◆ ◆❖◆

بندۂ پرور ﷺ

شفیق جونپوری

لکھوں وہ مطلعِ روشن خیالِ روئے سرور ﷺ میں ❖ دبیرِ آسماں لکھ لے بیاضِ صبحِ محشر میں
ہمیں کو شوقِ دربانی نہیں دربار اطہر میں ❖ خدا ہی جانے کتنی عرضیاں آتی ہیں دفتر میں
خوشا تقدیر جو پامال ہوں زیرِ قدم ان کے ❖ مری شہہ رگ کا ڈورا ہو شراک نعلِ اطہر میں
جھکی ہے ان کی زلف پاک یوں رخسارِ تاباں پر ❖ کہ جیسے شب کی شہزادی سجودِ صبحِ محشر میں
ادائے رحمۃ للعالمینی بھی ہے ہیبت بھی ❖ لبوں پر مسکراہٹ ہے خدا کا قہر تیور میں
خدا کی شان قدموں پر کلاہِ قیصر و کسریٰ ❖ دو عالم کی حکومت کالی کملی کے مقدر میں
شہنشاہِ دو عالم ہیں مگر یہ سادگی دیکھو ❖ کہ اکثر نیند آجاتی ہے ایک معمولی سے چھپر میں
انھیں سے تو ہوا ہے افتتاحِ نظمِ انسانی ❖ انھیں کے حکم سے بدلے گئے سرنامے دفتر میں
اٹھے جس وقت خوابِ ناز سے آنکھوں نے کیا دیکھا ❖ کھجوروں کی چٹائی کا نشاں ہے پشتِ اطہر میں
دعائیں دے رہے ہیں فاطمہؓ زہرا کو فاقوں پر ❖ نواسہ بھوک سے بیتاب ہے آغوشِ دختر میں
دیا ہے شاہزادوں کو سبق الفقر فخری کا ❖ نہیں تو کھیلتے زہراؓ کے بیٹے لعل و گوہر میں
ملا جو بیکس و نادار اس کی جھولیاں بھر دیں ❖ نہ اپنے ہیں نہ بیگانے نگاہِ فیضِ گستر میں
تڑپ جائیگی غیرت جذبۂ اُمت نوازی کی ❖ شفاعت کا بھروسہ کام آجائے گا محشر میں
مساوات و اخوت سے کیا آگاہ دنیا کو ❖ مٹا ڈالی بنائے قیصریت ایک ٹھوکر میں
الٰہی پھر اسی آواز سے روحوں کو زندہ کر ❖ کہ نصرت سر کے بل آئے مسلمانوں کے لشکر میں
انھیں کی دھن میں جینا ہو انھیں کی یاد میں مرنا ❖ انھیں کے گیسوئے خمدار کا سودا رہے سر میں
قبا کے بعد بھی حسرت ہو دامن سے لپٹنے کی ❖ بگولوں کی طرح پھرتی ہو اپنی خاک چکر میں
نہ جائے اشتیاقِ دید یا رب بعد مردن بھی ❖ ہماری پتلیاں تڑپیں انھیں کے روزنِ در میں

شفیقؔ رند سا پاپی بھلا بخشش کے قابل تھا
◆❖◆ مگر بے حد کریمی ہے مزاجِ بندہ پرور میں ◆❖◆

عزّ وشانِ مصطفیٰ ﷺ

شورشؔ کاشمیری

کیوں نہ ہو شاداب ہر دم بوستانِ مصطفیٰ ﷺ ❖ باغبان لم یزل ہے قدردانِ مصطفیٰ ﷺ

تھا شبِ معراج خود حق میزبانِ مصطفیٰ ﷺ ❖ راز دار حق نبی، حق رازدانِ مصطفیٰ ﷺ

مہبط وحیٔ خدا قلب مصفائے نبی ❖ ہے کلامِ حق تعالیٰ اور دہانِ مصطفیٰ ﷺ

کائنات ہر دو عالم میں خدا کے فضل سے ❖ فیضِ قرآں سے ہے فیض جاودانِ مصطفیٰ ﷺ

جان ودل یارب ہوں اس ذرہ نوازی پر فدا ❖ بن گیا ہے جام کوثر ارمغانِ مصطفیٰ ﷺ

نورِ حق ہے جلوہ فرما از ثریا تا ثریٰ ❖ اہلِ عالم پر ہیں روشن عزوشانِ مصطفیٰ ﷺ

قلبِ مؤمن عرش ہے گویا خدائے پاک کا ❖ اوج سبحان الذی اسری مکانِ مصطفیٰ ﷺ

فخرِ آدم شانِ ابراہیم و اولادِ ذبیح ❖ عظمت وعزت میں یکتا خاندانِ مصطفیٰ ﷺ

خود خدا اور جملہ موجودات پڑھتے ہیں درود
مورد صلِّ علیٰ ہے خاندانِ مصطفیٰ ﷺ

○

عزت سرکار مدینہ ﷺ

سروؔر قاسمی

جس دل میں ہے کچھ الفتِ سرکار مدینہ ﷺ ❖ کرتا ہے وہی مدحتِ سرکار مدینہ ﷺ

جب حد سے بڑھا ظلم وستم روئے زمیں پر ❖ مبعوث ہوئے حضرتِ سرکار مدینہ ﷺ

معراج میں کی آپ ﷺ نے نبیوں کی امامت ❖ ہے اس سے عیاں عظمتِ سرکار مدینہ ﷺ

خود اسنے بلایا تھا انھیں عرش بریں پر ❖ واللہ یہ ہے رفعتِ سرکار مدینہ ﷺ

ہوگی نہ کوئی حشر میں اب ذلت وخواری ❖ حاصل ہے ہمیں نسبتِ سرکار مدینہ ﷺ

صدیقؓ نے اس وقت کی امت کی قیادت ❖ جس وقت ہوئی رحلتِ سرکار مدینہ ﷺ

شیخینؓ کو آقاء کی محبت کے صلے میں ❖ کیا خوب ملی قربتِ سرکار مدینہ ﷺ

تقدیر ذرا دیکھئے عثمانؓ و علیؓ کی ❖ دونوں کو ملی نسبتِ سرکار مدینہ ﷺ

کیا نعت کہے آپ ﷺ کی یہ سروؔر عاصی
لولاک ہے خود عزت سرکار مدینہ ﷺ

سرکارِ دو عالم ﷺ

زائر حرم حمید صدیقی لکھنوی

کونین میں شہرت ہے سرکار دو عالم ﷺ کی ❖ چھائی ہوئی رحمت ہے سرکار دو عالم ﷺ کی
مؤمن کی نگاہوں میں فردوس سے بھی بڑھ کر ❖ آغوشِ محبت ہے سرکار دو عالم ﷺ کی
اے ارض مدینہ میں آنکھوں میں تجھے رکھوں ❖ جنت ہے تو جنت ہے سرکار دو عالم ﷺ کی
انوار تجلی سے ہیں دونوں جہاں روشن ❖ کیا شمع رسالت ہے سرکار دو عالم ﷺ کی
مردے ہی نہیں، کلمہ پتھر بھی پکار اٹھیں ❖ ٹھوکر میں وہ قدرت ہے سرکار دو عالم ﷺ کی
امی تھے، مگر سینہ گنجینۂ حکمت تھا ❖ مشہور فصاحت ہے سرکار دو عالم ﷺ کی
لازم ہے جسے رہنا، سرتاجِ اُمم بن کر ❖ وہ خاص جماعت ہے سرکار دو عالم ﷺ کی
طیبہ کا ہر اک کوچہ، کیوں کر نہ معطر ہو ❖ پھیلی ہوئی نکہت ہے سرکار دو عالم ﷺ کی
اے زائر خوش قسمت روضہ کی زیارت بھی ❖ در اصل زیارت ہے سرکار دو عالم ﷺ کی
تا حشر رہے یا رب! محفوظ حوادث سے ❖ دل میں جو امانت ہے سرکار دو عالم ﷺ کی

کہتے ہوئے مرقد سے محشر میں حمیدؔ آئے
مجھ کو تو ضرورت ہے سرکار دو عالم ﷺ کی

○

فخرِ اولیں ﷺ

محمد زکی کیفی

وہ آئے ہیں جہاں میں رحمۃ للعالمین ﷺ ہو کر ❖ پناہ بیکساں بن کر، شفیع المذنبیں ﷺ ہو کر
خرد کیا کر سکے گی رفعتوں کا ان ﷺ کی اندازہ ❖ فلک بھی رہ گیا جن کے لئے فرشِ زمیں ہو کر
قدم بوسی کی دولت مل گئی تھی چند ذروں کو ❖ ابھی تک وہ چمکتے ہیں ستاروں کی جبیں ہو کر
ضعیف و بےنوا سمجھا تھا جن کو اہل نخوت نے ❖ جہاں پر چھا گئے وہ سرور دنیا و دیں ہو کر
ہزاروں بار اس پر عشرت کونین صدقے ہو ❖ غم عشق نبی ﷺ رہ جائے جس دل میں مکیں ہو کر

نگاہِ اولیں کیفیؔ کی جب روضہ پہ ہو یا رب
تمنا ہے کہ رہ جائے نگاہِ واپسیں ہو کر

○❖○

شانِ پیمبر ﷺ

عبرتؔ بہرائچی

روزِ محشر مؤمنو! اپنا مقدر دیکھنا ❖ بخشوائیں گے تمھیں محبوب داور دیکھنا
باغِ وحدت، ارض جنت، باب انور دیکھنا ❖ سبز گنبد پر نچھاور ماہِ انور دیکھنا
کب گرا تھا جسم اطہر سے پسینہ آپؐ کے ❖ ہے معطر آج تک ہر اک گلِ تر دیکھنا
لے گئی ان کو اڑا کر اُن کی بے بال و پری ❖ جن کی قسمت میں لکھا تھا باب انور دیکھنا
بن گئے ہیں ہمسفر محبوب داور کے مگر ❖ جل نہ جائیں حضرت جبریلؑ کے پَر دیکھنا
فرش سے تا عرش دورویہ کھڑے ہونگے ملک ❖ منزل معراج میں شانِ پیمبرؐ دیکھنا

دیکھ کر آنکھوں میں سردار دو عالمؐ کی نمی
سرد پڑجائے گا شعلوں کا سمندر دیکھنا

○

اہلِ جہاں کے دیکھئے غم خوار آگئے

قاری محمد اعظم جہانگیر آبادی مدرسہ احیاء العلوم خیر آباد سیتاپور

ہر سمت شور اٹھا کہ سرکار آگئے ❖ دونوں جہاں کے سرور و سردار آگئے
اہلِ جہاں کے دیکھئے غم خوار آگئے ❖ بیواؤں، بے کسوں کے مددگار آگئے
تاریکیوں میں نور کے چشمے ابل پڑے ❖ دنیا میں جب وہ صاحبِ انوار آگئے
دست رسول پاک پہ بیعت کے واسطے ❖ کتنے گنہ گار و سیہ کار آگئے
شرما گئے ہیں سنبل و پیچاں بھی جب حضورؐ ❖ شانوں پہ لیکے گیسوئے خم دار آگئے

وہ سرفراز ہوگئے دونوں جہان میں
اعظمؔ جنھیں بھی آپؐ کے اطوار آگئے

○❖○

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا

خواجہ الطاف حسین حالیؔ

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا ❖ مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا ❖ وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجاء، ضعیفوں کا ماویٰ ❖ یتیموں کا والی، غلاموں کا مولیٰ
خطا کار سے در گذر کرنے والا ❖ بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا ❖ اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا
مسِ خام کو جس نے کندن بنایا ❖ کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا ❖ پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا
رہا ڈر نہ بیڑے کو موج بلا کا ❖ ادھر سے ادھر پھر گیا رخ ہوا کا
پڑی کان میں دھات تھی اک نکمی ❖ نہ کچھ قدر تھی اور نہ قیمت تھی جس کی
طبیعت میں جو اس کے جوہر تھے اصلی ❖ ہوئے سب تھے مٹی میں مل کر وہ مٹی

یہ تھا ثبت علم قضا و قدر میں
کہ بن جائے گی وہ طِلا اک نظر میں

❍❖❍ ❍❖❍

قفل جنت کھول دیتی ہے ثنائے مصطفیٰ ﷺ

ڈاکٹر شرف الدین ساحلؔ ناگپور

روزِ اول سے مرا دل ہے فدائے مصطفیٰ ﷺ ❖ تاج سر میرے لیے ہے نقش پائے مصطفیٰ ﷺ
کیا گل افشانی کریں ہم نعت کے گلزار میں ❖ جب خدائے پاک فرمائے ثنائے مصطفیٰ ﷺ
انقلاب نو بہ نو انگڑائیاں لینے لگا ❖ کوہ فاراں سے جونہی گونجی صدائے مصطفیٰ ﷺ
جہل تھرّانے لگا گل ہوگئی شمعِ نفاق ❖ چھائی اس انداز سے ان پر ضیائے مصطفیٰ ﷺ
تھا عمل تفسیر ان کے قول کی، اس واسطے ❖ بن گئی قانونِ دیں اک اک ادائے مصطفیٰ ﷺ
کون محبوبِ خدا ہے، کون مطلوبِ خدا ❖ خاص ہے یہ رتبۂ اعلیٰ برائے مصطفیٰ ﷺ
سرورِ ہر دوجہاں ہیں آشنائے رازِ حق ❖ مالکِ ہر دوجہاں رازِ آشنائے مصطفیٰ ﷺ
توڑ ناداں غیر سے رشتہ یہیں تحقیق کر ❖ دولتِ کون و مکاں ہے زیرِ پائے مصطفیٰ ﷺ
اہلِ ایماں ہر نفس عرضِ ثنا کرتے رہو ❖ قفل جنت کھول دیتی ہے ثنائے مصطفیٰ ﷺ

اے خدائے ہر دو عالم تجھ سے ہے بس یہ دعا
حشر میں ساحلؔ بھی ہو زیرِ لوائے مصطفیٰ ﷺ

❍❖❍ ❍❖❍

تونے اے خیر البشر انساں کو انساں کر دیا

روشن صدیقی جوالا پوری

زندگی کو تا ابد ممنونِ احساں کر دیا ❖ تونے اے خیر البشر انساں کو انساں کر دیا
تشنہ کاموں کو بنایا ساقئ آبِ حیات ❖ درد مندوں کو مسیح و خضر دوراں کر دیا
بن گئے صحرا نشیں نقاش تہذیب بشر ❖ سار بانوں کو تمدن کا نگہباں کر دیا
وہ قبائل جن میں تھی صدیوں سے باہم دشمنی ❖ تونے ان کو یک دل و یک رنگ و یک جاں کر دیا
راہ زن خضر رہ امن و محبت بن گئے ❖ وحشیوں کو پاسبانِ علم و عرفاں کر دیا
ہو گیا برہم طلسم بندگی و خواجگی ❖ بازوئے مزدور کو ہمدوش سلطاں کر دیا
ابر رحمت بن کے یوں برسا ترا اخلاقِ عظیم ❖ وحشیوں کو پاسبانِ علم و عرفاں کر دیا
آگہی کو مل گیا پیراہنِ حسنِ یقیں ❖ عشق کو شائستۂ تہذیبِ ایماں کر دیا
تیرے صدقے دو جہاں تو ہے فروغِ زندگی ❖ تیرے قرباں تو نے روشن قلبِ انساں کر دیا
جلوہ گر الدین یسرٌ کی حقیقت ہوگئی ❖ سادگی سے تو نے ہر مشکل کو آساں کر دیا
جو بچھاتے تھے تری راہوں میں کانٹے روز و شب ❖ تو نے ان کی زندگی کو گل بداماں کر دیا
تیرے قرباں! تو نے اے ماویٰ و ملجائے حیات ❖ صبح کو فرش رہِ شامِ غریباں کر دیا
مشعلِ جادہ بنایا نالہ ہائے درد کو ❖ آنسوؤں سے غم کی راہوں میں چراغاں کر دیا
لالہ و گل کی قبائیں ان کی وحشت پر نثار ❖ جن کو تیری آرزوں نے چاک داماں کر دیا
تو نے لہرایا فروغِ عفو و رحمت کا علم ❖ نظم عالم کو نظام عدل و احساں کر دیا
صدق کو تو نے بنایا صبحِ صادق کا امیں ❖ عدل سے تاریکئ شب میں چراغاں کر دیا
پاکی و عفت ردائے صنفِ نازک بن گئی ❖ حسنِ تقویٰ کو لباسِ اہلِ ایماں کر دیا
تاجِ کرمنا بنی آدم بشر کو مل گیا ❖ تو نے روشن! کوکبِ تقدیرِ انساں کر دیا

مختصر یہ ہے کہ اے جانِ ضمیرِ کائنات
تیرے فیض عام نے انساں کو انساں کر دیا

خیر الوریٰ ﷺ

مولانا امام علی دانش

محمد مصطفیٰ ﷺ خیر الوریٰ ہیں ❖ حبیبِ حق ہیں ختم الانبیا ہیں
نہیں ڈوبے گا امت کا سفینہ ❖ امام المرسلیں جب ناخدا ہیں
یہی ہے اپنی بخشش کا سہارا ❖ محمد ﷺ شافعِ روزِ جزا ہیں
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ ❖ یہ چاروں یار یارِ مصطفیٰ ﷺ ہیں
صحابہؓ ہیں ہدایت کے ستارے ❖ محمد مصطفیٰ ﷺ بدر الدجیٰ ہیں

نبی ﷺ کے روضۂ اطہر پہ دانشؔ
بہاریں دونوں عالم کی فدا ہیں

○

گل میں خنداں آپ ﷺ ہیں

محترم سعید اقبال سعیدؔ

محفل مہتاب و انجم میں نمایاں آپ ﷺ ہیں ❖ پھول میں نسرین میں نرگس میں خنداں آپ ﷺ ہیں
نور و نکہت آپ ﷺ ہیں، جان گلستاں آپ ﷺ ہیں ❖ موسم گل آپ ﷺ ہیں، فصل بہاراں آپ ﷺ ہیں
سب سے اعلیٰ آپ ﷺ ہیں، سب میں نمایاں آپ ﷺ ہیں ❖ آپ ﷺ سا کوئی نہیں، شہکار یزداں آپ ﷺ ہیں
جان رحمت آپ ﷺ ہیں، رحمت بداماں آپ ﷺ ہیں ❖ میزبان اللہ ہے تو، اس کے مہماں آپ ﷺ ہیں
آپ ﷺ کی خاطر بنایا ہے جہاں اللہ نے ❖ سچ تو یہ ہے باعث تعمیر انساں آپ ﷺ ہیں
داستان آدم و حوا بڑی دل چسپ ہے ❖ داستان آدم و حوا کا عنواں آپ ﷺ ہیں
اس اندھیری رات کے سینے سے پھوٹے گی کرن ❖ اس اندھیری رات کی صبح درخشاں آپ ﷺ ہیں
آپ ﷺ کی یادیں ہیں، بس سرمایۂ حاصل مرا ❖ میری دنیا آپ ﷺ ہیں، دل آپ ﷺ ہیں، جاں آپ ﷺ ہیں
اس جہان رنگ و بو میں جس طرف بھی دیکھئے ❖ عطر افشاں گل بداماں کیف ساماں آپ ﷺ ہیں
دل مرا خاموش ہے اور لب پہ ہے ذکر رسول ﷺ ❖ دل میں گویا آپ ﷺ ہیں لب پر نمایاں آپ ﷺ ہیں

قوم کا غم بھی ہے ان کو اور خوشی بھی ہے سعیدؔ
گل میں خنداں آپ ﷺ ہیں، شبنم میں گریاں آپ ﷺ ہیں

○❖○ ○❖○

مطلعِ انوار ﷺ

احمد ندیم قاسمی

دنیا ہے ایک دشت تو گلزار آپ ﷺ ہیں ❖ اس تیرگی میں مطلعِ انوار آپ ﷺ ہیں
یہ بھی ہے سچ کہ آپ ﷺ کی گفتار ہے جمیل ❖ یہ بھی ہے حق کہ صاحبِ کردار آپ ﷺ ہیں
ہو لاکھ آفتابِ قیامت کی دھوپ تیز ❖ میرے لئے تو سایۂ دیوار آپ ﷺ ہیں
مجھ کو کسی سے حاجتِ چارہ گری نہیں ❖ ہر غم مجھے عزیز کہ غمخوار آپ ﷺ ہیں
مجھ پر بہ جرمِ غربت و دامن دریدگی ❖ سب لوگ سنگ زن ہیں تو گلبار آپ ﷺ ہیں
ہے میرے لفظ لفظ میں گر حسن و دلکشی ❖ اس کا یہ راز ہے مرا معیار آپ ﷺ ہیں

انسان مال و زر کے جنوں میں ہے مبتلا
اس حشر میں ندیم کو درکار آپ ﷺ ہیں

○

نورِ بصیرت

عامر عثمانی دیوبندی

چاند سورج ستارے زمیں آسماں، حشر تک بھول سکتے نہیں یہ سماں
جب اندھیروں کے پُر ہول طوفان سے، ایک تنہا دِیا برسرِ جنگ تھا
پہلے پہلے تو ان سب کو آئی ہنسی، پھر تحیّر ہوا دم بخود رہ گئے
دیکھتے دیکھتے شرق سے غرب تک نور ہی نور تھا رنگ ہی رنگ تھا
اس طرف ایک شیشہ تھا نازک بدن، اپنے ماتھے پہ گردِ یتیمی لئے
اُس طرف ایک لشکر زرہ پوش تھا، ہر زرہ پوش کے ہاتھ میں سنگ تھا
پھر ہوا یوں کہ زرہوں کے ٹکڑے اڑے، سنگ شیشے سے ٹکرا کے شق ہو گئے
آب و گل کو تعجب تھا یہ کیا ہوا؟ برق حیران تھی آسماں دنگ تھا
پھول کھلتے گئے دیپ جلتے گئے سنگ و فولاد آہن پگھلتے گئے
ایک درویش کے سازِ توحید میں کیسی تاثیر تھی کیسا آہنگ تھا

○❖○

رہبر کاروانِ وفا آپ ﷺ ہیں

اقبال فیضی فیض آبادی

آپ ﷺ فخرِ رسل سرور انبیاؐ رہبر کاروانِ وفا آپ ﷺ ہیں
زیرِ دیوارِ کعبہ جو مانگی گئی وہ حسیں وہ مبارک دعا آپ ﷺ ہیں

آپ ﷺ کا سنگ در رشکِ شمس و قمر، مصدرِ رحمتِ کبریا آپ ﷺ ہیں
میرے ایمان کی ابتدا آپ ﷺ ہیں، علم و عرفان کی انتہا آپ ﷺ ہیں

مونس وہمدم و بے کساں آپ ﷺ ہیں، منبع لطف وجود وسخا آپ ﷺ ہیں
آپ ﷺ ہی قاسمِ علم وخیرات ہیں، مصطفیٰ آپ ﷺ ہیں، مجتبےٰ آپ ﷺ ہیں

کہکشاں آپ ﷺ کی راہ کی دھول ہے، چاند تارے ہیں، نقشِ قدم آپ ﷺ کے
قاب قوسین کی شرح کیا ہو بیاں، عرش پر جب کہ جلوہ نما آپ ﷺ ہیں

آپ ﷺ ہی ساقئ جام توحید ہیں، آپ ﷺ پیغمبرِ امن وانسانیت
ماحئ شرک ہیں، دشمن کفر ہیں، قاطع رسم حرص وہوا آپ ﷺ ہیں

آپ ﷺ فرمان رب العلےٰ کے امیں، کون ہے آپ ﷺ سا اس جہاں میں حسیں
اے حرا کے مکیں شاہِ دنیا ودیں، جگ کے بیمار دل کی دوا آپ ﷺ ہیں

آپ ﷺ ہی سے خرد کو ملی روشنی، آپ ﷺ ہی سے جنوں کو ملی آگہی
سارے عالم کے دل کی صدا آپ ﷺ ہیں، نور یزداں ہیں خیر الوریٰ آپ ﷺ ہیں

آپ ﷺ ہی شافعِ یومِ میزان ہیں، آپ ﷺ ہی فاتحِ بابِ عدنان ہیں
جب کوئی بھی کسی کے نہ کام آئے گا، اس گھڑی آخری آسرا آپ ﷺ ہیں

آپ ﷺ ہی آرزو، آپ ﷺ ہی جستجو، گلشنِ دل میں ہے آپ ﷺ سے رنگ وبو
میری کل زندگی ہو فدا آپ ﷺ پر، میری ہر التجا، ہر دعا آپ ﷺ ہیں

ہو درود آپ ﷺ پر، آپ ﷺ کی آل پر، آپ ﷺ کے سارے اصحاب واحباب پر
ہو سلام آپ ﷺ پر آپ ﷺ کے کام پر، اپنے فیضی کے دل کی جلا آپ ﷺ ہیں

◆❖◆ ◆❖◆

شاہِ خوباں آپ ﷺ ہیں

فخر الاسلام نفیسؔی امروہی

جانِ ایمان ویقیں ہیں، روحِ عرفاں آپ ﷺ ہیں ❖ جسم کا قبلہ ہے کعبہ، کعبۂ جاں آپ ﷺ ہیں
باعثِ تسکینِ دل، راحت کا ساماں آپ ﷺ ہیں ❖ جاں حقیقت میں وہی ہے جسکے جاناں آپ ﷺ ہیں
خاک ہیں اُس کی نظر میں یہ حسینانِ جہاں ❖ جس کی نظروں کا نظارہ شاہِ خوباں آپ ﷺ ہیں
اے خوشا! بے تابیٔ دل، باہمہ صبر وشکیب ❖ اے زہے دردِ محبت، جس کا درماں آپ ﷺ ہیں
زندگی بے کیف تھی قلب ونظر بے نور تھے ❖ سازِ دل پر آج لگتا ہے غزل خواں آپ ﷺ ہیں
آپ ﷺ کا قول وعمل سب نور سے معمور ہے ❖ ایک قرآنِ منزّل، ایک قرآں آپ ﷺ ہیں
آپ ﷺ ہی کی ذات کے اِجمال کی تفصیل ہیں ❖ گویا صدیقؓ وعلیؓ، فاروقؓ وعثمانؓ آپ ﷺ ہیں
آپ ﷺ سے ہے جسکو نسبت، مجھ کو بھی ہے وہ عزیز ❖ میری ہر وابستگی کا صِرف عنواں آپ ﷺ ہیں
مجھ پہ مت ڈالو عزیزو! تم حقارت کی نظر ❖ میں تو واللہ کچھ نہیں، پَر میرا ارماں آپ ﷺ ہیں

ظلمتِ غم چھٹ ہی جائے گی نفیسؔی ایک دن
تیرگیٔ دل بھی سن لے ماہِ تاباں آپ ﷺ ہیں

○

وہ خوشبوئیں جو خدا کے رسول ﷺ لائے ہیں

حفیظؔ محمود بلند شہری

گلاب اور نہ چمیلی کے پھول لائے ہیں ❖ وہ خوشبوئیں جو خدا کے رسول ﷺ لائے ہیں
مثال جن کی کبھی تھی نہ ہے، نہ ہوگی کبھی ❖ ہمارے واسطے ایسے اصول لائے ہیں
وجود ان کا نہ ہوتا تو کچھ نہیں ہوتا ❖ وہ کائنات کا شان نزول لائے ہیں
نبی ﷺ نے ان کو بھی اخلاق کے گلاب دیئے ❖ جو ظلم اور جفا کے ببول لائے ہیں
ہے فیض ان کا کہ ارض وسما سے بھی اچھا ❖ نصیب اپنا ظلوم و جہول لائے ہیں
جو دل میں آپ ﷺ کی محبوبیت نہیں رکھتے ❖ وہ زندگی ہی جہاں میں فضول لائے ہیں

حفیظؔ ہونٹوں سے چومو، لگاؤ آنکھوں میں
مسافرانِ مدینہ جو دھول لائے ہیں

ولادتِ باسعادت

ولی اللہ ولیؔ عظیم آبادی

جس گھڑی وہ نازشِ کون و مکاں پیدا ہوا ❖ سارے عالم میں خوشی کا اک سماں پیدا ہوا
ابتدائے دہر سے حق کو رہا مطلوب جو ❖ ہاں وہی محبوبِ خلّاق جہاں پیدا ہوا
سرزمینِ کعبۃ اللہ گود پھیلائے بڑھی ❖ اے خوشا معراج کا وہ میہماں پیدا ہوا
موسمِ گل کیوں نہ آئے جشنِ استقبال کو ❖ ساکنانِ خلد کا وہ میزباں پیدا ہوا
''رحمۃ للعالمین'' اور صاحب ''خلقِ عظیم'' ❖ اُسوۂ احسن، سراپا حق نشاں پیدا ہوا
رہ گئے حیرت زدہ احبار و رہباں دیکھ کر ❖ وہ نبی الانبیاء، خاتم ﷺ کہاں پیدا ہوا

جس کے ہاتھوں میں ''لواء الحمد'' ہو روز جزاء
حمد باری کو ولیؔ وہ مدحِ خواں پیدا ہوا

○

وہ ماہ تمام ﷺ آیا

منشی ناظر حسین گلؔ

اُجالا دن کا وہ مہرِ کامل وہ شب کا ماہِ تمام آیا ❖ مٹا اندھیرا تمام عالم سے نورِ ربِ اَنام آیا
وہ نورِ شش جہت نورِ کامل، ضیا ہے ہر شے کو جس سے حاصل ❖ جہاں میں مثل شہابِ ثاقب رسولِ رب سلام آیا
وہ عفو و حلم و حیا کا پیکر وہ مہر وجود و سخا کا مرکز ❖ خزانے رحمت کے ساتھ لیکر وہ مرسلوں کا امام آیا
ملا جہاں کو شعورِ کامل ہوا دلوں کو سرور حاصل ❖ کہ جب حقیقت کے میکدہ سے لئے بصیرت کا جام آیا
وہ مونسِ کل ربیعِ عالم انیسِ امت شفیعِ محشر ❖ وہ صاحبِ عزو جاہ و عظمت بشرف و صد احترام آیا

کھلا جو گلؔ کے عمل کا دفتر اٹھی نگاہِ شفیعِ محشر
اِدھر رحیمی کو جوش آیا اُدھر سے فضلِ سلام آیا

○

ختم الانبیاء ﷺ

ماہر القادری

رسول مجتبیٰ ﷺ کہیے محمد مصطفیٰ ﷺ کہیے ❖ خدا کے بعد بس وہ ہیں پھر اس کے بعد کیا کہیے
شریعت کا ہے یہ اصرار ختم الانبیاء کہیے ❖ محبت کا تقاضا ہے کہ محبوب خدا کہیے
جبین و رخ محمد ﷺ کے تجلی ہی تجلی ہیں ❖ کسے شمس الضحیٰ کہیے کسے بدار الدجیٰ کہیے
جب ان کا ذکر ہو دنیا سراپا گوش بن جائے ❖ جب ان کا نام آئے مرحبا صلی علی کہیے
غبار راہِ طیبہ سرمۂ چشم بصیرت ہے ❖ یہی وہ خاک ہے جس خاک کو خاک شفا کہیے
صداقت پر بنا رکھی گئی ہے دین فطرت کی ❖ اسی تعبیر کو انسانیت کا ارتقا کہیے
مرے سرکار کے نقشِ قدم شمعِ ہدایت ہیں ❖ یہ وہ منزل ہے جس کو مغفرت کا راستہ کہیے
محمد ﷺ کی نبوت دائرہ ہے جلوۂ حق کا ❖ اسی کو ابتداء کہیے اسی کو انتہا کہیے

مدینہ یاد آتا ہے تو پھر آنسو نہیں رکتے
مری آنکھوں کو ماہر چشمۂ آبِ بقا کہیے

◆❖◆ ◆❖◆

اے نامِ محمد صل علی

ماہر القادری

کچھ کفر نے فتنے پھیلائے کچھ ظلم نے شعلے بھڑکائے ❖ سینوں میں عداوت جاگ اٹھی انسان سے انساں ٹکرائے
پامال کیا برباد کیا کمزوروں کو طاقت والوں نے ❖ جب ظلم و ستم حد سے گزرے تشریف محمد ﷺ لے آئے
رحمت کی گھٹائیں لہرائیں دنیا کی امیدیں بر آئیں ❖ اکرام و عطا کی بارش کی اخلاق کے موتی برسائے
تہذیب کی شمعیں روشن کیں اونٹوں کے چرانے والوں نے ❖ کانٹوں کو گلوں کی قیمت دی ذرّوں کے مقدر چمکائے
اللہ سے رشتہ کو جوڑا باطل کے طلسموں کو توڑا ❖ خود وقت کے دھارے کو موڑا طوفاں میں سفینے تیرائے
تلوار بھی دی قرآں بھی دیا دنیا بھی عطا کی عقبیٰ بھی ❖ مرنے کو شہادت فرمایا جینے کے طریقے سمجھائے
مظلوموں کی فریاد سنی مجبوروں کی غمخواری کی ❖ زخموں پہ خنک مرہم رکھا بے چین دلوں کے کام آئے
عورت کو حیا کی چادر دی عصمت کا غازہ بھی بخشا ❖ شیشوں میں نزاکت پیدا کی کردار کے جوہر چمکائے
توحید کا دھارا رک نہ سکا اسلام کا پرچم جھک نہ سکا ❖ کفار بہت کچھ جھنجھلائے شیطاں نے ہزاروں بل کھائے

اے نام محمد ﷺ صل علی ماہر کے لیے تو سب کچھ ہے
ہونٹوں پہ تبسم بھی آیا آنکھوں میں بھی آنسو بھر آئے

◆❖◆ ◆❖◆

قامت زیبا

ایم، اے، ساغرادروی استاذ مدرسہ اسلامیہ نجم العلوم کوئریا پار، مئو

اس قامتﷺ زیبا میں عجب حسن ڈھلا ہے ❖ شیدا رخِ سرورﷺ پہ حسیں چاند ہوا ہے
مہتاب میں، خورشید میں ہے انکا ہی جلوہ ❖ جو پھول ہے خوشبوئے محمدﷺ میں بسا ہے
ہے ایسی عیاں روئے مبارکﷺ کی تجلی ❖ اُن کا رخِ انورﷺ ہے کہ قرآن کھلا ہے
حکمِ شہِ کونینﷺ پہ سو جاں سے ہیں قرباں ❖ صدیقؓ نے گھر اپنا، رہِ حق میں دیا ہے
کچھ اور بڑھی دین کی اسلام کی عظمت ❖ جب قلب عمرؓ جذبۂ ایماں میں ڈھلا ہے
تاریخ کے اوراق تو شاہد ہیں ابھی تک ❖ عثماںؓ کی شہادت نے بڑا کام کیا ہے
اس مردِؓ وفادار سا ہے کون جہاں میں ❖ وہؓ فاتحِ خیبر ہے علیؓ شیرِ خدا ہے
کس درجہ ہوا رتبۂ و منصب کا وہ حامل ❖ منت کشِ احسانِ نبیﷺ غارِ حرا ہے

کس منہ سے بیاں عظمتِ سرکارﷺ ہو ساغر
◆❖◆ نعتِ نبیﷺ لکھنے کو قلم میرا، جھکا ہے ◆❖◆

رحمتوں کی جان

ایم، اے ساغرادروی مئو

آبروئے دین ہیں، اسلام کی پہچان ہیں ❖ آپﷺ محبوبِ دوعالمﷺ رحمتوں کی جان ہیں
آپﷺ عالی جاہ بے شک آپﷺ عالی مرتبت ❖ آپﷺ ہیں رحمت سراپاﷺ عظمتِ ایمان ہیں
آپﷺ کی خاطر بنا غارِ حرا تعلیم گاہ ❖ آپﷺ صادق اور امینﷺ ہیں صاحبِ قرآن ہیں
ڈوب کر خورشید نکلے، کنکری کلمہ پڑھے ❖ دیکھ کر یہ معجزے، کفار سب حیران ہیں
آپﷺ کو بخشا گیا فردوس کا اعلیٰ مقام ❖ عرشِ اعظم پر خدا کے آپﷺ ہی مہمان ہیں
آپﷺ کی منت، شفاعت، آپﷺ کی نگہِ کرم ❖ بخششِ امت کی خاطر، یہ بڑے سامان ہیں
آپﷺ کی چوکھٹ سے شاہانِ زمانہ بھیک لیں ❖ آپﷺ کی دہلیز کے روح الامینؑ دربان ہیں

آپﷺ احمدﷺ اور محمدﷺ مجتبیٰﷺ اور مصطفیٰﷺ
آپﷺ ہی ساغر ”جمالِ سورۂ رحمٰن“ ہیں

حسنِ نبی ﷺ کا نور

راز کاشمیری

حسن نبیؐ کا نور یہ، جلوہ نما ہے چار سو ❖ شمس بہ شمس، مہ بہ مہ، ذرہ بہ ذرہ کو بہ کو
صل علی زباں پہ ہے حسنِ نبیؐ ہے روبرو ❖ پیتا ہوں جھوم جھوم کر ساغرِ عشق باوضو
سرِ فنا بقا کا درس، ہم کو دیا رسولؐ نے ❖ دانہ بہ دانہ، گل بہ گل، رنگ بہ رنگ، روبرو
دیکھئے والضحیٰ جمال اور اذا سجیٰ کمال ❖ خال بہ خال خد بہ خد، نکتہ بہ نکتہ مو بہ مو
چشم رسولؐ دیکھ کر پھرتے ہیں مست ہو کے ہم ❖ خانہ بہ خانہ، در بہ در، دشت بہ دشت کو بہ کو
روئے نبیؐ میں شادماں دیکھو جمال حق عیاں ❖ حسن بہ حسن، رخ بہ رخ، جلوہ بہ جلوہ، سو بہ سو
گیسوئے مصطفیٰؐ سے ہے مست ہر ایک گلستاں ❖ غنچہ بہ غنچہ، گل بہ گل، شاخ بہ شاخ، بو بہ بو
بادِ صبا یہ کہتی ہے، نورِ نبیؐ جھلک دکھا ❖ لالہ بہ لالہ، گل بہ گل رنگ بہ رنگ بو بہ بو
درد کے واسطے ہوئی بارش رحمت نبیؐ
اشک بہ اشک، یم بہ یم، سیل بہ سیل، جو بہ جو

○

سلطانِ آرزو

راز کاشمیری

لاکھوں سلام آپؐ پہ، سلطانِ آرزو ❖ لاکھوں درود آپؐ پہ ایمان آرزو
وہ جانِ آرزو ہیں وہ ایمان آرزو ❖ ختم رسل کا اسوہ ہے سامانِ آرزو
جیسے فلک کے سینہ پہ روشن ہے کہکشاں ❖ یوں جگمگا رہا ہے یارو شبستانِ آرزو
دیکھو کرشمہ یارو طلسمِ خیال کا ❖ گلشن بنا ہوا ہے بیابانِ آرزو
میری حضورؐ پاک سے نسبت ہے بس یہی ❖ وہ جانِ صد بہار، میں بستانِ آرزو
ہوگی مجھے ضرور زیارت حضورؐ کی
کہتا ہے مجھ کو یہ مرا وجدان آرزو

○

نظر اہلِ جہاں کی بس زمیں سے آسماں تک ہے

ڈاکٹر رئیس احمد نعمانی (علی گڑھ)

نظر اہلِ جہاں کی بس زمیں سے آسماں تک ہے ❖ رسائی آپ ﷺ کی سمجھے گا کیا کوئی کہاں تک ہے
محبت کے لیے لازم ہے آقا ﷺ کی اطاعت بھی ❖ نتیجہ کیا؟ اگر دعویٰ فقط حسنِ بیاں تک ہے
مری منزل مدینہ اور کعبہ ہے مرا مقصد ❖ اب اس سے مجھ کو کیا مطلب، نظر کس کی کہاں تک ہے
رسول اللہ کی ہر بات آئینہ حقیقت کا ❖ جہاں والوں کا سارا فلسفہ وہم وگماں تک ہے
غلام سید الکونین ﷺ ہیں ہم، اے ستم کارو! ❖ تمہاری داستاں بھی بس ہماری داستاں تک ہے
نظر نقشِ کفِ پا پر رہے سرکار ﷺ کے اور پھر ❖ بلا کھٹکے چلا جائے، جسے جانا جہاں تک ہے
شرف پایا زباں نے اور قلم نے ان ﷺ کی مدحت کا ❖ بلندی دیکھئے میرے مقدر کی کہاں تک ہے

رئیسؔ آقا ﷺ کی الفت ہے مرا سرمایۂ ایماں
اسی کی تزکیہ کاری مرے دل سے زباں تک ہے

○

نبی ﷺ کے ذکر سے رفعت مرے بیان میں ہے

ڈاکٹر رئیس احمد نعمانی (علی گڑھ)

نبی ﷺ کے ذکر سے رفعت مرے بیان میں ہے ❖ کہ ”رفع ذکر“ کی آیت انہیں ﷺ کی شان میں ہے
سکون دل ہے تو بس کعبہ و مدینہ میں ❖ نہ ہند میں ہے نہ بغداد و اصفہان میں ہے
ہو ان ﷺ کی خاک قدم میری آنکھ کا سرمہ ❖ یہ آرزو، دل رنجور و ناتوان میں ہے
حضور ﷺ قصرِ نبوت کی خشتِ آخر ہیں ❖ دلیل اس کی بھی قرآن حق بیان میں ہے
وبال ہے یہ نبی ﷺ کی ڈگر سے ہٹنے کا ❖ یہ سب فساد جو چاروں طرف جہان میں ہے
اب اس سے بڑھ کے کوئی خوش نصیب کیا ہوگا ❖ جو ان ﷺ کی رحمت ورافت کے سائبان میں ہے

رئیسؔ پہنچے گا اک روز ان ﷺ کے روضے تک
ابھی تو قافلۂ شوق امتحان میں ہے

○

دینِ حق کے رہنما بے شک رسولِ پاک ﷺ ہیں

حافظ نور محمد انورؔ (پاکستان)

مصدرِ رشد ہدیٰ بے شک رسولِ پاک ﷺ ہیں ❖ منبع جود و سخا بے شک رسولِ پاک ﷺ ہیں
مخزنِ مہر و وفا بے شک رسولِ پاک ﷺ ہیں ❖ پیکر حلم و حیا بے شک رسولِ پاک ﷺ ہیں
یہ زمین و آسماں جن کے لئے پیدا ہوئے ❖ ہاں وہ محبوبِ خدا بے شک رسولِ پاک ﷺ ہیں
آپ ﷺ کے جلوؤں سے روشن کیوں نہ ہوں دونوں جہاں ❖ مظہرِ نورِ خدا بے شک رسولِ پاک ﷺ ہیں
فرش سے اللہ نے جن کو بلایا عرش پر ❖ وہ شہِ خیر الوریٰ بے شک رسولِ پاک ﷺ ہیں
ہیں قدم جن کے جہاں میں رہبر صدق وصفا ❖ وہ امام دوسرا بے شک رسولِ پاک ﷺ ہیں
آپ ﷺ نے اسلام کا پرچم کیا ہے سربلند ❖ دینِ حق کے رہنما بے شک رسولِ پاک ﷺ ہیں
جنّ و انسان و ملک اور خود خدائے دو جہاں ❖ کرتے ہیں جن کی ثنا بے شک رسولِ پاک ﷺ ہیں
اہلِ حق کے مقتدا بعد از نبی ﷺ صدیق ہیں ❖ اور ان کے مقتدا بے شک رسولِ پاک ﷺ ہیں

انورِؔ عاصی نہ رکھ دل میں غمِ روزِ جزا
شافعِ روزِ جزا بے شک رسولِ پاک ﷺ ہیں

اب نہ آئے گا کوئی نبی حشر تک

سید امینؔ گیلانی

مصطفیٰ آپ ﷺ ہیں مجتبیٰ آپ ﷺ ہیں ❖ یا نبی ﷺ خاتم الانبیاء آپ ﷺ ہیں
آپ ﷺ ہیں ہادیٔ کل خدا کی قسم ❖ خلق ہے کارواں، رہنما آپ ﷺ ہیں
مرکزِ دین و دانش ہے ذات آپ ﷺ کی ❖ منبعِ فقر و صدق و صفا آپ ﷺ ہیں
چشمِ بینا اگر ہے تو پھر دیکھ لو ❖ سب سے مل کر بھی سب سے جدا آپ ﷺ ہیں
پھر خدا کا نہ انکار ہم کرسکے ❖ جب یہ دیکھا دلیلِ خدا آپ ﷺ ہیں
دکھ اٹھائے ہیں کیا کیا خدا کے لیے ❖ اس لئے تو حبیب خدا آپ ﷺ ہیں
اس کا اقرار کافر بھی کرتے رہے ❖ حسنِ اخلاق کی انتہا آپ ﷺ ہیں
اب نہ آئے گا کوئی نبی حشر تک ❖ حشر تک خلق کے پیشوا آپ ﷺ ہیں
بے شک اس بحرِ ہستی کے طوفان میں ❖ ناؤ اسلام ہے نا خدا آپ ﷺ ہیں

اے امیںؔ دیکھ قرآن کو کھول کر
نقطے نقطے میں جلوہ نما آپ ﷺ ہیں

جن پر ہوا ہے دین مکمل، حضور ﷺ ہیں

سید سلمان گیلانی

میرے تمام مسئلوں کا حل حضور ﷺ ہیں ❖ میری نظر کے سامنے ہر پَل حضور ﷺ ہیں
سارے نبی جمیل ہیں اجمل حضور ﷺ ہیں ❖ کامل ہیں سب کے سب مگر اکمل حضور ﷺ ہیں
جن پر ہوا ہے ختم نبوت کا سلسلہ ❖ جن پر ہوا ہے دین مکمل، حضور ﷺ ہیں
وہ کون ہے کہ جن کے کفِ پا کی خاک ہے ❖ مومن کی آنکھ کے لیے کاجل، حضور ﷺ ہیں
قرآں کو سب صحیفوں پہ ایسے ہے برتری ❖ سب انبیاء سے جس طرح افضل حضور ﷺ ہیں
مانگا تھا جو خلیلؑ نے رب سے دعاؤں میں ❖ اسلام کے درخت کا وہ پھل حضور ﷺ ہیں
آدمؑ سے تا مسیحؑ تھا اجمال میں نزول ❖ اترا ہے جن پہ دین مفصل حضور ﷺ ہیں
ہر دم ہے جن کی چشم عنایت وہ ہیں حضور ﷺ ❖ ہم پر ہے جن کا لطف مسلسل حضور ﷺ ہیں
یا ربِّ امتی ہے یہ کس کی زبان پر ❖ امت کے غم میں مضطر و بیکل حضور ﷺ ہیں
مہتاب ہیں حضور ﷺ تو اصحابؓ ہیں نجوم ❖ کرنیں ہیں آل پاک تو مشعل حضور ﷺ ہیں

سلمان اب نہ آئے گا کوئی نیا نبی
جن پر ہوا ہے در یہ مقفل حضور ﷺ ہیں

◆❖◆ ◆❖◆

انبیاءؑ ہیں وجہِ رحمت اور رحمت آپ ﷺ ہیں

لئیق احمد راغبؔ بارہ بنکوی
جامعہ رحمانیہ ٹانڈہ

انبیاءؑ ہیں وجہِ رحمت اور رحمت آپ ﷺ ہیں ❖ آمنہ کا خواب، عیسیٰؑ کی بشارت آپ ﷺ ہیں
سید اولادِ آدمؑ فخرِ خلقت آپ ﷺ ہیں ❖ زیب دیتا ہے جسے تاجِ شفاعت آپ ﷺ ہیں
دو جہاں کی دولتیں پاسنگ بھی جس کا نہیں ❖ گوہرِ نایاب وہ درِّ محبت آپ ﷺ ہیں
دست اقدس میں لِواء الحمد ہوگا جس گھڑی ❖ جان لیں گے سب، شفیعِ خیرِ اُمت آپ ﷺ ہیں
چاند دو ٹکڑے ہوا تائید میں جس ذات کی ❖ وہ امام الانبیا شانِ رسالت آپ ﷺ ہیں
سو گئے بستر پہ جب ہجرت کی شب حضرت علیؓ ❖ اہل باطل نے یہ سمجھا محوِ راحت آپ ﷺ ہیں
قمقمے بے سود ہیں جب ہو گیا سورج طلوع ❖ یعنی آقا ﷺ مظہرِ ختمِ نبوت آپ ﷺ ہیں
ابن مریم بھی جئیں گے بن کے تابع آپ ﷺ کے ❖ ایسے کرّ و فر کے مالک ماہِ شوکت آپ ﷺ ہیں
قبلۂ اول کی عظمت کا ہے کیا پھر پوچھنا ❖ کر چکے نبیوں کی اسمیں جب امامت آپ ﷺ ہیں

برگِ آوارہ ہے راغبؔ، کیجئے نظر کرم
حشر کے دن پیکرِ جود و سخاوت آپ ﷺ ہیں

◆❖◆ ◆❖◆

وہ نبی ﷺ، کردار جس کا دین کا معیار ہے

قاری محمد اسحاق حافظؔ سہارنپوری ایڈیٹر ''نوائے وطن'' ابنالہ شہر (ہریانہ)

ہے مرا ممدوح وہ غنچہ دہن، روشن جبیں ❖ جو شہ کون و مکاں ہے اور ختم المرسلیں ﷺ

وہ نبی ﷺ، کردار جس کا دین کا معیار ہے ❖ وہ نبی ﷺ، سیرت ہے جس کی شرحِ قرآن مبیں

وہ پیمبر ﷺ جو شب معراج پہنچا عرش پر ❖ منزل اسریٰ سے آگے، بابِ قدرت کے قریں

وہ نبی ﷺ، جس کے صحابہؓ کا نہیں کوئی جواب ❖ جس کی آل پاک ہے سرمایۂ دنیا و دیں

دین و دنیا کے سبھی اسرار سے جو آشنا ❖ جو شریعت کا مبلغ اور طریقت کا امیں

صبر و استقلال کا جو آئینہ بن کر رہا ❖ جس نے کی اخلاق کی تلوار سے تبلیغ دیں

وہ نبی ﷺ، جو واقعی ہے شافعِ روزِ جزا ❖ وہ شہِ والا، جو ہے محبوبِ رب العالمیں ﷺ

جس نے دنیا کو دیا توحید باری کا پیام ❖ جس کی تعلیمات ہیں ہر حال میں حق آفریں

جس نے رنگ و نسل کی تفریق کے توڑے ہیں بت ❖ علم و تقوی کی سند لایا جہاں میں جس کا دیں

حاملان فکر و دانش جس کے ہیں حلقہ بگوش ❖ جس کے شاگردوں میں ہیں کل سالکین و عارفیں

حسن کو اس کے بھلا کس چیز سے تشبیہ دوں ❖ چشم عالم نے نہیں دیکھا ہے اس جیسا حسیں

کون کہتا ہے کہ میں اپنے نبی ﷺ سے دور ہوں ❖ ہے مرا پیارا نبی ﷺ تو میرے دل میں ہی مکیں

اپنی خستہ حال ملت پر کرم کی اک نظر ❖ پے بہ پے صدمات سے وہ ہے بہت اندوہ گیں

سرزمین پاک کے اندر نصاریٰ اور یہود؟ ❖ کیا مسلمانان عالم میں ذرا غیرت نہیں!!

چین سے رہتے ہیں کیسے ''پاسبانان حرم'' ❖ ہے نجس لوگوں کے قدموں میں ''حرم کی سرزمیں''

دور حاضر کے مصائب کی نہیں پروا انھیں ❖ ہے خدا کی رحمتوں پر جن کا ایمان و یقیں

ہیں عزائم پختہ، اور ہیں حوصلے ان کے بلند ❖ سر کٹا سکتے ہیں لیکن سر جھکا سکتے نہیں

اس رسول پاک ﷺ کی امت میں اے حافظؔ ہوں میں
جس کی عظمت کا قصیدہ خواں، ہے رب العالمیں

پیامِ محمد ﷺ

قاری محمد اسحاق حافظ سہارنپوری

تجلی سے پرُ ہے کلامِ محمد ﷺ ❖ پیامِ خدا ہے پیامِ محمد ﷺ
جہاں کی زباں پر ہے نامِ محمد ﷺ ❖ ہر اک دل میں ہے احترامِ محمد ﷺ
بلا اذنِ خالق کہا کچھ نہ منھ سے ❖ کلامِ خدا ہے کلامِ محمد ﷺ
محمد ﷺ کا رتبہ ارے اللہ اللہ ❖ خدا کو بھی ہے احترامِ محمد ﷺ
سلاطینِ دنیا کا سلطان ہے وہ ❖ حقیقت میں جو ہے غلامِ محمد ﷺ
رسالت پہ ان کی جو رکھتے ہیں ایماں ❖ عقیدت سے لیتے ہیں نامِ محمد ﷺ
محبت کے رشتے سے دنیا کو باندھا ❖ بہت خوب ہے انصرامِ محمد ﷺ
یہ بابِ حرم سے صدا آ رہی ہے ❖ ثریا سے بالا ہے بامِ محمد ﷺ
ہوئے منکشف ان پہ اسرارِ عرفاں ❖ میسر ہوا جن کو جامِ محمد ﷺ

نہ کیوں چوم لوں ان لبوں کو میں حافظ
ادا جن لبوں سے ہو نامِ محمد ﷺ

○

کون کہتا ہے وہ میرے آقا نہیں؟

قاری محمد اسحاق حافظ سہارنپوری

نام احمد ﷺ پہ قربان جانِ حزیں ❖ ہے یہی میری دنیا، یہی میرا دیں
حسنِ کامل ہیں وہ، دُرِّ یکتا ہیں وہ ﷺ ❖ ان ﷺ کا ثانی کوئی دو جہاں میں نہیں
کوئی میری نگاہوں میں کیوں کر بسے ❖ ان ﷺ سے بڑھ کر نہیں، کوئی بھی تو حسیں
یوں تو کہنے کو ان ﷺ سے بہت دور ہوں ❖ ہیں مگر وہ مرے دل کے اندر مکیں
اپنی آنکھوں میں ڈالوں، جبیں سے مَلوں ❖ خاک پائے محمد ﷺ ملے جو کہیں
اللہ اللہ یہ توقیرِ شاہ امم ﷺ ❖ با ادب ہو کے آتے تھے روح الامیںؑ
ان ﷺ کی خاطر بنے سب زمان و مکاں ❖ ان ﷺ کا صدقہ ہیں یہ آسماں و زمیں
ذات احمد ﷺ پہ ایمان لائے بغیر ❖ نا مکمل ہے ذاتِ خدا پر یقیں

کس کو شک ہے غلامی پہ حافظ مری ؟
کون کہتا ہے وہ میرے آقا ﷺ نہیں ؟

○

مظلوم پہ اللہ کی رحمت ہوئی نازل

جناب بسملؔ شاہجہان پوری

لو مظہرِ عرفان حقیقت ہوئے پیدا ❖ محبوب خدا شاہدِ فطرت ہوئے پیدا

جب خاتم دستورِ مشیت ہوئے پیدا ❖ منسوخ ہوئے سارے رسولوں کے صحیفے

وہ حاملِ آئین صداقت ہوئے پیدا ❖ اب حشر تک آئین میں ترمیم نہ ہوگی

تم گر گئے جب صاحبِ ہیبت ہوئے پیدا ❖ اے قیصر و کسریٰ کے فلک بوس کنگورو

ظالم کے لئے نورِ ہدایت ہوئے پیدا ❖ مظلوم پہ اللہ کی رحمت ہوئی نازل

بسملؔ ہوں اسی شاہ جہانپور کا میں بھی

جس شہر میں مہدیؒ و کفایتؒ ہوئے پیدا

○

جو گونجا نغمہ ہائے نعت سے ہندوستاں سارا

جناب سعد امروہوی

شب اسریٰ فرشتوں نے سجایا آسماں سارا ❖ بیاں کرتی ہے اب تک واقعہ یوں کہکشاں سارا

منور کر رہا ہے ذہن و دل کو یہ سماں سارا ❖ ہے غرق نور محفل میں ہجوم عاشقاں سارا

ہر اک دکھ کا ہر اک غم کا مداوا ہے وہاں سارا ❖ رسائی ان کے در تک مسئلہ ہے بس میاں سارا

جو گونجا نغمۂ ہائے نعت سے ہندوستاں سارا ❖ صدائے واہ وا آنے لگی طیبہ کی جانب سے

درود پاک پڑھ پڑھ کر ہجوم عاصیاں سارا ❖ نبی ﷺ کے رو برو محشر میں ایک حلقہ بنالے گا

ہمیں اے سعدؔ ہے جن کی غلامی کا شرف حاصل

بفضلِ حق ہے ان کی ملکیت باغ جناں سارا

○❖○

صبحِ درخشاں ﷺ

منظر کلیمی

دونوں جہاں پہ جن کے ہیں احساں، حضور ﷺ ہیں ❖ انساں ہے جن کے فیض سے انساں حضور ﷺ ہیں
رحمت ہے جن کے نام پہ نازاں حضور ﷺ ہیں ❖ قرآن بھی ہے جن کا ثنا خواں حضور ﷺ ہیں
ہر درد لا علاج کا درماں حضور ﷺ ہیں ❖ ہوتی ہیں جن سے مشکلیں آساں حضور ﷺ ہیں
میں اور کس کو چاہوں مرا اور کون ہے ❖ میری متاع میرے دل وجاں حضور ﷺ ہیں
یہ کائنات ان کی تجلّی کا ہے ظہور ❖ افسانۂ حیات کا عنواں حضور ﷺ ہیں
یہ بات کہہ رہا ہوں میں کامل یقیں کے ساتھ ❖ مذہب مرا حضور ﷺ ہیں ایماں حضور ﷺ ہیں
جس زندگی کی آرزو کرتے ہیں اہل دل ❖ اس زندگی کی صبح درخشاں حضور ﷺ ہیں

منظؔر ہم اپنے حال میں ہر وقت شاد ہیں
ہم بے نواؤں کے سر وساماں حضور ﷺ ہیں

○

زینتِ محفل ﷺ

ناصؔر زیدی

تکوین کائنات کا حاصل حضور ﷺ ہیں ❖ محفل حضور ﷺ زینتِ محفل حضور ﷺ ہیں
ٹوٹے دلوں کے واسطے امید کی کرن ❖ طوفان غم میں دامن ساحل حضور ﷺ ہیں
خلّاق دو جہان کو خود ان پہ ناز ہے ❖ دونوں جہاں میں رحمت کامل حضور ﷺ ہیں
ہے جس سے کائنات میں اک لہرِ زندگی ❖ فطرت کا وہ دھڑکتا ہوا دل حضور ﷺ ہیں
جس تک پہنچ کے قربت حق سے ہوں ہمکنار ❖ ایمان وآگہی کی وہ منزل حضور ﷺ ہیں

ناصؔر نہ کیوں ہوں واقف اسرار حق حضور ﷺ
تخلیق کائنات کا حاصل حضور ﷺ ہیں

○

نازشِ دوراں ﷺ

طاہرؔ شادانی

فخر رسل ﷺ ہیں، نازش دوراں حضور ﷺ ہیں ❖ اقلیم جسم و روح کے سلطاں حضور ﷺ ہیں
انساں کو ان سے خلعت انسانیت ملی ❖ اوج کمال عظمت انساں حضور ﷺ ہیں
ہر روح مضطرب کا سکوں ان ﷺ کی یاد ہے ❖ ہر قلبِ ناصبور کا ارماں حضور ﷺ ہیں
یہ کائنات حسن ازل کی ہے داستاں ❖ اس داستانِ حسن کا عنواں حضور ﷺ ہیں
ان ﷺ سے ملی ہے چشم بصیرت کو روشنی ❖ اہلِ نظر کی منزل عرفاں حضور ﷺ ہیں
افسردہ کیوں ہو میری امیدوں کا گلستاں ❖ اس گلستاں کی روح بہاراں حضور ﷺ ہیں
ہے ان ﷺ کے سر پر تاج ''سراجاً'' منیر کا ❖ فکر و نظر کا مہر درخشاں حضور ﷺ ہیں
قرآں سے یہ حقیقت کبریٰ ہوئی عیاں ❖ ہم پر خدائے پاک کا احساں حضور ﷺ ہیں

طاہرؔ غم حیات سے ہرگز نہ ہو ملول
تیرے ہر ایک درد کا درماں حضور ﷺ ہیں

رحمۃ للعالمین ﷺ

مولانا محمد سرور میواتی
یکے از متوسلین حضرت رائے پوریؒ

آپ ﷺ شاہ دوسرا ہیں رحمۃ للعالمین ﷺ ❖ شافع روز جزا ہیں رحمۃ للعالمین ﷺ
آپ ﷺ کے صدیقؓ و فاروقؓ و غنیؓ و مرتضیٰؓ ❖ چار یار باصفا ہیں رحمۃ للعالمین ﷺ
درد امت کی دوا ہیں رحمۃ للعالمین ﷺ ❖ بے کسوں کا آسرا ہیں رحمۃ للعالمین ﷺ
کوئی دنیا میں نہ آئے گا نبی، بعد آپ ﷺ کے ❖ آپ ﷺ ختم الانبیاء ہیں رحمۃ للعالمین ﷺ
فہم و دانش سے کہیں بالا ہے منصب آپ ﷺ کا ❖ آپ ﷺ محبوب خدا ہیں رحمۃ للعالمین ﷺ
دست اقدس میں لوائے حمد ہوگا روز حشر ❖ حامد حمد خدا ہیں رحمۃ للعالمین ﷺ
اس جہانِ آب و گل میں پورے عالم کے لیے ❖ مقتداء و پیشوا ہیں رحمۃ للعالمین ﷺ
بے شمار و بے حساب و بے حد و بے انتہا ❖ صاحب جود و سخا ہیں رحمۃ للعالمین ﷺ

گنبد خضراء کے اندر اپنی امت کے لیے
ہر گھڑی محو دعا ہیں رحمۃ للعالمین ﷺ

اے شمع نبوت کیا کہنا

حافظ لدھیانوی

ظلمات کے پردے چاک ہوئے اے شمع نبوت کیا کہنا ❖ قربان ترے اے مہر مبیں اے نور ہدایت کیا کہنا

اس وادیٔ عشق و مستی میں کچھ ہوش و خرد کا کام نہیں ❖ ہر گام ہے رہبر ذوق جنوں اے جذب محبت کیا کہنا

ہے ذکر ترا محفل محفل، ہے موج کرم ساحل ساحل ❖ ہے ساتھ مرے منزل منزل یہ درد کی دولت کیا کہنا

تاباں ہیں تجھی سے شمس و قمر تابندہ ہے تجھ سے روئے سحر ❖ اے زینت بزم کون و مکاں اے نور و لطافت کیا کہنا

وہ پیکر خلق مجسم ہیں وہ راحت ہر دو عالم ہیں

ہر دل میں بسی ہے یاد ان کی ہر دل کی ہیں راحت کیا کہنا

○

نقشِ پائے مصطفیٰ ﷺ

مفتی جمیل احمد نذیری مہتمم جامعہ عربیہ عین الاسلام نوادہ مبارک پور، اعظم گڈھ

راہ منزل ڈھونڈھتا بے چارہ وہ بے گھر ملا ❖ ان کے در کو جس نے چھوڑا ہم کو وہ دَر دَر ملا

اضطرابِ دل کی ملتی ہے وہیں جائے اماں ❖ کوچۂ بطحا سکونِ جاں ملا، دل بَر ملا

نازشِ انسانیت جن کی حیاتِ دل فروز ❖ سرورِ عالم ﷺ سا عالی مرتبہ رہبر ملا

چاند کی یہ چاندنی ہو یا کہ سورج کی چمک ❖ حسن میں ہر اک سے بڑھ کر چہرۂ انور ملا

مشک بیز و کیف آگیں ہے پسینہ آپ ﷺ کا ❖ راستے مہکے ہوئے، مہکا ہوا گھر گھر ملا

حشر کی تنہائیوں میں مونس و غم خوار ہے ❖ عاصیوں کے واسطے وہ شافع محشر ملا

وہ حبیب کبریا وہ پیکرِ خلقِ عظیم ❖ خوب صورت، خوب سیرت، خوش ادا خوش تر ملا

اپنے ہر غم کا مداوا اے جمیلؔ ان کے اصول

نقشِ پائے مصطفیٰ ﷺ ہر ایک سے بہتر ملا

○❖○ ○❖○

شمع عرفاں ﷺ

محمد یوسف بہزاؔد دھام پوری

پیشوائے دین وایماں نورِ ایماں آپ ﷺ ہیں ❖ مشعلِ راہ ہدایت شرح قرآں آپ ﷺ ہیں
جلوۂ نورِ حقیقت مظہرِ شان خدا ❖ سرورِ بزم رسالت شمعِ عرفاں آپ ﷺ ہیں
پیکرِ لطف و عنایت آپ ﷺ ہیں اپنا جواب ❖ نیر خلقِ مجسم، فخرِ انساں آپ ﷺ ہیں
مرکزِ حسن صداقت آپ ﷺ کا دربار ہے ❖ گلشنِ عرفانیت کے مہر تاباں آپ ﷺ ہیں
آپ ﷺ کی کیابات ہے سب سے نرالی شان ہے ❖ آپ ﷺ محبوب خدا ہیں شانِ یزداں آپ ﷺ ہیں
پیشوائے انبیاء اور آپ ﷺ ہیں ختم الرسل ❖ دینِ وحدت آپ ﷺ کا ہے جانِ ایماں آپ ﷺ ہیں

فخر ہے بہزاؔد کو یہ آپ ﷺ کا ہے امتی
شافعِ روز جزا محبوبِ یزداں آپ ﷺ ہیں

○

مجھ کو کیا اچھا لگا؟

غلام ربانی قاصؔر بھاگل پوری

مجھ سے پوچھے آکے کوئی، مجھ کو کیا اچھا لگا ❖ مصطفیٰ ﷺ کا مرتبہ بعد از خدا اچھا لگا
انگلیوں سے آبِ شیریں کا ہوا چشمہ رواں ❖ خشک تھن سے جاری ہونا دودھ کا اچھا لگا
حضرت بوبکرؓ اور فاروقؓ و عثمانؓ و علیؓ ❖ چار یاروں کا مقدس قافلہ اچھا لگا
سنگریزوں نے صدا دی کلمۂ توحید کی ❖ چاند شق ہونے کا نادر واقعہ اچھا لگا
التجا ہرنی کی سن کر دی رہائی آپ ﷺ نے ❖ اونٹ کی فریاد کا بھی ماجرا اچھا لگا
پربتوں کے پتھروں نے دی سلامی آپ ﷺ کو ❖ اور درختوں سے سلام آنا بڑا اچھا لگا
ہوگئی روشن کھجوروں کی بھی ٹہنی اس قدر ❖ گھپ اندھیرے میں بھی چل کر راستہ اچھا لگا

نغمۂ نعت نبی ﷺ قاصؔر خدا کی دین ہے
◆❖◆ نعت گوئی کا ترا یہ سلسلہ اچھا لگا ◆❖◆

رحمۃ للعالمین ﷺ

قاضی جمشید عالم خاورؔ صدیقی

وہ نبیوں میں ہیں سب سے اعلیٰ و برتر ❖ ہمارے ہیں قائد ہمارے ہیں رہبر
نہیں ان سا کوئی نہ ہے کوئی ہمسر ❖ خدا نے جنہیں اپنا مہماں بنایا
صداقت، امانت، دیانت کے پیکر ❖ انہیں سب ہی صادق امیں جانتے ہیں
ہے ان کے ہی دم سے یہ دنیا منور ❖ وہ نورِ ہدایت کو لائے جہاں میں
مٹائے غرور و تکبر کے تیور ❖ جہاں کو پیامِ اخوت دیا ہے
کہ شاہی اسی کی ہے اللہ اکبر ❖ عرب کو عجم کو دیا اک ہی نعرہ
ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ ❖ ستاروں کی مانند جن کے صحابہؓ
کرے دین و دنیا میں ہم کو وہ سرور ❖ ملے جو گدائی مدینے کی ہم کو

ہو اس پر بھی لطف و کرم کی عنایت
درود و سلام عرض کرتا ہے خاورؔ

○

مومن ہے فقط تابع فرمان محمد ﷺ

مصطفیٰ راہیؔ

مؤمن ہے فقط تابع فرمانِ محمدؐ ❖ از روئے وحی از روئے قرآن محمدؐ
اے کاش رہوں صرف ثنا خوانِ محمدؐ ❖ دنیا کے خداؤں کی خوشامد نہیں ہوتی
ہر لحظہ فزوں شوقِ فراوانِ محمدؐ ❖ ہر لمحہ عجب سلسلۂ ذوق حضوری
اک شاعر گمنام ہے مہمانِ محمدؐ ❖ وہ دن بھی خدا لائے کہ مشہور ہو سب میں
محشر میں مجھے سایۂ دامانِ محمدؐ ❖ حسان و بوصیری کو مبارک ہوں ردائیں
ہر بے کس و بے بس پہ ہے احسانِ محمدؐ ❖ ہر ظالم و جابر کے لئے ایک سبق ہے

مایوس نہ ہو کوئی کسی حال میں راہیؔ
مل جائے اگر دولتِ ایمان محمدؐ

○❖○

خدا کا لاڈلا اپنے خدا سے مل گیا جا کر

ڈاکٹر رشید الوحیدی سابق ریڈر جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

رسول اللہ ﷺ جب پھیلا چکے اسلام دنیا میں ❖ ہر اک جانب چمک اٹھا خدا کا نام دنیا میں
تو پھر اللہ نے اپنے نبی کو یاد فرمایا ❖ پیام وصل دے کر آپ ﷺ کا دل شاد فرمایا
ارادہ آخری حج کا کیا سن دس میں حضرت ﷺ نے ❖ وہیں پر آخری خطبہ دیا فخر رسالت نے
کہ میں اب جلد ہی اپنے خدا کے پاس جاتا ہوں ❖ تمہارے واسطے قرآن وسنت چھوڑ جاتا ہوں
عمل کرتے رہے تم سب اگر حکم پیمبر ﷺ پر ❖ تو مجھ سے آملو گے آخرت میں حوض کوثر پر
نہ ہرگز بھولنا آپس میں تم سب بھائی بھائی ہو ❖ کرو وہ کام جس میں دین و دنیا کی بھلائی ہو
تمہاری عورتوں کے حق میں گر کوئی کمی آئی ❖ تمہارے دین ومذہب کی جہاں میں ہوگی رسوائی
کہیں ایسا نہ ہو شیطان کا کچھ زور چل جائے ❖ قدم اسلام سے پھر کفر کی جانب پھسل جائے
غرض جس نور سے ہر سمت دنیا میں اجالا تھا ❖ وہ حق کا لاڈلا اپنے خدا سے ملنے والا تھا
مدینہ واپسی کے بعد حضرت ﷺ کو بخار آیا ❖ بخار ایسا کہ تھوڑے ہی دنوں میں بار بار آیا
حرارت بڑھ گئی جب حد سے زیادہ جسم اطہر پر ❖ تو پانی کے دیئے چھینٹے نبی ﷺ نے روئے انور پر
نماز اَب حضرت صدیق اکبرؓ ہی پڑھاتے تھے ❖ جناب سرور کونین ﷺ مسجد میں نہ آتے تھے
بالآخر ہو گیا رخصت جہاں کی آنکھ کا تارا ❖ وہ قبل ظہر دوشنبہ کے دن اللہ کا پیارا
مدینہ کے در و دیوار پر حسرت برستی تھی ❖ ادھر یادِ نبی ﷺ سے مضطرب مکہ کی بستی تھی
پریشاں پھر رہے تھے لوگ، دل پر چوٹ کاری تھی ❖ گھروں میں شور تھا ہر سمت آہ و گریہ زاری تھی

تریسٹھ سال دنیا میں شعاعِ دین پھیلا کر
خدا کا لاڈلا اپنے خدا سے مل گیا جا کر

○❖○

نعت النبی ﷺ نمبر

وفورِ شوق

وفورِ شوق میں ہر جذبۂ دل میرے کام آیا
کبھی لب پر درود آیا، کبھی لب پر سلام آیا
سفینہ جب گھِرا میرا حوادث کے تھپیڑوں میں
پئے تسکینِ خاطر لب پہ میرے اُن کا نام آیا

مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب ثاقبؔ باندویؒ

حسنِ محمدی ﷺ سے ہیں حیراں نئے نئے

مولانا محمد حسین صاحب تمنا مراد آبادیؒ، تلمیذ خاص حضرت شاہ عبدالغنی مجددیؒ دہلوی

بزم غزل میں آج ہیں ساماں نئے نئے ❖ الطاف ایزدی ہیں نمایاں نئے نئے

اِک قطرۂ عطائے خدائے کریم سے ❖ جاری ہیں آج دجلۂ وسیحاں نئے نئے

کچھ اور ہی ہے عالم بالا کا بندوبست ❖ دریائے آسماں پہ ہیں درباں نئے نئے

انوار قدس کرتے ہیں مشعل فروزیاں ❖ روشن ہوئے ہیں آج شبستاں نئے نئے

راہِ نبی ﷺ میں چرخ پہ ہے روشنی نئی ❖ ہر ہر قدم پہ ہیں مہِ تاباں نئے نئے

کرتے ہیں آج اور ہی کچھ عطر بیزیاں ❖ سنبل نئے نئے گل و ریحاں نئے نئے

پھر ہیں نثار سرخیٔ چشمانِ شاہ دیں ﷺ ❖ حاضر ہوئے ہیں طور وصفاہاں نئے نئے

بہرِ فدائے نعلِ رواں بخشِ مصطفیٰ ﷺ ❖ تیار ہو رہے ہیں بدخشاں نئے نئے

سارے عقول عشرہ و روحانیاں تمام ❖ ہیں شاہ دوسرا ﷺ کے ثنا خواں نئے نئے

تسنیم وسلسبیل کی نہروں سے لائے ہیں ❖ بہر نثار گوہرِ غلطاں نئے نئے

خوشنودیٔ حبیب کی امت کے واسطے ❖ رکھے ہیں خستہ جانی کے درماں نئے نئے

جلوے نئے نئے ہیں نئی جلوہ گاہ ہے ❖ قرباں ہیں آج ان پر دل وجاں نئے نئے

مدح جلال و جاہِ حبیبِ الٰہ میں ❖ لکھے دبیر چرخ نے دیواں نئے نئے

اس نعت کے طفیل تمنا کے واسطے

غزلیں نئی نئی ہیں غزل خواں نئے نئے

کئے حق نے عالم عیاں کیسے کیسے

مولانا محمد حسین صاحب تمنّا مراد آبادی

کئے حق نے عالم عیاں کیسے کیسے ❖ ہوئے بے نشاں سے نشاں کیسے کیسے
فقط کن سے لاشے کو شے کر دکھایا ❖ کئے آشکارا نہاں کیسے کیسے
بشر کو برائے مدیحِ شہ دیں ❖ دئے یہ معانی بیاں کیسے کیسے
بُلائے حجر اور شجر، مصطفیٰ ﷺ نے ❖ سخن ور کئے بے زباں کیسے کیسے
اجازت نہ دی ورنہ سجدے میں رہتے ❖ بہ پیشِ نبی ﷺ انس و جاں کیسے کیسے
کفِ جود محبوبِ حق کی نشانی ❖ جہاں میں ہیں دریا رواں کیسے کیسے
کلام نبیؐ کی حلاوت پہ غش ہیں ❖ سخن سنج و شیریں بیاں کیسے کیسے
محبّوں کی خاطر یہ غزلیں قصیدے
تمنّا کے ہیں ارمغاں کیسے کیسے

○

یہاں آئے فخر زماں کیسے کیسے

مولانا محمد حسین صاحب تمنّا مراد آبادی

مٹے ان سے فاسد گماں کیسے کیسے ❖ دئے بے نشاں کو نشاں کیسے کیسے
کفِ پائے محبوب حق کے مقابل ❖ خجل ہیں رخِ مہو شاں کیسے کیسے
زمیں کے ولی آسماں کے فرشتے ❖ درِ شہ پہ ہیں پاسباں کیسے کیسے
بلند آستانِ حبیب خداؐ سے ❖ ہوئے پست قصرِ شہاں کیسے کیسے
نعیم و عدن خلد و فردوس و ماوا ❖ شہ دیں کے ہیں گُلِستاں کیسے کیسے
جہاں بندھوں گے دَہن انبیاء کے ❖ تو حضرت کریں گے بیاں کیسے کیسے
شجاعت سخاوت میں صبر و عطا میں ❖ خدا کو دئے امتحاں کیسے کیسے
نگوں سر ہوئے سرفرازان عالم ❖ غلامی میں آئے میاں کیسے کیسے
نہ پہونچا کوئی رتبۂ مصطفیٰ ﷺ کو ❖ یہاں آئے فخرِ زماں کیسے کیسے
ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثماںؓ و حیدرؓ ❖ ہدایت کے چھوڑے نشاں کیسے کیسے
تمنّا نے لکھی جو نعت شہ دیں ﷺ
جَلائے دلِ دشمناں کیسے کیسے

◆❖◆ ◆❖◆

اب تک مہک رہی ہے گذر گاہِ مصطفیٰ ﷺ

مولانا محمد حسین صاحب تمنّاؔ

صورت کو دیکھتے ہی سبھی زخم بھر گئے ❖ بزمِ حبیب ﷺ حق میں جو زخمی جگر گئے
حضرت ﷺ نے جب تبسم دنداں نما کیا ❖ دانتوں کے پرتوؤں سے ستارے بکھر گئے
جن کی نظر چڑھے لب و دندان مصطفیٰ ﷺ ❖ یاقوت و گوہر اُن کی نظر سے اتر گئے
مجلس میں جب نبی ﷺ نے تبسم سے بات کی ❖ گلزارِ خلد کے گلِ شیریں بکھر گئے
اس بزم میں کمال برستے ہیں بے شمار ❖ سر تا پا ہنر ہوئے جو بے ہنر گئے
اب تک مہک رہی ہے گذر گاہِ مصطفیٰ ﷺ ❖ صدہا برس گذرنے کو ان کے گذر گئے
بہر تبرک ان کے درِ فیض عام پر ❖ آئے جو خاک کو لئے اکسیر زر گئے
اس در سے بے نوا نہ پھرا کوئی بے نوا ❖ پَردار ہوکے آئے جو بے بال و پر گئے
طامع حریص کیا ہیں یہاں ان کی جود سے ❖ حرص و طمع کے حوصلے بھی سارے بھر گئے
پوری ہوئی کسی سے تمنّاؔ نہ اِک ثنا
◆❖◆ تب سے ہزار نعت کے شاعر گذر گئے ◆❖◆

عشقِ نبوی ﷺ

حضرت مولانا سید سلیمان ندوی

عشق نبوی ﷺ دردِ معاصی کی دوا ہے ❖ ظلمت کدۂ دہر میں وہ شمعِ ہدیٰ ہے
پڑھتا ہے درود آپ ﷺ ہی تجھ پر ترا خالق ❖ تصویر پہ خود اپنی مصور بھی فدا ہے
وہ نورِ نبی ﷺ مقتبس از نورِ خدا ہے ❖ بندہ کو شرف، نسبتِ مولا سے ملا ہے
احمد ﷺ سے پتہ ذاتِ احد کا جو ملا ہے ❖ مصنوع سے صانعِ کا پتہ سب کو چلا ہے
بندہ کی محبت سے ہے آقا ﷺ کی محبت ❖ جو پیروِ احمد ﷺ ہے وہ محبوبِ خدا ہے
آمد سے تری ابرِ کرم رونقِ دنیا قائم ❖ تیرے ہی لئے گلشنِ ہستی بھی بنا ہے
فردوس و جہنم تری تخلیق سے قائم ❖ یہ فرق بد و نیک ترے دم سے ہوا ہے
فرمانِ دو عالم تری توقیع سے نافذ ❖ تیری ہی شفاعت پہ رحیمی کی بنا ہے
لے جائے گا منزل سے بہت دور بشر کو
◆❖◆ جو جادہ سفر کا ترے جادہ کے سوا ہے ◆❖◆

صلّی اللہ علیک نبینا

(پوربی زبان میں)
مولانا مناظر احسن گیلانی

پیارے محمد ﷺ جگ ساجن ❖ تم پر واروں تن من دھن
تم ری صورتیا من موہن ❖ کبھو کرائیتو تو درشن

جیَرا گھبرے دلوا ترسے
کرپا کرکے بدرا برسے
صلی اللہ علیک نبینا

تم ری دُوَرِیا کیسے چھوڑوں ❖ تم سے توڑوں کس سے جوڑوں
تم ری گلی کی دھول بٹوروں ❖ تم رے نگر میں دم بھی توڑوں

جی میں اب ارمان یہی ہے
آٹھوں پہر اب دھیان یہی ہے
صلی اللہ علیک نبینا

◆❖◆ ◆❖◆

رشک جنان

حضرت مولانا اسعد اللہ صاحبؒ ناظم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور، خلیفہ حضرت تھانویؒ

رشکِ جنان و عرشِ معلیٰ کہیں جسے ❖ ہے وہ مکان گنبدِ خضرا کہیں جسے
وہ بات ٹھیک ہے شہِ بطحا سے جو سنو ❖ وہ قول راست ہے شہِ بطحا کہیں جسے
جس نے بصدق پائے منور کو چھولیا ❖ اس کا وہ ہاتھ ہے یدِ بیضا کہیں جسے
منت کشِ بیاں نہیں طیبہ کی رفعتیں ❖ جس کی ثریٰ بھی وہ ہے ثریا کہیں جسے
وہ ذات ہے جنابِ رسالت مآب کی ❖ الفاظ کی حدود سے بالا کہیں جسے
ایماں فروز کیف کی فردوس ہے نہاں ❖ اس عشق میں رسول کا سودا کہیں جسے

رہتی ہے تیرے اسعدِ بے خود کے سامنے
وہ بزمِ خاص عالم بالا کہیں جسے

◆❖◆ ◆❖◆

سامانِ راحت دلِ رنجور ہو گیا

خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ

سامانِ راحت دلِ رنجور ہو گیا ❖ سوئے مدینہ جانے کا مقدور ہو گیا
عالم تمام نور سے معمور ہو گیا ❖ اوجِ فلک کے مہرِ جہاں تاب تھے حضور ﷺ
تا حشر خلق کے لئے دستور ہو گیا ❖ ہر قول و فعل حضرتِ محبوب کبریا ﷺ
رشکِ جنید و شبلی و منصور ہو گیا ❖ کیا فیض تھا کہ پڑ گئی جس پر بھی اک نظر
یا اپنی جان دینا بھی منظور ہو گیا ❖ یا جان لینے آیا تھا قاتل حضور ﷺ کی
میں سر سے لے کے تا بہ قدم نور ہو گیا ❖ مشقِ تصور رخِ محبوب جب بڑھی
پہلا ہی وار آپ ﷺ کا بھر پور ہو گیا ❖ ملتے ہی آنکھ دشمنِ جاں بھی تھا جاں نثار
مغموم رہتے رہتے میں مسرور ہو گیا ❖ غم ہجر کا بڑھا تو زیارت ہوئی نصیب
ہر قطرہ اشک کا درِ منثور ہو گیا ❖ موتی بکھیرے میں نے مزارِ حضور ﷺ پر
مغلوب بھی مظفر و منصور ہو گیا ❖ زیرِ علم حضور ﷺ کے آکر جو لی پناہ
بوجہل تھا قریب مگر دور ہو گیا ❖ گو تھے اویس دور، مگر ہو گئے قریب
آیا جو سامنے وہی مخمور ہو گیا ❖ کیفِ نگاہ ساقیٔ کوثر نہ پوچھئے
مجھ سا گنہ گار بھی مغفور ہو گیا ❖ کیا حد ہے فیضِ شافعِ محشر تو دیکھئے
جتنا تھا رنج و غم مرا سب دور ہو گیا ❖ شغلِ درود بھی ہے عجب شغلِ خوش گوار
اس کو مدینہ جانے کا مقدور ہو گیا ❖ جس کو خدا کو بخشنا منظور ہو گیا
سارے سفر کا رنج و تعب دور ہو گیا ❖ اک دم نظر جو گنبدِ خضراء پہ جا پڑی
صل علیٰ ﷺ جو کہنے کا دستور ہو گیا ❖ سب نعت ہی ہے جتنی بھی تعریف کیجئے
مجذوبؒ قافلے سے بہت دور ہو گیا ❖ اے خضرِ راہ لے خبر، اے جذب کر مدد
اک شعر بھی جو نعت کا منظور ہو گیا ❖ مجذوبؒ کی معاف ہیں سب ہرزہ گوئیاں

اب بعدِ نعت ہرزہ سرائی کا منہ نہیں
مجذوبؒ شعر کہنے سے معذور ہو گیا

جب زباں پر محمد ﷺ کا نام آگیا

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحبؒ پرتاپ گڑھی

جب زباں پر محمد ﷺ کا نام آگیا ❖ دوستو! زندگی کا پیام آگیا
آگیا انبیاء کا امام آگیا ❖ لے کے فیضانِ دار السلام آگیا
تیرے در پر جو خیر الانام آگیا ❖ اس کے ہاتھوں میں عرفاں کا جام آگیا
ساز و سامانِ عیشِ دوام آگیا ❖ یعنی حکمِ سجود و قیام آگیا
اللہ اللہ ہوئی دل کی دنیا حسیں ❖ جب مقدر سے حسن تمام آگیا
پاگیا پاگیا حاصلِ زندگی ❖ در پہ آقا ﷺ کے جس دم غلام آگیا
دور ظلمت ہوئی دل منور ہوا ❖ جب مدینہ میں ماہِ تمام آگیا
ان کی مرضی نظر آئی رشکِ جناں ❖ عشق میں ایک ایسا مقام آگیا
لائے تشریف جب سید المرسلیں ﷺ ❖ خلد دنیا بنی وہ نظام آگیا
ظلم رخصت ہوا عدل قائم ہوا ❖ عشق کے ہاتھ میں انتظام آگیا
تیرے ابرِ کرم سے شہِ انبیاء ❖ ہو کے سیراب ہر تشنہ کام آگیا
فیضِ ساقئ کونین صلِ علیٰ ❖ جو بھی چاہے پئے اذنِ عام آگیا
تیری برکت سے اے سیدِ انس و جاں ❖ صبح روشن ہوئی کیفِ شام آگیا
آپ ﷺ کی مدح انسان کیا کرسکے ❖ عرش سے جب درود و سلام آگیا

قلب شاداں ہوا روح رقصاں ہوئی
لب پہ احمدؔ کا شیریں کلام آگیا

ایمان کی لذت تجھے اللہ چکھائے

حضرت مولانا محمد احمد صاحبؒ پرتاپ گڑھی

دربارِ نبی ﷺ پھر تجھے اللہ دکھائے ❖ پھر ہند سے طیبہ کی طرف جلد بلائے
لبیک کی کانوں میں صدا پھر ترے آئے ❖ ساقی تجھے پھر جام، محبت کے پلائے
اللہ تجھے شرک سے بدعت سے بچائے ❖ تا عمر تجھے سنتِ نبوی ﷺ پہ چلائے
ایمان کی لذت تجھے اللہ چکھائے ❖ دیوانہ تجھے عشق محمد ﷺ کا بنائے
ہے میری دعا اب ترا مقصود بر آئے ❖ زمزم سے تری پیاس کو اللہ بجھائے

پھر گنبدِ خضراء کا ہو دیدار میسر
کعبہ تجھے پھر اپنے کلیجے سے لگائے

○

مدینہ کی پھر یاد آنے لگی

حضرت مولانا محمد احمد صاحب پرتاپ گڑھیؒ

صبا مست ہو کر پھر آنے لگی ❖ پیامِ محبت سنانے لگی
تصور میں کس کو یہ لانے لگی ❖ مرے دل پہ بجلی گرانے لگی
مدینہ کی پھر یاد آنے لگی ❖ جنونِ محبت بڑھانے لگی
وہ آٹھ آٹھ آنسو رلانے لگی ❖ کہ پھر آگ دل میں لگانے لگی
کچھ اس طرح نغمے سنانے لگی ❖ مجھے مرغِ بسمل بنانے لگی
مرے دل کی کلیاں کھلانے لگی ❖ کہ فصلِ بہاراں پھر آنے لگی
شرابِ تصور پلانے لگی ❖ مجھے مست و بے خود بنانے لگی
دیوانہ مجھے پھر بنانے لگی ❖ ہنسا نے لگی اور رلانے لگی
نہ جانے مجھے کیا دکھانے لگی ❖ بہارِ قبا پاس آنے لگی
میری تشنگی پھر بڑھانے لگی ❖ مجھے یاد زمزم کی آنے لگی
یہ کس واسطے میں تڑپنے لگا ❖ صدا کیا یہ کانوں میں آنے لگی
مسرت سے کیوں جھومنے میں لگا ❖ یہ کیا مجھ کو مژدہ سنانے لگی
پڑھوں کیوں نہ دل سے درود و سلام ❖ محبت کا نقشہ دکھانے لگی

مبارک، مبارک، یہ اُمید و بیم
مجھے لذتِ دید آنے لگی

◆❖◆ ◆❖◆

نغمہ نعتِ پیمبر ﷺ

حضرت مولانا ابوالوفا عارفؔ شاہجہانپوریؒ

ساز دل پہ نغمۂ نعتِ پیمبرؐ گائے جا ❖ عشق کے آتش کدہ کو اور بھی گرمائے جا
دل پہ گذرانی ہے ڈالی بارگاہِ نور میں ❖ لولوئے ناسفتہ چشمِ خونچکاں برسائے جا
ہجر کی تاریک راتیں اس پہ یہ غم کی گھٹا ❖ اپنی کرنوں سے اسے ماہِ مبیں چمکائے جا
جانے والے جاچکے طیبہ کو ہم دیکھا کئے ❖ خوشنما ذوق طلب تڑپانا ہے تڑپائے جا
وائے ناکامی الجھ کر رہ گئے تارِ حیات ❖ سبز گنبد کے مکیں سلجھانا ہے سلجھائے جا

تیرا دل اور ان کا غم یہ بھی تو ہے اُن کا کرم
ہو مبارک تجھ کو عارفؔ شوق سے غم کھائے جا

ابرِ کرم ﷺ

حضرت مولانا ابوالوفاء عارف شاہجہانپوریؒ

گھٹائیں رحمتوں کی چھاگئیں اَبرِ کرم برسے ❖ یہ عالم ہے کہ خارِ طیبہ خوشتر ہیں گلِ تر سے
یہ کس نے سازِ دل پر نغمۂ نعتِ نبیؐ چھیڑا ❖ صدائیں مرحبا کی آرہی ہیں ہفتِ کشور سے
زمینِ پاک مرقد کی بلندی کوئی کیا جانے ❖ کہ جس کی رفعتوں کے واسطےعرشِ بریں تر سے
خوشا صدق وجلال وحلم وتقویٰ شاہِ والا کا ❖ کوئی پوچھے ابوبکرؓ وعمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ سے
یہ ناممکن ہے مرجھائی ہوئی کلیاں نہ کھل جائیں ❖ گھٹا رحمت کی دیکھو وہ اٹھی اللہ کے گھر سے
ہلال و بدر میں آئی کہاں سے اتنی تابانی ❖ کلس سے کچھ اڑائی ہے تو کچھ روئے پیمبرؐ سے
غسالہ سید کونینؐ کا میری نگاہوں میں ❖ ہزاروں درجہ بہتر قطرۂ تسنیم و کوثر سے
یہ کس نے زندگی کا صور پھونکا کوہِ فاراں پر ❖ زمیں کیا آسماں تک گونج اٹھا اللہ اکبر سے

وہ کیوں کر قصر جنت کی طرف ہو ملتفت عارفؔ
جگہ مرقد کی طیبہ میں ملے جس کو مقدر سے

شمعِ رسالت ﷺ

حضرت مولانا ابوالوفا صاحب عارفؔ شاہجہانپوریؒ

فاراں کی بلندی پر روشن جب شمعِ رسالت ہوتی ہے
خورشید سے بڑھ کر تابانی ذرّوں کو عنایت ہوتی ہے

جب ان کی نگاہِ لطف و کرم مائل بہ عنایت ہوتی ہے
گلہائے جناں سے افزوں تر کانٹوں میں لطافت ہوتی ہے

یہ ان کا کرم ہے ورنہ یہاں جبریلؑ کے پَر بھی جلتے ہیں
مضمون میں نعتِ سرور کے کچھ ایسی نزاکت ہوتی ہے

لائی ہے صدا پیغامِ طلب جانا ہے مگر ہے جائے ادب
لرزاں ہیں قدم، ترساں ہے دل، رہ رہ کے ندامت ہوتی ہے

جب تک نہ بُلائیں وہ خود ہی ہوجائے حضوری ناممکن
جاتے ہیں وہی جن پر ان کی اک خاص عنایت ہوتی ہے

یہ نالۂ پُرغم نیم شبی تسکین کا باعث ہے تو مگر
کہتا ہے ادب خاموش رہو اس میں بھی شکایت ہوتی ہے

محشر میں کہیں جبریلِ امینؑ، آخر ہے تو عارفؔ کیوں غمگیں
وہ شافعِ محشر آ پہنچے، لے تیری شفاعت ہوتی ہے

○

یادِ خیر البشر ﷺ ہورہی ہے

مولانا محمد عثمان ساحرؔ مبارکپوری

محمد ﷺ کی مجھ پر نظر ہو رہی ہے ❖ مری شام غم کی سحر ہو رہی ہے
جدھر دیکھتا ہوں جہاں دیکھتا ہوں ❖ فقط یاد خیر البشر ہو رہی ہے
مدینے کے ذرے ہیں تاروں سے بڑھ کر ❖ منور ہر اک رہ گذر ہو رہی ہے
مرے حال پر رشک کرتی ہے دنیا ❖ توجہ ادھر اس قدر ہو رہی ہے
الٰہی نگاہوں میں روضہ ہے کس کا ❖ مری عقل کیوں بے خبر ہو رہی ہے
وہ عالم ہے وارفتگی کا بہ ہر سو ❖ ہر اک چیز قربانِ در ہو رہی ہے
بچھا جارہا ہے کہیں دل کا دامن ❖ تصدق کہیں چشم تر ہو رہی ہے
مری لاج رکھ لی درِ مصطفیٰ نے ❖ بڑی عافیت سے بسر ہو رہی ہے

مدینے کی ساحرؔ تڑپ بڑھ گئی ہے
دعائے سحر کارگر ہو رہی ہے

نوروں کے فوارے

ڈاکٹر مصطفیٰ حسن علویؒ
(فاضل دارالعلوم دیوبند)

ہدایت کے کہیں چشمے کہیں نوروں کے فوارے ❖ یہاں یثرب کے نظّارے وہاں قرآں کے سیپارے
نمود گنبدِ خضرا پہ مدّو جزر پنہانی ❖ عجب کیفیتیں دل کی عجب آنکھوں میں نظّارے
سبھی نے نور پایا ہے اسی بطحا کے کوکب سے ❖ وہ مہ یا مہر تاباں ہوں ثوابت ہوں کہ سیارے
تری چوکھٹ پہ کیا کیا دیکھتے ہیں دیکھنے والے ❖ چہ رنگینی چہ دامانے، چہ گل چینے چہ گلزارے
شفیع المذنبیں ﷺ پر میں ہوں سوسو جان سے قربان ❖ بلا سے میرے کاندھوں پر گناہوں کے ہیں پشتارے
نبوت کو ہے نازان پر رسالت کو شرف ان سے ❖ حقیقت خود ہی بول اٹھی کہ ہر مردے و ہر کارے
بھلا کس کام کا آئینہ دل جا کے طیبہ میں ❖ یہاں کے اور نظّارے وہاں کے اور نظّارے
یہ کس کے حسن تاباں سے بنے لاکھوں مٹے لاکھوں ❖ ہزاروں جان سے قرباں ہزاروں جان سے وارے
مدینہ کیا ہے گویا ایک نظاروں کی بستی ہے ❖ ادھر دیکھیں تو نظارے ادھر دیکھیں تو نظارے

دہائی ہے دہائی نا خدا کشتی بھنور میں ہے
چنیں بحریست موّاج چنیں دریائے ذخارے

خیر البشر، خیر الانام ﷺ

حضرت مولانا محمد ثانی حسنیؒ رحمۃ اللہ علیہ

وہ حضور پاک ﷺ وہ خیر البشر خیر الانام ❖ ہم خدا کے نام کے بعد آپ ﷺ کا لیتے ہیں نام

آپ ﷺ ہیں ختم رسولاں، سرگروہِ انبیاءؑ ❖ آپ ﷺ ہیں عالم کے آقا، آپ ﷺ کا عالم غلام

آپ ﷺ کا پیارا تبسم، غنچہ و گل کا نکھار ❖ آپ ﷺ کا روئے منور نازشِ ماہِ تمام

آپ ﷺ کی ہر ہر ادا، بیکل دلوں کی ہے بہار ❖ آپ ﷺ کا دلکش ترنم، آپ ﷺ کا شیریں کلام

آپ ﷺ کے دم سے ہوا ہر کم نظر، عالی نظر ❖ آپ ﷺ کے دم سے ہر اک ناشاد ہے دلشاد کام

آپ ﷺ کے قدموں سے ٹوٹا ہے طلسمِ بولہب ❖ مصطفائی آپ ﷺ کے دم سے، ہوئی عالم میں عام

آپ ﷺ سے راحت ملی ہر بیکس و مظلوم کو ❖ آپ ﷺ کے دم سے ملا عورت کو عزت کا مقام

رحمتِ عالم بنا کر آپ ﷺ کو بھیجا گیا ❖ آپ ﷺ ہی کے ماہ رو ہیں، آپ ﷺ ہی کے مشک فام

آپ ﷺ ہیں نور سراپا، آپ ﷺ ہیں خلقِ عظیم ❖ آپ ﷺ ہیں حسنِ مجسم، آپ ﷺ ہیں رحمت تمام

آپ ﷺ نے ہم کو دکھائی ہے رہِ حق و نجات ❖ آپ ﷺ نے ہم کو بتایا کیا حلال اور کیا حرام

اللہ اللہ آپ ﷺ کا رتبہ شب معراج میں ❖ انبیاء ہیں مقتدی، اور آپ ﷺ ہیں اُن کے امام

آپ ﷺ کا جانا خدا کے پاس عرش پاک تک ❖ بن کے محبوب و مقرب راز دارانہ کلام

آپ ﷺ کی اُمت کو فرمایا گیا خیر الامم ❖ آپ ﷺ کی اُمت کو بخشا ہے خدا نے یہ مقام

ہیں محمد ﷺ اور احمد ﷺ آپ ﷺ کے پاکیزہ نام

آپ ﷺ پر لاکھوں درود اور آپ ﷺ پر لاکھوں سلام

مقام اہل سنت

حضرت مولانا محمد ثانی حسنی رحمۃ اللہ علیہ

وہ آقا ﷺ جن کے صدقے میں جہاں کی زیب وزینت ہے ❖ وہ آقا ﷺ جن کے صدقے میں معزز آدمیت ہے
وہ آقا ﷺ جن کے دم سے آبرو دنیا کی قائم ہے ❖ وہ آقا ﷺ جن سے دنیا میں وجودِ علم وحکمت ہے
وہ آقا ﷺ جو کہ آئے رحمۃ للعالمین ﷺ بن کر ❖ وہ آقا ﷺ جن کا دم سرتا پا رحمت ہے شفقت ہے
خوشا ان کی غلامی کا شرف مجھ کو بھی حاصل ہے ❖ خدا کا ہی کرم ہے اور خدا کی ہی عنایت ہے
ملی جو کچھ مجھے عزت، ملی جو کچھ مجھے نعمت ❖ یہ سب ان کے قدم سے ہے، یہ سب ان کی بدولت ہے
مرا ایمان ہے انؐ سے، محبت عین ایماں ہے ❖ دل و جاں کی محبت سے عزیز ان کی محبت ہے
کیا کرتا ہوں یاد آقا ﷺ کو، میں شام وسحر ہر دم ❖ کہ ان کی یاد میں آنکھوں کی ٹھنڈک دل کی راحت ہے
بسانا دل کو ان کی یاد سے عشق و محبت سے ❖ یہی بے مثل دولت ہے یہی انمول نعمت ہے
درودوں سے سلاموں سے زباں تر میری رہتی ہے ❖ یہی اک میری عادت ہے یہی اک میری خصلت ہے
نہ ہو عشق و محبت گر کسی دل میں محمد ﷺ کی ❖ حقیقت میں وہ دل، دل ہی نہیں پتھر کی مورت ہے
نہ ہو جس کو تعلق حضرتِ ختمِ رسالت ﷺ سے ❖ علی الاعلان کہتا ہوں مجھے اس سے عداوت ہے
محمد ﷺ مصطفیٰ سے عشق ہے کارِ مسلمانی ❖ فدا کرنا دل و جاں کا مقامِ اہل سنت ہے
انھیں سے گلشن عالم میں جاں افزاں بہار آئی ❖ انھیں کے دم سے ہر ہر پھول میں رنگت ہے نکہت ہے
انھیں کی ذات کے صدقے، مرے نزدیک دنیا میں ❖ حقیقت ہے حقیقت، بے حقیقت بے حقیقت ہے
رواں ہوتے ہیں آنسو جب مدینہ یاد آتا ہے ❖ کہ جس کا چپہ چپہ، گوشہ گوشہ، مثل جنت ہے
تمنا ہے لگاؤں خاک طیبہ اپنی آنکھوں سے ❖ بلا شک خاکِ طیبہ سرمۂ چشمِ بصیرت ہے

درود صد ہزار ان پر، سلام بے شمار ان پر
کہ اُن کے دم سے میری آبرو ہے میری عزت ہے

سیرتِ آقائے مدینہ ﷺ

مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؒ

تو چھپ نہیں سکتا کبھی شیدائے مدینہ ❖ آنکھوں سے عیاں ہے تری صہبائے مدینہ
اتنا مری نظروں میں سما جائے مدینہ ❖ جس سمت بھی دیکھوں میں نظر آئے مدینہ
ہاں دل کو مرے روکش گلزار بنا دے ❖ اے رونق مکہ، چمن آرائے مدینہ
اے قیس ذرا نجد کے جنگل سے نکل کر ❖ چل ساتھ مرے، جانبِ صحرائے مدینہ
صد شمس در آغوش مدینے کا ہر اک دن ❖ صد لامعہ در بر شب یلدائے مدینہ
رشکِ گل وگلزار ہیں کانٹے بھی یہاں کے ❖ گلہائے مدینہ تو ہیں گلہائے مدینہ
اے کاش مدینے کی زیارت ہو میسر ❖ دل ہی میں نہ رہ جائے تمنائے مدینہ
خالق کا ہے محبوبِ خلائق کا دل آرا ❖ عالم کا شہنشاہ ہے دارائے مدینہ
اخلاق کی تصویر ہے رحمت کا مرقع ❖ انصاف در آغوش ہے مولائے مدینہ
اعداء بھی جسے دیکھ کے خیرہ ہیں فریدیؔ
اللہ غنی سیرت آقائے مدینہ ﷺ

عشقِ محمد ﷺ

مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؒ

جو کوئی عشقِ محمد ﷺ میں فنا ہوتا ہے ❖ صاحبِ دولتِ جاوید و بقا ہوتا ہے
جس کو اللہ نے بخشی ہے نگاہِ حق بیں ❖ عاشقِ صاحبِ لو لاک لما ہوتا ہے
جس کو کچھ نورِ بصیرت سے ملا ہے حصّہ ❖ مدنی چاند کے جلووں پہ فدا ہوتا ہے
مدّعی شق قمر کا جو ہے منکر تو رہے ❖ چاند پر خاک اگر ڈالیں تو کیا ہوتا ہے
یاد جب ان کے مصائب کی کبھی آتی ہے ❖ دردِ تعظیم کو پہلو میں کھڑا ہوتا ہے
میرا آقا ﷺ کبھی کرتا ہے زرہ زیبِ جسد ❖ کبھی تنہائی میں مشغولِ دعا ہوتا ہے
حرم پاک میں آتا ہے کبھی بن کے خطیب ❖ کبھی میدان میں سرگرم وغا ہوتا ہے
رہ نوردِ رہ طیبہ ہے حقیقت میں غنی ❖ ظاہراً گرچہ وہ بے برگ ونوا ہوتا ہے
اے خوشا موت جو طیبہ میں کسی کو آئے ❖ یوں تو دنیا میں جو آتا ہے فنا ہوتا ہے
شکوۂ تنگی داماں کرے کس واسطے وہ ❖ جب بھکاری کا بلا مانگے بھلا ہوتا ہے
اے فریدیؔ ہے حدیثِ نبوی ﷺ میں وہ کیف
شجر علم و عمل جس سے ہرا ہوتا ہے

میں اُن کا ہوں دیوانہ

مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؒ

صد چاک ہوا ہے دل شاید کہ بنے شانہ ❖ سرکار کی زلفوں کو حاضر ہے یہ نذرانہ
خمخانۂ طیبہ ہے، گردش میں ہے پیمانہ ❖ اور ساقیٔ کوثر ہے بالطفِ کریمانہ
اللہ غنی اُن کا اندازِ فقیرانہ! ❖ کملی میں جھلکتی ہے اک شوکتِ شاہانہ
آتی ہے تصور میں وہ محفلِ جاں پرور ❖ اک شمع ہے نور افگن اور کثرتِ پروانہ
ان آنکھوں کی عظمت پر کونین بھی صدقے ہیں ❖ جن آنکھوں نے دیکھا ہے وہ جلوۂ جانانہ
پھولوں سے بھی اچھا ہے طیبہ کا ہر اک کانٹا ❖ بہتر ہے یگانوں سے یاں سبزۂ بیگانہ
گر ان کی محبت ہو اور ان کی اطاعت ہو ❖ بخشش کا ملے تمغہ، اور خلد کا پروانہ
ہے عشقِ شہِ بطحا وہ جنسِ گراں مایہ ❖ کونین کی دولت بھی جس کا نہیں بیعانہ
جو غم میں مٹا ان کے وہ زندہ ہے زندہ ہے ❖ جو ان کا ہے دیوانہ فرازنہ ہے فرزانہ

کوئی بھی کہے کچھ بھی مطلب ہے فریدیؔ کیا؟
ان سے ہے مجھے نسبت، میں ان کا ہوں دیوانہ

دیوانگیٔ شوق

مولانا انوار احمد شررؔ مدینی

دیوانگیٔ شوق میں کیا مانگ رہے ہیں ❖ عشقِ شہِ لولاک لما مانگ رہے ہیں
بس صرف یہی ایک دعا مانگ رہے ہیں ❖ اپنے لئے طیبہ میں قضا مانگ رہے ہیں
جس سے مٹی دنیا سے گناہوں کی سیاہی ❖ وہ روشنیٔ غارِ حرا مانگ رہے ہیں
اے خالقِ کونین عطا کر یہ سعادت ❖ ہو وردِ زباں صلِ علیٰ، مانگ رہے ہیں
وحشت کدۂ دل میں سمٹ آئیں بہاریں ❖ وہ کوئے محمد ﷺ کی ہوا مانگ رہے ہیں
صدیقؓ و عمرؓ حضرت عثمانؓ و علیؓ سے ❖ عشقِ شہِ بطحا کی ادا مانگ رہے ہیں
کہدے کوئی اتنا یہ گنہگار ہے میرا ❖ پہچان سرِ حشر، جدا مانگ رہے ہیں

محشر میں نہیں ہوگا شررؔ جب کوئی پرساں
بخشش، کرم و لطف و عطا مانگ رہے ہیں

تسکینِ خاطر

عارف باللہ حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب ثاقبؔ باندویؒ

وفورِ شوق میں ہر جذبۂ دل میرے کام آیا ❖ کبھی لب پر درود آیا کبھی لب پر سلام آیا
سفینہ جب گھرا میرا حوادث کے تھپیڑوں میں ❖ پئے تسکین خاطر لب پہ میرے ان کا نام آیا
مرے مجروح دل کو ہوگئی تسکین یوں حاصل ❖ کبھی ان کا سلام آیا کبھی ان کا پیام آیا
بہت تاریک تھی دنیا یہاں ظلمت ہی ظلمت تھی ❖ ہوا روشن جہاں جس وقت وہ ماہِ تمام آیا
حقیقت میں انھیں کے پاس ہے کونین کی دولت ❖ نظر جن اہلِ دل کو جلوۂ حسنِ تمام آیا
مرے اعمالِ بد تو لے چلے تھے نار کی جانب ❖ غلام ہونا ہی ان کا ایسے آڑے وقت کام آیا
مدینہ میں پہنچ کر قلبِ مضطر نے اماں پائی ❖ اگرچہ راہ میں میری حرم بھی اک مقام آیا
کہاں ایسا مقدر تھا کہ مجھ کو یاد کر لیتے ❖ انہیں کا فیض ہے اپنے لئے بھی اب پیام آیا

بتاؤں کیا تمھیں ثاقبؔ ملا کیا نعت گوئی میں
بوقتِ مرگ اپنے ساقئ کوثر کا جام آیا

مدینہ کی جدائی

حضرت اقدس مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب باندوی نوراللہ مرقدہٗ

کسی مجلس میں جب نعت شہ عالمؐ سناتے ہیں ❖ فضائیں رشک کرتی ہیں فرشتے جھوم جاتے ہیں
شب معراج میں ختم رسلؐ کا مرتبہ دیکھو ❖ جہاں کوئی نہیں پہنچا وہاں تک آپؐ جاتے ہیں
کوئی اعجاز تو دیکھے مرے قرآنِ ناطقؐ کا ❖ لقب اُمیؐ ہے لیکن علم کا دریا بہاتے ہیں
اترتے ہیں فرشتے آسماں سے پاسبانی کو ❖ چرانے بکریاں صحرا میں جب سرکارؐ جاتے ہیں
یہ ہے شان نبوت چاند ہو جاتا ہے دوٹکڑے ❖ شہ کون ومکاں جب ہاتھ کی اُنگلی ہلاتے ہیں
اُبل پڑتا ہے چشمہ بن کے برتن میں جو تھا پانی ❖ شہ دیں انگلیاں جب ہاتھ کی اس میں لگاتے ہیں
لگا لیتے ہیں ہم سرمہ سمجھ کر آنکھ میں اپنی ❖ مدینے پاک کی جس وقت بھی ہم خاک پاتے ہیں
مرا دشمن بھی منہ کو پھیر کر آنسو بہاتا ہے ❖ مرے ہمدم مری جب داستاں اسکو سناتے ہیں
لرز جاتا ہے گل چیں، باغباں بھی سہم جاتا ہے ❖ چمن اجڑا ہوا اپنا اسے جب ہم دکھاتے ہیں

مدینہ کی جدائی اب بہت ہی شاق ہے ثاقبؔ
نہ جانے کب تلک مولیٰ مجھے طیبہ بلاتے ہیں

نہ ہو گر رہبر کامل سفر کامل نہیں ہوتا

عارف باللہ حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب ثاقبؔ باندویؒ

نبی کی سنتوں پر جو کوئی عامل نہیں ہوتا ❖ وہ کچھ بھی کررہا ہو اس سے کچھ حاصل نہیں ہوتا
کرشمے کچھ دکھائے یا ولی اس کو کہے کوئی ❖ گروہ اولیاء میں وہ کبھی شامل نہیں ہوتا
سفر ناقص ہی رہتا ہے کبھی منزل نہیں ملتی ❖ نہ ہو گر رہبر کامل سفر کامل نہیں ہوتا
عمل پیہم ہو پھر اللہ کی مرضی بھی حاصل ہو ❖ تو ایسے کام میں کوئی کبھی حائل نہیں ہوتا
جو فکر آخرت میں رات دن بے چین رہتا ہے ❖ خدا کی یاد سے اک آن بھی غافل نہیں ہوتا
جسے عشق پیمبرؐ ہے جسے پاس شریعت ہے ❖ وہ احکام شریعت سے کبھی جاہل نہیں ہوتا
خدا کے در پہ سائل بن کے جانا جس کو آتا ہے ❖ کسی کے در پہ جا کر وہ کبھی سائل نہیں ہوتا
وہ گمراہی میں رہتا ہے ہدایت مل نہیں سکتی ❖ طریقِ حق کی جانب جس کا دل مائل نہیں ہوتا
نہیں ہوتا ہے جس میں خدمتِ مخلوق کا جذبہ ❖ کسی کی بھی نظر میں وہ کسی قابل نہیں ہوتا

بہت تحقیق کی ثاقبؔ ترا بس جرم یہ نکلا
خلاف شرع باتوں کا کبھی قائل نہیں ہوتا

شوق مدینۃ النبی ﷺ

مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب ثاقبؔ باندویؒ

تمنا ہے کہ گلزارِ مدینہ اب وطن ہوتا ❖ وہاں کے گلشنوں میں کوئی اپنا بھی چمن ہوتا
بسر اب زندگی اپنی دیارِ قدس میں ہوتی ❖ وہیں جیتا وہیں مرتا، وہیں گور و کفن ہوتا
میسر بال و پر ہوتے تو میں اڑ کر پہنچ جاتا ❖ زہے قسمت کہ اپنا آشیاں اُن کا چمن ہوتا
مقدر سے رسائی ان کے در تک کاش ہو جاتی ❖ متاعِ جاں نثارِ روضۂ شاہِ زمن ہوتا
سبھی کچھ ہے مگر جب وہ نہیں تو کچھ نہیں حاصل ❖ جہاں میں ہوں وہیں اے کاش وہ جلوہ فگن ہوتا
خدا شاہد کہ ہم سارے جہاں پر حکمراں ہوتے ❖ رسول پاکؐ کی سنت اگر اپنا چلن ہوتا
تمنا ہے کہ کٹتی عمر، ان کے آستانے پر ❖ عنایت جلوہ گر ہوتی کرم سایہ فگن ہوتا
خوشا قسمت کہ ہوتا کوچۂ محبوب میں مسکن ❖ انھیں کی راہ میں قربان اپنا جان و تن ہوتا

یہی ہے آرزو ثاقبؔ یہی اپنی تمنا ہے
کہ پیوندِ بقیعِ پاک اپنا بھی بدن ہوتا

نظر بس آپ ہی پر ہے شفیع المذنبیںﷺ میری

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب ثاقبؔ باندویؒ

طبیعت مضطرب ہے، اب نہیں لگتی کہیں میری ❖ دواؤں سے طبیعت رو بصحت ہے نہیں میری

دواؤں سے شفا ہرگز نہیں ہرگز نہیں میری ❖ نہیں سمجھا کوئی اس درد کو یہ درد کیسا ہے

دیارِ قدس میں اشکوں سے تر ہو آستیں میری ❖ علاج اس کا فقط یہ ہے کہ طیبہ ہو نگاہوں میں

خدا کی رحمتوں سے زندگی ہوتی حسیں میری ❖ دیارِ پاک ہوتا اور ہوتی یہ جبیں میری

جہاں ہیں سرورِ عالم، بنے تربت وہیں میری ❖ گزر جائے یہ باقی عمر، اُن کے آستانے پر

خدا کا فضل ہے حالت تو ایسی تھی نہیں میری ❖ متاعِ دردِ دل جو مل گئی مشکل سے ملتی ہے

سکوں پاتی نہیں ہے، خاطر اندوہگیں میری ❖ نہ دن میں چین ملتا ہے نہ شب میں نیند آتی ہے

طلب کرتا ہوں ایسی شی جو قسمت میں نہیں میری ❖ ہوا پیدا اسی غم کے لئے راحت کا طالب ہوں

تصور میں وہ رہتے ہیں نگاہیں ہوں کہیں میری ❖ وہ نقشہ جم گیا ہے اب تو دل میں ذاتِ اقدسؐ کا

کسی سے بات کرنیکی کوئی خواہش نہیں میری ❖ ہوا دیوانہ جب سے آپ کا خلوت میں رہتا ہوں

جو دیکھا غور سے میں نے تو آنکھیں کھل گئیں میری ❖ یہ دنیا دارِ فانی ہے فقط اک خواب ہے شب کا

کسی لائق نہیں ثاقبؔ مگر بخشش کا طالب ہے
نظر بس آپﷺ ہی پر ہے شفیع المذنبیںﷺ میری

متاع دردِ دل

(تضمین بر نعت حضرت اقدس مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب ثاقبؔ باندویؒ)

اشرف مالویؔ

الٰہی رحم کن، خم ہے ترے آگے جبیں میری ❖ مدد فرما، خدائے رحمت للعالمیں ﷺ میری
فقط تیرے بھروسے پر ہے دنیائے یقیں میری ❖ دواؤں سے طبیعت روبصحت ہے نہیں میری
طبیعت مضطرب ہے اب کہیں لگتی نہیں میری

سوا تیرے سنے گا کون، رب العالمیں میری ❖ تمنا زندگی میں اور اب کوئی نہیں میری
فقط درخواست اتنی ہے مرے دل کے مکیں میری ❖ دیارِ پاک ہوتا اور ہوتی یہ جبیں میری
خدا کی رحمتوں سے زندگی ہوتی حسیں میری

محبت کی علامت ہے یہ نسبت کا کرشمہ ہے ❖ بڑی قسمت سے مجھ کو درد یہ آقا نے بخشا ہے
طبیعت شادماں ہوتی ہے جب یہ درد اٹھتا ہے ❖ کوئی سمجھا نہیں اس درد کو یہ درد کیسا ہے
دواؤں سے شفا ہرگز نہیں ہرگز نہیں میری

سفر طے ہو مرا بس ان کی رحمت کی پناہوں میں ❖ زمین و آسماں، شمس و قمر، سب ہوں گواہوں میں
درودِ پاک ہو وِردِ زباں ہر وقت راہوں میں ❖ علاج اس کا فقط یہ ہے کہ طیبہ ہو نگاہوں میں
دیارِ قدس میں اشکوں سے تر ہو آستیں میری

دعاؤں کا اثر ہوتا ہے ظاہر وقت آنے پر ❖ ترس آئے گا رحمت کو مرے آنسو بہانے پر
یہ حسرت ہے نہ واپس آسکوں اس شہر جانے پر ❖ گذر جائے یہ باقی عمر ان کے آستانے پر
جہاں ہیں سرورِ عالم ﷺ بنے تربت وہیں میری

بھلا طوفان کی لذت کہیں ساحل سے ملتی ہے ❖ سکونِ دل کی دولت صرف دردِ دل سے ملتی ہے
یہ مانا میری حالت نیم جاں بسمل سے ملتی ہے ❖ متاعِ دردِ دل جو مل گئی مشکل سے ملتی ہے

خدا کا شکر ہے قسمت تو ایسی تھی نہیں میری

مری چشمِ تمنا مستقل آنسو بہاتی ہے ❖ مری بے چارگی جی بھر کے مجھ پر مسکراتی ہے
جمال گنبدِ خضراء کی حسرت گد گداتی ہے ❖ نہ دن کو چین ملتا ہے نہ شب کو نیند آتی ہے

سکوں پاتی نہیں ہے خاطرِ اندوہ گیں میری

کوئی ثانی ہوا جن کا، نہ کوئی حشر تک ہوگا ❖ جنھیں محبوبیت کا حق تعالیٰ نے شرف بخشا
انہیں کی یاد سے آباد ہے دل کا نگر اپنا ❖ وہ نقشہ جم گیا ہے اب تو دل میں ذاتِ اقدس کا

تصور میں وہ رہتے ہیں نگاہیں ہوں کہیں میری

سکونِ دل میسر ہے، غمِ فرقت میں رہتا ہوں ❖ ہوس کے دور میں، صد شکر میں راحت میں رہتا ہوں
زمیں پر اپنے احساسات کی جنت میں رہتا ہوں ❖ ہوا دیوانہ جب سے آپ ﷺ کا خلوت میں رہتا ہوں

کسی سے بات کرنے کی کوئی خواہش نہیں میری

کسی شے کا جو طالب ہوں تو بس اک مرضیِ رب کا ❖ خدا کا شکر ہے نظروں سے پردہ اٹھ چکا کب کا
جہاں کی عارضی ہر چیز، کیا ہے میرے مطلب کا ❖ یہ دنیا دارِ فانی ہے فقط اک خواب ہے شب کا

جو دیکھا غور سے میں نے تو آنکھیں کھل گئیں میری

مرا ہر موئے تن اس روز کی سختی سے ڈرتا ہے ❖ زباں خاموش دل سے خوف کا طوفاں ابھرتا ہے
ہے سر پر بارِ عصیاں پل سے کیسے پار اترتا ہے ❖ کسی لائق نہیں ثاقبؔ مگر امید کرتا ہے

نظر بس آپ ﷺ ہی پر ہے شفیع المذنبیں ﷺ میری

مسافرِ شوق

حضرت مولانا ریاست علی صاحب
ظفر استاذ دارالعلوم دیوبند

ہوا ہے شوق سر گرم مذاقِ آبلہ پائی ❖ دلِ بیتاب سے رخصت ہوئی تابِ شکیبائی
جمالِ روئے عالم تاب منزل کار فرما ہے ❖ مگر در پردۂ دیوانگی ہے کار فرمائی
مبارک اے مسافر شیوۂ اہلِ رضا تجھ کو ❖ مبارک اضطرابِ طائرِ قبلہ نما تجھ کو
مبارک ہو جبیں کو نسبت درگاہِ یزدانی ❖ مبارک ہو کرم کی ابتداء بے انتہاء تجھ کو
مبارک ہو شکستِ حلقۂ زنجیرِ امکانی ❖ مبارک ہو چمن زارِ تجلی کی ہوا تجھ کو
قدم راہِ محبت پر، نظر حسنِ عنایت پر ❖ مبارک ہو کرم کا اک مرتب سلسلہ تجھ کو
خوشا وہ تشنہ کامی جس پہ خود ساقی کو پیار آئے ❖ مبارک میگسارِ عشق، تحریکِ عطا تجھ کو
مبارک ہو شریکِ زمرۂ اہلِ وفا ہونا ❖ مبارک ہو جنوں کی آخری منزل عطا ہونا
کھلے گا اے مسافر تجھ پہ اصل سرخوشی کیا ہے ❖ قیامِ زندگی کیا ہے، مقامِ بندگی کیا ہے
یہ طوفان و تلاطم صورتِ تادیبِ ہستی ہے ❖ گہر پہچانتا ہے صورتِ تا بندگی کیا ہے
بنام حجِ بیت اللہ تکمیلِ جنوں ہوگی ❖ کرم کھولے گا تجھ پر سوز و سازِ سرمدی کیا ہے
وقوفِ بارگاہِ حق شبابِ زندگانی ہے ❖ کسی کو کیا خبر ہے لذت دیوانگی کیا ہے
دلِ پروانہ فطرت اور شمعِ جلوہ گستر ہو ❖ کوئی اس وقت دیکھے صورتِ پروانگی کیا ہے
تمنا بھی اسی کی ہو، وہی ہو جادۂ و منزل ❖ مسافر تو نے سمجھا ہے عروجِ زندگی کیا ہے
زمیں والوں کا ملجا مہبطِ انوارِ رحمت ہے ❖ تجھے جس کی تمنا ہے تجھے جس سے عقیدت ہے
مسافر بارگاہِ آیت رحمت میں کہہ دینا ❖ کہ اپنی زندگی منجملۂ خوابِ پریشاں ہے
وہ جس کو تو نے بخشا تھا مقامِ ناز آرائی ❖ وہ مردِ حق نما گویا چراغِ زیرِ داماں ہے
طلب آلودۂ امکاں، توکّل خاک آلودہ ❖ دلِ بدبخت اپنی بے یقینی پر پشیماں ہے
کوئی بھی میکدہ ہو تشنہ سامانی نہیں جاتی ❖ کہ صدہا سال سے برپا وہ تفریقِ دل وجاں ہے
مسافر عرض کر دینا کہ آخر ہم کہاں جائیں؟ ❖ ہمارا بابِ زنداں ہے، نہ ایوانِ گلستاں ہے
مسافر ان سے کہنا کس کو جا کر زخم دکھلائیں ❖ یہاں پر تیر اندازی مداوائے دل و جاں ہے
سیہ کاروں کی جانب قصدِ رحمت کی ضرورت ہے ❖ کہ اس امت کو پھر چشمِ عنایت کی ضرورت ہے
مسافر عرض کرنا، روضۂ اطہر کی جالی پر ❖ خدا را برقِ آسودہ کو جہدِ رم عطا کیجئے
ادب سے پوچھنا ان سے کہ آخر کیا کہوں جا کر ❖ کہا تھا بینواؤں نے کہ ہم کو بھی بلا لیجئے

مسافر ان کو ساری سر گذشتِ غم سنا دینا
اگر کچھ اور پوچھیں چیر کر سینہ دکھا دینا

◆❖◆ ◆❖◆

ملا ہے آپ ﷺ کے در سے مرا مقام مجھے

حضرت مولانا ریاست علی صاحب ظفرؔ استاذ دارالعلوم دیوبند

فنا ہوا تو ملی منزلِ سلام مجھے ❖ کمالِ بادہ کشی ہے شکستِ جام مجھے
عنایتوں کا یہ عالم کہ زندگی ہمہ کیف ❖ اب اور کچھ جو ملے رحمتِ تمام مجھے
نمودِ صبح سعادت نجوم در آغوش ❖ ملا ہے مہرِ رسالت سے یہ پیام مجھے
چلا ہوں سوئے حرم اور کہکشاں بردوش ❖ فریبِ زیست نے رکھا تھا زیرِ دام مجھے
ہوا بہ نطقِ محمد ﷺ، کلامِ حق کا حصول ❖ کمالِ نطقِ بشر ہے ترا کلام مجھے
خوشا یہ شرفِ گرامی کہ کافرانِ عجم ❖ سمجھ رہے ہیں ترے در کا ننگ و نام مجھے
بحدِّ نعت گرامی یہی کہے گا بشر ❖ ملا ہے آپ ﷺ کے در سے مرا مقام مجھے
زمانہ آنکھ سے دیکھے گا محشرِ جذبات ❖ کبھی حضور ﷺ نے بخشا جو اذنِ عام مجھے
ہر اک بہار نے آکر تری شہادت دی ❖ چمن چمن سے ملا ہے ترا پیام مجھے
بہار مدحِ مسلسل ہے تا بعرش بریں ❖ خدا کے بعد ملا ہے ترا ہی نام مجھے

ظفرؔ نہ پوچھ قیامت ہے وہ نظر جس نے
سکھادیا ہے تمنا کا احترام مجھے

○

ذکر مبارک

مولانا مفتی کفیل الرحمٰن نشاطؔ عثمانی مفتی دارالعلوم دیوبند

جب رحمت یزداں ہوتی ہے، جب اوج پہ قسمت ہوتی ہے ❖ کعبہ کا نظارہ ہوتا ہے طیبہ کی زیارت ہوتی ہے
گلزارِ دیارِ اقدس کا، ہر ذرہ ہے ندرت کا پیکر ❖ پھولوں کی نزاکت کیا کہنا، کانٹوں میں لطافت ہوتی ہے
کیا کام و دہن کی لذت ہے، کیا عشق نبی کی برکت ہے ❖ جب ذکر مبارک ہوتا ہے، محسوس حلاوت ہوتی ہے
توحید و رسالت دونوں کو ایماں کی کسوٹی ٹھہرایا ❖ دونوں کا جو قائل ہوتا ہے، تکمیل سعادت ہوتی ہے
اللہ کی رحمت کا مظہر، سردارِ جہاں سردارِ رسل ❖ مبعوث محمد ﷺ ہوتے ہیں، لوگوں کو ہدایت ہوتی ہے
بوبکرؓ، وعمرؓ، عثمانؓ و علیؓ اصحابِ نیابت کہلائے ❖ جب ختم نبوت ہوتی ہے، تفویض خلافت ہوتی ہے

ہیں اپنی خطائیں پیش نظر اس پر بھی نشاطِ زار مگر
ارشاد رسول اکرم ﷺ سے امید شفاعت ہوتی ہے

◆❖◆ ◆❖◆

ذکرِ حرم

مولانا مفتی کفیل الرحمٰن نشاطؔ عثمانی مفتی دارالعلوم دیوبند

مری زندگی میں بفضلِ رب، یونہی شمعِ نور جلی رہے ❖ کبھی لب پہ ذکرِ حرم رہے کبھی لب پہ ذکرِ نبی ﷺ رہے

نہ خیال صبحِ سکوں رہے نہ ملال تیرہ شبی رہے ❖ مری آرزو کے چراغ کو جو ملے قبول کی روشنی

جو حرم کی پاک زمین پر، مرے آنسوؤں کی نمی رہے ❖ مجھے اپنے آپ پہ ناز ہو مرا سر بھی خوشی سے فراز ہو

کبھی عشق آنکھوں سے ہو عیاں کبھی آگ دل میں دبی رہے ❖ مٹیں دل کی کہنہ اداسیاں جو ہوں آگے روضہ کی جالیاں

کہیں رحمتوں کے ہجوم میں طلب شکستہ دلی رہے ❖ کہیں لطفِ خاص کی بارشیں کہیں سب پہ عام نوازشیں

کبھی شہر طیبہ کی دید کا، ملے اذن یوں بھی نشاطؔ کو

یہ غلام شاہِ حجاز ہے اسے اذنِ راہ روی رہے

○

شانِ نبوت

مولانا مفتی کفیل الرحمٰن نشاطؔ عثمانی مفتی دارالعلوم دیوبند

کیا شان نبوت ہے کیا شہر بہاراں ہے ❖ ہر ذرہ زرِ گل ہے ہر گام گلستاں ہے

سردار دوعالم کا جو قرب میسر ہے ❖ طیبہ کی زمیں اپنی تقدیر پہ نازاں ہے

سردار رسل کہئے سردار امم کہئے ❖ دستار نبوت کا ہر تار درخشاں ہے

اُمت کے لئے شب بھر بخشش کی دعائیں ہیں ❖ کیا عالمِ شفقت ہے کیا لطف فراواں ہے

وہ گنبد خضرا کا پاکیزہ حسیں منظر ❖ سو بار فدا دل ہے سو بار فدا جاں ہے

اتممت علیکم بھی عنوان کرامت ہے

پیغام نشاطِؔ دل اللہ کا فرماں ہے

○

اِیمان کی بارش

مولانا اِمام علی دانشؔ صاحب ادارہ محمودیہ، محمدی، لکھیم پور

طیبہ کی مقدس گلیوں میں ایمان کی بارش ہوتی ہے ❖ سورج کی شعاعیں جھکتی ہیں ذروں میں وہ تابش ہوتی ہے

بیمار محبت کے دل میں حسرت ہے مدینہ جانے کی ❖ اے کاش نظارہ ہوجائے ہر وقت یہ خواہش ہوتی ہے

توفیق نبیؐ کی سنت پر چلنے کی اسی کو ملتی ہے ❖ اللہ تعالیٰ کی جس پر مخصوص نوازش ہوتی ہے

اصحابؓ کی عظمت کم کردیں سرکارؐ کی سنت مٹ جائے ❖ ہر دور میں اہل باطل کی ناپاک یہ سازش ہوتی ہے

دنیا سے نبیؐ کے صدقہ میں ایمان سلامت لے جائیں
مسجد میں پہنچ کر اے دانشؔ اپنی یہ گذارش ہوتی ہے

○

جو لوگ محمد ﷺ کے وفادار نہیں ہیں

مولانا امام علی دانشؔ صاحب ادارہ محمودیہ، محمدی، لکھیم پور

جو لوگ محمدؐ کے وفادار نہیں ہیں ❖ اللہ کی رحمت کے بھی حقدار نہیں ہیں

حاصل ہے جنہیں عشق محمدؐ کا خزانہ ❖ کونین کی دولت کے طلب گار نہیں ہیں

جن کو ہے محمدؐ کے طریقوں سے عداوت ❖ وہ ان کی غلامی کے سزاوار نہیں ہیں

جو دین ہمیں دے گئے سلطان مدینہ ❖ ہم اس کے بدل دینے کو تیار نہیں ہیں

پیمانِ وفا ان سے نبھائیں گے ہمیشہ ❖ مجرم ہیں خطاکار ہیں غدار نہیں ہیں

سوئی ہوئی قوموں کو جو آئے تھے جگانے ❖ افسوس ہے افسوس وہ بیدار نہیں ہیں

کس منہ سے محمدؐ کے وہ بنتے ہیں فدائی ❖ اغیار کی رسموں سے جو بیزار نہیں ہیں

سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے کبھی دین وہ دانشؔ
اصحابِ نبی کے جو وفادار نہیں ہیں

○

نبی ﷺ کے چاہنے والے

مولانا امام علی دانشؔ، محمدی لکھیم پور

نبی ﷺ کے چاہنے والے نبی ﷺ کا نام لیتے ہیں ❖ ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ کا نام لیتے ہیں
جنہیں اپنے نبی ﷺ سے واقعی سچی محبت ہے ❖ وہ تلواروں کے سائے میں نبی ﷺ کا نام لیتے ہیں
نبی ﷺ کا حکم ہے ہم اس لیے اپنی دعاؤں میں ❖ خدا کو یاد کرتے ہیں اسی کا نام لیتے ہیں
کچھ ایسے لوگ ہیں جو دین میں ترمیم کرتے ہیں ❖ دکھاوے کے لیے عشق نبی ﷺ کا نام لیتے ہیں

نبی ﷺ کے چاہنے والوں کی یہ پہچان ہے دانشؔ
نبی ﷺ کے حکم پر چل کر نبی ﷺ کا نام لیتے ہیں

○

شوقِ فراواں

مولانا قاضی عابد علی وجدی الحسینیؒ قاضی بھوپال

تری سرکار میں شوقِ فراواں لے کے آیا ہوں ❖ ترے دیدار کا ارماں میں دل میں لے کے آیا ہوں
محبت ہی محبت کوندتی ہے میرے خرمن میں ❖ تڑپتی ہے جو دل میں برقِ لرزاں لے کے آیا ہوں
غمِ الفت کی مشعل جل رہی ہے میرے سینہ میں ❖ جو کچھ باطن میں ہے وہ سوزِ پنہاں لے کے آیا ہوں
محمد ﷺ کی غلامی بادشاہی دو جہاں کی ہے ❖ حقیقی عزت و رفعت کے ساماں لے کے آیا ہوں
نچھاور کر ہی دوں سب کچھ ترے قدموں پہ اے آقا ﷺ ❖ مگر افسوس کہ عمرِ گریزاں لے کے آیا ہوں
بھلانا چاہا تھا جس کو زمانہ کے حوادث نے ❖ ازل میں جو کیا تھا بس وہ پیماں لے کے آیا ہوں

ہزاروں آرزوئیں زندگی کی دفن ہیں دل میں
میں اپنے سینہ میں شہرِ خموشاں لے کے آیا ہوں

○

علاجِ تلخئ دوراں

حضرت مولانا نسیم احمد صاحب غازی مظاہری، شیخ الحدیث دار العلوم جامع الہدیٰ، گل شہید، مرادآباد

پینے والے پی، مگر یثرب کے میخانے سے پی ❖ حضرتِ خیر الوریٰ کے جام و پیمانے سے پی
عالمِ دیوانگی میں زندگی کا لطف ہے ❖ غم غلط کردے ہر اک، تو ان کے دیوانے سے پی
مستیوں میں بے نیازِ دو جہاں ہو کر کے جی ❖ بادۂ کہنہ شہِ یثرب کے مستانے سے پی
ہے رخِ شمعِ رسالت پر اگر قربان تو ❖ سیکھ کر انداز مئے پینے کا پروانے سے پی
عالمِ رنج و محن کو پھونک دے پھر عمر بھر ❖ جلوہ گاہِ ناز میں جی ان کے پیمانے سے پی
خشک زاہد کا وہ فتویٰ خود مبارک ہو اسے ❖ میں تو کہتا ہوں کہ پی اور ان کے فرمانے سے پی
میکدہ ہائے جہاں کے تلخ ساغر چھوڑ کر ❖ پُر حلاوت مے حسیں ساقی کے پیمانے سے پی
تلخئ دوراں کا اے غمگین واحد ہے علاج ❖ جام بھر بھر پی شہِ طیبہ کے میخانے سے پی
باغِ دل کی دور کر پہلے خزاں اے مے پرست ❖ دل کی دنیا میں بہارِ خوشگوار آنے سے پی
میکدہ کا میرے ساقی کے ہے یہ محکم اصول ❖ اس کی مے کو بس اسی کے جام و پیمانے سے پی

پی حرم میں بیٹھ کر یا بتکدہ میں پی بشوق
ان کی مے لیکن اے غازی ان کے پیمانے سے پی

یہ آہِ سحر کا اثر دیکھتے ہیں

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

یہ آہ سحر کا اثر دیکھتے ہیں ❖ مدینہ کے شام و سحر دیکھتے ہیں
جسے آپ کا باخبر دیکھتے ہیں ❖ اسے غیر سے بے خبر دیکھتے ہیں
غلامی سے تیری، غلاموں کا رتبہ ❖ ملائک سے بھی فوق تر دیکھتے ہیں
تجلی جو ہے سبز گنبد پہ ہر دم ❖ اسے رشک شمس و قمر دیکھتے ہیں
مدینہ کا جغرافیہ دیکھ کر ہم ❖ عجب حالِ قلب و جگر دیکھتے ہیں
تصور میں آتا ہے جب سبز گنبد ❖ تو ایمان کو گرم تر دیکھتے ہیں
بفرط محبت بشوقِ نظر ہم ❖ مدینہ کے دیوار و در دیکھتے ہیں
ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ ❖ تصور میں ہم ان کے گھر دیکھتے ہیں
جو ہوتے ہیں روضہ پہ حاضر سلاطیں ❖ تو پندار زیر و زبر دیکھتے ہیں

جو جالی پہ صل علی کہہ رہے ہیں
اے اختر انھیں چشم تر دیکھتے ہیں

نبی عربی ﷺ

عثمان احمد قاسمی جونپوریؒ

یہ کون آیا کہ صحرا کو گلستاں کر دیا اس نے ❖ عنادل ہو گئے تھے چپ، غزلخواں کر دیا اسؐ نے
شتر بانوں کو سکھلادی جہانبانی محمدؐ نے ❖ گدائے راہ کو ہمدوشِ سلطاں کر دیا اسؐ نے
غبارِ راہ کی صورت زمانہ جن کو سمجھا تھا ❖ انہیں ذرات کو مہرِ درخشاں کر دیا اسؐ نے
جہاں انسان خود انسان کو لقمہ بناتا تھا ❖ اسی وادیٔ کو رشک صد بہاراں کر دیا اسؐ نے
ضعیفوں کو عطا کی اک نظر میں وہ توانائی ❖ کہ مورِ ناتواں کو بھی سلیماں کر دیا اسؐ نے
زمانہ سے مٹایا فرق غربت کا امارت کا ❖ تمام انسانیت پر کتنا احساں کر دیا اسؐ نے
زمین و آسماں روشن ہوئے اس کی تجلی سے ❖ اندھیری بزم تھی آ کر چراغاں کر دیا اسؐ نے
جو ظالم تھے ہوئے عادل اسی کے درسِ الفت سے ❖ شکستہ حال مظلوموں کو خنداں کر دیا اسؐ نے
کچھ اس انداز سے حق بات پھیلائی زمانے میں ❖ ہمیشہ کے لئے باطل کو لرزاں کر دیا اسؐ نے
جو کانٹے تھے انہیں پھولوں کی رعنائی عطا کر دی ❖ جو پتھر تھے انھیں لعلِ بدخشاں کر دیا اسؐ نے
جنازہ اٹھ گیا دنیا سے معبودانِ باطل کا ❖ بتوں کی بزم کو شہرِ خموشاں کر دیا اسؐ نے
وہ جس میں بغض تھا کینہ تھا وحشت تھی عداوت تھی ❖ اسی انساں کو ہمدرد و مہرباں کر دیا اسؐ نے

چھپا کر حشر میں عثمانؔ کو دامانِ رحمت میں
زہے اس کا کرم جنت بداماں کر دیا اسؐ نے

مرا دل مدینہ میں ہے

مولانا محمد نذیر اللہ ناظرؔ لکھیم پوری

اک عجب لطف اس طرح جینے میں ہے ❖ میں یہاں ہوں مرا دل مدینے میں ہے
موت آئے دیار نبی میں مجھے ❖ بس یہی ایک ارمان سینے میں ہے
جس سے شرمائے خوشبوئے باغ جناں ❖ وہ مہک روح پرور پسینے میں ہے

چاہتا ہو جو ناظرؔ مداوائے غم
وہ نبی کے مبارک قرینے میں ہے

ہم مدینہ جدھر ہے اُدھر جائیں گے

مولانا نذیراللہ ناظرؔ لکھیم پوری

ہم مدینہ جدھر ہے اُدھر جائیں گے ❖ نہ اِدھر جائیں گے نہ اُدھر جائیں گے
چھوڑ کر ان کا در، ہم کدھر جائیں گے ❖ جو رسول خداﷺ ہیں شفیع الوریٰ
اور ٹھہرو ذرا دیر تشنہ لبو ❖ عاصیو! اپنے دل میں ہراساں نہ ہو
جام جتنے ہیں خالی وہ بھر جائیں گے ❖ ساقیٔ حوض کوثر کو آنے تو دو
دل میں جب تک نہ پیدا ہوا ایماں یقیں ❖ دعویٔ عشق سے کام چلتا نہیں
سب طلسمات جھوٹے بکھر جائیں گے ❖ کہہ رہا ہے کلام خدا بھی یہی
فکر کیا ہے زمانہ مخالف اگر ❖ دل میں ہے جذبۂ حب خیر البشر
روشنی سارے عالم میں کر جائیں گے ❖ ہاتھ میں مشعلِ دین احمدﷺ لئے
نت نئے رنگ اپنے بدلتے رہیں ❖ شرک و بدعت کے طوفان چلتے رہیں
ان کٹھن راستوں سے گذر جائیں گے ❖ مسکراتے ہوئے عاشقان نبیﷺ
نعت جب پڑھ کے ناظرؔ سنانے لگا ❖ جھوم اٹھی انجمن مسکرائی فضا

سن کے کہنے لگے عاشقان نبیﷺ
انشاء اللہ طیبہ نگر جائیں گے

○

انوار کا عالم

مولانا نذیراللہ ناظرؔ لکھیم پوری

خوش ہو کے مدینہ کی ہوا جھوم رہی ہے ❖ انوار کا عالم ہے فضا جھوم رہی ہے
طیبہ میں وہ رحمت کی گھٹا جھوم رہی ہے ❖ فاراں کی بلندی سے جو برسی تھی جہاں پر
ہر سمت اذانوں کی صدا جھوم رہی ہے ❖ سن سن کے دہل جاتے ہیں باطل کے کلیجے
اس خاک میں آقاﷺ کی ادا جھوم رہی ہے ❖ آنکھوں میں لگالوں جو ملے خاک مدینہ

ناظرؔ وہ مدرسہ بھی گلستاں ہے نبیﷺ کا
◆❖◆ ہر سو جہاں قرآں کی ضیا جھوم رہی ہے ◆❖◆

ارمغانِ مدینہ

حضرت شاہ سید نفیس الحسینی لاہور

مست بادل سر کہسار نظر آتے ہیں ❖ فضل باری سے گراں بار نظر آتے ہیں
یہ جو صحرا، گل و گلزار نظر آتے ہیں ❖ تیری رحمت ہی کے آثار نظر آتے ہیں
رشک صد یوسفؑ کنعاں ہے مدینے کا نگار ❖ دو جہاں طالبِ دیدار نظر آتے ہیں
تاج ہے ختم نبوتؐ کا سر اقدس پر ❖ گرد انوار ہی انوار نظر آتے ہیں
آج حسرت کی ہے تصویر قبا کی مسجد ❖ سونے سونے درو دیوار نظر آتے ہیں
ان سیاہ فام فقیروں کو حقارت سے نہ دیکھ ❖ مجھ کو یہ صاحب اسرار نظر آتے ہیں
رند تو رند ہیں، زمزم کی صبوحی پی کر ❖ زاہد خشک بھی سر شار نظر آتے ہیں
حلق ناموس محمدؐ پہ کٹانے والے ❖ کچھ جو ہیں تو یہی احرار نظر آتے ہیں
جذب کامل ہو تو ملتا ہے حضوری کا شرف ❖ چشم ظاہر سے بھی سرکار نظر آتے ہیں

بخت بیدار مبارک ہو انھیں، جن کو نفیس
خواب میں سید ابرارؐ نظر آتے ہیں

◆❖◆ ◆❖◆

یہ عاشقِ بے نام ہے مشتاقِ زیارت

حضرت شاہ سید نفیس الحسینی لاہور

کیوں شکوۂ غم اے دل ناشاد کرے ہے ❖ اِک غم ہی تو ہے جو تجھے آباد کرے ہے
صیّاد یہ کیا کیا ستم ایجاد کرے ہے ❖ اب سارے گلستاں ہی کو برباد کرے ہے
کس حال میں اب ہائے وہ آزاد کرے ہے ❖ دل قید سے چھٹتے ہوئے فریاد کرے ہے
یہ عشق تو ہر حال میں راضی برضا ہے ❖ اب جو بھی ترا حُسنِ خُدا داد کرے ہے
دل محوِ محبت ہے، اسے کچھ نہیں پروا ❖ آباد کرے کوئی کہ برباد کرے ہے
پاوے ہے وہی عشق سر افرازی عالم ❖ جس عشق پہ وہ حسن ازل صاد کرے ہے
ہاں ساقیٔ کوثرؐ سے صبا عرض یہ کرنا ❖ اِک رندِ سیہ مست بہت یاد کرے ہے
یہ عاشقِ بے نام ہے مُشتاقِ زیارت ❖ دن رات ترے ہجر میں فریاد کرے ہے
درویش زبوں حال ہے، اے جانِ دو عالم ❖ ٹوٹے ہوئے دل سے جو تجھے یاد کرے ہے
اے بادِ صبا راہ تری دیکھ رہا ہوں ❖ اب آ کے سُنا جو بھی وہ ارشاد کرے ہے

رہتا ہے نفیس اِن دنوں اربابِ جنوں میں
دیوانہ ہے رسوائی اجداد کرے ہے

◆❖◆ ◆❖◆

خیالِ رسول ﷺ

حضرت شاہ سید نفیسؔ الحسینی لاہور

لب پر درود دل میں خیالِ رسول ﷺ ہے ❖ اب میں ہوں اور کیف وصالِ رسول ﷺ ہے
دائم بہار گلشن آلِ رسول ﷺ ہے ❖ سینچا گیا لہو سے نہالِ رسول ﷺ ہے
حسنِ حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھ، حسین رضی اللہ عنہ حسیں کو دیکھ ❖ دونوں میں جلوہ ریز جمالِ رسول ﷺ ہے
بوبکر رضی اللہ عنہ ہوں، عمر رضی اللہ عنہ ہوں، وہ عثماں رضی اللہ عنہ ہوں یا علی رضی اللہ عنہ ❖ چاروں سے آشکار کمالِ رسول ﷺ ہے
اسلام نے غلام کو بخشی ہیں عظمتیں ❖ محبوبِ مؤمنین بلال رضی اللہ عنہ رسول ﷺ ہے
ہاں نقش پائے ختم رسل میرا تخت ہے ❖ اور سر کا تاج، خاک نعالِ رسول ﷺ ہے

کیا چیز جام جم ہے نفیسؔ اس کے سامنے
جس کو نصیب جام سفالِ رسول ﷺ ہے

○

دل کی بستی سجا رہا ہوں

ظفرؔ جنکپوری

پڑھ پڑھ درود، دل کی بستی سجا رہا ہوں ❖ ظلمت کدے میں شمعِ عرفاں جلا رہا ہوں
مجھ سے نہ چھیڑ کر تو، اے گردشِ زمانہ ❖ میں ہوں غلام ان کا، طیبہ کو جا رہا ہوں
ہجرِ نبی ﷺ نے مجھ کو بیتاب کر دیا ہے ❖ آنکھوں سے اپنی پیہم آنسو بہا رہا ہوں
نامِ نبی ﷺ ہے میری شام و سحر زباں پر ❖ کیف و قرار دل کی دنیا میں پا رہا ہوں
لوحِ جبیں سے میری شمس و قمر خجل ہیں ❖ دیارِ شاہ دیں سے میں ہو کے آ رہا ہوں
جو ذات بن کے آئی، ہے رحمت دو عالم ﷺ ❖ سرمایۂ دل و جاں ان پر لٹا رہا ہوں

آقا ﷺ کی جب سے نسبت، مجھ کو ظفرؔ ہے حاصل
چہرے پہ زندگی کے آثار پا رہا ہوں

○

تیرے دیوانے کہاں جائیں

ظفؔر جنکپوری

ترا در چھوڑ کر، یہ تیرے دیوانے کہاں جائیں ❖ شمع کو چھوڑ کر مسکین پروانے کہاں جائیں
کرم کا آسرا لے کر، درِ اقدس پہ آئے ہیں ❖ ترے در کے سوا دامن کو پھیلانے کہاں جائیں
ترا در چھوڑ کر، اے سرورِ دیں، رحمتِ عالم ﷺ ❖ دل مجروح کے ہم، داغ دکھلانے کہاں جائیں
نہ ہو حاصل نگاہِ لطفِ احمد ﷺ کا اگر شانہ ❖ تو ہم تقدیر کی زلفوں کو سلجھانے کہاں جائیں
اگر رخ پھیر لیں ہم سرورِ دیں کی اطاعت سے ❖ بھٹک کر اپنی منزل سے خدا جانے کہاں جائیں

ہمارے خانۂ دل میں مکیں ہے گنبدِ خضراء
ظفؔر ہم اپنے دل کو اور بہلانے کہاں جائیں

راہِ سنت

مولانا حکیم اختر صاحب

عجم کے بیاباں سے رنجور ہوں گا ❖ گلستان طیبہ سے مسرور ہوں گا
میں دیدار گنبد سے مخمور ہوں گا ❖ کبھی نور ہوں گا کبھی طور ہوں گا
خدا کے کرم کا میں مشکور ہوں گا ❖ کبھی دل میں اپنے نہ مغرور ہوں گا
گناہوں سے اپنے میں رنجور ہوں گا ❖ بہ فیضِ شفاعت میں مغفور ہوں گا
اڑے گی ہوا سے جو خاک مدینہ ❖ میں ایسے غباروں میں مستور ہوں گا
میں روضہ پہ صلِّ علیٰ نذر کر کے ❖ بدل نور ہوں گا، بجاں نور ہوں گا
مدینہ کے انوار شام و سحر سے ❖ سراپا دل و جاں سے معمور ہوں گا
ہر اک امر میں راہِ سنت پہ چل کر ❖ خدا کے کرم سے میں منصور ہوں گا
اُحُد کے شہیدوں کے خون وفا سے ❖ سبق لے کے پابند دستور ہوں گا
مدینہ میں جب قلب و جاں چھوڑ آیا ❖ میں مہجور ہو کر، نہ مہجور ہوں گا

قباء کی زیارت میں نفلوں سے اخترؔ
پیمبر کی سنت سے پرنور ہوں گا

میرے نبی ﷺ کا نام ہے

مجیبؔ بستوی

مرے لبوں پہ مرحبا، مرے نبی ﷺ کا نام ہے ❖ مری زبان پر رواں، درود ہے سلام ہے

بلند تر خدا کے بعد، ان ﷺ کا بس مقام ہے ❖ وہ انبیاء کا پیشوا، رسولوں کا امام ہے

حضور! میں ہوں آپ ﷺ کا، مرے حضور آپ ﷺ ہیں ❖ عمل مرا ہے جس پہ وہ، حضور ﷺ کا کلام ہے

جسے حلال وہ کہیں، حلال ہے وہ بالیقیں ❖ حرام جس کو وہ کہیں، وہ بے گماں حرام ہے

میں علم سیکھتا ہوں وہ، خدا کو جو پسند ہے ❖ میری نظر میں سنت نبی ﷺ کا احترام ہے

حضور ﷺ حشر میں کہیں گے مجھ کو کتنے پیار سے ❖ شفاعت اس کی میں کروں گا یہ مرا غلام ہے

مجیبؔ انھیں کی یاد سے ملی ہے دل کو روشنی
انھیں کا ذکر صبح ہے، انھیں کا ذکر شام ہے

○

مدینے کے آقا ﷺ

مجیبؔ بستوی

کرم کی نظر ہو مدینے کے آقا ﷺ ❖ ہماری سحر ہو مدینے کے آقا ﷺ

بنے قُبّہٗ نور میرا مقدر ❖ دعا میں اثر ہو مدینے کے آقا ﷺ

سلاموں کے گجرے درودوں کی ڈالی ❖ نثار آپ ﷺ پر ہو مدینے کے آقا ﷺ

کبھی آپ ﷺ کے روضۂ پُر گہر پر ❖ مرا بھی گذر ہو مدینے کے آقا ﷺ

مَلوں منہ پہ خاک دیار مدینہ ❖ مری چشم تر ہو مدینے کے آقا ﷺ

فقط آپ ﷺ کی رہنمائی سے روشن ❖ مری رہ گذر ہو مدینے کے آقا ﷺ

مدینے کے آقا ﷺ مجیبؔ آپ ﷺ کا ہے
یہ غم معتبر ہو مدینے کے آقا ﷺ

○

صلِ علیٰ

مجیبؔ بستوی

آپ ﷺ کا بزم میں تذکرہ ہوگیا ❖ جاری ہر لب پہ صلِ علیٰ ہوگیا
رحمت حق کا یہ سلسلہ ہوگیا ❖ آپ ﷺ میرے تو میں آپ ﷺ کا ہوگیا
آپ ﷺ کے آستانے پہ ہو حاضری ❖ دل میں پیدا مرے حوصلہ ہوگیا
آپ ﷺ کی جس پہ چشم عنایت ہوئی ❖ بزم کونین میں کیا سے کیا ہوگیا
جالیاں روضۂ پاک کی چوم کر ❖ لب مرا روکشِ کیمیا ہوگیا
لفظ اقرأ کے انوار ہیں چار سو ❖ ہر طرف ذکر غار حرا ہوگیا
یہ خدا کا ہے فضل وکرم اے مجیبؔ
میں غلام حبیب خدا ﷺ ہوگیا

○

انوارِ مدینہ

حضرت مولانا وارث علی وارثؔ سیتا پوری

مدینے میں یہ کس کی روشنی معلوم ہوتی ہے ❖ کہ روشن اس کی دیکھو ہر گلی معلوم ہوتی ہے
جنابِ مصطفیٰ ﷺ آئے بہار آئی مدینے میں ❖ ابو ایوبؓ کے گھر چاندنی معلوم ہوتی ہے
زمیں کے ذرّے روشن، چرخ کے تارے درخشاں ہیں ❖ ضیائے ماہِ انور، کیا بھلی معلوم ہوتی ہے
سرور وکیف حاصل کیوں نہ ہو جا کر مدینے میں ❖ دل پژمردہ میں بھی تازگی معلوم ہوتی ہے
بحمد اللہ صحرائے مدینہ کی ہوا مجھ کو ❖ نسیم باغِ جنت سے بھلی معلوم ہوتی ہے
زیارت کرنے آتے ہیں زمیں والے فلک والے ❖ یہاں ہر وقت رحمت کی جھڑی معلوم ہوتی ہے
وہ ارضِ پاک آسودہ ہیں جس میں رحمتِ عالم ❖ ہمیں خلد بریں سے بھی بھلی معلوم ہوتی ہے
محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذکر سے سیری نہیں ہوتی ❖ مجھے ہر آن بڑھتی تشنگی معلوم ہوتی ہے
کمر بستہ ہو وارثؔ ارضِ طیبہ کا ارادہ کر
یہاں دشوار بے حد زندگی معلوم ہوتی ہے

○

ذوق سخن

مولانا عبدالسلام مضطرؔ ہنسوری

نعت گویان نبیﷺ کی صف میں نام آہی آگیا ❖ آفریں ذوقِ سخن، تو میرے کام آہی گیا
اک گدائے بے نوا اور مصر کے بازار میں ❖ نقد جان و دل لئے سودائے خام آہی گیا
شادباش اے سوزِ غم، صد شکر اے دردِ فراق! ❖ قرب کی لذت ہے حاصل وہ مقام آہی گیا
یاس و ناکامی کے غم نے جب کبھی گھیرا مجھے ❖ ابرِ رحمت جھوم کر بہرِ سلام آہی گیا
جب بھی آنکھیں بند کیں اللہ رے پروازِ شوق ❖ دم کے دم میں سامنے بیت الحرام آہی گیا
یوں تخیل پر لگا کر لے اڑا جیسے کہ میں ❖ پیشِ دربار شہِ عالیﷺ مقام آہی گیا
دشت و صحرائے عرب میں کیا تعب کیا تشنگی؟ ❖ ذرہ ذرہ راہ میں کوثر بجام آہی گیا
آنے جانے کا تصور چلنے پھرنے کا خیال ❖ دیکھ کر اُن کی گلی لطفِ خرام آہی گیا
اول اول نور افشاں تھے کواکب اور نجوم ❖ آخر آخر غیرت ماہِ تمام آہی گیا
حشر میں کیسا تحمل تشنگیٔ دید کا؟ ❖ حوضِ کوثر ڈھونڈتا ہر تشنہ کام آہی گیا
کس کو ان کی بارگاہ میں ہم کلامی کی مجال ❖ ہاں! مگر قرآن میں لطف کلام آہی گیا

قبر کی تاریک شب کا کچھ نہ ساماں ہوسکا
مضطرؔ آخر زندگی کا وقتِ شام آہی گیا

خدا کا بندہ بننا ہے تو پہلے بن محمدﷺ کا

مولانا محمد فاروق مجاہد القاسمی، شولاپور

زبان و دل محمدﷺ کے ہیں، جان و تن محمدﷺ کا ❖ قلم، قرطاس، لفظ و حرف، فکر و فن محمدﷺ کا
جنیدؒ و بوحنیفہؒ، رومیؒ و ہارونؒ و ایوبیؒ ❖ ہمہ اقسام کے گل ہیں، یہ ہے گلشن محمدﷺ کا
خدیجہؓ کی وفائیں عائشہؓ کا پیار ہے جس میں ❖ وہ فخر فرش، رشک عرش ہے آنگن محمدﷺ کا
زمیں انسانیت کی زندہ ہو کر لہلہا اٹھی ❖ کچھ ایسی طرح برسا ٹوٹ کے ساون محمدﷺ کا
غموں کی آزمائش ہو خوشی کی شادمانی ہو ❖ نہ چھوٹا ہے نہ چھوٹے گا کبھی دامن محمدﷺ کا

مجاہدؔ بس خدا کا ہے وہی جو ہے محمدﷺ کا
خدا کا بندہ بننا ہے تو پہلے بن محمدﷺ کا

نگاہِ مصطفیٰ ﷺ

مولانا مفتی جمیل احمد نذیری مہتمم جامعہ عربیہ عین الاسلام نوادہ مبارک پور، اعظم گڈھ

تمہارے دم سے قائم ہے نوائے بے خودی میری ❖ اسی سے سروری میری، اسی سے زندگی میری
علاجِ غم ترے بیمار کا اک روز ہو جاتا ❖ کہ پہونچاتی ترے در پر کبھی دیوانگی میری
میں اپنی زندگی کو زندگی کا نام دے دوں گا ❖ انھیں کے نام سے معمور ہو جب زندگی میری
خیالِ بیش وکم سے بے نیازی بخش دی اس نے ❖ کہ مرہونِ نگاہِ مصطفیٰ ﷺ ہے بندگی میری
مجھے بادِ صبا ارضِ حرم کی راس آتی ہے ❖ نشاط زیست پا جاتی ہے یوں افسردگی میری
نہیں محتاج ذکر زلف ولب کی، جام وصہبا کی ❖ خدا کا شکر ہے نعتِ نبی ہے شاعری میری
شفاعت کے لیے دامانِ رحمت مل گیا مجھ کو ❖ خوشا! محشر میں ان کے سامنے یہ بے کسی میری

جمیلؔ انجام ہستی خیر ہو، امید رکھتا ہوں
مبارک سعدیؒ و حسانؓ کی یہ ہمرہی میری

○

ہے اگر آپ کو آرزوئے حرم

مولانا مفتی جمیل احمد نذیری اعظم گڈھ

ہے اگر آپ کو آرزوئے حرم، عشق مولیٰ سے دل کو سجا لیجیے ❖ پیرویٔ نبی ﷺ کر کے دکھلایئے، قلب میں نورِ سنت بسا لیجیے
عہد و پیمان کی زنجیر میں باندھیے، رشتۂ بندگی کا مزہ لیجیے ❖ اور خدا ترس بندوں کے آداب سے، کچھ غلامی کی رسم وفا لیجیے
آ گئی دیکھیے وہ حرم کی زمیں، اہل دل، اہل عرفان کی سرزمیں ❖ تیز تر کیجیے اپنے بڑھتے قدم، اور بطحا کی آب وہوا لیجیے
ان نظاروں میں یوں غرق ہو جایئے، کھو کے اپنا نہ کوئی پتہ دیجیے ❖ اپنی ہستی مٹا کر چلے آیئے، دردِ دل کی یہاں سے دوا لیجیے
دین ہی آن ہو دین ہی شان ہو، دین ہی زندگانی کی پہچان ہو ❖ یعنی خود کو نئے رنگ میں ڈھالیے، اور صحابہؓ کی دلکش ادا لیجیے
آنسوؤں کی جھڑی ہو، کہ ہوں سسکیاں، یا کہ لرزاں قدم لڑکھڑاتی زباں ❖ روئیے روئیے ان کے دربار میں، جیسے بھی ہو انھیں بس منا لیجیے

ہاں اگر اس طرح حاضری ہو گئی، شکر رب کیجیے بن گئی زندگی
اور جمیلؔ اس متاعِ گراں کے لیے، اہل عالم کے دل سے دعا لیجیے

◆❖◆ ◆❖◆

آتش عشق نبی ﷺ

مفتی اشرف علی صاحب دار العلوم سبیل الرشاد بنگلور

آتش عشق نبی ﷺ میں جل کے سکھ پانے کا نام ❖ زندگی ہے آپ ﷺ پر قربان ہو جانے کا نام

تیرگی ہے بولہب کے کفر پھیلانے کا نام ❖ روشنی سرکار ﷺ کے تشریف لے آنے کا نام

مسجد نبوی مرے سرکار ﷺ کا جلوت کدہ ❖ گنبدِ خضرا ہے خلوت کے نہاں خانے کا نام

جس کو دنیا علم کہتی ہے وہ جہل محض ہے ❖ علم تو ہے آپ ﷺ کے ارشاد فرمانے کا نام

آپ ﷺ کی شانِ کریمی دشمنوں کے باب میں ❖ پتھروں سے زخم کھا کر پھول برسانے کا نام

شمع بزم کن فکاں کے نعت خوانوں میں تو اب

آرہا ہے مرحبا اشرفؔ سے پروانے کا نام

فضل رحمانی

مولانا فضل حق عارفؔ خیر آبادی اعظمی استاذ مدرسہ منبع العلوم، خیر آباد، مئو

نہیں ! کچھ بھی نہیں مرہون منت سعیِ انسانی ❖ محبت ہے رسول پاک ﷺ کی فیضانِ یزدانی

تصدق تجھ پہ سو سو جان سے اے شمعِ عرفانی ❖ کہ بخشا ہے دل عارفؔ کو تو نے نورِ ایمانی

زبانِ شوق پہ ہے انت مقصودی و مطلوبی ❖ دل مضطر کو حاصل ہو رہا ہے کیفِ روحانی

تجرد، گوشہ گیری، مبتلائے خود فریبی کی ❖ اکھاڑی بیخ و بن سے آپ ﷺ نے بنیادِ رہبانی

نہ شاعر ہوں نہ مجھ کو شاعری سے کوئی دل چسپی ❖ نبی ﷺ کی شان میں ہے قافیہ پیمائی وجدانی

سراپا عاجز و بے بس ہوں اس منزل میں اے عارفؔ

یہ میری نعت گوئی ہے رہینِ فضلِ رحمانی

فردوس تخیل

علامہ ضیاؔ نعمانی مدرسہ ضیاء العلوم بیگوسرائے

پلکوں پہ ستاروں کو عیاں دیکھ رہا ہوں ❖ اشکوں میں تبسم کو نہاں دیکھ رہا ہوں
رحمت کے فرشتے بھی ہیں جاروب کشِ در ❖ محبوب کا پاکیزہ مکاں دیکھ رہا ہوں
رحمت کی گھٹائیں بھی ہیں سرمست ہر اک سو ❖ میں روضۂ اطہر کا سماں دیکھ رہا ہوں
آقائے مدینہ ﷺ کے درِ پاک پہ ہردم ❖ رہتی ہے ہوا عطر فشاں دیکھ رہا ہوں
فردوس تخیل میں مرے شہر عرب ہے ❖ دربار شہ ہر دو جہاں دیکھ رہا ہوں
صد جائے ادب گنبد خضرائے مدینہ ❖ اے حسن تصور میں کہاں دیکھ رہا ہوں

چمکے گا ضیاؔ میری بھی قسمت کا ستارہ
لطف و کرم جان جہاں دیکھ رہا ہوں

○

سودائے دل

حضرت مولانا مشرف علی تھانوی مہتمم وشیخ الحدیث دارالعلوم الاسلامیہ لاہور

آپ اک سودائے دل بن کر نہاں ہر دل میں تھے ❖ جو ہر بیداد بن کر دیدۂ کامل میں تھے
نقش تھا نام آپ ﷺ کا روزِ ازل ختمِ رسل ❖ آپ ﷺ اس دم تھے نبی جب آدمؑ آب وگل میں تھے
بدر کی جانب چلا تھا جاں نثاروں کا ہجوم ❖ قافلہ سالار بن کر آپ ﷺ خود محمل میں تھے
اپنی جان و مال عزت آبرو سے بے نیاز ❖ جارہے تھے سب احد کو، آپ ﷺ سب کے دل میں تھے
ہمرہی میں آپ ﷺ کی بس ہر قدم مقصود تھا ❖ رہ روانِ راہ منزل راہ میں منزل میں تھے
آپ ﷺ آئے تو ملی سب کو صراط مستقیم ❖ آپ ﷺ سے قبل اہل عالم سعی لاحاصل میں تھے
عرش کے دامن پہ تھا روز ازل نام آپ ﷺ کا ❖ گو کتاب انبیاء کی آخری منزل میں تھے

ان کو حاصل تھا شب معراج عارفؔ قربِ خاص
◆❖◆ رفعتوں کی انتہائی آخری منزل میں تھے ◆❖◆

بادۂ عشقِ مدینہ

علامہ ضیاؔ نعمانی مدرسہ ضیاء العلوم بیگوسرائے

نہ صہبا اچھی لگتی ہے نہ مینا اچھا لگتا ہے ❖ مجھے تو بادۂ عشق مدینہ اچھا لگتا ہے

منور اور منقش جس میں نامِ سرور دیںﷺ ہو ❖ خدا کو بس وہی دل اور سینہ اچھا لگتا ہے

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ جس میں بیٹھے ہوں ❖ وہ طوفانوں سے ٹکراتا سفینہ اچھا لگتا ہے

گناہوں میں بڑا ہے پھر بھی عقل و نقل کی رو سے ❖ خدا کے دین کے دشمن سے کینہ اچھا لگتا ہے

محبت کیا عجب شئی ہے کہ چشم لطف و رحمت میں ❖ حبیبِ رب کی اُمت کا کمینہ اچھا لگتا ہے

قدم جس پر مرے آقا بوقت خطبہ رکھتے تھے ❖ مجھے اس منبر عالی کا زینہ اچھا لگتا ہے

مروں تو سرور کونینﷺ کے قدموں میں جا لیٹوں ❖ ابھی سرکار کی اُلفت میں جینا اچھا لگتا ہے

پلاتا جا مرے پیر مغاں ممکن جہاں تک ہو ❖ مئے حبِ نبیﷺ کا جام پینا اچھا لگتا ہے

فرشتے نور کی چھتری لئے ہیں ان کی محفل میں ❖ صحابہؓ کا اَدب پرور قرینہ اچھا لگتا ہے

صحابہؓ ہیں مرے دل کی انگوٹھی کا حسیں حلقہ ❖ اور اس حلقہ میں وہ نوری نگینہ اچھا لگتا ہے

گلِ نعتِ ضیاؔء افسوس، بو اچھی نہ رنگ اچھا

ادب سے اپنے ہونٹوں ہی کا سینا اچھا لگتا ہے

ابر بہار آفریں

مولانا مشتاق احمد حامد الحسینی بھوجپوری

وہ ابرِ بہار آفریں اللہ اللہ ❖ ہر اک خطہ خلد بریں اللہ اللہ

ہر اِک ذرّۂ بزم گیتی ہے شاہد ❖ ہے ہر نقش تیرا حسیں اللہ اللہ

ادھر حق پرستی ادھر زعم باطل ❖ وہ پیغام فتح مبیں اللہ اللہ

اسی آرزو میں تڑپتا ہوں حامدؔ

کہ دیکھوں دیارِ حسیں اللہ اللہ

تڑپتا ہوں جدائی میں، بلا لیجے مجھے طیبہ

مولانا مفتی اسرار احمد دانشؔ قاسمی نجیب آبادی، فاضل افتاء مدرسہ شاہی مرادآباد

حزیں دل ہے زباں چپ چاپ آنکھیں اشکبار آقا ﷺ ❖ نہ جانے کیوں یہ بڑھتا جارہا ہے اضطرار آقا ﷺ

غمِ فرقت لئے میں رات دن بے چین پھرتا ہوں ❖ نہیں ملتا ہے پَل بھر بھی مرے دل کو قرار آقا ﷺ

ہے طوفانِ حوادث اور ستم کی آندھیاں ہر سو ❖ کوئی غم خوار ہے آقا ﷺ، نہ کوئی غم گسار آقا ﷺ

تڑپ اٹھتا ہوں جب طیبہ کا کوئی نام لیتا ہے ❖ شکستہ دل ہوں دکھلاؤں کسے میں حالِ زار آقا ﷺ

بشکلِ راہبر رہزن، بشکلِ دوست ہیں دشمن ❖ نہیں ہے اب زمانے میں کسی کا اعتبار آقا ﷺ

علاجِ دردِ دل اب ہند میں ممکن نہیں میرا ❖ شفا ہو گر میں دیکھوں سبز گنبد کی بہار آقا ﷺ

مدینہ طیّبہ کے گلشنوں کا پوچھنا کیا ہے ❖ تمہارے شہر کا ہے خار بھی رشکِ بہار آقا ﷺ

تمنا دل کی ہے دیکھوں مدینے کی بہار آقا ﷺ ❖ میں ہوں دیدار طیبہ کا سراپا انتظار آقا ﷺ

شراب عشق کا ساغر عطا اک ایسا ہو جائے ❖ نہ اترے زندگانی بھر کبھی اس کا خمار آقا ﷺ

تمہاری بخشش واحسان وشفقت پر میں سو جاں سے ❖ نثار آقا ﷺ، نثار آقا ﷺ، نثار آقا ﷺ، نثار آقا ﷺ

نہیں ہے آپ ﷺ کا ثانی کوئی سارے زمانے میں ❖ بلاشک آپ ﷺ ہیں محبوب رب کردگار آقا ﷺ

دعا ہے قبر میں جس دم شبیہ پاک دیکھوں میں ❖ مرے آقا ﷺ، مرے آقا ﷺ، کہوں بے اختیار آقا ﷺ

میں عالی بارگہ میں آپ ﷺ کی گر پاؤں بار آقا ﷺ ❖ تو ہوں میں مستحق رحمتِ پروردگار آقا ﷺ

تڑپتا ہوں جدائی میں، بلا لیجے مجھے طیبہ ❖ کسی صورت مرے دل کو نہیں آتا قرار آقا ﷺ

دعا ہے ڈھانپ لے رحمت مرے سارے گناہوں کو
سرِ محشر نہ ہو دانشؔ تمہارا شرم سار آقا ﷺ

نبیوں کے پیشوا

قاری محمد راشدؔ حمیدی دھامپوری

سرشار جب سے میں ہوں محبت میں آپ ﷺ کی ❖ گزری ہے عمر میری اطاعت میں آپ ﷺ کی
در پہ مجھے بھی اپنے بلا لیجئے حضور ﷺ ❖ بے چین ہو رہا ہوں میں فرقت میں آپ ﷺ کی
یوں معترف ہے آپ ﷺ کی عظمت کا یہ جہاں ❖ ثانی نہیں ہے کوئی بھی عظمت میں آپ ﷺ کی
ظلم وستم جہاں کے سہے آپ ﷺ نے مگر ❖ پھر بھی کمی نہ آئی عنایت میں آپ ﷺ کی
غالب رہے صحابہؓ سدا ہر محاذ پر ❖ عزت ملی یہ ان کو اطاعت میں آپ ﷺ کی
اسریٰ کی شب میں آپ ﷺ تھے نبیوں کے پیشوا ❖ سب نے پڑھی نماز امامت میں آپ ﷺ کی
دشمن کے ساتھ بھی ہوا انصاف کا سلوک ❖ عدل و صفا تھا ایسا طبیعت میں آپ ﷺ کی
مفلس ہوں میں اگر چہ مجھے اس کا غم نہیں ❖ مجھ کو یہ فخر ہے کہ ہوں امت میں آپ ﷺ کی

راشدؔ جو ان کے نقش قدم پر چلیں گے آج
قربت نصیب ہوگی قیامت میں آپ ﷺ کی

صل علی کہتا رہوں

مولانا محمد زبیرؔ اعظمی قاسمی، ایولہ ضلع ناسک مہاراشٹر

چاہتا ہے جی کہ نام مصطفیٰ ﷺ کہتا رہوں ❖ بس یہی شام و سحر صبح و مسا کہتا رہوں
بھر دیا عالم کو جس نے نغمۂ توحید سے ❖ اس صداقت کا بیان و ماجرا کہتا رہوں
آپ ﷺ کی شانِ رحیمی کا ہو لب پر تذکرہ ❖ آپ ﷺ کو بحر محبت بارہا کہتا رہوں
آپ ﷺ کا کنکر بھی میرے حق میں ہے لعل و گہر ❖ آپ ﷺ کی باتوں کو رحمت کی ادا کہتا رہوں
اس جگہ جاؤں جہاں ہو بزم عشاقِ نبی ﷺ ❖ نام سن کر آپ ﷺ کا صلِّ علیٰ کہتا رہوں
بیٹھ جاؤں گا کہیں بھی دھوپ ہو یا چھاؤں ہو ❖ کچھ خدا کا ذکر ہو کچھ مصطفیٰ ﷺ کہتا رہوں
امت سرکار پہ مولا کی ہے چشم کرم ❖ غیر ممکن ہے اسے بے آسرا کہتا رہوں

میری دنیائے عمل طرز نبی ﷺ پر ہو زبیرؔ
زندگی بھر نعت شاہِ انبیاء ﷺ کہتا رہوں

کیجئے محمد ﷺ کی شفقتوں کا اندازہ

ڈاکٹر رفیق احمد بلگرامی

کیجئے محمد ﷺ کی شفقتوں کا اندازہ ❖ ان کا ہم غلاموں سے چاہتوں کا اندازہ
ذکرِ بخششِ امت ہو رہا ہے خلوت میں ❖ کیجئے تو آقا ﷺ کی رحمتوں کا اندازہ
سنت شہِ دیں سے قلب ہو اگر روشن ❖ ہوگا عہد حاضر کی ظلمتوں کا اندازہ
ان کے حسن کو دیکھو عشق کی نگاہوں سے ❖ ورنہ ہو نہ پائے گا رفعتوں کا اندازہ
میہماں محمد ﷺ ہیں میزبان ہے اللہ ❖ کیجئے تو آقا ﷺ کی عظمتوں کا اندازہ
مسجدوں کی حرمت بھی ہم نہ رکھ سکے محفوظ ❖ ہو گیا ہمیں اپنی غفلتوں کا اندازہ
پڑھ کے سورۂ رحمٰن کرتا کیوں نہیں انساں ❖ اپنے ربِّ اکبر کی نعمتوں کا اندازہ
ہیں غلام خدمت میں بعد مرگ بھی دونوں ❖ کرلیں بے ادب ان کی قربتوں کا اندازہ

اے رفیقؔ دنیا میں کوئی کر نہیں سکتا
سیرتِ محمد ﷺ کی وسعتوں کا اندازہ

○

ہم تو ہیں غلامان احمد ﷺ...

ڈاکٹر رفیق احمد بلگرامی

ہم تو ہیں غلامان احمد ﷺ طوفانوں سے کیا گھبرائیں گے ❖ تکبیر کے نعروں سے ہم سب ہر قلعۂ باطل ڈھائیں گے
میدان قیامت میں اپنی قسمت کا ستارہ چمکے گا ❖ ہم جیسے گنہ گاروں کو جب سردارِ امم بخشائیں گے
ہم آل نبی ﷺ کے شیدا ہیں اصحاب نبی ﷺ کے پیرو ہیں ❖ حق بات کہیں گے دار پہ بھی اور اپنا گلا کٹوائیں گے
مانا کہ حقیر و خوار ہیں ہم، مانا کہ ابھی نادان ہیں ہم ❖ دل کو ہے یقیں انشاءاللہ ہم شہرِ مدینہ جائیں گے

کرتے ہیں رفیقؔ اپنی نسبت دنیا میں نبی ﷺ سے ظاہر سب
◆❖◆ جو پیروِ سنت ہیں اہل سنت تو وہی کہلائیں گے ◆❖◆

دہر میں اسم محمد ﷺ سے اُجالا کر دے

شاعر مشرق علامہ اقبالؒ

مثلِ بو قید ہے غنچے میں، پریشاں ہوجا ❖ رخت بردوش ہوائے چمنستاں ہوجا
ہے تنک مایہ، تو ذرے سے بیاباں ہوجا ❖ نغمۂ موج سے ہنگامۂ طوفاں ہوجا
قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں اسمِ محمد ﷺ سے اجالا کردے

ہو نہ یہ پھول، تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو ❖ چمنِ دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو، خم بھی نہ ہو ❖ بزمِ توحید بھی دنیا میں نہ ہو، تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبضِ ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

دشت میں، دامنِ کہسار میں، میدان میں ہے ❖ بحر میں، موج کی آغوش میں، طوفان میں ہے
چین کے شہر، مراقش کے بیابان میں ہے ❖ اور پوشیدہ مسلمان کے ایمان میں ہے
چشمِ اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعتِ شانِ رفعنا لک ذکرک دیکھے

مردمِ چشمِ زمیں، یعنی وہ کالی دنیا ❖ وہ تمہارے شہدا پالنے والی دنیا
گرمیٔ مہر کی پروردہ، ہلالی دنیا ❖ عشق والے جسے کہتے ہیں بلالی دنیا
تپش اندوز ہے اس نام سے پارے کی طرح
غوطہ زن نور میں ہے آنکھ کے تارے کی طرح

عقل ہے تیری سپر، عشق ہے شمشیر تری ❖ مرے درویش! خلافت ہے جہانگیر تری
ماسوا اللہ کے لیے آگ ہے تکبیر تری ❖ تو مسلمان ہے تو تقدیر ہے تدبیر تری
کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

یاد آتا ہے

ولی اللہ ولیؔ قاسمی بستوی

مچل جاتا ہوں جب شہرِ مدینہ یاد آتا ہے ❖ زہے قسمت کہ خوشیوں کا خزینہ یاد آتا ہے
مشامِ جاں معطر دل مرا معمور ہوتا ہے ❖ مجھے سرکار کا جس دم پسینہ یاد آتا ہے
وہ جس سے خاتمِ کونین کو حاصل ہوئی زینت ❖ مجھے ہر آن وہ زریں نگینہ یاد آتا ہے
تصور جب بھی آتا ہے قیامت کی تمازت کا ❖ مجھے اس وقت ساقئ مدینہ یاد آتا ہے
نبی ﷺ کا نام لے کر جب دعائیں میں نے مانگی ہیں ❖ لبِ ساحل پہنچتا پھر سفینہ یاد آتا ہے
جو محشر میں بپا ہوتا ہے عالم نفسی نفسی کا ❖ تو سب لوگوں کو بس شاہِ مدینہ یاد آتا ہے

ولیؔ میں خوش نصیبی پر ہمیشہ ناز کرتا ہوں
مجھے عشقِ محمد ﷺ کا دفینہ، یاد آتا ہے

مسلماں کا رسالت پر تری ایمان ہے ساقی

ماہرؔ القادری

مسلماں کا رسالت پر تری ایمان ہے ساقی ❖ مگر الفت تری ایمان کی ہی جان ہے ساقی
ترے کردار پہ دشمن بھی انگلی رکھ نہیں سکتے ❖ ترا اخلاق تو قرآن ہی قرآن ہے ساقی
تجھے جس نے نہ پایا وہ خدا کو پا نہیں سکتا ❖ کہ تیری معرفت اللہ کی پہچان ہے ساقی
گنہگاروں کی نظریں تیری جانب اٹھ رہی ہونگی ❖ ہجومِ حشر میں تیری یہی پہچان ہے ساقی
کبھی اے کاش سوتے میں ترا دیدار ہو جائے ❖ یہی ارمان تھا ساقی، یہی ارمان ہے ساقی
تری ہی ذات آخر رحم فرمائے گی امت پر ❖ یہی اک چیز ہے جس سے کہ اطمینان ہے ساقی
زہے قسمت! کہ میں منجملۂ اہل محبت ہوں ❖ ترے اصحاب رضی اللہ عنہم کی الفت مرا ایمان ہے ساقی
کوئی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہے کوئی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہے ❖ کوئی حیدر رضی اللہ عنہ ہے کوئی جامعِ قرآن ہے ساقی

مرا مسلک نہیں ایمان کو ڈر کر چھپا لینا
مرا ایمان تو اعلان ہی اعلان ہے ساقی

عشق سرورِ کونین ﷺ

راغبؔ مراد آبادی

عشق ہے سرورِ کونین کا دولت میری ❖ للہ الحمد کہ بیدار ہے قسمت میری
ہو گیا ہوں میں اسیرِ خمِ گیسوئے رسول ﷺ ❖ اب نہیں دولتِ کونین بھی قیمت میری
ذرے ذرے سے مدینہ کے محبت ہے مجھے ❖ آشکار اہل وفا پر ہے عقیدت میری
حشر میں سر پہ رہے سایۂ دامانِ رسول ﷺ ❖ میں نثارِ شہ عالم ہوں یہ قسمت میری
میں تو جنت کا سزا وار نہیں ہوں سرکار ❖ حشر میں آپ ﷺ ہی فرمائیں شفاعت میری
مجھ پہ بھی ایک نظر سید مکی مدنی ❖ شکوۂ گردش دوراں نہیں عادت میری

نعت گوئی کی حدیں مجھ کو ہیں راغبؔ معلوم
کہ نگاہوں میں ہیں احکامِ شریعت میری

○

سوئے حرم

شمیمؔ جے پوری

دل سوئے مدینہ ہے نظر سوئے حرم ہے ❖ جب دونوں سے نسبت ہے تو کس بات کا غم ہے
مانا کہ حرم سارے کا سارا ہی حرم ہے ❖ کیا میرے مدینے کی زمیں عرش سے کم ہے
اے جامعِ رحمت یہ کرم کیا کوئی کم ہے ❖ مجھ جیسے گنہگار کو بھی آپ ﷺ کا غم ہے

ہوں بے خود و سرشار مئے عشقِ نبی ﷺ سے
ساغر کبھی ہاتھوں سے چھوا ہو تو قسم ہے

○

عشقِ نبوی ﷺ کی آگ

احسان دانشؔ

بازیچہ حیات میں عقبیٰ کا رکھ خیال ❖ وہ کام کر کہ حشر میں صورت دکھائی جائے
جب میں بجز حضور ﷺ کسی کا نہیں غلام ❖ پھر کیوں کسی کی نازشِ بیجا اٹھائی جائے
اس کا خدا ہوا جو محمد ﷺ کا ہوگیا ❖ یہ بات منکروں میں نہ کہہ کر گنوائی جائے
شاید چلے بدن بھی تصور کے ساتھ ساتھ ❖ تاثیرِ عشق یوں بھی کبھی آزمائی جائے
عشقِ رسول ﷺ ہے تو سکوں کی دعاء نہ مانگ ❖ یہ آگ لگ گئی ہے تو پھر کیوں بجھائی جائے
طوفاں میں اب یہ کشتیٔ امت ہے یا رسول ﷺ ❖ اب تو کسی طرح سے کنارے لگائی جائے
ہوجائیں راہ میں نہ کہیں ختم اشکِ غم ❖ دولت یہ ان کے در پہ پہنچ کر لٹائی جائے
جب تک وہ تاج دارِ دو عالم ﷺ نہ دیکھ لیں ❖ فردِ عمل مری نہ کسی کو دکھائی جائے
جس شخصیت کا ذکر برفعت کرے خدا ❖ کیوں دل میں نہ انہی کی محبت جمائی جائے
لے اس کا نام جس سے بھلا دو جہاں میں ہو ❖ کر اس کا ذکر جس سے دلوں کی برائی جائے
جا کر درِ حضور ﷺ پہ مجھ کو رہی یہ فکر ❖ آنکھوں میں کس طرح یہ تجلی سمائی جائے
جن کا یہ قول ہے کہ میرے بُرے بھی ہیں سب مرے ❖ قسمت انہیں کے در پہ نہ کیوں آزمائی جائے

دانشؔ ہزار رنگ کے جلوے ہیں دہر میں
دل میں کہاں جگہ، کہ طبیعت لگائی جائے

شافعِ محشر ﷺ

محمد زکی کیفی

یقیں دل کو خیالِ روضۂ اطہر سے ملتا ہے ❖ ہمیں اپنا شعورِ ذات انﷺ کے در سے ملتا ہے
ندامت میں بھی لذت گھول دی اسم گرامی نے ❖ نشاطِ دل خیالِ شافعِ محشرﷺ سے ملتا ہے
اسی کا نام سن کر نغمگی بھی وجد کرتی ہے ❖ لطافت کو بھرم جس طاہر واطہر سے ملتا ہے
شمیم جسمِ اطہر پھول کی خوشبو کا سرمایہ ❖ کلی کو حسن، اندازِ حیا پرور سے ملتا ہے
مئے گلگوں میں تسکینِ دل وجاں ڈھونڈنے والو ❖ سرور و کیف ذکرِ ساقی کوثرﷺ سے ملتا ہے
بظاہر فاصلے ہوں، دوریاں ہوں، لاکھ پردے ہوں ❖ مگر ان سے تعلق روح کو داور سے ملتا ہے
صفات وذاتِ حق تو ماوراہیں عقلِ انساں سے ❖ مگر ان کا پتہ دنیا کے ہر منظر سے ملتا ہے
سخاوت اور شجاعت کیا امانت اور دیانت کیا ❖ تمام اوصاف کو حسن آپﷺ کے پیکر سے ملتا ہے
دو عالم کی سعادت بٹ رہی ہے ان کی چوکھٹ پر ❖ نشانِ باغِ جنت آپﷺ ہی کے گھر سے ملتا ہے

مدینہ کی فضا اک عالمِ انوار ہے کیفیؔ
سکونِ دیدہ ودل اس کے ہر منظر سے ملتا ہے

جنت میں عطا ہم کو مدینہ کی فضا کر

محمد زکی کیفی مرحوم

کچھ اشک ندامت کے سوا پاس نہیں ہے ❖ لایا ہوں میں دامن میں یہی اپنے سجا کر
یہ اشک ندامت بھی بڑی چیز ہے اے دل ❖ آنکھوں میں چھپالے دُرِ مقصود بنا کر
اک بار ہے دل کھول کے رونے کی تمنا ❖ سر روضۂ اقدس پہ ندامت سے جھکا کر
عشاق مدینہ کی دعا ہے یہ خدا سے ❖ جنت میں عطا ہم کو مدینہ کی فضا کر
کچھ اُسوۂ حسنیٰ پہ عمل بھی تو کر اے دل! ❖ یہ فرض محبت ہے، اسے بھی تو ادا کر
دنیا کی ہر اک چیز نگاہوں سے چھپا دے ❖ یارب! رخ پر نور کی تصویر دکھا کر
توصیف کا حق کیا ہو ادا تیری زباں سے ❖ بس ورد زباں صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ کر

اے دوست مرے واسطے بس اب یہ دعا کر
کیفیؔ کو الٰہی! غم محبوبﷺ عطا کر

مزا آنے لگا ہے بے کلی میں

بسملؔ شاہجہاں پوری

جلا کر داغِ دل عشق نبی ﷺ میں ❖ اجالا کر لیا ہے زندگی میں
دعائیں دیں مجھے اہل بصیرت ❖ اضافہ کر رہا ہوں روشنی میں
یہ اسعدؔ پرتوِ بدر الدجیٰ ہیں ❖ نبی ﷺ کا حسن ہے آل نبی ﷺ میں
حسین احمدؔ کا صدقہ ہے کہ بسملؔ
مزا آنے لگا ہے بے کلی میں

گنبدِ خضری کی صدا

بسمل شاہجہان پوری

میں عشق کی شائستہ ادا لے کے چلا ہوں ❖ یاد شہ لولاک لما لے کے چلا ہوں
اسلام کا پیغام بقا لے کے چلا ہوں ❖ میں گنبدِ خضریٰ کی صدا لے کے چلا ہوں
دل صبر سے روشن تو زباں شکر کی خوگر ❖ کیا منصب تسلیم و رضا لے کے چلا ہوں
اب کوئی چلے یا نہ چلے اس کا مقدر ❖ پیغام رسالت بخدا لے کے چلا ہوں
کیونکر نہ قدم لیں میرے جنت کے نگہباں ❖ میں الفت محبوب خدا لے کے چلا ہوں
اب فیصلہ کیا حشر میں ہو دیکھنا یہ ہے ❖ میں ان کا کرم، اپنی خطا، لے کے چلا ہوں
اب روضۂ اقدس کی زیارت ہے یقینی ❖ میں حضرتِ اسعدؔ کی دعا لے کے چلا ہوں
بسملؔ ہوں میں اخلاق رسول ﷺ عربی کا
ہر زخم میں اک خاص مزا لے کے چلا ہوں

اسعد سے مراد حضرت مولانا اسعد صاحب مدنی مدظلہ العالی صدر جمعیۃ علماء ہند

حقیقت میں وہ لطفِ زندگی پایا نہیں کرتے

حامدؔ لکھنوی

حقیقت میں وہ لطفِ زندگی پایا نہیں کرتے ❖ جو یادِ مصطفیٰ ﷺ سے دل کو بہلایا نہیں کرتے
زباں پر شکوۂ رنج و الم لایا نہیں کرتے ❖ نبی ﷺ کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے
یہ دربارِ محمد ﷺ ہے یہاں ملتا ہے بن مانگے ❖ ارے ناداں یہاں دامن کو پھیلایا نہیں کرتے
یہ دربارِ محمد ﷺ ہے یہاں اپنوں کا کیا کہنا ❖ یہاں سے ہاتھ خالی غیر بھی جایا نہیں کرتے
ارے او نا سمجھ قربان ہو جا ان کے روضے پر ❖ یہ لمحے زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے
ندامت ساتھ لے کر حشر میں اے عاصیو جانا ❖ سنا ہے شرم والوں کو وہ شرمایا نہیں کرتے

جو ان کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہیں اے حامدؔ
کسی کے سامنے وہ ہاتھ پھیلایا نہیں کرتے

○

گنبدِ خضریٰ نظر آتا ہے

تسنیم فاروقی لکھنوی

جہادِ حق میں جاں دینے سے کترایا نہیں کرتے ❖ محبت کرنے والے غم سے گھبرایا نہیں کرتے
یہ سدرہ ہے اجازت دیجئے ہم کو بچھڑنے کی ❖ یہاں سے آگے جبریلِ امیںؑ جایا نہیں کرتے
نبی ﷺ آنے کو ہیں دیدار کر لو آسماں والو ❖ یہ پُر انوار موقعے بار بار آیا نہیں کرتے
جھلس کر دونوں عالم دھوپ کی تیزی میں جل جاتے ❖ جو وہ کونین پر قرآن کا سایا نہیں کرتے
صداقت اور محبت کیا ہیں، یہ صدیق رضی اللہ عنہ سے سیکھو ❖ جو یارِ غار ہیں وہ غم سے گھبرایا نہیں کرتے

تو پھر تسنیمؔ کیسے گنبد خضرا نظر آتا
درودوں سے اگر ہم دل کو بہلایا نہیں کرتے

○

دنیا میں محمد ﷺ کے دیوانے ہزاروں ہیں

راہی شہابی

صہبائے عقیدت کے پیمانے ہزاروں ہیں ❖ عرفانِ رسالت کے میخانے ہزاروں ہیں

دامن میں لئے اپنے نذرانے ہزاروں ہیں ❖ کاندھے پہ کفن ڈالے مستانے ہزاروں ہیں

صدیوں سے جو روشن ہے کاشانۂ عالم میں ❖ اس شمع رسالت کے پروانے ہزاروں ہیں

گستاخ زبانوں کو وہ کاٹ کے رکھ دیں گے

دنیا میں محمد ﷺ کے دیوانے ہزاروں ہیں

○

زباں پر محمد ﷺ کا نام آگیا ہے

مائل خیرآبادی

زباں پر محمد ﷺ کا نام آگیا ہے ❖ ہمیں آج لطفِ تمام آگیا ہے

فرشتے جلو میں ادب سے کھڑے ہیں ❖ یہ محشر میں کس کا غلام آگیا ہے

قدم کیا رسولِ معظم ﷺ کے آئے ❖ جہاں میں مکمل نظام آگیا ہے

یہی بس ہے مائلؔ ہمیں روزِ محشر

وہ کہہ دیں ہمارا غلام آگیا ہے

○

تمنائے ساحر

جناب ساحر کانپوری

یہی آرزو ہے کہ اے خدا درِ مصطفٰے ﷺ پہ قیام ہو ❖ وہیں رات اپنی بسر کروں وہیں صبح ہو وہیں شام ہو
مرے دل میں آپ کی یاد ہو مرے لب پہ آپ کا نام ہو ❖ یہ مری عبادت صبح ہو یہ مرا وظیفۂ شام ہو
یہ دعا ہے میری کہ اے خدا وہی میکدے کا نظام ہو ❖ وہی منظر طرب آفریں وہی بادہ ہو وہی جام ہو
جو بہار گلشن خلد ہے جو رخ رسول ﷺ سے ہے عیاں ❖ اسی جلوے سے مجھے واسطہ اسی نور سے مجھے کام ہو
کبھی لب پہ نام رسول ﷺ ہو کبھی لب پہ ذکر خدا رہے ❖ یہ خدائے پاک سے ہے دعا مری عمر یوں ہی تمام ہو
رخ آفتاب بھی کچھ نہیں رخ ماہتاب بھی کچھ نہیں ❖ مرے چشم شوق کے سامنے وہ عرب کا ماہ تمام ہو
یہ حیات اپنی بسر کریں جو ہم اتباع رسول ﷺ میں ❖ یہی جسم مرکز نور ہو یہی عمر عمر دوام ہو
یہ خدائے پاک سے ہے دعا کہ درِ رسول ﷺ ہو اور میں ❖ جو نگاہ وقفِ جمال ہو تو زبان وقف سلام ہو
یہ خدائے پاک کا ہے کرم ہوئے ہم رسول ﷺ کے امتی ❖ جو خواص کو بھی نہ مل سکے وہ ہمارے واسطے عام ہو

بخدا ہے کتنا طرب فزا یہ پیام ساحؔر بے نوا
تجھے خلد کی جو ہے آرزو در مصطفٰے ﷺ کا غلام ہو

○

نبی ﷺ کا نام لیوا بے سہارا ہو نہیں سکتا

نازش پرتاب گڈھی

اُجالے میں اندھیرے کا گذارا ہو نہیں سکتا ❖ نبی ﷺ کا نام لیوا بے سہارا ہو نہیں سکتا
بروز حشر ان کے سامنے جاؤں جہنم میں ❖ مرے آقا ﷺ کو یہ ہرگز گوارا ہو نہیں سکتا
فرشتے باادب، سورج بھکاری، بارشِ رحمت ❖ مدینے سا کوئی دلکش نظارا ہو نہیں سکتا
یہ فرمانِ خداوندی ہے لوگو غور سے سن لو ❖ نہیں جو مصطفٰی ﷺ کا وہ ہمارا ہو نہیں سکتا
فقط اک بار، ہو جائے مجھے دیدار روضے کا ❖ مرے آقا ﷺ اگر ایسا دوبارہ ہو نہیں سکتا
نہیں قائل جو صدیق رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ وحیدر رضی اللہ عنہ کا ❖ یقیناً وہ محمد ﷺ کا دلارا ہو نہیں سکتا

بنامِ حق چلے گر ناؔزش آقا کے سہارے پر
تو کشتی سے کبھی بدظن کنارا ہو نہیں سکتا

○

ذکر خیر البشر ﷺ

نوازؔ دیوبندی

ذکر خیر البشر ﷺ ہے اور میں ہوں ❖ خوشبوؤں کا سفر ہے اور میں ہوں
نعت گوئی کا شوق ہے مجھ کو ❖ راستہ پُر خطر ہے اور میں ہوں
چاہتا ہوں کہ سر کے بل گذروں ❖ آپ ﷺ کی رہگذر ہے اور میں ہوں
حق اَدا ہو رہا ہے آنکھوں کا ❖ سامنے اُن ﷺ کا گھر ہے اور میں ہوں
وہ مدینے سے واپسی میری ❖ آج تک آنکھ تر ہے اور میں ہوں
وہ مدینہ تھا اور یہ ہے مکّہ ❖ خوب سے خوب تر ہے اور میں ہوں
کرچکا ہوں سفر مدینے کے ❖ پھر بھی شوق سفر ہے اور میں ہوں

چاہتا ہوں کہ اُڑ کے جا پہنچوں
خواہشِ بال و پر ہے اور میں ہوں

○

تڑپ جاتا ہوں جب طائف کا منظر یاد آتا ہے

علامہ منصورؔ بجنوری

تڑپ جاتا ہوں جب طائف کا منظر یاد آتا ہے ❖ لہو میں تر نبی ﷺ کا جسم اطہر یاد آتا ہے
کسے سرکار دو عالم ﷺ کا اب گھر یاد آتا ہے ❖ مسلماں رات دن سرگرم ہیں محلوں کی خواہش میں
رسول اللہ ﷺ کا اب کس کو بستر یاد آتا ہے ❖ مسلمانوں کو نیند آتی ہے اب ڈلپ کے گدّوں پر
مجھے جب تین سو تیرہ کا لشکر یاد آتا ہے ❖ مسلمانوں کی کثرت پر بڑی حیرت سی ہوتی ہے
مجھے تو ہر نفس کرار حیدر رضی اللہ عنہ یاد آتا ہے ❖ ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ کی تو بات ہی کیا ہے

وہی معلوم ہوتا ہے سراپا باغِ جنت کا
مجھے منصورؔ جب شہر پیمبر ﷺ یاد آتا ہے

○

اپنی نظر اچھی لگی

عبدالحق تمنا کراچی

ہر مدینہ جانے والی رہگذر اچھی لگی ❖ دھوپ سے ٹھنڈک ملی گردِ سفر اچھی لگی

نور میں ڈوبی مدینے کی سحر اچھی لگی ❖ اہلِ دل کی آہ وزاری رات بھر اچھی لگی

خاک طیبہ بھی مجھے مثلِ گہر اچھی لگی ❖ اس زمیں پر چیز جو آئی نظر اچھی لگی

ہر عمارت، ہر گلی، ہر رہگذر اچھی لگی ❖ خانۂ ایوبؓ و روضہ مسجد و محراب در

جو بھی مشکل آئی دورانِ سفر اچھی لگی ❖ یہ مدینہ کے مسافر کی ہے شان امتیاز

آج پہلی مرتبہ اپنی نظر اچھی لگی ❖ روضۂ اطہر کی جالی سامنے آنکھوں کے ہے

جس نے رو رو کر تمنا دھولئے اپنے گناہ

رشک آیا اس پہ اس کی چشم تر اچھی لگی

○

رحمت کا پیام

جناب قمر مرادآبادی

میرے لغزیدہ قدم ہی مرے کام آتے ہیں ❖ ڈگمگاتا ہوں تو رحمت کے پیام آتے ہیں

ذوق مستی ہو تو سب کے لئے جام آتے ہیں ❖ کوئی بیگانہ نہیں ساقیٔ کوثرؐ کے یہاں

ہجرِ محبوب کے دو اشک بھی کام آتے ہیں ❖ عمر بھر روتا ہے رونے کو زمانہ لیکن

کیسے کیسے تری راہوں میں مقام آتے ہیں ❖ آسماں ہے کہیں سدرہ تو کہیں عرشِ بریں

سنگریزوں کو بھی اندازِ کلام آتے ہیں ❖ ذاتِ اقدس کا یہ اعجاز تو دیکھے کوئی

صف بصف ہم جو سرِ حشر پہنچتے ہیں قمر

شور اٹھتا ہے محمدؐ کے غلام آتے ہیں

○

فخرِ عرب ﷺ

عبرتؔ بہرائچی

نہ جنت نہ کون و مکاں چاہتا ہوں ❖ نگاہ شہ دو جہاں چاہتا ہوں
جو چھوڑے ہیں دنیا میں فخرِ عرب نے ❖ وہ پر کیف زریں نشاں چاہتا ہوں
بنے گا لحد میں جو بخشش کا ضامن ❖ وہی ذکر وردِ زباں چاہتا ہوں
سنا ہے فرشتوں نے جس کو فلک پر ❖ وہی پھر بلالیؓ اذاں چاہتا ہوں
جہاں بیٹھتے تھے صحابہؓ نبیؐ کے ❖ نگاہوں میں وہ سائباں چاہتا ہوں
خدا یا میں جب تک نہ دیکھوں مدینہ ❖ درازئ عمر رواں چاہتا ہوں

نبی کے تصور میں رکھے جو ہر دم
میں عبرتؔ وہ سوز نہاں چاہتا ہوں

○

ہادئ عالم ﷺ

اردوئے معریٰ (بغیر نقطہ والی نعت)

مولانا محمد ولیؔ رازی صاحب''
مؤلف ''ہادئ عالم، صاحبزادہ مفتی محمد شفیع صاحبؒ

ہر دم درود سرور عالم کہا کروں ❖ ہر لمحہ محوِ روئے مکرم رہا کروں
اسمِ رسولؐ ہوگا مدا وائے دردِ دل ❖ صلِ علی سے دل کے دکھوں کی دوا کروں
ہر سطر اس کی اسوۂ ہادی کی ہو گواہ ❖ اس طرح حالِ احمدِ مرسل لکھا کروں
معمور اس کو کر کے معریٰ سطور سے ❖ ہر کلمہ اس کا دل کے لہو سے لکھا کروں
گو مرحلہ گراں ہے مگر ہو رہے گا طے ❖ اسمِ رسولؐ سے ہی درِ دل کو وا کروں
ہر دم رواں ہو دل سے درودوں کا سلسلہ ❖ طے اس طرح سے راہ کا ہر مرحلہ کروں
دے دوں اگر رسولِ مکرم کا واسطہ ❖ دل کی ہر اک مراد ملے، گر دعاء کروں
اس کے علاوہ سارے سہاروں سے ٹوٹ کر ❖ اللہ کے کرم کے سہارے رہا کروں

اردو کو اک رسالۂ الہام دوں ولیؔ
لوگوں کو دورِ ہادئ عالمؐ عطا کروں

مری تقدیر ہے کونین کے سرور ﷺ سے وابستہ

انوؔار احمد بارہ بنکوی

مری تقدیر ہے کونین کے سرورؐ سے وابستہ ❖ نہ مینا سے نہ ساغر سے نہ سیم و زر سے وابستہ

کہ میں ہوں رحمت للعالمیںؐ کے در سے وابستہ ❖ فرشتو سوچ کر سوئے جہنم لے چلو مجھ کو

کہ سب کا مسئلہ ہے شافعِ محشر سے وابستہ ❖ گنہگاروں کے دل کو اک یہی تسکین کیا کم ہے

میرا دل ہے مدینہ کے ہر اک منظر سے وابستہ ❖ وہ گلشن ہو کہ صحراء ہو وہ آبادی کہ ویرانہ

مری تشنہ لبی ہے ساقیٔ کوثرؐ سے وابستہ ❖ پلائیں یا کہ پیاسا رہنے دیں یہ ان کی مرضی ہے

مری ہر آرزو ہے مصطفٰیؐ کے گھر سے وابستہ ❖ میں دیوانہ ہوں دل میرا ہے جلوہ گاہ جانانہ

یہ سب ہیں کملی والے کے رخ انور سے وابستہ ❖ گلوں کا حسن، تاروں کی چمک، مہتاب کے جلوے

جگر کا درد دل کی ٹیس اور اشک سر مژگاں
یہی کل کائنات اپنی ہے پیغمبرؐ سے وابستہ

○

اک روز بلائیں گے سرکار مدینہ ﷺ

ریاض احمد ضیائی مدرسہ ضیاء العلوم پونچھ جموں کشمیر

اک روز بلائیں گے سرکار مدینے میں ❖ کر آئیں گے روضے کا دیدار مدینے میں

مغموم نہ ہو جانا ہرگز اے مسلمانو! ❖ موجود ہیں ہم سب کے غم خوار مدینے میں

لوگوں سے سنا ہم نے کہتے ہیں کہ رحمت کا ❖ رہتا ہے کھلا ہر دم بازار مدینے میں

دعویٰ تو اخوت کا کرتے ہیں سبھی لیکن ❖ ملتا ہے اخوت کا کردار مدینے میں

آ کر کے مٹا ڈالی سرکار دو عالمؐ نے ❖ قائم تھی جو نفرت کی دیوار مدینے میں

لوگوں نے کہا ہم سے اک روز کہ ہوتی ہے ❖ سوئی ہوئی قسمت بھی بیدار مدینے میں

اس دور مقدس کو کر یاد ضیاؔئی جب
رہتے تھے مہاجر اور انصار مدینے میں

تسکین دل و جاں

جناب مسلم غازی آبادی کراچی

اک نام محمد ﷺ ہی تسکین دل و جاں ہے ❖ ہر غم کا مداوا ہے ہر درد کا درماں ہے
مہکی ہے فضا جس کی گیسوئے محمد ﷺ سے ❖ وہ رشک جناں بے شک طیبہ کا گلستاں ہے
رحمت کی نظر یا رب ! امت پہ کرم یا رب ! ❖ امت ترے پیارے کی مدت سے پریشاں ہے
کیا شان ہے اے غازیؔ! اس شاہ دو عالم کی
امی ہے لقب اس کا اور حامل قرآں ہے

خیر البشر ساقی ﷺ

محمد شریف صاحب پیامؔ

بشر کے راہبر جب تک نہ ہوں خیر البشر ساقی ❖ بشر پا ہی نہیں سکتا کبھی خیرِ بشر ساقی
بڑی پر کیف ہوتی زندگی کی رہ گذر ساقی ❖ ترے لطف و کرم ہوتے ہمارے ہم سفر ساقی
مصیبت ہے کہ چھوٹا جب سے تیرا سنگ در ساقی ❖ کبھی ہے دردِ دل ساقی، کبھی دردِ جگر ساقی
نہیں ہے مجھ کو ہرگز جستجوئے سیم و زر ساقی ❖ دکھادے مجھ کو معراجِ محبت کی ڈگر ساقی
کسی اہل نظر کا ہو کے منظورِ نظر ساقی ❖ ترے در پہ ہی کٹ جاتی یہ عمرِ مختصر ساقی
بس اب کی بار مجھ کو دے وہ اندازِ سفر ساقی ❖ کہ منزل ہو تو دیکھوں، سامنے ہو تیرا گھر ساقی
بصارت دی کرم تیرا، بصیرت بھی عطا کردے ❖ نہیں آتی نہیں آتی تمیزِ خیر و شر ساقی
زمانہ روٹھ جائے یا کرے سامانِ رسوائی ❖ ہمارے واسطے کافی ہے تیری اک نظر ساقی
سلیقہ اس کے پہنچانے کا بھی مجھ کو عنایت ہو ❖ لئے پیغام تیرا پھر رہا ہوں در بدر ساقی
گذر جاتے ہیں دن دعوت میں راتیں آہ و زاری میں ❖ کہاں آرام کرتا ہے مرا میرِ سفر ساقی
گلستانِ محبت میں بہارِ تازہ آجاتی ❖ ترے میخوار ہو جاتے اگر شیر و شکر ساقی
بھلا اس کا جو مانے جو نہ مانے، اس کی محرومی ❖ تمہارے نامہ بر کی ہر خبر ہے معتبر ساقی
شریک ان کی دعاؤں میں رہوں میں بھی تمنا ہے ❖ ترے ہی واسطے رہتے ہیں جو محوِ سفر ساقی
اسی پہ آکے برسا ہے ترا ابرِ کرم اکثر ❖ ترے در سے جو اٹھا لیکے اپنی چشمِ تر ساقی
پیام اس دار فانی سے روانہ ہو رہا ہو جب
تمہاری راہ کی چہرے پہ ہو گردِ سفر ساقی

مجھے لے چل اس جگہ اے صبا

سید ناظر حسین گلؔ چاندپوری

مجھے لے چل اس جگہ اے صبا جہاں خیر وفخرِ انام ہے ❖ وہ جہاں برستی ہیں رحمتیں جہاں بابِ خلد وسلام ہے

مجھے لے چل اس جگہ اے صبا ...

مرا قلب صرفِ درود ہے یہ زبان وقفِ سلام ہے ❖ مرا شوق کہتا ہے چل وہیں کہ جہاں وہ عالی مقام ہے

مجھے لے چل اس جگہ اے صبا ...

وہ جو رحمتوں کا دیار ہے جہاں دو جہاں کی بہار ہے ❖ وہ جہاں پہ مرقدِ یار ہے جہاں جاری فیض دوام ہے

مجھے لے چل اس جگہ اے صبا ...

جو حبیبِ ربِ غفور ہے جو سراپا پیکرِ نور ہے ❖ جہاں روز جلوۂ طور ہے جہاں رشکِ ماہِ تمام ہے

مجھے لے چل اس جگہ اے صبا ...

وہ جو شہر ارضِ حجاز ہے جو دلوں کا مرکزِ ناز ہے ❖ جہاں حق کا محرمِ راز ہے جو دیارِ خیر وسلام ہے

مجھے لے چل اس جگہ اے صبا ...

یہ صبا نے عجز ونیاز سے کہا جا کے بندہ نواز سے ❖ تو کرم سے اپنے نواز دے کہ یہ گلؔ بھی تیرا غلام ہے

مجھے لے چل اس جگہ اے صبا جہاں خیر وفخرِ انام ہے

وہ جہاں برستی ہیں رحمتیں جہاں بابِ خلد وسلام ہے

○❖○

جہاں روشن چراغ آرزو ہے

فخر الاسلام نفیسؔی امروہوی

ہجوم مے کشاں، دَورِ سبو ہے ❖ محبت ہی محبت کو بہ کو ہے
ہے جن کی یاد تسکین دل و جاں ❖ نگاہوں کو اُنہیں کی جستجو ہے
سجی یا رب رہے بزم تصور ❖ تصور ہے مدینہ رُو برُو ہے
خیالِ شہر طیبہ تو بڑا ہی ❖ جنوں انگیز ہے دیوانہ خو ہے
وفورِ شوق اَب دل تھام لینا ❖ یہ اُن کا شہر آیا اور وہ کُو ہے
یہی تو وہ مدینہ ہے مرے دل ❖ جہاں روشن چراغِ آرزو ہے
یہاں کا ذرہ ذرہ در حقیقت ❖ مجلّٰی ہے، مصفّٰی، خوب رو ہے
یہاں بادِ صبا گذرے ادب سے ❖ یہ راحت گاہِ شاہِ حُسن خو ہے
یہاں بکتا ہے سودا درد دل کا ❖ چلا آئے وہ جس کو جستجو ہے
یہ ہیں صدیقؓ اِن کا پوچھنا کیا؟ ❖ انہیں نسبت نبیؐ سے مُو بمُو ہے
یہ کہتی ہے عمرؓ کی زندگانی ❖ نبیؐ کا دین میری آبرو ہے
حیا کی جاں، وفا کی روح عثمانؓ ❖ محبت میں بہا اِن کا لہو ہے
علیؓ عقدہ کشائے سرِّ حق ہیں ❖ یہ چرچا دوستو! یاں چار سو ہے
الٰہی اُس پہ، رحمت خاص فرما ❖ کہ جس میں بھی نبیؐ کا رنگ وبو ہے

نفیسؔی کو غرض کیا ماسوا سے
◆❖◆ تمنّا ہے تمہاری آرزو ہے ◆❖◆

عجب ہے خمار آنکھوں میں

شاؔعر لکھنوی

عجب ہے کیف، عجب ہے خمار آنکھوں میں ❖ بسا ہوا ہے نبیؐ کا دیار آنکھوں میں
جو آئی یادِ مدینہ تو آنسوؤں کی طرح ❖ چھپا لیا ہے اسے بے قرار آنکھوں میں
کھڑے ہوئے ہیں ترے در پہ تیرے دیوانے ❖ وفا کی نذر لئے اشکبار آنکھوں میں
قسم خدا کی مدینہ جنھوں نے دیکھا ہے ❖ میں ڈھونڈلوں گا وہ آنکھیں ہزار آنکھوں میں

تصورات میں طیبہ ہے رو برو شاؔعر
◆❖◆ رچی ہوئی ہے مجسم بہار آنکھوں میں ◆❖◆

سرکار کی گلی

کیف مسرور

مت پوچھیے کہ کیا ہے سرکارؐ کی گلی میں ❖ اک جشن سا بپا ہے سرکارؐ کی گلی میں
لطف و عطا کی اس پر برسات ہوگئی ہے ❖ جو شخص آگیا ہے سرکارؐ کی گلی میں
ہوتا ہے دل منور تابانیوں سے جس کی ❖ جلووں کی وہ فضا ہے سرکارؐ کی گلی میں
آنے کو آگئے ہیں گھر پر ضرور لیکن ❖ دل اپنا رہ گیا ہے سرکارؐ کی گلی میں
ہر غم کا ہے مداوا آب و ہوا میں اس کی ❖ ہر درد کی دوا ہے سرکارؐ کی گلی میں
سرکار کی گلی کا رتبہ تو اس سے پوچھو ❖ دل جس کا جھومتا ہے سرکارؐ کی گلی میں
جلووں کو ڈھونڈنے جو گھر سے چلا تھا اپنے ❖ اب خود کو ڈھونڈتا ہے سرکارؐ کی گلی میں
کس کس کو میں بتاؤں خود جا کے کوئی دیکھے ❖ جنت کا در کھلا ہے سرکارؐ کی گلی میں

جس کی تجلیوں سے ہے دو جہاں منور
مسرور وہ ضیا ہے سرکارؐ کی گلی میں

◆❖◆ ◆❖◆

تمہیں کو ابتدا لکھوں تمہیں کو انتہا لکھوں

سید طفیل احمد مدنی

تمہیں کو ابتدا لکھوں تمہیں کو انتہا لکھوں ❖ سمجھ ہی میں نہیں آتا کہ آخر تم کو کیا لکھوں
امین و صادق و پیغمبر صدق و صفا لکھوں ❖ نبی ذو الکرم لکھوں محمد مصطفیٰ لکھوں
کبھی شمس الضحیٰ لکھوں کبھی بدرالدجیٰ لکھوں ❖ الٰہی کس طرح شرحِ جمال مصطفیٰ لکھوں
رسولِ محترم لکھوں امام الانبیاء لکھوں ❖ خدا معلوم دل کیا چاہتا ہے تم کو کیا لکھوں
قلم رکتا نہیں مذکورہ اوصاف و فضائل پر ❖ یہی جی چاہتا ہے تم کو محبوب خدا لکھوں
بنا کر رحمۃٌ للعالمیں جب رب نے بھیجا ہے ❖ تو واجب ہے تمہیں کو رحمتِ ارض و سما لکھوں
شفاعت کا کیا ہے تم نے وعدہ اپنی امت سے ❖ تو پھر کیسے نہ تم کو شافع روز جزا لکھوں
محبت کا تقاضا ہے عقیدت کی بھی خواہش ہے ❖ تمہارے نام نامی کو میں ہر غم کی دوا لکھوں
قلم چلتا رہے یوںہی مسلسل ان کی مدحت میں ❖ کبھی نعت نبی لکھوں کبھی رب کی ثنا لکھوں
سمجھ کچھ کام دیتی ہے نہ اب ہوش و خرد اپنی ❖ پریشاں ہوں کہ کیسے اپنے دل کا مدعا لکھوں
اسے پہونچا دے لے جا کر رسول اللہ کے در تک ❖ میں ان کی مدح میں جو کچھ بھی اے بادِ صبا لکھوں

طفیل ایسی کہاں قسمت جو یہ اعزاز حاصل ہو
کہ خود کو میں سگِ کوئے محمد مصطفیٰ لکھوں

◆❖◆ ◆❖◆

تجلی فاران

قاری محمد اسحاق حافظؔ سہارن پوری ایڈیٹر ''نوائے وطن''، سبزی منڈی انبالہ شہر (ہریانہ)

ہمیں دعویٰ نہیں اس بات کا، فغفور و قیصر ہیں ❖ مگر ہاں، فخر ہے اس پر، غلامانِ پیمبر ﷺ ہیں
دلوں میں جن کے پنہاں نورِ ایمانی کے جوہر ہیں ❖ فقیرِ بے نوا ایسے، شہنشاہوں سے بہتر ہیں
حضورِ سرورِ عالم ﷺ کی یادوں سے ہے تابانی ❖ انہیں کے تذکرے وجہ سکونِ قلب مضطر ہیں
مجھے یہ فخر ہے دیوانۂ ختم نبوت ﷺ ہوں ❖ مری دنیا، مری عقبیٰ، شفیعِ روز محشر ہیں
مجھے میرے خدا نے بخشدی کونین کی دولت ❖ میں خوش قسمت ہوں، مجھ پر مہرباں قسّامِ کوثر ہیں
خدا شاہد کہ جو ہیں باعث تخلیق دو عالم ❖ مرے مولیٰ، مرے آقا، وہی محبوبِ داور ہیں
خبر کر دے کوئی جاکر فدایانِ نبوت کو ❖ سنا ہے دشمنانِ دینِ حق پھر سرکشی پر ہیں
بہت ناراض ہیں جھوٹے نبی جھوٹے خدا مجھ سے ❖ مرے اشعار کیا ہیں، ان کے حق میں تیر و نشتر ہیں
سکوں کے چند لمحوں کے لئے بے تاب ہے دنیا ❖ سکونِ مستقل حاصل ہے ہم کو، کیوں کہ حق پر ہیں
نہ ہوں گے سرخ رو ہم کیوں جہادِ حق و باطل میں ❖ محمد مصطفیٰ ﷺ جب خود ہمارے میر لشکر ہیں

جو چمکی تھی کبھی فاران کی چوٹی پہ اے حافظؔ
◆❖◆ دماغ و دل ہمارے اس تجلی سے منور ہیں ◆❖◆

میں مدح کررہا ہوں رسالت مآب ﷺ کی

سید امینؔ گیلانی

خوشبو جو آرہی ہے دہن سے گلاب کی ❖ میں مدح کررہا ہوں رسالت مآب ﷺ کی
چہرہ جب ان کا میرے تصور میں آگیا ❖ آنکھوں میں بس گئی ہے ضیا ماہتاب کی
بخشش کا، ان کی چشمِ کرم پر ہے انحصار ❖ کچھ حیثیت نہیں ہے گناہ و ثواب کی
امّی لقب کے علم کی اللہ رے یہ شان ❖ ان کا کلام شرح ہے اُم الکتاب کی
دیکھا جسے حضور ﷺ نے ایسا لگا اسے ❖ دل میں اُتر گئی ہے کرن آفتاب کی
محبوب چن لیا جو خدا کے حبیب ﷺ کو ❖ دیتا نہ کیوں وہ داد مرے انتخاب کی
لے لے کے ان کا نام تڑپتا ہوں رات دن ❖ لذت نہ آپ پوچھیں مرے اضطراب کی

چپ چاپ ان کے در پہ میں بیٹھا رہا امینؔ
◆❖◆ ہمت کہاں تھی مجھ میں سوال و جواب کی ◆❖◆

ملتی ہے اضطراب میں راحت کبھی کبھی

سید امینؔ گیلانی

رکتا نہیں ہے جوشِ طبیعت کبھی کبھی ❖ تھمتے نہیں ہیں اشکِ محبت کبھی کبھی
ہوتی ہے خواب میں جو زیارت کبھی کبھی ❖ سوتے میں جاگ اٹھتی ہے قسمت کبھی کبھی
ان کا لیا جو نام تو آنسو نکل پڑے ❖ یوں موجزن ہوئی ہے طبیعت کبھی کبھی
جوشِ جنوں میں حدِ ادب سے نکل نہ جاؤں ❖ مجھ کو سنبھالتی ہے شریعت کبھی کبھی
شہرِ رسولؐ میرے تصور میں آگیا ❖ یوں بس گئی نگاہ میں جنت کبھی کبھی
سب اس میں بہہ گئے خس وخاشاکِ معصیت ❖ اُمڈا وہ سیلِ اشکِ ندامت کبھی کبھی
کس کس طرح کیا ہے تسلی سے دل کو شاد ❖ آئی جو لب پہ غم کی حکایت کبھی کبھی
گاہے سکونِ دل بھی بنا وجہِ اضطراب ❖ ملتی ہے اضطراب میں راحت کبھی کبھی
پَر لگ گئے دعا کو، پڑھا جب درود ساتھ ❖ آنکھوں سے دیکھ لی یہ حقیقت کبھی کبھی

نسبت ہے کیا امینؔ، میں ذرہ وہ آفتاب
ہوتی ہے اپنے آپ پہ حیرت کبھی کبھی

◆❖◆

دل کا سرور

سید سلمانؔ گیلانی

دل کا سرور نام ہے سرکار آپ ﷺ کا ❖ پھر کیوں کروں نہ ذکر بہ تکرار آپ ﷺ کا
پھر چاہتا ہوں دیکھنا دربار آپؐ کا ❖ جو پائے لطف پھر ہے گنہگار آپ ﷺ کا
پھر آپ ﷺ کی ہوں چشمِ کرم کا میں منتظر ❖ پھر طالب شفا ہے یہ بیمار آپ ﷺ کا
بوبکرؓ ہوں عمرؓ ہوں، غنیؓ ہوں کہ بوترابؓ ❖ واللہ لاجواب ہے ہر یار آپ ﷺ کا
طلحہؓ، زبیرؓ، سعدؓ، سعیدؓ، اور ابن عوفؓ ❖ ہر اک تھا جاں نثار و وفادار آپ ﷺ کا
سو بار جان دینے کو حاضر ہوں میں حضور ﷺ ❖ اک بار اگر نصیب ہو دیدار آپ ﷺ کا
لازم ہے اس پہ جس کو محبت ہو آپ ﷺ سے ❖ اپنائے خلق آپ ﷺ کا، کردار آپ ﷺ کا

سلمانؔ کو ملا ہے وراثت میں یہ مزاج
دبتا نہیں کسی سے یہ خود دار آپ ﷺ کا

نعت النبی ﷺ نمبر

مدینہ کی تڑپ

بے تاب کر رہی ہے مدینے کی آرزو
یاد آرہا ہے قبۂ مینوئے مصطفےٰ ﷺ

اب پوچھئے نہ حال شفیقؔ غریب کا
دل سوئے مصطفےٰ ﷺ ہے، نظر سوئے مصطفےٰ ﷺ

شفیقؔ جونپوری

زہے قسمت جو سفر سوئے مدینہ ہووے

از : سید الطائفہ، مخدوم العالم، حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب امدادؔ مہاجر مکی قدس سرہٗ

سبز و شاداب گلستانِ تمنا ہووے ❖ کاش مسکن مرا صحرائے مدینہ ہووے
ہند میں گرم تپش یوں دلِ مضطر ہے مدام ❖ دام میں جیسے کوئی مُرغ تڑپتا ہووے
مجھ کو بھی روضۂ اقدس کی زیارت ہو نصیب ❖ زہے قسمت جو سفر سوئے مدینہ ہووے
جب کہیں قافلے والے کہ مدینہ کو چلو ❖ شوق میں پھر تو مرا اور ہی نقشہ ہووے
ننگے پاؤں وہیں ہو جاؤں میں اُٹھ کر ہمراہ ❖ تن میں جامہ بھی مرے ہو کہ برہنہ ہووے
یوں چلوں خاک اُڑاتا ہوا صحرا صحرا ❖ جیسے جنگل میں بگولا کوئی اُڑتا ہووے
گرمِ جولان روش برق ہوں شاداں خنداں ❖ پاؤں پر پاؤں مرا شوق میں پڑتا ہووے
کانٹے تلوؤں میں چبھیں برگِ گلِ تر سمجھوں ❖ خاک جو اُڑ کے پڑے آنکھوں میں سُرمہ ہووے
ایسی صُورت سے درِ شاہِ عرب پر پہنچوں ❖ حال جیسے کسی ناچیز گدا کا ہووے
گرد آلودہ بدن خاک ملی چہرے پر ❖ ایک تہ بند پھٹا سا کوئی کرتا ہووے
خار پاؤں میں چبھیں بال ہوں سر کے بکھرے ❖ فکر سوزن ہو نہ کچھ شانہ کا سودا ہووے
باندھ کر ہاتھ کروں عرض بصد عجز و نیاز ❖ خدمتِ شاہ میں جیسے کوئی بردہ ہووے
یہ غلام آپ کا حاضر ہے قدم بوسی کو ❖ وصل کا آج اشارہ شہ والا ہووے
مری بیتابی و مسکینی پہ رحم آئے ضرور ❖ خود درِ حجرۂ والائے نبیؐ وا ہووے
دوڑ کر لب قدم پاک پہ رکھدوں اپنے ❖ دھیان کس کو ادب و بے ادبی کا ہووے
کبھی چوموں کبھی آنکھوں سے لگاؤں وہ قدم ❖ خاکِ پا آپ کی ان آنکھوں کا سرمہ ہووے
گوہر اشک نثارِ قدمِ پاک کروں ❖ جُز تہی دستی کوئی اور نہ تحفہ ہووے
اور جب روئے مبارک کی تجلّی دیکھوں ❖ جلوۂ طور بھی آنکھوں میں تماشا ہووے

سن کے اس شوق کو کہتے ہیں ملائک بھی عزیب
فضل حق سے تری حاصل یہ تمنّا ہووے

❍❖❍

روئے مدینہ

از : سید الطائفہ، مخدوم العالم، حضرت مولانا حاجی اِمداد اللہ صاحب اِمدؔاد مہاجر مکی قدس سرہٗ

مکہ میں ہوں پر ہے ہوس کوئے مدینہ ❖ دے ہے رخِ کعبہ خبر روئے مدینہ

لانے لگی اب بادِ صبا بوئے مدینہ ❖ دل اڑنے لگا ہو کے ہوا سوئے مدینہ

پہنچا دے مجھے منزلِ مقصود کو جلدی ❖ یا رب ہے لگی دل کو تگ وپوئے مدینہ

گرچہ ہیں بہت شہر، جہاں میں خوش ودلچسپ ❖ لیکن ہے عجب دلبر و دل جوئے مدینہ

دل غرقِ حلاوت ہے دہن ہے شکرستاں ❖ طوطئ زباں ہے جو ثنا گوئے مدینہ

وہ چھوٹ گیا بند دو عالم سے سراسر ❖ جو پھنس گیا اندر خم گیسوئے مدینہ

محفوظ ہے آفات دو عالم سے وہ مومن ❖ کی جس نے سکونت تہِ بازوئے مدینہ

خوش آئے گی کب اس کو یہ خوشبوئے دو عالم ❖ ہے جس کے بسی مغز میں خوشبوئے مدینہ

کس ذوق سے لپٹے ہے کلام اپنا زباں سے ❖ جب ہووے زباں اپنی طرح گوئے مدینہ

ایذا کے عوض دیتے دعا سنگدلوں کو ❖ دل نرم تھے کیا سرورِ خوش خوئے مدینہ

انہارِ فیوضات ہیں عالم میں جہاں تک ❖ ہے اصل مگر سب کی وہی جوئے مدینہ

امدؔاد سے نت گوہر صلٰوت و سلامی

یا رب ہوں نثارِ شہِ نیکوئے مدینہ

○❖○

بسی ہے جا بجا خوشبوئے پیغمبر ﷺ مدینے میں

مولانا محمد حسین صاحب تمناؔ مرادآبادی

بسی ہے جا بجا خوشبوئے پیغمبر ﷺ مدینے میں ❖ لئے جاتے ہو کیوں اے تاجرو! عنبر مدینے میں
وہاں بالِ ہما شاخِ شجر دونوں برابر ہیں ❖ سعادت سائبان فرش ہے گھر گھر مدینے میں
مدینے ہو کے رستہ کھل گیا ہے قربِ رحمٰں کا ❖ رہے جیسے ہمارے دِیں کے وہ رہبر مدینے میں
جگر پارہ ہے مہرِ آسماں کا شمسۂ زریں ❖ فلک کا لختِ دل ہے قبۂ اخضر مدینے میں
جنہیں کہتے ہیں دروازے حریم سرورِ دین کے ❖ کھلے ہیں باغ جنت کے وہ سارے در مدینے میں
وہ روشن صبح کو ہوتا ہے یہ دن رات روشن ہے ❖ حریمِ مصطفیٰ ہے غیرتِ خاور مدینے میں
فلک صورت میں اور واں کی زمیں معنی میں برتر ہے ❖ کہ مرقد آپ کا ہے عرش سے برتر مدینے میں
فلک سے قبہ برتر، مہر سے وہ شمس انور ہے ❖ ہر اک شے عمدہ اور بہتر سے ہے بہتر مدینے میں
اگر دربانیٔ فردوس سے فرصت ہو رضواں کو ❖ درِ حضرت پہ لاکر دے جما بستر مدینے میں

تمناؔ کی یہی ہے آرزو اے خالق عالم
رہے محبوب کا تیرے ثنا گستر مدینے میں

◆❖◆ ◆❖◆

اس در سے لے کے آئے وہاں جس قدر گئے

مولانا محمد حسین صاحب تمناؔ مرادآبادی

در پر نبی کے جو گئے غم سے گذر گئے ❖ آئے ہنسی خوشی جو وہاں نوحہ گر گئے
پدموں کروڑوں لاکھوں ہزاروں غنی فقیر ❖ اس در سے لے کے آئے وہاں جس قدر گئے
راہ خدا ملی نہ کوئی جز رہِ نبی ﷺ ❖ لاکھوں ہی اس جہاں میں اِدھر سے اُدھر گئے
اندھے بھی جس میں صاف چلے جائیں دوڑتے ❖ ایسے خدا کی راہ، نبی صاف کر گئے
کیا تاب ہے کس کی جو چال ان کی چل سکے ❖ جانے کی حد سے پیشتر از پیشتر گئے
جب دوستوں نے ان کو حیات النبی کہا ❖ جیتے ہی جی تمام بد اندیش مر گئے
قبضہ میں لی کماں جو شہ کائنات نے ❖ سن کر بہت کمانوں کے چلّے اتر گئے
بدتر حیاتِ ہند ہے مؤمن کو موت سے ❖ وہ جی گئے جو جا کے مدینے میں مر گئے

نعتِ نبی ﷺ تمام تمناؔ نہیں ہوئی
ایسے ہی کہتے کہتے ہزاروں گذر گئے

◆❖◆ ◆❖◆

تمنائے حرم

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

اے کاش پھر مدینہ میں اپنا قیام ہو ❖ دن رات پھر لبوں پر درود و سلام ہو
پھر ذکر لا الٰہ میرا حرزِ جان ہو ❖ اور وقت واپسی یہی میرا کلام ہو
محراب مصطفیٰ ﷺ میں ہو معراج سر نصیب ❖ پھر سامنے وہ روضۂ خیر الانام ہو
پھر سے مواجہ میں درود و سلام کا ❖ پُر کیف وہ نظارۂ ہر خاص و عام ہو
پھر کاش میں مکینِ درِ مصطفیٰ ﷺ بنوں ❖ فضلِ خدا سے روضۂ جنت مقام ہو

جس کو وہ خود یہ کہہ دیں کہ میرا غلام ہے
دوزخ کی آنچ اس پہ یقیناً حرام ہو

○

تڑپتے ہیں خود سب کو تڑپا رہے ہیں

مولانا محمد احمد صاحبؒ پرتاپ گڑھی

مبارک ہو ہم پھر حرم جا رہے ہیں ❖ مقدر پر اپنے اب اترا رہے ہیں
تڑپ اپنے دل میں جو ہم پا رہے ہیں ❖ وہ شاید ہمیں یاد فرما رہے ہیں
ہماری مسرت کا عالم نہ پوچھو ❖ حرم جا رہے ہیں حرم جا رہے ہیں
مبارک، مبارک، مبارک، مبارک ❖ وہ یاد آ رہے ہیں وہ یاد آ رہے ہیں
جہاں رات دن کا ہے عالم نرالا ❖ وہاں جا رہے ہیں وہاں جا رہے ہیں
یہ آخر ہمیں آج کیا ہوگیا ہے ❖ تڑپتے ہیں خود سب کو تڑپا رہے ہیں

کرم ہے، کرمِ خاص احمدؔ پہ ان کا
کہ جلوہ اسے اپنا دکھلا رہے ہیں

○

چلا ہوں سوئے طیبہ

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی نور اللہ مرقدہ مفتی اعظم دار العلوم دیوبند

بڑھاپا ہے چلا ہوں سوئے طیبہ ❖ لرزتا لڑکھڑاتا سر جھکائے
گناہوں کا ہے سر پر بوجھ بھاری ❖ پریشاں ہوں اسے اب کون اٹھائے
کبھی آیا جو آنکھوں میں اندھیرا ❖ تو چکرا کر قدم بھی ڈگمگائے
کبھی لاٹھی کبھی دیوار پکڑی ❖ کبھی پھر بھی قدم جمنے نہ پائے
نہ بیٹا ہے نہ پوتا ہے نہ بھائی ❖ کوئی گھر کا نہیں جو ساتھ جائے
مگر چلتا رہوں گا دھیرے دھیرے ❖ دَیا والا میری نیاّ لکھائے
نہیں کچھ آرزو اب واپسی کی ❖ وہیں رکھے خدا واپس نہ لائے
وہاں جاکر کہوں گا گڑگڑا کر ❖ سلام اس پر جو گرتوں کو اٹھائے
سلام اس پر جو سوتوں کو جگائے ❖ سلام اس پر جو روتوں کو ہنسائے
سلام اس پر جو اجڑوں کو بسائے ❖ سلام اس پر جو بچھڑوں کو ملائے
سلام اس پر جو بھوکوں کو کھلائے
سلام اس پر جو پیاسوں کو پلائے

○

مدینے کی جانب چلا جارہا ہوں

از: مولانا محمد انوار الحسن شیرکوٹی رحمۃ اللہ علیہ

مدینے کی جانب چلا جارہا ہوں ❖ سکونِ دل مضطرب پارہا ہوں
تمنا بر آنے کو ہے اپنے دل کی ❖ تمنا کی دنیا لئے آرہا ہوں
نظر آنے والا ہے اب سبز گنبد ❖ میں آج اپنے آقا کے گھر جارہا ہوں
فدا ان پہ جاں اپنی جاکر کروں گا ❖ کہ جن کے لئے جاں لئے جارہا ہوں
جبیں پر پسینہ ہے آنکھوں میں آنسو ❖ بآبِ ندامت بہا جارہا ہوں
مجھے بخشوا لیں گے رحمت سے اپنی ❖ یہ امید لے کر چلا جارہا ہوں
مرا غنچۂ دل ہے کھلنے کو انور
انہیں دیکھ کر جن کا غم کھارہا ہوں

◆❖◆ ◆❖◆

اضطرارِ مدینہ

خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ

مبارک ہو اے بیقرارِ مدینہ ❖ بلاوا ہے یہ اضطرارِ مدینہ
ہو طے جلد اے رہ گذارِ مدینہ ❖ بہت سخت ہے انتظارِ مدینہ
الٰہی دکھا دے بہارِ مدینہ ❖ کہ دل ہے بہت بے قرارِ مدینہ
یہ دل اور انوار کی بارشیں ہوں ❖ یہ آنکھیں ہوں اور جلوہ زارِ مدینہ
ہوائے مدینہ ہو بالوں کا شانہ ❖ ہو آنکھوں کا سرمہ غبارِ مدینہ
وہاں کی ہے تکلیف راحت سے بڑھ کر ❖ مجھے گل سے بڑھ کر ہے خارِ مدینہ
کبھی گرد کعبہ کے ہوں میں تصدّق ❖ کبھی جا کے ہوں میں نثارِ مدینہ
کبھی لطف مکہ کا حاصل کروں میں ❖ کبھی جا کے لوٹوں بہارِ مدینہ
رہے میرا مسکن حوالیٔ کعبہ ❖ بنے میرا مدفن دیارِ مدینہ
پہنچ کر نہ ہو لوٹنا پھر وہاں سے ❖ وہیں رہ کے ہوں جاں سپارِ مدینہ
بصد عیش سوؤں میں تا صبح محشر ❖ جو ہو میرا مرقد کنارِ مدینہ
میں پسماندہ ہوں کیوں نہ حسرت سے دیکھوں ❖ سوئے عازمان دیارِ مدینہ
وہاں جلوہ فرما پیارے نبی ﷺ ہیں ❖ زہے زائرین مزارِ مدینہ
میں جاؤں وہاں نیک اعمال لے کر ❖ کہ یا رب نہ ہوں شرمسارِ مدینہ

الٰہی بصد شوق مجذوبؔ پہنچے
یہ ناکام ہو کامگارِ مدینہ

○❖○

بہارِ مدینہ

مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؔ

سراپا چمن ہے دیارِ مدینہ ❖ دوام آشنا ہے بہارِ مدینہ
مدینے کے پھولوں کو کیا پوچھتے ہو ❖ رگِ گل ہے ہر نوکِ خارِ مدینہ
دلوں پر ہے جن کی حکومت کا سکہ ❖ زہے شوکتِ تاجدارِ مدینہ
کسی چیز کی اس کو حسرت نہیں ہے ❖ میسر ہو جس کو غبارِ مدینہ
یہ مسجد، یہ منبر، یہ روضہ، یہ گنبد ❖ ہے فردوس، ہر یادگارِ مدینہ
وہاں کی زمیں عرش سے بھی ہے اعلیٰ ❖ جہاں دفن ہیں تاج دارِ مدینہ
تہجد، تلاوت، تضرع دعائیں ❖ خوشا سعی شب زندہ دارِ مدینہ
حنینؔ و تبوکؔ اور بدرؔ و احدؔ میں ❖ صف آرا ہوئے شہسوارِ مدینہ
کبارِ مدینہ تو یوں بھی بڑے ہیں ❖ بڑوں سے بڑے ہیں صغارِ مدینہ
تمنا ہے، عمرِ رواں اپنی گذرے ❖ بہ ہمراہِ لیل و نہارِ مدینہ

فریدی چلو چل کے روضے پہ کہنا
سلام آپ ﷺ پر تاج دارِ مدینہ

○

دربارِ انور ﷺ

مولانا نسیم احمد فریدیؒ

سبزِ گنبد کا بہشت افروز منظر دیکھتے ❖ جنتیں بکھری ہوئی دیوار و در پر دیکھتے
آنسوؤں میں اِس طرح دربارِ انور دیکھتے ❖ جھالریں لٹکی ہوئی دیوار و در پر دیکھتے
مثلِ مورِ ناتواں ہیں اس پہ ہے شوقِ حرم ❖ اے زہے قسمت اگر پائے کبوتر دیکھتے
دیدنی تھی رات اک مشتاقِ طیبہ کی تڑپ ❖ کاش وہ بھی اپنے پروانے کا منظر دیکھتے
جس جگہ جلوے ہیں رقصاں جنتیں ہیں آشکار ❖ مسجدِ نبوی ﷺ کے وہ محراب و منبر دیکھتے
زائران باغِ طیبہ سوئے طیبہ چل دیئے ❖ رہ گئے افسوس ہم، بادیدۂ تر دیکھتے

اے فریدیؔ ہے عبث تم کو مقدر کا گلہ
شوقِ دل پیدا تو کرتے، پھر مقدر دیکھتے

○

فدائے مدینہ

صوفی عبدالرب صاحب ایم اے

ہزاروں بار تجھ پر اے مدینے میں فدا ہوتا ❖ جو بس چلتا تو مر کر بھی نہ میں تجھ سے جدا ہوتا
یہیں جاں دادگانِ عشق کی بزمِ حسیناں ہے ❖ اُحد کا دامنِ زریں مگس رانِ شہیداں ہے
اگر کانِ شہادت کی طرف ہم کان دیتے ہیں ❖ تو یہ معلوم ہوتا ہے صحابہؓ سانس لیتے ہیں
نبیؐ کے نطق کی حامل مدینہ کی ہوائیں ہیں ❖ یہاں گونجی ہوئی اب تک صحابہؓ کی صدائیں ہیں
فضا خاموش ہو جاتی ہے جب تاروں کی چھاؤں میں ❖ تو ہنگامِ تہجد کی سکوں افزا فضاؤں میں
نبیؐ کا نطق دل میں نورِ سینہ بن کے آتا ہے ❖ صحابہؓ کا تکلم اک سکینہ بن کے آتا ہے
یہاں کا ذرہ ذرہ کھینچتا ہے دل کے دامن کو ❖ کہ او طائر کہاں؟ اب چھوڑ کر اپنے نشیمن کو

کہیں ایسا نہ ہو مر کر کہیں برباد ہو جائیں
چلو طیبہ چلیں صوفیؔ وہیں آباد ہو جائیں

○

مرغزارِ مدینہ

شمس مینائی

بہاراں بہاراں بہارِ مدینہ ❖ ریاضِ جناں مرغزارِ مدینہ
شہِ اتقیا خاتمِ انبیاء ہیں ❖ رسولِ خدا، تاجدارِ مدینہ
کوئی رہنما بن کے لے جائے مجھ کو ❖ کہ دیکھوں میں نقش و نگارِ مدینہ
شہ دوسرا کا رہا ہے یہ مسکن ❖ خوش آئے نہ کیوں کر بہارِ مدینہ
لگاؤں نہ کیوں کر میں آنکھوں سے اس کو ❖ کہ کحل البصر ہے غبارِ مدینہ
جگہ دل میں دوں کیوں نہ سو جاں سے ان کو ❖ رگِ گل سے بہتر ہیں خارِ مدینہ

یہی شمس ہر لحظہ وِردِ زباں ہے
دیارِ مدینہ دیارِ مدینہ

○

مدینہ کے دن رات

مولانا حامد الانصاری غازیؔ

مدینہ کے دن رات اللہ اکبر ❖ مدینہ کی کیا بات اللہ اکبر
اَذانوں کے لمحات اللہ اکبر ❖ نمازوں کے اَوقات اللہ اکبر
نبیؐ کا یہ روضہ و محراب و منبر ❖ مقدس مقامات اللہ اکبر
مواجہ مبارک سلاموں کی بارش ❖ درودوں کی سوغات اللہ اکبر
دل و جان و ایماں حضور نبیؐ میں ❖ رسوم اور نہ بدعات اللہ اکبر
یہاں آکے سب اُمتی مل گئے ہیں ❖ یہاں کی ملاقات اللہ اکبر
یہیں سے چلے تھے یہیں سے چلیں گے ❖ سفر کی شروعات اللہ اکبر
مدینے کی راہیں، محبت کے راہی ❖ ہزاروں سوالات اللہ اکبر
خدا کے حرم سے نبیؐ کے حرم تک ❖ عبادات و طاعات اللہ اکبر
نہ اَسود نہ اَحمر، یہاں سب برابر ❖ نہ فخر و مباہات اللہ اکبر
یہ امت کی آہیں یہ اُمت کے آنسو ❖ یہ روز مکافات اللہ اکبر
تخیل میں ہر نخل، اِک نخل جنت ❖ مدینے کے باغات اللہ اکبر

میں لایا ہوں غازیؔ حضورِ نبیؐ میں
یہی چند اَبیات اللہ اکبر

○

غمِ عشقِ پیمبر ﷺ

مولانا محمد عثمان ساحرؔ مبارک پوری

تھپیڑو! راستہ دید و خدارا اِس سفینے کو ❖ بصد حسرت، بصد اَرماں چلا ہے جو مدینے کو
جگہ پانے کے لائق آستاں پہ گو نہیں ہوں میں ❖ عطا ہو جائے خاکِ پاک ہی تھوڑی کمینے کو
مقدر اوج پر اس کا ہے قسمت اس کی قسمت ہے ❖ غمِ عشقِ پیمبر مل گیا ہے جس کے سینے کو
شہنشاہانِ عالم نازنینانِ جہاں کیا ہیں ❖ ترستے ہیں ملک بھی میرے آقاؐ کے پسینے کو
کسی کی یاد میں اشکوں کی بارش دیدنی سی ہے ❖ کوئی آواز دے دو بڑھ کے ساون کے مہینے کو
قرینہ سیکھتے ہیں اس سے دنیا بھر کے فرزانے ❖ جگہ قدموں میں ان کے مل گئی جس بے قرینے کو
بلا کوئے مدینہ زندگی سے موت بہتر ہے ❖ بھلا جینا کہے گا کون اس مر مر کے جینے کو

جہاں کے میکدے رقصاں ہیں ساحرؔ اس کی مستی پر
عطا فرما دیا ہے جرعہ جو آنکھوں نے پینے کو

◆❖◆ ◆❖◆

گلہائے مدینہ

مولانا عثمان احمد قاسمی جون پوریؒ

دل وہ ہے جو ہر دم رہے شیدائے مدینہ ❖ سر وہ ہے کہ جس سر میں ہو سودائے مدینہ
شاید دل محزون کو بہلائے مدینہ ❖ ہو سکتا ہے پا جائے سکوں روح وہاں پر
آیا جو مرے سامنے صحرائے مدینہ ❖ میں بھول گیا گلشن عالم کی بہاریں
سرکار دو عالم ﷺ کے قدم آئے مدینہ ❖ ہو کیسے بیاں کیا ہے مدینہ کی بلندی
ہے لب پہ شب و روز مرے ہائے مدینہ ❖ اے کاش! کبھی کوئے مدینہ میں گذر ہو
اس سے کوئی کہہ دے وہ چلا جائے مدینہ ❖ جو چاہے کہ دنیا میں ہو جنت کا نظارہ
دن کیسے ہیں اور کیسی ہیں شبہائے مدینہ ❖ انوار کی بارش ہے شب و روز وہاں پر

مجھ کو بھی بلا لیجئے دربار میں اپنے
یہ عرض ہے عثمانؔ کی آقائے مدینہ ﷺ

○

جلوۂ مدینہ

مولانا عثمان احمد قاسمی جون پوری

ہر وقت مرے سر میں سودا ہے مدینے کا ❖ ہر دم مری آنکھوں میں جلوہ ہے مدینے کا
گلشن کی طرح دلکش، صحرا ہے مدینے کا ❖ کانٹے بھی مدینے کے ہیں گل کی طرح خنداں
ہر وقت جہاں دیکھو چرچا ہے مدینے کا ❖ قصے ہیں مدینے کے باتیں ہیں مدینے کی
سورج کی طرح روشن ذرہ ہے مدینے کا ❖ ہر چیز منور ہے ہر چیز درخشاں ہے
جس حجرۂ انور میں آقا ﷺ ہے مدینے کا ❖ وہ حجرۂ انور بھی اک عرش کا حصہ ہے
فردوس کو جب دیکھا نقشہ ہے مدینے کا ❖ اک روز تصور میں ہم خلدِ بریں پہنچے
جب سے مری آنکھوں میں سرمہ ہے مدینے کا ❖ دنیا کی ہر اک زینت، ہے ہیچ نگاہوں میں
سیراب جو کرتا ہے دریا ہے مدینے کا ❖ ہر سمت ہے فیض اس کا مشرق ہو کہ مغرب ہو
مرنا ہے مدینے کا جینا ہے مدینے کا ❖ اے کاش مدینے میں ہو موت و حیات اپنی
بس میری نگاہوں میں رستہ ہے مدینے کا ❖ میں چھوڑ کے ہر منزل جاتا ہوں مدینے کو

عثمانؔ سے ملنا ہو تو اس کا پتہ یہ ہے
وہ ہند میں رہتا ہے شیدا ہے مدینے کا

◆❖◆ ◆❖◆

محمد ﷺ کے شہر میں

مولانا اِمام علی دانش ؔلکھیم پوری

ہر شے مہک رہی ہے محمد ﷺ کے شہر میں ❖ خوشبو بسی ہوئی ہے محمد ﷺ کے شہر میں
چالیس وقت پڑھ کے نمازیں خرید لو ❖ جنت بھی بک رہی ہے محمد ﷺ کے شہر میں
جس سمت دیکھتا ہوں برستی ہیں رحمتیں ❖ بخشش کی کیا کمی ہے محمد ﷺ کے شہر میں
کس کس کا تذکرہ کروں کس کس کا نام لوں ❖ ہر شئے میں دل کشی ہے محمد ﷺ کے شہر میں

دانشؔ ہمارے دل میں تھی جتنی بھی آرزو
پوری وہ ہوگئی ہے محمد ﷺ کے شہر میں

○

مدینہ میں ہے

مولانا اِمام علی دانشؔ

ساقیٔ جام کوثر مدینہ میں ہے ❖ شافع روز محشر مدینہ میں ہے
بے کسوں کا سہارا ہے جس کی دعا ❖ وہ غریبوں کا یاور مدینہ میں ہے
غیر کی رہبری کا عبث آسرا ❖ دونوں عالم کا رہبر مدینہ میں ہے
جس سے اُونچا کسی کو نہ رتبہ ملا ❖ وہ خدا کا پیمبر مدینہ میں ہے
جس پہ قربان ہیں خلد کی رونقیں ❖ وہ سکوں بخش منظر مدینہ میں ہے
خاک طیبہ سے اکسیر دردِ جگر ❖ راحت قلب مضطر مدینہ میں ہے
جس کی پاکیزگی پر ہے جنت فدا ❖ وہ مزار مطہر مدینہ میں ہے
روشنی جس سے ملتی ہے کونین کو ❖ وہ مرا ماہِ انور مدینہ میں ہے
عاصیوں کو یہ مژدہ سناتے چلو ❖ رحمت رب اکبر مدینہ میں ہے
اہلِ بدعت سے جا کر یہ کہہ دے کوئی ❖ مرکز دینِ اطہر مدینہ میں ہے
شرک و بدعت کی ظلمت مٹاتی ہے جو ❖ روشنی ایسی گھر گھر مدینہ میں ہے

اس سے اچھی نہیں ہے کوئی سرزمیں
دارِ محبوبِ داور مدینہ میں ہے

◆❖◆ ◆❖◆

مدینہ مقام ہو

ڈاکٹر مولانا عبدالرحمٰن ساجد الاعظمی اُستاذ مدرسہ عربیہ اِمدادیہ مراد آباد

دل میں یہ آرزو ہے مدینہ مقام ہو ❖ روضہ کے آس پاس مری صبح و شام ہو
دل میں ہو تیری یاد زباں پر ہو تیرا ذکر ❖ اے کاش عمر اپنی کچھ ایسے تمام ہو
نسبت سے تیری منزل معراج پا گئے ❖ شاہ و گدا ہو یا کوئی ادنیٰ غلام ہو
تعریف ان کی کیسے بیاں کر سکے کوئی ❖ بعد از خدا بزرگ فقط جن کا نام ہو
دار فنا سے جب ہو مرا آخری سفر ❖ حمد خدا ہو لب پہ مرے اُن کا نام ہو

ساجدؔ ادب سے نعت نبی ﷺ اس پہ ختم کر
لاکھوں درود اُن پہ کروڑوں سلام ہو

مدینہ کے شہر میں

ڈاکٹر مولانا عبدالرحمٰن ساجد الاعظمی

کتنا حسیں سماں ہے مدینے کے شہر میں ❖ فردوس دل براں ہے مدینے کے شہر میں
اے میری دھڑکنو ! رہے پیش نظر ادب ❖ دیوار و در زباں ہے مدینے کے شہر میں
کرتا ہے جن پہ ناز نبوت کا سلسلہ ❖ وہ میر کارواں ہے مدینے کے شہر میں
تعریف کیا بیاں ہو مدینے کے شہر کی ❖ ہر ذرہ کہکشاں ہے مدینے کے شہر میں
نازاں ہیں جس پہ جنت فردوس کے محل ❖ ایسا بس اک مکاں ہے مدینے کے شہر میں
اے نگہِ اشکبار و دلِ بے قرار چل ❖ تسکین قلب وجاں ہے مدینے کے شہر میں

ساجدؔ یہاں کہاں ہو چلو چل کے لوٹ لیں
رحمت رواں دواں ہے مدینے کے شہر میں

مدینہ میں بلا لیتے شہ بطحا تو بہتر تھا

حضرت مولانا افتخار الحق صاحب منور بہرائچی، مہتمم جامعہ مسعودیہ نور العلوم بہرائچ

مدینہ میں بلا لیتے شہ بطحا تو بہتر تھا ❖ جو ہو جاتا نثارِ گنبد خضراء تو بہتر تھا
پہنچ کر روضۂ اقدس بصد آداب شاہانہ ❖ تمنا اپنے دل کی میں بتا دیتا تو بہتر تھا
پہنچتے ہیں نصیبہ ور فقط درگاہ عالی میں ❖ مقدر اپنا بھی ایسا اگر ہوتا تو بہتر تھا
بہت مدت سے ہوں یونہی گرفتار سیہ بختی ❖ مدینہ کا بلاوا جلد اگر ہوتا تو بہتر تھا
مبارک ہیں جو اڑ کر جا پہنچتے ہیں مدینے میں ❖ یونہی مجھ کو بھی پہنچاتا خدا وندا تو بہتر تھا

میں توفیق حضوری مانگتا ہوں آپ سے یارب
اجابت کی جو خوش خبری سنا دیتا تو بہتر تھا

معراجِ خیال

مولانا عبد السلام مضطرؔ ہنسوری

گلزار مدینہ کا عالم سبحان اللہ سبحان اللہ ❖ اُمڈے ہوئے ہر سو ابر کرم سبحان اللہ سبحان اللہ
وہ روضۂ جنت صحن حرم سبحان اللہ سبحان اللہ ❖ کہتے ہی رہا کیجئے ہر دم سبحان اللہ سبحان اللہ
وہ وقت حضوری متلاطم جذبات سرور وغم باہم ❖ آنکھوں سے رواں اشکِ پیہم سبحان اللہ سبحان اللہ
لب خشک، تنفس تیز، قدم لرزاں، عجب دل کی دھڑکن ❖ محجوب نگاہیں سر خم خم، سبحان اللہ سبحان اللہ
پابندِ ادب حرکات وسکوں مرعوبؔ نظر محتاط قدم ❖ جیسے کہ ہو نگراں چشم کرم سبحان اللہ سبحان اللہ
اس درگہِ عالی میں وہ دل کا شیرازۂ ہستی کیا کہئے ❖ یکجا ہے مگر برہم برہم، سبحان اللہ سبحان اللہ
طیبہ کے وہ ذرے ذرے پر اشکوں کے مچلنے کا عالم ❖ ہر سمت جمال نقش قدم سبحان اللہ سبحان اللہ
وہ چاندنی شب مخمور ہوا چھٹکے ہوئے تارے مہکی فضا ❖ اور گنبدِ خضریٰ کا عالم سبحان اللہ سبحان اللہ
مکہ کے وقار وعظمت پر قرآں کی شہادت کیا کہئے ❖ مکہ کی قسم، مکہ کی قسم سبحان اللہ سبحان اللہ
ضامن ہیں نظام ہستی کی کعبے کی مقدس دیواریں ❖ ہے بزم جہاں تا شمعِ حرم، سبحان اللہ سبحان اللہ
کیا شیشہ وخم، کیا جام وسبو، کیا بادہ ومے کیسی صہبا ❖ دریائے کرم موج زمزم سبحان اللہ سبحان اللہ

اک خواب یہ دیکھا ہے مضطرؔ اس آج کی شب میں پچھلے پہر
روضے کی وہ جالی ہے اور ہم سبحان اللہ سبحان اللہ

مدینہ کی تڑپ

مولانا مشتاق احمد حامد الحسینی بھوج پوری

فضائے گلشن طیبہ بھلی معلوم ہوتی ہے ❖ جہاں جنت بداماں ہر کلی معلوم ہوتی ہے

فضائے دہر میں قدرت کا جلوہ آشکارا ہے ❖ نہاں ذرّوں میں روحِ بے خودی معلوم ہوتی ہے

جہاں شام وسحر ہوتی ہے یارب بارش رحمت ❖ وہی در اصل طیبہ کی گلی معلوم ہوتی ہے

نیا عنواں، نیا نقشہ، نیا آئینِ عالم ہے ❖ زمیں بطحاء کی اس پر بھی سجی معلوم ہوتی ہے

جہانِ رنگ و بو میں دل کشی ایسی کہاں ہمدم ❖ دیار پاک میں جو دل کشی معلوم ہوتی ہے

رسولوں کی رسالت کے ستارے جس جگہ چمکے ❖ انہیں کی روشنی پھیلی ہوئی معلوم ہوتی ہے

گلستانِ محبت کو خزاں سے واسطہ کیا ہے ❖ کہ ہر غنچے میں پیہم تازگی معلوم ہوتی ہے

خدایا رحم فرما حاؔمد خستہ کی حالت پر
دعا خالی اثر سے کیوں مری معلوم ہوتی ہے

○

سوئے حرم لے چل

مولانا عبدالعزیز ظفؔر جنک پوری

اے بادِ صبا مجھ کو اب سوئے حرم، لے چل ❖ فرقت میں ہیں آقا ﷺ کی، آنکھیں مری نم لے چل

دیدارِ نبی ﷺ کا یہ مشتاق ہے دیوانہ ❖ اس بے کس و عاصی پر ہوجائے کرم لے چل

جس ارضِ مقدس پر انوار کی بارش ہے ❖ بہتا ہے جہاں ہر دم، دریائے کرم لے چل

اے بادِ صبا مجھ کو آقا ﷺ کے نگر پہنچا ❖ وہ رحمتِ عالم ﷺ ہیں رکھ لیں گے بھرم لے چل

آنکھوں میں بسالیں گے، اس خاک کے ذروں کو
جس خاک نے چومے ہیں آقا ﷺ کے قدم لے چل

○❖○

دیارِ مدینہ

مولانا عبدالعزیز ظفرؔ جنک پوری

بسا ہے نظر میں دیارِ مدینہ ❖ مرا دل بھی ہے، بے قرارِ مدینہ
گلستاں بداماں، بہارِ مدینہ ❖ ریاضِ جناں ہے، دیارِ مدینہ
زہے سبز گنبد کے دل کش نظارے ❖ خوشا رنگ و بوئے دیارِ مدینہ
نہ کیوں اس کو قلب و نظر میں بسالوں ❖ ہے جنت سے بڑھ کر، بہارِ مدینہ
یہ کہتے ہیں ہنس ہنس کے پاؤں کے چھالے ❖ گلوں سے بھی افضل ہیں، خارِ مدینہ
کبھی جھانک کر جالیوں سے جو دیکھا ❖ نظر آگئے، تاجدارِ مدینہ
تمنا ہے میری لحد، میں بھی جاکر ❖ نگاہوں میں ہو لالہ زارِ مدینہ
غلاموں میں اس کا مقدر ہے اعلیٰ ❖ بلالیں، جسے تاجدار مدینہ

ظفرؔ یہ تمنا ہے آنکھوں میں رکھ لوں
جو مل جائے خاکِ غبارِ مدینہ

ارمانِ مدینہ

مولانا عبدالعزیز ظفرؔ جنک پوری

مچلتے رہتے ہیں ارمان یہ رہ رہ کے سینے میں ❖ کہ میرا مسکن و مدفن بھی ہوجائے مدینے میں
مزا کیا خاک آئے گا، بھلا اس طرح جینے میں ❖ یہاں تڑپے غلام، اور اس کا آقا ﷺ ہو مدینے میں
پڑے رحمت کا چھینٹا، دل کی اس بنجر زمیں پر بھی ❖ کہ پیہم، بارشِ انوار ہوتی ہے، مدینے میں
سفینہ وہ ہوں جس کے ناخدا سرکارِ دوعالم ﷺ ❖ یقیناً آ نہیں سکتا ہے طوفاں اس سفینے میں
شفایابی کہیں ہوگی نہ بیمارِ محبت کو ❖ دوائے دردِ دل، حاصل اسے ہوگی مدینے میں
خدا نے وہ بلندی کی عطا فخرِ دوعالم ﷺ کو ❖ ٹھہرتے ہیں جہاں کے قافلے آکر مدینے میں
سہی جاتی نہیں، اب تو نبی ﷺ کے ہجر کی گھڑیاں ❖ خدا، اس عاجز و بیکس کو پہنچادے مدینے میں
کروں گا پیش ڈالی جاکے، روضے پر درودوں کی ❖ خدائے پاک نے گر مجھ کو پہنچایا مدینے میں

دلِ بے تاب میں رقصاں ہیں ارماں ایک مدت سے
ظفرؔ کا ہو خدایا، مسکن و مدفن مدینے میں

فیضان پیغامبر ﷺ

مولانا قاری فخر الدین فخرؔ گیاوی خلیفہ حضرت مدنیؒ

زمانہ میں ہر سو جدھر دیکھتا ہوں ❖ میں فیضانِ پیغامبرؐ دیکھتا ہوں

مدینہ جو آرام گاہِ نبیﷺ ہے ❖ اسے نور قلب و نظر دیکھتا ہوں

پڑی جن کی نعلین عرش بریں پر ❖ میں ان کا مدینہ میں گھر دیکھتا ہوں

فلک سرنگوں ان کی عظمت کے آگے ❖ فدا ان پہ شمس و قمر دیکھتا ہوں

درخشندہ تاروں کو ہفت آسماں کو ❖ نثارِ شہِ بحر و بر دیکھتا ہوں

رہِ مصطفیٰؐ کے سوا دو جہاں میں ❖ ہر اک راہ کو پُر خطر دیکھتا ہوں

اگر وہ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا ❖ انھیں باعث بحر و بر دیکھتا ہوں

بشر کیوں نہ اشرف ہو خلقِ خدا میں ❖ حبیب خداﷺ کو بشر دیکھتا ہوں

اک اللہ کے بعد امّی لقب کو ❖ شہنشاہ جن و بشر دیکھتا ہوں

کسی کا مجھے اعتبار آئے کیوں کر ❖ انھیں کو فقط معتبر دیکھتا ہوں

طریقے جو ہیں ان کی سنت سے ہٹ کر ❖ ضلالت کا سب میں اثر دیکھتا ہوں

کوئی ان کے در سے جو منہ موڑتا ہے ❖ بھٹکتا اسے در بہ در دیکھتا ہوں

جو ذرہ ہو وابستہ ان کے قدم سے ❖ اسے فرش سے عرش پر دیکھتا ہوں

خدا تو نہیں اور سب کچھ انھیں کو

میں اے فخر المختصر دیکھتا ہوں

انوارِ مدینہ

حضرت شاہ سید نفیس الحسینی مدظلہ، لاہور

اللہ رے یہ وسعتِ آثارِ مدینہ ❖ عالم میں ہیں پھیلے ہوئے انوارِ مدینہ
روشن رہیں دائم در و دیوارِ مدینہ ❖ تاحشر رہے گرمی بازارِ مدینہ
ہے شہر نبیؐ آج بھی فردوس بداماں ❖ جاری ہے وہی موسمِ گلبارِ مدینہ
پھرتے ہیں تصور میں وہ پرکیف مناظر ❖ تاحد نظر ہیں گل و گلزار مدینہ
جس قلب میں یاران نبیؐ کی ہو عقیدت ❖ کھلتے ہیں اسی قلب پہ اسرارِ مدینہ
معمور صحابہؓ کی محبت سے رہے گا ❖ وہ سینہ کہ ہے مہبط انوارِ مدینہ
وہ آلِ محمدؐ ہوں کہ اصحابِؓ محمدؐ ❖ ہیں زینت دربار یہ دُربارِ مدینہ

نسبت نہیں شاہوں سے نفیسؔ اہل نظر کو
کافی ہے انھیں نسبتِ سرکارِ مدینہؐ

○

مرا مدینہ میں یارب مقام ہو جائے

جناب قاری عبدالستار فہیمؔ میرٹھی رکن شوریٰ مدرسہ شاہی مرادآباد

اگر عنایتِ خیر الانام ہو جائے ❖ نصیب ہم کو بھی کوثر کا جام ہو جائے
مرا مدینہ میں یا رب مقام ہو جائے ❖ وہیں پہ عمر دو روزہ تمام ہو جائے
ہیں ارض پاک پہ دشمن نظر جمائے ہوئے ❖ حضورؐ ان کا بھی کچھ انتظام ہو جائے
ہر ایک سو ہو اجالا فضا مہک اٹھے ❖ اگر یہ کفر کا قصہ تمام ہو جائے

اب آرزو ہے کوئی تو یہ آرزو ہے فقط
فہیمؔ ! طیبہ میں اپنا مقام ہو جائے

○

جذبے ہمارے

مولانا صدرالدین اعظمی استاذ مدرسہ شاہی مرادآباد

مرے مالک و رب مرے مولی پیارے ❖ دکھادے مدینے کے رنگیں نظارے
اے راہی حرم کے اے طیبہ کے زائر ❖ تو ساتھ اپنے لیجانا جذبے ہمارے
اے زائر درِ پاک پر جا کے کہنا ❖ کہ بے تاب رہتے ہیں ہم، غم کے مارے
مدینے کی راہیں مدینے کی گلیاں ❖ مناظر تصور میں رہتے ہیں سارے
تمنا ہے اک دن یہ صدؔر حزیں بھی
ان آنکھوں سے بطحا کے دیکھے نظارے

○

ایک شانِ کبریا ہے محمد ﷺ کے شہر میں

محمد اطہر قاسمی کملاپوری، سیتاپور

میں کیا کہوں کہ کیا ہے محمدؐ کے شہر میں ❖ سب ہی کا دلربا ہے محمدؐ کے شہر میں
مہکی ہوئی فضا ہے محمدؐ کے شہر میں ❖ ایسا چمن کھلا ہے محمدؐ کے شہر میں
کچھ غنچہ وگلاب کی مت بات پوچھئے ❖ ہر خار دلربا ہے محمدؐ کے شہر میں
ہر لمحہ اس کو یاد مدینہ ستائے گی ❖ ایک بار جو گیا ہے محمدؐ کے شہر میں
جاؤں کبھی تو لوٹ کے واپس نہ آؤں میں ❖ دل کی یہی صدا ہے محمدؐ کے شہر میں
دونوں جہاں میں جس کا مقدر ہے تابناک
اطؔہر وہی گیا ہے محمدؐ کے شہر میں

○

تمنا

مفتی جمیل احمد نذیری مہتمم جامعہ عربیہ عین الاسلام نوادہ مبارک پور، اعظم گڈھ

تمنا ہے رسول پاک ﷺ کا میں نقش پا دیکھوں ❖ دیارِ مصطفےٰ ﷺ دیکھوں، وہی شہر وفا دیکھوں
اسی مٹی میں گھل مل کر محبت کی فضا دیکھوں ❖ اسی کہسار میں جا کر وہی آب و ہوا دیکھوں
جو مسکن ہے جو مامن ہے غلامانِ محمد ﷺ کا ❖ اسی وادی میں پہنچوں میں، اسے جلوہ نما دیکھوں
سوا یہ درد ہوتا جا رہا ہے اب تحمل سے ❖ خدایا! وقت لا جلدی، کہ میں اپنی دوا دیکھوں
وہی دیوار و در محراب و منبر چاہئے مجھ کو ❖ حطیم، وملتزم دیکھوں، حرم دیکھوں، صفا دیکھوں
صدا لبیک کی کانوں میں جو رس گھول دیتی ہے ❖ زباں پر اپنی جاری میں وہی حمد وثنا دیکھوں
درودوں کا ہو تحفہ اور ہو یہ بندۂ مسکین ❖ شفیع المذنبیں ﷺ کی یوں حضوری میں کھڑا دیکھوں
مداوائے غمِ دل ہے جو بیمار محبت کا ❖ جہانِ دلربا دیکھوں، بہارِ جانفزا دیکھوں
کہاں دل کو جمیلؔ اک بار میں آسودگی ہوگی
طلب یہ ہے اسے میں بارہا اور بارہا دیکھوں

◆❖◆ ◆❖◆

پاک آستانہ

مفتی جمیل احمد نذیری

رہِ زندگی کی منزل وہی پاک آستانہ ❖ وہ متاعِ باغِ ہستی، غمِ دل کا وہ ٹھکانہ
مری یاد کے دریچے میں نبی ﷺ کا آستانہ ❖ کہو وقت سے کہ رک جا، کہو تھم بھی جا زمانہ
مجھے کاش پھر سے ہوتی وہ فضائے نور حاصل ❖ وہی جذبۂ محبت، وہ نوائے قلندرانہ
مرے دل میں ہوتا سودا ترے پاک آستاں کا ❖ بصفاتِ مؤمنانہ، بادائے والہانہ
جو ہوا میں سر بسجدہ، تری بارگہ میں یارب ❖ تو سکون پا گیا ہے مرا کیفِ عاشقانہ
کوئی دل کی بات جا کر کسی اہل دل سے پوچھے ❖ مئے عشق کی حقیقت بزبانِ عارفانہ
اے جمیلؔ ان کے در کی جسے مل گئی گدائی
وہی مرد ہے یگانہ، وہی فاتحِ زمانہ

◆❖◆ ◆❖◆

مدینے کو جائیں یہ جی چاہتا ہے

بہزآد لکھنوی

مدینے کو جائیں یہ جی چاہتا ہے ❖ مقدر بنائیں یہ جی چاہتا ہے
مدینے کے آقا دو عالم کے مولا ❖ ترے پاس آئیں یہ جی چاہتا ہے
محمد ﷺ کی باتیں محمدؐ کی سیرت ❖ سنیں اور سنائیں یہ جی چاہتا ہے
درِ پاک کے سامنے دل کو تھامے ❖ کریں ہم دعائیں یہ جی چاہتا ہے
دلوں سے جو نکلیں دیارِ نبی ﷺ میں ❖ سنیں وہ صدائیں یہ جی چاہتا ہے

پہنچ جائیں بہزآد جب ہم مدینے
تو خود کو نہ پائیں یہ جی چاہتا ہے

○

مدینے دل و روح و جاں لے کے جاؤں

بہزآد لکھنوی

مدینے دل و روح و جاں لے کے جاؤں ❖ محبت کا سارا جہاں لے کے جاؤں
جو سرگرم رہتی ہے ان کی ثنا میں ❖ وہ فکرِ سخن وہ زباں لے کے جاؤں
بھلادوں جو کاذب ہے روداد میری ❖ جو حق ہے وہی داستاں لے کے جاؤں
محمدؐ محمدؐ لبوں پر ہو میرے ❖ میں ایماں کی گل کاریاں لے کے جاؤں
نہ چھوٹے کبھی بھی دیارِ مدینہ ❖ یہ حسرت سرِ آستاں لے کے جاؤں

جو تڑپا رہا ہے مری زندگی کو
وہی دل کا دردِ نہاں لے کے جاؤں

○

مدینے کو میری نظر ڈھونڈتی ہے
اقبال صفی پوری

مدینے کو میری نظر ڈھونڈتی ہے ❖ اِدھر ڈھونڈتی ہے اُدھر ڈھونڈتی ہے
مری روح وہ رہ گذر ڈھونڈتی ہے ❖ جہاں گم ہیں روح الامیں کے ترانے
عدالت مزاجِ عمرؓ ڈھونڈھتی ہے ❖ صداقت کو صدیقؓ کی ہے تمنا
علیؓ کو شجاعت اُدھر ڈھونڈتی ہے ❖ حیا ہے اِدھر روئے عثماںؓ پہ صدقے
تمنا مری بال و پر ڈھونڈتی ہے ❖ یہ جی چاہتا ہے وہیں اُڑ کے پہونچوں

بلائیں گے اقبالؔ اک دن وہ در پر
جنہیں مدتوں سے نظر ڈھوتڈتی ہے

○

تاجدارِ مدینہ ﷺ
شفیقؔ جون پوری

عروسِ مدینہ نگارِ مدینہ ❖ سلام اے معطر بہارِ مدینہ
کرم آپ ﷺ کا شہر یارِ مدینہ ❖ کہاں میں کہاں یہ دیارِ مدینہ
شفیع الامم ﷺ تاجدارِ مدینہ ❖ سلام اپنے دَر پر بلا لینے والے
زروئے تو روشن نہارِ مدینہ ❖ زگیسوئے تو شامِ کعبہ معطر
یہ منزل بھی ہے یادگارِ مدینہ ❖ سلامت رہے پاک بستی قبا کی
مدینے میں اے شہسوارِ مدینہ ❖ بلایا کریں آپ ﷺ ہر سال مجھ کو
ہے دامن میں گرد و غبارِ مدینہ ❖ نہ کیوں ناز ہو اپنے جوشِ جنوں پر
کہ نظریں ہوں صورت نگارِ مدینہ ❖ جدا ہو رہا ہوں تو وہ ذوق دیجے
رئیسِ عرب تاجدارِ مدینہ ❖ سلامم بصدیقؓ و فاروقِ اعظمؓ
سلام اے درِ شاہوارِ مدینہ ❖ سلام اے رسول مکرم ﷺ کی دخترؓ

شفیقؔ گنہگار حاضر ہے در پر
◆❖◆ گدائے صغار و کبارِ مدینہ ◆❖◆

زخمِ جگر

شفیقؔ جون پوری

جا تجھ کو مبارک ہو، مدینے کا سفر جا ❖ پڑھتا ہوا نعت اور جھکائے ہوئے سر، جا
کب تک نہ اٹھائے گی صبا پردۂ در، جا ❖ کر درگہ عالی کے قریں نغمہ سرائی
یوں رہ گذرِ پاک میں تُو خاک بسر، جا ❖ خود ہی ترس آجائے تجھے دیکھ کے ان کو
ہوتا ہے وہاں نورِ خدا پیشِ نظر، جا ❖ کہنے کو ہے صحرا مگر اک ایک قدم پر
میں بھی ترے پیچھے ہوں پس گردِ سفر، جا ❖ جا اور سنا میرا بھی افسانۂ پر غم

پھولوں سے مدینے کے ذرا داد طلب ہو
اے زخمِ جگر، زخمِ جگر، زخمِ جگر، جا

○

تصویر مدینے کی

ولی اللہ ولیؔ بستوی

ہر شیٔ میں نمایاں ہے، تاثیر مدینے کی ❖ صدیوں سے درخشاں ہے، تنویر مدینے کی
باطل کی رگِ جاں پر، شمشیر مدینے کی ❖ ناکام ہوا شیطاں، جب رکھ دی محمد ﷺ نے
جس سے ہے دو عالم میں، تشہیر مدینے کی ❖ کس شان سے خوابیدہ وہ ذاتِ مبارک ہے
لوگو! مجھے دکھلادو، تصویر مدینے کی ❖ بیکل ہوں، پریشاں ہوں، میں چاک گریباں ہوں
اے کاش کہ پاجاؤں، اکسیر مدینے کی ❖ محرومِ تمنا ہوں، بیمارِ محبت ہوں

مدت سے ولیؔ میں تو شیدائے محمد ﷺ ہوں
صدقے میں ہوئی جن کے، تعمیر مدینے کی

○

مدینہ کی صبح بہار اللہ اللہ

انورؔ صابری دیو بند

مدینہ کی صبحِ بہار اللہ اللہ ❖ نسیم سحر مشکبار اللہ اللہ
وہ سر تا بپا خلد بطحا کی وادی ❖ وہ جنت نما سبزہ زار اللہ اللہ
شبستان طیبہ کا دلکش نظارہ ❖ انیس دل داغ دار اللہ اللہ
وہ شام احد شانہٗ زلف فطرت ❖ فروغ ازل در کنار اللہ اللہ
شب ماہ کا منظر ماہ تابی ❖ مجسم سرور و خمار اللہ اللہ
دعائے خلیل و نوید مسیحا ❖ جمال رخ کردگار اللہ اللہ
حرم کی حسیں جالیوں میں فروزاں ❖ چراغاں ہیں لیل و نہار اللہ اللہ
جلال خدا کا یقین مکمل ❖ ہر اک لمحۂ اعتبار اللہ اللہ

وہ ہر گام پر ان کے ہمراہ انورؔ
مری چشم سجدہ گذار اللہ اللہ

○

جلوۂ ناز

زائرحرم حمید صدیقی

مدینہ ہے اور جلوہ سامانیاں ہیں ❖ حبیبِ دو عالم ﷺ کی مہمانیاں ہیں
اِدھر حاجیوں کو پشیمانیاں ہیں ❖ اُدھر رحمتوں کی فراوانیاں ہیں
میں اے قبۂ نور تجھ پر تصدق ❖ عجب تیرے جلووں کی تابانیاں ہیں
نگاہوں کا فردوس ہے بزمِ طیبہ ❖ جدھر دیکھیے جلوہ سامانیاں ہیں
حریمِ رسالت کا فیضان یہ ہے ❖ پریشانیاں ہیں نہ حیرانیاں ہیں
شبِ قدر ہو، یا فروغِ سحر ہو ❖ یہ سب تیرے جلوؤں کی تابانیاں ہیں
جنون محبت کو اللہ رکھے ❖ مبارک یہ میری پریشانیاں ہیں
یہ دیوانگیٔ محبت ہے ناصح ❖ مبارک مجھے میری نادانیاں ہیں

مدینہ کہاں، اور کہاں میری قسمت
تری رحمتوں کی فراوانیاں ہیں

مدینہ کی گلیاں

زائرحرم حمید صدیقی لکھنوی

مری مدّعا ہیں مدینے کی گلیاں ❖ میری رہنما ہیں مدینے کی گلیاں
کہاں ایسی ہوتی ہیں پھولوں کی کلیاں ❖ بڑی خوشنما ہیں مدینے کی گلیاں
وہ عالم کہ بس چلتے پھرتے ہی رہئے ❖ عجب دلربا ہیں مدینے کی گلیاں
سکون اور راحت ہے ہر ہر قدم پر ❖ دلوں کی دوا ہیں مدینے کی گلیاں
بہارِ گلِ باغِ جنت یہیں ہے ❖ بڑی پُر فضا ہیں مدینے کی گلیاں
ہدایت کے چشمے جہاں سے ہیں جاری ❖ وہ بحرِ عطا ہیں مدینے کی گلیاں
وہ آرام جنت میں ملتا ہو شاید ❖ جو راحت فَزا ہیں مدینے کی گلیاں
سمجھتے ہیں یہ راز اہلِ معلّٰی ❖ دل با صفا ہیں مدینے کی گلیاں
جو درکار صحت ہو حاضر یہاں ہو ❖ مریضو! دوا ہیں مدینے کی گلیاں
نظر آتی ہے شکلِ اعمال سب کو ❖ مگر آئینہ ہیں مدینے کی گلیاں
یہاں جو ہیں ساکن وہ بیمار کیوں ہو ❖ کہ دار الشفا ہیں مدینے کی گلیاں
پہنچ جائے گی کشتئ دل سلامت ❖ مری نا خدا ہیں مدینے کی گلیاں
خدا اور خدا کا نبیؐ جانتا ہے ❖ کہ دراصل کیا ہیں مدینے کی گلیاں

کرو دیدۂ و دل کو روشن حمیؔد اب
اگر دیکھنا ہیں مدینے کی گلیاں

◆❖◆

مدینے میں جانے کو جی چاہتا ہے

زائرِ حرم حمیدؔ صدیقی لکھنویؒ

نصیب آزمانے کو جی چاہتا ہے ❖ مدینے میں جانے کو جی چاہتا ہے
ہجومِ تمنّا سے بیتاب ہے دل ❖ یہ محفل، سجانے کو جی چاہتا ہے
بہت دُور اب تک رہا ہوں میں تم سے ❖ بہت پاس آنے کو جی چاہتا ہے
بظاہر بھر آئے ہیں آنکھوں میں آنسو ❖ مگر، مُسکرانے کو جی چاہتا ہے
کبھی دل کو تاکیدِ ضبطِ مسلسل ❖ کبھی گدگدانے کو جی چاہتا ہے
نمایاں نمایاں ہیں کچھ ایسے جلوے ❖ نظر میں چھپانے کو جی چاہتا ہے
تصور کو عینِ حضوری بنادو ❖ کہ نزدیک آنے کو جی چاہتا ہے
جہاں آگیا یاد وہ آستانہ ❖ وہیں سر جھکانے کو جی چاہتا ہے
مقامِ ادب ہے درِ پاک، لیکن ❖ یہاں لڑکھڑانے کو جی چاہتا ہے
مدینے کی گلیوں میں اک اک قدم پر ❖ خزانے لُٹانے کو جی چاہتا ہے
کشش ہے وہ طیبہ کے دیوار و دَر میں ❖ گلے سے لگانے کو جی چاہتا ہے
عجب دلکشی ہے ریاضِ قبا میں ❖ نشیمن بنانے کو جی چاہتا ہے
ترے سائے میں اے بقیع مبارک ❖ ہمارا بھی آنے کو جی چاہتا ہے

حمیدؔ، اب یہ ہے شاد کامی کا عالم
کہ آنسو بہانے کو جی چاہتا ہے

انوارِ مدینہ

حافظ نور محمد انورؔ، پاکستان

رہتا ہوں دل و جاں سے طلب گار مدینہ ❖ بے کل ہوں پئے روضۂ سرکار مدینہ
ہو ارض مقدس میں بسر عمر جو ساری ❖ ہر وقت میں کرتا رہوں دیدار مدینہ
مجرم ہوں خطاوار ہوں کچھ بھی ہوں ترا ہوں ❖ ہو مجھ پہ کرم سید ابرار مدینہ
اے چارہ گر و فکر مداوا نہ کرو تم! ❖ رہنے دو خدا را مجھے بیمار مدینہ
بگڑی مری بن جائیگی بے شک سر محشر ❖ مائل بہ کرم مجھ پہ ہیں سرکار مدینہ
ہر لحظہ نظر آتے ہیں لمحات قیامت ❖ تڑپاتی ہے جب حسرت دیدار مدینہ
لاریب سعادات دو عالم کا امیں ہے ❖ وہ قلب کہ ہے مہبط انوار مدینہ

انورؔ ہے یہی اب تو مرے دل کی تمنا
دیکھ آؤں کبھی جا کے میں دربار مدینہ

مجھ سے اے زائر مدینے کے سفر کی بات کر

سید امینؔ گیلانی

مجھ سے اے زائر مدینے کے سفر کی بات کر ❖ تو وہاں کی ہر گلی ہر بام و دَر کی بات کر
اوّلیں جس میں کیا تھا میرے آقا ﷺ نے قیام ❖ تو ابو ایوّب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کی بات کر
اب بھی رونق جس سے اماں عائشہؓ کے گھر میں ہے ❖ دو جہاں دِلرُباء خیر البشر ﷺ کی بات کر
جو سدا رہتے خدمت میں رسول اللہ ﷺ کی ❖ ان وفاداروں، ابوبکرؓ و عمرؓ کی بات کر
گنبدِ خضریٰ پہ جب پہلی نظر تیری پڑی ❖ کیا تھی کیفیت تو اس پہلی نظر کی بات کر
تیرے آنسو تو بہے ہوں گے حضوری میں ضرور ❖ حاضری کے وقت اپنی چشمِ تر کی بات کر
آج بھی جنت میں جس سے شاد ہے رُوحِ بلالؓ ❖ بات کر اس جانفزا بانگِ سحر کی بات کر
تجھ پہ رحمت ہو خدا کی میری تسکیں کے لئے ❖ جس کا میں بیمار ہوں اس چارہ گر کی بات کر

ذرّہ ذرّہ ہے اگر اس شہر کا شمس و قمر
اب امیںؔ سے تو ذرا شمس و قمر کی بات کر

شہرِ طیبہ کی شام و سحر چوم لوں

آفاق فاخری جلالپوری

شہرِ طیبہ کی شام و سحر چوم لوں ❖ ایک اک گھر کے دیوار و در چوم لوں
میرے قدموں میں آجائے خورشید بھی ❖ ذرّہٴ خاکِ بطحا اگر چوم لوں
کاش اک بار میں، کاش اک بار میں ❖ یا نبیؐ ! آپ کا سنگِ در چوم لوں
اس دیارِ مقدس کے کانٹوں کو بھی ❖ شاخِ گل شاخِ گل جان کر چوم لوں
جن کو دیدارِ طیبہ میسر ہوا ❖ جی میں آتا ہے ان کی نظر چوم لوں
قافلے حاجیوں کے چلیں، جس طرف ❖ اپنی پلکوں سے وہ رہگذر چوم لوں
رب سلّم علےٰ، پڑھ کے آفاقؔ میں
◆❖◆ صفحہٴ نعت خیر البشر چوم لوں ◆❖◆

موت آئے مجھے مدینے میں

محمود احمد عارفؔ جامعہ مدنیہ لاہور

جب سے دیکھی فضا مدینے کی ❖ آرزو ہے وہیں پہ جینے کی
ہے تجلی میں طور سے بڑھ کر ❖ مجھ کو اک اک گلی مدینے کی
عنبر و مشک و عود سے بڑھ کر ❖ بوند ہر ہر ترے پسینے کی
بِن مئے عشق، زندگی کیا ہے ❖ لا پلا ساقیا مدینے کی
عمر بھر کی ہے راہ راہ سلوک ❖ ایک دو دن کی نے مہینے کی
اس شہ دوجہان کے صدقے ❖ ہو عطا زندگی قرینے کی
دل پہ غالب ہے اب تو شوق لقاء ❖ کوئی حسرت نہیں ہے جینے کی
دوجہاں میں وہ شاد کام ہوا ❖ خاک جو بن گیا مدینے کی
موت آئے مجھے مدینے میں
◆❖◆ خاک ہو جاؤں میں مدینے کی ◆❖◆

مدینے چلیئے

راغبؔ مرادآبادی

دل کا پھر ہے یہی اصرار مدینے چلیئے ❖ زندگی ہے یہاں بے کار، مدینے چلیئے
عشرتِ روح کا ساماں وہیں ہے بخدا ❖ چھوڑیئے جلد یہ گھر بار، مدینے چلیئے
فکر کا ہے کی اگر بے سروساماں ہیں تو کیا ❖ حق تعالے ہے مددگار، مدینے چلیئے
بابِ جبریل کے، پھر ذہن میں ابھرے ہیں نقوش ❖ ہے وہیں روضۂ سرکار، مدینے چلیئے
رشکِ جنت، درودیوار مدینے ہی کے ہیں ❖ چھوڑ کر یہ در و دیوار مدینے چلیئے
پڑھیئے پھر روضۂ اقدس پہ سلام اور درود ❖ بن کے پھر طالبِ دیدار مدینے چلیئے
دیکھیئے بارِ دگر، گنبد خضرا کا جمال ❖ ہے وہیں دولتِ بے دار، مدینے چلیئے
یاد آتا نہیں کیا رحمتِ عالم کا دیار ❖ دیکھیئے بارشِ انوار، مدینے چلیئے
ہے وہیں خاکِ شفا اور شفا بھی ہے وہیں ❖ کہہ رہا ہے دلِ بیمار، مدینے چلیئے
لطف جینے کا اگر ہے، تو مدینے میں ہے ❖ کیجیے دل سے یہ اقرار، مدینے چلیئے

کیجیئے پھر شہِ بطحا کو سلام اے راغبؔ
نذر کرنے کو یہ اشعار، مدینے چلیئے

○

مدینے چلیئے

والیؔ آسی لکھنوی

چھوڑ کر سارے مقامات مدینے چلیئے ❖ اب تو یہ فکر ہے دن رات مدینے چلیئے
زندگی میں ہی سفر کرنا ہے جنت کا اگر ❖ آیئے آپ مرے ساتھ مدینے چلیئے
اپنی پلکوں پہ سجا لیجئے اشکوں کے چراغ ❖ نذر کرنے کو یہ سوغات مدینے چلیئے
اتنے مایوس نہ ہوں ان پہ بھروسہ رکھیئے ❖ خود سنور جائیں گے حالات مدینے چلیئے
اب بھی مل جائیں گے آنکھوں سے لگانے کے لئے ❖ ان کے قدموں کے نشانات مدینے چلیئے
اب کے ہم لوٹ کے آئیں گے نہ اس بستی میں ❖ دل میں طے کر کے یہی بات مدینے چلیئے

جسم اور جاں کے سوا کچھ نہ بچے اے والیؔ
یوں لٹاتے ہوئے صدقات مدینے چلیئے

مدینے کی بستی

محمد زکی کیفی

مدینہ کے رہر و بیاباں بیاباں ❖ چلے جا رہے ہیں غزلخواں غزلخواں
ہے بزم تصور میں روضہ کا منظر ❖ نگاہوں کا عالم گلستاں گلستاں
قریب آگیا ہے دیارِ مدینہ ❖ غمِ زندگی ہے گریزاں گریزاں
وہ دنیا کی جنت مدینے کی بستی ❖ جہاں ذرہ ذرہ زرافشاں زرافشاں
یہاں ہر نفس ہے معطر معطر ❖ یہاں زلف نکہت پریشاں پریشاں
یہاں خار وخس کے جلو میں ملی ہیں ❖ ہزاروں بہاریں خراماں خراماں
یہاں مست ہیں سب برے بھی بھلے بھی ❖ ہے سب پر عنایت فراواں فراواں
یہاں بے بصر بھی عیاں دیکھتے ہیں ❖ نقوش محبت فروزاں فروزاں
یہیں سے ملا تھا، یہیں مل سکے گا! ❖ سکونِ دل و جان سکونِ دل وجاں
کرشمے ہیں ان کی نگاہ کرم کے ❖ خیاباں خیاباں، بہاراں بہاراں

خدا دن وہ لائے مدینے میں پہنچے
گنہگار کیفیؔ، پشیماں پشیماں

طیبہ کے نظارے گھوم گئے

تسنیم فاروقی

کچھ دید کی حسرت قبل سے تھی، کچھ اور بڑھائی لوگوں نے ❖ پھر گنبد خضریٰ کی مجھ کو، تصویر دکھائی لوگوں نے
پیغام دیا سچائی کا، سرکار ﷺ نے کچھ پرواہ نہ کی ❖ پتھراؤ ہوا، ہر راہ گذر، کانٹوں سے سجائی لوگوں نے
تھے اور بھی ساتھی پہلے پہل، تصدیق مگر صدیق رضی اللہ عنہ نے کی ❖ معراج کو جب جھٹلانے کی تحریک چلائی لوگوں نے
اسلام ضمانت ہے جن کی، اُن چار رضی اللہ عنہم کا کوئی نام نہ لے ❖ اس بات پہ برپا کردی ہے، مذہب میں لڑائی لوگوں نے
دشمن تھے صحابہ رضی اللہ عنہم کے وہ بھی، اس دور کی باتیں یاد کرو ❖ سرکار ﷺ کے بارے میں کیا کم، افواہ اڑائی لوگوں نے

تسنیم نگاہوں میں میرے، طیبہ کے نظارے گھوم گئے
جب میرے نبی ﷺ کا ذکر ہوا، جب بزم سجائی لوگوں نے

مدینہ کا سفر ہے

اقبالؔ عظیم

مدینے کا سفر ہے اور میں نم دیدہ نم دیدہ ❖ جبیں افسردہ افسردہ قدم لغزیدہ لغزیدہ
چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانبِ طیبہ ❖ نظر شرمندہ شرمندہ، بدن لرزیدہ لرزیدہ
کسی کے ہاتھ نے مجھ کو سہارا دے دیا ورنہ ❖ کہاں میں اور کہاں یہ راستے پیچیدہ پیچیدہ
غلامانِ محمدؐ دور سے پہچانے جاتے ہیں ❖ دل گرویدہ گرویدہ سر شوریدہ شوریدہ
کہاں میں اور کہاں اس روضۂ اقدس کا نظارا ❖ نظر اس سمت اٹھتی ہے مگر دزدیدہ دزدیدہ
مدینے جا کے ہم سمجھے تقدس کس کو کہتے ہیں ❖ ہوا پاکیزہ پاکیزہ، فضا سنجیدہ سنجیدہ
بصارت کھوگئی لیکن بصیرت تو سلامت ہے ❖ مدینہ ہم نے دیکھا ہے مگر نادیدہ نادیدہ

وہی اقبالؔ جس کو ناز تھا کل خوش مزاجی پر
فراقِ طیبہ میں رہتا ہے اب رنجیدہ رنجیدہ

○

مدینے کا ذکر کر

سید سلمانؔ گیلانی

دل مضطرب ہو جب تو مدینے کا ذکر کر ❖ تسکیں کا ہے سبب تُو مدینے کا ذکر کر
لاکھوں ہی غم ہوں کیوں نہ ترے دل میں جاگزیں ❖ مٹ جائیں گے یہ سب، تُو مدینے کا ذکر کر
باتیں ہزار کیں کہ مرے دل کو ہو سکوں ❖ دل کی ہے اک طلب، تُو مدینے کا ذکر کر
چاہے اگر کہ تجھ کو عجم میں بھی ہو نصیب ❖ لطفِ شہِ عربؐ، تُو مدینے کا ذکر کر
سب ہیچ اس کے آگے ہیں دنیا کی لذتیں ❖ لذت ہے یہ عجب تُو مدینے کا ذکر کر
دیکھا کسی کے ذکر میں تیرا نہ دل لگا ❖ بہتر یہی ہے اب تُو مدینے کا ذکر کر
سود وزیاں کی فکر تو ہوتی ہے ہوش میں ❖ چاہوں میں ہوش کب، تُو مدینے کا ذکر کر
غم کی یہ شب طویل اگر ہے تو غم نہ کر ❖ کٹ جائے گی یہ شب تُو مدینے کا ذکر کر

اے دوست چاہتا ہے تو سلمانؔ کی خوشی
خوش رکھے تجھ کو رب، تو مدینے کا ذکر کر

دل تڑپنے بلکنے پہ مجبور ہے

سید امین گیلانی

دل تڑپنے بلکنے پہ مجبور ہے ❖ کیا کروں میں مدینہ بڑی دور ہے

اس کا شہرِ مدینہ میں ہے چارہ گر ❖ زخم جو میرے سینے میں مستور ہے

جان جس نے بھی ان کی محبت میں دی ❖ وہ تو واللہ مرحوم و مغفور ہے

بات اہلِ نظر کی یہ ہے کیا حسیں ❖ وہ بشر ہے، مگر نور ہی نور ہے

دل بناتا نہ کیوں پھر مدینے کو گھر ❖ میرے گھر سے مدینہ بہت دور ہے

ان کے غم میں تڑپتا ہے دل رات دن ❖ پھر بھی خوش باش ہے پھر بھی مسرور ہے

میں غلام ان کا ہوں میں نہیں جانتا ❖ کون تیمور ہے، کون فغفور ہے

اُن کا دامن نہ چھوٹے مرے ہاتھ سے ❖ جان سے جان چھوٹے تو منظور ہے

دل میں ان کی محبت ہے یوں بس گئی ❖ جس طرح جسم میں جان مستور ہے

موسیٰؑ و طور کا واقعہ سچ سہی ❖ میرا دل ہی، مرے واسطے طور ہے

ظرف جتنا ہے جس کا اسے بھر دیا ❖ میرے ساقیؐ کا کیا خوب دستور ہے

اُن کے در سے نہ مایوس پلٹا کوئی ❖ اتنا خوش کردیا جتنا رنجور ہے

گوشہ گیری کے باوصف تو اے امیںؔ
مدحتِ شاہؐ والا میں مشہور ہے

○❖○

نعت النبی ﷺ نمبر

صلی اللہ علیہ وسلم

نام ہے اُن کا قریہ قریہ، ذکر ہے اُن کا عالم عالم
یاد میں اُن کی چشم ہے پرنم، صلی اللہ علیہ وسلم
فرش پہ بیٹھے عرش کی باتیں، رب کی اُن پر خاص ہے رحمت
رحمتِ عالم، رحمتِ عالم، صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا مفتی رشید احمد لدھیانویؒ

ذات محمد جان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا کفایت علی کافیؔ شہید مرادآبادی

عرشِ بریں ایوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ❖ خلدِ زمیں بستانِ محمد؛ صلی اللہ علیہ وسلم
آپ کفیلِ کارِ امت آپ شفیعِ روزِ قیامت ❖ ہیں بیحد احسانِ محمد؛ صلی اللہ علیہ وسلم
مظہرِ رحمت مصدرِ رافت، مخزنِ شفقت عینِ عنایت ❖ ذاتِ محمد جانِ محمد؛ صلی اللہ علیہ وسلم
رحمتِ عالم ان کا لقب ہے، خلقت عالم کا وہ سبب ہے ❖ ہے کیا عالی شان محمد؛ صلی اللہ علیہ وسلم

بہر شفائے درد و مصیبت، اور برائے رنج و فلاکت
کافی ہے درمانِ محمد؛ صلی اللہ علیہ وسلم

○

روحِ دو عالم ﷺ

حضرت مولانا مفتی رشید احمدؔ صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

نام ہے ان کا قریہ قریہ، ذکر ہے ان کا عالم عالم ❖ یاد میں ان کی چشم ہے پرنم صلی اللہ علیہ وسلم
دکھیا دلوں کا درماں وہ ہے، ہم جیسوں کا شافع وہ ہے ❖ بعد خدا کے وہ ہیں ارحم صلی اللہ علیہ وسلم
سب نبیوں میں افضل وہ ہیں، کیا رتبہ ہے اللہ اللہ ❖ سب نبیوں میں وہ ہیں خاتم صلی اللہ علیہ وسلم
فرش پہ بیٹھے عرش کی باتیں، رب کی ان پر خاص ہے رحمت ❖ رحمت عالم، راحت عالم صلی اللہ علیہ وسلم
حسن کا پیکر میرا پیمبرؐ، ساری دنیا کا وہ رہبر ❖ جلوے ان کے پیہم پیہم صلی اللہ علیہ وسلم
نور ہدایت کا وہ مخزن، صاحبِ عرفاں، حاملِ قرآں ❖ خلق میں یکتا، فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
زلف معطر، وجہہ منور، دوش پہ ان کے کملی کالی ❖ میرا وہ دلبر، جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
ساری خلق میں سندر سندر، رب نے ان کو خوب بنایا ❖ حسن مجسم، حسن دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
مظلوموں کا ماویٰ و ملجیٰ، کمزوروں کا حامی و ناصر ❖ سب کا محسن، محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم
رشد و ہدایت ان سے ملی ہے، ان کے در سے سب کو ملی ہے ❖ مرکز ایماں، ہادیٔ عالم صلی اللہ علیہ وسلم
شہر مدینہ میں مرجاؤں، ان کی غلامی میں مرجاؤں ❖ میری سعادت وہ ہیں ہمدم صلی اللہ علیہ وسلم

ان کا رشیدؔ فرقت غم میں، ڈوب رہا ہے، ڈوب رہا ہے
پھر سے بلالیں روح دو عالم، صلی اللہ علیہ وسلم

◆❖◆ ◆❖◆

صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا افضال الحق جوہؔر قاسمی دار العلوم گورکھپور

خاک سے پیدا نور سے بہتر، جن وملائک دیکھ کے ششدر ❖ لائے گئے جو عرشِ بریں پر صلی اللہ علیہ وسلم

دل گرمایا، عشق جگایا، جلوہ گہ حق اس کو بنایا ❖ ڈھالے حسن وفا کے پیکر صلی اللہ علیہ وسلم

عہد نبوت فیض کا موسم، سامنے سب کے دونوں عالم ❖ آئینۂ حق قلب منور صلی اللہ علیہ وسلم

علم ویقیں کی لاکر مشعل ہیرے ڈھونڈے جنگل جنگل ❖ ہیرے بن گئے راہ کے پتھر صلی اللہ علیہ وسلم

صبح ازل سے شام ابد تک، پیدائش سے کنج لحد تک ❖ ہر منزل ہر موڑ منور صلی اللہ علیہ وسلم

بچے پیارے بوڑھے پیارے سب کے ساتھی سب کے سہارے ❖ سب میں شامل سب سے بڑھ کر صلی اللہ علیہ وسلم

کوثر، دوزخ، جنت کیا ہے، برزخ، روح، فرشتہ کیا ہے ❖ دیکھ آئے آنکھوں سے جاکر صلی اللہ علیہ وسلم

مسکینوں کو پاس بٹھا کر، پھیلا دی رحمت کی چادر ❖ غربت لی، دولت ٹھکرا کر صلی اللہ علیہ وسلم

عقبیٰ ان کی سمت نظر تھی، دنیا ان کی راہ گذر تھی ❖ اب تک ہے ہر راہ معطر صلی اللہ علیہ وسلم

فکر انوکھی ہمت عالی، بول نرالے چال نرالی! ❖ ہر لمحہ شایانِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

پتھر برسے منہ نہیں موڑا، جان پہ آئی حق نہیں چھوڑا ❖ اللہ اللہ آپ کے تیور صلی اللہ علیہ وسلم

لاچاروں کے آنسو پونچھے، ہاتھ بٹائے مزدوروں کے ❖ غم کی پرشش گھر گھر جاکر صلی اللہ علیہ وسلم

عزت دولت شوکت کیا ہے، سورج چاند کی رفعت کیا ہے ❖ دعوتِ حق پر سب ہیں نچھاور صلی اللہ علیہ وسلم

انساں پر الہام کا منظر، دیکھ کے سب ہی کھا گئے چکر ❖ مان گئے پھر شانِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

حشر میں جب ڈھونڈھیں گے سہارا، اول آخر انسانوں کا

سب پہ کھلیں گے آپ کے جوہؔر صلی اللہ علیہ وسلم

○

موجِ کوثر ﷺ

اقبال سہیل اعظمی

احمدِ مرسل، فخرِ دو عالم، صلی اللہ علیہ وسلم ❖ مظہرِ اول، مرسلِ خاتم صلی اللہ علیہ وسلم

جسمِ مزکیٰ، روح منور، قلبِ مجلّٰی، نور مقطر ❖ حسن سراپا، خیرِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم

طینت جسکی سب سے مطہر، بعثت جس کی سب سے مؤخر ❖ خلقت جس کی سب پہ مقدم صلی اللہ علیہ وسلم

جس کی ہراول فوجِ سلیماں، جس کے منادی موسیٰ عمراں ❖ جس کے مبشر عیسیٰ مریم صلی اللہ علیہ وسلم

کفر کی ظلمت جس نے مٹائی، دین کی دولت جس نے لٹائی ❖ لہرایا توحید کا پرچم صلی اللہ علیہ وسلم

باغِ جہاں کا حارسِ نامی، جس نے مٹائی رسمِ غلامی ❖ پھر سے سنوارا گلشنِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم

بزمِ ملل تھی نظم سے خالی، بکھرے ہوئے تھے حق کے لآلی ❖ اس نے کیئے سب آ کے منظّم صلی اللہ علیہ وسلم

بچھڑے ہوئے گلے کو ملایا، نسل و وطن کا فرق مٹایا ❖ رہ نہ گیا کچھ تفرقہ باہم صلی اللہ علیہ وسلم

وہم کی ہر زنجیر کو توڑا، رشتہ ایک خدا سے جوڑا ❖ شرک کی محفل کر دی برہم صلی اللہ علیہ وسلم

فرد و جماعت، امر واطاعت، کسب وقناعت، عفو وشجاعت ❖ حل کیئے جو اسرار تھے مبہم صلی اللہ علیہ وسلم

ربط و تصادم، طوع و تحکم، فقر و تنعم، عدل و ترحم ❖ سب کی حدیں بتلائیں باہم صلی اللہ علیہ وسلم

جس پہ تصدق وحیِ الٰہی، کنکریاں دیں جس کی گواہی ❖ جس کا تفوق سب پہ مسلم صلی اللہ علیہ وسلم

خلق خدا کا راعی آخر، دینِ ہدیٰ کا داعی آخر ❖ جس کی دعوت "اسلم تسلم" صلی اللہ علیہ وسلم

ارض وسما میں آیۂ رحمت؛ روزِ جزا میں سایۂ رحمت ❖ اس کے لوائے حمد کا پرچم صلی اللہ علیہ وسلم

آئینۂ الطافِ الٰہی، رحمت جس کی لامتناہی ❖ جس کی ہدایت ارحم ترُحم صلی اللہ علیہ وسلم

راہ میں کانٹے جس نے بچھائے، گالی دی، پتھر برسائے ❖ اُس پر چھڑ کی پیار کی شبنم صلی اللہ علیہ وسلم

سم کے عوض داروئے شفا دی، طعن سنے اور نیک دعا دی ❖ زخم سہے، اور بخشا مرہم صلی اللہ علیہ وسلم

فقر و غنا دونوں کا سلطاں، روح و جسد دونوں کا درماں ❖ دین کا اور دنیا کا سنگم صلی اللہ علیہ وسلم
جتنے فضائل، جتنے محاسن، ممکن میں ہو سکتے تھے ممکن ❖ حق نے کیے سب اس میں فراہم صلی اللہ علیہ وسلم
علمِ لدنی، شانِ کریمی، خلقِ خلیلی، نطقِ کلیمی ❖ زہدِ مسیحا، عفتِ مریم صلی اللہ علیہ وسلم
زمزمۂ ہود اس کا فسانہ، نغمۂ داؤد اس کا ترانہ ❖ اس کا ثنا خواں صانعِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم
آپ اگر مقصود نہ ہوتے، کون و مکاں موجود نہ ہوتے ❖ اور مسجود نہ ہوتے آدم صلی اللہ علیہ وسلم
مقصدِ امکاں، مہبطِ قرآں، منبعِ احساں، مرجعِ دوراں ❖ روح کے درماں، قلب کے مرہم صلی اللہ علیہ وسلم
نوری تن کمبل میں چھپائے، بادل میں بجلی لہرائے ❖ نور کا مینھ برسائے، رم جھم صلی اللہ علیہ وسلم
"المدثر، المزمل" ذات اس کی کونین کا حاصل ❖ خاک پہ سجدہ عرش پہ پرچم صلی اللہ علیہ وسلم
پردہ کشائے دیدۂ عالم، صلی اللہ علیہ وسلم ❖ فرد بہائے دودۂ آدم صلی اللہ علیہ وسلم
بندہ اور خدا سے واصل، خاکی اور انوار کا حاصل ❖ امّی، اور اسرار کا محرم صلی اللہ علیہ وسلم
اُوجِ شرف کا بدر وہی ہے، بزمِ رسل کا صدر وہی ہے ❖ بدرِ منور، صدرِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم
صدرِ امم سلطانِ مدینہ، وہ جس کے کفِ پا کا پسینہ، ❖ گل کدۂ فردوس کی شبنم صلی اللہ علیہ وسلم
جن کا پیارا نام محمدؐ، فیض مؤبد، فوز مخلد ❖ حسن مجرد، نور مقدم صلی اللہ علیہ وسلم
طٰہٰ اور یٰسین کا مورد، قبلۂ ایماں جس کا مولد ❖ دولت سرمد جس کا مقدم صلی اللہ علیہ وسلم
بعد خدا ہر ایک سے افضل، اشرف و اکمل، اطیب و اجمل ❖ اصدق و اعدل، اجود و احکم صلی اللہ علیہ وسلم
شافعِ محشر، ماحیِ عصیاں، حامیِ مضطر، حارسِ گیہاں ❖ ساقیِ کوثر وارثِ زمزم صلی اللہ علیہ وسلم
سروِ سیادت، قامتِ رعنا، صبحِ سعادت، جلوہِ سیما ❖ طاقِ عبادت، ابروئے پرخم صلی اللہ علیہ وسلم
سید بطحیٰ، مخبرِ صادق، عروہِ وثقیٰ مصحفِ ناطق ❖ برزخِ کبریٰ آیۂ محکم صلی اللہ علیہ وسلم
ابرِ دُرافشاں، سرورِ سامی، بدرِ درخشاں، صدرِ گرامی ❖ حاذقِ دوراں، چارہ گرِ غم صلی اللہ علیہ وسلم

باطن وظاہر، طیب وطاہر، خسر وقاہر، کوکبِ باہر ❖ جانِ مظاہر مرکزِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

کنزِ دقائق، حسنِ حقائق، جانِ حدائق، روحِ خلائق ❖ سب پر فائق، سب پر اقدم صلی اللہ علیہ وسلم

جسکا بذل عطائے شامل، جس کا فضل شفائے عاجل ❖ جس کا حکم قضائے مبرم صلی اللہ علیہ وسلم

جس نے بسائی دل کی بستی، جس کا ظہور شبابِ ہستی ❖ نزہت گیتی جس کا مقدم صلی اللہ علیہ وسلم

حسنِ ازل کا جلوۂ رنگیں، بحرِ قدم کی موج تحسیں ❖ اوجِ ابد کا نیرِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

مہرِ رسالت مہرِ جلالت، عینِ عدالت، خضرِ دلالت ❖ اے بہ کمالت ناطقہ ابکم صلی اللہ علیہ وسلم

خلفاء چرخِ ہدیٰ کے انجم، رضی اللہ تعالےٰ عنہم ❖ آپ جہاں کے ہادیِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

صدیق وشہدا کی جماعت بعدِ نبی مفروض اطاعت ❖ ان میں ہر اک اللہ کا منعم صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا صدیق اکبرؓ، پہلے مصدق، پہلے مبشر ❖ امت مرحومہ میں ارحم صلی اللہ علیہ وسلم

مٹ گئے جو متنبّی اٹھے، بجھ گئے جو بولہبی اٹھے ❖ سب کی بساطیں کردیں برہم صلی اللہ علیہ وسلم

جن کے پاؤں کا ہے یہ پایہ، آب دہن مولا نے لگایا ❖ وہ محبوبِ رسول اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم

ہیبتِ ایماں کا یہ اثر ہے، زلزلہ افگن نامِ عمرؓ ہے ❖ گردنِ باطل آج بھی ہے خم صلی اللہ علیہ وسلم

جمع اس میں سب شرطِ خلافت عدل وتدبر، فضل وشرافت ❖ حزمِ حقیقی، عزم مصمم صلی اللہ علیہ وسلم

بزمِ منور کی امکاں کی، سطح برابر کی انساں کی ❖ دیں کی بنا کر دی مستحکم صلی اللہ علیہ وسلم

جن کو خدا سے مانگ کے پایا، رجم شیاطیں جس کا سایہ ❖ وہ مقصود مقصدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

سایہ ہے صدیقؓ مکرم، صیدِ نظر فاروقِ معظمؓ ❖ رازِ نبوت کے دو محرم صلی اللہ علیہ وسلم

دونوں مظہر شانِ رسالت، دونوں پیکرِ صدق وعدالت ❖ دونوں بامِ شرف کے سلّم صلی اللہ علیہ وسلم

پرتوِ حق سے روشن سینے، حسن رسالت کے آئینے ❖ قلب فیوضِ وحی سے ملہم صلی اللہ علیہ وسلم

فیض کے چشمے کردیئے جاری، ہری ہوئی دیں کی سب پھلواری ❖ کفر کے شعلے پڑ گئے مدھم صلی اللہ علیہ وسلم

گنبدِ سبز کے بسنے والے، ماہ رسالت کے دو ہالے ❖ آج بھی دونوں ساتھ ہیں ہمدم صلی اللہ علیہ وسلم

وہ جو فدائے حکمِ نبیؐ ہیں، سیدنا عثمانِ غنیؓ ہیں ❖ نور کی دو موجوں کے سنگم صلی اللہ علیہ وسلم

قاسم فیض بیر معونہ، روئے شہادت کے گل گونہ ❖ حلم نبیؐ کے مظہر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

اور وہ چوتھے رکنِ خلافت، طرۂ تاج مجد و شرافت ❖ پیکرِ رافت، جود مجسم صلی اللہ علیہ وسلم

شاہ نجف مولائے رسالت جرعہ کشِ صہبائے رسالت ❖ علم میں راسخ، دین میں اقدم صلی اللہ علیہ وسلم

نیر ساطعِ صہر پیمبر، حجتِ قاطع، فاتحِ خیبر ❖ وہ میدانِ وغا کے ضیغم صلی اللہ علیہ وسلم

آنکھ حریم قدس کی روزن، آب دہن کے فیض سے روشن ❖ سر محرابِ عبادت میں خم صلی اللہ علیہ وسلم

رکن چہارم آل عبا کے خامس و خاتم وہ خلفاؓ کے ❖ خاص شبیہِ جدِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم

ختم رسالت شاہِ زمنؐ پر ختم خلافت ذاتِ حسن پر ❖ دونوں مصحفِ حق کے خاتم صلی اللہ علیہ وسلم

اور وہ ریحاں باغ نبیؐ کے، گوہر غلطاں تاجِ علیؓ کے ❖ شاہِ شہیداں، ذبحِ محرم صلی اللہ علیہ وسلم

اور وہ سرور سب شہدا کے حمزہؓ فدائی راہِ خدا کے ❖ جنگ اُحد کے صدرِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم

جلوۂ جاناں جام شہادت، صبحِ درخشاں شامِ شہادت ❖ عید مسلماں، کفر کا ماتم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عباسؓ ان کے بھائی، شمعِ نبوت کے شیدائی ❖ یہ بھی رسولِ پاکؐ کے ہیں عم صلی اللہ علیہ وسلم

سعدؓ و سعیدؓ زبیرؓ و طلحہؓ ابن عوفؓ اور ابو عبیدہؓ ❖ گل کدۂ دیں جن سے ہے خرم صلی اللہ علیہ وسلم

اور جو چار بنات نبیؐ ہیں اور جو سب زوجات نبیؐ ہیں ❖ ان کی طہارت آیۂ محکم صلی اللہ علیہ وسلم

زیدؓ و بلالؓ و صہیبؓ و سلمانؓ سب رفقا، انصار اور اعواں ❖ رحمت باری سب پر پیہم صلی اللہ علیہ وسلم

نظم سہیلؔ ان کا ہی کرم ہے ورنہ یہاں کب تاب رقم ہے

إن اللّٰہ تعالیٰ اعلم، صلی اللہ علیہ وسلم

خالق خود ہیں والہ وشیدا

شورشؔ کاشمیری

خالق خود ہیں والہ وشیدا صلی اللہ علیہ وسلم ❖ خلق ہوئے کونین کے مولا، صلی اللہ علیہ وسلم
سب سے افضل سب سے اعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ❖ دونوں جہاں کے ملجا وماویٰ، صلی اللہ علیہ وسلم
آگیا کالی کملی والا صلی اللہ علیہ وسلم ❖ رحمتِ باری جھوم رہی ہے، روئے منور چوم رہی ہے
کھینچ دیا توحید کا نقشہ صلی اللہ علیہ وسلم ❖ گردشِ دوراں زیرِ قدم ہے، گردنِ میر وسلطاں خم ہے
بج کے رہا اسلام کا ڈنکا صلی اللہ علیہ وسلم ❖ تحتِ ثریٰ سے تابہ ثریا، ڈوب گیا اک ایک ستارہ
صل علیٰ کا شور ہے برپا صلی اللہ علیہ وسلم ❖ عرشِ بریں سے فرشِ زمیں تک فرشِ زمیں سے عرشِ بریں تک

شورشؔ ہم آشفتہ سروں کا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے
ان کا بھروسہ ان کا سہارا صلی اللہ علیہ وسلم

◆❖◆ ◆❖◆

رحمتِ عالم نور مجسم

مولانا عبدالسلام مضطرؔ ہنسوری

خیر بشر، پیغمبرِ اعظم، صلی اللہ علیہ وسلم ❖ رحمتِ عالم نور مجسم، صلی اللہ علیہ وسلم
مقصودِ خلاّقِ دو عالم، صلی اللہ علیہ وسلم ❖ مصدر کن کا جوہرِ اعلی، مخزنِ قدرت کا درِ یکتا
پہنچے جہاں تک پائے مکرم، صلی اللہ علیہ وسلم ❖ رفعت شاں العظمة للّٰہ واں پہ سر جبریلؑ نہ پہنچا
ساقیِ کوثر وارث زمزم، صلی اللہ علیہ وسلم ❖ چشمِ مبارک اللہ اللہ، صدقے جن پر ساغر وصہبا
خواب گہہِ سرکار دو عالم، صلی اللہ علیہ وسلم ❖ اعظم، اکرم، اشرف، اطہر، عرشِ معلیٰ سے بھی فزوں تر
خندۂ گل اور گریۂ شبنم، صلی اللہ علیہ وسلم ❖ سب ہے انہیں قدموں کی بدولت، دنیا عقبیٰ دوزخ جنت

کیا غمِ دنیا کیا غمِ محشر مایوسی کیسی دل مضطرؔ
وہ ہیں خدا کے ان کے ہیں ہم، صلی اللہ علیہ وسلم

نعت النبی ﷺ نمبر

بارگاہ سید کونین ﷺ میں

پھر پیشِ نظر گنبدِ خضرا ہے، حرم ہے
پھر نامِ خدا روضۂ جنت میں قدم ہے
پھر بارگہِ سید کونین ﷺ میں پہنچا
یہ اُن کا کرم، اُن کا کرم، اُن کا کرم ہے

مفتی محمد شفیع صاحب مفتیٔ اعظم پاکستان

یہ جان! آقا ﷺ کی نذر ہے!

○

یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِي التُّرْبِ أَعْظُمُهٗ
فَطَابَ مِنْ طِیْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْأُکُمْ
نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ أَنْتَ سَاکِنُهٗ
فِیْهِ الْعَفَافُ وَفِیْهِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمْ

○ اے ان لوگوں میں سب سے افضل جن کے اجساد شریفہ آسودۂ خاک ہیں، جن کی برکت سے دشت وجبل پاکیزگی سے مشرف ہوگئے ہیں۔

○ اُس قبر اقدس پر میری جان قربان ہے جس میں آپ ﷺ تشریف فرما ہیں یہیں عفت مآبی ہے اور یہیں جود وکرم (کا خزانہ) ہے۔

○

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق

ہمارا عقیدہ

ہمارے آقا، فخر موجودات، سرور عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام) دنیا سے پردہ فرمانے کے باوجود اپنے روضۂ اطہر میں اعلیٰ درجہ کی حیاتِ طیبہ کے ساتھ تشریف فرما ہیں، اور آپ کا اپنے جسدِ شریفہ سے خاص تعلق ایسے ہی قائم ہے جیسے دنیوی زندگی میں ہوتا ہے۔ اِسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالی میں روضۂ مطہرہ پر حاضری کے وقت جو سلام پیش کیا جاتا ہے اسے آپ (بقدرتِ خداوندی) خود سماعت فرماتے ہیں اور بنفس نفیس سلام کا جواب مرحمت فرماتے ہیں، اکابر علماء دیوبند اور جمہور علماء اہل سنت والجماعت کا عقیدہ یہی ہے، جو دلائل قویہ سے مؤید ہے۔

حجۃ الاسلام حضرت نانوتویؒ کی تحقیق

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے معرکۃ الآراء رسالہ ''آبِ حیات'' میں اس موضوع پر طویل کلام فرمایا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ :

عالم برزخ میں حیات اموات کے درجات مختلف ہیں :

(۱) وہ درجہ جو عام مؤمنین بل کہ ہر میت کو حاصل ہے کہ اس کی روح زندہ رہتی ہے مگر اس کا کسی خاص بدن سے تعلق نہیں رہتا۔

(۲) وہ درجہ جو شہداء کو حاصل ہے کہ اُن کی اَرواح کو ایک خاص بدن عطا ہو جاتا ہے جس میں حلول کر کے ان کی ارواح جنت کی نعمتوں سے فیض یاب ہوتی ہیں، ان کی حیات عام مؤمنین کی حیات سے زیادہ قوی ہوتی ہے اسی لئے انہیں قرآن کریم میں زندہ فرمایا گیا ہے: ﴿بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ (آل عمران)

(۳) ان درجات میں سب سے اعلیٰ درجہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو حاصل ہے کہ نہ صرف ان کی روح زندہ رہتی ہے بل کہ روح کا ان کے جسد عنصری سے تعلق بھی برقرار رہتا ہے۔ ان کے اجساد شریفہ مٹی میں مل کر ختم نہیں ہوسکتے، حدیث میں ہے کہ اللہ تعالی نے مٹی کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسادِ مطہرہ کو مٹی میں ملانے سے منع کر دیا ہے، اور اُن کی اس حیاتِ طیبہ کی کھلی دلیل دو باتیں ہیں:

اول :- یہ کہ ان کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد اُن کی ازواجِ مطہرات سے نکاح کسی کے لئے قطعاً جائز نہیں ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ جب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام باحیات ہیں، تو کسی انسان کی حیات میں اُس کی زوجہ دوسرے کے نکاح میں کیسے جاسکتی ہے؟

دوسرے یہ کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی وراثت نہیں چلتی؛ کیوں کہ وراثت مردہ کے مال میں جاری ہوتی ہے؛ لہٰذا جو حضرات باحیات ہیں اُن کی وراثت کے کیا معنی؟ اِس کے برخلاف چوں کہ شہداء اور عام مؤمنین واموات کی حیات کا درجہ انبیاء علیہم السلام کے درجہ سے بہت فروتر ہے لہٰذا اُن کی وفات کے بعد حسبِ ضابطہ وراثت جاری ہوتی ہے اور اُن کی اَزواج سے عدت کے بعد نکاح کرنا منع نہیں ہے۔ (تلخیص از رسالہ: آب حیات، حضرت نانوتویؒ ۲۲۲-۲۲۳)

علماء دیوبند کا متفقہ عقیدہ

علماء دیوبند کے عقائد کے سلسلہ میں معتبر ترین کتاب ''المہند علی المفند'' میں ترجمانِ مسلک دیوبند فقیہ النفس عالم ربانی حضرت اقدس مولانا خلیل احمد صاحب سہارن پوری رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے :

''ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے، بلا مکلّف ہونے کے، اور یہ حیات مخصوص ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور شہداء کے ساتھ، برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام مسلمانوں کو، بل کہ سب آدمیوں کو، چناں چہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ ''انباء الاذکیاء بحیوۃ الانبیاء'' میں بتصریح لکھا ہے، چناں چہ فرماتے ہیں کہ: علامہ تقی الدین سبکیؒ نے فرمایا ہے

کہ انبیاء وشہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسے دنیا میں تھی، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے، الخ۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت کی حیات دنیوی ہے اور اس معنی کر برزخی بھی ہے کہ عالم برزخ میں حاصل ہے۔ (المہند علی المفند ۷)

اس وضاحت کے بعد عرض ہے کہ اس باب میں ان نعتوں کو جمع کیا گیا ہے جو خاص طور پر روضۂ اقدس پر حاضری کے وقت پڑھے جانے کے لائق ہیں۔ ان میں جن میں سلام کے الفاظ ہیں انہیں بارگاہ نبوت میں پیش کرتے وقت یہ عقیدہ رکھیں کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے سلام کو سن کر جواب مرحمت فرماتے ہیں، اور جن اشعار میں پیغمبر علیہ السلام سے عرض معروض اور فریاد کی گئی ہے انہیں پڑھتے وقت اللہ تعالی کی طرف توجہ رہے اور بار بار اللہ تعالی سے یہ درخواست کی جاتی رہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے ہمارے یہ حقیر جذبات ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچادے۔ اس کی تائید سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طرز عمل سے ہوتی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے پردہ فرما چکے تو سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور پیشانی مبارک کو بوسہ دے کر آپ کو خطاب کرتے ہوئے والہانہ انداز میں اپنے جذبات نچھاور کئے پھر فرمایا: ''اَللّٰھُمَّ اَبْلِغْہُ عَنَّا'' (اے اللہ ہمارے یہ جذبات ہمارے آقا تک پہنچادے) لہٰذا مذکورہ نیت سے خطاب والے اشعار وکلمات بھی روضۂ اقدس پر پیش کئے جاسکتے ہے؛ البتہ اگر کوئی شخص خود پیغمبر علیہ السلام کو ہی مشکل کشا، اور فریاد رس سمجھے اور اللہ تعالی کی خاص صفات پیغمبر علیہ السلام کی ذات میں پائی جانے کا عقیدہ رکھے تو اس کے گمراہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ (بہتر ہے کہ آگے بڑھنے سے پہلے، ''نعت خوانوں کے لئے ضروری تنبیہ'' والا عنوان جو ۲۴۸ صفحہ پر درج ہے اسے بھی ملاحظہ کرلیا جائے) (مرتب)

دیارِ محترم

محترم مولانا قدرت اللہ قدرتؔ مرادآبادی

دیار محترم ہو اور میں ہوں ❖ مدینے کا حرم ہو اور میں ہوں
مدینہ ہی ہو آنکھوں کا نگینہ ❖ یہی بس جام جم ہو اور میں ہوں
جسے فرمایا ہے جنت کا روضہ ❖ وہی باغ ارم ہو اور میں ہوں
نوازا تھا مجھے اک بار جیسے ❖ وہی لطف و کرم ہو اور میں ہوں
غم دنیا سے دل ہو پاک میرا ❖ حضوری کا ہی غم ہو اور میں ہوں
مجھے سودا ہو زلف عنبریں کا ❖ خیال پیچ و خم ہو اور میں ہوں
قلم لکھتا رہے نعتِ محمدؐ ❖ مداوا چشم نم ہو اور میں ہوں

نہ قدرتؔ درد دل میں کچھ کمی ہو
اضافہ دم بہ دم ہو اور میں ہوں

وہ سید کونین ﷺ ہے آقائے امم ﷺ ہے

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم پاکستان

پھر پیشِ نظر گنبدِ خضرا ہے حرم ہے ❖ پھر نامِ خدا روضۂ جنت میں قدم ہے
پھر شکر خدا سامنے محراب نبیؐ ہے ❖ پھر سر ہے مرا اور ترا نقش قدم ہے
محراب نبیؐ ہے کہ کوئی طور تجلی ❖ دل شوق سے لبریز ہے اور آنکھ بھی نم ہے
پھر منت دربان کا اعزاز ملا ہے ❖ اب ڈر ہے کسی کا نہ کسی چیز کا غم ہے
پھر بارگہ سید کونینؐ میں پہنچا ❖ یہ اُنؐ کا کرم، اُنؐ کا کرم، اُنؐ کا کرم ہے
یہ ذرۂ ناچیز ہے خورشید بداماں ❖ دیکھ اُن کے غلاموں کا بھی کیا جاہ و حشم ہے
ہر موئے بدن بھی جو زباں بن کے کرے شکر ❖ کم ہے بخدا اُن کی عنایات سے کم ہے
رگ رگ میں محبت ہو رسول عربیؐ کی ❖ جنت کے خزائن کی یہی بیع سلم ہے
وہ رحمت عالمؐ ہے شہِ اَسود و اَحمر ❖ وہ سید کونینؐ ہے آقائے اُممؐ ہے
وہ عالم توحید کا مظہر ہے کہ جس میں ❖ مشرق ہے نہ مغرب ہے عرب ہے نہ عجم ہے

دل نعت رسول عربیؐ کہنے کو بے چین
عالم ہے تحیر کا زباں ہے نہ قلم ہے

یہ اُن ﷺ کا کرم، اُن ﷺ کا کرم، اُن ﷺ کا کرم ہے

(تضمین بر نعت مفتی محمد شفیع صاحبؒ مفتی اعظم پاکستان) محمد شریف راگیؔ

اس دل میں نہ حسرت کوئی اب رب کی قسم ہے ❖ سچ اب تو نگاہوں میں مری باغِ ارم ہے
اے دوست کروں ناز میں جتنا وہی کم ہے ❖ "پھر پیشِ نظر گنبدِ خضرا ہے حرم ہے
پھر نام خدا روضۂ جنت میں قدم ہے"

ہوتی ہے جہاں بارشِ فیضان یہی ہے ❖ گردن جہاں جبریل امیںؑ کی بھی جھکی ہے
جنت سے تو بڑھ کر مرے مولا کی گلی ہے ❖ "پھر شکر خدا سامنے محرابِ نبیؐ ہے
پھر سر ہے مرا اور ترا نقش قدم ہے"

شکوہ ہے مقدر کا نہ قسمت کا گلہ ہے ❖ واللہ مرا غنچۂ دل آج کِھلا ہے
سرکارِ دو عالم کی محبت کا صلہ ہے ❖ "پھر منتِ دربان کا اعزاز ملا ہے
اب ڈر ہے کسی کا نہ کسی بات کا غم ہے"

مجھ بندۂ عاصی پہ یہ انعام ہے مولا ❖ بخشا ہے شرف دید کا قدموں پہ بلایا
کس منہ سے کروں شکر ادا تیرا خدایا ❖ "پھر بارگہہ سید کونین ﷺ میں پہنچا
یہ اُن کا کرم، اُن کا کرم، اُن کا کرم ہے
یہ اُن کا کرم، اُن کا کرم، اُن کا کرم ہے"

◆❖◆ ◆❖◆

اُن ﷺ کا کرم ہے

عبدالعزیز شرقیؔ جالندھری

پھر پیشِ نظر مسجد نبوی ہے حرم ہے ❖ اللہ غنی مجھ پہ بڑا اُن کا کرم ہے
بلوایا ہے بے مایۂ ناچیز کو در پر ❖ یہ اُن کا کرم، اُن کا کرم، اُن کا کرم ہے
وہ قلب ملا مجھ کو جو ہے درد سے معمور ❖ وہ چشم ملی کیفِ حضوری سے جو نم ہے
معراج کو پہنچا ہوں میں اللہ رے قسمت ❖ ہے میری جبیں اُن کا جہاں نقشِ قدم ہے
انوار نظر آتے ہیں نقشِ کفِ پا کے ❖ محبوب کا ہر کوچہ مجھے رشکِ ارم ہے
مخمور ہوں میں ان کی غلامی کے نشے میں ❖ آقا ﷺ مرا سلطانِ عرب، شاہِ عجم ہے
سرمایۂ نازش ہے مجھے طوقِ غلامی ❖ اس گھر کی غلامی ہی مرا جاہ و حشم ہے
میں کیا ہوں مرے جیسے یہاں لاکھوں پڑے ہیں
قربان یہاں سارا عرب سارا عجم ہے!

◆❖◆ ◆❖◆

بحضور سید المرسلین ﷺ

صوفی سید مقبول احمدؒ (مورث اعلیٰ حضرت سید شاہ نفیس الحسینی مدظلہ)

میں ہر آستاں چھوڑ کر آ گیا ہوں ❖ مواجہہ پہ با چشمِ تر آ گیا ہوں
رسالت پناہا! نبوت کُلاہا! ❖ اک امید وارِ نظر آگیا ہوں
زمانے نے روکا، مصائب نے ٹوکا ❖ زیارت کی خاطر مگر آ گیا ہوں
محبت کی شدت مجھے کھینچ لائی ❖ عقیدت کے پیشِ نظر آ گیا ہوں
الٰی اَصْلِہٖ یَرْجِعُ کُلُّ شَیْءٍ ❖ میں بھولا ہوا اپنے گھر آ گیا ہوں
مری راہ میں گرچہ حائل تھے دریا ❖ خدا کی قسم بے خطر آ گیا ہوں
محبت کے سکّے، عقیدت کی نقدی ❖ یہی لے کے زاد سفر آ گیا ہوں
مِرے پاس تک آسکے گی نہ دنیا ❖ قریب آپ ﷺ کے اس قدر آ گیا ہوں
مِری زندگی ہو رہی ہے نچھاور ❖ جو روضے پہ میں لمحہ بھر آ گیا ہوں

مجھے لوگ کہتے ہیں مقبولؔ احمد
اِس ارمان اِس اُمید پر آ گیا ہوں

پیام آ ہی گیا

حضرت شاہ سید نفیس الحسینی، لاہور

اللہ اللہ جانِ جاناں کا پیام آ ہی گیا ❖ لطف کا پروانہ اک دن میرے نام آ ہی گیا
جذبۂ بے اختیارِ شوق کام آ ہی گیا ❖ اک فقیرِ بے نوا تک دورِ جام آ ہی گیا
عاجز و در ماندہ سرتا پا شکستہ، ہائے ہائے ❖ رفتہ رفتہ تادرِ بیت الحرام آ ہی گیا
آبِ حیواں کی تمنا تھی، سو پوری ہوگئی ❖ چشمۂ زمزم پہ آخر تشنہ کام آ ہی گیا
اپنے ارماں پورے کرلے، خوب جی بھر کر یہاں ❖ اے دلِ بیتاب لے تیرا مقام آ ہی گیا
میری جاں جس پر فِدا، کون و مکاں جس پر نثار ❖ سامنے وہ روضۂ خیر الانام ﷺ آ ہی گیا
اُن کی یہ ذرہ نوازی، اُن کا یہ جود و کرم ❖ بارگاہِ قدس میں بہرِ سلام آ ہی گیا

حاضری اب ہو رہی ہے سال کے بعد اے نفیسؔ
صبح کا بھولا ہوا گھر اپنے شام آ ہی گیا

میں تو اِس قابل نہ تھا

حضرت شاہ سید نفیس الحسینی

شکر ہے تیرا خدایا، میں تو اس قابل نہ تھا ❖ تو نے اپنے گھر بلایا، میں تو اِس قابل نہ تھا
اپنا دیوانہ بنایا، میں تو اس قابل نہ تھا ❖ گردِ کعبہ کے پھرایا، میں تو اِس قابل نہ تھا
مدتوں کی پیاس کو سیراب تو نے کردیا ❖ جام زمزم کا پلایا، میں تو اِس قابل نہ تھا
ڈال دی ٹھنڈک مرے سینے میں تو نے ساقیا ❖ اپنے سینے سے لگایا، میں تو اِس قابل نہ تھا
بھا گیا میری زباں کو ذِکر اِلاّ اللہ کا ❖ یہ سبق کس نے پڑھایا میں تو اِس قابل نہ تھا
خاص اپنے در کا رکھا تو نے اے مولا مجھے ❖ یوں نہیں دَر دَر پھرایا، میں تو اِس قابل نہ تھا
میری کوتاہی کہ تیری یاد سے غافل رہا ❖ پر نہیں تو نے بھلایا، میں تو اِس قابل نہ تھا
میں کہ تھا بے راہ، تو نے دستگیری آپ کی ❖ تو ہی مجھ کو رہ پہ لایا، میں تو اِس قابل نہ تھا
عہد جو روز ازل تجھ سے کیا تھا یاد ہے ❖ عہد وہ کس نے نبھایا، میں تو اِس قابل نہ تھا
تیری رحمت، تیری شفقت سے ہوا مجھ کو نصیب ❖ گنبدِ خضرا کا سایا، میں تو اِس قابل نہ تھا
میں نے جو دیکھا سو دیکھا جلوہ گاہ قدس میں ❖ میں نے جو پایا سو پایا، میں تو اِس قابل نہ تھا

بارگاہِ سید کونین ﷺ میں آکر نفیسؔ
سوچتا ہوں، کیسے آیا؟ میں تو اِس قابل نہ تھا

◆❖◆

پہنچا ہے مدینہ میں کس شان سے دیوانہ

حضرت قمرؔ مرادآبادی

پہونچا ہے مدینہ میں کس شان سے دیوانہ ❖ رحمت کا سبب ٹھہری ہر لغزشِ مستانہ
کیا عقل میں آئے گی وہ ذات کریمانہ ❖ اک زندہ حقیقت ہے افسانہ در افسانہ
اس شمعِ رسالت ﷺ کا فیضانِ کرم دیکھو ❖ کعبہ سے بدل ڈالی تقدیرِ صنم خانہ
محرومی و منظوری توفیق طلب پر ہے ❖ رحمت کی نگاہوں میں کوئی نہیں بیگانہ
دربار محمد ﷺ کی ہر شان نرالی تھی ❖ آداب تھے شاہانہ، ماحول فقیرانہ
اس وحدت و کثرت کو اک ربط دیا تم نے ❖ نادیدہ حقیقت تھی بے روح تھا افسانہ
اس شمع کی عظمت پر خورشید و قمر صدقے ❖ جس شمع پر قرباں ہو جبریلؑ سا پروانہ

باطل بھی کہیں حق سے ہم رنگ نہ ہوجائے
تعلیم شہ دیں ہے یوں سب سے جداگانہ

◆❖◆

عرشِ بریں

مولانا عثمان احمد صاحبؒ قاسمی جونپوری

اس وقت مدینے کی سحر دیکھ رہا ہوں ❖ ذرّے نہیں تابندہ گہر دیکھ رہا ہوں
جس گھر کی فضیلت ہے فزوں عرش بریں سے ❖ سرکار دوعالم ﷺ کا وہ گھر دیکھ رہا ہوں
رُو رُو کے سنایا ہے جو فرقت کا فسانہ ❖ اب اپنی دعاؤں میں اثر دیکھ رہا ہوں
جبریلؑ جہاں آتے تھے قرآن سنانے ❖ وہ مسجد و محراب وہ دَر دیکھ رہا ہوں
پر نور وہ کوچے جہاں سرکار چلے ہیں ❖ اِس وقت وہی راہ گذر دیکھ رہا ہوں
جالی کی طرف آنکھ نہیں اُٹھتی ادب سے ❖ دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہا ہوں
آنکھوں میں ہے اب گنبدِ خضریٰ کی تجلی ❖ بے نور ہیں کیوں شمس وقمر دیکھ رہا ہوں
نادم ہوں کہ انبار گناہوں کا ہے سر پر ❖ اس پر یہ مدینے کا سفر دیکھ رہا ہوں
وہ جس کیلئے ہند میں آنکھیں تھیں ترستی ❖ وہ نور یہاں آٹھ پہر دیکھ رہا ہوں
اللہ رے سرکار ﷺ کے دربار کی عظمت ❖ خم حضرت جبریلؑ کا سر دیکھ رہا ہوں
اخبار کا ہر صفحہ مقدس ہے یہاں پر ❖ مکّے کی مدینے کی خبر دیکھ رہا ہوں
سودائے جنوں کم نہ ہوا اور فزوں ہے ❖ بیتاب وہی قلب و جگر دیکھ رہا ہوں

الفاظ میں عثمانؔ بھلا کیسے بیاں ہو
جو خاص عنایت کی نظر دیکھ رہا ہوں

◆❖◆ ◆❖◆

مدینہ کی دلکش بہار اللہ اللہ

مولانا امام علی دانشؔ ادارہ محمودیہ محمدی لکھیم پور

مدینہ کی دلکش بہار اللہ اللہ ❖ دل و جان سب کچھ نثار اللہ اللہ
یہ سجدہ یہ منبر یہ روضہ یہ صفّہ ❖ یہ اپنے نبی ﷺ کا مزار اللہ اللہ
یہ صدیقؓ و فاروق اعظمؓ کے مرقد ❖ ہوئے جو نبی ﷺ پر نثار اللہ اللہ
یہاں ذرہ ذرہ میں خوشبو بسی ہے ❖ حبیب خدا ﷺ کا دیار اللہ اللہ
شفیع الامم ﷺ سرورِ ہر دو عالم ﷺ ❖ شفاعت کے ہیں تاجدار اللہ اللہ
خدا کے کرم سے یہ مشکل نہیں ہے ❖ یہاں آئیں ہم بار بار اللہ اللہ

ملا مژدۂ مغفرت اس کو دانشؔ
ہوا جو یہاں اشکبار اللہ اللہ

◆❖◆ ◆❖◆

گنبدِ اخضر

محمد زکی کیفیؒ

بے خود کھڑا ہوں روضۂ اطہر کے سامنے ❖ ذرّہ ہے آفتاب منور کے سامنے
تھا میری تشنگی کو قیامت کا سامنا ❖ اب خواب ہے یہ ساقیِ کوثر کے سامنے
دل میں جمے ہوئے تھے بہت منظر جمال ❖ دھندلا گئے ہیں گنبدِ اخضر کے سامنے
حیراں ہے آنکھ عالمِ انوار دیکھ کر ❖ اک تشنہ لب کھڑا ہے سمندر کے سامنے
ہوں شرمسار نامۂ اعمال دیکھ کر ❖ کس طرح جاؤں شافعِ محشر کے سامنے

پیشِ نظر ہے جلوۂ فردوس کی بہار
گھر سے قریب آپ ﷺ کے منبر کے سامنے

○

متاعِ عشق و جنوں

محمد زکی کیفیؒ

مجھ کو بھی ساتھ جانبِ گلزار لے چلو ❖ اے رہروانِ کوچۂ دلدار لے چلو
ہیں جس دیارِ پاک پہ ہر آن رحمتیں ❖ پیہم جہاں ہے بارشِ انوار لے چلو
ذرّے جہاں کے ہمسرِ ماہ و نجوم ہیں ❖ پھولوں سے بھی حسیں ہیں جہاں خار لے چلو
آئے گا جوش شانِ کریمی کو دیکھ کر ❖ نیکو! تم اپنے ساتھ گنہگار لے چلو
تم ہو بلند بخت نہ صرف نظر کرو ❖ ہو جائے میرا بخت بھی بیدار لے چلو
بیشک متاعِ عشق و جنوں ہے تمہارے پاس ❖ رکھتا ہوں میں بھی دیدۂ خونبار لے چلو
روشن ضمیر قافلے والو! کرم کرو ❖ ساتھ ایک تیرہ قلب و سیہ کار لے چلو
میں تو غریقِ بحرِ معاصی میں ہوں مگر ❖ مجھ سے نہ اس طرح سے ہو بیزار لے چلو
مجھ ناتواں و خستہ و بیمار پر کرم ❖ اللہ ہو تمہارا مددگار لے چلو
کانٹے جو راہ کے ہیں ہٹاتا چلوں گا میں ❖ آئی جو کوئی وادیٔ پُرخار لے چلو
میں تشنہ کامِ عشق ہوں یارو مدد کرو ❖ تم ہو شرابِ عشق سے سرشار لے چلو

بھاری تھی شب مریض پہ لیکن وہ کٹ گئی
اب ہو رہے ہیں صبح کے آثار لے چلو

◆❖◆ ◆❖◆

اشکوں کی روانی

مولانا محمد زبیر اعظمی، قاسمی، ایولہ ضلع ناسک مہاراشٹر

درِ روضہ پہ اشکوں کی روانی لیکے آیا ہوں ❖ میں جذب وشوق کی لمبی کہانی لیکے آیا ہوں
مری خاموشیاں ہیں سینکڑوں دفتر تکلم کے ❖ زباں رکھتا ہوں لیکن بے زبانی لیکے آیا ہوں
نہیں ہے پاس اپنے ناز کے قابل عمل کوئی ❖ یہ کیا کم ہے امید مہربانی لیکے آیا ہوں
یہاں قرطاس عصیاں کی سیاہی صاف ہوتی ہے ❖ یہی اک چیز وجہ شادمانی لیکے آیا ہوں
نہ کوئی مرتبہ میرا، نہ کوئی وصف ہے مجھ میں ❖ مگر لب پر صدائے نعت خوانی لیکے آیا ہوں
پریشانی، پشیمانی، معاصی اور نادانی ❖ شفاعت کے لئے کیا کیا نشانی لیکے آیا ہوں

زبیؔر اک مشغلہ اپنا مدینے کا تصور ہے
◆❖◆ خیالوں میں وہی یادیں سہانی لے کے آیا ہوں ◆❖◆

ہم گنبدِ خضریٰ کی فضا دیکھ رہے ہیں

مولانا عبد الباسطؔ ابراہیمی بنارس

رنگِ چمن صلِ علیٰ دیکھ رہے ہیں ❖ ہم گنبدِ خضریٰ کی فضا دیکھ رہے ہیں
آئینۂ توحید کو ہم سامنے رکھ کر ❖ حسنِ شہِ لولاک لما دیکھ رہے ہیں
تسکینِ نظر کے لئے افلاکِ نشیں بھی ❖ راحت گہِ محبوبِ خدا دیکھ رہے ہیں
ہم جلوۂ واللیل کو آنکھوں میں بسا کر ❖ چھائی ہوئی رحمت کی گھٹا دیکھ رہے ہیں
جو لوگ ہیں پروانہ صفت عشقِ نبی ﷺ میں ❖ سب روشنیٔ شمعِ حرا دیکھ رہے ہیں
نقشِ قدم شاہِ امم دیکھنے والے ❖ صدیقؓ کا نقشِ کفِ پا دیکھ رہے ہیں
ہیں قبلۂ اول کی طرف جن کی نگاہیں ❖ فاروق معظمؓ کی ادا دیکھ رہے ہیں
شرماتے ہیں جب پھول گلستانِ جہاں کے ❖ لگتا ہے کہ عثمانؓ کی حیا دیکھ رہے ہیں
ہر اہلِ ولایت کا تعلق ہے انھیں سے ❖ ہم سلسلۂ شیرِ خدا دیکھ رہے ہیں

ہے صحنِ حرم میں کبھی طیبہ کے چمن میں
◆❖◆ باسطؔ سفرِ بادِ صبا دیکھ رہے ہیں ◆❖◆

زمین طیبہ

مفتی جمیل احمد نذیری مہتمم جامعہ عربیہ عین الاسلام نوادہ مبارک پور، اعظم گڈھ

مرادِ دل برآئی، گنبدِ خضرا نظر آیا ❖ مری تسکینِ خاطر کا ہر اک نقشہ نظر آیا
بسالو دل میں آنکھوں میں انھیں جلووں کی تابانی ❖ وہ دیکھو! شہر پاکِ حضرتِ ﷺ والا نظر آیا
بھٹکتے طائرِ دل کا بسیرا اور کیا ہوگا ❖ زہے قسمت! خوشا تقدیر! وہ طیبہ نظر آیا
زباں پرورد ہے صل علی، آنکھوں میں برساتیں ❖ وفورِ کیف و جذب و شوق کا دریا نظر آیا
ریاض الجنۃ کے برکات اور انوار کیا کہنا ❖ حریم قدسیاں ہے، نور کا جلوہ نظر آیا
ادب اے دل، ادب اے دل، ادب اے دل، ادب اے دل ❖ نبی پاک ﷺ کا وہ سامنے روضہ نظر آیا
ادھر ہے منبر ومحراب سرکارِ دوعالم کا ❖ فدایانِ نبی ﷺ کا اس طرف صفہ نظر آیا
تعالیٰ اللہ ! کتنا ہے مقامِ مسجد نبوی ﷺ ❖ ہر اک دیوانہ اس کا اور ہر اک شیدا نظر آیا
ابوبکرؓ و عمرؓ بھی ساتھ ہیں فخر دو عالم ﷺ کے ❖ محبت کا، رفاقت کا حسیں جلوہ نظر آیا
زمینِ طیبہ کی ان وادیوں میں کوہساروں میں ❖ تصور کی نگاہوں سے مجھے کیا کیا نظر آیا

وہ بیتِ عائشہؓ جو مہبط نورِ الٰہی ہے
جمیلؔ بے نوا کا مرکز و ملجا نظر آیا

◆❖◆ ◆❖◆

جذبۂ دل

مفتی جمیل احمد نذیری

جذبۂ دل کوئی اس کے کام آگیا ❖ در پہ آقا، تمہارا غلام آگیا
حاضری کی اجازت اسے مل گئی ❖ خوش نصیبوں میں اس کا بھی نام آگیا
موسم گل، دیار قدس کا ملا ❖ آبِ کوثر کا ہاتھوں میں جام آگیا
ہے مسلسل غلاموں کی آمد یہاں ❖ صبح آیا کوئی، کوئی شام آگیا
دل دھڑکنے لگا روضۂ پاک پر ❖ دفعتہً پھر زباں پر سلام آگیا

کچھ نہ کہہ پائے ہم ان کے دربار میں
اے جمیلؔ آنسوؤں میں پیام آگیا

◆❖◆ ◆❖◆

دیارِ مصطفیٰ ﷺ

زائرِ حرم حمید صدیقی

دیارِ مصطفیٰ ﷺ ہے اور میں ہوں ❖ فضائے جانفزا ہے اور میں ہوں
مدینہ کی فضا ہے اور میں ہوں ❖ صدائے مرحبا ہے اور میں ہوں
دماغ اپنا نہ کیوں اب عرش پر ہو ❖ نبی ﷺ کی خاکِ پا ہے اور میں ہوں
کہوں کیا دل کی کیفیت کا عالم ❖ نگاہِ آشنا ہے اور میں ہوں
کبھی ہوں جالیوں کے پاس گریاں ❖ کبھی باب النساء ہے اور میں ہوں
تہجد کی یہ کیفیت نمازیں ❖ ستونِ عائشہ ہے اور میں ہوں
بحمد اللہ کھلا ہے بابِ رحمت ❖ مری آہِ رسا ہے اور میں ہوں
حریم قدس کا پردہ اٹھا ہے ❖ دلِ حیرت زدہ ہے اور میں ہوں
نگاہِ شوق ہے منبر کی جانب ❖ خطیبِ خوشنوا ہے اور میں ہوں
نظر کے سامنے ہے قبۂ نور ❖ سرورِ غم ربا ہے اور میں ہوں
غضب کی چاندنی چھٹکی ہوئی ہے ❖ کسی کا سامنا ہے اور میں ہوں
اُمنڈ آیا ہے دریا چشمِ تر سے ❖ مزارِ فاطمہ ؓ ہے اور میں ہوں
کھجوروں کے درختوں کا ہے سایہ ❖ اُحد کا راستہ ہے اور میں ہوں
مزہ دیتا ہے تنہائی میں رونا ❖ شبِ عشرت فزا ہے اور میں ہوں

حمیدؔ اَب کچھ نہیں ہے یاد مجھ کو
نبی ﷺ کا تذکرہ ہے اور میں ہوں

محبوبِ رب فخر الانام ﷺ

نتیجہ فکر: سید ناظر حسین گلؔ چاندپوری

رحمۃٌ لِلّعالمین، محبوبِ رب فخر الانام ❖ خاورِ برجِ رسالت، داعیٔ خیر و سلام
منبع دینِ شریعت آفتابِ عارفاں ❖ مطلع انوارِ وحدت، دافعِ کفر و ظلام
بادشاہِ بادشاہاں، چارہ سازِ بیکساں ❖ افتخارِ ہر دو عالم، قابلِ صد احترام
زینت بزمِ رسولاں، خاتمِ پیغمبراں ❖ مقتدائے اولیاء سارے رسولوں کے امام
پیکرِ حلم و حیا، اے صاحبِ جود و سخا ❖ بحر الطاف وعنایت، اے کریمِ خاص و عام
منتظر اَنگشت کا افلاک پر ہے ماہتاب ❖ تابعِ فرمانِ اقدس آپ ﷺ کا خورشید شام
اے شفیع وظلِ محشر، ساقیٔ یوم الحساب ❖ مالک تسنیم و کوثر والیٔ دار السلام
اے سراپا حسن فطرت، اے ضیائے کائنات ❖ نور تو نورٌ من اللہ، ذاتِ تو بدر المہام
اے حکیم نبضِ عالم، اے مسیحائے جہاں ❖ اے طبیبِ قلب واجسامِ خلائق خاص وعام
در حریم خاص رفتی، باخدا واصل شدی ❖ یافتی قربِ اخص از درگہِ رب السلام
شد بہم نورین یکجا بر سرِ عرشِ بریں ❖ طرزِ آغازِ سخن از التحیات و سلام
آپ ﷺ کی ذات مقدس بے نظیر و بے مثال ❖ در جہاں ہمتا، عدیل و ہمسر و ثانی کدام
آپ ﷺ کے آنے سے اکمل ہو گیا دینِ مبیں ❖ بعثتِ آدم سے اب تک تھا یہ قصہ نا تمام
آپ ﷺ کے آنے سے پہلے عام تھا جور وستم ❖ آپ ﷺ نے آکر بدل ڈالا تشدّد کا نظام
جب سنایا آپ ﷺ نے بے خوف خالق کا پیام ❖ ہو گئے کافر کلام اللہ سن کر لا کلام
نیک بختوں نے سراہا آپ ﷺ کی ہر بات کو ❖ پا سکے بدبخت اب تک بھی نہ راہِ استقام
آپ ﷺ کے اوصاف عالی صادق الوعد الامین ❖ آپ ﷺ کے اخلاق احسن ہیں کریمانہ تمام
سوئے گلؔ کر دیجئے للہ چشمِ التفات ❖ تا کہ حاصل ہو مجھے دارین میں ہر اک مَرام

یا رسول اللہ فخر الانبیاء خیر الانام ﷺ

الصلوٰۃ والسلام، الصّلوٰۃ والسلام

بس اک سخن، بس ایک اشارہ، بس اک نظر

جناب کلیم احمد عاجزؔ پٹنہ

میں عاجزؔ گدائے سر خاک رہ گذر ❖ نا قابل توجہ و نا قابل نظر
میں اک خطا گذار خطا کار سر بسر ❖ میں اک شکستہ حال شکستہ دل و جگر
بے کار و بے وقار میں اک شخص بے کمال ❖ بے قدر و بے سواد بے اعمال بے ہنر
میں ایک کم بساط کم آمیز کم سخن ❖ خانہ خراب ہی نہیں خانہ خراب تر
لیکن چراغِ شوق فروزاں ضرور ہے ❖ ہر چند فرش پر ہوں تصور ہے عرش پر
وہ وادیٔ مقدس طیبہ وہ ارض پاک ❖ آنکھیں اُدھر خیال اُدھر آرزو اُدھر
امید تھی کہ نور کی شاید کوئی کرن ❖ آجائے اِس طرف بھی اندھیرے کو چیر کر
پھر سوچتا کہ درگہِ عالی مقام میں ❖ ایسے ذلیل ایسے کمینے کا کیا گذر
لیکن کسی سخی کو نوازش کی کیا کمی ❖ کس کو پکار لیں وہ فقیروں کو کیا خبر
ریلہ اک آیا اور بہا لے گیا ہمیں ❖ جس طرح موج بحر پہ تنکے کا ہو سفر
کیا واقعی یہ معجزۂ زندگی ہوا ❖ کیا واقعی ہم آگئے اس آستانہ پر
پہونچے وہاں تو ہوش ٹھکانے نہیں رہا ❖ وہ درد اٹھا کہ رہ گئے ہم دل کو تھام کر
جن کے لئے کراہتے رہتے تھے رات دن ❖ جن کو پکارتے رہے ہر شام ہر سحر
جن کو حکایت شہدا بھیجتے رہے ❖ پہنچائی جن کو خوشبوئے خونِ دل و جگر
جن کی تلاش آنسوؤں کے آئینے میں تھی ❖ دیکھا تو سامنے تھا وہی مرکزِ نظر
ہم پر وہی تھی خوف و محبت کی کیفیت ❖ جو کیفیت ہو آقا کے آگے غلام پر
اس آستاں سے آنکھ برابر نہ ہوسکی ❖ نیچی نگاہ کر کے پکارا بچشم تر
اے خیر آسمان و زمیں خیر بحر و بر ❖ اے خیر کُلِّ جن و ملک خیر کل بشر
اے چشمۂ حیات مسیحائے کائنات ❖ بیماروں کے طبیب مریضوں کے چارہ گر
اے رہنمائے قافلۂ اہل عرش و فرش ❖ اے مہر و ماہ منزل و قندیل رہ گذر
اپنی بساط ہی نہیں تعریف کیا کریں ❖ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ہم سرنگوں ہیں اور معانی کے خواست گار
◆❖◆ بس اک سخن بس ایک اشارہ بس اک نظر ◆❖◆

اللہ اللہ میری قسمت ایسا رتبہ اور میں

سُرورؔ بارہ بنکوی

اللہ اللہ میری قسمت ایسا رتبہ اور میں ❖ جاگتی آنکھوں سے دیکھوں خوابِ طیبہ اور میں
دم بخود ہیں آج دونوں، میری دنیا اور میں ❖ بارگاہ صاحبِ یٰسین و طٰہٰ اور میں
آج اُن آنکھوں کو بینائی کا حاصل مل گیا ❖ رو برو ہے گنبدِ خضریٰ کا جلوہ اور میں
آپ ﷺ کی چشم کرم کا میں نے دیکھا معجزہ ❖ آپ ﷺ کے روضے کی جالی میرے آقا اور میں
آپ ﷺ ہی چاہیں تو رکھ لیں آبرو ورنہ حضور ❖ اپنے منہ سے آپ ﷺ کی نسبت کا دعویٰ اور میں
مجھ کو اذنِ باریابی اور اس انداز سے ❖ آپ ﷺ پر قرباں مرے اجداد و آباء اور میں

میں جہاں ہوں اب وہاں محسوس ہوتا ہے سرور
جیسے پیچھے رہ گئے ہوں میری دنیا اور میں

○

کتنی حسیں ہے روضۂ اَقدس کی حاضری

قاری محمد اسحٰق حافظ سہارنپوری

دل میں جو تھی وہ شاخ تمنا ہری ہوئی ❖ کتنی حسیں ہے روضۂ اقدس کی حاضری
یہ فخر انبیاء ﷺ کی سفارش کا فیض ہے ❖ مجھ کو مرے خدا نے کیا حشر میں بری
کردی مرے خدا نے مری ہر خطا معاف ❖ حاصل جو اس کے گھر کی ہوئی مجھ کو حاضری
ربّ جہاں نے جتنے بھی بھیجے ہیں انبیاءؑ ❖ سب پر مرے رسول ﷺ کو حاصل ہے برتری
سب دشمنوں کو فتح کے دن بھی کیا معاف ❖ شانِ پیمبری ہے، یہ شان پیمبری
حکمِ خدا سے مکہ سے طیبہ وہ آگئے ❖ یوں دشمنوں کی سازشیں سب رہ گئیں دھری
بعد اَز خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ❖ کس کا یہ حوصلہ جو کرے تیری ہم سری
میں تو سمجھ رہا تھا بڑا کھوٹ اس میں ہے ❖ قسمت میری کسوٹی پہ نکلی بہت کھری
سرکارِ دوجہاں نے کیا ہے طلب مجھے ❖ آقا ﷺ کے اس دیار میں، طاقت تھی کیا مری
ایمان کے سفر میں عمل سے بھی کام لو ❖ آواز دے رہا ہے مقامِ پیمبری ﷺ
وہ جذبۂ خلوص تھا دینی شعور تھا ❖ جس نے کیا ہے مجھ کو عطا فخرِ بوذریؓ

حافظ خدا سے تو نے جو مانگا وہ مل گیا
یہ کہہ رہی ہے روضۂ اطہر کی حاضری

◆❖◆ ◆❖◆

روضہ اطہر کے سامنے

سید سلمان گیلانی

میں دل کی نگاہوں سے حرم دیکھ رہا ہوں ❖ ہر جلوہ یہاں رشکِ ارم دیکھ رہا ہوں
سر کیسے جھکاؤں کہ ترا حکم ہے مانع ❖ ہاں دل کو در پہ تو خم دیکھ رہا ہوں
آ کر ترے قدموں میں یہ رفعت ملی مجھ کو ❖ میں آج فلک زیر قدم دیکھ رہا ہوں
اک کیف حضوری ہے یہاں سب کو میسر ❖ نم دیدہ ہوں ہر آنکھ میں نم دیکھ رہا ہوں
سو سو تھے غم و خوف یہاں آنے سے پہلے ❖ اب دل میں کوئی خوف نہ غم دیکھ رہا ہوں
اللہ کا جس کے لئے مؤمن سے ہے وعدہ ❖ جنت وہی ''اللہ کی قسم'' دیکھ رہا ہوں
اٹھا تھا خمیر ان کا اسی خاک سے گویا ❖ صدیقؓ و عمرؓ کو بھی بہم دیکھ رہا ہوں

اللہ نے یہاں عیب چھپائے ہیں تو سلمانؔ
محشر میں بھی رکھ لیگا بھرم دیکھ رہا ہوں

◆❖◆ ◆❖◆

میں نہیں جاؤں گا تیرا در چھوڑ کر

سید سلمان گیلانی پاکستان

میں نہیں جاؤں گا تیرا در چھوڑ کر ❖ کیوں اندھیروں میں بھٹکوں سحر چھوڑ کر
سن کے قال النبی غیر کی کیا سنوں ❖ لوں نہ کنکر میں لعل و گہر چھوڑ کر
ایک حسرت ہے اللہ جو پوری کرے ❖ تیرے در پہ رہوں اپنا گھر چھوڑ کر
میرے ہر دکھ کا دَارُو ترے پاس ہے ❖ جاؤں کیوں تجھ سا میں چارہ گر چھوڑ کر
تم اِدھر سے مدینہ مجھے لے چلو ❖ بے شک آجانا مجھ کو اُدھر چھوڑ کر
خیر کی زندگی کر سکے گا بسر ❖ کیسے خیر البشرﷺ کو بشر چھوڑ کر
تیرے یاروں کا سایہ سکوں بخش ہے ❖ دھوپ میں کیوں جلیں ہم شجر چھوڑ کر

کیسے سلمانؔ دنیا کو منزل ملے
میرے سرکار سا راہبر چھوڑ کر

○

نعت النبی ﷺ نمبر

صلوٰۃ و سلام

مزارِ مقدس پہ ہر آن و ہر دم
صلوٰۃ کثیر و سلام مکرر
سلام ایک بھی گر ہو مقبول شاہا
چمک جائے تقدیر کا میری اختر

عروجؔ قادری

تم ﷺ پہ لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جامعہ اشرفیہ لاہور

سید الانبیاء، خاتم المرسلین ﷺ ❖ نور رب العلیٰ رحمۃ العالمین ﷺ
سرور اصفیاء ﷺ شافع مذنبین ﷺ ❖ احمد مصطفیٰ ﷺ شاہ دنیا و دیں ﷺ
اے حبیب خدا ﷺ روز و شب صبح و شام
تم ﷺ پہ لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

فخرِ جن و بشر، نعمتِ بے بہا ❖ نازش بحر و بر، صدرِ بزم ہدیٰ
کیمیا ہر نظر، معجزہ ہر ادا ❖ فرش سے عرش پر، عشق جلوہ نما
اے حبیب خدا ﷺ روز و شب صبح و شام
تم ﷺ پہ لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

اولِ نور اور آخرِ مرسلیں ❖ مایۂ ناز کل، اولیں آخریں
انبیاء و ملائک سے افضل تریں ❖ بلکہ بعد از خدا مقتدر بالیقیں
اے حبیب خدا ﷺ روز و شب صبح و شام
تم ﷺ پہ لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

رفعتِ ذکر کا مرتبہ یہ ملا ❖ نام ساتھی ہے اللہ کے نام کا
آپ ﷺ کا حکم گویا ہے حکم خدا ❖ خود خدا آپ ﷺ کی کر رہا ہے ثناء
اے حبیب خدا ﷺ روز و شب صبح و شام
تم ﷺ پہ لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

رتبے ایسے کہ جن کی نہایت نہیں ❖ عشق ایسا کہیں جس کی غایت نہیں
کس گھڑی ساتھ حق کی حمایت نہیں ❖ جو نہ ہو، ایسی کوئی عنایت نہیں
اے حبیب خدا ﷺ روز و شب صبح و شام
تم ﷺ پہ لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

ہیں محبّ خدا اور محبوبِ رب ❖ آپ ﷺ ہی کی محبت ہے رب سے طلب
آپ ﷺ سے سرکشی پر عذاب و غضب ❖ آپ ﷺ کی پیروی حُبِ حق کا سبب
اے حبیب خدا ﷺ روز و شب صبح و شام
تم ﷺ پہ لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

دونوں عالم میں جود و سخا دم بدم ❖ سارے عالم پہ ان کے فیوض و کرم
سب کا دارین میں اس قدر فکر و غم ❖ کوئی دوزخ میں رکھے نہ جا کر قدم

اے حبیب خدا ﷺ روز و شب صبح و شام
تم ﷺ پہ لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

وہ عرق کی مہک رشکِ مشکِ خُتن ❖ ہر گزر گاہ تھی جس سے فخرِ چمن
بڑھ کے شیر و شکر سے لعابِ دہن ❖ ہر غسالہ شفائے مریض کہن

اے حبیب خدا ﷺ روز و شب صبح و شام
تم ﷺ پہ لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

دین و دنیا میں جو مستجاب الدعا ❖ جن پہ محشر میں ہے سب سے زائد عطا
ہوں گے مرقد سے جو سب سے پہلے جدا ❖ جن کو ہوگا عطا حمد رب کا لوا

اے حبیب خدا ﷺ روز و شب صبح و شام
تم ﷺ پہ لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

جن کو کبریٰ شفاعت کا حاصل کرم ❖ جن کے پیچھے تمام انبیاء سب امم
جن کا ستر ہزار ایسا لشکر بہم ❖ جس میں ہوں گے ملائک قدم بہ قدم

اے حبیب خدا ﷺ روز و شب صبح و شام
تم ﷺ پہ لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

جن کا محمود جیسا مقدم مقام ❖ ہے وسیلہ فضیلہ میں جن کا قیام
جن کا کرسی پہ جلوہ بصد احتشام ❖ جن کا ہے عرش کے داہنے انتظام

اے حبیب خدا ﷺ روز و شب صبح و شام
تم ﷺ پہ لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

جن کو دیدارِ حق سب سے اول وہاں ❖ جن سے وا ہوگا اس وقت بابِ جناں
جن کے جھنڈے کے نیچے تمام انس و جاں ❖ ساری امت کے جو شافع عاصیاں

اے حبیب خدا ﷺ روز و شب صبح و شام
تم ﷺ پہ لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

جن کے مرقد کے اندر کا جز و زمیں ❖ ہے جو اس جسمِ اطہر کے بالکل قریں
اس کا ہر ذرہ ہے بے گماں، بالیقیں ❖ افضلِ کل جہاں، رشکِ عرشِ بریں

اے حبیب خدا ﷺ روز و شب صبح و شام
تم ﷺ پہ لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

آج کل آپؐ کی امتِ بے نوا ❖ بے نہایت مصائب میں ہے مبتلا
اک نظر اس طرف بھی ہو بہر خدا ❖ رحم ہو اب تو اٹھ جائے دستِ دعا

اے حبیب خداؐ روز و شب صبح و شام
تمؐ پہ لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

ہے جمیلؔ آپؐ ہی کا جو ادنیٰ غلام ❖ لے کے آیا ہے تحفہ درود و سلام
کیجئے اس کو مقبول، خیر الانام ❖ اس کی برکت سے بن جائے گا اس کا کام

اے حبیب خداؐ روز و شب صبح و شام
تمؐ پہ لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

شمعِ ہدیٰ ﷺ

قاضی اطہر مبارکپوری

سلام اس ذات پر جس کا لقب ہے فخرِ انسانی ❖ سلام اس ذات پر آئی جو بن کر ظلِ سبحانی
سلام اس ذات پر جو باعثِ تکوینِ عالم ہے ❖ سلام اس ذات پر جس کے سبب کونین کا دم ہے
سلام اس ذات پر جسکا تبسم روحِ میخانہ ❖ سلام اس ذات پر جس کی نگاہیں جام و پیمانہ
سلام اس ذات پر جس کی ادا صبحِ حنیفانہ ❖ سلام اس ذات پر جس کی ادائیں شامِ بتخانہ
سلام اس ذات پر جس کی صباحت فخرِ کنعانی ❖ سلام اس ذات پر جس کی ہیں زلفیں سلکِ نورانی

سلام اس ذات پر روئے جو امت کی خطاؤں پر
سلام اس ذات پر جس نے دعائیں دیں جفاؤں پر

سلام اُس پر جو آیا رحمۃ للعالمین ﷺ ہو کر

قاضی اطہر مبارک پوریؒ

سلام اُس پر جو چمکا کفر کی کالی گھٹاؤں میں ❖ سلام اُس پر جو نغمہ بن گیا سونی فضاؤں میں
سلام اُس پر جو اٹھا ہاتھ میں تیغِ دو دم لے کر ❖ سلام اُس پر جو آیا ساتھ بارانِ کرم لے کر
سلام اُس پر جو جلوہ گر ہوا روشن جبیں ہو کر ❖ سلام اُس پر جو آیا رحمۃ للعالمیں ہو کر
سلام اُس پر جو سویا بھی تو حالِ قوم پر رو کر ❖ سلام اُس پر جو راتیں کاٹ دیتا خاک پر سو کر
سلام اُس پر جو دیتا ہے فقیروں کو بھی دارائی ❖ سلام اُس پر جو دیتا ہے مریضوں کو مسیحائی

سلام اُس پر جو ہے شمعِ ہدیٰ انوارِ سبحانی
سلام اُس پر جو ہے تفسیرِ رحمت فیضِ ربانی

سلام اُس پر جو آیا رحمۃ للعالمین ﷺ بن کر

فخر الدین فخرؔ گیاوی

سلام اُس ذات پر جس کی محبت عین ایماں ہے ❖ سلام اس نور پر جس سے منور بزمِ امکاں ہے
سلام اُس پر جو آیا رحمۃ للعالمیں بن کر ❖ امیر الانبیاء بن کر امام المرسلیں بن کر
سلام اُس پر شہادت دی گئی جس کی اذانوں میں ❖ مچی اک دھوم جس کے نام کی ہفت آسمانوں میں
سلام اُس شاہ پر ''الفقر فخری'' جس کا فرماں تھا ❖ شہِ کون ومکاں ہو کر فقیری پر جو نازاں تھا
سلام اُس پر کہ جس کو نور رب العالمیں کہیے ❖ سلام اُس پر مکانِ قدس کا جس کو مکیں کہیے
سلام اُس پر جو آیا کارِ اصلاحِ جہاں لے کر ❖ ہوا مبعوث جو پروانۂ اَمن واَماں لے کر
سلام اُس پر مٹایا جس نے دیوی دیوتاؤں کو ❖ منور کر دیا توحید سے جس نے فضاؤں کو
سلامِ شوق اپنا اُس پناہِ بے پناہاں پر ❖ یتیموں کا جو والی تھا سلام اس شاہِ شاہاں پر
سلام اُس پر دلِ مسلم کو جس نے زندگی بخشی ❖ جبینِ مردِ مؤمن کو عجب تابندگی بخشی
سلام اُس ماہ پر جو وجہِ تنویرِ دو عالم تھا ❖ سلام اُس پر نبوت اور رسالت کا جو خاتم تھا
سلام اُس پر سلام اُس کے رفیقوں ہم نشینوں پر ❖ سلام اُس کے دیارِ پاک کے سارے مکینوں پر
سلام اُس پر ''محمد ﷺ'' جس کا ایک اسمِ گرامی ہے ❖ سلام اُس پر کہ ''احمد ﷺ'' بھی اسی کا نام نامی ہے

سلام اُس پر دلِ صد پارہ اپنا جس پہ قرباں ہے
فدا اے فخرؔ جس کے نامِ اَقدس پر مری جاں ہے

شاہِ دیں ﷺ کو سلام

مفتی نسیم احمد صاحب فریدؔی

شاہِ دیں ﷺ باعثِ تسکینِ دل و جاں کو سلام ❖ یعنی محبوبِ خدا ﷺ سرورِ ذیشاں کو سلام

سبز گنبد میں جو سوتا ہے بصد ناز و ادا ❖ ایک مہجور کا اس حسن بداماں کو سلام

صحنِ گلزار ہے دل جس کے تصور سے مرا ❖ گلشنِ خلد کے اس سر و خراماں کو سلام

حجرۂ عائشہؓ میں ہے مہِ تاباں جو نہاں ❖ بصد آدابِ نیاز اس مہِ تاباں کو سلام

جگمگا اُٹھی فضائے رخِ کعبہ جس سے ❖ اسی قندیلِ حرم، ماہِ فروزاں کو سلام

زندگی جس کی غریبوں کے لیے وجہِ سکوں ❖ اس شہِ ہر دوسرا، شاہِ غریباں کو سلام

ہے فروغ آبلہ پائی کو انھیں کے دم سے ❖ وادیِ عشق کے ہر خارِ مغیلاں کو سلام

پختہ تر ہوتے ہیں اس راہ میں اندازِ جنوں ❖ راہِ طیبہ کے ہر اک دشت و بیاباں کو سلام

جو سراپائے محبت تھا مجسم دل تھا ❖ اسی صدیقِ معظمؓ شہِ ایماں کو سلام

جس کے انصاف کا ہے گنبدِ گردوں شاہد ❖ اسی فاروقؓ اسی عادلِ ذی شاں کو سلام

مصحفِ پاک ہے خود جس کی شہادت کا گواہ ❖ معدنِ شرم و حیا حضرتِ عثماںؓ کو سلام

غلغلہ ڈال دیا بدر و اُحد میں جس نے ❖ حیدرِؓ صف شکن و شیرِ نیستاں کو سلام

جعفرؓ و حمزہؓ و عباسؓ و انسؓ پر رحمت ❖ خالدِؓ پاک کو اور بوذرؓ و سلماںؓ کو سلام

آل و ازواجِ محمد ﷺ پہ درود و رحمت ❖ سارے اصحابِؓ نبی ﷺ، مجمعِ یاراںؓ کو سلام

کاش وہ دن بھی میسر ہو فریدؔی مجھ کو
عرض میں جا کے کروں سرورِ ذی شاں کو سلام

اُن پہ لاکھوں درود، اُن پہ لاکھوں سلام

مولانا نسیم احمد غازیؔ مظاہری

ہر پیمبر ہے امت کا اپنی امام ❖ میرے پیارے نبیؐ ہیں امام انام
میرے آقا ہیں محبوبِ ربِ انام ❖ سب سے اعلیٰ ہے میرے نبیؐ کا مقام
سارے عالم میں مشہور ہے اُن کا نام
اُن پہ لاکھوں درود، اُن پہ لاکھوں سلام

سارے نبیوں کے میرے نبیؐ ہیں امام ❖ آپؐ پر دینِ حق ہوگیا ہے تمام
عرش سے اُن کا برتر ہے عالی مقام ❖ فرش پر پھر حبیبِ خداؐ کا قیام
کس قدر ہے تواضع کا یہ اہتمام
اُن پہ لاکھوں درود، اُن پہ لاکھوں سلام

بے کسوں کا کیا کرتے تھے آپؐ کام ❖ مفلسوں کی حوائج کا بھی انتظام
پھر غریبوں کی محفل کا تھا التزام ❖ دل سے کرتے تھے دشمن کا بھی احترام
عادتِ پاک تھی خدمتِ خاص و عام
اُن پہ لاکھوں درود، اُن پہ لاکھوں سلام

جلوہ گاہِ جمالِ خدا ہیں نبیؐ ❖ پیشوائے رہِ اہتداء ہیں نبیؐ
سارے عالم کے اک مقتدا ہیں نبیؐ ❖ شک نہیں ہے نبی الوریٰ ہیں نبیؐ
انبیاء کے ہمارے نبیؐ ہیں امام
اُن پہ لاکھوں درود، اُن پہ لاکھوں سلام

ہیں ہمارے نبی مصطفیٰؐ، مرتضیٰ ❖ ہیں ہمارے نبیؐ پیشوا، مقتداء
ہیں اِمام الہدیٰ اور اِمام الوریٰ ❖ مرتبہ اُن کا اعلیٰ ہے بعد اَز خدا
تا قیامت چلے گا اُنہیں کا نظام
اُن پہ لاکھوں درود، اُن پہ لاکھوں سلام

آپؐ خیر البشر اور خیر الوریٰ ❖ سید المرسلیں، خاتم الانبیاء
آپؐ محبوبِ حق شاہِ ہر دو سرا ❖ آپؐ سا کوئی ہوگا نہ اب تک ہوا
آپؐ کا دونوں عالم میں روشن ہے نام
اُن پہ لاکھوں درود، اُن پہ لاکھوں سلام

ہیں ابوبکرؓ گر جانشیں آپؐ کے ❖ تو عمرؓ قوتِ مؤمنیں آپؐ کے
اور عثمانؓ ہیں نازنیں آپؐ کے ❖ ہیں علیؓ، شیرِ حقِ مبیں آپؐ کے
سارے عالم میں مشہور ہے اُن کا نام
اُن پہ لاکھوں درود، اُن پہ لاکھوں سلام

شاہِ شاہانِ دنیا ہے اُن کا غلام ❖ دونوں عالم میں پائے گا وہ احترام
اُن کا جو ہوگیا اُس کا جنت مقام ❖ عاشقانِ نبیؐ پر جہنم حرام
غازیؔ بے نوا بھی ہے اُن کا غلام
اُن پہ لاکھوں درود، اُن پہ لاکھوں سلام

نام نامی لبوں پر بصد احترام

مولانا امام علی دانشؔ

فخر انسانیت انبیاء کے امام ❖ آسمانِ ہدایت کے ماہ تمام
دونوں عالم کے سرتاج خیر الانام ❖ احمد مصطفیٰؐ مجتبیٰ لا کلام
نام نامی لبوں پر بصد احترام
اُن پہ لاکھوں درود، اُن پہ لاکھوں سلام

خواب غفلت میں انساں تھا سویا ہوا ❖ سارے عالم پہ چھائی تھی کالی گھٹا
یک بیک سوئے بطحا جو چمکی کرن ❖ رات رخصت ہوئی اور سویرا ہوا
نور سے جگمگانے لگے صبح و شام
اُن پہ لاکھوں درود، اُن پہ لاکھوں سلام

کبر و نخوت کے بت ٹوٹ کر گر پڑے ❖ ظلم و طغیاں کے آتش کدے بجھ گئے
عدل و انصاف کی روشنی چھا گئی ❖ امن اور آشتی کے دیئے جل گئے
آ گیا مصطفیٰ ﷺ کا خدائی نظام
اُن پہ لاکھوں درود، اُن پہ لاکھوں سلام

گلشن دہر میں آئی تازہ بہار ❖ کھل گئے پھول کلیوں پہ آیا نکھار
ذرہ ذرہ مہکنے لگا مشک بار ❖ ڈالی ڈالی نے پہنا ہے غنچوں کا ہار
مفت ملتے ہیں تسنیم و کوثر کے جام
اُن پہ لاکھوں درود، اُن پہ لاکھوں سلام

حق پرستوں کا ہر حال میں ساتھ دو ❖ ظلم کے راستہ پر نہ ہرگز چلو
رحم اس پہ خدا کو بھی آتا نہیں ❖ جو ستاتا ہے مظلوم مخلوق کو
یہ ہے میرے پیارے نبی ﷺ کا پیام
اُن پہ لاکھوں درود، اُن پہ لاکھوں سلام

مٹ گئی قیصرِ روم کی سلطنت ❖ پارہ پارہ ہوا تاجِ کسرائیت
گر پڑیں ڈر کے شیطان کی مورتیں ❖ جس طرف بھی گئے وہ فرشتہ صفت
اللہ اللہ غلاموں کا اُن کے مقام
اُن پہ لاکھوں درود، اُن پہ لاکھوں سلام

جسم سے روح جب ہو رہی ہو جدا ❖ ایسی حالت میں کر، یہ کرم اے خدا
دل میں تصویر ہو روضۂ پاک کی ❖ لب پہ جاری رہے کلمۂ طیبہ
میرے بگڑے ہوئے سارے بن جائیں کام
اُن پہ لاکھوں درود، اُن پہ لاکھوں سلام

بحضور خیر الانام ﷺ

حضرت مولانا مفتی کفیل الرحمٰن نشاؔط صاحب دار العلوم دیوبند

حبیبِ یزداں شفیعِ اعظم ، درود اُنؐ پر سلام اُنؐ پر ❖ نبیٔ رحمت رسولِ اکرم ، درود اُنؐ پر سلام اُنؐ پر
وہ جن کی آمد ورودِ برکت ، وہ جن کی بعثت سراجِ اُمت ❖ پیام جن کا محیطِ عالم ، درود اُنؐ پر سلام اُنؐ پر
وہ جن کو رب نے عروج بخشا، کُلاہِ معراج کے وہ حامل ❖ وہ صاحبِ رفعتِ مجسّم ، درود اُنؐ پر سلام اُنؐ پر
وہ تذکرہ جن کا جزوِ ایماں ، وہ ذکر جن کا سکوں کا عنواں ❖ جراحتوں پر شفا کا مرہم ، درود اُنؐ پر سلام اُنؐ پر
وہ جن کے اخلاق کے علو پر ، کلامِ پروردگار شاہد ❖ وہ رحمتوں شفقتوں کا سنگم ، درود اُنؐ پر سلام اُنؐ پر
وہ زینتِ عظمتِ امامت ، وہ خاتمِ منصبِ رسالت ❖ وہ نازش و فخرِ ابنِ آدم ، درود اُنؐ پر سلام اُنؐ پر

وہ عاصیوں پر سحابِ شفقت ، شفیعِ امّت کفیلِ جنت
وہ حشر کے دن نشاؔطِ پیہم ، درود اُنؐ پر سلام اُنؐ پر

سلام بدرگاہِ خیر الانام ﷺ

مولانا محمد اظہار الحق مظہر قاسمی

سلام اے کاشف اسرار موجودات ربانی ❖ سلام اے ملک فطرت کے مبارک نقشِ لاثانی
سلام اے صبحِ عالم اے سراج بزمِ امکانی ❖ سلام اے قاطعِ زنجیر باطل تیغ برہانی
سلام اے فخرِ آدم باعثِ تخلیق انسانی ❖ سلام اے آفتابِ نور وحکمت، نور ایمانی
ہوا آتشکدہ ٹھنڈا محل میں زلزلہ آیا ❖ ہوئی جب آمنہ کے لال کی تشریفِ ارزانی
زمانہ آج تک ہے ناز فرما تیری بعثت پر ❖ کہ ٹکڑے ٹکڑے تو نے کر دیئے استار ظلمانی
عرب کا ذرہ ذرہ کہہ رہا ہے مرحبا تجھ کو ❖ سکھائے بدویوں کو تو نے آدابِ جہاں بانی
ترے ہر حرف میں علم و معارف کے خزانے ہیں ❖ رسائی کس طرح پائے وہاں تک عقل انسانی
ابو القاسم رسولِ ہاشمی کا معجزہ دیکھو ❖ کہ قدموں میں غلاموں کے ہے اورنگ سلیمانی
ترے پیغام نے باطل پیاموں کو مٹا ڈالا ❖ زمانہ بھر میں گونجا اک ترا پیغامِ فارانی

ہوا اعلان جاء الحق گرے بت سر کے بل مظہؔر
رہے گی تا ابد باقی اب اہلِ حق کی سلطانی

لاکھوں سلام

مولانا عبدالعزیز ظفرؔ جنک پوری

ختم نورِ نبوت پہ لاکھوں سلام ❖ شمع بزمِ رسالت پہ لاکھوں سلام
فخر عالم کی عظمت پہ لاکھوں سلام ❖ صاحبِ شان وشوکت پہ لاکھوں سلام
عرشؔ پر حقؔ نے بلوایا معراجؔ میں ❖ اُس پیمبرؐ کی رفعت پہ لاکھوں سلام
حشر کے دن ہیں، محکم سہارا وہی ❖ اُس رسولِ ﷺ شفاعت پہ لاکھوں سلام
جس کی امت پہ شفقت رہی عمر بھر ❖ اُس نبی ﷺ کی محبت پہ لاکھوں سلام
خَلقؔ کو جس نے خالقؔ سے ملوادیا ❖ اُس نبی ﷺ کی عنایتؔ پہ لاکھوں سلام
خُلق کے جس نے برسائے لعل وگہر ❖ اُس نبی ﷺ کی سخاوت پہ لاکھوں سلام
جس سے اہلِ فصاحت بھی شرما گئے ❖ اُس نبی ﷺ کی بلاغت پہ لاکھوں سلام
جس کے قدموں پہ کسریٰ وقیصر جھکے ❖ اُس پیمبرؐ کی عظمت پہ لاکھوں سلام
رحمتِ دو جہاں، ختم پیغمبراں ❖ اُس پیمبرؐ کی عظمت پہ لاکھوں سلام
ہوش جس نے رکانہؔ کے گم کردئے ❖ اُس نبی ﷺ کی شجاعت پہ لاکھوں سلام
بن کے آیا، جو محبوبِ حق دہر میں ❖ اُس نبی ﷺ کی کرامت پہ لاکھوں سلام

قول ہے جس کا ''الفقر فخري'' ظفرؔ
اُس نبی ﷺ کی قناعت پہ لاکھوں سلام

لاکھوں سلام

حضرت شاہ سید نفیس الحسینی، لاہور

تاجدارِ نبوت پہ لاکھوں سلام ❖ شہر یارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
سید الاولیں، سید الآخریں ❖ نامدارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
وہ آئے، جہاں میں بہار آگئی ❖ نو بہارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
جلوہ گاہ محمدﷺ، وہ غارِ حرا ❖ راز دارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
نور پاشِ رسالت پہ دائم دُرود ❖ نور بارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
وہ جو فاران کی چوٹیوں سے اُٹھا ❖ شہسوارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
ہر نبیؑ کی رسالت ہوئی معتبر ❖ اعتبارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
روکش حُسن یوسفؑ ہے جس کا جمال ❖ اس نگارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
سدرۃُ المنتہیٰ جس کی گردِ سفر ❖ راہوارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
بدر میں تو نزولِ ملائک ہوا ❖ کارزارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
کیا کہوں جو اُحد سے محبت رہی ❖ کوہسارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
وہ جو پائے مبارک کی زینت ہوا ❖ اس غبارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
کوئی دیکھے رِفاقت ابوبکرؓ کی ❖ یار غارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
اللہ اللہ! فاروقؓ کا دبدبہ، ❖ ذی وقارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
بہر عثمانؓ رِضواں کی بیعت ہوئی ❖ جاں سپارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
مرتضیٰؓ باب شہر عُلومِ نبیﷺ ❖ شاہِ کارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
جس کے دو پھول پیارے حسنؓ اور حسینؓ ❖ شاخسارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
ہر صحابیؓ نبیﷺ پر تصدق رہا، ❖ جاں نثارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
ساری امت پہ ہوں اَن گِنت رحمتیں ❖ پاسدارِ نبوت پہ لاکھوں سلام

جس کو ترسا کیے چشم و دِل اے نفیسؔ
اس دیار نبوت پہ لاکھوں سلام

لاکھوں سلام

ولی اللہ ولیؔ عظیم آبادی

آفتاب نبوت پہ لاکھوں سلام ❖ ماہتاب رسالت پہ لاکھوں سلام
عرشِ اعظم سے جس پہ ہوں پیہم درود ❖ اس کی عظمت کرامت پہ لاکھوں سلام
آپ ﷺ پر آپ ﷺ کے آل و اَصحاب پر ❖ سارے اہلِ قرابت پہ لاکھوں سلام
جس کے اخلاق قرآں میں خلق عظیم ❖ اُس کی اِک اِک عادت پہ لاکھوں سلام
نطق میں جس کو حاصل جوامع کلم ❖ اس فصاحت بلاغت پہ لاکھوں سلام
جس کو معراج میں خاص رفعت ملی ❖ اُس کی شان جلالت پہ لاکھوں سلام
جس کو مازاغ حق نے دیا خود لقب ❖ ایسی نور و بصارت پہ لاکھوں سلام
جس کے لب پر رہا امتی امتی ❖ اُس کے فیضِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
جس کے سینہ میں گریہ سے آواز ہو ❖ اُس نبی ﷺ کی خشیت پہ لاکھوں سلام
جس سے پائے مبارک پہ ورم آگیا ❖ ایسی حسن عبادت پہ لاکھوں سلام
جس کو چھپ چھپ کے کفار سنتے رہے ❖ ایسی دلکش تلاوت پہ لاکھوں سلام
جس کو اعدا بھی کہتے ہوں صادق امیں ❖ اُس کے صدق وامانت پہ لاکھوں سلام
دشمنوں کے مقابل جو آگے رہے ❖ اُس کی داد شجاعت پہ لاکھوں سلام
اونٹ بھی جس سے فریاد آکر کرے ❖ اُس امام عدالت پہ لاکھوں سلام
جس کی ناقہ بھی مامور حکم خدا ❖ اُس عنانِ قیادت پہ لاکھوں سلام
جس کے گھر عرصہ عرصہ نہ چولہا جلے ❖ اُس کے صبر و قناعت پہ لاکھوں سلام
جو مزاحاً کہے کچھ تو حق ہی کہے ❖ اُس کی اعلیٰ ظرافت پہ لاکھوں سلام
جو مزاحاً بھی کہتا ہو حق اور بجا ❖ اُس کی اعلیٰ ظرافت پہ لاکھوں سلام
جس پہ نازل ہوئی آیت قد نریٰ ❖ اُس ادا ایسی چاہت پہ لاکھوں سلام

اے ولیؔ جس پہ خود حسن قربان ہو
دلربا اس ملاحت پہ لاکھوں سلام

سلام بحضور خیر الانام ﷺ

مولانا عطاء الرحمٰن عطاؔ مفتاحی، جامعہ حبیبیہ پورینی بھاگلپور

سلام اے آبروئے مسند توقیر انسانی ❖ سلام اے نورِ بزم معرفت اے شمع یزدانی

سلام اے وہ کہ جس کی ہر ادا تفسیر قرآنی ❖ کتابِ زندگی کا جس کی نقطہ نقطہ نورانی

مرے آقا ﷺ تری عظمت پہ یہ کون ومکاں صدقے ❖ گداؤں سے ترے، سیکھی ہے دنیا نے جہاں بانی

سلام اے منبعِ جود و کرم اے محسنِ عالم ❖ شہِ کونین، فخرِ انبیاء، محبوبِ سبحانی

سلام اے رحمۃ للعالمین ﷺ اے نازشِ ہستی ❖ ترے دریائے رحمت کی نہیں جاتی ہے طغیانی

تخیل چھو نہیں سکتا تری اعلیٰ مقامی کو ❖ کہ جبریلِ امین ؑ کرتے ہیں تیرے در کی دربانی

چراغ راہِ فردوسِ بریں ہر اک عمل تیرا ❖ ترا ہر طرزِ لاثانی ترا ہر نقش لافانی

ترے ادنیٰ غلاموں پر فرشتے رشک کرتے ہیں ❖ تکیں شمس وقمر حیرت سے تیری جلوہ سامانی

تری صورت ہو یا سیرت بیاں ہو ہی نہیں سکتی ❖ خجل ہے تجھ سے الفاظِ جہاں کی تنگ دامانی

ہوا تھا چاند صدیوں پیشتر ٹکڑے مگر آقا ﷺ ❖ ابھی تک ہے ترقی یافتہ دنیا کو حیرانی

ترے تلووں کی مٹی سرمۂ چشم بصیرت ہے ❖ ترا آبِ دہن اکسیر ہے اے ظلِ رحمانی

سلام اے گھلنے والے امت مرحوم کے غم میں ❖ نچھاور تیرے قدموں پر ہزاروں تاج سلطانی

نگاہ لطف و رحمت ہو عطاؔ کے حال پر آقا ﷺ

بروز حشر مل جائے اسے اِذن ثنا خوانی

○❖○

باعثِ تکوینِ عالم، الصلوٰۃ والسلام

جناب محمد اسمٰعیل علی خاں تاؔج

باعثِ تکوینِ عالمﷺ، الصلوٰۃ و السلام
افضل و اعلیٰ مکرم الصلوٰۃ و السلام

ہر طرف چھائی ہوئی تھی کفر و ظلمت کی گھٹا ❖ چل رہی تھی ہر طرف شرک و ضلالت کی ہوا
جبر و استبداد سے تاریک تھی ساری فضا ❖ آپﷺ جب تشریف لائے اے شہِ ہر دوسرا
مطلعِ انوارِ رحمت بن گیا عالم تمام
باعثِ تنویرِ عالم الصلوٰۃ و السلام

بت پرستی کی طرف مائل تھے حق کو چھوڑ کر ❖ حق سے غافل ہوگئے باقی سے رشتہ توڑ کر
راندہ و ملعوں ہوئے اللہ سے منہ موڑ کر ❖ آپﷺ آقا سے رہے بندوں کا رشتہ جوڑ کر
آپﷺ کی آمد سے قائم ہوگیا حق کا نظام
رحمتِ خلاقِ عالم الصلوٰۃ و السلام

قتل و غارت رہزنی تھی جن کا اک ادنیٰ کمال ❖ جن کی ہستی دوشِ ہستی کے لیے تھی اک وبال
جن کی بدکرداریوں سے تھی شرافت پائمال ❖ تھا اسیرِ فسق و کفر و شرک جن کا بال بال
آپﷺ جب تشریف لائے رحمتِ ربِ اَنام
بن گئے ارذل مکرم، الصلوٰۃ و السلام

عام تھا دنیا میں معبودانِ باطل کا اثر ❖ پُج رہے تھے آگ پانی خاک پتھر اور شجر
کوہ و دریا، برق و باراں، انجم و شمس و قمر ❖ آپﷺ کفرستانِ عالم میں ہوئے جب جلوہ گر
آپﷺ نے لہرا دیا روئے زمیں پر لاکلام
وحدتِ خالق کا پرچم الصلوٰۃ و السلام

خرمن ہوش وخرد پر گررہی تھی بجلیاں ❖ عقل کوگھیرے ہوئے تھیں نفس کی طغیانیاں

تنگ ہستی بن گئیں انساں کی بد اعمالیاں ❖ آپ ﷺ کی آمد سے پھیلیں ہرطرف بیداریاں

حکمت ودانش کی دولت ہوگئی دنیا میں عام

ناشرِ دینِ معظم الصلوٰۃ و السلام

پھررہی تھی یہ دماغوں میں ہوائے خودسری ❖ گویا اپنے وقت کا فرعون تھا ہر آدمی

آپ ﷺ جب تشریف لائے باشکوہِ خسروی ❖ ختم ہوکر رہ گئی سب سرکشوں کی سرکشی

سرکشانِ دہر بن کر رہ گئے ادنیٰ غلام

سرورِ سلطانِ عالم الصلوٰۃ و السلام

شانِ رب، عالی نسب، امی لقب والا ہمم ❖ ذی حشم، شکلِ کرم، فضلِ اتم داروئے غم

تاجدار کشورِ لولاک، سلطان امم ❖ اضطراب دل کا ساماں مژدۂ لطف وکرم

آپ ﷺ کا ذکر معظم رحمتِ ربِّ انام

میہمانِ عرشِ اعظم الصلوٰۃ و السلام

آپ ﷺ جب تشریف لائے تھے توصحرائے جہاں ❖ بن گیا تھا غیرتِ خلد بریں رشکِ جناں

چھا گیا تھا ہرطرف اک دلکش ورنگیں سماں ❖ آپ ﷺ جب تشریف لائیں گے توبہرِ عاصیاں

عرصۂ محشر بنے گا محفلِ عشرت تمام

اے شفیعِ جملہ عالم الصلوٰۃ و السلام

درود وسلام

علامہ منصورؔ بجنوری

میرے مولا کے محبوب، خیر البشرؐ، ہوں کروڑوں درود وسلام آپؐ پر
کہہ رہی ہے خموشی سے ہر اک نظر، ہوں کروڑوں درود وسلام آپؐ پر

زندگی میری بے کیف و بے نور تھی، گردشِ وقت میں گھر کے مجبور تھی
آپؐ کی چاہ میں ہوگیا یہ سفر، ہوں کروڑوں درود وسلام آپؐ پر

محسنِ بزمِ کل، نازشِ دو جہاں، آپؐ کی رحمتیں برکتیں بے کراں
آپؐ کی شان پر ہے فدا ہر بشر، ہوں کروڑوں درود وسلام آپؐ پر

آپؐ کا جو نہیں وہ خدا کا نہیں، آپؐ سرکار ہیں رحمتِ عالمیں
آپؐ نے دشمنوں کی بھی رکھی خبر، ہوں کروڑوں درود وسلام آپؐ پر

آپؐ کے در پہ سرکار حاضر ہوں میں، آپؐ کی ذات ہے فخر، فاخر ہوں میں
میرے محسن، مربی، مرے راہبر، ہوں کروڑوں درود وسلام آپؐ پر

ہے کرم مجھ کو بلوالیا آپؐ نے، اپنے روضہ کو دکھلا دیا آپؐ نے
عمر بھر ورنہ رہتی مری آنکھ تر، ہوں کروڑوں درود وسلام آپؐ پر

راہ دکھلائی منصورؔ کو آپؐ نے، یہ بھٹک جائے منزل سے ممکن نہیں
ساری کونین کے آپؐ ہیں راہبر، ہوں کروڑوں درود وسلام آپؐ پر

سلام بدرگاہِ خیرالانام ﷺ

حضرت مولانا بلاؔلی صاحب علی آبادی

سلام اس پر ہے جس کا بوریا تختِ سلیمانی ❖ غلاموں کے سروں پر جس نے رکھا تاج سلطانی
سلام اُس پر کہ جس کا حکم فرمانِ الٰہی ہے ❖ سلام اُس پر فقیری جس کی رشکِ بادشاہی ہے
سلام اس پر دیا الفقر فخری کا سبق جس نے ❖ سلام اُس پر سنایا ہے پیامِ ذاتِ حق جس نے
سلام اُس پر خدائے ربّ اکبر کا جو پیارا ہے ❖ سلام اُس پر جو عبداللہ کی آنکھوں کا تارا ہے
سلام اُس پر اندھیرے میں اُجالا کر دیا جس نے ❖ سلام اُس پر دلوں کو نورِ حق سے بھر دیا جس نے
سلام اُس پر جہاں بھر میں خدا کا جو دلارا تھا ❖ سلام اُس پر جو نبیوں میں انوکھا تھا نرالا تھا
سلام اُس پر لقب جس کا جہاں میں کملی والا ہے ❖ کہ جس کی ضو سے دنیا میں اُجالا ہی اجالا ہے
سلام اُس پر جو آیا مہبط روح الامیں ہو کر ❖ سلام اُس پر جو آیا رحمۃ للعالمیں ﷺ ہو کر
سلام اُس پر جو ہمدم تھا غریبوں بے نواؤں کا ❖ سلام اُس پر جو حامی تھا فقیروں کا گداؤں کا
سلام اُس پر کہ جس نے مال و زر خیرات میں بانٹے ❖ بچھائے جا رہے تھے آہ جس کی راہ میں کانٹے
سلام اُس پر یتیموں کی جو ہمدردی میں رہتا تھا ❖ سلام اُس پر جو غیروں کے لئے تکلیف سہتا تھا
سلام اُس پر غریبوں میں جو رہ کر تاج والا تھا ❖ چلن جس کا فقیرانہ تھا لیکن راج والا تھا
سلام اُس پر کہ رحمت جس کی ہے سارے جہانوں پر ❖ سلام اُس پر زمینوں سے جو پہنچا آسمانوں پر
سلام اُس پر کہ جس نے کفر کی ظلمت مٹائی ہے ❖ سلام اُس پر کہ جس نے دین کی دولت لٹائی ہے
سلام اُس پر جو ہے پیغامبر ساری خدائی کا ❖ سلام اُس پر کہ جس کا فرش ہوتا تھا چٹائی کا
بلاؔلی رنگ می دارم کہ عشق مصطفیٰ ﷺ دارم ❖ بدل حبِ محمد ﷺ چوں بلاؔل پارسا دارم

سلام شوق می خوانم بہ جذبات فراوانی
سلام اے رحمۃ للعالمیں ﷺ محبوب سبحانی ﷺ

سلام اے رحمت عالم ﷺ

امۃ اللہ تسنیم ہمشیرہ مولانا سید ابوالحسن علی میاں ندویؒ

سلام اے رحمتِ عالم، سلام اے نورِ یزدانی ❖ سلام اے فخرِ آدم اور فخرِ نوعِ انسانی
سلام اے مالکِ کوثر شفیعِ امتِ عاصی ❖ سلام اے معدنِ لطف وکرم محبوبِ سبحانی
سلام اے رونقِ کعبہ سلام اے زینتِ طیبہ ❖ سلام اے مظہرِ علم و ہدایت شمعِ ایمانی
سلام اس ذاتِ اقدس پر مدینہ جس کا مسکن ہے ❖ سلام اس پر کریں جبریلؑ جسکے در کی دربانی
ہوا پر نور کعبہ آپ ﷺ کے فیضِ ولادت سے ❖ شبِ ظلمت ہوئی کافور آئی صبحِ نورانی
پڑا پرتو عرب پر آپ ﷺ کی صبحِ سعادت کا ❖ ہوا روشن پڑی جس دم شعاعِ نورِ ایمانی
درخشاں روئے انور اور اس پر رعب کا عالم ❖ نظر بھر کر کوئی کب دیکھتا تھا شکلِ نورانی
خدا کی شان کیسی ہیبت نامِ محمد ﷺ ہے ❖ کہ سن کر کانپ اٹھے خوف سے ایوانِ سلطانی
ہزاروں بادشہ جن کا دلوں پہ خوف طاری تھا ❖ تری آمد سے ان کا زور گھٹ کے ہوگیا پانی
چلا رحمت کا بادل کعبہ سے اٹھ کر مدینے کو ❖ مدینہ ہوگیا رشکِ چمن فردوسِ لاثانی
کھلی قسمت کہ کاشانہ بنا گنجِ رسالت کا ❖ زمیں کے بخت جاگے کی قبول اس نے جو مہمانی
مدینے کا بڑھا اقبال ایسا آپ ﷺ کے دم سے ❖ کہ وہ روئے زمیں پر ہوگیا یکتا و لاثانی
گلی کوچوں میں تیرے ہوگئی انوار کی بارش ❖ سہانی صبح طیبہ ہے شبِ طیبہ ہے نورانی
تڑپ کر مر گئے لاکھوں اسی کوچے کی حسرت میں ❖ نظر آئی نہ ان کو اخترِ تاباں کی تابانی
مری قسمت کہ میں دیکھوں دیارِ حضرت اقدس ❖ مجھ ایسی بے حقیقت پر ہوا یہ فضلِ سبحانی
زہے قسمت زیارت روضۂ اقدس کی ہوجائے ❖ زہے قسمت مری آنکھیں بھی دیکھیں جنت ثانی
تڑپ کر دم نکل جائے تو میرا بخت جاگ اٹھے ❖ ترا مسکن مرا مدفن ہو اور ہو ظلِ رحمانی

سلام اس خستہ دل تسنیم کا منظور فرمالیں
زہے قسمت اگر مقبول ہوجائے ثنا خوانی

○❖○

سلام اُس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے

ماہر القادری

سلام اُس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی ❖ سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سلام اُس پر کہ اسرارِ محبت جس نے سمجھائے ❖ سلام اُس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے

سلام اُس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں ❖ سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

سلام اُس پر کہ دشمن کو حیات جاوداں دے دی ❖ سلام اُس پر ابو سفیان کو جس نے اماں دے دی

سلام اُس پر کہ جس کا ذکر ہے سارے صحائف میں ❖ سلام اُس پر ہوا مجروح جو بازار طائف میں

سلام اُس پر وطن کے لوگ جس کو تنگ کرتے تھے ❖ سلام اُس پر کہ گھر والے بھی جس سے جنگ کرتے تھے

سلام اُس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا ❖ سلام اُس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا

سلام اُس پر جو سچائی کی خاطر دکھ اٹھاتا تھا ❖ سلام اُس پر جو بھوکا رہ کے اوروں کو کھلاتا تھا

سلام اُس پر جو امت کے لیے راتوں کو روتا تھا ❖ سلام اُس پر جو فرش خاک پر جاڑوں میں سوتا تھا

سلام اُس پر کہ جس کی سادگی درس بصیرت تھی ❖ سلام اُس پر کہ جس کی ذات فخر آدمیت تھی

سلام اُس پر کہ جس نے جھولیاں بھر دیں فقیروں کی ❖ سلام اُس پر کہ مشکیں کھول دیں جس نے اسیروں کی

سلام اُس پر کہ جس نے فضل کے موتی بکھیرے ہیں ❖ سلام اُس پر بروں کو جس نے فرمایا یہ میرے ہیں

سلام اُس پر کہ جس کی چاند تاروں نے گواہی دی

سلام اُس پر کہ جس کی سنگ پاروں نے گواہی دی

سلام آپ پر دونوں عالم کے سرور ﷺ

روضۂ انور پر

عروجؔ قادری

سلام آپ ﷺ پر شافعِ روزِ محشر ❖ شفاعت کا تاجِ مکلّل ہے سر پر
سلام آپ ﷺ پر اے رسولِ مطہر ﷺ ❖ سلام آپ ﷺ پر اے نبیٔ مکرّم ﷺ
فقیروں کے مونس، غریبوں کے یاور ❖ سلام آپ ﷺ پر چارہ سازِ غریباں
سلام آپ ﷺ پر اے سراپا منوّر ❖ جمالِ محمد ﷺ سے پھیلا اُجالا
سلام آپ ﷺ پر اے معنبر، معطّر ❖ مدینے کی گلیاں تھیں خوشبو سے مہکی
سلام آپ ﷺ پر دونوں عالم کے سرور ❖ امیروں، غریبوں، فقیروں کے آقا ﷺ
سلام آپ ﷺ پر صاحبِ حوضِ کوثر ❖ حبیبِ خدا ﷺ، وجہِ تخلیقِ عالم
محمد ﷺ، رسولِ خدا ﷺ، ماہِ انور ❖ سلام آپ ﷺ پر تا قیامِ قیامت
صلوٰۃِ کثیر و سلامِ مکرّر ❖ مزارِ مقدس پہ ہر آن و ہر دم
چمک جائے تقدیر کا میری اختر ❖ سلام ایک بھی گر ہو مقبول شاہا
کرم آپ ﷺ کا کھینچ لایا یہاں پر ❖ میں ہرگز نہیں منہ دکھانے کے لائق
پکڑ کر وہی مجھ کو لائی یہاں پر ❖ وہ رحمت جو ہے عام دنیا کی خاطر
میں نادم ہوں اپنے گناہوں کے اوپر ❖ اِدھر دیکھئے رحمتِ دین و دنیا
نظر اک تلطف کی اے مہر گستر ❖ ڈھلکتے ہیں آنسو مری چشمِ تر سے
نگاہِ کرم کیجئے میرے اوپر ❖ بہت دُور سے چل کے آیا ہوں آقا ﷺ
دکھا دیجئے اپنا روئے منوّر ❖ طفیلِ ابوبکرؓ و فاروقؓ مجھ کو
یہ کس کی محبت ہے سینے کے اندر ❖ یہ آنکھوں سے کیسی جھڑی لگ رہی ہے

تَفَتَّحْ اَیَا جَرْحَ قَلْبِیْ تَفَتَّحْ !
تَنَثَّرْ اَیَا دُرَّ دَمْعِیْ تَنَثَّرْ !

سلام بارگاہِ رسالت ﷺ

نا ظرحسین گل چاندپوری

السلام اے راحتِ قلبِ محباں السلام ❖ السلام اے نطقِ قرآں جانِ ایماں السلام
السلام اے مشعلِ حق شمعِ عرفاں السلام ❖ السلام اے شمس رخ اے ماہ تاباں السلام

صد سلامت می فریسم پے بہ پے فخرِ کرام
تا کہ آید یک علیکم در جوابِ صد سلام

السلام اے ساقی تسنیم و کوثر السلام ❖ السلام اے ابرِ رحمت ظلِ محشر السلام
السلام اے راحت وتسکینِ مضطر السلام ❖ السلام اے مونسِ کل بندہ پرور السلام

صد سلامت می فریسم پے بہ پے فخر کرام
تا کہ آید یک علیکم در جواب صد سلام

السلام اے شہر علم الاولیں و الآخریں ❖ السلام اے نور رب اے رحمۃ للعالمیں ﷺ
السلام اے پیشوائے حق امام المرسلیں ❖ السلام اہل سریرِ مملکت مسند نشیں

صد سلامت می فریسم پے بہ پے فخرِ کرام
تا کہ آید یک علیکم در جوابِ صد سلام

السلام اے عز و شان وعظمتِ ربِ جلیل ❖ السلام اے بحر الطاف وکرم بحرِ جنزیل
السلام اے کشتیٔ جودی و گلزار خلیل ❖ السلام اے بت شکن اے فاتحِ اصحابِ فیل

صد سلامت می فریسم پے بہ پے فخرِ کرام
تا کہ آید یک علیکم در جوابِ صد سلام

مرحبا یا سید کونین شاہِ انبیاءﷺ ❖ مرحبا یا صاحبِ قوسین او ادنیٰ دنیٰ
مرحبا صد مرحبا شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ ❖ مرحبا صد مرحبا صلِّ علیٰ تاج الوریٰ

صد سلامت می فریسم پے بہ پے فخرِ کرام
تا کہ آید یک علیکم در جوابِ صد سلام

ارفع واعلیٰ ہے اے آقاؐ تری تولید گاہ ❖ رتبۂ افلاک سے بالا ہے تیری خواب گاہ
قالبِ تاریک ! روشن کر گئی تیری نگاہ ❖ آیت یُحْبِبْکُمُ اللّٰہ ہے تراہی وصفِ چاہ

صد سلامت می فریسم پے بہ پے فخرِ کرام
تا کہ آید یک علیکم در جوابِ صد سلام

آپؐ کی چاہ ومحبت مہر وشفقت پر سلام ❖ آپؐ کی پاکیزگی وپاک طنیت پر سلام
آپؐ کی عز وجلالت شانِ عظمت پر سلام ❖ پیش خدمت ہے سلامِ گلؔ بہ عز واحترام

صد سلامت می فریسم پے بہ پے فخرِ کرام
تا کہ آید یک علیکم در جوابِ صد سلام

○

سلام اے شفیع المذنبین ﷺ

روضۂ اقدس پر پیش کرنے کیلئے ڈاکٹر رئیس احمد نعمانی، علی گڈھ

السلام اے سبز گنبد کے مکیں ❖ السلام اے نازش چرخ وزمیں
السلام اے رہنمائے عالمیںؐ ❖ السلام اے تاجدار مرسلیںؐ

السلام اے رحمۃ للعالمیںؐ
اے حبیبِ حق شفیع المذنبیںؐ

السلام اے قدرت حق کی دلیل ❖ زندہ تصویر تمنائے خلیل
السلام اے میزبانِ جبرئیلؑ ❖ اے امینِ وحی خلاقِ جلیل

السلام اے رحمۃ للعالمیںؐ
اے حبیبِ حق شفیع المذنبیںؐ

السلام اے عابدِ غارِ حرا ❖ اے خطیبِ منبرِ کوہ صفا
السلام اے رہبر راہ ہدیٰ ❖ اے امام اجتماع انبیاء

السلام اے رحمۃ للعالمیںؐ
اے حبیبِ حق شفیع المذنبیںؐ

السلام اے نور یزداں السلام ❖ اے ضیاء بزمِ امکاں السلام
السلام اے جانِ ایماں السلام ❖ اے غمِ عالم کے درماں السلام
السلام اے رحمۃ للعالمینﷺ
اے حبیبِ حق شفیع المذنبینﷺ

السلام اے خاتمِ پیغمبراں ❖ اے امینِ رازہائے کن فکاں
السلام اے پیشوائے انس و جان ❖ اے سفیر خاص معبودِ جہاں
السلام اے رحمۃ للعالمینﷺ
اے حبیبِ حق شفیع المذنبینﷺ

السلام اے صاحبِ خلق عظیم ❖ اے طبیب علت ہر خوف وبیم
السلام اے مالکِ لطف عمیم ❖ اے رحیم اے بندۂ ربِّ رحیم
السلام اے رحمۃ للعالمینﷺ
اے حبیبِ حق شفیع المذنبینﷺ

السلام اے جس کی چوکھٹ کے غلام ❖ دونوں عالم میں ہوئے ذو احترام
السلام اے نزد حق جس کا مقام ❖ فہمِ انساں سے پرے ہے لا کلام
السلام اے رحمۃ للعالمینﷺ
اے حبیبِ حق شفیع المذنبینﷺ

لیجئے ہم نابکاروں کا سلام ❖ بے وفا، بے اعتباروں کا سلام
بے عمل، غفلت شعاروں کا سلام ❖ شش جہت کے بے وقاروں کا سلام
السلام اے رحمۃ للعالمینﷺ
اے حبیبِ حق شفیع المذنبینﷺ

❐❖❐

نعت النبی ﷺ نمبر

مدینہ کی یاد

○

مجھے یاد آ رہا ہے درِ مصطفیٰ ﷺ پہ جانا
مرے خواب آرزو کا وہ حقیقتوں میں آنا
میں سناؤں کیسے لوگو! درِ مصطفیٰ ﷺ کی باتیں
یہ خدا کرے کہ تم بھی کبھی جا کے دیکھ آنا

ادیبؔ رائے پوری

یادگار مدینہ

حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ

کہاں ہند میں وہ بہارِ مدینہ ❖ بس اب میں ہوں اور یادگارِ مدینہ

مرا دل ہے اک اختصارِ مدینہ ❖ کہ اس میں بسا ہے دیارِ مدینہ

زہے عزت و افتخارِ مدینہ ❖ شہ دو جہاں تاجدارِ مدینہ

ہے عرش آشیاں خاکسارِ مدینہ ❖ ہے کرسی نشیں جو ہے خوارِ مدینہ

کریں کچھ یوں ہی شوق دل اپنا پورا ❖ کریں آؤ ذکرِ دیارِ مدینہ

وہ ہر سو کھجوروں کی دلکش قطاریں ❖ وہ کہسار وہ سبزہ زار مدینہ

وہ مسجد وہ روضہ وہ جنت کا ٹکڑا ❖ خوشا منظرِ پر بہارِ مدینہ

نگینہ زمرّد کا ہے سبز گنبد ❖ اور انگشتری کہسارِ مدینہ

وہ دن حاصلِ زندگی ہے جو گذرے ❖ بآغوش لیل و نہارِ مدینہ

کہاں جی لگے میرا باغِ جہاں میں ❖ ہے آنکھوں میں میری بہارِ مدینہ

میسر ہے ہر وقت مجھ کو زیارت ❖ میں ہوں محو یادِ مزار مدینہ

کہیں جاؤں طیبہ ہی پیش نظر ہے ❖ مجھے کُل جہاں ہے جوارِ مدینہ

اِدھر دیکھ اِدھر اے مری چشمِ حسرت ❖ میں دل میں لئے ہوں بہارِ مدینہ

وہاں سے میں حبّ نبی ﷺ دل میں لایا ❖ یہی تحفہ ہے یادگارِ مدینہ

میسر ہو پھر اس کو یارب زیارت

کہ مجذوبؔ ہے اشکبارِ مدینہ

مدینہ کے کہسار یاد آرہے ہیں

حضرت مولانا محمد احمد صاحبؒ پرتاپ گڑھی

غلامانِ سرکار یاد آرہے ہیں ❖ وہ اعوان و انصارؓ یاد آرہے ہیں

جو چون و چرا جانتے ہی نہیں تھے ❖ خدا کے وفادار یاد آرہے ہیں

خدا ان سے راضی وہ راضی خدا سے ❖ محبت کے بیمار یاد آرہے ہیں

ہے خود دین کو ناز جن ہستیوں پر ❖ وہی مجھ کو دیندار یاد آرہے ہیں

جو پیتے تھے ہر دم شراب محبت ❖ وہی مجھ کو مے خوار یاد آرہے ہیں

مسخر ہوئے جن سے اغیار کے دل ❖ وہ اخلاق و کردار یاد آرہے ہیں

وہ صدیقؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ ❖ وہ ابرار و اخیار یاد آرہے ہیں

لٹادی خدا کے لئے ساری دولت ❖ وہ امت کے سردار یاد آرہے ہیں

وہ دو نور والے رفیق پیمبر ﷺ ❖ وہ عثمانؓ زردار یاد آرہے ہیں

تھے حسانؓ جو عاشق فخر عالم ❖ ہمیں ان کے اشعار یاد آرہے ہیں

میں جنت کو بھی بھول بیٹھا ہوں اب تو ❖ صحابہؓ کے گھر بار یاد آرہے ہیں

محبت صحابہؓ کی پیدا ہو جن سے ❖ وہ اخبار و آثار یاد آرہے ہیں

تڑپنے لگا دل مرا اللہ اللہ ❖ مدینہ کے کہسار یاد آرہے ہیں

وہ حرمین کے رات دن اللہ اللہ ❖ وہ برکات و انوار یاد آرہے ہیں

غلامان احمد ﷺ پہ قربان احمدؔ

حقیقی وہ احرار یاد آرہے ہیں

○❖○

سرورِ دیں ﷺ

مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؒ

اک مجمعِ اصحاب ہے اور سرورِ دیں ﷺ ہے ❖ گویا کہ ستاروں میں عیاں ماہِ مبیں ہے
ان کے جسد پاک سے ملصق جو زمیں ہے ❖ وہ چرخ تو کیا رشک دہِ عرشِ بریں ہے
اے زائرو دیکھو یہ مدینے کی زمیں ہے ❖ در اصل یہی مرکزِ ایمان و یقیں ہے
تشکیل یہیں ملت بیضاء کی ہوئی تھی ❖ یہ منبع اخلاق ہے اور مصدرِ دیں ہے
دامانِ اَدب ہاتھ سے چھوٹے نہ یہاں پر ❖ طیبہ کی زمیں مہبطِ جبریلِ امیںؑ ہے
ہوتی ہے یہاں صبح و مسا نور کی بارش ❖ اک صبح کا عالم ہے یہاں رات نہیں ہے
جو رونق و نزہت ہے مدینے کی زمیں میں ❖ اس محفل عالم میں کہیں اور نہیں ہے
واللیل کی تعبیر ہے یا زلف ہے ان کی ❖ والصبح کی تفسیر ہے یا لوح جبیں ہے
آتے ہیں مجھے یاد مدینے کے مناظر ❖ ہر منظرِ جاں بخش مرے دل میں مکیں ہے

اُن کی نگہ خاص ہے بر حالِ فریدی
◆❖◆ وہ بھول گئے ہوں اسے ایسا تو نہیں ہے ◆❖◆

وہ سرسبز گنبد پہ شبنم کے قطرے

حضرت اقدس مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب باندویؒ

کسی کی دعا کا اثر دیکھ آئے ❖ مدینہ کی شام و سحر دیکھ آئے
مدینہ کے کوچے مدینہ کی گلیاں ❖ محمد ﷺ کی ہم رہ گذر دیکھ آئے
وہ طیبہ کے دشت و جبل اور صحراء ❖ وہاں کے شجر اور حجر دیکھ آئے
وہ سرسبز گنبد پہ شبنم کے قطرے ❖ مقدر سے باچشمِ تر دیکھ آئے
وہ پر نور روضہ مکیں جس کے سرور ❖ نظر تو نہ اٹھی مگر دیکھ آئے
منور وہ روضہ کی جالی کی جانب ❖ لرزتے ہوئے اک نظر دیکھ آئے
وہ ازواج کے گھر وہ ابوابِ رحمت ❖ خوشا ہم بھی وہ بام و در دیکھ آئے
بقیع مبارک، صحابہؓ کا مدفن ❖ فدا جس پہ شمس و قمر دیکھ آئے
حقیقت میں یہ میرے رب کا کرم ہے ❖ حبیب خدا ﷺ کا جو گھر دیکھ آئے

یہ انعام باری ہوا تجھ پہ ثاقبؔ
◆❖◆ دیارِ شہِ بحر و بر دیکھ آئے ◆❖◆

آرہی ہے یاد مجھ کو بار بار

مولانا محمد ثانی حسنیؒ

آرہی ہے یاد مجھ کو بار بار ❖ گلشن طیبہ کی صبح مشکبار
سبز گنبد کا جمالِ دلفروز ❖ وہ کلس کا حسن دل کش نور بار
روضۂ جنت وہ محراب النبیؐ ❖ سر بسجدہ ہونے والوں کی قطار
حاضری آقاؐ کے در خدام کی ❖ سر جھکائے دل کو تھامے اشکبار
روضۂ اطہر پہ ہر دم صبح و شام ❖ وہ سلاموں کی بہار اندر بہار
کاش مجھ میں طاقت پرواز ہو ❖ اڑ کے پہنچوں اپنے آقاؐ کے دیار
چھوڑ دوں اپنے دل بے تاب کو ❖ جب قریب آئے مدینہ کا حصار
میں چلوں چل کر تھموں، تھم کر چلوں ❖ نعت پڑھتا، جھومتا، مستانہ وار
روضۂ اقدس پہ ہو جب حاضری ❖ ہوں نگاہیں پست، آنکھیں اشکبار
تھام کر پردے حریم خاص کے ❖ میں کروں عرض اے حبیب کردگارؐ
السلام اے رحمۃ للعالمینؐ ❖ السلام اے مرسل پروردگارؐ
السلام اے رحمۃ للعالمینؐ ❖ السلام اے وجہ تسکین و قرار
السلام اے راحت قلب و نظر ❖ السلام اے بے کسوں کے غمگسار
حاضری کے گرچہ میں لائق نہیں ❖ ہوں ذلیل و کم نظر بے اعتبار
ہے مگر ایک خاص نسبت آپؐ سے ❖ ہوں غلام بے نوا و خاکسار
آپؐ کی الفت میں میں دیوانہ ہوں ❖ آپؐ ہی کے عشق کا ہوں بادہ خوار
آپؐ ہیں میری نگاہ مست میں ❖ آفتاب شوق و جان انتظار
آپؐ کے در پر جو میں حاضر ہوا ❖ مل گئی مجھ کو حیات نو بہار
خوبیٔ قسمت پہ مجھ کو ناز ہے ❖ ہم کلامی کا ملا جو افتخار

خوب دل بھر کے سناؤں حال دل ❖ حسرتیں دل کی نکالوں بار بار
بارش عرق ندامت اس طرف ❖ اس طرف ہو نور و رحمت کی پھوار
اس طرف ہو عشق و مستی درد و سوز ❖ اس طرف ہو ایک تبسم نو بہار
دیر تک کہتا رہوں روتا رہوں ❖ کم نہ ہوں آخر تلک اشکوں کے تار
آبلہ پا انﷺ کی گلیوں میں پھروں ❖ کر کے اپنے جیب و دامن تار تار
نام لے لے کر خدا کا میں پھروں ❖ رات دن شام و سحر دیوانہ وار
آپﷺ کے قدموں پہ میں دم توڑ دوں ❖ جان دے دوں آپﷺ پر پروانہ وار
ایک گوشہ میں بقیع پاک کے ❖ خاک کا پیوند ہوں زیر جدار
پھر نصیبہ جاگ جائے گا مرا ❖ ہوگا میرا خوش نصیبوں میں شمار

ہاں اسی صورت میں پھر آجائے گا
عمر بھر کی بے قراری کو قرار

○

مدینے کا دیار

مولانا عثمان احمد قاسمی جونپوری

نگاہوں میں سمایا ہے مدینے کا دیار اب تک ❖ نظر کے سامنے ہے سبز گنبد کی بہار اب تک
زمانہ ہو گیا، دنیا میں وہ تشریف لائے تھے ❖ برستی ہے جہاں میں رحمت پروردگار اب تک
وہ جنت کا سماں، وہ گنبد خضراء کی تابانی ❖ نظر میں رقص کرتے ہیں وہی لیل ونہار اب تک
غبار کاروانِ دشت طیبہ یاد ہے مجھ کو ❖ بڑھاتے ہیں جنون عشق وہ گرد وغبار اب تک
شریعت تیری اے ہادئ اعظم عینِ فطرت ہے ❖ وہ اندھے ہیں جنھیں آتا نہیں ہے اعتبار اب تک
مدینہ کے در و دیوار پر رحمت برستی ہے ❖ چلی آتی ہے رحمت کے فرشتوں کی قطار اب تک
سنوارا اس طرح سے باغباں نے گلشنِ ملت ❖ ہے اپنے حال پر قائم گلستاں کا نکھار اب تک
ابھی تک یاد ہیں وہ مثلِ گل کانٹے مدینے کے ❖ مزہ دیتے ہیں تلووں کو مرے وہ نوک خار اب تک
تری ذات منور سے درخشاں ہے جہاں سارا ❖ ترے جلووں سے خورشید وقمر ہیں شرمسار اب تک
تمام اہلِ خرد طفلِ دبستاں ہیں ترے آگے ❖ ہے ناممکن ترے اوصاف عالی کا شمار اب تک

نگاہِ لطف اب عثمانؔ کی جانب بھی ہو جائے!
◆❖◆ جدائی میں وہ روتا جا رہا ہے زار زار اب تک ◆❖◆

یاد مدینہ

حضرت مولانا افتخار الحق صاحب منور بہرائچی
مہتمم جامعہ مسعودیہ نور العلوم بہرائچ

مدینہ کی ٹھنڈی ہوا آ رہی ہے ❖ مری آتش شوق بھڑکا رہی ہے
مدینہ کی گلیاں مدینہ کی راہیں ❖ ہر اک چیز رہ رہ کے یاد آ رہی ہے
نہ پوچھو مرے دل کی حالت نہ پوچھو ❖ کوئی قیمتی شے چھٹی جا رہی ہے
وہ وقت سحر سبز گنبد کا منظر ❖ طبیعت پہ مستی سی اک چھا رہی ہے
وہ وقتِ حضوریِ شاہِ دو عالم ﷺ ❖ نظر ہے کہ بالکل جھکی جا رہی ہے
کبھی نزدِ محراب سرکارِ عالم ﷺ ❖ درودوں کی تسبیح پڑھی جا رہی ہے
کبھی سامنے با ادب بیٹھ کر کے ❖ مناجات چپکے سے کی جا رہی ہے
کبھی جالیوں کے قریں ہو کے بالکل ❖ کہانی غموں کی کہی جا رہی ہے
وہاں کی حضوری کا عالم نہ پوچھو ❖ نظر آستاں پر جھکی جا رہی ہے
جدائی کے غم سے ہے ناشاد دل اب
فقط یاد ہی دل کو بہلا رہی ہے

گہربار گلیاں

حضرت علامہ عبدالرشید نسیم طالوتؔ

زمانے کی گلیوں کی سردار گلیاں ❖ ہیں طیبہ کی گلپاش و گلبار گلیاں
شرابِ حقیقت پلاتی ہیں سب کو ❖ یہ سرمست و سرجوش و سرشار گلیاں
حسینوں کے سردار کی ہیں گذر گہ ❖ حسین اور پیاری طرح دار گلیاں
محمد ﷺ کے پاؤں کو چھوتی رہی ہیں ❖ یہ دلدار راہیں، یہ دلدار گلیاں
جدھر سے بھی آؤں کراتی ہیں مجھ کو ❖ تیرے سبز گنبد کا دیدار گلیاں
ہمیں ناز ان پر ہمیشہ رہے گا ❖ صحابہؓ کی ہیں ناز بردار گلیاں
ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی ❖ پناہِ مساکین و ابرار گلیاں
ہراک آنے والے سے کرتی ہیں بے شک ❖ محبت کا بھرپور اظہار گلیاں
شفاعت کے موتی لٹاتی ہیں ہر دم ❖ شفیع امم ﷺ کی گہر بار گلیاں
محبت کے ماروں کی ہمراز ہیں یہ ❖ بتاتی ہیں الفت کے اسرار گلیاں
ہے خاک ان کی بیشک بصیرت کا سرمہ ❖ کہ کہلاتی ہیں نور ابصار گلیاں
مجھے شوق سیر چمن ہو تو کیوں کر
کہ ہیں رو کشِ باغ و گلزار گلیاں

متاعِ یاد

مولانا عبدالسلام مضطرؔ ہنسوری

جب درِ پیغمبرِ رحمت کی آجاتی ہے یاد ❖ دل کے ویرانے میں کیا کیا گل کھلا جاتی ہے یاد
حسرت وغم کی گھٹا جب بن کے چھا جاتی ہے یاد ❖ آنسوؤں کا ہر طرف دریا بہا جاتی ہے یاد
زخم پر کچھ اور بھی چرکے لگا جاتی ہے یاد ❖ چٹکیاں لیتی ہوئی کیا مسکرا جاتی ہے یاد
رفتہ رفتہ سینے میں جب راہ پا جاتی ہے یاد ❖ دل میں بس جاتی ہے رگ رگ میں سما جاتی ہے یاد
اے خوشا یہ مشغلہ، الحمد للہ یہ فراغ! ❖ دل سے اک ان کے سوا سب کچھ بھلا جاتی ہے یاد
وہ بہارِ کیف و مستی وہ تصور کا جمال ❖ یاس کے ظلمت کدے کو جگمگا جاتی ہے یاد
جیسے سچ مچ ہو درِ اقدس نظر کے سامنے ❖ خواب سا دکھلا کے کیا دل کو لبھا جاتی ہے یاد
وہ ریاضِ خلد وہ روضہ وہ منبر کی بہار ❖ ہر طرف اک نور کا منظر دکھا جاتی ہے یاد
میں سمجھتا تھا بنے گی باعثِ تسکینِ دل ❖ آ کے لیکن اور درد وغم بڑھا جاتی ہے یاد

تا شبِ فرقت سکوں پائے نہ مضطرؔ کوئی دم
نیند آنکھوں سے مری آکر اڑا جاتی ہے یاد

◆❖◆ ◆❖◆

یادِ مدینہ منورہ

محمد سلمان منصور پوری

مجھے فرقت میں رہ رہ کر مدینہ یاد آتا ہے ❖ وہ جالی یاد آتی ہے، وہ روضہ یاد آتا ہے
کھڑا ہوتا جہاں جاکر سلامِ شوق کو لے کر ❖ وہ موقع یاد آتا ہے، وہ حجرہ یاد آتا ہے
درِ اقدس ﷺ پہ حاضر ہوں نگاہوں میں ہیں وہ میری ❖ وہ منظر یاد آتا ہے، وہ نقشہ یاد آتا ہے
کبھی عشقِ نبی ﷺ میں آنسوؤں سے تربتر ہونا ❖ وہ رونا یاد آتا ہے، وہ لمحہ یاد آتا ہے
وہ جنت کی کیاری میں مناجاتِ و دعا کرنا ❖ وہ ساعت یاد آتی ہے، وہ جذبہ یاد آتا ہے
کبھی صفّہ میں جاکر کے خدا کی یاد میں رہنا ❖ وہ مجلس یاد آتی ہے، وہ گوشہ یاد آتا ہے
کبھی صحنِ حرم میں بیٹھ کر محوِ حرم ہونا ❖ وہ منبر یاد آتا ہے، وہ قبہ یاد آتا ہے
خزف ریزے بھی ارضِ پاک کے رشکِ دو عالم ہیں ❖ وہ ذرّے یاد آتے ہیں، وہ جلوہ یاد آتا ہے
میں رہتا کاش وابستہ انہی ذرّوں سے پیوستہ ❖ وہ مٹّی یاد آتی ہے، وہ سبزہ یاد آتا ہے
گذرتی زندگی میری مدینے کی فضاؤں میں ❖ وہ وادی یاد آتی ہے، وہ صحرا یاد آتا ہے

الٰہی پھر تو پہنچا دے وہیں پر اپنے سلماںؔ کو
کہ طیبہ یاد آتا ہے، مدینہ یاد آتا ہے

◆❖◆ ◆❖◆

مدینہ سے کیا لے کے جائیں؟

مولانا ولی اللہ ولیؔ عظیم آبادی، مدینہ منورہ

مدینے سے عشاق کیا لے کے جائیں ؟ ❖ پیامِ رسول خداؐ لے کے جائیں
انہیں جستجو کھینچ لائی یہاں تک ❖ یہاں سے وہ اب خاکِ پا لے کے جائیں
تعامل اور اخلاق و اعمال سب میں ❖ وہ محبوبؐ کی ہر ادا لے کے جائیں
جو تقسیم ابتک یہاں ہو رہی ہے ❖ وہ میراثِ خیر الوریٰؐ لے کے جائیں
جو دونوں جہاں میں انہیں کام آئے ❖ وہی دولت بے بہا لے کے جائیں
جو انصار طیبہؓ نے کر کے دکھایا ❖ وہی صدق و عہد وفا لے کے جائیں
حضوری ہے دامان دل کو بچھا کر ❖ فیوض حبیب خداؐ لے کے جائیں
جو چاہیں جمال نبیؐ منعکس ہو ❖ تو نورِ رخِ مصطفیٰؐ لے کے جائیں
لگانے کو مہجور کے زخم دل پہ ❖ مدینہ سے ''خاک شفاء'' لے کے جائیں
ملی ہے انہیں جو نوید معیت ❖ وہی مژدۂ جاں فزا لے کے جائیں

ولیؔ ہو جنہیں آرزوئے شفاعت
لبوں پہ وہ صل علیٰ لے کے جائیں

○

مجھے یاد آرہا ہے درِ مصطفیٰؐ پہ جانا

ادیبؔ رائے پوری

مجھے یاد آرہا ہے درِ مصطفیٰؐ پہ جانا ❖ مرے خوابِ آرزو کا وہ حقیقتوں میں آنا
جو طلب تھی مل رہا تھا یہ کرم نہیں تو کیا تھا ❖ کہ ہراک کو دے رہے تھے وہ بدستِ غائبانہ
یہ پکار ہو رہی تھی کہ سوال کرنے والو ❖ کوئی رہ نہ جائے خالی، جو طلب ہو لے کے جانا
میں سناؤں کیسے لوگو درِ مصطفیٰؐ کی باتیں ❖ یہ خدا کرے کہ تم بھی کبھی جا کے دیکھ آنا
جو گناہ گار جائے وہ سند وہاں سے پائے ❖ وجبت لہٗ شفاعت، ہے کرم کا کیا ٹھکانہ

جو نہ در پہ انؐ کے جاتے، جو نہ طیبہ دیکھ آتے
تو ادیبؔ کیا سناتے یہ کلامِ عارفانہ

ہم مدینے سے اللہ کیوں آ گئے؟

بہزاد لکھنوی

ہم مدینے سے اللہ کیوں آ گئے، قلبِ حیراں کی تسکیں وہیں رہ گئی
دل وہیں رہ گیا، جاں وہیں رہ گئی، ہر تمنا بھی دل کی وہیں رہ گئی

یاد آتے ہیں ہم کو وہ شام وسحر، وہ سکونِ دل وجان وروح ونظر
یہ انہیں کا کرم ہے انہیں کی عطا، ایک کیفیتِ دل نشیں رہ گئی

اللہ اللہ وہاں کا درود و سلام، اللہ اللہ وہاں کا سجود و قیام
اللہ اللہ وہاں کا وہ کیف دوام، وہ صلوٰۃِ سکوں آفریں رہ گئی

جس جگہ سجدہ ریزی کی لذت ملی، جس جگہ ہر قدم ان کی رحمت ملی
جس جگہ نور رہتا ہے شام وسحر، وہ فلک رہ گیا وہ زمیں رہ گئی

پڑھ کے نصر من اللہ وفتحٌ قریب، جب ہوئے ہم رواں سوئے کوئے حبیب ﷺ
برکتیں رحمتیں ساتھ چلنے لگیں، بے بسی زندگی کی یہیں رہ گئی

زندگانی وہیں کاش ہوتی بسر، کاش بہزاد آتے نہ ہم لوٹ کر
اور پوری ہوئی ہر تمنا مگر یہ تمنائے قلبِ حزیں رہ گئی

○

درِ مصطفیٰ ﷺ

شکیل احمد عاصم بریلوی

یہ احمدِ مرسل سے عقیدت کا اثر ہے ❖ بیٹھا ہوں یہاں، گنبدِ خضرا پہ نظر ہے
اس صفحۂ ہستی میں کہیں خلد اگر ہے ❖ وہ آپ ﷺ کا در، آپ ﷺ کا در، آپ ﷺ کا در ہے
سر چشمۂ رحمت ہے گلستانِ مدینہ ❖ کعبہ جسے کہتے ہیں وہ اللہ کا گھر ہے

آیا سرِ مژگاں جو غمِ ہجرِ نبی ﷺ میں
وہ اشک نہیں بلکہ ستارا ہے گہر ہے

◆❖◆ ◆❖◆

سسکیاں لیتے بڑی مشکل سے آئے ہیں

جناب پروفیسر کلیم احمد عاجزؔ، پٹنہ

ہمیں جانے ہیں کیسے آئے ہیں، کس دل سے آئے ہیں ❖ مقدر نے اٹھایا اُٹھ تو اُس محفل سے آئے ہیں

یہ آنسو آنکھ سے آئے نہیں ہیں دل سے آئے ہیں ❖ غم محمل نشیں میں ڈوب کر محمل سے آئے ہیں

یہ کس جانِ جہانِ درد کی محفل سے آئے ہیں ❖ سسکتے سسکیاں لیتے بڑی مشکل سے آئے ہیں

اسی محفل میں واپس جائیں جس محفل سے آئے ہیں ❖ کسی محفل میں جی لگتا نہیں بس دل یہ چاہے ہے

پکار اٹھے ہیں سب سن کر یہ نعتِ سرور عالم ﷺ

یہ چند اشعار ہی آئے ہیں لیکن دل سے آئے ہیں

❍❖❍

بستر اٹھائے اے شہِ لولاک ﷺ جاتے ہیں

جناب پروفیسر کلیم احمد عاجزؔ، پٹنہ

ہم اہل کارواں جگر چاک جاتے ہیں ❖ بیمارِ عشق اے نبی پاک ﷺ جاتے ہیں

بستر اٹھائے اے شہِ لولاک ﷺ جاتے ہیں ❖ شاید کہ حکم ہوگیا بستر اٹھاؤ جاؤ

نمناک چشم آئے تھے نمناک جاتے ہیں ❖ اتنے دنوں رہے پہ تسلی کہاں ہوئی

پہنے ہوئے جدائی کی پوشاک جاتے ہیں ❖ اشکوں میں ڈھل کے درد کی خوشبو میں ڈوب کے

اچھا تو پھانکنے کے لئے خاک جاتے ہیں ❖ جب حکم ہی ہے پھانکو جدائی کی خاک جاؤ

ہم تو ہیں واقعی خس و خاشاک جاتے ہیں ❖ چھانے کے کام کے نہ بچھانے کے کام کے

اب یہ گداگرانِ درِ پاک ﷺ جاتے ہیں ❖ کرنے گداگری کو درِ پاک ﷺ آئے تھے

اے کاش کوئی کہدے ہمیں دیکھ کر کلیمؔ

دیکھو یہ خادمانِ شہِ پاک ﷺ جاتے ہیں

❍❖❍

پہنچا دے مدینے میں الٰہی کسی صورت

سید سلمان گیلانی پاکستان

لگتا ہی نہیں گھر میں مرا جی کسی صورت ❖ پہنچا دے مدینے میں الٰہی کسی صورت
ہر نعت کی تکمیل بنا دیتی ہے آساں ❖ جب طبع رواں ہو نہیں رکتی کسی صورت
پڑھتا ہوں درود اس لیے میں اول و آخر ❖ رد ہو نہ دعا کوئی بھی میری کسی صورت
یا در پہ بلالیں مجھے یا خواب میں آجائیں ❖ دے دیں دل مضطر کو تسلی کسی صورت
بستی ہے تری یاد سے بستی مرے دل کی ❖ بستی نہ کبھی ورنہ یہ بستی کسی صورت
میں کرنے کو قرباں لیے پھرتا ہوں دل و جاں ❖ اس دھن میں کہ ہو جائیں وہ راضی کسی صورت
سیرت ہو ہماری تری سیرت کے مطابق ❖ صورت نکل آئے کوئی ایسی کسی صورت
دن رات برستے ہیں مری آنکھوں سے آنسو ❖ پر آگ نہیں ہجر کی بجھتی کسی صورت
پھر اس پہ نچھاور کروں میں اشکوں کی لڑیاں ❖ پھر سامنے روضے کی ہو جالی کسی صورت

سلمانؔ کو اس کرب کے طوفاں سے بچالے
◆❖◆ ڈوبے نہ محبت کی یہ کشتی کسی صورت ◆❖◆

طیبہ میں برستی ہے گھٹا اور طرح کی

سید سلمان گیلانی پاکستان

چلتی ہے مدینے میں ہوا اور طرح کی ❖ گل اور طرح کے ہیں صبا اور طرح کی
تیزی سے پھلیں کیوں نہ نہالانِ مدینہ ❖ ہوتی ہے یہاں نشوونما اور طرح کی
ہر آن یہاں رہتا ہے ایماں تر و تازہ ❖ پاتی ہے یہاں روح غذا اور طرح کی
شاداب جو رکھتی ہے سدا دل کے چمن کو ❖ طیبہ میں برستی ہے گھٹا اور طرح کی
رکھے گا اگر کوئی یہاں گوشِ دل و جاں ❖ ہر صبح خبر لائے صبا اور طرح کی
ہر حرف کو تو پائے گا آغوش اثر میں ❖ ہوتی ہے یہاں طرز دعا اور طرح کی
دو نفل پہ ایک عمرہ کا ملتا ہے یہاں اجر ❖ دیکھی ہے مساجد میں قبا اور طرح کی
سر دینے کی ہمت ہے تو آ، ورنہ پلٹ جا ❖ زاہد ہے رہِ عشق ذرا اور طرح کی

کہنے کو تو یوں لاکھوں وفادار ہیں سلماںؔ
◆❖◆ صدیقؓ و عمرؓ کی ہے وفا اور طرح کی ◆❖◆

وہ ہمیں یاد آتے رہیں گے

مفتی جمیل احمد نذیری مہتمم جامعہ عربیہ عین الاسلام نوادہ مبارک پور، اعظم گڈھ

وہ ہمیں یاد آتے رہیں گے، ہم انھیں یاد آتے رہیں گے ❖ اور انھیں یاد کر کر کے پیہم، اشکِ فرقت بہاتے رہیں گے

زخم دل مسکراتے رہیں گے، وہ نظر میں سماتے رہیں گے ❖ جا کے نزدیک ان جالیوں کے، حال اپنا سناتے رہیں گے

راہ طیبہ کے دل کش مناظر، راہ رو کو لبھاتے رہیں گے ❖ ہم کھڑے ہو کے روضہ پہ ان کے، دل کی حسرت مٹاتے رہیں گے

جا کے واپس اگر آ گئے ہم، پھر سے جانے کی کوشش کریں گے ❖ زندگی جب تلک ہے سلامت، ہم وہاں آتے جاتے رہیں گے

ہر گھڑی تذکرہ ان کا ہوگا، قلب مضطر کو تسکیں ملے گی ❖ عاشقانِ رخِ مصطفیٰ ﷺ کو، روئیں گے اور رلاتے رہیں گے

حشر کی حشر ساماں گھڑی میں، اپنی امت کا درماں بنیں گے ❖ دست ہائے مبارک سے آقا، آبِ کوثر پلاتے رہیں گے

ذکر ہو ان کی سیرت کا جس میں، اور بیاں اسوۂ پاک بھی ہو

اے جمیلؔ اپنی عقبیٰ کی خاطر، ایسی محفل سجاتے رہیں گے

○❖○

لب پہ صل علیٰ اور آنسو رواں

ماہر القادری

لب پہ صلِ علیٰ اور آنسو رواں ❖ یادِ طیبہ نے پھر دل میں لیں چٹکیاں

سرورِ دو جہاں کا مقدس حرم ❖ قبلۂ اہلِ دل ہے یہی آستاں

جیسے روح القدس خود ہے نغمہ سرا ❖ یہ مدینہ کی مسجد، سحر کی اذاں

اس طرح دم جو نکلے تو کیا پوچھنا ❖ سامنے ان کے روضہ کی ہوں جالیاں

ان کی محفل تجلی کی روشن سحر ❖ ان کی محفل سے باہر دھواں ہی دھواں

یہ بھی ماہرؔ انہی کا ہے لطف و کرم

وصفِ ختم الرسل ﷺ اور میری زباں

◆❖◆

سنادے پھر نوید شادمانی

زائرِ حرم حمید صدیقی لکھنویؒ

مدینے میں جو گذری زندگانی ❖ حقیقت ہے وہی، باقی کہانی
کہاں سے لاؤں وہ الفاظ یا رب ❖ کریں جو دردِ دل کی ترجمانی
خوشا وَقتے، کہ تھا طیبہ میں حاصل ❖ مجھے لُطفِ سُرورِ جاودانی
دُعا لب پر، نہ دل محوِ تمنّا ❖ ز سَر تا پا زبانِ بے زبانی
سُنایا مُژدۂ دیدارِ طیبہ ❖ نسیم صبح تیری مہربانی
کرم نے اس کے خود کی دستگیری ❖ مرے کام آئی میری ناتوانی
وہ جذباتِ محبت کا تلاطُم ❖ وہ اِک دیوانہ محوِ نعت خوانی
شمیم اَنگیزوہ انفاسِ قدسی ❖ وہ عطر آگیں فضائے آسمانی
نشاط اَفروز وہ سجدوں پہ سجدے ❖ وہ محرابِ نبی کی ضو فشانی
ہمہ خوبی و محبوبی ہے واللہ ❖ مواجَہہ کا وہ حصّہ درمیانی
قدومِ پاک سے جو مَس ہوئی تھیں ❖ بہت دل کش ہیں وہ راہیں پرانی
مرے دل کو ہے اک مدت سے یا رب ❖ تمنائے حیاتِ جاودانی
اگر خاکِ بقیعِ پاک مِل جائے ❖ مُبارک ہے وہ مرگِ ناگہانی
کہاں ہے اے نسیمِ صُبحِ طیبہ ❖ سنادے پھر نویدِ شادمانی
دَرِ پاکِ نبی پہ ہو کے حاضر ❖ بصد اُمیدِ لطف و مہربانی
سنائیں اہل دل مانندِ جامیؒ ❖ پیام شوق اشکوں کی زبانی

”بروں آور سر از بردِ یمانی
کہ رُوئے تُست صبحِ زندگانی“

نعت النبی ﷺ نمبر

مدحِ صحابہ رضی اللہ عنہم

فنا ہو جائیں ہم کیونکر نہ تعریف صحابہؓ میں
محمد مصطفیٰ ﷺ سے حشر میں انعام لینا ہے
کبھی غفلت نہ کرنا اے ضیاؔ مدحِ صحابہؓ میں
رسولِ ہاشمی ﷺ سے حشر میں گر جام لینا ہے

ضیاؔ لکھنوی

مقامِ صحابہ رضی اللہ عنہم

محمد سلمان منصور پوری

سرکارِ کائنات فخرِ دوعالم ﷺ جس طرح امام الانبیاء ہیں اور آپ کی امت خیر الامم ہے اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے جن انفاس قدسیہ کو آپ کی رفاقت اور معیت کا شرف عطا کیا وہ بجا طور پر ائمہ ہدی اور خیر الصحابہ ہیں، دنیا میں کسی بھی نبی کو اس صلاحیت کے افراد عطا نہیں کئے گئے جیسے ہمارے آقا سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفی ﷺ کو عطا کئے گئے ہیں، رازدارِ نبوت صحابیٔ رسول حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے دو باتیں بیان فرمائیں جن میں سے ایک میں اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں، جو بات اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا ہوں، وہ یہ ہے:

إِنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ فَعَلِمُوْا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ. (مسلم ۸۲/۱)

اَمانت لوگوں کے دلوں کی گہرائیوں پر اتری اس کے بعد قرآن کریم نازل ہوا پس لوگوں نے قرآن سیکھا اور سنتِ مبارکہ کا علم حاصل کیا۔

یہ امانت کیا ہے؟ اس کی تفسیر وتشریح میں علماء کے اقوال مختلف ہیں کسی نے اس سے نور قدسی مراد لیا ہے، کسی نے اس کی تعبیر ایمان کی صورت نوعیہ سے کی ہے؛ لیکن عارفِ حقیقت شاہ اسماعیل شہیدؒ نے ایک عجیب انداز سے اس کی تقریر کی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ اس امانت سے مراد ''انتشار برکت'' ہے، اس لفظ کو سمجھنے کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام سے ہدایت کا ظہور پانچ واسطوں سے ہوتا ہے:

(۱) برکت اور نزول برکت۔

(۲) عزم وہمت۔

(۳) اظہار دعوت۔

(۴) معجزات۔

(۵) فیض صحبت۔

نبی کی تحریک کی کامیابی کے لئے مذکورہ پانچ باتوں کا ہونا ضروری ہے، نزول برکت کا مطلب یہ ہے کہ جب نبی کی بعثت کا وقت قریب آتا ہے تو آسمان سے ایک برکت اتاری جاتی ہے جس سے ہر اس شخص کے دل میں وحدانیت کا نور روشن ہو جاتا ہے جس کے قلب کی کھڑکیاں روشنی پہنچنے کی صلاحیت رکھتی ہیں، گویا کہ انبیاء کی مثال سورج کی سی ہے کہ جب اس کے طلوع کا وقت قریب ہوتا ہے تو پہلے ہی سے افق پر روشنی چھا جاتی ہے، اور جس جس مکان میں روشن دان کھڑکیاں اور روشنی پہنچنے کا راستہ ہوتا ہے وہاں وہ روشنی پہنچتی ہے، پہلے یہ روشنی ہلکی رہتی ہے مگر جب سورج پورا طلوع ہو جاتا ہے تو وہ روشنی حرارت آمیز ہو جاتی ہے، ایسے ہی حضرات انبیاء علیہم السلام کی تشریف آوری کا جوں جوں وقت قریب آتا ہے تو پہلے ہی سے یہ برکت پھیل کر ہر اس دل میں جاگزیں ہو جاتی ہے جس میں حق کو قبول کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے، بعد میں یہی برکت ایمانی حرارت بن کر اس کو نبی کا کفش بردار بنا دیتی ہے۔ (مستفادہ رسالہ آزاد، فتنۂ خمینیت نمبر ۲۷)

طلوعِ آفتابِ رسالت

یہ برکتیں پہلے انبیاء علیہم السلام کے لئے بھی نازل ہوتی رہیں لیکن ہمارے آقا سید المرسلین امام الانبیاء خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے جو برکت نازل ہوئی اس کی شان ہی نرالی تھی، چنانچہ آپ کی بعثت بلکہ پیدائش سے پہلے ہی سے اس برکت کی جھلکیاں عرب کی سرزمین پر جابجا دکھائی دینے لگیں، آپ ﷺ کے نانا جان ابی کبشہ نے بت پرستی کے مرکز مکہ معظّمہ میں شرک سے بیزاری کا برملا اعلان کیا تھا، اور ورقہ بن نوفل جیسے بہت سے لوگ حق کی تلاش میں دین عیسوی کو قبول کر چکے تھے، اور ''الا کل شيء ما خلا اللہ باطل'' کے غلغلے جہالت وگمراہی کے اندھیرے میں جگنو بن کر جگمگانے لگے تھے تا آں کہ رسول عربی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مبعوث ہو کر فاران کی چوٹی سے نعرۂ توحید بلند کیا تو اس نعرہ کو سنتے ہی جس دل کے اندر برکت کی روشنی پہنچ چکی تھی وہاں حرارت ایمانی کے امتزاج سے اسلام موجزن ہوا، اور جس دل میں جتنی زیادہ حق کی کھڑکیاں اور توحید کے دروازے تھے اتنی ہی جلدی وہاں سے نغمۂ توحید بلند ہوا، چنانچہ جب آپ نے اپنے نبی ہونے کا اعلان فرمایا تو سب سے پہلے جس نے دعوت اسلام پر بلا چوں وچرا لبیک کہا وہ

ذات تھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی، وہ ذات تھی بلال حبشی رضی اللہ عنہ کی، وہ شخصیت تھی علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کی، وہ ذات تھی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی، وجہ یہ نہیں تھی کہ وہ کسی کے دباؤ میں تھے، سبب یہ نہیں تھا کہ وہ قوم کے مظالم سے تنگ تھے، بات یہ نہیں تھی کہ ان کے دل دنیا سے اچاٹ ہو چکے تھے بلکہ اصل واقعہ یہ تھا کہ ان خوش نصیب افراد نے اس برکت سے وافر حصہ پایا تھا جو آپ ﷺ کی بعثت مبارکہ سے پہلے ہی دنیا میں پھیل چکی تھی۔ ان کے قلوب ایسے ہوادار تھے جن میں ایمانی خوشبوؤں سے معطر ہواؤں کا گذر ہوتا تھا، پھر جب نبوت محمدی کا سورج اپنی حرارت پھیلانے لگا تو جوق درجوق اہل برکت، برکت کے درجہ سے گذر کر فیض صحبت کے مقام پر پہنچنے لگے، اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ تعداد ہزاروں سے اوپر پہنچ گئی، بالکل اسی طرح جیسے سورج مشرق سے نکل کر مغرب تک تمام عالم کو منور کردیتا ہے۔

صحابہ، نجوم ہدایت ہیں

اس تفصیل سے یہ بات آشکارا ہوگئی کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم مشکاۃ نبوت کے عکس جمیل ہیں، انھوں نے اپنے سینے میں آفتاب نبوت کی کرنوں کو اس انداز میں جذب کیا ہے جس کی مثال امت میں کہیں اور نہیں مل سکتی، خود زبان پیمبر ﷺ سے انھیں نجوم ہدایت کا لقب حاصل ہوا، چنانچہ ارشاد نبوی ہے:

أَصحَابِي كَالنُّجُومِ فَبِأَيِّهِم اقْتَدَيْتُم اِهْتَدَيْتُمْ. (مشكوٰة شريف: ٥٥٤)

میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ستاروں کی طرح ہیں ان میں سے جس کی بھی تم پیروی کروگے راہ یاب ہو جاؤگے۔

اور ایک روایت میں یہ پر مسرت تمغہ عطا ہوا:

لا تمس النار مسلما رأني أو رأى من رأني. (مشكوٰة شريف: ٥٥٤)

جس مسلمان نے مجھے یا میرے صحابہ کو دیکھا اس کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔

اور ایک روایت میں تو پیغمبر علیہ السلام نے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی عظمت پر اس طرح مہر لگادی

کہ اب ان کے بارے میں اس سے آگے کچھ کہنے کی گنجائش ہی نہیں۔ غور سے پڑھئے یہ الفاظ :

اَللّٰـهَ اَللّٰـهَ ! فِي أَصْحَابِيْ، لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِيْ، فَمَنْ أَحَبَّهُـمْ فَبِحُبِّـي أَحَبَّهُـمْ، وَمَـنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِيْ، وَمَنْ آذَانِيْ فَقَدْ آذَى اللّٰـهَ، وَمَنْ آذَى اللّٰهَ فَيُوْشِکُ أَنْ يَأْخُذَهُ. (سنن الترمذي / أبواب المناقب عن رسول اللّٰه ﷺ ۲۲۵/۲ رقم: ۳۸٦۲، مشكاة المصابيح: ٥٥٤)

میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ میرے بعد ان کو طعن وتشنیع کا نشانہ مت بنانا۔ پس جو ان سے تعلق رکھے گا وہ میری محبت کی وجہ سے ان سے تعلق رکھے گا اور جو ان سے نفرت کرے گا تو مجھ سے بغض کی وجہ سے ان سے نفرت کرے گا۔ اور جس نے انہیں تکلیف پہنچائی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو تکلیف دی اور جو اللہ کو ستائے تو عنقریب اللہ تعالیٰ اس کی گرفت فرمائیں گے۔

علاوہ ازیں قرآن کریم میں خود رب العالمین نے صحابہ کو دنیا ہی میں جا بجا اپنی رضا کا تمغۂ عطا فرمایا ہے۔ اور ان کے ایمان کو معیارِ ایمان قرار دیا ہے اور ان کی صفات عالیہ بیان کر کے تمام عالم کے سامنے ان کی عظمت کو اجاگر فرمادیا جس سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا۔

صحابہ معیارِ حق ہیں

اہل السنّت والجماعت کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سب کے سب عادل اور معیارِ حق ہیں۔ کسی حدیث کے راویوں میں سے ہر راوی پر انگلی اٹھائی جاسکتی ہے لیکن جب بات صحابی تک پہنچ جائے تو ان کے متعلق کسی شک شبہ کی گنجائش نہیں ہے اس لئے کہ اگر صحابہ ہی کو شک کے دائرے میں لایا جائے گا تو پھر دین کی بنیاد ہی منہدم ہو جائے گی۔ پھر نہ تو قرآن پر اعتماد باقی رہ سکتا ہے نہ دیگر اسلامی تعلیمات پر اس لئے کہ امت کو جو کچھ بھی دین ملا ہے وہ صحابہ کے واسطہ سے ہی ملا ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم اساتذۂ امت ہیں، کسی بھی شخص کو کسی بھی حال میں کسی صحابی کے بارے میں انگلی اٹھانے کا ہرگز حق حاصل نہیں۔

صحابیِ رسول سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کتنے اچھے انداز میں صحابہ کے مقام پر روشنی ڈالی ہے ملاحظہ فرمائیں:

من كان مستنًا فليستن بمن قد مات، فإن الحي لا تؤمن عليه الفتنة، أولئک أصحاب محمد صلى اللّٰه عليه وسلم كانوا أفضل هٰذه الأمة، أبرّها قلوبًا وأعمقها علمًا وأقلها تكلفًا، اختارهم اللّٰه لصحبة نبيه صلى اللّٰه عليه وسلم، ولا قامة دينه فاعرفوا لهم فضلهم واتبعوهم على أثرهم، وتمسكوا بما استطعتم من اخلاقهم وسيرهم فإنهم كانوا على الهدى المستقيم. (مشكوٰة شريف ۳۲/۱)

جسے اقتدا کرنی ہے تو وہ ان لوگوں کی اقتدا کرے جو دنیا سے جا چکے ہیں؛ اِس لئے کہ زندہ آدمی فتنہ سے محفوظ نہیں اور وہ (قابل اقتداء شخصیات) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں، جو اس امت کے افضل ترین لوگ تھے، وہ دلوں کے اعتبار سے سب سے نیک اور علم کے اعتبار سے سب سے گہرے اور تکلف میں سب سے کم تھے (سادہ زندگی والے تھے) اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور اپنے دین کی خدمت کے لئے منتخب فرمالیا تھا؛ لہٰذا تم ان کی فضیلت کو پہچانو اور ان کے نقش قدم پر چلو، اور تم سے جس قدر ہو سکے ان کے اخلاق فاضلہ اور مبارک سیرت کو مضبوطی سے تھامے رکھو، اس لئے کہ وہ سیدھی راہ پر قائم تھے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے صحابہ کے بارے میں جو تبصرہ فرمایا ہے وہ سو فیصد برحق ہے، اس لئے ہر مسلمان کو ہر صحابی سے عقیدت اور محبت رکھنی لازم ہے، اور ان کے بارے میں خاکم بدہن کسی قسم کی بال برابر بھی بدگمانی رکھنا قطعاً جائز نہیں ہے، صحابہ کی عظمت دراصل پیغمبر کی عظمت ہے اور صحابہ کی توہین درحقیقت پیغمبر علیہ السلام کی توہین ہے، بڑا بدنصیب ہے وہ شخص جس کا دل صحابہ کی طرف سے صاف نہیں، ایسا شخص ہرگز مسلمان کہلائے جانے کا مستحق نہیں، اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے دل کو عظمت صحابہ سے معمور فرمائے اور ان کے متعلق ہر طرح کی بدگمانی سے ہم سب کو محفوظ فرمائے، آمین۔

❐❖❐

اصحابِ پیمبر رضی اللہ عنہم یاد آتے ہیں

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب ثاقبؔ باندوی رحمۃ اللہ علیہ

نہ صہبا سے ہے کچھ رغبت نہ ساغر یاد آتے ہیں ❖ مجھے ہر حال میں ساقیٔ کوثر ﷺ یاد آتے ہیں

کسی مجلس میں جب ذکرِ رسولِ پاک ﷺ ہوتا ہے ❖ مجھے اس وقت اصحابِ پیمبر رضی اللہ عنہم یاد آتے ہیں

مخالف جب سناتا ہے مجھے آزار کی باتیں ❖ مقدس ذات پر طائف کے پتھر یاد آتے ہیں

شبِ ہجرت کا قصہ جب بھی مجھ کو یاد آتا ہے ❖ نبی ﷺ کے ہم سفر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ یاد آتے ہیں

کبھی ایوان باطل میں جو ہلچل ہونے لگتی ہے ❖ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اس وقت تیور یاد آتے ہیں

لقب عثمان رضی اللہ عنہ کا ذی النورین جب سے میں نے جانا ہے ❖ مجھے اس وقت سے عثماں رضی اللہ عنہ برابر یاد آتے ہیں

ہماری بزدلی تبدیل ہو جاتی ہے جرأت سے ❖ جو خیبر یاد آتا ہے، جو حیدر رضی اللہ عنہ یاد آتے ہیں

خدا کی راہ میں جب بھی ہمیں کوئی ستاتا ہے ❖ بلال رضی اللہ عنہ و یاسر رضی اللہ عنہ و سلمان رضی اللہ عنہ و بوذر رضی اللہ عنہ یاد آتے ہیں

کسی مسجد میں جا کر جب بھی سجدہ ریز ہوتا ہوں ❖ نبی ﷺ کی مسجد و محراب و منبر یاد آتے ہیں

کرم سے جن کے منزل تک رسائی ہوگئی ثاقبؔ

مجھے راہِ ہدایت کے وہ رہبر یاد آتے ہیں

◆❖◆ ◆❖◆

رحمت کی گھٹا

مولانا محمد عثمان ساحرؔ مبارکپوری

ہونٹوں پہ مرے نام محمد ﷺ جونہی آیا ❖ پڑھ پڑھ کے زباں صل علیٰ جھوم رہی ہے

حضرت ﷺ کے پسینے سے کلی ہو کے معطر ❖ گلشن میں بصد ناز و ادا جھوم رہی ہے

بوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ پر، سرِ عثمان رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ پر ❖ رحمت کی گھٹا صبح و مسا جھوم رہی ہے

یادِ شہ بطحیٰ سے ہے سرمست اگر دل ❖ نظروں میں مدینے کی فضا جھوم رہی ہے

زہرا رضی اللہ عنہا ہوں کہ حسنین رضی اللہ عنہما سمیٹے ہوئے سب کو ❖ تعظیم کی ذی شان ردا جھوم رہی ہے

میدانِ شہادت میں فداکار وہ حمزہ رضی اللہ عنہ ❖ یوں جھوم کے آیا کہ قضا جھوم رہی ہے

ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا اسرار نبوت کی محافظ ❖ کردار پہ ان کے تو رضا جھوم رہی ہے

نعتِ شہ بطحیٰ کے سبب ساحرؔ خستہ

محشر میں مرے سر پہ رضا جھوم رہی ہے

◆❖◆ ◆❖◆

اُلفت آشنا سے پوچھئے

مولانا محمد عثمان ساحرؔ مبارکپوری

رہ نوردی کیا ہے اُلفت آشنا سے پوچھئے ❖ عاشقِ گلزارِ کوئے مصطفیٰ ﷺ سے پوچھئے

ساحلِ اُمید پہ کشتی لگادی کس طرح ❖ ناخدا کی شان گرداب بلا سے پوچھئے

چوٹ کھا کر چوٹ پر الفت میں ہنستے ہی رہے ❖ زخم کی لذت بلال رضی اللہ عنہ باصفا سے پوچھئے

صدق پر ان کے گواہی صدق دل سے دینگے سب ❖ آشنا سے پوچھئے نا آشنا سے پوچھئے

سنکے آنے کی خبر اہل مدینہ کی خوشی ❖ راستہ میں فرش چشم مدعا سے پوچھئے

اخلص و اقرب کہا اور احسن و اکرم کبھی ❖ عظمتِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھئے

گردنیں خود کٹ کے گر جاتی تھیں تیور دیکھ کر ❖ سطوت فاروق رضی اللہ عنہ میدان وغا سے پوچھئے

لے لیا بوسہ جبیں کا آسماں نے جھک کے خود ❖ شوکت سجدہ زمینِ کربلا سے پوچھئے

وقت بیعت ہاتھ کو اپنے کہا عثماں رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ❖ شان ذی النورین فخر انبیا سے پوچھئے

ہو نہ جائے مرتضیٰ کا سجدۂ اُلفت قضا ❖ لوٹ کر سورج چلا آیا فضا سے پوچھئے

چاک سینہ کر کے اُلفت کا دیا بڑھ کر ثبوت ❖ چاند کیوں شق ہوگیا اہل وفا سے پوچھئے

راستہ فردوس کا قرآن نے بتلادیا

ہو کھٹک ساحرؔ تو اصحاب ہدیٰ رضی اللہ عنہم سے پوچھئے

صحابہؓ کے طفیل

حضرت سروؔر میواتی، لاہور پاکستان

ضو فگن ہوگئیں ظلمات، صحابہؓ کے طفیل ❖ سر ہوئیں کتنی مہمات، صحابہؓ کے طفیل

مل گیا درسِ مساواتِ صحابہؓ کے طفیل ❖ جاں فزا ہوگئے حالات، صحابہؓ کے طفیل

شکر للہ کہ ہم جیسے سیہ کاروں کو ❖ مل گئیں خوب مراعات، صحابہؓ کے طفیل

ربعِ مسکون میں ہر سمت پڑھی جاتی ہیں ❖ روز قرآن کی آیات، صحابہؓ کے طفیل

اہلِ ایمان کو ملتی رہیں گاہے گاہے ❖ عرشِ اعظم سے ہدایات، صحابہؓ کے طفیل

کس کو انکار ہے اس سے کہ ہمیں پہنچی ہیں ❖ دینِ قیم کی روایات، صحابہؓ کے طفیل

تختۂ دہر پہ تبدیل، چمن زاروں میں ❖ ہوگئے لاکھوں خرابات، صحابہؓ کے طفیل

فیضِ سرکارؐ سے ہوتا ہے سکینہ نازل ❖ اہلِ ایمان پہ دن رات، صحابہؓ کے طفیل

اہلِ سنت پہ برستی ہیں مثالِ باراں ❖ حق تعالیٰ کی عنایات، صحابہؓ کے طفیل

اہلِ بیتؓ و شہِ کونینؐ سے انشاء اللہ ❖ خلد میں ہوگی ملاقات، صحابہؓ کے طفیل

اس میں کیا شک ہے کہ اصحاب نبیؓ کے گستاخ ❖ کھائیں گے کل کو بُری مات، صحابہؓ کے طفیل

حشر کے روز عطا ہوں گے بلند و برتر ❖ اہلِ سنت کو مقامات، صحابہؓ کے طفیل

رحم فرمائے گا سروؔر پہ بھی اِن شاء اللہ
خالقِ ارض و سماوات صحابہؓ کے طفیل

○❖○

رحیق مختوم

علامہ اقبال سہیلؔ اعظمی

جو مدح اَصحاب پاکؓ میں ہم ترانہ سنج نوا رہے ہیں ❖ نہ پوچھئے بیخودی کا عالم کہ ہم زبانِ خدا رہے ہیں

یہ جتنے اصحاب مصطفیٰ ﷺ تھے سب اہل ایماں کے مقتدا تھے ❖ یہی وہ سرچشمہ ہدیٰ تھے کہ جن سے سب فیض پا رہے ہیں

خصوصیت سے جو سابقیں تھے حضورِ انور ﷺ کے جانشیں تھے ❖ یہ چار ارکانِ قصر دیں تھے مراتب ان کے سوا رہے ہیں

پھر ان میں صدیقؓ سب پہ فائق فروغ حق مرآۃ الحقائق ❖ نبی ﷺ کے بعد افضل الخلائق میانِ ارض وسما رہے ہیں

ملا رضا کا پیام اُن کو خدا نے بھیجا سلام اُن کو ❖ خود انبیا کے امام ان کو امام اپنا بنا رہے ہیں

امامِ کونین ﷺ کی قیادت زہے تقرب زہے سعادت ❖ شرف پہ کیا کم ہے یہ شہادت، رسول ﷺ کے مقتدا رہے ہیں

قبولِ ایماں میں اولیت وہ خلوتِ ثورؔ کی معیت ❖ عیاں ہے قرآں سے افضلیت خطاب صاحب کا پا رہے ہیں

مبارک اے طیبۂ مطہر تری زمیں مہرومہ سے برتر ❖ کہ محفل کن فکاں کے سرور ﷺ دیار تیرا بسا رہے ہیں

علیؓ بحکم شہِ رسالت نبی ﷺ کے بستر پہ محو راحت ❖ بس ایک صدیقؓ روز ہجرت رفیق کہف الوریٰ رہے ہیں

وہ غار کا ہولناک منظر وہ سنگ خارا بجائے بستر ❖ خوشا وہ زانوئے پاک جس پر حضور ﷺ تکیہ لگا رہے ہیں

سمجھ سے ان کے ہے راز بالا کہ بہر حفظ حضور والا ❖ تنا ہے جو مکڑیوں نے جالا حصار اسی کو بنا رہے ہیں

تحیہ و شکر کے ترانے ملائکہ آج گا رہے ہیں ❖ درِ رسالت پہ لانے ایماں جناب فاروقؓ آ رہے ہیں

وہ دین حق کی اساس محکم وہ قصر ایماں کا رکن اعظم ❖ وہ جس کو خود مقصد دو عالم ﷺ بصد تمنا بلا رہے ہیں

رسول ﷺ کی آرزو بر آئی حرمؔ کی تقدیر جاگ اٹھی ❖ حرم ادھر وجد کر رہا ہے حضور ﷺ ادھر مسکرا رہے ہیں

فضا میں رقصاں ہے حق کا پرچم بتوں میں برپا ہے بزم ماتم ❖ ہوا وہ باران نور پیہم کہ بام و در جگمگا رہے ہیں

عمرؓ کی آمد کا غلغلہ ہے تو قصرِ کسریٰ میں زلزلہ ہے ❖ عجم کے والی لرز رہے ہیں حرؔم کے بت لڑکھڑا رہے ہیں

عمرؓ کے آتے ہی دیکھ لینا کہ وہ بھی اب استوار ہوں گے ❖ طریق دین ہدیٰ میں جن کے قدم ابھی ڈگمگا رہے ہیں

یہ فیض ہے مقدمِ عمرؓ کا کہ در کھلا ہے خدا کے گھر کا ❖ نماز کعبے میں ہو رہی ہے فرشتے خوشیاں منا رہے ہیں

بلند ہے نامِ حق جہاں میں اذانیں گونجی ہیں آسماں میں ❖ خلیلؑ مسرور ہیں جناں میں مرادِ تعمیر پا رہے ہیں

عمرؓ کے سایہ سے ہے جو لرزاں عدوئے آدم ہوا گریزاں ❖ اس اولیں منکر خلافت کے مقتدی تھرتھرا رہے ہیں

یہ عدلِ فاروقؓ کا ہے منظر کہ سطح انساں ہوئی برابر ❖ شہ یمن کے ہیں آج ہمسر ابھی جو کل تک گدا رہے ہیں

یہ شمعِ بزمِ حرؔا کی ضو ہے یہ برق روحانیت کی رو ہے ❖ عجم تک آواز جا رہی ہے، عرؔب میں خطبہ سنا رہے ہیں

ہرقل و کسریٰ کی سطوتوں کو مٹا چکے ہیں جو ٹھوکروں سے ❖ وہ بہر تسخیر بیتؔ مقدس سفر کی زحمت اٹھا رہے ہیں

نہ تیر و پیکاں نہ تیغ و خنجر نہ ساز و ساماں نہ لاؤ لشکر ❖ خدا کی رحمت ہے سایہ گستر ملائکہ پر بچھا رہے ہیں

فضائیں گونجی ہیں مرحبا سے چلے ہیں فاروقؓ اس ادا سے ❖ جو ذرے اڑتے ہیں گردِ پا سے نجوم پر مسکرا رہے ہیں

کسے میسر کہاں یہ ممکن یہ فقر ظاہر شکوہ باطن ❖ غلام اشتر سوار لیکن پیادہ پا آپ جا رہے ہیں

جلال مقدم سے ہو مہم سر تو کس لئے پھر اکھاڑیئے در ❖ وہ زورِ بازو دکھائیں کیوں کر جو فیضِ باطن دکھا رہے ہیں

کوئی دکھائے جلال ایسا کوئی بتا دے مثال ایسی ❖ ہزاروں جنگ آزما ہوئے ہیں ہزاروں کشور کشا رہے ہیں

ملا ہے ان کو وہ قلب روشن نثار خود جس پہ برقِ ایمن ❖ جناب شیخینؓ زندگی بھر رفیقِ شمس الضحیٰ رہے ہیں

مزار اقدس کے دائیں بائیں حضورؐ کی لے رہے بلائیں ❖ نہ اس جہاں میں جدا رہیں گے نہ اس جہاں میں جدا رہے ہیں

خدا کے بندے خدا نہیں تھے کسی کے مشکل کشا نہیں تھے ❖ مگر یہ اسرارِ علم دیں کے ضرور مشکل کشا رہے ہیں

سہیلؔ رندوں سے کہہ دو آئیں قلوب کی تشنگی بجھائیں

رحیق مختوم منقبت کی گلابیاں ہم لنڈھا رہے ہیں

○❖○

ہم زندۂ جاوید کا ماتم نہیں کرتے

علامہ اقبال سہیل اعظمی

اعلانِ تنک مائیگی غم نہیں کرتے ❖ رونے کے ہم اسباب فراہم نہیں کرتے
بے حرمتیِ ماہِ محرم نہیں کرتے ❖ ہنگامۂ فریاد و فغاں ہم نہیں کرتے
اس گنج گراں مایہ کو یوں کم نہیں کرتے ❖ رو رو کے لٹاتے نہیں ہم اشکِ محبت
ہم اشک کے چھینٹوں سے اسے کم نہیں کرتے ❖ پروانۂ بخشش ہے غمِ سبطِ پیمبرؐ
ہم پیرویٔ دشمنِ آدمؑ نہیں کرتے ❖ انکارِ خلافت تو ہے ابلیس کا شیوہ
شیرازۂ توحید کو برہم نہیں کرتے ❖ اشخاص کے ناموں پہ بناتے نہیں ٹولی
ہم شانِ شہیدانِ وفا کم نہیں کرتے ❖ جانباز رہِ عشق کو کہتے نہیں مظلوم
آنچ اس کی نمِ اشک سے مدّھم نہیں کرتے ❖ سینے میں جو آتش کدۂ عشق ہے روشن
سر سامنے باطل کے مگر خم نہیں کرتے ❖ ہم حق کی حمایت میں کٹا دیتے ہیں گردن
لذت کشِ غم شیون و ماتم نہیں کرتے ❖ احساسِ الم اور ہے اظہارِ الم اور
ماتم وہ کیا کرتے ہیں جو غم نہیں کرتے ❖ کیا یاد نہیں قصۂ پیراہنِ یوسفؑ
ہم زندۂ جاوید کا ماتم نہیں کرتے ❖ وہ روئیں جو منکر ہیں حیاتِ شہدا کے

اللہ رے تو اں بخشیٔ صہبائے محبت
بندے ترے پروائے دو عالم نہیں کرتے

○❖○

مدحِ صحابہ رضی اللہ عنہم

علامہ اقبال سہیل اعظمی

جہاں میں جو آئینہ دارِ نبی ﷺ ہیں ❖ حقیقت میں وہ چارؓ یارِ نبی ﷺ ہیں
رفیقِ نبی ﷺ غم گسارِ نبی ﷺ ہیں ❖ فدائے نبی ﷺ جاں نثارِ نبی ﷺ ہیں
بڑا ان کا رتبہ ہے اللہ اکبر
ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ

بہت ہے بلند ان کی شانِ جلالت ❖ ہیں دونوں جہاں میں یہ جانِ جلالت
صحابہؓ کا وہ آستانِ جلالت ❖ حقیقت میں ہے آسمانِ جلالت
معظم، مکرم، معزز، موقر
ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ

یہ چاروںؓ خلافت کے مسند نشیں ہیں ❖ یہ چاروںؓ اراکینِ ایمان ودیں ہیں
یہی باغبانِ ریاضِ یقیں ہیں ❖ یہی راز دارِ رسولِ امیں ہیں
یہ محبوبِ سرور یہ مقبولِ داور
ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ

یہ سب درۂ تاجِ صدق و صفا ہیں ❖ یہ طغرائے عنوانِ مہر و وفا ہیں
یہی ہادئ ملتِ مصطفیٰ ﷺ ہیں ❖ یہ شمعِ ہدایت پیامِ شفا ہیں
شرافت کے مرکز خلافت کے محور
ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ

یہی مشہدِ صدق میں سر بکف ہیں ❖ یہی موردِ آیتِ ''لاتخف'' ہیں
یہی وارثِ عز و مجد و شرف ہیں ❖ یہ ماہِ عرب ہیں یہ شاہِ نجف ہیں
یہ تزئینِ مسند، یہ تنویرِ منبر
ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ

ہر اک ان میں ملّت کا روشن ستارا ❖ ہر اک ان میں محبوبِ داور کا پیارا
انھیں سے ہوا امرِ حق آشکارا ❖ انھیں نے خیابانِ امت سنوارا
یہ چرخِ ہدایت کے تابندہ اختر
ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ

یہ پروانے ہیں شمعِ بزمِ حرا کے ❖ فدائی نبیؐ کے مقرب خدا کے
نمونے ہیں یہ سیرتِ انبیاءؑ کے ❖ یہ پتلے وفا کے یہ پیکر حیا کے
یہ عدلِ مجسم یہ صدقِ مصور
ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ

یہ شمعِ سبل ہیں یہ خضرِ ہدیٰ ہیں ❖ جو ان سے جدا ہیں وہ دیں سے جدا ہیں
فدا ان پہ دیں ہے یہ دیں پہ فدا ہیں ❖ رفیقِ نبیؐ ہیں عتیقِ خدا ہیں
یہ کشافِ معنی یہ قسامِ کوثر
ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ

ابوبکرؓ ہیں موج صدق و طہارت ❖ عمرؓ آئینہ دار نور و حرارت
ہوا سے سبک روحِ عثماںؓ عبارت ❖ تو ہے خاک میں بوترابیؓ اشارت
یہی پیکر دین ہیں چار گوہر
ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ

ابوبکرؓ وہ انتخابِ رسالتؐ ❖ وہ فاروقؓ تعبیرِ خوابِ رسالت
وہ عثماں غنیؓ فیضیابِ رسالتؐ ❖ علیؓ جرعہ خوارِ شرابِ رسالتؐ
یہ چاروں ہیں احسان وایماں کے پیکر
ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ

یہ معراجِ ایماں کے ہیں چار زینے ❖ یہ چاروں ہیں تاجِ شرف کے نگینے
مجلّا ہیں انوار سے ان کے سینے ❖ سنوارا ہے ان کو جمالِ نبیؐ نے
مزکیٰؓ مصفاؓ، مقدس، معطر
ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ

الٰہی تڑپتی ہے جب تک رگِ جاں ❖ محبت رہے ان کی سینہ میں رقصاں
ولا ان کی ہے جانِ دیں روحِ ایماں ❖ خدا سے دعا ہے یہی میری ہر آں
رہے تا دمِ مرگ میری زبان پر
ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ

بوبکر و عمر عثمان و علی رضی اللہ عنہم

سید شاہ نفیس الحسینی

اصحابؓ محمد ﷺ حق کے ولی ❖ بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
یارانِ نبیؐ میں سب سے جلی ❖ بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
وہ شمعِ حرم کے پروانے ❖ وہ ختمِ رسل کے دیوانے
بوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ ❖ بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
اسلام نے جن کو عزت دی ❖ اسلام کو قوت جن سے ملی
ایماں کی روایت جن سے چلی ❖ بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
ترتیب خلافت بھی ہے یہی ❖ ترتیب فضیلت بھی ہے یہی
لگتی ہے یہی ترتیب بھلی ❖ بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
اس نظم کی خوشبو پھیلے گی ❖ یہ خوشبو ہر سو پھیلے گی
گونجے گا یہ نغمہ گلی گلی ❖ بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
یہ لوح و قلم کی زینت ہے ❖ یہ کتبہ حرم کی زینت ہے

لکھ شاہ نفیسؔ اب اس کو جلی
بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ

ذکر حسنین رضی اللہ عنہما

سید شاہ نفیس الحسینی

دوشِ نبیؐ کے شاہسواروں کی بات کر ❖ کون و مکاں کے راج دلاروں کی بات کر
جن کے لیے ہیں کوثر و تسنیم موجزن ❖ ان تشنہ کام بادہ گساروں کی بات کر
خلدِ بریں ہے جن کے تقدس کی سیرگاہ ❖ ان خوں میں غرق غرق نگاروں کی بات کر
کلیوں پہ کیا گزر گئی پھولوں کو کیا ہوا ❖ گلزارِ فاطمہؓ کی بہاروں کی بات کر
جن کے نَفَس نَفَس میں تھے قرآں کھلے ہوئے ❖ ان کر بلا کے سینہ فگاروں کی بات کر

شمرِ لعیں کا ذکر نہ کر میرے سامنے
شیرِ خداؓ کے مرگ شعاروں کی بات کر

سیدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ

شاعرِ مشرق علامہ اقبالؔ

لکھا ہے ایک مغربیٔ حق شناس نے ❖ اہلِ قلم میں جس کا بہت احترام تھا
جولانگہِ سکندرِ رومی تھا ایشیا ❖ گردوں سے بھی بلند تر اس کا مقام تھا
تاریخ کہہ رہی ہے کہ رومی کے سامنے ❖ دعویٰ کیا جو پورسؔ ودارا نے خام تھا
دنیا کے اس شہنشہِ انجم سپاہ کو ❖ حیرت سے دیکھتا فلک نیل فام تھا

آج ایشیا میں اس کو کوئی جانتا نہیں
تاریخ دان بھی اسے پہچانتا نہیں

لیکن بلالؓ، وہ حبشی زادۂ حقیر ❖ فطرت تھی جس کی نورِ نبوت سے مستنیر
جس کا امیں ازل سے ہوا سینۂ بلالؓ ❖ محکوم اس صدا کے ہیں شاہنشہ و فقیر
ہوتا ہے جس سے اسود و احمر میں اختلاط ❖ کرتی ہے جو غریب کو ہم پہلوئے امیر!
ہے تازہ آج تک وہ نوائے جگر گداز ❖ صدیوں سے سن رہا ہے جسے گوشِ چرخِ پیر

اقبالؔ کس کے عشق کا یہ فیض عام ہے!
◆❖◆ رومی فنا ہوا، حبشی رضی اللہ عنہ کو دوام ہے ◆❖◆

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

شورشؔ کاشمیری

ہوں مرے ماں باپ قرباں اس مقدس نام پر ❖ عائشہؓ کے سینکڑوں احسان ہیں اسلام پر
جس کی عفت کی گواہی دی کلام اللہ نے ❖ جس کی غیرت کے نشاں ہیں دامنِ ایام پر
جس کو بخشا تھا پیمبر ﷺ نے حمیرا کا لقب ❖ مہر و مہ کی رونقیں قربان اس کے نام پر
جس کے فرزندوں نے سیلِ بیکراں کے روپ میں ❖ اپنی سطوت کے علم لہرائے روم و شام پر
جس پہ باندھا تھا خدا کے دشمنوں نے اتہام ❖ آج تک انسان شرمندہ ہے اس الزام پر
سید الکونین ﷺ کی سیرت کا نورانی ورق ❖ جیسے صیقل جگمگاتی ہو دل صمصام پر

ہم گنہ گاروں کا شورشؔ! کون ہے ان کے سوا
◆❖◆ خواجۂ کونین کی رحمت ہے خاص و عام پر ◆❖◆

چراغ حرم

کشفی لکھنوی

لب پہ ان کے بھی صل علیٰ آ گیا عظمت و شان فخر امم ﷺ دیکھ کر
تاجداروں نے بھی ہاتھ پھیلا دیئے شاہ بطحی ﷺ کا جود و کرم دیکھ کر

ہم کو جو چاہئے تھا وہی مل گیا روشنی چراغ حرم دیکھ کر
پا گئے خلد کا راستہ دوستو! نقش پائے محمد ﷺ کو ہم دیکھ کر

بعدِ خیرالوری دیکھئے تو ذرا، اللہ اللہ بوبکرؓ کا مرتبہ
رشک کرنے لگے سارے جن و ملک افضلیت، خدا کی قسم دیکھ کر

بھول جانا تو دنیا کا دستور ہے ورنہ عدلِ عمرؓ اب بھی مشہور ہے
اپنی شہرت پہ نازاں تھے جو تاجور، رہ گئے ان کا جاہ و حشم دیکھ کر

لوگ جور و ستم ان پہ ڈھاتے رہے، وہ مگر کلمۂ حق سناتے رہے
دامنِ صبر چھوڑا نہ عثمانؓ نے، پھر بھی یہ منزلِ رنج و غم دیکھ کر

معرکہ جس نے خیبر کا سر کرلیا، پرچم دینِ برحق بھی لہرا دیا
وہ علیؓ ہے لقب جس کا شیر خدا، اس سے ڈرتے ہیں اہل ستم دیکھ کر

داغِ عصیاں رہیں اور نہ خوفِ سزا، بالیقیں بخشدے مجھ کو میرا خدا
حشر کے دن جو کشفی بلالیں مجھے، اپنی جانب شفیع الامم ﷺ دیکھ کر

جو خدا کہتا ہے سرکار ﷺ وہی کہتے ہیں

کشفی لکھنوی

سیدی ہاشمی و مطلبی کہتے ہیں ❖ میرے سرکار ﷺ کو مکی مدنی کہتے ہیں
آئے جب یادِ نبی ﷺ درد میں تسکیں کے لئے ❖ کملی والے کی اسے چارہ گری کہتے ہیں
آرزو ہے کہ کبھی میں بھی ادھر سے گزروں ❖ اہل دیں جس کو مدینے کی گلی کہتے ہیں
اپنی مرضی سے کبھی کچھ نہیں کہتے آقا ﷺ ❖ جو خدا کہتا ہے سرکار ﷺ وہی کہتے ہیں
شبِ ہجرت جو ہوئے ہم سفر شاہِ امم ❖ ہم ابوبکرؓ کو قسمت کا دھنی کہتے ہیں
لشکرِ ساریہؓ دیکھے ہے مدینے سے عمرؓ ❖ اس بصیرت کو وسیع النظری کہتے ہیں
دستِ قرآں سے ملا جامِ شہادت جس کو ❖ ایسے میخوار کو عثمانِ غنیؓ کہتے ہیں
جس کی نسبت کا امیں شہر نجف آج بھی ہے ❖ جملہ اصحاب نبی ﷺ ان کو علیؓ کہتے ہیں

مختصر یہ ہے مرا نام و پتہ اے کشفی
لوگ مجھ کو سگِ دربارِ نبی ﷺ کہتے ہیں

جاں نثارانِ پیغمبر رضی اللہ عنہم

ساجد صدیقی لکھنوی

نہ صہبا کی طلب ہے اور نہ ساغر یاد آتے ہیں ❖ مجھے ہر حال میں ساقیٔ کوثر ﷺ یاد آتے ہیں

جو صحنِ مسجد نبوی ﷺ کے منظر یاد آتے ہیں ❖ تو پہروں جانثارانِ پیمبر ﷺ یاد آتے ہیں

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ یاد آتے ہیں ❖ چراغِ مسجد و محراب و منبر یاد آتے ہیں

کوئی سنگِ عداوت پھینکتا ہے جب مری جانب ❖ نبی ﷺ کی ذات اور طائف کے پتھر یاد آتے ہیں

نمازوں کی صفیں جب دیکھتا ہوں صحنِ مسجد میں ❖ تو کچھ ماضی کے زہر آلود خنجر یاد آتے ہیں

بیانِ خاصۂ خاصانِ اصحابؓ نبی ﷺ سن کر ❖ ہمیں ہر سانس میں سلمانؓ و بوذرؓ یاد آتے ہیں

شبِ ہجرت جب آجاتی ہے آغوشِ تصور میں ❖ قسم اللہ کی صدیق اکبرؓ یاد آتے ہیں

فضائے قیصر و کسریٰ میں ہلچل ہونے لگتی ہے ❖ کبھی فاروقِ اعظمؓ کے جو تیور یاد آتے ہیں

نبی ﷺ نے جب سے ذوالنورین فرمایا ہے عثماںؓ کو ❖ ہمیں اس روز سے عثماںؓ برابر یاد آتے ہیں

اندھیرا بے حسی کا دور ہو جاتا ہے نظروں سے ❖ مصائب میں جہاں رخسار حیدرؓ یاد آتے ہیں

جلائیں تھیں جہاں پر کشتیاں اسلافِ امت نے ❖ ہمیں اکثر وہ دریا وہ سمندر یاد آتے ہیں

مگر افسوس ہے ابنِ سبا کے چاہنے والو ❖ تمھیں جب یاد آتے ہیں بہتّر ۷۲ یاد آتے ہیں

اِمامِ اہلِ سنت[۱] سے عقیدت کی قسم ساجدؔ
امام اہلِ سنت مجھ کو اکثر یاد آتے ہیں

○❖○

[۱] مراد حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقیؒ

آسمانِ ہدایت کے ستارے رضی اللہ عنہم

اخگر لکھنوی

نبی ﷺ کے صحابہؓ کا رتبہ بڑا ہے ❖ ہر اک ان میں ہادی ہر اک رہنما ہے
شریعت کی راہوں پہ ہم کو چلایا ❖ صحابہؓ کا احسان ہم پر بڑا ہے
انھیں کا ہے دنیا میں ہم کو سہارا ❖ انھیں کا ہمیں حشر میں آسرا ہے
وہ جنت کا ہے اور جنت ہے اس کی ❖ جو نامِ صحابہؓ پہ دل سے فدا ہے
جناب ابوبکرؓ کو شاہِ دیں نے ❖ عتیق ان کو کہہ کر مخاطب کیا ہے
کیا زیر ایران و روم و عرب کو ❖ عمرؓ کی شجاعت کا ڈنکا بجا ہے
زباں پر نہ کیوں نامِ عثمانؓ آئے ❖ ہمیں ان کے ہاتھوں سے قرآں ملا ہے
اکھاڑا ہے خیبر کے در کو علیؓ نے ❖ اسی سے لقب انؓ کا خیبر کُشا ہے
ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثماںؓ علیؓ سے ❖ منور چراغِ ہدایت ہوا ہے
مدینہ کی گلیوں میں دم میرا نکلے ❖ یہی دل کا ارماں یہی مدعا ہے

ثنائے صحابہؓ کئے جاؤ اخگر
◆❖◆ زمانہ بڑے شوق سے سن رہا ہے ◆❖◆

سب مدینہ سے قسمت بنا لائے ہیں

جناب حسنؔ کاظمی

سب مدینہ سے قسمت بنا لائے ہیں ❖ ہم تو خاکِ درِ مصطفیٰ ﷺ لائے ہیں
ہم ان آنکھوں میں وہ نقش پالائے ہیں ❖ آئینہ لائے ہیں، آئینہ لائے ہیں
قبر کے گھپ اندھیروں سے گھبرائیں کیا ❖ جو جبینوں پہ اپنی ضیاء لائے ہیں
کوئی ثانی نہیں میرے سرکارؐ کا ❖ دشمنوں کے لئے بھی دعا لائے ہیں
اپنی پلکوں پہ ہم نذر کے واسطے ❖ کچھ ندامت کے آنسو سجا لائے ہیں
کیوں نہ صدیقؓ کا وہ لقب پائیں گے ❖ گھر سے کوڑا تلک جو اٹھا لائے ہیں
پھر پلٹ آئے اے کاش عہدِ عمرؓ ❖ اپنے ہونٹوں پہ ہم یہ دعا لائے ہیں
کوئی عثمانؓ جیسا غنی ہی نہیں ❖ قحط میں ساتھ خلقِ خدا لائے ہیں
کیوں علیؓ کی ولایت پہ شک کیجئے ❖ وہ تو سورج کو واپس بلا لائے ہیں

ہنس نہ پائیں گے دنیا میں وہ اے حسنؔ
◆❖◆ جو مقدر میں ماتم لکھا لائے ہیں ◆❖◆

اصحابِ نبی رضی اللہ عنہم

جناب محمود اختر بارہ بنکوی

اصحابِ نبیؐ بعد نبیؐ حق کے ولی ہیں ❖ اور پیارے بہت ہیں جو اعزائے نبیؐ ہیں
وہ ختم ہوئی جن پہ محمدؐ کی خلافت ❖ بوبکرؓ و عمرؓ حضرتِ عثمانؓ و علیؓ ہیں
وہ جن کا بہا خونِ وفا عہدِ نبیؐ میں ❖ وہ شاہِ شہیدانِ اُحد عم نبیؐ ہیں
وہ عہدِ نبوت کے جو ممتاز تھے خادم ❖ سلمانؓ و انسؓ زیدؓ و بلال حبشیؓ ہیں
وہ جو ہوئے بے دیکھے گرفتارِ محبت ❖ سر حلقۂ عُشاق اویس قرنیؒ ہیں
وہ خلد میں جو سرورِ خاتون جہاں ہیں ❖ وہ مادرِ حسنینؓ ہیں وہ بنتِ نبیؐ ہیں

وہ جن کی ثنا آئی ہے قرآن میں اختر
اسلام میں بس مدح کے شایان وہی ہیں

○❖○

چار یارِ مصطفیٰ رضی اللہ عنہم

حضرت عزیز بارہ بنکوی

میرے آقاؐ میرے مولاؐ کو خدا سے پوچھئے ❖ چار یارِ مصطفیٰؐ کو مصطفیٰؐ سے پوچھئے
ثانی اثنین اذھما فی الغار کس کی شان ہے ❖ مصطفیٰؐ کو یار غارِ مصطفیٰؐ سے پوچھئے
کس نے مانگا تھا عمرؓ کو خالقِ کونین سے ❖ یہ رسولِ پاکؐ کے دستِ دعا سے پوچھئے
بیعتِ عثمانؓ لی ہے کس کے دست پاک نے ❖ سرورِ عالم محمد مصطفیٰؐ سے پوچھئے
کس کے آنسو دیکھنے آیا پلٹ کر آفتاب ❖ چشمِ حیدرؓ دیدۂ رحمت کشا سے پوچھئے
ہاتھ پر صدیقؓ کے خود کی ہے بیعت اس لئے ❖ عظمتِ صدیق اکبرؓ مرتضیٰؓ سے پوچھئے
مرتبہ کیا ہے شہیدانِ رہِ اسلام کا ❖ حضرتِ حمزہؓ شہِ دیںؐ کے چچا سے پوچھئے

مرضیٔ حق تھی کہ دندانِ مبارک ہو شہید
واقعہ جنگِ اُحد کا مصطفیٰؐ سے پوچھئے

○❖○

ہم لوگ

فراہیم کانپوری

پیش کردہ : انجمن جاں نثاران صحابہ کانپور

پابندئ آداب وفا کرتے ہیں ہم لوگ !! ❖ سرکار پہ جان اپنی فدا کرتے ہیں ہم لوگ
سرکار مدینہ کی محبت سے نوازا ❖ تو نے ہمیں اصحابؓ کی الفت سے نوازا
اللہ ترا شکر ادا کرتے ہیں ہم لوگ ❖ پابندئ آدابِ وفا کرتے ہیں ہم لوگ
صدیقؓ سے فاروقؓ سے عثمانؓ و علیؓ سے ❖ پایا ہے محبت کا سبق ہم نے سبھی سے
پیغام محبت کا دیا کرتے ہیں ہم لوگ ❖ پابندئ آدابِ وفا کرتے ہیں ہم لوگ
یہ بات بدلتے ہوئے تیور سے عیاں ہے ❖ اغیار پہ اصحابؓ کی تعریف گراں ہے
جیسے یہ سمجھتے ہیں، خطا کرتے ہیں ہم لوگ ❖ پابندئ آدابِ وفا کرتے ہیں ہم لوگ
کردار صحابہؓ کا زمانے کو بتائیں ❖ اصحابؓ کی تعریف میں اشعار سنائیں
یہ فرض تو سب کا ہے، ادا کرتے ہیں ہم لوگ ❖ پابندئ آدابِ وفا کرتے ہیں ہم لوگ
اصحابؓ کی توہین نہیں ہم کو گوارا ❖ اصحابِ گرامیؓ پہ تبرے کے علاوہ
ہر ظلم کو برداشت کیا کرتے ہیں ہم لوگ ❖ پابندئ آدابِ وفا کرتے ہیں ہم لوگ
بھولیں گے ہمیں پھول نہ زہرا کے چمن کے ❖ ہم چاہنے والے ہیں حسینؓ اور حسنؓ کے
ذکر انکا شب و روز کیا کرتے ہیں ہم لوگ ❖ پابندئ آدابِ وفا کرتے ہیں ہم لوگ
ایمان کی دولت نہ لٹیرا کوئی لوٹے ❖ اصحابؓ کا دامن کبھی ہاتھوں سے نہ چھوٹے
ہر وقت یہی دل سے دعا کرتے ہیں ہم لوگ ❖ پابندئ آدابِ وفا کرتے ہیں ہم لوگ
کچھ بھی دلِ بیتاب پہ رہتا نہیں قابو ❖ آنکھوں میں فراہیم چھلک آتے ہیں آنسو

جب ذکر شہِ کرب و بلا کرتے ہیں ہم لوگ
پابندئ آدابِ وفا کرتے ہیں ہم لوگ

چار یار، چار یار رضی اللہ عنہم

علامہ انور صابری مرحوم دیوبند

بعد نبی ﷺ خلافتِ دنیا و دیں پہ دال ❖ بنیادِ اولیں کے اکابر یہی ہیں چار
بندہ کے حرف چار ہیں، مولیٰ کے حرف چار ❖ دنیا کے حرف چار ہیں، عقبیٰ کے حرف چار
احمد ﷺ کے حرف چار ہیں، یوسف ؑ کے حرف چار ❖ موسیٰ ؑ کے حرف چار ہیں، عیسیٰ کے حرف چار
مسجد کے حرف چار ہیں، سجدہ کے حرف چار ❖ سائل کے حرف چار ہیں، محسن کے حرف چار
کعبہ کے حرف چار، مؤذن کے حرف چار ❖ حرفِ امام چار ہیں، مومن کے حرف چار
حرفِ جلال چار ہیں، حرفِ جمال چار ❖ حرفِ فراق چار ہیں، حرفِ وصال چار
اس راز کو زبانِ محبت سے پوچھئے ❖ عاشق کے حرف چار ہیں، حرفِ بلال رضی اللہ عنہ چار
کوثر کے حرف چار ہیں، حرفِ قسیم چار ❖ ہیں چار حرفِ آمنہ، حرفِ یتیم چار
خالق کے حرف چار ہیں، رازق کے حرف چار ❖ منعم کے حرف چار ہیں، حرفِ نعیم چار
اللہ کے حرف چار ہیں، حرفِ رسول چار ❖ حرفِ حسین رضی اللہ عنہ چار ہیں حرفِ بتول رضی اللہ عنہا چار

مسلم کے حرف چار ہیں، قرآں کے حرف چار
ہیں اس لیے نبی ﷺ کے خلیفہ قبول چار رضی اللہ عنہم

مصطفیٰ ﷺ کیا ہیں؟ رفیقِ مصطفیٰ ﷺ سے پوچھئے

جناب شفیقؔ بریلوی

مصطفیٰ ﷺ کیا ہیں، رفیق مصطفیٰ ﷺ سے پوچھئے ❖ گل کی باتیں بلبل رنگیں نوا سے پوچھئے
فاصلہ اور وقت ان کے در کے تھے ادنیٰ غلام ❖ عظمت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ساریہ سے پوچھئے
بیعتِ عثمان رضی اللہ عنہ کو دستِ مصطفیٰ ﷺ سے پوچھئے ❖ اور دستِ مصطفیٰ ﷺ کیا تھا خدا سے پوچھئے
میں علی رضی اللہ عنہ کے واسطے ہوں اور علی رضی اللہ عنہ میرے لئے ❖ قول پیغمبر ﷺ کسی رمز آشنا سے پوچھئے
شمع حق پر کس طرح ہوتے ہیں پروانے فدا ❖ خندق و بدر و احد سے، کربلا سے پوچھئے
پاک دامانی پہ ان کی خود ہوا شاہد خدا ❖ کیف ناکردہ گناہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھئے
چلچلاتی دھوپ تپتی ریگ میں کیا کیف تھا ❖ یہ بلالی رضی اللہ عنہ شانِ تسلیم ورضا سے پوچھئے
اختلافِ رائے سے ہوتی ہے کیا دل کی جلا ❖ نکتہ یہ اصحاب رضی اللہ عنہم کے صدق وصفا سے پوچھئے
کیا منافق کو کوئی دیتا ہے دو دو بیٹیاں! ❖ آپ خود ہی اپنے ذہن نا رسا سے پوچھئے

شانِ رحمت جھوم اٹھی، کھل گئے جنت کے در
فیضِ مدح شہ شفیقِ بے نوا سے پوچھئے

محمد ﷺ کے یار چار رضی اللہ عنہ

شہباز صدیقی امروہوی

فرماں روائے تخت خلافت ہیں چار یارؓ ❖ رونق فزائے بزمِ رسالت ہیں چار یارؓ
نغمہ سرائے بربطِ وحدت ہیں چار یارؓ ❖ عقدہ کشائے مشکلِ امت ہیں چار یارؓ
احمد ﷺ کے ہے حروف کا جیسے شمار چار
بے شک ہیں اس طرح سے محمد ﷺ کے یار چارؓ

چاروںؓ ہیں پیروان شریعت کے مقتدا ❖ چاروںؓ ہیں رہبران طریقت کے رہنما
چاروںؓ ہیں کاروانِ حقیقت کے پیشوا ❖ چاروںؓ ہیں خاندانِ نبوتؐ کے اولیا
محرم یہ رازہائے خفی و جلی کے ہیں
محبوب ہیں خدا کے تو عاشق نبی ﷺ کے ہیں

چاروںؓ وزیر باد شہِ بحر و بر ہیں یہ ❖ چاروںؓ امیر مملکتِ خشک و تر ہیں یہ
چاروںؓ نصیر امت خیر البشر ہیں یہ ❖ چاروںؓ بشیرِ مژدۂ فتح و ظفر ہیں یہ
نادار کے کفیل ہیں محتاج کے ضمین
بیمار کے انیس ہیں، رنجور کے معین

گلہائے معرفت کے ہیں گلزارِ بے خزاں ❖ درہائے مکرمت کے ہیں یہ گنج شائگاں
انوارِ میمنت کے ہیں خورشید ضوفشاں ❖ اسرارِ سلطنت کے ہیں سلطانِ رازداں
ان کی فضیلتوں کی مسلّم ہے ہر سند
گلدستۂ نبی ﷺ کے ہیں گلہائے سرسبد

ہر ایک انؓ میں ملکِ صداقت کا تاجور ❖ ہر ایک انؓ میں تختِ عدالت کا دادگر
ہر ایک انؓ میں راہِ مروت کا راہبر ❖ ہر ایک انؓ میں بیشۂ جرأت کا شیر نر
کس وصف سے جہان میں یہ متصف نہیں؟
ناداں ہیں انؓ کی شان کے جو معترف نہیں

◆❖◆ ◆❖◆

منقبت صحابہ رضی اللہ عنہم

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

سیہ دیدہ میں پوشیدہ جمالِ حق کی تابانی ❖ صحابہؓ کے دلوں کو جس نے بخشا نورِ یزدانی
وہ سلطانِ جہاں تھے قلب میں تھا فقرِ پنہانی ❖ مقام عبدیت کے ساتھ تھی ان کی جہاں بانی
خدا دیدہ نظر کو چوں کہ دیکھا تھا صحابہؓ نے ❖ وہ ایماں آج کیسے پاسکے گا کوئی ربانی
تجلی گاہ جو جاں تھی اسی روحِ منور سے ❖ ہر اک مومن کو ہوتی تھی عطا معراج روحانی
مبارک انکی آنکھوں کو کہ جن آنکھوں نے دیکھے تھے ❖ نبی ﷺ کے چہرۂ انور پہ جلوہ ہائے ربانی
جنھوں نے مال و زر بھی آبرو بھی جان بھی دے دی ❖ کوئی جانے گا کیا ان کا مقامِ کیفِ احسانی
ہمیشہ ہر صحابیؓ راہِ سنت کا تھا شیدائی ❖ وہ دیوانے تھے لیکن خاک پا تھی ان کی فرزانی
یہ کیسا معجزہ تھا دوستو شانِ رسالت کا ❖ شتر بانوں کو بخشے جس نے آدابِ جہاں بانی
خدا اُن سے ہے راضی اور وہ رب سے ہوئے راضی ❖ شہادت اس حقیقت کی ہیں خود آیاتِ قرآنی
بھلا غیرِ صحابی پاسکے گا مرتبہ ان کا ❖ کہ ہے منصوص ان پر رحمتِ حق فضلِ رحمانی
صحابہؓ کی محبت کو بھی ہم ایماں سمجھتے ہیں ❖ کہ ان کے دم سے امت کو ملی تعلیمِ قرآنی

صحابہؓ کی حیاتِ باوفا تاریخ ایماں ہے
◆❖◆ جو اخترؔ دے رہی ہے رات دن پیغام ایمانی ◆❖◆

مدحِ صحابہ رضی اللہ عنہم

تنویر الہ آبادی

رقصاں ہے فلک نجم و قمر جھوم رہے ہیں ❖ بے مثل بشر آیا، بشر جھوم رہے ہیں
اس گلشنِ ہستی میں شہِ والا کے صدقے ❖ شاداں ہیں گل و برگ، شجر جھوم رہے ہیں
صدیقؓ نے پھیلائی ہے اسلام کی خوشبو ❖ گلزارِ وفا کے گلِ تر جھوم رہے ہیں
کس اوج پہ ہے قسمتِ صدیق مکرمؓ ❖ در پیش ہے ہجرت کا سفر جھوم رہے ہیں
انصاف کا سر اونچا ہوا دورِ عمرؓ میں ❖ رسوا ہیں خذف آج، گہر جھوم رہے ہیں
رومہ کا کنواں وقف کیا دین کی خاطر ❖ عثماںؓ کی سخاوت پہ خضر جھوم رہے ہیں
حیدرؓ کے قوی بازو نے توڑا درِ خیبر ❖ کس شوق سے فردوس کے در جھوم رہے ہیں
فیضان خلافت کا سُرور اب بھی ہے قائم ❖ اب تک ہے فرشتوں پہ اثر، جھوم رہے ہیں

تنویرؔ ہے ہونٹوں پہ مرے مدحِ صحابہؓ
◆❖◆ سن سن کے غلامانِ عمرؓ جھوم رہے ہیں ◆❖◆

بیدار مسلماں سوتا ہے

اسؔد درّانی

سوئی ہوئی قومیں جاگ اٹھیں، بیدار مسلماں سوتا ہے ❖ گہوارۂ قلبِ مومن، میں اب جذبۂ ایماں سوتا ہے

صدیقؓ وعمرؓ کا دور گیا، فتنوں کی جہاں بانی آئی ❖ رِدّت کو مٹا دینے والا، ہر شیر دل انساں سوتا ہے

جو کچھ بھی نہ ہو وہ تھوڑا ہے، ہر آن بدلتی دنیا میں ❖ فاروقؓ کی سطوت کا وارث، برہم زنِ ایراں سوتا ہے

اسلام سرا پا درد ہوا، ایمان کا چہرہ زرد ہوا ❖ بازارِ شہادت سرد ہوا، ہر پیروِ عثمانؓ سوتا ہے

شمشیرِ عمل پہ زنگ آیا، حیدرؓ کی شجاعت بھول گیا ❖ میدانِ وفا کا شیر مجاہد سر بہ گریباں سوتا ہے

جو جذبِ نمایاں سے تو نے، الٹے تھے خدائی کے طبقے ❖ وہ جذبِ حرارت سرد ہوا، وہ جذبِ فراواں سوتا ہے

اب کون جگانے والا ہے، سو عظمتِ ملت چین سے سو ❖ سر رکھے ہوئے تعبیروں پر، خود خوابِ پریشاں سوتا ہے

وہ عزمِ عمرؓ کا آئینہ، وہ سطوتِ خالدؓ کا مظہر ❖ فطرت میں تھی جس کی بیداری وہ مردِ مسلماں سوتا ہے

کل تک جو دہاڑے پھرتا تھا بستی بستی جنگل جنگل ❖ ظلمت کی گھنیری چھاؤں میں وہ شیر نیستاں سوتا ہے

ہر قوم کی قسمت کے تارے، تو جگمگ جگمگ کرتے ہیں ❖ اسلام کی قسمت کا تارا، اے گردشِ دوراں سوتا ہے

اصحابؓ سے لے پھر درسِ عمل خم خانۂ پستی سے تو نکل ❖ ایثار کا دامن چھوڑ دیا، حیران و پریشاں سوتا ہے

اس طرح سے سویا جاتا ہے، اٹھ دیکھ ذرا سونے والے ❖ صدیقؓ کے زانو پر سر ہے، اور ختمِ رسولاںﷺ سوتا ہے

اے تاب نظر حد سے نہ گذر، یہ ثور ہے بزمِ طور نہیں ❖ اک جلوۂ جاناں کے پہلو میں، جلوۂ جاناں سوتا ہے

پُر خار ببولوں کا خیمہ، اور ریگِ بیاباں کا بستر ❖ کچھ دھوپ ہے کچھ کچھ سایہ ہے، اور فاتحِ ایراں سوتا ہے

دن سے بھی زیادہ روشن ہیں، اس دورِ خلافت کی راتیں ❖ فاروقؓ طلایہ پھرتے ہیں، ہر گبر و مسلماں سوتا ہے

شاداب وفا کا ہے گلشن اور شمعِ فسیکفی ہے روشن ❖ قرآن کی خلوت گاہوں میں، خونِ سر عثمانؓ سوتا ہے

تقدیر علیؓ کی جاگ اٹھی، ہجرت کی اندھیری رات آئی ❖ اک مہرِ مبیںﷺ کے بستر پر، اک نجمِ درخشاںؓ سوتا ہے

اس دورِ خزاں سے ڈر نہ اسدؔ، پھر تازہ بہار آجائے گی

امت کے فسردہ گلشن میں، وہ جانِ بہاراں سوتا ہے

تیرا ہے یا میرا

مولانا آثر زبیری لکھنوی

اگر منصف ہے کہہ دے مصطفیؐ تیرا ہے یا میرا ❖ بتا ! او دشمنِ قرآں، خدا تیرا ہے یا میرا
یہ تاروں کا درخشاں قافلہ، تیرا ہے یا میرا ❖ نجومِ حلقۂ بدرِ رسالت کس کے آقاؐ ہیں
بتا دے شیوۂ اہل صفا، تیرا ہے یا میرا ❖ کسے عزت ملی صدیقؓ کی مدحت طرازی کی
شعارِ رسم و راہِ مرتضیٰؓ تیرا ہے یا میرا ❖ رلایا ہے کسے فاروقِ اعظمؓ کی شہادت نے
یہ سب گنجینۂ شرم و حیا، تیرا ہے یا میرا ❖ غنیؓ کے اشکِ گوہر رشک کے قربان ہو جاؤں
وہ دامادِ نبیؐ شیرِ خدا، تیرا ہے یا میرا ❖ عرب نازاں رہا جس پر، عجم گریاں رہا جس پر
علیؓ و فاطمہؓ کا لاڈلا، تیرا ہے یا میرا ❖ جو سردارِ جوانانِ جناں ہے فخرِ ملت ہے
جو لشکر نینوا پر چھا گیا، تیرا ہے یا میرا ❖ جو سج کر آئی کوفے سے سپہ تیری ہے یا میری
شہید بے گناہ کربلا، تیرا ہے یا میرا ❖ لبِ زینبؓ نے تجھ پر لعنتیں بھیجی تھیں یا مجھ پر
یہ کہدے فتنہ گر ابن سبا، تیرا ہے یا میرا ❖ ہیں کس کے پیشوا خونی وہ شمر و مالک و اشتر
حسنؓ کے قتل سے جو دل دکھا، تیرا ہے یا میرا ❖ یہ بھیجا زہر دے کر کس نے جعدہ بنت اشعث کو
تو پھر یہ عاشقی کا راستہ، تیرا ہے یا میرا ❖ میرا مسلک تولّائی تیرا مذہب تبرّائی
انگوٹھا سانپ نے جس کا ڈسا، تیرا ہے یا میرا ❖ ہے کس کا تاج عزت اذھما فی الغار بتلا دے
بچائی جس نے فوجِ ساریہ، تیرا ہے یا میرا ❖ اشداء علی الکفار کس کے سر کا سہرا ہے
رہِ مولا میں جو سر دے گیا تیرا ہے یا میرا ❖ ضیاء رحماء بینھم بتا ہے کس کی آنکھوں میں
جو پابند رہ سنت رہا، تیرا ہے یا میرا ❖ تراھم رکعًا اور سجدًا میں مدح کس کی ہے
ثنا خوانِ عمرؓ وہ مرتضیٰؓ تیرا ہے یا میرا ❖ نجف میں میرے آقا ہیں نجف سے تجھ کو کیا مطلب

آثر روح الامینؑ نے جب سنا میرا سخن بولے
یہ بندش یہ کلامِ دلربا تیرا ہے یا میرا

کعبہ ہے مرے دل میں مدینہ ہے نظر میں

تنویر الہ آبادی

یہ جذبۂ ایثار کسی نے بھی نہ پایا ❖ صدیقؓ نے اسلام پہ کیا کیا نہ لٹایا
بس نامِ نبیؐ نامِ خدا رہ گیا گھر میں
کعبہ ہے مرے دل میں مدینہ ہے نظر میں

صدیقؓ کا ثانی کوئی کس طرح دکھائے ❖ کون ایسا ہے جو بارِ نبوت کو اٹھائے
دنیا پہ کھلا راز یہ ہجرت کے سفر میں
کعبہ ہے مرے دل میں مدینہ ہے نظر میں

ہے کون جو بیگانۂ فیضانِ عمرؓ ہے ❖ اے کم نظرو! یہ بھی تو احسانِ عمرؓ ہے
ہوتی ہے اذاں آج جو اللہ کے گھر میں
کعبہ ہے مرے دل میں مدینہ ہے نظر میں

افلاک نے دیکھے ہیں وہ جاں بخش نظارے ❖ سوکھے ہوئے دریا میں مچلنے لگے دھارے
تاثیر قیامت کی تھی تحریرِ عمرؓ میں
کعبہ ہے مرے دل میں مدینہ ہے نظر میں

تنہائی کے لمحات میں تڑپاتی ہے مجھ کو ❖ جب حضرت عثمانؓ کی یاد آتی ہے مجھ کو
اک درد سا اٹھتا ہے مرے قلب و جگر میں
کعبہ ہے مرے دل میں مدینہ ہے نظر میں

سمجھو تو سہی مرتبۂ حضرت عثماںؓ ❖ کہتا ہے انھیں سارا جہاں جامع قرآں
وہ کتنے گرانقدر تھے حیدرؓ کی نظر میں
کعبہ ہے مرے دل میں مدینہ ہے نظر میں

محبوبِ نظر گنبدِ خضریٰ کے مکیں کے ❖ ہیں بابِ علیؓ شہر علوم شہِ دین کے
توقیر علیؓ تھی دل صدیقؓ و عمرؓ میں
کعبہ ہے مرے دل میں مدینہ ہے نظر میں

اطوار تمھارے ہیں ہمیشہ سے جگر سوز ❖ شاید اسی احساس سے روتے ہو شب و روز
رسوائے جہاں تم ہو زمانے کی نظر میں
کعبہ ہے مرے دل میں مدینہ ہے نظر میں

محسوس میں کرتا ہوں کہ ہے اوج پہ قسمت ❖ اے شمع حرا تیری تجلی کی بدولت
تنویر ہی تنویر ہے تنویرؔ کے گھر میں
کعبہ ہے مرے دل میں مدینہ ہے نظر میں

◆❖◆ ◆❖◆

احسانِ چار یار رضی اللہ عنہم

شہید فتح پوری

اک مرکز حیات ہے دامان چار یارؓ ❖ ذرے ہیں مہر و ماہ بفیضانِ چار یارؓ
آئینہ دارِ حرف وفا ان کی زندگی ❖ عکس جمال یار ہے ایمانِ چار یارؓ
بھیجے اللہ حق نے بشر کے لباس میں ❖ اوصاف بے مثال بعنوانِ چار یارؓ
عقلِ سلیم، نور بصیرت، متاعِ فکر ❖ انعام حق، برائے ثنا خوانِ چار یارؓ
کچھ کم نگاہ لوگ نہ سمجھیں تو اس سے کیا ❖ ایمان کا کمال ہے عرفانِ چار یارؓ
فکر نجات کی تو یہ آئی صدائے غیب ❖ کافی ہے ایک شعر بھی شایانِ چار یارؓ
ممکن نہیں کہ ان کے تقدس پہ آئے حرف ❖ باقی ہیں دہر میں یہ غلامانِ چار یارؓ
قرآں کے لفظ لفظ کے ناقل یہی تو ہیں ❖ تشریح دین حق بھی ہے احسانِ چار یارؓ
جو دل ہو ان کے عشق سے خالی وہ دل نہیں ❖ احساس کا ثبوت ہے ارمانِ چار یارؓ
مرگ آشنا حیات کو جینا سکھا دیا ❖ احسانِ چار یار ہے احسانِ چار یارؓ
ان کو رضائے خالق کونین مل گئی ❖ عرفانِ ذات حق ہے بعرفانِ چار یارؓ
شہرت ہر ایک سمت تو یہ مقتدائے کل ❖ وہ ذکرِ چاریار ہے یہ شانِ چار یارؓ
لاریب آپ ہوں گے شہیدؔ رہِ وفا
ہوکر تو دیکھئے کبھی قربانِ چار یارؓ

◆❖◆ ◆❖◆

نعت النبی ﷺ نمبر

منقبت
سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

صدیق رضی اللہ عنہ یار غار کی قسمت تو دیکھئے
پہلو میں آج تک ہیں پیمبر ﷺ لئے ہوئے

رؤف امروہوی

جذبۂ ایثار دیکھو حضرت بوبکر رضی اللہ عنہ کا
رکھ دیا سارا اثاثہ مصطفیٰ ﷺ کے سامنے

احمد نسیم بارہ بنکوی

نبی امین کے ہمنشین و جانشین اولین

سیدنا امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

مولانا کلیم اللہ قاسمی معتمد دار الافتاء جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد

❑ نام ونسب :

○ آپ رضی اللہ عنہ کا اصل نام عبد الکعبہ تھا، اسلام لانے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ نام رکھ دیا تھا، ابوبکر کنیت اور صدیق لقب تھا، باپ کا نام عثمان اور کنیت ابو قحافہ مگر کنیت ہی سے زیادہ مشہور تھے، والدہ کا نام سلمیٰ تھا مگر وہ بھی ام الخیر کنیت سے زیادہ پکاری جاتی تھیں، مُرّہ پر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نسب میں مل جاتے ہیں، اور باعتبار مراتب آباء ایک ہی درجہ میں ہیں۔

❑ اسلام قبول کرنے سے پہلے کے حالات:

○ آپؓ کی ولادت ۵۷۳ء میں ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈھائی سال چھوٹے تھے، شروع ہی سے لکھنا پڑھنا سیکھ لیا تھا، ذہن بہت اچھا تھا فصاحت وبلاغت میں کمال رکھتے تھے، گفتگو جچی تلی اور ایسی عمدہ ہوتی کہ سننے والا بہت زیادہ متاثر ہو جاتا۔

○ شعروشاعری سے بھی دلچسپی تھی، بڑے شعراء کے مقابلے میں شعر کہتے تھے۔

○ علم انساب کے ماہر تھے، اور یہ ایک بہت بڑا علمی مرتبہ تھا جو آپکے خاندان میں چلا آرہا تھا، اس علم کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے محنت کر کے اور زیادہ وسیع کر لیا تھا، خواب کی تعبیر دینے میں بھی آپ کو اچھی مہارت تھی، پرہیزگاری اور برائیوں سے بچنا آپ کی خصلت میں شامل تھا۔

○ آپ رضی اللہ عنہ بے انتہا نرم دل تھے، کسی کی تکلیف نہیں دیکھ سکتے تھے، بغیر امداد اور سہارا مانگے ہی ہر خدمت اور ہر کام کرنے کے لئے تیار ہو جاتے تھے۔

○ شراب سے آپ رضی اللہ عنہ کو پہلے ہی نفرت تھی، زمانہ جاہلیت میں بھی کبھی شراب نہیں پی۔ سودی کاروبار اور جوے سے بھی نفرت تھی اسلام لانے کے بعد ان خوبیوں میں اور زیادہ اضافہ ہو گیا۔

قبول اسلام :

آپؓ تقریباً آنحضرتﷺ کے ہم عمر تھے اور طبیعت میں کافی حد تک یکسانیت تھی اپنے اس مزاج کی وجہ سے بچپن ہی میں دونوں کے درمیان محبت اور گہرے تعلقات قائم ہو گئے تھے، اور آخری دم تک دوستی کا حق ادا کرتے رہے؛ چناں چہ جب آنحضرتﷺ نے نبوت کا اعلان فرمایا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بلا جھجک اور بغیر کسی تردد کے اسے قبول کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں کو خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے، تو تم نے کہا آپﷺ جھوٹے ہیں اور ابوبکر نے کہا ! بلاشبہ آپﷺ سچے ہیں۔

تبلیغ اسلام :

○ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اسلام قبول کرتے ہی سمجھ لیا کہ صرف میرا مسلمان ہو جانا ہی کافی نہیں ہے، بلکہ پوری قوم اور سوسائٹی کو بدلنا اور اسلام کی تعلیم کا قائل کرنا ضروری ہے، یہی وجہ ہے کہ آپؓ اسلام لاتے ہی اپنے خاص دوستوں کے پاس پہونچے اور انہیں حلقہ بگوش اسلام کیا، اس کے بعد آپؓ نے اسلام کی تبلیغ کا کام اور آگے بڑھانے کا ارادہ کیا اور مکہ کے شریف آدمیوں کے پاس جا جا کر محبت اور خیر خواہی سے رسالت اور اسلام کے بارے میں سمجھایا، اس کوشش کا نتیجہ یہ ہوا کہ مکہ کے چند اور سر برآوردہ لوگ حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔

○ اس کوشش اور جدوجہد میں جو چند دوست مسلمان ہوئے ان میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ وغیرہ شامل تھے۔

مکی دور میں حضورﷺ سے رفاقت :

○ آنحضرتﷺ نے نبی ہونے کے بعد کافروں کی مخالفت، عداوت اور طرح طرح کی مصیبتیں جھیلنے کے باوجود تیرہ برس تک مکے میں دعوت و تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا، حضرت ابوبکر صدیقؓ اس مصیبت اور بے بسی کی زندگی میں حضور کے رفیق و مشیر اور دست و بازو بنے رہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ صبح وشام حضرت ابوبکر صدیقؓ کے گھر تشریف لیجاتے اور اسلام پھیلانے کے منصوبوں پر غور و فکر کرتے تھے۔

❑ حضور ﷺ کے ساتھ ہجرت مدینہ :

○ سرور کونین ﷺ کو ہجرت کا حکم ہوا تو سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر ہجرت کا ارادہ فرمایا ہجرت کے دوران غار ثور میں معیت کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے، اور قرآن کی زبان سے صحابیت کی سند عطا ہوئی۔

○ اس سفر ہجرت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنی رفاقت کے لئے منتخب اور مخصوص کر کے یہ بات ظاہر فرما دی کہ ان کے اخلاص ومحبت پر آپ ﷺ کو کامل ترین اعتماد تھا؛ کیوں کہ وہ سب سے زیادہ عقل مند اور مدبر تھے، اور اس خطرناک سفر میں ایسے ہی رفیق کی ضرورت تھی جو ان تمام اوصاف وکمالات کا حامل ہو۔

○ ہجرت کے بعد ان روح فرسا مصائب کا تو خاتمہ ہو چکا تھا جو مکہ میں ہر وقت اور ہر آن پیش آتے رہتے تھے؛ لیکن مدینہ منورہ میں دوسری قسم کی خدمات مسلمانوں کے سپرد کی گئیں، اور جان بازی وجاں نثاری کے امتحانات دوسرے طریقہ سے لئے جانے لگے، مسلمانوں کو جہاد کا حکم دیا گیا اور ایک سلسلہ غزوات کا شروع ہو گیا۔

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کم وبیش پچیس غزوات پیش آئے جن میں سب سے پہلا غزوۂ بدر اور سب سے آخر غزوۂ تبوک تھا، ان تمام غزوات میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ہمراہ رہے، اور بڑی پسندیدہ خدمات انجام دیں۔

❑ بے مثال ایثار :

○ غزوہ موتہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے جنگ کی تیاری کے لئے سامان فراہم کرنے کی اپیل کی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا آدھا اثاثہ خدمت نبوی میں پیش کیا لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گھر کا سارا اثاثہ جہاد فنڈ میں جمع فرما دیا، حضور ﷺ نے پوچھا گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان کے لئے اللہ اور اس کا رسول کافی ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت :

○ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تمام صحابہ نے باتفاق حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کو خلیفہ تسلیم کرلیا، اگر چہ آپؓ کا زمانہ خلافت بہت مختصر تھا اور ایسے نازک وقت میں آپ خلیفہ ہوئے کہ اگر آپؓ کے علاوہ کوئی دوسرا ہوتا تو آپؓ جیسے کارہائے نمایاں انجام نہیں دے سکتا تھا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی معیشت :

○ اسلام سے پہلے مکہ کے بڑے تاجروں میں آپؓ کا شمار تھا صاحب ثروت ودولت تھے کپڑے کی تجارت کرتے تھے، مگر اسلام کے بعد ساری دولت خدا کے کاموں میں خدا کے رسول کی مرضی کے مطابق صرف کردی حتی کہ ایک وقت ایسا آیا کہ پہننے کو کرتہ نہیں تھا نہ تہبند، ایک کمبل تھا جس میں بجائے گھنڈی اور تکمہ کے کانٹے لگے رہتے تھے۔

○ ہجرت کے بعد تجارت کا سلسلہ بقدر ضرورت قائم کیا تھا جس کی آمدنی آپؓ کے گذران کیلئے کافی ہوجاتی تھی، خلافت کے بعد کچھ دنوں تک تو یہ سلسلہ قائم رہا مگر حضرت عمرؓ اور حضرت عبیدہؓ نے اس سلسلہ کو قائم نہ رہنے دیا اس لئے کہ مہمات خلافت میں اس سے خلل پڑ رہا تھا، لھذا مسلمانوں سے مشورہ کرکے بیت المال سے آپؓ کا وظیفہ بقدر قوت لایموت مقرر کردیا گیا، یعنی ڈھائی ہزار درہم سالانہ (ایک درہم ساڑھے تین ماشہ چاندی کا ہوتا تھا)

○ ایک روز بیوی صاحبہ نے کہا کہ کچھ میٹھا کھانے کو جی چاہتا ہے فرمایا اب میں بیت المال سے اس سے زیادہ نہیں لے سکتا جو وظیفہ ملتا ہے اسی میں سے روزانہ بچاؤ تھوڑے دنوں میں کوئی میٹھی چیز پکا لینا چنانچہ چند روز کے بعد بیوی صاحبہ نے کوئی میٹھی چیز تیار کرکے سامنے رکھی تو آپ نے پوچھا کہ روزانہ کس قدر بچایا تھا، بیوی نے کوئی مقدار بیان کی تو فوراً بیت المال کے ذمہ دار کو حکم لکھ بھیجا کہ اتنی مقدار میرے وظیفہ سے کم کردی جائے؛ کیوں کہ بغیر میٹھا کھائے ہوئے بھی زندگی بسر ہوسکتی ہے۔

○ اپنی آخری بیماری میں حضرت عائشہؓ سے فرمایا دیکھو ایک دودھ دینے والی اونٹنی اور ایک برتن ایک چادر ایک لونڈی جو بیت المال سے مجھے دی گئی تھی، اس کو بیت المال میں واپس کردینا، چنانچہ جب

حضرت عائشہؓ نے یہ چیزیں حضرت عمرؓ کے پاس واپس بھیجیں تو انھوں نے کہا کہ اے ابوبکرؓ اللہ کی رحمت آپ پر ہو، آپؓ نے اپنے جانشین کے لئے مشکل نمونہ چھوڑا ہے۔ (مستفاد خلفاء راشدین/۲۲ تا ۵۹)

❑ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات :

○ ۲۲/ جمادی الثانی ۱۳ھ بروز دوشنبہ بعد نماز مغرب بعمر ۶۳/ سال آپؓ کا وصال ہو گیا اور عشاء سے قبل تدفین عمل میں آئی تقریباً سوا دو سال آپؓ نے مسند خلافت کو زینت بخشی۔

❑ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خصوصیات اور فضائل :

○ سرور کائنات ﷺ کو اپنے اس رفیق جاں نثار کے ساتھ جو خاص تعلق تھا اس کا آپ ﷺ نہایت محبت آمیز پیرائے میں اظہار فرماتے تھے، ایک بار تقریر کے دوران فرمایا:

○ ابوبکرؓ اپنی صحبت، مالی قربانی، اور محبت کے لحاظ سے میرے سب سے بڑے محسن ہیں اگر میں خدا کے سوا کسی کو اپنا دوست بنا سکتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اخوت اور محبت (ذاتی دوستی سے) افضل ہے۔ (بخاری شریف ۱/۵۱۶، مسلم شریف ۱/۲۷۲)

اس طرح کی بہت سی روایات وارد ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے تعلق اور دوستی کا اظہار فرمایا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

○ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا کہ جو کچھ دنیا میں ہے یا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے ان دونوں میں سے ایک کو پسند کرلے تو اس بندے نے اسے پسند کرلیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیقؓ، رونے لگے ہمیں ان کے رونے پر تعجب ہوا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو کسی شخص کے متعلق خبر دے رہے تھے کہ اسے اختیار دیا گیا، جب ہمیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خود اپنے اختیار کے متعلق فرمایا تھا تو ہم پر واضح ہو گیا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ ہم میں سب سے زیادہ علم والے ہیں، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اپنی صحبت اور اپنے مال کے ساتھ سب سے زیادہ احسان مجھ پر ابوبکر صدیقؓ نے کیا ہے، اگر میں خدا کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو بے شک وہ ابوبکر ہوتے؛ لیکن اسلامی اخوت اور دوستی کا رشتہ

تو موجود ہے، آیندہ مسجد میں کسی کا دروازہ کھلا نہ رکھا جائے سوائے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دروازے کے۔ (بخاری شریف ۱/ ۵۱۶ مسلم شریف ۲/۲۷۲)

○ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں جب ہم صحابہ کرام کے درمیان کسی کو ترجیح دیتے تو سب پر حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ترجیح دیا کرتے تھے، پھر حضرت عمر بن خطاب کو پھر حضرت عثمان بن عفان کو رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (بخاری شریف، ۱/ ۵۱۶)

○ حضرت عمرو بن العاصؓ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ ﷺ کے ارشادات سن رہے تھے، اسی دوران انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میرے آقا! مردوں میں آپ ﷺ کو سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ ارشاد فرمایا: ''ابوبکرؓ''۔ (بخاری، ۱/ ۵۱۷)

○ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے کسی غیر بدری صحابی کو حضرت صدیقؓ سے آگے آگے چلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اتمشی بین یدی من ھو خیر منک تم اس کے آگے چل رہے ہو جو تم سے بہتر ہے۔ (خلفاء راشدین/۴۳)

○ حضرت عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو غزوہ ذات السلاسل پر سردار بنا کر بھیجا تو کہتے ہیں کہ میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میں نے پوچھا کہ سب سے زیادہ محبت آپ کو کس سے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا عائشہؓ سے، میں نے کہا مردوں میں فرمایا اسکے والد (ابوبکرؓ) سے پوچھا پھر کس سے فرمایا عمرؓ سے پھر بہت سے نام شمار کرائے۔ (مسلم ۲/ ۲۷۳، بخاری ۱/ ۵۱۷)

○ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سب سے زیادہ میری امت پر مہربان ابوبکرؓ ہیں۔ (مسند احمد ۳/ ۱۸۴)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جس جماعت میں ابوبکرؓ موجود ہوں اس کے لئے زیبا نہیں کہ ابوبکر کے سوا کوئی دوسرا اس کی امامت کرے۔ (ترمذی شریف، ۲/ ۲۰۸)

○ حضرت جبیر ابن مطعمؓ سے روایت ہے ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ ﷺ سے اس نے کسی معاملہ میں گفتگو کی، آپ ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ پھر آ، اس نے کہا: یارسول اللہ! یہ فرمایئے اگر میں آؤں اور آپ ﷺ کو نہ پاؤں یعنی آپ کی وفات ہوجائے (تو کس کے پاس جاؤں) آپ ﷺ نے فرمایا پھر ابوبکرؓ کے پاس آجانا۔ (بخاری ۱/ ۵۱۶، مسلم ۲/ ۲۷۳، ترمذی ۲/ ۲۰۸)

مذکورہ دونوں حدیثیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے خلیفہ ہونے پر روشن دلیل ہیں۔

○ حضرت علی ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکرؓ وعمرؓ جنت کی بڑی عمر والوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی ۲/ ۲۰۸)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس وقت یہ حدیث ارشاد فرمائی گئی اس وقت جو مستحقین جنت بڑی عمر والے تھے ان کے سردار ہوں گے، ورنہ جنت میں تو بڑی عمر والا یا بوڑھا کوئی نہ ہوگا، ہر ایک جوان ہی ہوگا۔

○ حضرت علی ابن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ اس امت میں نبیؐ کے بعد سب سے بہتر ابوبکرؓ ہیں پھر حضرت عمرؓ ہیں۔ (بخاری ۱/ ۵۱۸)

یہ قول حضرت علیؓ کا ہے جس کو ان سے اسی (۸۰) آدمیوں نے نقل کیا ہے اور ظاہر ہے کہ کسی کا افضل امت ہونا کوئی عقلی بات نہیں ہے جو اپنی رائے سے کہی جاسکے، لہذا ضروری ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور سنا ہوگا۔ (خلفاء راشدین/ ۶۶)

○ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں کہا کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں آپؐ کے بعد سب سے افضل ابوبکرؓ ہیں پھر عمرؓ پھر عثمانؓ ہیں۔ (ابوداؤد ۲/ ۶۳۶)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس مقولہ کو سنتے تھے اور انکار نہ فرماتے تھے اور تردید یا انکار نہ کرنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کی افضلیت کے لئے سند کی حیثیت رکھتا ہے۔

○ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ میرا رہنا تم لوگوں کے درمیان کس قدر ہے؛ لہٰذا اقتداء کرنا ان دونوں کی جو میرے بعد ہوں گے یعنی ابوبکرؓ وعمرؓ کی۔ (ترمذی ۲/ ۲۰۷)

یہ تھے امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مختصر حالات، ضرورت ہے کہ ہم لوگ ان کی تابناک زندگی کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں، تاکہ دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی نصیب ہو۔

واللہ الموفق والمعین. ❑❑❑

ابوبکرِ معظم رضی اللہ عنہ باکمال

مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؒ

آرہا ہے پھر تصور میں محمد ﷺ کا جمال ❖ جم رہا ہے پھر صحابہؓ کی جماعت کا خیال

ان صحابہؓ میں ابوبکرِ معظمؓ باکمال ❖ جلوہ گستر جیسے سیاروں میں بدرِ پُر جمال

ہیں ابوبکرؓ معظمؓ کے فیوضِ لازوال ❖ شرق سے تا غرب از فیضِ رسولِ ﷺ ذوالجلال

یارِ غارِ مصطفیٰ ﷺ وہ رازدارِ مجتبیٰ ﷺ ❖ دہر میں نایاب ہے جس کی رفاقت کی مثال

سب سے پہلا وہ امیر المؤمنینؓ، وہ پیشوا ❖ جس کے ہر آغاز میں مضمر تھا اک زریں مآل

جس نے سب کچھ کھودیا اور پالیا رازِ جہاں ❖ جس نے پیغمبر ﷺ کے قدموں پر لٹایا سارا مال

کافروں کے ظلم سے جسنے چھڑائیں گردنیں ❖ آج تک ممنونِ احساں جس کی ہے روحِ بلالؓ

جس کا تقویٰ نصِ قرآنی، زہے عز و شرف ❖ فضل پر جس کے خدا شاہد، زہے فضل و کمال

حبّذا، جس کی صحابیت پہ قرآں ہے گواہ ❖ اے خوشا، مصحف ہے جس کا شاہدِ جود و نوال

کون ہے افضل نبی ﷺ کے بعد اے شیرِ خدا ❖ جب کیا حضرت علی المرتضیٰؓ سے یہ سوال

بولے، بوبکرِؓ معظم ہیں بلاشک و شبہ ❖ افضل و اعلیٰ بفرمانِ رسولِ ﷺ ذو الجلال

سر گروہِ اولیاء اور تاجدارِ اتقیاء ❖ انبیاءؑ کے بعد جس کا مرتبہ بے قیل و قال

حل ہوں جس کی دید سے اہلِ نظر کی مشکلیں ❖ ہے لقاء میں بے شبہ جس کی جوابِ ہر سوال

دشمنی صدیقؓ کی، اور اس پہ جنت کی طلب ❖ ایں خیال است و جنون است و بعید است و محال

دوش پر بارِ نبوت، پاؤں میں لغزش نہیں ❖ مرحبا ہجرت کی شب، یہ سو کمالوں کا کمال

اے فریدیؔ کیا گناؤں خوبیاں صدیقؓ کی
خوش خصال و خوش جمال و خوش کلام و خوش مقال

واصل بخدا رضی اللہ عنہ

مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؒ

جو خدا سے ہیں جدا ان کو برا کہتے ہیں ❖ ہم تو صدیقؓ کو واصل بخدا کہتے ہیں

ہم تو آئینۂ محبوبِ خداؐ کہتے ہیں ❖ سب انھیںؓ پیکرِ اخلاص و وفا کہتے ہیں

جو ہے صدیقؓ کا منکر اسے کیا کہتے ہیں؟ ❖ ناقدِ شیرِ خداؓ خارجی کہلاتا ہے

جو بُرے ہیں وہی اچھوں کو برا کہتے ہیں ❖ جو بھلے ہیں وہ بھلوں کی نہیں کرتے تنقیص

اس کو ہم متبعِ ابنِ سبا کہتے ہیں ❖ جو ہے صدیقؓ کا دشمن بہ لباسِ اسلام

اس کو تاریخ و حقائق سے اِباء کہتے ہیں ❖ مدعی تو نے ''بلافصل'' کی بھی خوب کہی

یہ بھی احسان خدا کا ہے فریدیؔ کیا کم

مجھ کو مدّاحِ شہِ ارض و سماء کہتے ہیں

○

شانِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؒ

روحِ ایمان وعمل، صدق وصفا کی جان ہے ❖ حضرتِ صدیقؓ کی بھی شان کیسی شان ہے

حضرتِ صدیق اکبرؓ کا یہ سب فیضان ہے ❖ خانقاہ و مدرسہ، محراب و میدانِ جہاد

آپ کا ہر ہر عمل، فعلِ نبیؐ کی شان ہے ❖ اک مسلسل کیف ہے، ہرقول میں ان کے نہاں

حضرتِ صدیقؓ کی یہ امتیازی شان ہے ❖ حسنِ نیت، حسنِ دل، حسنِ یقیں، حسنِ عمل

اے فریدیؔ بات جو کہنے کی ہے کہتا ہوں میں

جو کرے ان پر تبرا، اس کا کیا ایمان ہے؟

○❖○

امام الانبیاء ﷺ کے جانشیں صدیق اکبرؓ ہیں

مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؒ

نبوت کا کمالِ اولیں صدیق اکبرؓ ہیں ❖ مشیّت کا جمالِ دلنشیں صدیق اکبرؓ ہیں
نہ ہوں کیوں مصطفیٰ ﷺ کے جانشیں صدیق اکبرؓ ہیں ❖ عجب شخصیت عہد آفریں صدیق اکبرؓ ہیں
فروغِ بزمِ ایمان و یقیں صدیق اکبرؓ ہیں ❖ بہارِ گلشنِ دینِ متیں صدیق اکبرؓ ہیں
بلاشک مالکِ ملکِ یقیں صدیق اکبرؓ ہیں ❖ ثباتِ عزم کے کوہِ مہیں صدیق اکبرؓ ہیں
تمام اخلاقِ اعلیٰ کے امیں صدیق اکبرؓ ہیں ❖ کل اوصافِ حمیدہ جمع ہیں اس ذاتِ عالی میں
جہاں آقا ﷺ ہیں خوابیدہ، وہیں صدّیق اکبرؓ ہیں ❖ تعالیٰ اللہ یہ رفعت ! کہ زیرِ گنبدِ خضرا
رضا و صبر کی شکلِ حسیں صدیق اکبرؓ ہیں ❖ سراپا عشق و دلسوزی، مجسم خلق و دلجوئی
کہ وہ ہیں، یا نبی ﷺ کے جانشین صدیق اکبرؓ ہیں ❖ حدیثِ خم کے متوالے علیؓ سے پوچھ لیں جاکر
بلافصل و تاخُر بالیقیں صدیق اکبرؓ ہیں ❖ نبی ﷺ کے جانشین، اور مستحق تاجِ خلافت کے
ارے یہ تو نبی ﷺ کے ہم نشیں صدیق اکبرؓ ہیں ❖ یہ کون آیا شہِ ہر دوسرا کے ساتھ محشر میں

فریدی غیر کس منھ سے نبی ﷺ کے روبرو جائے
یہیں فاروق اعظمؓ ہیں، یہیں صدیق اکبرؓ ہیں

◆❖◆ ◆❖◆

یار کے پہلو بہ پہلو یار ہے لیٹا ہوا

حافظ نور محمد انورؔ

ص مرتبے میں سب سے افضل تو ہے بعد الانبیاءؑ ❖ صاحبِ صدق و صفا اے جانشین مصطفیٰ ﷺ
د تھی خدا کی دِین تجھ پر اے رفیق مصطفیٰ ﷺ ❖ دین حق کو سب سے پہلے کر لیا تو نے قبول
ی بحرِ علم و معرفت گنجِ کرم کانِ سخا ❖ یار غار سید کونین ختم المرسلین ﷺ
ق زندگی بھر دیں کی خدمت تو نے کی بے انتہا ❖ قابل صد فخر تھے سب کام تیرے بالیقیں
ا تجھ پہ راضی ہے خدا بھی اور محبوب خدا ﷺ ❖ "اذھما فی الغار" ہے حق میں ترے فرمانِ حق
ک جب طلب اصحابؓ سے حضرت ﷺ نے مال و زر کیا ❖ کر دیا سارا اثاثہ تو نے بیشک وقف دیں
ب مونس و غم خوار تھا ہر ایک کا تو بے ریا ❖ باہمی اخلاص سے تو نے گزاری زندگی
ر روضۂ اقدس میں انورؔ اب بھی جا کر دیکھ لو
یار کے پہلو بہ پہلو یار ہے لیٹا ہوا

◆❖◆ ◆❖◆

سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حضرت مولانا نسیم احمد غازیؔ مظاہری، شیخ الحدیث دارالعلوم جامع الہدیٰ، مرادآباد

رفیقِ حضرتِ خیرالوریٰ ﷺ صدیقِ اکبرؓ ہیں ❖ شفیقِ امت خیرالوریٰ ﷺ صدیق اکبرؓ ہیں

اَنیس حضرتِ خیرالوریٰ ﷺ صدیق اکبرؓ ہیں ❖ رئیسِ امتِ خیرالوریٰ ﷺ صدیق اکبرؓ ہیں

غریقِ بحرِ توحید و حریقِ آتشِ اُلفت ❖ امامِ عاشقانِ باصفا صدیق اکبرؓ ہیں

مکرم ہیں، معظم ہیں، مُدبر ہیں، مکبّر ہیں ❖ مُجاہد، مُجتہد، شیرِ وَغا صدیق اکبرؓ ہیں

رفیقِ دُنیوی و برزخی و اُخروی وہ ہیں ❖ رفیق از ابتدا تا انتہا صدیق اکبرؓ ہیں

رسول اللہ کے اصحابؓ سب کامل، مکمل ہیں ❖ مگر افضل تو بعدِ انبیاءؑ صدیق اکبرؓ ہیں

نبی ﷺ نے اَرحمِ امت بتایا ذات عالی کو ❖ رحیمِ امتِ صدر العلیٰ صدیق اکبرؓ ہیں

صحابہؓ سب ہیں معیارِ ہدایت، جنتی سب ہیں ❖ ہے سب سے بڑھ کے جن کا مرتبہ، صدیق اکبرؓ ہیں

کلام اللہ نے فرمایا جن کو اَکرم واَتقیٰ ❖ وہی تو ذُو کرم، ذُو اِتقاء صدیق اکبرؓ ہیں

انیسِ غار ہیں اور ''ثانی اِثْنَیْنِ'' صفت اُنؓ کی ❖ نہیں ثانی کوئی جن کا ہوا، صدیق اکبرؓ ہیں

وہ ثانی ایسے لا ثانی، نہیں اُنؓ کا کوئی ثانی ❖ وہی تو یار غار مصطفیٰ ﷺ صدیق اکبرؓ ہیں

نہیں ہے اول و ثانی میں کوئی فاصلہ ممکن ❖ خلیفہ اولیں بے فاصلہ صدیق اکبرؓ ہیں

''انا حیّ'' کے نعرے سے بجھادی آگ فتنوں کی ❖ ہر اک شر جن کے ہاتھوں سے مٹا، صدیق اکبرؓ ہیں

''اَمَنُّ النّاسِ عَلَیَّ'' پیارے مصطفیٰ ﷺ نے جن کو فرمایا ❖ جہاں میں وہ اِمام الاسخیاء صدیق اکبرؓ ہیں

ہر اک خیر اور نیکی میں رہی سبقت سدا اُنکی ❖ نہیں جن سے کوئی آگے بڑھا، صدیق اکبرؓ ہیں

''صَبَبْتُ'' اور ''فِی صَدْرِ اَبِی بَکرٍ'' حقیقت ہے ❖ امین ہر کمالِ مصطفیٰ ﷺ صدیق اکبرؓ ہیں

اگر ''لَو کان بعدی'' تمغۂ فاروق اعظمؓ ہے ❖ ہے جن کا ان سے اعلیٰ مرتبہ صدیق اکبرؓ ہیں

یہاں پر اتحادی نسبت علیا ہے جلوہ گر ❖ نبی ﷺ کے ہو بہو جلوہ نما صدیق اکبرؓ ہیں

امامت کے لئے چن کر خلافت کی خبر دے دی ❖ محمد ﷺ کے خلیفہ حضرتِ صدیق اکبرؓ ہیں

یقیناً عاشقِ صدیق اکبرؓ جنتی ہوگا ❖ عدو جس ذات کا ناری ہوا، صدیق اکبرؓ ہیں

فدا کردو اے غازیؔ! جان و دل صدیق اکبرؓ پر

کہ یار باوفائے مصطفیٰ ﷺ صدیق اکبرؓ ہیں

صدیق رضی اللہ عنہ کیلئے ہے خدا کا رسول ﷺ بس

شاعر مشرق علامہ اقبالؔ

اک دن رسولِ پاک ﷺ نے اصحابؓ سے کہا ❖ دیں مال راہِ حق میں جو ہوں تم میں مالدار

ارشاد سن کے، فرطِ طرب سے عمرؓ اٹھے ❖ اس روز اان کے پاس تھے درہم کئی ہزار

دل میں یہ کہہ رہے تھے کہ صدیقؓ سے ضرور ❖ بڑھ کر رکھے گا آج قدم میرا راہوار

لائے غرض کہ مال رسولِ امیں ﷺ کے پاس ❖ ایثار کی ہے دست نگر ابتدائے کار

پوچھا حضور سرور عالم ﷺ نے اے عمرؓ! ❖ اے وہ کہ جوشِ حق سے ترے دل کو ہے قرار!

رکھا ہے کچھ عیال کی خاطر بھی تو نے کیا؟ ❖ مسلم ہے اپنے خویش واقارب کا حق گذار

کی عرض نصف مال ہے فرزند و زن کا حق

باقی جو ہے وہ ملتِ بیضا پہ ہے نثار

اتنے میں وہؓ رفیقِ نبوت بھی آگیا ❖ جس سے بنائے عشق و محبت ہے استوار

لے آیا اپنے ساتھ وہ مردِ وفا سرشت ❖ ہر چیز جس سے چشم جہاں میں ہوا عتبار

بولے حضور ﷺ چاہیے فکرِ عیال بھی ❖ کہنے لگا وہ عشق و محبت کا رازدار

اے تجھ سے دیدۂ مہ و انجم فروغ گیر ❖ اے تیری ذات باعثِ تکوین روزگار

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس

صدیقؓ کے لیے ہے خدا کا رسول ﷺ بس

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حکیم اختر رائے بریلی

صداقت کی کرن پھوٹی فلک پر سعد اختر میں ❖ سلامی کو چلے صدیق اکبرؓ بزمِ سرورؐ میں

صداقت کے مضامیں نور کے سانچے میں ڈھالے ہیں ❖ صداقت کی ضیاء پھیلی ہے میرے قلبِ اطہر میں

یہاں میں حضرت حسّانؓ کی تقلید کرتا ہوں ❖ تعجب کیا ملائک سن کے جائیں بزم سرور میں

رسالت کی شب اسریٰ کی بھی تصدیقؓ کرتے ہیں ❖ صداقت کی جو خوبی تھی وہ تھی صدیق اکبرؓ میں

کہا حضرت نے لا تحزن ہمارے ساتھ ہے اللہ ❖ سکینہ بن کے اترے لفظ الفاظ پیمبرؐ میں

عجب ایثار تھا ایثار بھی صدیق اکبرؓ کا ❖ خدا راضی رہے تنکا نہ چھوڑا اپنے گھر بھر میں

خریدا کر دیا آزاد ان کو بھی غلامی سے ❖ بلالؓ نیک سیرت جب پڑے دستِ ستمگر میں

اٹھا کر لے چلے جب دوش پر بارِ نبوت کو ❖ خلافت کی نمایاں شان تھی صدیق اکبرؓ میں

لعابِ دہنِ احمد پیر میں صدیق اکبرؓ کے ❖ نہ دیکھا ہے نہ دیکھیں گے، بشر ایسا مقدر میں

بڑھا رتبہ بڑھی ہے شان ان اللہ معنا سے ❖ معیت انؓ کو بھی حاصل ہوئی رنگِ پیمبرؐ میں

امامت دے گئے خود مصطفیٰ صدیق اکبرؓ کو ❖ کہ یہ اول خلیفہ ہونگے لکھا ہے مقدر میں

مٹے فتنے جہاد ایسا کیا صدیق اکبرؓ نے ❖ ہوا اسلام قائم دورۂ صدیق اکبرؓ میں

بلائیں گے یہی ہم مسلموں کو باب کوثر پر ❖ بروز حشر لائیں آب کوثر جامِ کوثر میں

تڑپتا ہوں الٰہی پائے بوسی کی تمنا میں ❖ سکوں صدیقؓ کے دیدار سے ہو قلب مضطر میں

محمد مصطفیٰ ﷺ ہے واسطہ صدیق اکبرؓ کا ❖ غلامِ حضرت صدیقؓ کو بھولیں نہ محشر میں

رسالت کی صداقت کی لحد میں یوں ضیا پھیلے

کہ جیسے روشنی ہوتی ہے اختر مہہ سے اختر میں

❑❖❑

نعت النبی ﷺ نمبر

منقبت
سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

اللہ اللہ سطوتِ فاروقؓ کا رعب و وقار
خوف سے سایہ کے لی ابلیس نے راہِ فرار
اہلِ باطل کو پیامِ مرگ اس کا نام ہے
سایۂ پرچم سے ایراں لرزہ بر اندام ہے

اقبال سہیل

فخرِ اسلام، مرادِ پیغمبر

امیرالمؤمنین سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

مولانا کلیم اللہ قاسمی معتمد دارالافتاء جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

□ نام ونسب:

○ آپؓ کا نام مبارک عمرؓ اور لقب فاروق، کنیت ابوحفص، اور نسب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کعب پر مل جاتا ہے۔

□ اسلام قبول کرنے سے پہلے کے حالات:

آپؓ کی ولادت ۵۸۲ء واقعہ فیل کے ۱۳/برس بعد ہوئی، اور عمر ۶۳/برس ہوئی، نبوت کے چھٹے سال ۲۷/برس کی عمر میں اسلام لائے، آپؓ سے پہلے چالیس مرد اور گیارہ عورتیں مشرف باسلام ہوچکی تھیں۔

○ آپؓ بڑے بہادر اور طاقتور تھے، اسلام سے پہلے جیسی شدت کفر میں تھی اسلام کے بعد ویسی ہی شدت اسلام میں ہوئی، آپؓ کے مسلمان ہوجانے سے دین اسلام کو بہت زیادہ قوت حاصل ہوئی۔

○ سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بعد خلیفہ ہوئے، انھوں نے اپنی خلافت میں جس قدر دین کی خدمت واشاعت کی اور جو عظیم الشان فتوحات حاصل کیں ان کی مثال تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔

○ آپؓ خاندان قریش کے باوجاہت لوگوں میں سے تھے، قریش کے شریف ترین لوگوں میں شمار کئے جاتے تھے، زمانۂ جاہلیت میں سفارت کا کام انھیں کے ذمہ تھا، جب قریش کو کسی لڑائی میں یا کسی ایسے موقع پر کسی جگہ سفیر بھیجنے کی ضرورت ہوتی تو انھیں کو یہ خدمت سپرد کرتے تھے، ابوجہل جو تمام مکہ کا سردار تھا، ان کا ماموں تھا۔

□ قبول اسلام:

○ اُنؓ کا اسلام لانا بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ تھا، کئی دن سے آنحضرت ﷺ دعائیں مانگ رہے تھے، کہ یا اللہ! دین اسلام کو عمر بن خطابؓ یا ابن ہشام کے ذریعہ سے عزت دے، بالآخر یہ دعا آپؓ کے حق میں مقبول ہوئی، اور مشیت الٰہی نے آپؓ کو کشاں کشاں دربار نبوت میں پہنچادیا اور حلقہ بگوش اسلام ہوگئے۔

○ ان رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہوتے ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلانیہ کعبہ میں نماز پڑھی اور روز بروز اسلام کی قوت وشوکت بڑھتی گئی۔

○ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مسلمان ہوجانا اسلام کی فتح تھی، اور ان کی ہجرت نصرتِ الٰہی تھی، اور ان کی خلافت اللہ کی رحمت تھی۔

○ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہجرت کر کے مدینہ گئے اور بڑی شان سے ہجرت کی، جب مکہ سے چلنے لگے تو کعبہ مکرمہ کا طواف کیا، اور کفار سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ میں اس وقت ہجرت کر رہا ہوں، یہ نہ کہنا کہ عمر چھپ کر بھاگ گیا، جس کو اپنی بیوی کو بیوہ کرنا اور بچوں کو یتیم کرنا منظور ہو وہ اس وادی سے نکل کر مجھے روک لے، مگر کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ کچھ جواب دے۔

○ فتح مکہ کے بعد انھوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کعبہ میں اعتکاف کرنے یا عمرہ ادا کرنے کی اجازت طلب کی، اجازت دینے کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا کلمہ بھی نوازش واکرام کا فرمایا کہ خود حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ اس کلمہ کے عوض میں اگر مجھے ساری دنیا مل جائے تو میں خوش نہ ہوں گا، وہ کلمہ یہ تھا "یَا أَخِيُ اَشُرِ كُنَا بِشَيُءٍ مِنُ دُعَائِكَ وَلَا تَنُسَانَا". یعنی اے میرے بھائی اپنی دعا میں ہم کو بھی شریک رکھنا بھول نہ جانا۔

○ متعدد مرتبہ وحی الٰہی آپ رضی اللہ عنہ کی رائے کی تائید میں نازل ہوئی مثلاً قیدیان بدر کے متعلق، منافقوں کی نماز جنازہ سے متعلق، اَزواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے پردہ کے متعلق، مقام ابراہیم کو مصلّٰی بنانے سے متعلق، شراب کو حرام کئے جانے سے متعلق وغیرہ آیتوں کا نزول ہوا۔

○ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا تو ان کی پوری اطاعت کی اور بڑے ادب کے ساتھ ان کی خدمت میں رہے۔

○ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آخر وقت میں ان کے لئے خلافت نامہ لکھوایا اور فرمایا میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرماتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر کسی شخص پر آفتاب نے طلوع نہیں کیا، اور فرمایا اللہ تعالیٰ سے کہوں گا کہ اے پروردگار اس وقت جو تیری مخلوق میں سب سے بہتر تھا اس کو خلیفہ بنا کر آیا ہوں، پھر ان کی استقامت کے لئے بہت دعا مانگی اور ان کو بہت سی نصیحتیں فرمائیں جو بعد میں ان کے لئے دستور العمل قرار پائیں۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت:

○ آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت خدا کی قدرتِ کاملہ اور رحمتِ واسعہ کا ایک عظیم نمونہ تھی، جو کمالات رسول خدا کی تعلیم وتربیت نے ان کی ذات والا میں پیدا کردئے تھے، ان کے ظہور کا پورا موقع زمانہ خلافت میں ملا۔

○ جب آپ رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو لوگ آپ رضی اللہ عنہ کی سخت گیری سے اس قدر خوف زدہ ہوئے کہ گھروں سے باہر نکلنا بیٹھنا چھوڑ دیا یہ حالات دیکھ کر آپ رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا اور اس میں فرمایا اے لوگو! میری سختی اس وقت تک تھی جب تک کہ تم لوگ رسولِ خدا ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نرمیوں اور مہربانیوں سے فیضیاب تھے، میری سختی ان کی نرمی کے ساتھ مل کر اعتدال کی کیفیت پیدا کردیتی تھی، مگر اب میں ہی تمہارا والی ہوں، اب میں تم پر سختی نہ کروں گا اب میری یہ سختی صرف ظالموں اور بدکاروں پر ہوگی، اس خطبہ میں آپ رضی اللہ عنہ نے سوال فرمایا: اے لوگو! اگر میں سنت نبوی اور سیرتِ صدیقی رضی اللہ عنہ کے خلاف کوئی حکم دوں تو تم کیا کروگے؟ لوگ کچھ نہ بولے پھر دوبارہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہی ارشاد فرمایا تو ایک نوجوان تلوار کھینچ کر کھڑا ہوگیا، اور کہنے لگا فَعَلْنَا هٰكَذَا یعنی اس طرح تلوار سے سر کاٹ دیں گے، اس جواب پر آپ رضی اللہ عنہ بہت خوش ہوئے۔

○ تواضع کی صفت آپ رضی اللہ عنہ میں اس قدر تھی کہ اس کا اندازہ کرنے سے عقل انسانی عاجز ہے، خلیفہ ہونے کے بعد ممبر پر جب گئے تو ممبر کے اس زینے پر بیٹھے جس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پاؤں رکھتے تھے، لوگوں نے کہا اوپر بیٹھئے تو فرمایا میرے لئے یہی کافی ہے، کہ مجھے اس مقام پر جگہ مل جائے جہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاؤں رہتے ہوں۔

○ علمی کمالات کا ذکر ہوتا تو بھی اپنا شمار کسی درجہ میں نہ فرماتے اور دوسروں کا حوالہ دیتے حالانکہ آپ خود علوم نبوت کے جامع تھے، ایک مرتبہ ایک خطبہ میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس کو قرآن شریف سے متعلق کچھ پوچھنا ہو وہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس جائے اور جس کو حلال وحرام سے متعلق دریافت کرنا ہو وہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس جائے، اور جس کو میراث کا مسئلہ معلوم کرنا ہو تو وہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس جائے اور جس کو مال کی ضرورت ہو وہ میرے پاس آئے۔

○ زہد وتقویٰ اور ترک دنیا کی حالت یہ تھی کہ بیت المال سے اپنا وظیفہ سب سے کم مقرر کیا، جو آپ رضی اللہ عنہ کی ضرورت کے لئے کسی طرح کافی نہ ہوتا تھا، بیت المال سے قرض لینے کی نوبت آجاتی تھی، اور

زیادہ مصارف مہمانوں کی وجہ سے ہوتے تھے، جو درحقیقت سرکاری مہمان ہوتے تھے مگر وہ اُن کے لئے بیت المال سے نہیں لیتے تھے۔

○ ایک مرتبہ عراق کے کچھ مہمان آپؓ کے پاس آئے جس میں حضرت جریر بن عبداللہؓ بھی تھے تو ان لوگوں سے آپؓ کا کھانا نہیں کھایا گیا۔

○ لباس میں سادگی کا یہ حال تھا کہ سال بھر میں دو جوڑے بیت المال سے لیتے تھے، وہ بھی کسی موٹے اور کھرے کپڑے کے ہوتے تھے اور جب پھٹ جاتے تو ان میں پیوند لگاتے تھے، اور پیوند کبھی چمڑے کے اور کبھی ٹاٹ کے، ایک مرتبہ شمار کیا گیا تو کرتے میں دونوں شانوں کے درمیان چار پیوند تھے، اور ازار میں بارہ پیوند تھے، حضرت ثابتؓ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں نے سترہ پیوند شمار کئے۔

○ جب ملک شام تشریف لے گئے تو ایسا ہی پیوند لگا ہوا لباس جسم اطہر پر تھا، اس موقع پر مسلمانوں نے کہا کہ آج علماء یہود و نصاری آپؓ کو دیکھنے آئیں گے ان کی نظر میں کیسی سبکی ہوگی اور وہ کیا کہیں گے؟ فرمایا ہم کو کسی کے کہنے کی کوئی پرواہ نہیں ہمیں اللہ نے اسلام کی عزت دی ہے لباس سے ہماری عزت نہیں۔

○ ایک روز گھاس کا ایک تنکا زمین سے اٹھا کر فرمانے لگے کاش میں یہ تنکا ہوتا، کاش میں پیدا ہی نہ ہوا ہوتا تا کہ آخرت کی باز پرس سے بچ جاتا۔

○ رعیت پروری اور شفقت علی الخلق کی صفت میں بھی آپؓ بے نظیر تھے، دن کے اکثر اوقات میں مدینہ کی گلیوں میں گشت کیا کرتے تھے اور صرف ایک درہ ہاتھ میں ہوتا تھا، راستہ میں چلتے چلتے کوئی مجرم قابل سزا مل جاتا تو وہیں اپنے درے سے سزا دیدیتے اور اسی طرح راتوں کو بھی گشت کیا کرتے تھے، اور جو ضرورت مند مل جاتا اس کی ضرورت پوری فرمادیتے تھے۔

○ نیز حضرت عمر فاروقؓ کا عدل وانصاف آج تک ضرب المثل ہے، عدل قائم کرنے میں وہ اپنے اعزاء اور غیروں میں کوئی فرق نہیں کرتے تھے، مجبور و مظلوم عدالت فاروقی میں پہنچ کر بلا جھجک اپنے حقوق حاصل کر لیتا تھا۔

□ حضرت فاروق اعظمؓ کی شہادت:

○ حضرت فاروق اعظمؓ کی شہادت اسلام کے ان مصائب میں سے ہے جن کی تلافی نہ ہوئی اور نہ ہوسکتی ہے، جس دن سے وہ مسلمان ہوئے دین الٰہی کی شوکت وعزت بڑھتی گئی، اور اپنے عہد

خلافت میں وہ کام کیئے، جن کی نظیر کبھی چشم فلک نے نہیں دیکھی اور آپ کی وفات کے بعد سے آج تک مسلمانوں کو ایسی اجتماعیت اور عزت نصیب نہ ہوسکی۔

○ حضرت فاروق اعظمؓ کو ایک مجوسی غلام ابولولو نے شہید کیا، شہادت کی خبر نے پورے مدینہ میں ایک کہرام برپا کردیا، تمام مہاجرین وانصار آپؓ کو گھیرے ہوئے بیٹھے تھے، اور کہہ رہے تھے کہ کاش ہماری عمریں آپؓ کو دے دی جائیں اور آپؓ ابھی اسلام کی خدمت کے لئے مزید حیات رہیں، دوا علاج کی بھی کوشش کی گئی مگر کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی، جب یہ یقین ہوگیا کہ آپ کی زندگی کی توقع نہیں ہے تو ہر شخص پر حسرت ویاس کے بادل چھا گئے اور ہر شخص افسردہ ورنجیدہ نظر آرہا تھا۔

○ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروقؓ کی دلی خواہش تھی کہ میں اپنے صاحبین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ دفن کیا جاؤں، چنانچہ اپنے بیٹے حضرت عبد اللہ سے فرمایا جاؤ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے میرا سلام عرض کرو اور کہو میری دلی خواہش یہ ہے کہ میں اپنے صاحبین کے ساتھ دفن کیا جاؤں، اگر اس میں آپؓ کو کچھ تکلیف یا نقصان ہو تو پھر جنۃ البقیع میرے لئے بہتر ہے، چنانچہ عبد اللہ بن عمرؓ گئے، اور ام المؤمنین کو پیغام پہونچایا انھوں نے فرمایا وہ جگہ میں نے اپنے لئے رکھی تھی مگر اب میں ان کو اپنے اوپر ترجیح دیتی ہوں، جس وقت عبد اللہ بن عمرؓ نے یہ خبر پہنچائی تو آپؓ خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ اللہ کا شکر ہے کہ میری سب سے بڑی خواہش پوری فرمادی۔

○ ۲۷/ذی الحجہ ۲۴ھ بروز بدھ آپ زخمی ہوئے تھے اور پانچویں دن یکم محرم ۲۵ھ بروز اتوار بعمر ۶۳/سال رحلت ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ.

○ حضرت صہیبؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور خاص روضہ نبوی میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پہلو میں آپؓ کی قبر مبارک بنائی گئی، اس روضہ اقدس میں صرف تین قبریں ہیں ایک رسول اللہ ﷺ کی دوسری حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تیسری حضرت عمر فاروقؓ کی۔ (مستفاد خلفاء راشدین/۲۷ تا ۱۴۹)

□ حضرت عمر فاروقؓ کی خصوصیات وفضائل:

○ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن خطاب قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، کہ شیطان جب تم کو کسی راستہ میں چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو اس راستہ کو چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلنے لگتا ہے۔ (بخاری شریف ۱/۵۲۰)

○ اور ترمذی میں ہے کہ "بے شک شیطان تم سے ڈرتا ہے اے عمرؓ!۔ (ترمذی شریف ۲/۲۱۰)

○ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رمیصا رضی اللہ عنہا کو دیکھا اور میں نے کسی کے چلنے کی آواز سنی تو پوچھا یہ کون ہے فرشتوں نے کہا یہ بلالؓ ہیں اور میں نے ایک محل وہاں دیکھا جس کے صحن میں ایک لونڈی تھی تو پوچھا یہ کس کا ہے تو لوگوں نے کہا کہ یہ عمر بن خطابؓ کا ہے میرا ارادہ ہوا کہ میں محل کو اندر جا کر دیکھوں مگر مجھ کو (اے عمرؓ) تمہاری غیرت کا خیال آگیا، یہ سن کر حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کیا میں آپ کے اوپر غیرت کرتا۔ (بخاری ۱/۵۲۰، مسلم ۲/۲۷۵)

○ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں اور وہ لوگ قمیص پہنے ہوئے ہیں کسی کا قمیص پستان تک ہے اور کسی کا اس سے کچھ نیچا اور عمر بن خطابؓ جو میرے سامنے لائے گئے تو ان کا قمیص اتنا نیچا تھا کہ چلنے میں زمین پر گھسٹتا جاتا تھا، تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اسکی تعبیر کیا لی تو فرمایا دین۔ (بخاری، ۱/۵۲۱ مسلم ۲/۲۷۴)

○ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے کی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوتے تھے یعنی ان کے قلب پر حق کا الہام ہوتا تھا، میری امت میں یہ مقام حضرت عمرؓ کو حاصل ہے۔ (بخاری شریف ۱/۵۲۱، مسلم شریف ۲/۲۷۶)

○ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اس حال میں کہ میں سو رہا تھا مجھے ایک جام دودھ کا دیا گیا میں نے پیا یہاں تک کہ سیرابی کو میں نے دیکھا کہ میرے ناخنوں سے نکلنے لگی پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو دیدیا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے اس کی کیا تعبیر لی تو آپ نے فرمایا علم۔ (بخاری ۱/۵۲۰، مسلم ۲/۲۷۴)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ علم دین میں بڑی فوقیت رکھتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کردہ علوم کے آپ جامع تھے، یہی وجہ ہے جب آپؓ کی وفات ہوئی تو حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ علم کے دس حصوں میں نو حصے لے گئے، کسی نے کہا کہ ابھی اجلۂ صحابہؓ موجود ہیں ان کے ہوتے ہوئے آپ ایسا کہتے ہیں، تو حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا میں وہ علم مراد نہیں لیتا جو تم سمجھ رہے ہو؛ بلکہ علم باللہ مراد لیتا ہوں۔

○ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں خواب کی حالت میں ایک کنویں پر کھڑا ہوں اور اس پر ڈول رکھا ہے میں نے اس کنویں سے جس قدر ڈول خدا کو منظور تھے نکالے پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس ڈول کو لے لیا اور

انھوں نے ایک ڈول بلکہ دوڈول اس کنویں سے نکالے اوران کے نکالنے میں کچھ کمزوری تھی اللہ تعالیٰ ان کی کمزوری کومعاف کرے پھروہ ڈول بڑا ہوگیا اس کوعمرؓ نے لے لیا، میں نے کسی طاقتور انسان کونہیں دیکھا کہ عمر کی طرح پانی بھرتا ہو یہاں تک کہ تمام لوگ سیراب ہوگئے۔(بخاری ۱/۵۲۰ مسلم ۲/۲۷۵)

○ اورحضرت ابن عمرؓ کی روایت میں اس طرح ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ سے وہ ڈول حضرت عمرؓ نے لے لیا اوران کے ہاتھ میں جاکروہ ڈول بڑا ہوگیا میں نے کسی طاقت ورکونہیں دیکھا کہ عمرؓ کی طرح پانی بھرتا ہو یہاں تک کہ لوگ سیراب اورآسودہ ہوگئے۔(بخاری ۱/۵۲۰، مسلم ۲/۲۷۵)

مذکورہ حدیث شریف میں حضرت ابوبکرصدیقؓ کے بعد حضرت فاروق اعظمؓ کے خلیفہ ہونے کی طرف اشارہ ہے اوران کی عظمت وکثرت فتوحات کا بھی بیان ہے، اوریہ بھی ارشاد فرمایا میں نے اس زوراورقوت والا کوئی دوسرا شخص نہیں دیکھا، اورحضرت ابوبکرصدیقؓ کے متعلق جوکمزوری کا بیان ہے یہ ان کی نرمی اورقلت فتوحات کی طرف اشارہ ہے؛ لیکن ان کے زمانے کے پرآشوب ہونے اورمدت خلافت کے قلیل ہونے پرقلت فتوحات موجب شکایت نہیں۔

○ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ نے عمرؓ کی زبان اوران کے دل پرحق کوقائم کردیا ہے۔(ترمذی ۲/۲۰۹)

○ حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا عمرؓ کی زبان پرحق رکھدیا گیا ہے وہ جوکہتے ہیں حق ہوتا ہے (ابن ماجہ/۱۱)

○ حضرت عقبہ ابن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگرمیرے بعدکوئی نبی ہوتا تویقیناً وہ عمربن خطاب ہوتے۔(ترمذی ۲/۲۰۹)

○ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز گھر سے باہرنکل کرمسجد تشریف لے گئے اورآپؐ کے ہمراہ ابوبکروعمربھی تھے، ایک آپؐ کی داہنی جانب تھے اوردوسرے بائیں جانب اورآپؐ ان دونوں کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، اوراسی حالت میں آپؐ نے فرمایا کہ ہم تینوں قیامت کے دن اسی طرح اٹھیں گے۔(ترمذی ۲/۲۰۹)

○ حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرنبی کے دو وزیرآسمان والوں میں سے ہوتے ہیں اوردووزیرزمین والوں میں سے ہوتے ہیں، میرے دووزیرآسمان والوں میں سے، جبرئیلؑ ومیکائیلؑ ہیں اوردووزیرزمین والوں میں سے ابوبکرؓ وعمرؓ ہیں۔(ترمذی ۲/۲۰۹)

یہ تھی اسلام کے غیورفرزندکی زندگی کی ایک جھلک، جس کا وجود اسلام اورمسلمانوں کے لئے حصن حصین تھا اورجس کی وفات اورشہادت نے ایک مثالی حکومت اورانصاف پسند خلافت اورایک بیدارمغزسیادت کا دورختم کردیا۔ اللہ سے دعا ہے کہ عہد حاضرمیں بھی کوئی ایسا ہی رہبرپیدافرمادے جوعہد فاروقی کی یاد تازہ کردے۔ آمین یارب العالمین۔ ❑❑❑

فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ

مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؒ

عمرؓ سے رابطہ اپنا کبھی کم ہو نہیں سکتا ❖ یہ نورِ شمعِ ایماں ہے، یہ مدّھم ہو نہیں سکتا
نظامِ عدلِ فاروقی اگر قائم نہ ہو ہمدم ❖ کسی صورت قیامِ امنِ عالم ہو نہیں سکتا
زمانہ لاکھ بدلے، گو ہزاروں انقلاب آئیں ❖ غلامانِ عمرؓ کو کوئی بھی غم ہو نہیں سکتا
عمرؓ کے نام لیوا کا ہے نصب العین حق کوشی ❖ کبھی باطل کے آگے اس کا سر خم ہو نہیں سکتا
پس از ختمِ رسلؐ اور بعد صدیق معظمؓ کے ❖ کوئی بھی ہمسرِ فاروقِ اعظمؓ ہو نہیں سکتا
ہمارے سامنے تاریخ ہے فاروقِ اعظمؓ کی ❖ ہمارا جوشِ ایماں خیز مدھم ہو نہیں سکتا
حکومت ہے عمرؓ کی آب و باد و خاک وآتش پر ❖ قیامت تک عمرؓ کا مرتبہ کم ہو نہیں سکتا
عمرؓ کے دشمنوں سے اہلِ دل کے دل نہیں ملتے ❖ میانِ حق و باطل ربطِ باہم ہو نہیں سکتا
عمرؓ کی شان میں گستاخیاں، توبہ! معاذ اللہ! ❖ یہ طرزِ امتِ فخرِ دوعالمؐ ہو نہیں سکتا
عمرؓ کے نام میں تاثیر ہے رفعِ حوادث کی ❖ حوادث ہوں نہ ان کے نام سے کم، ہونہیں سکتا
عمرؓ کے نام سے شیطان اب تک کانپ جاتا ہے ❖ حریفِ نامِ حضرتؓ اس کا دم خم ہو نہیں سکتا
بلائے جان و دل ہے دشمنی فاروقِ اعظمؓ سے ❖ یہ ہے وہ زخمِ مہلک جس کا مرہم ہو نہیں سکتا

فریدیؔ حضرتِ فاروقؓ سے مجھ کو تعلق ہے
علائق سے مرا جذبِ دروں کم ہو نہیں سکتا

○❖○

سطوتِ اسلام کا ضامن ہے کردارِ عمر رضی اللہ عنہ

مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؒ

روحِ ایماں، جانِ ملت قول و گفتارِ عمرؓ ❖ سطوتِ اسلام کا ضامن ہے کردارِ عمرؓ
قولِ حق کا آئینہ ہے حسنِ گفتارِ عمرؓ ❖ لوحِ دل پر ثبت ہے ہر نقشِ کردارِ عمرؓ
قابلِ تقلید ہیں عادات و اطوارِ عمرؓ ❖ نور کے مینار ہیں دنیا میں آثارِ عمرؓ
قوتِ دیں کا سبب ہے جو ہے شہکارِ عمرؓ ❖ عدل کی تصویر ہے آئینِ سرکارِ عمرؓ
موت ہے باطل کے حق میں عزمِ بیدارِ عمرؓ ❖ امن کا پیغام ہے شمشیر و پیکارِ عمرؓ
گردشِ افلاک بھی جس کے مقابل ہیچ ہے ❖ اس قدر تھی راہِ حق میں تیز رفتارِ عمرؓ
جذبۂ خُلق و مُروت عام ہوتا جائے گا ❖ جس قدر کھلتے چلے جائیں گے اسرارِ عمرؓ
دامنِ آفاق پر ہے جلوۂ فاروقؓ سے ❖ دیکھ رقصاں ہیں ہمالہ پر بھی انوارِ عمرؓ
مسجدِ اقصیٰ کی محرابوں سے آتی ہے صدا ❖ آج مصر و شام کو درکار ہے کارِ عمرؓ
آج محتاجوں غریبوں کا نہیں پرساں کوئی ❖ کاش پھر برروئے کار آجائے ایثارِ عمرؓ
ہر دو عالم ان کے دلقِ کہنہ کی قیمت نہیں ❖ روکشِ صد تاج ہے اک تارِ دستارِ عمرؓ
اب کہاں توحید کے سائے میں آفاقی نظام ❖ دیکھ یہ جنسِ گرا نمایہ بدربارِ عمرؓ

اے فریدؔی نسبتِ فاروقؓ حاصل ہے ضرور
پر کہاں وہ قوتِ گفتار و کردارِ عمرؓ

تنویرِ عمر رضی اللہ عنہ

مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؒ

کائناتِ دہر میں رقصاں ہے تنویرِ عمرؓ ❖ جلوہ گر اکنافِ عالم میں ہے تاثیرِ عمرؓ
کیمیائے زندگی ہے ان کا ہر قول و عمل ❖ ہاتھ سے جانے نہ دے ہمدم یہ اکسیرِ عمرؓ
میرا کیا منہ ہے کہ میں توصیف ان کی کر سکوں ❖ ہے عیاں قرآں سے خود توصیف و توقیرِ عمرؓ
اہل دل نے بزمِ دیں میں یہ بھی دیکھا بارہا ❖ بن گئی ہے وحی کی تمہید تقریرِ عمرؓ
اللہ اللہ یہ علو، یہ مرتبہ، یہ عز و شان ❖ چلتی ہے تقدیر کے سائے میں تدبیرِ عمرؓ
جذبِ خالص، شوقِ بے پایاں سلامت چاہیئے ❖ دل کے آئینے میں کھنچ آئے گی تصویرِ عمرؓ

اے فریدیؔ میں بھی ہوں اس قافلے میں جس کے ہیں
قافلہ سالار، میرِ عاشقاں، میرے عمرؓ

سکۂ نامِ عمر رضی اللہ عنہ

مولانا نسیم احمد فریدیؒ

ہے رَواں روئے زمیں پر سکۂ نامِ عمرؓ ❖ آج تک پانی پہ بھی جاری ہیں احکامِ عمرؓ
عظمتِ اسلام کا ضامن ہے اسلامِ عمرؓ ❖ ملتِ بیضاء کا سرمایہ ہے پیغامِ عمرؓ
جھک رہا ہے آسماں از بہرِ اکرامِ عمرؓ ❖ رکھتے ہیں آنکھیں ملائک زیرِ اقدامِ عمرؓ
خانۂ کعبہ سے پوچھو سطوتِ فاروقؓ کو ❖ مسجدِ اقصیٰ سے پوچھو رفعتِ بامِ عمرؓ
دھوم ہے آفاق میں فاروقؓ کے انصاف کی ❖ گونجتا ہے گنبدِ افلاک میں نامِ عمرؓ
آپؓ کا آغاز تھا سامانِ ایمان و یقیں ❖ ہے شہادت کا امانت دارِ انجامِ عمرؓ
ساقیٔ کوثر کے متوالو رکھو اس کی طلب ❖ رہنمائے کوثر و تسنیم ہے جامِ عمرؓ
گردشِ افلاک بھی اس کے مقابل ہیچ ہے ❖ برق در آغوش ہے سرعت میں ہر گامِ عمرؓ
روس و امریکا کے سائے سے بچانا اے خدا ❖ رکھنا اسلامی ممالک زیرِ احکامِ عمرؓ
ہیں علیؓ بے فصل حق دارِ خلافت اور وصی ❖ مدعی یہ خوب سوجھی، بعدِ ایامِ عمرؓ

طمطراقِ قیصر و کسریٰ ملا سب خاک میں
اے فریدیؔ کتنے پر شوکت تھے ایامِ عمرؓ

شانِ عمر رضی اللہ عنہ

مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؒ

مایۂ فقر و توکل ساز و سامانِ عمرؓ ❖ ٹمٹماتا اک دیا، روحِ شبستانِ عمرؓ
پھولتا پھلتا رہے یارب گلستانِ عمرؓ ❖ روز افزوں ہر دو عالم میں رہے شانِ عمرؓ
وہ نہیں مومن تو امت میں کوئی مؤمن نہیں ❖ ہے شہادت سب کے ایمانوں کی ایمانِ عمرؓ
ایک جاں دو قالبوں والی مثل صادق ہوئی ❖ متحد تھی یوں علیؓ کی جان سے جانِ عمرؓ
کوئی اس احسان کا بدلہ چکا سکتا نہیں ❖ ہے سروں پر اہلِ دیں کے بارِ احسانِ عمرؓ
سب صحابہؓ کا اسے عرفان حاصل ہوگیا ❖ جس کو حاصل ہو گیا قسمت سے عرفانِ عمرؓ
ان کا رتبہ، ان کا درجہ ماورائے عقل ہے ❖ ہیں خدا و مصطفیٰ ﷺ بس مرتبہ دانِ عمرؓ
ان کے تابع آب و باد و خاک و آتش ہی نہیں ❖ کل جہانِ رنگ و بو ہے زیرِ فرمانِ عمرؓ
غور سے دیکھو نقوشِ سیرتِ فاروقؓ کو ❖ ہیں ثنا خوانِ عمرؓ امثال و اقرانِ عمرؓ
مسجدِ اقصیٰ کے بام و در سے آتی ہے صدا ❖ سو گئے ہیں کس جگہ جاکر غلامانِ عمرؓ
موجبِ صد زندگی ان کی کتابِ زندگی ❖ زندہ و تابندہ ہے نامِ عمرؓ شانِ عمرؓ
صد منارِ اوج و رفعت پر وہ ہوگی جلوہ گر ❖ گھٹ نہیں سکتی کبھی تنقید سے شانِ عمرؓ

اے فریدیؔ تو بھی ہو بزمِ عمرؓ میں نغمہ خواں
جمع ہیں اس بزم میں سارے ثنا خوانِ عمرؓ

○

اے عمر فاروقؓ! تجھ سا حکمراں درکار ہے

مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؒ

خود سری ہے، گرم جور و ظلم کا بازار ہے ❖ اے عمر فاروقؓ تجھ سا حکمراں درکار ہے
ایک وہ سرکار، عدل و امن کی ضامن تھی جو ❖ ایک یہ سرکار، جو بس نام کی سرکار ہے
بعدِ صدیقِ معظمؓ بہرِ تعمیرِ حیات ❖ ساری امت کا عمرؓ ہی قافلہ سالار ہے
چاہیئے تنظیمِ ملت کے لئے عقلِ سلیم ❖ وہ عمرؓ کا سا تدبّر پھر ہمیں درکار ہے
سارے انسانوں کو امن و عدل جو دیتے رہے ❖ اپنی ملت کی حفاظت خود انھیں دشوار ہے
غیر کے دھوکے میں آکے اپنی ملت کو نہ بھول ❖ عظمتِ فاروقؓ کا تجھ کو اگر اقرار ہے

اے فلک چشمِ حقارت سے فریدیؔ کو نہ دیکھ
ہے یہ فاروقی، غلامِ سیدِ ابرار ﷺ ہے

◆❖◆ ◆❖◆

اعزاز عمر رضی اللہ عنہ

حضرت مفتی نسیم احمد فریدیؒ

بنتِ زہراؓ زوجہ و ہمراز و دمسازِ عمرؓ ❖ حبذا حیدرؓ کی نظروں میں یہ اعزازِ عمرؓ
کس قدر اللہ کو پیارا ہے اندازِ عمرؓ ❖ کھیلتا ہے رحمتوں کی گود میں نازِ عمرؓ
برق کی رفتار سے آگے ہے آوازِ عمرؓ ❖ شہپر جبریلؑ سے اونچی ہے پروازِ عمرؓ
روحِ مؤمن بن گئی ہے مرکب نازِ عمرؓ ❖ دل نشیں ہے، ہم نشیں کس درجہ اندازِ عمرؓ
اللہ اللہ سعیِ پیہم اور مسلسل کوششیں ❖ تھی فروغِ دیں کی خاطر سب تگ و تازِ عمرؓ
جاں فدا کردے گا اپنی عظمتِ فاروقؓ پر ❖ جان کی پروا نہیں کرتا یہ جانبازِ عمرؓ
"نیل کے ساحل سے لے کرتا بہ ارضِ کاشغر" ❖ پھر سنائی دے رہا ہے نغمۂ سازِ عمرؓ
مسجدِ اقصیٰ کی دیواروں سے بام وسقف سے ❖ آ رہی ہے آج کل کانوں میں آوازِ عمرؓ
ہے نشیمن اس کا ایثار و اخوت کی فضا ❖ عدل و حق کوشی ہیں دو بازوئے شہبازِ عمرؓ
جان لینے کو چلے، پائی حیاتِ جاوداں ❖ معجزہ ہے مستقل انجامِ آغازِ عمرؓ

کار ساز و کار پردازِ فریدیؔ ہے وہی
◆❖◆ جو خدا تھا کار ساز و کار پردازِ عمرؓ ◆❖◆

عمرؓ سے آشنا جو دل نہیں

مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؒ

عمرؓ کا نام لیوا خوگرِ باطل نہیں ہوتا ❖ بجز حق کے کسی جانب بھی وہ مائل نہیں ہوتا
عمرؓ کا نکتہ چیں شائستۂ محفل نہیں ہوتا ❖ وہ ہے نقّاد ان کا، جو کسی قابل نہیں ہوتا
جو فاروقِؓ گرامی قدر پر مائل نہیں ہوتا ❖ وہ دل کہنے کو دل ہے، درحقیقت دل نہیں ہوتا
سبق اس کو فلاح و خیر کا حاصل نہیں ہوتا ❖ دبستانِ عمرؓ میں آکے جو داخل نہیں ہوتا
عمرؓ کی رہنمائی گر نہ ہو بحرِ سیاست میں ❖ جہازِ زندگی آسودۂ ساحل نہیں ہوتا
عمرؓ کی زندگی سرمایۂ چشمِ مؤرّخ ہے ❖ کبھی نظروں سے پوشیدہ مہِ کامل نہیں ہوتا
نہایت معتدل مسلک ہے مسلک اہل سنت کا ❖ خروج و رفض کا کوئی یہاں قائل نہیں ہوتا
نمازِ آخری، محرابِ سرور اور وضو خوں سے ❖ کہیں بھی اس نرالی شان کا بسمل نہیں ہوتا
نشاناتِ کفِ پائے عمرؓ رہبر بنے جس کے ❖ وہ رہرو دہر میں گم کردۂ منزل نہیں ہوتا

فریدیؔ جو بھی محرومِ ادب گستاخ فطرت ہے
◆❖◆ وہ بزمِ حضرت فاروقؓ کے قابل نہیں ہوتا ◆❖◆

انوارِ عمرؓ

علامہ ضیاءؔ نعمانی

پر تو مہر نبوت ہیں سب انوار عمرؓ ❖ ترجمان سنت مرسل ہے کردار عمرؓ
شفقت ومہر ومساوات وخدا ترسی کے پھول ❖ دست عالم میں ہیں اَز فیضانِ گلزار عمرؓ
وہ خلافت کے امیں تھے اور امیر المؤمنین ❖ یاد ہے تاریخ کو دَربار دُربار عمرؓ
آپؓ کا عہد خلافت تھا شباب اسلام کا ❖ شوکت و شانِ خلافت تھی پرستار عمرؓ
چشم دنیا نے کہاں دیکھا تھا ایسا عزم وزور ❖ ہجرت اعلانیہ ہے آئینہ دار عمرؓ
شام کی فتح مبیں ہے آج بھی دنیا کو یاد ❖ دیکھتے ہی دوست بن جاتے تھے اغیار عمرؓ
سارا عالم سورہا تھا ڈس رہی تھی کالی رات ❖ تھی چراغ راہ طیبہ چشم بیدار عمرؓ
ہے امید خلد جنت، ہر سعادت ہے نصیب ❖ ہر طرح آزاد ہے جو ہے گرفتار عمرؓ
عالم اسلام کے نانا نبی کے خسر ہیں ❖ حشر تک زندہ رہیں گے نام وآثار عمرؓ
رائے وہ محکم کہ وحیٔ آسماں تھی ہم زباں ❖ نطق وہ صادق کہ تھے صدیقؓ بھی یار عمرؓ
تخت ودولت، فتح ونصرت، ملک وسطوت عزوجاہ ❖ تھی ہر ایک گویا کنیز ناز بردار عمرؓ
آپؓ کی چشم فراست کے عجب انوار تھے ❖ تھا نبی آباد کردہ شہر افکار عمرؓ
فاتح خیبر ہوں یا وہ منبع جود و حیا ❖ دونوں بازوئے خلافت تھے مددگار عمرؓ
اللہ اللہ ایک اک شان نبوت تھی عیاں ❖ کتنے روشن تھے جبیں وچشم و رخسار عمرؓ
علم وتقویٰ زہد وعفت آپؓ کی منت شناس ❖ سحر و اسرار بلاغت شعر و گفتار عمرؓ
آپؓ داماد علیؓ، دامادِ داماد نبیؐ ❖ کیوں نہوں حضرت علیؓ بھی خود طرفدار عمرؓ
اللہ اللہ پوچھنا کیا حضرت فاروقؓ کا ❖ تھے عمرؓ اسلام کے، اسلام تھا یار عمرؓ
صاحب و آقا کی یہ شان محبت دیکھئے ❖ شہر و بازار نبیؐ تھا شہر و بازار عمرؓ
شہر باطل میں اندھیرا ہی اندھیرا چھا گیا ❖ رہبر راہ ہدی ہے شمع آثار عمرؓ
کاغذی تحریر پر ہے نیل میں طوفاں کا جوش ❖ ساریہ تک لے گئی موج ہوا تار عمرؓ

ان کے مستوں کی ضیاؔ شان مسیحائی نہ پوچھ
صاحب دست شفا ہے جب کہ بیمار عمرؓ

امیرالمؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

مولانا عبدالسلام مضطرؔ

رات آدھی آچکی ہے خلق ہے مصروفِ خواب ❖ سرنگوں محرابِ مغرب میں پڑا ہے آفتاب
ذرہ ذرہ ہے طلسمِ شب کے پھندے میں اسیر ❖ ہیں نشے میں نیند کے بدمست محتاج و امیر
چھا گیا ہے ہُوْ کا اک عالم در و دیوار پر ❖ ہو گیا ہے شش جہت غرقابِ ظلمت سر بسر
حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خوفِ حق سے بیقرار ❖ نیند تج کر اور کر کے برطرف شان و وقار
ہر طرف تاریکیاں اور وقت آدھی رات کا ❖ گشت فرمانے چلے ہیں شہر اور دیہات کا
تاکہ دیکھیں ملک میں آفت رسیدہ کون ہے؟ ❖ کون ہے مسرور و شاداں، آبدیدہ کون ہے؟
تاکہ اپنی مملکت میں کوئی بھوکا رہ نہ جائے ❖ آنسوؤں کا شب کے سناٹے میں دریا بہہ نہ جائے
یہ نہ ہو سوتے ہوں سب اور ہوں لٹیرے گھات میں ❖ نفس و شیطاں کی بن آئی ہو اندھیری رات میں
آہٹیں سنتے، نظر سے تاڑتے اور بھانپتے ❖ ذکر حق کرتے ہوئے، خوفِ خدا سے کانپتے
جا رہے تھے دیکھتے کیا ہیں کہ دنیا سے نفور ❖ قافلہ ٹھہرا ہوا ہے کوئی آبادی سے دور
جی میں آیا چل کے کچھ اس کی بھی لی جائے خبر ❖ جب وہاں پہونچے سماں کچھ اور ہی آیا نظر
بدو یہ عورت ہے کوئی خستہ جان و دل فگار ❖ گرد اس کے چند بچے رو رہے ہیں زار زار
جل رہی ہے آگ، چولھے پر ہے اک ہانڈی سوار ❖ تھپکیاں دیتی ہے بچوں کو وہ عورت بار بار
اس طرح بچے مچلتے ہیں، بہلتے ہی نہیں ❖ ایسی ضد پر ہیں کہ سمجھانے سے ٹلتے ہی نہیں
حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا ہے ماجرا؟ ❖ کس لئے بچے ہیں روتے، کیا ہے چولھے پر دھرا؟
بولی اک بیوہ ہوں اور دیہات سے آئی ہوں میں ❖ یاں خلیفہ کو دکھانے داغِ دل لائی ہوں میں
ہے مرے بچوں کے چہروں پر یتیمی کا غبار ❖ بھوک کی شدت سے ہیں بے صبر و بیتاب و قرار
دیگچی خالی ہے چولہے پر دکھانے کے لئے ❖ کی ہے یہ ترکیب، بہلا کر سلانے کے لئے

روتے رہے ہیں شام سے خاموش ہوتے ہی نہیں ❖ دے رہی ہوں تھپکیاں، لیکن یہ سوتے ہی نہیں
لی عمرؓ نے کچھ نہ ان میرے یتیموں کی خبر! ❖ مشکلیں وہ مشکلیں ہیں الامان و الحذر
سن کے بپتا ہوگئے فاروق اعظمؓ اشک ریز ❖ الٹے قدموں سوئے بیت المال آئے تیز تیز
ایک بوری میں بھرا آٹا کھجوریں اور گھی ❖ کچھ پنیر اور ساتھ کچھ کپڑے لئے کچھ نقد بھی
لاد کر کے پشت پر نکلے، تو خادم نے کہا ❖ میں ہوں حاضر، آپ کو تکلیف کی حاجت ہے کیا
رودئے اور بھر کے ٹھنڈی سانس حضرتؓ نے کہا ❖ حشر کے دن بھی تو میرے بوجھ کو لادے گا کیا
پہونچے پھر جلدی سے ٹھہرا تھا جہاں وہ قافلہ ❖ اور عورت سے یہ فرمایا ''پرے ہٹ! تو ذرا''
دیگچی میں گھول کر آٹا، کھجوریں اور پنیر ❖ پھونک چولھے میں جو ماری ہوگئی تیار کھیر
اور کہا: لے اپنے بچوں کو کھلا اور تو بھی کھا ❖ اور پھر جب صبح ہوجائے عمرؓ کے پاس جا
تو وہاں پر مجھ کو بھی پائے گی آئے گی اگر ❖ رہ گئی جذبات فرح وشکر میں وہ ڈوب کر

بولی تم کو دے جزائے خیر رب العالمین
حق تمہارا تھا کہ تم ہوتے ''امیر المؤمنین''

○❖○

شانِ عمرؓ اللہ اللہ

مولانا عبدالباری آسیؔ

یہ شوکت یہ شانِ عمرؓ اللہ اللہ ❖ کہ جھکتے ہیں شمس و قمر اللہ اللہ
مدینے کی گلیوں میں دن رات پھر کر ❖ غریبوں کی رکھنا خبر اللہ اللہ
وہ بالجہر کہنا اذاں پہلے پہلے ❖ نہ کرنا کسی سے خطر اللہ اللہ
وہ خوفِ الٰہی کے رنگین آنسو ❖ وہ تابندہ لعل و گہر اللہ اللہ

یہ فاروقِ اعظمؓ کی توصیف آسیؔ
یہ آپ اور یہ سودائے سر، اللہ اللہ

○❖○

سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

حضرت مولانا نسیم احمد غازیؔ مظاہری، شیخ الحدیث دارالعلوم جامع الہدیٰ، مرادآباد

حبیبِ حضرتِ خیرالوریٰ ﷺ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ہیں ❖ امینِ علم دینِ مصطفیٰ ﷺ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ہیں
امیر المؤمنین و مقتدیٰ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ہیں ❖ امام راشد رشد و ہدیٰ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ہیں
مجاہد، مجتہد، غازیؔ، محافظ دین برحق کے ❖ امامِ عدل ہیں شیرِ خدا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ہیں
عدالت میں، صداقت میں، شجاعت میں، وہ یکتا ہیں ❖ علم جن سے ہے اونچا دین کا، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں
جنھوں نے کفر کو پامال کر کے اپنی جرأت سے ❖ بلند اسلام کا پرچم کیا، فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ہیں
وہ جن کے دبدبہ سے کافروں کے دل دھڑکتے تھے ❖ وہ جن کے ڈر سے شیطاں بھاگتا، فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ہیں
وہ جن کی جرأت وہمت سے مردانہ شجاعت سے ❖ جہاں میں دین کا ڈنکا بجا، فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ہیں
دل وجاں سے ہوئے قُرباں رُخِ محبوبِ داور پر ❖ امام عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ، فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ہیں
رسول اللہ ﷺ کے نائب اگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں ❖ تو اُن کے جانشینِ باصفا، فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ہیں
لقب ہے ناطق حق وصواب ان کا زمانے میں ❖ صداقت کے امام و پیشوا، فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ہیں
اَشِدَّاء علی الکفار، کا مصداق اکمل ہیں ❖ رحیم و مہرباں بھی برملا، فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ہیں
کھلا رہتا اگر بابِ نبوت تو نبی ہوتے ❖ محدَّث از زبانِ مصطفیٰ ﷺ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ہیں
بنی ہے وحیِ ربانی مؤید جن کی اکثر وہ ❖ محدَّث مہبطِ صدق و صفا، فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ہیں
عمر رضی اللہ عنہ دو چار گر پیدا ہوئے ہوتے زمانے میں ❖ نہ رہتا کفر، ایسے پُرضیا، فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ہیں
وہ ام المؤمنیں حفصہ رضی اللہ عنہا کے عالیشان والد ہیں ❖ ہمارے دیکھو نانا برملا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ہیں
وہ جن کا چاہنے والا بنا ہے وارثِ جنت ❖ عدو جن کا جہنم میں گیا، فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ہیں
رہی اولادِ ابلیسِ لعیں دور و نفور ان سے ❖ فدا ہر اہل حق جن پر ہوا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ہیں

درِ جنت کی کنجی ہے محبت اُن کی اے غازیؔ!
ہماری جانِ جاں ہیں دِلرُبا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ہیں

فاروق رضی اللہ عنہ سا پھر کوئی سالار قیادت دے

لئیق احمد راغب

احساسِ جرائم دے ❖ توفیقِ ندامت دے
ہر کفر کے حامی کو ❖ سوغاتِ ہدایت دے
پر سوز طبیعت دے ❖ بے لوث قیادت دے
ایثار میں ڈوبا دل ❖ اے ربِ سخاوت دے
شہزادیٔ آزادی ❖ پھر ہند میں جو لائے
ہر قلبِ مسلماں میں ❖ وہ عزمِ شجاعت دے
جس سے ہو شکستہ یہ ❖ زنجیر غلامی کی
وہ جذبۂ مقتل دے ❖ وہ شوقِ شہادت دے
لہرائے علَم ہر سو ❖ پھر شانِ مسلماں کا
فاروقؓ سا پھر کوئی ❖ سالارِ قیادت دے
ویران ہوا گلشن ❖ انصاف کا اے مولیٰ
اربابِ گلستاں کو
اوصافِ عدالت دے

فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ

جناب نعمان عادلؔ سہسپوری

دیا ہے درسِ صلح و آشتی فاروقِ اعظمؓ نے ❖ سکھایا ہے شعورِ زندگی فاروقِ اعظمؓ نے
بوقتِ جنگ جب نکلے تو ایسی شان سے نکلے ❖ متاعِ زیست کی پروا نہ کی فاروقِ اعظمؓ نے
مصائب کی گھٹا ہر سمت سے آئی تو تھی لیکن ❖ مصائب سے نہیں کی دل لگی فاروقِ اعظمؓ نے
ہوا اسلام ہی اسلام کا چرچا زمانے میں ❖ صدا جس وقت دی لبیک کی فاروقِ اعظمؓ نے
کوئی ان سا زمانے میں بھلا ہو کر تو دکھلائے ❖ مٹا دی راہِ حق میں زندگی فاروقِ اعظمؓ نے
بہت دیکھے بہت ڈھونڈے کہیں پر بھی نہیں نکلے ❖ سکھائے وہ اصولِ بندگی فاروقِ اعظمؓ نے
مٹا کر فرق رنگ و نسل کا دنیا سے اے عادلؔ
دلوں سے دور کی بیگانگی فاروقِ اعظمؓ نے

نعت النبی ﷺ نمبر

منقبت
سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

مدحِ عثمان رضی اللہ عنہ ذہن کو صحنِ گلستاں کر گئی
کائناتِ فکر کو جنت بداماں کر گئی
اللہ اللہ وقتِ آخر بھی شہادت آپ رضی اللہ عنہ کی
سرخی خوں سے بیاں تقدیسِ قرآں کر گئی

حضرت مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؒ

پیکر حلم وحیا جامع قرآن کریم

امیرالمؤمنین سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

مولانا عمران اللہ قاسمی استاذ جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

نام ونسب : شرم وحیا کے پیکر سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ عام الفیل کے چھٹے سال مکہ معظّمہ میں پیدا ہوئے، چند واسطوں کے بعد آپ کا سلسلہ نسب عبد مناف تک پہنچ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب سے مل جاتا ہے، اور آپ کی والدہ اروی بنت کریز بن ربیعہ کا نسب بھی دو واسطوں کے بعد عبد مناف تک پہنچ جاتا ہے اروی کی والدہ حضرت عبداللہ کے ساتھ توأم پیدا ہوئی تھیں، اِس طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن کے بیٹے تھے، گویا کئی وجھوں سے آپ کو نبی اکرم کے ساتھ نسبی قرب حاصل تھا۔

قبول اسلام سے پہلے حالات

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اسلام لانے سے قبل بھی قبیلہ قریش میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے اللہ تعالیٰ نے دولت وثروت سے بھی وافر حصہ عطا فرمایا تھا جس کے ذریعہ مساکین فقراء اور حاجت مندوں کا اس قدر تعاون فرماتے کہ جود وسخا آپ کا نشانِ امتیاز بن گیا تھا، آپ کی سخاوت کافی مشہور تھی، حیا کی صفت میں بھی آپ بے مثل تھے روایات میں مذکور ہے کہ اگر آپ کبھی غسل کرنے کے لئے دروازہ بند کر کے کپڑے اتارتے تو اس قدر شرماتے کہ پشت سیدھی نہ کر سکتے تھے آپ کی حیا کی یہ کیفیت اسلام لانے کے بعد بھی برقرار رہی، اور زمانہ جاہلیت میں بھی آپ نے نہ کبھی شراب پی اور نہ کبھی بت پرستی کی، اس صفت میں یہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دونوں ممتاز تھے، اسلام لانے سے قبل بھی شرافت وسنجیدگی اور کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے میں معروف تھے۔ (خلفاء راشدین ۱۶۰)

قبول اسلام کے بعد

حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدیم الاسلام صحابی ہیں، آپ حضرت ابوبکرؓ کی رہنمائی کی بدولت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دارالارقم میں داخل ہونے سے قبل اسلام لا چکے تھے۔

جیسے ہی حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کی خبر ان کے چچا حکم بن ابی العاص بن امیہ کو ملی، اس نے آپ کو گرفتار کرلیا اور رسی سے باندھ دیا اور کہا کہ تم اپنے باپ دادا کے دین سے نئے دین کی طرف پھرتے ہو واللہ تمہیں کبھی نہ کھولوں گا؛ تا وقتیکہ تم اس دین کو ترک نہ کردو جس کو تم نے ابھی اختیار کیا ہے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا : واللہ میں اسے کبھی ترک نہ کروں گا اور اس سے ذرہ برابر بھی نہ ہٹوں گا جب ان کے چچا نے دین اسلام پر ان کی اس قدر سختی اور مضبوطی دیکھی تو عاجز ہوکر آپ کو رہا کردیا۔ (طبقات ابن سعد ۳/۱۵۷)

جب مکہ میں کفار نے مسلمانوں کی ایذا رسانی پر کمر باندھی اور حد سے تجاوز کرنے لگے تو فرمان نبویؐ کے بموجب حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا (جو آپ کی زوجہ تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل از بعثت ہی آپ کے ہمراہ ان کا نکاح کردیا تھا) کو ہمراہ لیکر ملک حبشہ ہجرت کر گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا "کہ عثمان پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کے بعد مع اپنے اہل وعیال کے ہجرت کی"، پھر جب حضور اکرمؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی فی الفور ہجرت کر کے مدینہ پہنچ گئے، اسی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ذوالہجرتین بھی کہا جاتا ہے۔ (طبقات بن سعد ۳/۱۵۷)

ذوالنورین کا لقب

سیدنا حضرت عثمانؓ وہ خوش بخت شخصیت ہیں جن کے نکاح میں یکے بعد دیگرے نبی کریمؐ کی دو صاحبزادیاں آئیں، آپؓ سے پہلے اور آپ کے بعد کسی بھی شخص کو یہ سعادت حاصل نہیں ہوئی، نبی اکرمؐ نے بعثت سے قبل ہی اپنی صاحبزادی حضرت رقیہؓ کا نکاح آپ کے ہمراہ کردیا تھا، حضرت رقیہؓ کا جب

انتقال ہوگیا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تیسری صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالی عنہا سے آپ کا نکاح کردیا ۹ھ میں جب حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالی عنہا بھی انتقال فرما گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میرے اور کوئی لڑکی ہوتی تو میں اس کا نکاح بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کردیتا۔ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سعادت اور خوش نصیبی ہے کہ ان کو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم سے دو نور ملے اسی وجہ سے آپ کو ذوالنورین بھی کہا جاتا ہے۔ (طبقات ابن سعد ۱۵۸/۳)

خدمت اسلام

○ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو وہاں پر مسلمانوں کو پانی کی سخت دشواری کا سامنا تھا کیونکہ پورے شہر میں میٹھے پانی کا صرف ایک ہی کنواں تھا اور اس کا مالک بھی یہودی تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ہے جو بیر رومہ کو خرید کر اپنا ڈول مسلمانوں کے ڈول سے ملادے اس کے لئے جنت میں اس سے بہتر بدلہ ہے، تو اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے خالص مال سے خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف فرمایا تھا، اس وقت اس کنویں کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیس ہزار درہم میں خریدا تھا اور اسلام کے لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ پہلا تحفہ تھا جس سے توحید کے متوالے عرصۂ دراز تک اپنے تشنہ لبوں کو سیراب کرتے رہے۔ (خلفاء راشدین ۱۶۴)

○ مسلمانوں کی روز بروز بڑھتی تعداد کی وجہ سے مسجد نماز کیلئے تنگ پڑ گئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی ہے جو آل فلاں کی زمین کا ایک حصہ خرید کر مسجد کو بڑھادے اس کیلئے جنت میں اس سے بہتر بدلہ ہے تو حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے خالص مال سے خرید کر مسجد کیلئے وقف کردیا۔ (ترمذی شریف ۲۱۱/۲)

○ کفر و اسلام کے درمیان سب سے پہلی جنگ بدر کے میدان میں ہوئی جس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تعمیل میں اپنی بیوی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی تیمارداری میں مصروف رہے اور جنگ میں شریک نہ ہوسکے جس کے صدمہ سے آپ نہایت افسردہ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے صدق و خلوص اور اسلام کے تئیں جذبۂ صادق اور اسلام میں نمایاں خدمات کے پیش نظر آپ ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو بدریین صحابہ میں شمار فرمایا۔

○ اس کے بعد اسلام و کفر کے مابین ہونے والی جنگوں میں آپؓ نہ صرف بنفس نفیس شریک تھے بلکہ آپ نے مالی تعاون بھی پیش کیا، غزوہ ذات الرقاع کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں نیابت کے فرائض آپؓ کے سپرد کیے، ۶ھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت کعبہ مشرفہ کے موقع پر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو سفارت کی خدمت کے لئے مقرر کیا، ۷ھ میں معرکہ خیبر پیش آیا اور ۸ھ میں فتح مکہ کے موقع پر بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شریک تھے۔ (طبقات ابن سعد ۱۵۸/۳)

○ غزوہ تبوک میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا سب سے زیادہ تعاون رہا، اس غزوہ کے زمانے میں مسلمانوں پر سخت افلاس طاری تھا اسی وجہ سے اس غزوہ کا نام جیش العسرۃ رکھا گیا تھا، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس لشکر کا سامان درست کردے اس کو جنت ملے گی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! میں ایک سو اونٹ مع ساز و سامان کے دونگا، دوبارہ پھر آپؐ نے فرمایا جو شخص اس لشکر کا سامان درست کردے گا اس کو جنت ملے گی، پھر حضرت عثمانؓ نے کھڑے ہو کر کہا: یا رسول اللہ! میں دو سو اونٹ دوں گا، تیسری مرتبہ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب دی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پھر کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ! میں تین سو اونٹ دونگا، چوتھی مرتبہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو یہ اپنے گھر گئے اور ایک ہزار اشرفیاں لاکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن میں ڈال دیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے تھے بیٹھ گئے اور اشرفیوں کو ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر ڈالتے اور فرماتے کہ **ماضر عثمان ما عمل بعد الیوم** یعنی آج کے بعد عثمان جو چاہیں کریں کوئی کام ان کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

○ مذکورہ خدمات کے علاوہ اور بھی بہت سی چھوٹی بڑی خدمات وقتاً فوقتاً انجام دیتے رہے، اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سخت قحط پڑا لوگ بہت پریشان تھے، اس موقع پر بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک ہزار اونٹ مع غلہ کے راہ خدا میں دیگر بہت سے فقراء و مساکین کو قحط سے نجات دلائی۔

○ مالی خدمات کے سوا ایک طویل مدت تک کتابت وحی کی خدمت ان کے سپرد رہی اور وہ ایسی خدمت تھی جس کے انجام دینے والوں کی تعریف قرآن کریم میں بیان ہوئی ہے، کتابت وحی کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط کا لکھنا بھی آپؓ سے متعلق رہا۔ (خلفائے راشدین ۱۶۶)

خلافت

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ارباب حل وعقد کے شورائی نظام کے ذریعہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کرلیا گیا، اور سب نے آپ رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کرلی، آپ مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ تھے اور ۲۵ھ یکم محرم الحرام سے آپ امور خلافت کی طرف متوجہ ہوئے آپ کی خلافت کا زمانہ تقریباً بارہ سال پر محیط رہا آپ نے اسلامی حکومت کو مستحکم کرنے اور اس کو وسعت دینے کے لیے بڑی جدوجہد کی۔

عہد خلافت کی فتوحات

○ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کی فتوحات کو دو قسموں پر تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اول تو وہ ممالک جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مفتوح ہو چکے تھے پھر آپ رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر سن کر باغی ہو گئے، ہمدان اور رے وغیرہ کے ایرانی علاقوں میں بھی بغاوت کی سازشیں نمودار ہوئیں ان بغاوتوں کا حال سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ، براء بن عازب اور قرظ بن کعب رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہم کو مامور فرمایا ان حضرات نے اپنی دلیری وجواں مردی اور سوجھ بوجھ کے ذریعہ بہت ہی جلد ان بغاوتوں کو فرو کر دیا تھا۔ اس طرح اسکندریہ میں بغاوت نے سر ابھارا حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی کوشش سے یہ مقام پھر دوبارہ فتح ہوا، آذربائیجان کے لوگوں نے بھی غدر کیا حضرت اسید بن عقبہ کی کوششوں سے اس پر دوبارہ اسلام کا پرچم لہرایا اسی کے ساتھ ساتھ آذربائیجان کے قرب وجوار کے علاقہ بھی مفتوح ہو گئے آرمینیا بھی فتح ہوا۔ یہ فتوحات حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے قتال مرتدین کے مثل تھیں اگر بروقت ان بغاوتوں کو نہ کچلا جاتا اور ان پر قابو نہ پایا جاتا تو خدا جانے نتیجہ کیا ہوتا، یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی دوراندیشی اور جرأت وبہادری تھی کہ انہوں نے بروقت توجہ فرما کر ان بغاوتوں کو نیست ونابود کر دیا اور ان علاقوں پر پھر سے اسلام کا پرچم لہرانے لگا۔ (خلفائے راشدین/۱۶۹)

○ دوسری قسم کی فتوحات ان ممالک میں ہوئیں جہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہی اول مرتبہ اسلام کا پرچم لہرایا گیا اور وہ مقامات اسلام کے قبضہ میں آئے، ان میں افریقہ کی وہ

جنگ عظیم بھی ہے جو حرب العبادلہ کے نام سے مشہور ہے اور تاریخ اسلام میں یرموک اور جنگ قادسیہ کی لڑائی کے بعد اس لڑائی کا نمبر رکھا گیا اس لڑائی میں بے شمار کافر تہہ تیغ ہوئے اور اس قدر مال غنیمت حاصل ہوا کہ خمس جدا کرنے کے بعد فی سوار تین ہزار اشرفیاں اور پیادہ ایک ہزار اشرفیاں تقسیم ہوئیں اس لڑائی کو حرب العبادلہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ سردار فوج حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ اور میمنہ لشکر پر حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اور میسرہ پر حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور مقدمہ لشکر پر حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ تھے۔

○ فتح افریقہ کے بعد اسلامی فوجیں بجانب مغرب بڑھیں اور وہاں بھی جنگ عظیم پیش آئی جس کے نتیجہ میں طرابلس واندلس اور مغرب کے تمام شہر مسلمانوں کے قبضہ میں آگئے اور دین اسلام کا جاہ وجلال مغرب میں بھی چمکنے لگا، مسلمان اب تک بحری لڑائیوں سے ناواقف تھے اب تک مسلمانوں نے کوئی بحری جنگ نہیں لڑی تھی، آپ کے زمانہ میں ہی سب سے پہلے بحری لڑائی لڑی گئی آپ رضی اللہ عنہ نے ایک بڑی فوج حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ماتحتی میں دیکر ان کو جزیرہ قبرص کی طرف روانہ فرمایا اسلامی فوجیں جہازوں میں سوار ہو کر سمندر میں روانہ ہوئیں اور رومیوں سے پچاس لڑائیاں ہوئیں تمام جزائر مسلمانوں کے قبضہ میں آگئے قیصر روم کا نام ونشان مٹ گیا، اسی طرح ملک ایران کے بعض حصے مثلاً خراسان، فیروز آباد و شیراز اور طوس، نیشاپور اور ہرات بلخ وغیرہ یہ مقامات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہی فتح ہوئے۔ (ایضاً: ۱۶۹-۱۷۰)

جمع قرآن

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اسلام عرب سے باہر دور دراز علاقوں تک پہنچ چکا تھا ہر نئے علاقے کے لوگ جب حلقہ بگوش اسلام ہوئے تو وہ ان مجاہدین اسلام یا تاجروں سے قرآن کریم سیکھتے جن کی بدولت انھیں اسلام کی نعمت حاصل ہوتی تھی اور چونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قرآن کریم کو مختلف قراءتوں کے مطابق سیکھا تھا اس لئے ہر صحابی اپنی سیکھی ہوئی قراءت کے مطابق قرآن پڑھتا اس طرح سے یہ قراءتوں کا اختلاف دور دراز ممالک تک پہنچ گیا اور عوام کی کم علمی اور عدم واقفیت کی وجہ سے اختلاف قراءت کو لیکر جھگڑے پیش آنے لگے، بعض لوگ اپنی قراءت کو صحیح اور دوسری قراءت کو غلط

قرار دینے لگے، ان جھگڑوں سے ایک طرف تو یہ خطرہ تھا کہ لوگ قرآن کریم کی متواتر قراءتوں کو غلط قرار دینے کی سنگین غلطی میں مبتلا ہوں گے دوسری طرف حضرت زید رضی اللہ عنہ کے لکھے ہوئے اس نسخہ کے سوا جو عہد صدیقی میں تیار ہوا تھا کوئی دوسرا ایسا معیاری نسخہ بھی نہ تھا جو پوری امت کیلئے حجت بن سکے کیونکہ دوسرے نسخے انفرادی طور پر لکھے ہوئے تھے اور ان میں ساتوں حروف کو جمع کرنے کا اہتمام بھی نہیں تھا اس لئے ان جھگڑوں کے تصفیہ کی قابل اعتماد صورت یہی تھی کہ ایسے نسخے پورے عالم میں پھیلا دیئے جائیں جن میں ساتوں حروف جمع ہوں اور انھیں دیکھ کر فیصلہ کیا جاسکے کہ کونسی قراءت صحیح ہے اور کونسی غلط ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں یہ عظیم الشان کارنامہ انجام دیا، آپ نے متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مدد و مشورے سے از سر نو قرآن کریم کو قابل اعتماد طریقہ پر جمع کرایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نسخے کو سامنے رکھ کر اس میں ضروری اصلاحات کے ساتھ قرآن کریم کے اس نئے نسخے کی متعدد نقلیں کرائیں اور ان کو پورے عالم میں پھیلا دیا اور اسی نسخہ کو اپنانے کا حکم صادر فرمایا اور باقی سابقہ نسخے کالعدم قرار دیدیئے گئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اس کارنامہ کو پوری امت نے بنظر استحسان دیکھا تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کام میں ان کی تائید وحمایت فرمائی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ کارنامہ قیامت تک آنے والے امت کے ہر ہر فرد پر ایک گراں بار احسان ہے۔ (معارف القرآن ۱/۳۰-۳۱)

شہادت

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک بامروت اور نرم مزاج شخص تھے اسی لئے بعض ناعاقبت اندیش لوگوں کو بے جا دلیری کا موقع ملتا رہا اور ان کی سرکشی اس قدر بڑھ گئی کہ اخیر میں انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کرلیا اور موقع پاکر آپ رضی اللہ عنہ کو ظلماً شہید کردیا آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت کا الم ناک اور دردانگیز سانحہ ۱۸/ ذی الحجہ ۳۵ھ یوم جمعہ کو پیش آیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے رہتے دم تک تمام مسلمان متحد و متفق تھے اور تمام فوجیں متفقہ طور پر کفر اور شعائر کفر کے فنا کرنے میں مصروف تھیں مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے باہم اختلاف پیدا ہوگیا اس وقت سے آج تک پھر ایسا اتحاد و اتفاق مسلمانوں کو نصیب نہ ہوا (خلفائے راشدین ۱۷۳)

مناقب

○ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مذکورہ خدمات سے ان کے مقام ومرتبہ کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے آپ کی منقبت عالی کو مزید نمایاں کرنے اور اس سے مکمل طریقہ پر واقفیت حاصل کرنے کیلئے چند ارشادات نبوی ﷺ ملاحظہ ہوں :

○ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: کہ ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور جنت میں میرے رفیق اور ساتھی حضرت عثمان ؓ ہوں گے۔ (الاصابة ۳۷۸/۲، ابن ماجہ ۱۱/۱)

○ جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اتنی عظیم دولت ہے جس کا طالب ہر صاحب ایمان ہے لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ مژدہ سنایا کہ: ”جنت میں میرے رفیق عثمان ہوں گے“۔

اسی طرح ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عثمان! اللہ تمہارے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف فرمائے اور تمام ظاہری اور باطنی گناہوں کو معاف فرمائے اور قیامت تک کے تمام گناہوں کو بخش دے۔ (اسد الغابہ ۴۸۴/۲)

○ مرہ بن کعب ؓ کہتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ ﷺ نے فتنوں کا ذکر فرمایا اسی دوران ایک آدمی کپڑے میں لپٹا ہوا بارگاہ نبوی میں آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ شخص اس فتنہ کے زمانہ میں راہ ہدایت پر ہوگا راوی کہتے ہیں کہ میں نے کھڑے ہوکر دیکھا تو حضرت عثمان ؓ تھے، تو میں نے ان کے چہرہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ کرکے (اطمینان قلبی اور تعیین کی خاطر) پوچھا یہی ہدایت پر ہوں گے آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! یہی راہ ہدایت پر ہوں گے۔ (ترمذی شریف ۲۱۱/۲)

○ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اے عثمان! اگر یہ امر عظیم اللہ تعالیٰ کسی دن تیرے حوالہ کردے اور منافقین تمہاری وہ قمیص اتارنا چاہیں جو اللہ تعالیٰ نے تم کو پہنائی ہے تو تم اس کو مت اتارنا، اور آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ دوہرائی“۔ (ابن ماجہ ۱۱/۱، ترمذی ۲۱۱/۲)

○ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خاطر ہی تمام مسلمانوں سے وہ بیعت کی جو اسلام کی سب سے عظیم الشان بیعت تھی اور بیعت الرضوان کے نام سے مشہور ومعروف ہوئی، بعض لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر ان کے غزوہ احد سے واپس چلے آنے اور غزوہ بدر میں شرکت نہ کرنے اور بیعت رضوان میں شرکت نہ کرنے کو محل اشکال گردانتے ہیں مگر ان باتوں کی حقیقت پر اگر نظر ڈالی جائے تو تمام حقیقت منکشف ہو جاتی ہے۔ روایت کا ترجمہ یہ ہے:

''راوی کہتے ہیں کہ ایک آدمی مصر سے آیا اور بیت اللہ کا حج کیا تو اس نے کچھ لوگوں کو بیٹھا ہوا دیکھا پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے بتلایا یہ قریش ہیں پھر اس نے پوچھا ان میں شیخ کون ہیں؟ لوگوں نے بتلایا وہ عبداللہ ابن عمر ہیں، تو اس نے کہا اے ابن عمرؓ! میں آپؓ سے ایک بات معلوم کرنا چاہتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ عثمان اُحد کے دن فرار ہو گئے تھے؟ حضرت ابن عمرؓ نے کہا جی ہاں، تو اس نے کہا تم کو معلوم ہے کہ وہ بدر سے بھی غائب رہے اور اس میں حاضر نہ ہوئے؟ حضرت ابن عمرؓ نے کہا جی ہاں، پھر اس نے کہا کہ وہ بیعت رضوان میں بھی حاضر نہ رہے حضرت ابن عمرؓ نے اس کی تصدیق کی، پھر اس نے کہا اللہ اکبر! یہ سن کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ آیئے آپ کو ان تمام باتوں کی حقیقت بتاؤں: اُحد کے دن ان کا فرار تو اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف کر دیا اور ان کی مغفرت فرما دی؛ اور ان کا بدر کے دن حاضر نہ ہونا یہ اس وجہ سے تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ان کے نکاح میں تھیں اور وہ بیمار تھیں اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ سے فرمایا کہ تمہارے لئے (اس کی خدمت کرنا ہی) غزوہ بدر میں شرکت کرنے والے کے مثل اجر وثواب رکھتا ہے، اور اب رہا ان کا بیعت رضوان سے غائب ہونا تو اگر کوئی مکہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ باعزت ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمانؓ کی جگہ اسی کو بھیجتے لیکن نبی کریم ﷺ نے داہنے ہاتھ کو (بیعت لیتے وقت) فرمایا تھا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے تو حضرت ابن عمرؓ نے داہنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر مارا اور کہا کہ یہ عثمان کے لئے ہے پھر حضرت ابن عمرؓ نے اس سے کہا یہ جواب بھی اپنے ساتھ لے جاؤ! (یعنی اب کوئی شک باقی نہ رہا۔)

○ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے جنازہ کی نماز پڑھنے کے لئے تشریف لائے اور اس پر نماز نہیں پڑھی، سوال کیا گیا، یا رسول اللہ! اس سے پہلے میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی پر نماز چھوڑ دی ہو، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو ناپسند بنا دیا۔ (ترمذی شریف ۲۱۲/۲)

مذکورہ روایت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ذات مبارک میں نقص تلاش کرنے والوں اور ان کی طرف نامناسب باتیں منسوب کرنے والوں کے لئے سخت وعید ہے اس طرح کا نظریہ رکھنے والے حضرات کو اللہ تبارک وتعالی کی بارگاہ میں توبہ کرنی چاہئے۔

یہ حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کی منقبت کی چند جھلکیاں ہیں ورنہ آپ کی منقبت عالی کو کما حقہ بیان کرنے کیلئے دفاتر درکار ہیں۔

ذوالنورین رضی اللہ عنہ

مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؒ

اک نظر دو نور والے کی یہ ساماں کرگئی ❖ میرے دل کے گوشے گوشے کو درخشاں کرگئی

مدحِ عثمانؓ ذہن کو صحنِ گلستاں کرگئی ❖ کائناتِ فکر کو جنت بداماں کرگئی

کام یہ بھی جوششِ شوقِ فراواں کرگئی ❖ میرے نقدِ جان و دل کو نذرِ عثمانؓ کرگئی

یادِ عثمانؓ قلب کو سروِ چراغاں کرگئی ❖ سینۂ سوزاں کو غرقِ نورِ عرفاں کرگئی

اللہ اللہ وقت آخر بھی شہادت آپؓ کی ❖ سرخئ خوں سے بیاں تقدیسِ قرآں کرگئی

بیرِ رومہ، جیشِ عسرت، بیعتِ رضواں کے ساتھ ❖ سر فروشی بھی دوبالا شانِ عثمانؓ کرگئی

حلم کا دامن نہ چھوڑا باوجودِ اقتدار ❖ یہ ادا چشمِ مؤرخ کو بھی حیراں کرگئی

عقد میں عثمانؓ کے آقا ﷺ کی ہیں دو بیٹیاں ❖ یہ فضیلت غیر کو آتش بداماں کرگئی

اے فریدؔی ماہِ قرباں میں شہادت آپؓ کی
اور اونچی عظمتِ شانِ شہیداں کرگئی

○

مدحت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؒ

میں کہاں اور کہاں مدحتِ عثمانِ غنیؓ ❖ ہے تصور سے سوا رفعتِ عثمانِ غنیؓ

جس کے آگے نہیں کچھ رفعتِ ماہ و انجم ❖ ہے وہ اللہ غنی، رفعتِ عثمانِ غنیؓ

مصحفِ پاک بھی ہے جن کی شہادت کا گواہ ❖ ہیں وہ راس الشہداء حضرتِ عثمانِ غنیؓ

چشمِ اعداء بھی جسے دیکھ کر خیرہ ہو جائے ❖ نور در نور ہے وہ سیرتِ عثمانِ غنیؓ

میرے محسن، مرے ہادی، مرے آقا ﷺ کے حبیب ❖ منبعِ حلم و حیا حضرتِ عثمانِ غنیؓ

سر دیا، طرزِ خلافت کو بدلنے نہ دیا ❖ حبّذا از پئے دیں جرأتِ عثمانِ غنیؓ

میری گردن جھکی جاتی ہے فریدؔی از خود
اے زہے شخصیت و عظمتِ عثمانِ غنیؓ

○

کردارِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ

مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؒ

زہد و تقویٰ طرّہٗ دستارِ عثمانِ غنیؓ ❖ دائمی لطف و عطا کردارِ عثمانِ غنیؓ
گھیر رکھا ہے عدو نے دارِ عثمانِ غنیؓ ❖ ایسی حالت میں تلاوت، کارِ عثمانِ غنیؓ
ہے خدا کا دوست، جو ہے یارِ عثمانِ غنیؓ ❖ یاد کرلیں یہ سبق اغیارِ عثمانِ غنیؓ
شہرۂ آفاق ہیں آثارِ عثمانِ غنیؓ ❖ اللہ اللہ رفعتِ اقدارِ عثمانِ غنیؓ
بیرِ رومہ، جیشِ عسرۃ، بیعتِ رضواں سے پوچھ ❖ کس قدر ذی شان ہے معیارِ عثمانِ غنیؓ
غنچۂ دل ہو شگفتہ، بختِ خفتہ جاگ اٹھے ❖ خواب میں ہو جائے گر دیدارِ عثمانِ غنیؓ
ان کی میدانِ عمل میں سرعت وہمت نہ پوچھ ❖ برق کی رفتار تھی رفتارِ عثمانِ غنیؓ
مرقدِ عثماںؓ بقیع پاک کی جنت میں ہے ❖ جنتی ہے وہ بھی جو ہے جارِ عثمانِ غنیؓ
دوستی ہو، دشمنی ہو، صلح ہو یا جنگ ہو ❖ ہے خدا کے واسطے ہر کارِ عثمانِ غنیؓ
آج بھی درکار ہے حسنِ سیاست آپؓ کا ❖ آج بھی ہیں رہنما افکارِ عثمانِ غنیؓ
جان دی لیکن نہ چھوڑا دامنِ حکمِ نبیؐ ❖ مرحبا یہ جذبۂ بیدارِ عثمانِ غنیؓ
عقد میں دو بیٹیاں آئیں رسولِ پاکؐ کی ❖ جاذبِ دو نور ہیں انوارِ عثمانِ غنیؓ
تازہ تر ہے گلستانِ اہلِ سنت ہر زماں ❖ ہے یہ فیضِ ابر گوہر بارِ عثمانِ غنیؓ

یہ دعا ہے اے فریدیؔ حق تعالیٰ سے مری
پھولتا پھلتا رہے گلزارِ عثمانِ غنیؓ

○

وارفتۂ حبِ نبی ﷺ

مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؒ

غنیؓ کے عشق کو سرمایۂ عشقِ نبی ﷺ کہیے ❖ غنیؓ کو اصل میں سرتاجِ ہر غوث و ولی کہیے
صحابہؓ کا محبّ، وارفتۂ حُبِ نبی ﷺ کہیے ❖ جسے عثمانؓ سے الفت ہے اسے حق کا ولی کہیے
جو موت آئے رہِ حق میں، تو اس کو زندگی کہیے ❖ فرازِ خلد سے روحِ غنیؓ آواز دیتی ہے
اسے سنجیدگی کہیے، اسے بیہودگی کہیے ❖ بہت واضح تفاوت ہے تولا اور تبرّا میں
اسے تقدیسِ عثمانؓ کا ثبوتِ دائمی کہیے ❖ ہے قرآں اک گواہِ مستقل ان کی شہادت کا
اسے کہنا ہے تو معراجِ شانِ عاشقی کہیے ❖ طوافِ کعبہ بھی بے مصطفیٰ ﷺ ان کو نہیں بھایا
اسے بے غیرتی کہیے بلاشک بے حسی کہیے ❖ جو مؤمن دشمنِ عثمانؓ سے گہری دوستی رکھے
دنی الأصل کہیے اس کو، یا مردِ غوی کہیے ❖ شہیدِ راہِ حق عثمانؓ سے جس کو عداوت ہے
بنائے دین وملت میں اسے رخنہ گری کہیے ❖ معاذ اللہ وہ ابنِ سبا کی فتنہ سامانی
غنیؓ کے کارنامے سن کے اللہ غنی کہیے ❖ تعالیٰ اللہ کہیے دیکھ کر شانِ صحابہؓ کو
ملی جس کو یہ دولت اس کو قسمت کا دھنی کہیے ❖ صحابہؓ کی محبت اور عظمت عینِ ایماں ہے

فریدیؔ میں بھی اک ادنیٰ گدائے کوئے عثمانؓ ہوں
غنائے دل ملی مجھ کو، اسے فیضِ غنیؓ کہیے

◆❖◆

پیکرِ صبر و رضا بیشک ہیں عثمانِ غنیؓ

حافظ نور محمد انورؔ پاکستان

ع — عاشقِ ذاتِ خدا بیشک ہیں عثمانِ غنیؓ ❖ پیکرِ شرم وحیا بے شک ہیں عثمانِ غنیؓ
ث — ثبت ہے جن کی وفا تاریخ کے اوراق میں ❖ وہ رفیقِ مصطفیٰ ﷺ بے شک ہیں عثمانِ غنیؓ
م — مال وزر جس نے لٹایا دین پر حق کے لیے ❖ وہ شہِ جود وسخا، بے شک ہیں عثمانِ غنیؓ
ا — اسوۂ نبوی ﷺ کے تھے کامل نمونہ بالیقیں ❖ ناشرِ شرعِ ہدیٰ بے شک ہیں عثمانِ غنیؓ
ن — نورِ چشمِ مصطفیٰ ﷺ دو آئیں اُن کے عقد میں ❖ باحیا و باصفا بے شک ہیں عثمانِ غنیؓ
غ — غازیٔ دینِ خدا ہیں اور شہیدِ راہِ حق ❖ پیکرِ صبر و رضا بے شک ہیں عثمانِ غنیؓ
ن — نام ہے عثمانؓ جن کا اور غنی جن کا لقب ❖ وہ امیرِ بے ریا بے شک ہیں عثمانِ غنیؓ
ی — یادِ حق میں رات دن انورؔ رہے مصروف جو
وہ مجسم اتقا بے شک ہیں عثمانِ غنیؓ!

◆❖◆

سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

حضرت مولانا نسیم احمد صاحب غازی مظاہری شیخ الحدیث دارالعلوم جامع الہدیٰ مرادآباد

ابوبکرؓ و عمرؓ کے بعد عالیشان عثمانؓ ہیں ❖ علمبر دار ایماں، جامع قرآن عثمانؓ ہیں

وہ ہیں ثالث خلیفہ حضرت محبوبِ رحماں کے ❖ اور اَحْیَاھُمْ کے مصداق عظیم الشان عثمانؓ ہیں

فرشتے جن سے شرماتے نبیؐ جن سے حیا کرتے ❖ حیا میں سب سے بڑھ کر کامل ایمان عثمانؓ ہیں

وہ ہیں بدرُ الدجیٰ کی بزم کے اک نیر تاباں ❖ چراغانِ نبیؐ میں مشعلِ ذیشان عثمانؓ ہیں

غنائے ظاہری دے کر، غنائے باطنی دے کر ❖ جنہیں حق نے بنایا ہے غنی، ذیشان عثمانؓ ہیں

فقیروں کو غنی فرما دیا ایسے غنیؓ ہیں وہ ❖ غریبوں، تنگ دستوں کا سروسامان عثمانؓ ہیں

پلایا آبِ شیریں مصطفیٰؐ کے شہر والوں کو ❖ خریدارِ بہشت و رحمت و رضوان عثمانؓ ہیں

اگر عشقِ محمد مصطفیٰؐ ایمان ہے اپنا ❖ تو اس عشقِ محمد مصطفیٰؐ کی جان عثمانؓ ہیں

رقیہؓ، امِ کلثومؓ آپؐ کی نورِ نظر دونوں ❖ تو ذو النورین اُن کے شوہرِ ذیشان عثمانؓ ہیں

جو کرتے رات بھر ذکر و تلاوت، گریۂ وزاری ❖ لرزتے جو خدا کے سامنے ہر آن عثمانؓ ہیں

کوئی مؤمن نہ مکہ آسکے گا عہد تھا جن کا ❖ انھیں کفار کے جو بن گئے مہمان عثمانؓ ہیں

دمِ عثمانؓ پر ٹھانی تھی سب نے جان دینے کی ❖ ہوئی تھی جن کی خاطر بیعتِ رضوان عثمانؓ ہیں

بتا کر دست نورانی خود اپناؐ دست عثمانی ❖ نبیؐ نے جس کی لی تھی بیعتِ رضوان عثمانؓ ہیں

بنے ہیں چاہنے والے بلا شک جنتی جن کے ❖ ہوئے ہیں جن کے دشمن داخلِ نیران عثمانؓ ہیں

خدایا ان کے اعداء پر ہزاروں لعنتیں برسیں ❖ نبیؐ کی رحمتوں کا مرکزِ فیضان عثمانؓ ہیں

پیا جامِ شہادت جانِ جاں کے اک اشارے پر ❖ ہوئی دلبر کے منشا کی جنہیں پہچان عثمانؓ ہیں

ہوا غرقِ شقاوت لشکر ابن سبا، غازی

◆❖◆ بنا جن کی شہادت کا سبب مروان عثمانؓ ہیں ◆❖◆

سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت

ڈاکٹر رشید الوحیدی سابق ریڈر جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

خدایا خیر یہ کیسی اُداسی ہے مدینے میں ❖ چھپائے پھر رہے ہیں لوگ کیسا درد سینے میں
یہ وحشت ناک سناٹا ہے کیوں قصر خلافت پر ❖ زمین و آسماں بے چین ہیں کسی کی شہادت پر
یہ کس کا ذکر ہے ہر سمت لوگوں کی زبانوں پر ❖ یہ کیوں افسردگی طاری ہے گلیوں میں مکانوں پر
نگاہیں رو رہی ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا غم ہے ❖ زمیں سے آسماں تک ہر طرف ماتم ہی ماتم ہے
مسلمانوں پہ ہر جانب سے جب تنگی ہی تنگی تھی ❖ یہ مفلس قوم اک اک بوند پانی کو ترستی تھی
غلاموں کی طرح کفار کے قبضہ میں رہتے تھے ❖ غلامی کی ہزاروں سختیاں برداشت کرتے تھے
تو اس دم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ایثار کام آیا ❖ لٹایا بے تکلف مال و زر آرام پہنچایا
خدا کے خوف سے دن رات ہر دم روتے رہتے تھے ❖ حیاء و شرم میں اپنا کوئی ثانی نہ رکھتے تھے
انھیں پر آج بدبختوں نے کیسا ظلم ڈھایا ہے ❖ خدا سمجھے گا دامادِ نبی ﷺ کو یوں ستایا ہے
دیے طعنے کسی نے گالیاں دیں رنج پہنچایا ❖ خطا کیا تھی جو یوں بھوکا پیاسا رکھ کے تڑپایا
ہوئے ہیں تین دن ان رضی اللہ عنہ کے مکاں کے گرد گھیرا ہے ❖ نہ دانا ہے نہ پانی صبر و تقویٰ پر بسیرا ہے
بالآخر تیسرے دن خواب میں سرکار ﷺ کو دیکھا ❖ کہا بیوی سے میرے واسطے پیغام آ پہنچا
مسلمانوں کے حق میں کتنی محرومی کا یہ دن تھا ❖ اسی دن آپ رضی اللہ عنہ نے جامِ شہادت نوش فرمایا

سرِ اقدس کا بہہ کر خون داڑھی سے ٹپکتا تھا
زمیں سکتے میں تھی اور آسماں حیرت سے تکتا تھا

◆❖◆

یہ سعادت دیکھئے

مولانا حسام الدین فاضلؔ حیدرآباد

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ ذوق عبادت دیکھئے ❖ ختم قرآں دیکھئے اور ایک رکعت دیکھئے
بیٹیاں دو اک نبی ﷺ کی آئیں جن کے عقد میں ❖ ہیں وہ عثماں غنی رضی اللہ عنہ ہی، یہ فضیلت دیکھئے
اس لئے مشہور ذوالنورین ہے ان کا لقب ❖ سارے عالم میں ہے یکتا یہ سعادت دیکھئے

جودِ عثمان رضی اللہ عنہ نے بنایا جنتی فاضلؔ انہیں
اِس طرح اچھوں کے کام آتی ہے دولت دیکھئے

◆❖◆

نعت النبی ﷺ نمبر

منقبت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ

علیؓ کی اک نرالی شان ہے اصحاب حضرت ﷺ میں
سیادت میں، نجابت میں، سیاست میں، عدالت میں
علیؓ بحر ولایت ہیں، علیؓ کانِ طریقت ہیں
علیؓ ہیں کامل و اکمل، شریعت میں، طریقت میں

حضرت مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؒ

فاتحِ خیبر، محبوبِ رسول
امیر المؤمنین سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ

مولانا عمران اللہ قاسمی استاذ جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد

نام و نسب

امیر المؤمنین سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبوت سے دس سال قبل پیدا ہوئے، آپ نبی اکرم ﷺ کے چچا ابو طالب کے چوتھے صاحبزادہ تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا حضرت عبد المطلب کی وفات کے بعد ان کی وصیت کے مطابق حضرت ابو طالب نے آپ ﷺ کو اپنی کفالت میں لے لیا تھا اور تمام عمر آپ ﷺ کی حمایت و نصرت فرمائی اور ہمیشہ اپنی اولاد سے زیادہ عزیز رکھا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے چچازاد بھائی ہونے کے ساتھ سرپرست بھی تھے؛ کیوں کہ بچپن ہی سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ آپ ﷺ کے آغوش تربیت میں رہے تھے، اور بیت نبوت میں رہ کر لڑکپن اور جوانی میں علم و عمل کی تربیت پائی اسی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ اسلامی اخلاق کا مجسم نمونہ بن گئے، آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھیں اس طرح آپ رضی اللہ عنہ ماں اور باپ دونوں طرف سے ہاشمی تھے آپ رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ابو طالب تو مشرف بہ اسلام نہیں ہوئے البتہ آپ کی والدہ مسلمان بھی ہوئیں اور انھوں نے ہجرت بھی کی۔ (سیرت خلفائے راشدین/۱۹۴)

قبول اسلام

حضرت علی کرم اللہ وجہہ بچپن ہی میں تقریباً دس سال کی عمر میں بلوغ سے قبل ہی مسلمان ہو چکے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے ہیں، ان کے اسلام لانے کا واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ ایسے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے گھر آئے کہ رسول اکرم ﷺ اور حضرت خدیجہؓ دونوں نماز میں مصروف تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے معلوم کیا یہ کیا معاملہ ہے؟ آپ ﷺ نے ان

کو مختصر طریقہ پر دین اسلام سے متعارف کرایا اور اس کو قبول کرنے کی دعوت دی انھوں نے کہا کہ یہ نئی بات ہے اسی لئے میں ابو طالب سے مشورہ کر کے فیصلہ کروں گا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم ایمان نہیں لاتے ہو تو اس راز کو پوشیدہ رکھو! حضرت علیؓ اس رات خاموش رہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں اسلام ڈال دیا چنانچہ صبح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کرلیا۔ (البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر ۲۴/۳)

اسلام کی خدمت اور دیگر احوال

○ چونکہ آپؓ نے آغوش نبوی میں ہی تربیت پائی اس لئے ابتدا ہی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کار خیر میں حصہ لیتے رہتے تھے اور جو لوگ حق وصداقت کی جستجو اور اسلام کی طلب میں مکہ آیا کرتے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ خاص طور سے ان کی مدد اور رہنمائی فرمایا کرتے تھے انھیں بارگاہ نبوی میں پہنچایا کرتے تھے اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے انھیں خاص صلاحیت اور ذہانت سے نوازا تھا، حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے میں بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان کی مدد اور نہایت احتیاط وہوشیاری سے رہنمائی فرمائی جس کا واقعہ مفصلاً بخاری شریف میں مذکور ہے۔ (المرتضیٰ: ۵۴)

○ کفار کے ظلم وستم سے تنگ آکر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کا ارادہ فرمایا تو جو امانتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع تھیں ان کو ان کے مالکان کے حوالہ کرنے کے لئے آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منتخب فرمایا اور اپنے بستر پر لیٹنے کا حکم صادر فرمایا چنانچہ نبی اکرم ﷺ کے چلے جانے کے بعد حضرت علیؓ تین یوم تک مکہ میں ٹھہرے رہے اور امانتیں مالکان کے حوالہ کر کے پھر مدینہ منورہ ہجرت فرمائی۔

○ ہجرت کے دوسرے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا عقد حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے کر دیا اس موقع پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا میں نے تمہارا نکاح اہل بیت کے سب سے بہتر شخص کے ساتھ کر دیا ہے، آپؓ حضرت فاطمہ الزہراؓ سے بے انتہا محبت فرماتے تھے؛ چنانچہ حضرت فاطمہؓ کی زندگی میں آپؓ نے کوئی دوسرا نکاح نہیں کیا، حضرت فاطمہؓ سے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما دو بیٹے اور

حضرت زینب کبری اور ام کلثوم کبری رضی اللہ عنہما دو بیٹیاں تھیں باقی دیگر اولاد دوسری ازواج سے تھیں ۔(المرتضی ر۶۳)

○ حضرت علی کرم اللہ وجہہ شجاعت وبہادری اور اپنی جوانمردی کے لئے مشہور تھے اور اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے یہی وجہ ہے کہ کفر کے خلاف معرکہ آرائیوں میں ان کا نمایاں کردار رہا، رمضان ۲ھ میں جنگ بدر ہوئی یہ وہ فیصلہ کن جنگ تھی جس نے امت اسلامیہ اور دعوت اسلامی کیلئے راستہ ہی صاف نہیں کیا بلکہ تاریخ کے دھارے کا رخ بدل دیا، اس جنگ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عَلَم کے حامل تھے ۔(الطبقات الکبری ۳ر۲۳)

○ ہجرت کے تیسرے سال غزوہ اُحد کا واقعہ پیش آیا جس میں حضرت علیؓ شریک تھے اور لشکر اسلام کا میمنہ سنبھالے ہوئے تھے اور حضرت مصعب ابن عمیر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپؓ ہی نے اپنے ہاتھ میں عَلَم لیا اور سخت جنگ کی لا تعداد مشرکوں کو ٹھکانے لگایا، اسی جنگ میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہوگئے تو آپ ہی مشکیزے میں بھر کر پانی لاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں کو دھوتے تھے ۔(البدایہ والنہایہ ر۲۲۴)

○ ہجرت کے ساتویں سال خیبر کی جنگ ہوئی یہی وہ جنگ ہے جس میں شیر خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نادرہ روزگار شخصیت اور لوگوں کے سامنے ان کی حیثیت کھل کر سامنے آگئی اور وہ یہودی کالونی جس کی جنگی اور فوجی نیز جغرافیائی لحاظ سے بڑی اہمیت تھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ پر فتح ہوئی، اس موقع پر آپ کی آنکھیں پر آشوب تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل جھنڈا اس شخص کے ہاتھ میں ہوگا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اس کے ہاتھ پر یہ قلعہ فتح ہوگا متعدد صحابہ کرامؓ اس موقع پر اپنے لئے سرفرازی کے متمنی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو بلایا اور ان کی دونوں آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور دعا فرمائی جس سے ان کی تکلیف ایک لمحہ میں دور ہوگئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ میں علم دیا اور جلد ہی یہ فتح پھر مسلمانوں کے حصہ میں آئی ۔(بخاری شریف ۲ر۶۰۵)

○ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے کارناموں اور ان کی خدمات کی فہرست طویل ہے جس کا اِحاطہ ناممکن ہے، مگر ان کے کارناموں میں ایک ایسا کام ہے جو اُس وقت تک باقی رہے گا جب تک

مسلمان اس دنیا میں باقی رہیں گے وہ اسلامی تقویم کی بنیاد مقرر کرنا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں لوگ کسی حادثہ یا واقعہ کی تاریخ مختلف طریقوں سے قلم بند کرتے اس سلسلہ میں لوگوں کے مابین اختلاف بھی تھا کہ کس بنیاد پر تاریخ مقرر کی جائے بعض اہل فارس کی طرح اپنے بادشاہوں کی تخت نشینی یا ان کی پیدائش سے زمانہ کا تعین کرتے تھے کچھ رومیوں کا طریقہ اپنانا چاہتے تھے بعض صحابہ کرام کی رائے تھی کہ آپ ﷺ کی بعثت کو اسلامی جنتری کی ابتدا قرار دیا جائے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی رائے تھی کہ جس دن نبی کریم ﷺ نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی اس کو اساس قرار دیا جائے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ رائے پسند آئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ تاریخ کا تعین ہجرت نبوی کی بنیاد پر کیا جائے۔ (البدایۃ ۷/۷۴)

عہد خلافت

○ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آپ کے ہاتھ پر بیعتِ خلافت ہوئی، آپ رضی اللہ عنہ کو ایسے وقت میں خلافت ملی جو اسلامی تاریخ کا انتہائی نازک وقت تھا اور زیادہ سے زیادہ پیچیدگی اور مشکلات کا جو تصور کیا جا سکتا تھا وہ اس وقت درپیش تھیں، اور جس کے کاندھوں پر بھی حکومت کی ذمہ داری اور امت کی قیادت و سرپرستی کا بار آتا اس کیلئے سخت امتحان کا وقت تھا، چونکہ خلیفۂ ثالث امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ انتہائی ظلم، و بے رحمی اور وحشیانہ انداز سے شہید کئے گئے تھے جس کی وجہ سے نفرت پھیلانے اور ضمیر و احساس کو جھنجھوڑنے والی افواہوں اور قیاس آرائیوں کا بازار گرم تھا، حادثہ سے متعلق قیاسات و توقعات اور رنگ برنگ کے مطالبات کی شدت (جس میں اسلام کے مخالف بلوائی منافقین پیش پیش تھے) اسلام کے اتحاد اور مضبوط شیرازے کو پارہ پارہ کرنے پر تلی ہوئی تھی جس کے نتیجہ میں باہمی خانہ جنگی اور اختلاف کی نوبت پیش آئی اور آپ کو خلافت کی مکمل پانچ سالہ مدت میں ایک لمحہ بھی سکون و اطمینان نصیب نہ ہوا اور کفار کے ساتھ معرکہ آرائی اور فتوحات کا سلسلہ تقریباً رک گیا، یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بردباری و جاں نثاری کی بات تھی کہ ان تمام دشواریوں کے باوجود آخری لمحۂ حیات تک ان تمام مشکلات و مصائب کا مقابلہ کر کے دنیا کے سامنے بے نظیر تحمل و سلامت روی کا نمونہ پیش کیا، اور اسلامی روایات کی پاسداری اکابر صحابہ اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے اعزاز و اکرام کو ترجیح دی اور اسلام کو زک پہنچانے والے ہر فتنہ کا حکمت و مصلحت اور پوری طاقت سے مقابلہ کیا۔

○ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جو اختلافات پیش آئے انکی حقیقت سے عدم واقفیت کی بنیاد پر بعض حضرات حضرت علیؓ کے بارے میں نظریاتی بے اعتدالی کا شکار ہو جاتے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ وہ اختلافات حصول خلافت کی غرض سے نہ تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس منصب کو لوگوں کے بے انتہا اصرار پر قبول فرمایا تھا جبکہ اس وقت وہی اس منصب عالی کے سب سے زیادہ مستحق بھی تھے اس سلسلے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ پر طعنہ زن ہونا سراسر ناانصافی ہے: اس سلسلے میں درست وہی ہے جو علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں علامہ رقم طراز ہیں :

''کسی ایک شخص نے بھی یہ نقل نہیں کیا کہ حضرت عائشہؓ اور ان کے حامیوں کا حضرت علیؓ کے ساتھ نزاع خلافت کیلئے تھا اور نہ انہوں نے اپنے کسی آدمی کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی اپیل کی تھی حضرت عائشہؓ اور ان کے حامیوں کا حضرت علیؓ پر اعتراض یہ تھا کہ وہ قاتلین عثمانؓ پر ہاتھ ڈالنے اور ان سے قصاص لینے سے روک رہے ہیں دوسری طرف حضرت علیؓ کو اس بات کا انتظار تھا کہ حضرت عثمانؓ کے اولیاء ان کے پاس مقدمہ لائیں پھر متعین طور پر جس کے بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون میں مبتلا ہونے کا ثبوت مل جائے اس سے قصاص لیا جائے اسی کے پیش نظر ان میں اختلاف ہوا، ملزموں کو اندیشہ ہوا کہ کہیں سب میں اتفاق نہ ہو جائے اور پھر ان کو قصاصاً قتل کر دیا جائے لہذا انہوں نے فریقین کے درمیان جنگ کی آگ بھڑکا دی اور پھر جو ہوا سو ہوا''۔ (فتح الباری ۱۳/۴۱-۴۲)

علامہ ابن حجرؒ کی عبارت سے مشاجرات کی نوعیت صاف ہو جاتی ہے پھر ان حالات میں جو لوگ حاضر تھے وہی کچھ حقیقت سے واقفیت رکھتے تھے ہم جیسے لوگوں کو ان واقعات کے سلسلہ میں وہ موقف اپنانا چاہئے جو حضرت حسن بصریؒ نے بیان کیا: ان سے اس کے متعلق جب سوال کیا گیا تو فرمایا کہ اس قتال میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ حاضر تھے، ہم غائب، وہ لوگ حالات وواقعات اور اس وقت کے شرعی تقاضوں سے مکمل طور پر واقف تھے ہم ان سے ناواقف ہیں اس لئے جس چیز پر ان کا اتفاق ہوا اس میں ہم نے ان کی پیروی کی اور جس میں ان کا اختلاف ہوا اس میں ہم نے توقف اور سکوت اختیار کیا۔ (صحابہ رسول اسلام کی نظر میں ۱/۲۷)

○ اپنے زمانۂ خلافت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذمہ داریوں کو بحسن وخوبی انجام دیا، اور انتظام مملکت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتے رہے، عمال کی نگرانی کا

خاص خیال رکھتے جب کسی کو عامل مقرر کرتے تو گراں قدر نصیحت فرماتے، وہ رعایا کے حق میں تو باعث رحمت تھے آپ کے دروازے غرباء ومساکین اور ضرورت مندوں کیلئے کھلے ہوئے تھے، آپ کو جنگی امور میں بھی مکمل بصیرت حاصل تھی اس سلسلے میں آپ نے بہت سے انتظامات کئے شام کی سرحد پر فوجی چوکیاں بنوائیں اور ایران میں مسلسل شورش اور بغاوت کے باعث بیت المال اور عورتوں اور بچوں کی حفاظت کیلئے نہایت مستحکم قلعے بنوائے، دریائے فرات کا پل بھی تعمیر کرایا، ایران اور آرمینیا میں بعض نومسلم مرتد ہوگئے تو نہایت سختی کے ساتھ ان کی سرکوبی کی، اسی طرح خارجیوں اور سبائیوں کی سرکوبی میں کوئی دقیقہ نہیں فروگذاشت کیا، آپ نہایت امین ودیانت دار بھی تھے اور ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ آپ الصادق الامین کے تربیت یافتہ تھے، شجاعت وبہادری میں آپ کا کوئی حریف نہ تھا پھر بھی دشمنوں کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ فرماتے، آپ کی جملہ خصوصیات میں قضایا اور فیصلہ کی خصوصیت نہایت نمایاں ہے تمام صحابہ کرام عام طور پر اس کو تسلیم بھی کرتے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے ''اقضانا علی واقرانا اُبی'' ہم میں فیصلہ کیلئے سب سے زیادہ موزوں علیؓ ہیں اور سب سے بڑے قاری ابی ابن کعبؓ ہیں۔ (طبقات ابن سعد ۲/۱۰۲)

شہادت

جنگ نہروان کے بعد تین خارجی ''عبدالرحمٰن ابن ملجم، برک بن عبداللہ، عمر بن بکر'' مکہ معظّمہ میں جمع ہوئے ان تینوں میں یہ معاہدہ ہوا کہ علی بن ابی طالب، معاویہ بن ابی سفیان، اور عمرو بن عاص ان تینوں کو ختم کردینا چاہئے تاکہ خدا کے بندوں کو ان سے نجات مل جائے، ابن ملجم نے حضرت علی کی ذمہ داری لی برک نے معاویہ کی اور عمر بن بکر نے عمرو بن العاص کی ذمہ داری لی اور طے کیا کہ تینوں اپنا کام ایک ہی تاریخ میں کریں گے ابن ملجم کوفہ پہنچا اور وہ دونوں ملک شام گئے وہ دونوں تو اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوئے، مگر ابن ملجم اپنی مراد شقاوت میں کامیاب ہوگیا آپ اپنی عادت کے مطابق فجر کی نماز کے لئے صبح سویرے مسجد تشریف لے گئے مسجد کے قریب ہی پہنچے تھے کہ ابن ملجم نے آپ کی پیشانی مبارک پر تلوار سے وار کیا یہ واقعہ جمعہ کے دن پیش آیا اور شب یکشنبہ میں آپ نے وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (خلفائے راشدین/۲۰۶)

فضائل ومناقب

○ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بے انتہا محبت فرماتے تھے، بہت سے مواقع پر زبان نبوی ﷺ سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے تئیں محبت والفت، تعلق وپاسداری کا واضح طور پر اظہار ہوتا ہے۔ مثلاً ارشاد نبوی ہے :

يَا عَلِيُّ ! أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنكَ، قَالَ عُمَرُ ؓ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ . (بخاری شریف ۲۲۵/۱)

اے علی! تم میرے ہو میں تمہارا ہوں حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی ؓ سے راضی ہونے کی حالت میں دنیا سے پردہ فرمایا۔

مذکورہ روایت سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق اور ذات نبوی کا حضرت علی ؓ سے گہرے تعلق کا اظہار ہوتا ہے۔

○ سہل ابن سعد ؓ کہتے ہیں کہ آل مروان کا ایک آدمی مدینہ میں عامل مقرر ہوا تو اس نے سہل ابن سعد ؓ کو بلایا اور حضرت علی ؓ کو برا بھلا کہنے کا حکم دیا تو سہل ؓ نے انکار کر دیا، سہل ؓ کہتے ہیں کہ جب میں نے انکار کر دیا تو اس نے کہا، اللہ ابوتراب پر لعنت کرے تو سہل ؓ نے کہا کہ حضرت علی ؓ کو ابوتراب سے زیادہ محبوب کوئی نام نہ تھا، اور جب ان کو اس نام سے پکارا جاتا تو وہ بہت خوش ہوتے تو اس آدمی نے کہا وہ کیسے؟ اس کی وضاحت کریں کہ ان کا نام ابوتراب کیوں رکھا گیا: سہل نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ حضرت فاطمہ ؓ کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی ؓ کو نہ پایا، پوچھا کہ تمہارے چچازادے کہاں ہیں؟ حضرت فاطمہ ؓ نے کہا کہ ان کے اور میرے مابین کچھ ان بن ہوگئی ہے جس سے وہ غصہ ہوگئے اور چلے گئے تو نبی کریم ﷺ نے کسی آدمی سے کہا کہ جاؤ! دیکھو علی کہاں ہیں؟ اس شخص نے آکر جواب دیا کہ یارسول اللہ! وہ مسجد میں سو رہے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے تو وہ لیٹے ہوئے تھے اور ان کی چادر کمر سے ہٹی ہوئی تھی جس کی وجہ سے ان کے جسم پر مٹی لگ گئی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے ہوئے اس کو جھاڑنے لگے کہ اے ابوتراب اٹھو! اے ابوتراب اٹھو!'' یہ روایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مقام ومرتبہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان پر شفقت ومحبت کو نمایاں طور پر اجاگر کر رہی ہے۔

○ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کے مقام کی بلندی کو نمایاں کرتے ہوئے دوسری روایت میں ارشاد فرمایا :

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَبُوْهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا. (ابن ماجة ٤٨)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں اور ان دونوں کے والدان دونوں سے بہتر ہیں۔

اُمت کا ہر فرد سیدنا حضرت حسن اور سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہما سے بخوبی واقف ہے ان کے مقام و مرتبہ اور فضیلت کا قائل ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں سے بے انتہا محبت فرماتے، زبان نبویؐ سے ان کو نوجوانان جنت کا سردار قرار دیا گیا اسی روایت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو ان دونوں سے بہتر فرمایا ہے۔

○ حضرت علیؓ کی منقبت میں علامہ ابن جوزی نے نقل کیا ہے کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیانؓ نے ضرار بن ضمرہ سے کہا کہ حضرت علیؓ کے حالات سناؤ! ضرار نے معذرت کی، حضرت معاویہؓ نے اصرار کیا، ضرار نے پھر معذرت کی، لیکن حضرت معاویہؓ نہ مانے تو ضرار کہنے لگے ایسا ہی ہے تو سنئے! بخدا وہ دوررس، نہایت طاقتور تھے فیصلہ کن بات کہتے انصاف سے فیصلہ کرتے ان کے پہلو پہلو اور ریشے ریشے سے علم پھوٹتا تھا دنیا اور اس کی آرائش سے ان کو نفرت تھی وہ رات اور اس کی تاریکیوں سے مانوس تھے. بخدا وہ بہت رونے والے گہری سوچ والے تھے، اپنی ہتھیلی کو گردش دیتے خود کو مخاطب کرتے موٹا جھوٹا کپڑا اور سادہ کھانا استعمال کرتے ، بخدا وہ ہم لوگوں کے درمیان ایک عام آدمی کی طرح رہتے ہم کچھ پوچھتے تو اس کا جواب دیتے، ان کی خدمت میں آتے تو وہی گفتگو میں پہل کرتے ، ہم انہیں بلاتے تو وہ ہمارے پاس آجاتے انہوں نے ہمیں اپنے سے قریب کیا ہم ان سے قریب تھے اس کے باوجود خدا کی قسم ہم ان کے رعب کی وجہ سے ان سے گفتگو کی ہمت نہ کرتے وہ ہنستے تو موتی کی لڑی جھڑنے لگتی دین داروں کی تعظیم و توقیر کرتے مسکینوں سے محبت رکھتے کوئی طاقتور ان سے کسی باطل کی امید نہ رکھتا، کوئی ناتواں ان کے انصاف سے مایوس نہ تھا خدا گواہ ہے کہ میں نے بعض اوقات دیکھا جب رات ہو جاتی ستارے چھپ جاتے تو وہ اپنی محراب میں سانپ کے کاٹے ہوئے کی طرح تلملاتے، غم زدہ کی طرح آہ و بکا

کرتے گویا میں آج بھی انھیں یہ کہتے ہوئے سن رہا ہوں کہ دنیا تو کیا میرے پیچھے پڑی ہے تو میرے اوپر نگاہ لگائے ہے، یہ نہیں ہوسکتا یہ نہیں ہوسکتا کسی اور کو بہکانا، تیری عمر مختصر تیری زندگی بے وقعت تیرا خطرہ بڑا سنگین ہے، راوی کہتے ہیں یہ سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے پھر چھلک کر ان کی داڑھی پر آگئے اور وہ بے قابو ہوگئے حاضرین کی گھگی بندھ گئی پھر حضرت معاویہؓ بولے اے ابوالحسن! خدا تم پر رحم کرے خدا کی قسم وہ بالکل ویسے ہی تھے۔ (صفوۃ الصفوہ ۱۲۲)

○ حضرت علی رضی اللہ عنہ معاشی تنگی اور فقر و فاقہ کی زندگی کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی راحت رسانی اور آپ کو دعوت الی اللہ اور جہاد کیلئے یکسو رکھنے کی خاطر کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے تھے اور تقریباً تمام لڑائیوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے البتہ غزوہ تبوک میں اسلئے شریک نہ ہوسکے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مدینہ میں اپنے خلیفہ کی حیثیت سے روک دیا تھا غرض تمام جنگوں میں آپ کے بہادرانہ کارنامے مشہور ہیں، بہت سی جنگوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اسلامی پرچم دیکر آپ کو علمبردار بنایا، خیبر میں اسلامی پرچم آپ کے ہاتھ میں دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ انشاء اللہ خیبر ان کے ہاتھ پر فتح ہوگا اور ایسا ہی ہوا ذیل کی روایت میں اس کی تفصیل ملاحظہ ہو:

”عامر بن سعد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ معاذ ابن ابوسفیان نے سعد کو مامور کیا اور کہا کس چیز نے تم کو ابوتراب کو گالی دینے سے باز رکھا، تو انہوں نے کہا: کیا تم کو تین چیزیں نہیں یاد ہیں جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں ہرگز ان کو برا نہ کہوں گا اس لئے کہ ان میں سے ایک ایک چیز مجھ کو سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا ہے جبکہ حضرت علی کو کسی غزوہ میں خلیفہ مقرر کیا گیا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ! آپؐ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ رہے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ (میری نیابت کے معاملے میں) تمہاری حیثیت وہ ہو جو حضرت ہارونؑ کی حضرت موسیٰؑ کے ساتھ تھی، ہاں یہ ضرور ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر کے دن یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں ایسے آدمی کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اس سے

اللہ اوراس کے رسول محبت کرتے ہیں، راوی کہتا ہے کہ لوگ اس کے لئے امیدیں کرنے لگے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کو بلاؤ! حضرت علیؓ حاضر ہوئے ان کی آنکھیں پر آشوب تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انمیں اپنا لعاب لگایا اوران کو علم مرحمت فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں فتح عطا فرمادی، ایک موقع پر یہ آیت نازل ہوئی: ''نَدْعُ أَبْنَائَنَا وَأَبْنَائَکُمْ'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور حضرت فاطمہ حضرت حسن اور حضرت حسین کو بلایا اور کہا اے اللہ یہ میرے اہل میں ہیں''۔

مذکورہ روایت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت علی رضی اللہ عنہ اوران کی آل واولاد کو اپنے اہل کہنا فضیلت ومنقبت کے ہزار صفحات پر بھاری ہے اس لئے سیدنا حضرت علیؓ سے محبت وعقیدت ایمان کی علامت ہے اور آپ سے بغض وعداوت نفاق کی علامت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی مضمون ایک روایت میں بیان فرمایا ہے۔ ارشاد گرامی ہے :

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: عَهِدَ إِلَی النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ أَن لاَّ يُحِبَّنِيْ إِلاَّ مُؤْمِنٌ وَلاَيُبْغِضُنِي إِلاَّ مُنَافِقٌ. (ابن ماجه ٤٨)	حضرت علی فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد فرمایا ہے کہ نہیں محبت کرے گا مجھ سے مگر مؤمن ہی اورنہیں نفرت کرے گا مجھ سے مگر منافق ہی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :

أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ الْجَنَّةِ، عُمَرُ فِيْ الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِيْ الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِيْ الْجَنَّةِ. (أسد الغابة ٤٨٣/٣)	حضرت ابو بکرؓ جنت میں ہیں حضرت عمر حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم جنت میں ہیں۔

مذکورہ روایت خلفائے راشدین کی فضیلت واولیت پر دال ہے، غرض کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب بے شمار ہیں جن کا احاطہ دشوار ہے۔

فاتحِ میدانِ خیبر رضی اللہ عنہ

مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؔ

علیؓ شیرِ خدا ہیں فاتحِ میدانِ خیبر ہیں ❖ علیؓ شاہِ ہدیٰ ہیں، زینتِ محراب و منبر ہیں
نبیؐ کے ابنِ عم، اور ان کے دامادِ مطہر ہیں ❖ ہیں شوہر فاطمہؓ کے، والدِ شبیرؓ و شبرؓ ہیں
علیؓ روحانیت کے بادشاہِ عالی گوہر ہیں ❖ فلک ان کا سلامی ہے، بظاہر بوریے پر ہیں
علیؓ کے قلبِ پر انوار سے یکسر منور ہیں ❖ یہ سارے اولیاء جو ملتِ بیضا کے رہبر ہیں
علیؓ کا مرتبہ اللہ اکبر کتنا اونچا ہے ❖ کہ جس کو دیکھ کر جن و ملک حیران و ششدر ہیں
پس از شیخینؓ و بعدِ حضرتِ عثمانؓ اے ہم دم ❖ علیؓ باقی سبھی اصحابِ پیغمبرؐ سے بڑھ کر ہیں

فریدیؔ میں بھی اک ادنیٰ غلامِ شاہِ خیبرؓ ہوں
وہؓ میرے مرشد و ہادی، مرے آقا و رہبر ہیں

○

رفیع القدر ہیں حیدرؓ نگاہِ اہلِ سنت میں

مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؔ

علیؓ کی اک نرالی شان ہے اصحابِ حضرتؐ میں ❖ سیادت میں، نجابت میں، سیاست میں، عدالت میں
یہ اعزازِ علیؓ کیا کم ہے درگاہِ نبوت میں ❖ کہ دامادی ہوئی ہے منسلک سلکِ قرابت میں
علیؓ کا نام مثلِ نامِ حق ہے شکل و صورت میں ❖ نصیری کو یہی دھوکا لگا شاید محبت میں
تصادم ہو رہا ہے بغض و افراطِ محبت میں ❖ رفیع القدر ہیں حیدرؓ نگاہِ اہلِ سنت میں
علیؓ عقدہ کشائے رازِ توحیدِ صفاتی ہیں ❖ انھیں مشکل کشا کہنا، ہے کم فہمی حقیقت میں
علیؓ بحرِ ولایت ہیں، علیؓ کانِ طریقت ہیں ❖ علیؓ ہیں کامل و اکمل، شریعت میں، طریقت میں
علیؓ از روئے رزم و بزم اک فردِ نمایاں ہیں ❖ شجاعت میں، جلالت میں، فصاحت میں، بلاغت میں
وہ بیعت تھے رسولِ پاکؐ و اصحابِ ثلاثہؓ سے ❖ اسی باعث تو ہے اک جگمگاہٹ ان کی سیرت میں

فریدیؔ چار یارِ مصطفیٰؐ ارکانِ ملت ہیں
اِنہی چاروں سے آئیں رونقیں بزمِ خلافت میں

○

سیدنا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

مولانا نسیم احمد صاحب غازیؔ مظاہری شیخ الحدیث دارالعلوم جامع الہدیٰ مرادآباد

علی مرتضیٰؓ کو حیدرِ کرّارؓ کہتے ہیں ❖ امام الاولیاء و سیدِ ابرار کہتے ہیں
شجاعت میں بڑے مشہور ہیں وہ فاتحِ خیبر ❖ اُنہیں شیرِ خدا جبّار کی تلوار کہتے ہیں
اٹھالیں ہاتھ میں گر ذو الفقار اپنے شہِ والا ❖ تو ان کو اہلِ ایماں قاتلِ اشرار کہتے ہیں
نہیں دنیا میں کوئی حیدرِ کرّارؓ کا ثانی ❖ سبھی یہ بات کہتے ہیں، نہیں دو چار کہتے ہیں
خلیفہ چوتھے ہیں حضرت علیؓ بن ابی طالب ❖ اسی پر ہوگئے ہیں متفق اخیار کہتے ہیں
امیر المؤمنین و ذوالفضائل ہیں علیؓ مولیٰ ❖ یہی تاریخ کہتی ہے یہی آثار کہتے ہیں
علی محبوب ملّت ہیں، علیؓ مولائے اُمت ہیں ❖ مہاجر بھی یہ کہتے ہیں یہی انصار کہتے ہیں
کوئی کیا جان سکتا ہے کہ ان کا مرتبہ کیا ہے ❖ علیؓ میرے ہیں، میں اُن کا، شہِ ابرار کہتے ہیں
علیؓ میرے ہیں جیسے تھے نبی ہارونؑ موسیٰ کے ❖ مرے آقا ﷺ، مرے مولیٰ، مرے سرکار، کہتے ہیں
وہ موسیٰ کے خلیفہ، جیسے ان کی زندگی میں تھے ❖ علیؓ ہیں میرے ایسے جانشیں سرکار کہتے ہیں
نبی ہارونؑ کی رحلت ہوئی ہے پہلے موسیٰؑ سے ❖ یہ اک امر مسلم ہے ”اولو الاخبار“ کہتے ہیں
خلافت بعد کی بے فصل اس سے ہوگئ باطل ❖ وہ سب باتیں ہیں نادانی کی جو اشرار کہتے ہیں
وہ ہر مؤمن کے مولیٰ ہیں مسلمانوں کے والی ہیں ❖ سنو ”مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ“ شہِ ابرار کہتے ہیں
وہ شہرِ وحیِ ربانی کے باب و تابِ عالم ہیں ❖ اُنہیں ”بابِ مدینہ“ احمدِ مختار کہتے ہیں
نبی ﷺ کی لختِ دل خاتونِ جنت کے وہ شوہر ہیں ❖ اُنہیں کو شہسوارِ دُلدُلِ سردار کہتے ہیں
پدر ہیں اُن شہیدانِ وفا کے حضرتِ حیدرؓ ❖ جوانانِ بہشتی کا جنہیں سردار کہتے ہیں
رضا جوئیِ حق میں مال وزر قربان کرتے تھے ❖ کھلے دل سے دیا گر مل گیا نادار، کہتے ہیں
ہے کنیت بوالحسن اور ”بوتراب“ اک تمغۂ اُلفت ❖ کہ ”قُمْ يَا بَاتُرَابْ“ ان کو مرے سرکار کہتے ہیں
اَنَا سَمَّتْنِیْ اُمِّیْ حَیْدَرَهْ، پر جوش لہجہ میں ❖ جھپٹ کر دشمنوں پر بر سرِ پیکار کہتے ہیں
ہوئے قربان راہ حق پیا جام شہادت بھی ❖ شہید راہِ حق ہیں وہ سبھی اَبرار کہتے ہیں
علومِ مصطفیٰ ﷺ کے ہیں امین و وارث کامل ❖ علیؓ اپنی زباں سے حکمت و اسرار کہتے ہیں

اُنہیں پر ختم ہیں باطن کی اکثر نسبتیں غازیؔ
اِمامُ الاولیاء ان کو سبھی اخیار کہتے ہیں

پرتوِ شمعِ شبستانِ حرا پیدا ہوا

اقبال سہیلؔ اعظمی

مطلعِ اقبال جب زہرہ نے گایا چرخ پر ❖ قدسیوں میں آج شورِ مرحبا پیدا ہوا

خانہ زادِ خالقِ ارض و سما پیدا ہوا ❖ دست و بازوئے حبیبِ کبریا ﷺ پیدا ہوا

نازِ عبد المطلبؓ فخرِ نژادِ ہاشمی ❖ جانِ بوطالبؓ نبی ﷺ کا لاڈلا پیدا ہوا

فقر میں بھی ہمتِ شاہانہ تھی جس کی کنیز ❖ وہ حبیبِ صاحبِ ''لولاما'' پیدا ہوا

شاہکارِ کلکِ فطرت افتخارِ آب و گل ❖ ناز پروردِ جنابؓ مصطفیٰ ﷺ پیدا ہوا

تم کو سیرابی مبارک تشنہ کامانِ ازل ❖ ابرِ رحمت بحرِ مواجِ عطا پیدا ہوا

زور بازوئے ید اللّٰہی جبیں سے آشکار ❖ شیرِ یزداں ضیغمِ دشتِ غزا پیدا ہوا

قہرمانِ کشور دیں فاتحِ باطل شکن ❖ حیدر کرارؓ شاہِ لافتیٰ پیدا ہوا

موردِ من کنت مولا آفتاب اوجِ حق ❖ خسر و مسند نشین انّما پیدا ہوا

خازنِ علمِ لدنی حاملِ اسرارِ دیں ❖ کنزِ عرفاں مشعلِ راہِ ہدیٰ پیدا ہوا

درۂ تاجِ سیادت زبدۂ آلِ عبا ❖ سید الابرار امام الاولیاء پیدا ہوا

سروِ گلزارِ خلافت سایۂ قدِ رسول ﷺ ❖ پرتوِ شمعِ شبستانِ حرا پیدا ہوا

حیدر کرار کا فیضانِ باطن تھا کہ آج ❖ یہ جواہر ریزۂ طبعِ رسا پیدا ہوا

کوثرِ معنی لبوں سے خود ابل اٹھا سہیلؔ

جب دلِ مداح میں جوشِ ثنا پیدا ہوا

خدا نے ذوالفقار دی، نبی ﷺ نے پارۂ جگر

اقبال سہیل اعظمی

سنی جو آمدِ علیؓ جہاں ہے محوِ سرخوشی ❖ ستم کشوں کو مل گئی نوید امنِ عام کی
ہوئیں خدا کی رحمتیں ملیں جہاں کو راحتیں ❖ نہ پوچھئے مسرتیں قلوبِ شاد کام کی
نشاط کی بن آئی ہے خوشی دلوں پہ چھائی ہے ❖ مراد اب بر آئی ہے دعائے ابرہام کی
وہ تاج دارِ انّما وہ شہسوار لافتیٰ ❖ نزول وحی ھَلْ أتیٰ سند ہے فیضِ عام کی
وہ مصطفیٰ ﷺ کا ابنِ عم دَر مدینۃ الحکم ❖ گواہ حرمتِ حرم، علیؓ، کے احترام کی
مباہلہ کا پیش رو، مقاتلہ کا برق دو ❖ فلک پہ تیغ ماہِ نو، شبیہ ہے حسام کی
صفیِ مصطفیٰ ﷺ ہو تم، علیِ مرتضیٰؓ ہو تم ❖ سارے جہاں میں دھوم ہے بیشک تمہارے نام کی
طفیلِ بوتراب ہو، تو کیوں نہ کامیاب ہو ❖ دعا کشود کار کی غرض حصولِ کام کی
سہیلؔ تجھ کو مرحبا، لکھی وہ نظمِ بے بہا ❖ فضا میں گونج اٹھی صدا تحیۃ و سلام کی

خدا نے ذو الفقار دی، نبی ﷺ نے پارۂ جگر
◆❖◆ قبول ہو یہ نذر بھی سہیلِ مستہام کی ◆❖◆

فاتحِ خیبر بھی ہے تو اور شیرِ کردگار

حافظ نور محمد انورؔ پاکستان

ح حضرتِ عثمانؓ کے اے جانشین وغمگسار ❖ زندگی تیری تھی ساری دین وملت پر نثار
ی یارِ غارِ مصطفیٰ ﷺ کا تو مشیرِ خاص تھا ❖ سرورِ کونین کا تھا بے گماں تو راز دار
د دہر میں تیری شجاعت کے ہیں چرچے چار سو ❖ مرتبہ تیرا بڑا ہے اے شہِ عالی وقار
ر رن میں تجھ کو دیکھتے ہی کانپ جاتے تھے عدو ❖ وار تیرا کوئی بھی خالی نہ جاتا زینہار
ک کردیا دنیا میں روشن تو نے دینِ حق کا نام ❖ اہلِ باطل پر چلائی جب کہ تو نے ذوالفقار
ر راہِ دیں میں کردیئے قربان تو نے مال وجاں ❖ بے شبہ ہیں دینِ حق پر تیرے احساں بیشمار
ا اہلِ باطل کے لئے تھا تو مثالِ شیرِ نر ❖ اہلِ حق کے واسطے تھا باعثِ صد افتخار
ر رحمتِ عالمؐ کا تو بھائی بھی ہے داماد بھی
◆❖◆ فاتحِ خیبر بھی ہے تو اور شیرِ کردگار ◆❖◆

اشاریہ

- اسماءگرامی مضمون نگار حضرات وشعراء کرام
- مراجع وماٰخذ

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

درج ذیل اشاریہ سے ایک نظر میں یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ مضمون نگار حضرات اور شعراء کرام کی نگارشات کس کس صفحہ پر درج ہیں۔ (مرتب)

(الف)

- (سیدنا حضرت) ابوبکر صدیقؓ ۲۱۰
- (مولانا) ابوالوفاء عارف شاہجہانپوریؒ ۳۲۵، ۴۰۱، ۴۰۲
- اثر زبیری لکھنوی ۵۷۴
- احسان دانش ۴۳۷
- (مولانا محمد) احمد صاحب پرتاپگڑھیؒ ۳۲۳، ۳۹۹، ۴۵۷، ۵۳۷
- (مولانا حکیم محمد) احمد فیض آبادی ۳۳۲
- احمد ندیم قاسمی ۳۷۴
- (مولانا حکیم محمد) اختر صاحب ۴۱۸، ۴۲۳، ۵۷۲
- (حکیم) اختر رائے بریلی ۵۹۰
- اخگر لکھنوی ۵۶۷
- (مولانا محمد) ادریس کاندھلویؒ ۲۷۹
- ادیب رائے پوری ۵۴۳
- (قاری محمد) اسحٰق حافظ سہارنپوری ۳۸۴، ۳۸۵، ۴۵۱، ۵۰۹
- (مولانا محمد) اسحٰق صاحب حامد بہاریؒ ۲۹۹
- (مفتی) اسرار احمد دانش نجیب آبادی ۳۰۲، ۴۳۱
- اسد درّانی ۵۷۳
- (مولانا محمد) اسعد اللہ صاحبؒ ۳۲۰، ۳۹۷
- (مولانا شاہ) اسماعیل شہیدؒ ۳۱۰
- اسماعیل خاں تاج ۵۲۵
- (حکیم الامت حضرت مولانا) اشرف علی تھانویؒ (نثر) ۹۹
- (مولانا مفتی) اشرف علی باقوی ۴۲۸

- اشرف مالوی ۴۱۱
- (حضرت مولانا) اشہد رشیدی صاحب (نثر) ۵، ۱۳۷
- اصغر گونڈوی ۳۶۲
- (قاضی) اطہر مبارکپوری ۵۱۴، ۵۱۵
- (مولانا محمد) اطہر قاسمی کملاپوری ۳۵۳، ۴۷۱
- (مولانا) اظہار الحق مظہر قاسمی ۵۲۰
- (قاری محمد) اعظم جہانگیر آبادی ۳۷۰
- (مولانا) افتخار الحق منور بہرائچی ۴۶۶، ۵۴۱
- (مولانا) افضال الحق جوہر قاسمی ۴۸۷
- (علامہ ڈاکٹر محمد) اقبال، شاعر مشرق ۲۴۶، ۴۳۴، ۵۶۴، ۵۸۹
- اقبال سہیل اعظمی ۳۶۶،۳۷۳،۴۸۸،۵۵۸،۵۶۰،۵۶۱، ۶۳۸، ۶۳۹
- اقبال صفی پوری ۴۷۴
- اقبال عظیم ۴۸۳
- اقبال فیضی فیض آبادی ۳۷۵
- اکبر الہ آبادی ۳۶۴، ۳۶۵
- (خواجہ) الطاف حسین حالی ۳۷۱
- (مولانا) امام علی دانش ۲۴۱، ۳۴۰، ۳۷۳، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۶۴، ۵۰۲، ۵۱۸
- (حضرت حاجی) امداد اللہ مہاجر مکیؒ ۲۲۳، ۳۱۱، ۴۵۴، ۴۵۵
- (منشی) امیر اللہ تسلیم عزیز ۳۶۱
- امیر مینائی ۳۵۶، ۳۵۷
- (سید) امین گیلانی ۳۸۲، ۳۸۳، ۴۵۲، ۴۸۴
- امۃ اللہ تسنیم ۵۲۹
- انوار احمد بارہ بنکوی ۴۴۶
- (مولانا) انوار احمد شرر مدینی ۴۰۷
- (مولانا) انوار الحسن شیر کوٹی ۴۵۸
- (حضرت علامہ) انور شاہ کشمیریؒ ۲۱۷، ۲۶۴، ۲۹۷

○ (علامہ) انورؔ صابری ۲۴۳، ۴۷۶، ۵۷۰

○ آرزوؔ لکھنوی ۳۶۰

○ (ڈاکٹر) آصف حسین مراد آبادی ۱۹۸

○ آفاق فاخریؔ جلال پوری ۴۸۰

(ب)

○ باسطؔ بھوپالی ۳۶۴

○ بسملؔ شاہجہانپوری ۳۸۶، ۴۳۹

○ (مولانا) بلالی علی آبادی ۵۲۸

○ بہزادؔ لکھنوی ۴۷۳، ۵۴۴

(ت)

○ تسنیمؔ فاروقی ۴۴۰، ۴۸۲

○ (حضرت مولانا مفتی محمد) تقی عثمانی صاحب (نثر) ۱۵۷

○ تنویرؔ الہ آبادی ۵۷۲، ۵۷۵

(ث)

○ (مولانا سید محمد) ثانی حسنیؒ ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۷، ۳۲۴، ۴۰۴، ۴۰۵، ۵۳۹

(ج)

○ (حاجی) جان محمد قدسیؔ ۲۸۸

○ جگر مراد آبادی ۳۶۳

○ جلال مراد آبادی ۳۵۷

○ (قاضی) جمشید عالم خاور ۳۹۱

○ (مولانا مفتی) جمیل احمد صاحب تھانویؒ ۲۷۷، ۵۱۲

○ (مفتی) جمیل احمد نذیری ۳۸۹، ۴۲۷، ۴۷۲، ۵۰۵، ۵۴۷

(ح)

○ حافظ لدھیانوی ۳۸۹

○ (مولانا) حامد الانصاری غازیؔ ۴۶۲

○ حامد لکھنوی ۴۴۰

○ (مولانا) حبیب الرحمٰن اعظمیؒ ۳۲۲

- (مولانا) حبیب الرحمٰن عثمانیؒ ۲۶۳
- (سیدنا حضرت) حسان بن ثابتؓ ۲۵۱،۲۵۲،۲۵۳
- (مولانا) حسام الدین فاضلؔ ۶۲۴
- حسن کاظمی ۵۶۷
- (مولانا سید محمد) حسن مثنی ندویؒ ۱۴۱
- (مولانا محمد) حسین تمؔنا مرادآبادی ۲۲۵، ۲۲۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۴۵۶
- (آغا) حشر کاشمیری ۲۴۰
- (مولانا) حفیظ الرحمٰن واصفؔ ۲۴۱
- حفیظؔ محمود بلند شہری ۳۷۶
- (مولانا محمد) حمید الدین عاقلؔ حسامی ۳۵۰
- (زائرحرم) حمیؔد صدیقی لکھنوی ۳۶۹، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۵۰۶، ۵۴۸

(خ)

- (مولانا) خورشید انور قاسمی (ترجمہ) ۲۱۳،۲۱۴،۲۱۵،۲۱۸،۲۸۵،۲۸۶،۲۸۸،۲۸۹، ۲۹۱،۲۹۲،۲۹۳،۲۹۴،۲۹۶،۲۹۹،۳۰۰

(ر)

- رازؔ کاشمیری ۳۸۰
- (قاری محمد) راشدؔ حمیدی ۴۳۲
- راغبؔ مرادآبادی ۴۳۶، ۴۸۱
- راہیؔ شہابی ۴۴۱
- (مولانا مفتی) رشید احمد لدھیانویؒ ۴۸۶
- (ڈاکٹر) رشید الوحیدی ۳۹۲، ۶۲۴
- رضوانؔ مرادآبادی ۳۰۴
- (ڈاکٹر) رفیق احمد بلگرامی ۴۳۳
- روِش صدیقی جوالاپوری ۳۷۲
- (ڈاکٹر) رئیس احمد نعمانی ۳۸۱، ۵۳۳
- (حضرت مولانا) ریاست علی ظفرؔ بجنوری (نظم ونثر) ۱۲۲، ۳۳۰، ۴۱۳، ۴۱۴
- ریاض احمد ضیائی ۴۴۶

(ز)

○ (مولانا محمد) زبیر اعظمی ۳۴۹، ۴۳۲، ۵۰۴
○ (محمد) زکی کیفیؒ ۳۶۹، ۴۳۸، ۴۸۲، ۵۰۳
○ (سیدنا حضرت) زین العابدینؒ ۲۵۷

(س)

○ ساجد صدیقی لکھنوی ۵۶۶
○ ساحر کانپوری ۴۴۲
○ (ایم اے) ساغر ادروی ۳۷۹
○ سرور قاسمی ۳۶۸
○ سرور میواتی ۳۸۸، ۵۵۷
○ (شیخ) سعدیؒ ۲۸۶
○ سعد امروہوی ۳۸۶
○ سعید اقبال سعید ۳۷۳
○ (محمد) سلمان منصور پوری (نثر و نظم) ۴، ۶، ۳۴، ۴۹، ۶۰، ۷۴، ۲۰۴، ۲۴۸، ۴۹۵، ۵۴۲، ۵۵۰
○ سلمان گیلانی ۴۸۳، ۵۱۰
○ (مولانا سید) سلیمان ندویؒ ۳۲۲، ۳۹۶
○ (حکیم) سنائی ۲۱۸
○ (سیدنا حضرت) سواد بن قاربؓ ۲۵۴

(ش)

○ شاعر لکھنوی ۴۴۹
○ (مولانا مفتی) شبیر احمد صاحب (نثر) ۱۰۵
○ (ڈاکٹر) شرف الدین ساحل ناگپوری ۳۷۱
○ (محمد) شریف راگی ۴۹۹
○ (محمد) شریف صاحب پیام ۴۴۷
○ (مولانا مفتی محمد) شفیع دیوبندیؒ ۳۲۹، ۴۵۷، ۴۹۸
○ شفیق بریلوی ۵۷۰
○ شفیق جون پوری ۳۶۷، ۴۷۴، ۴۷۵

- شکیل احمد عاصمؔ ۵۴۴
- (قاری) شکیل الرحمٰن تابشؔ ۳۵۵
- (منشی) شمس الدین امیر حمزہؔ ۳۶۰
- شمسؔ مینائی ۴۶۱
- شمیمؔ جے پوری ۴۳۶
- شورشؔ کاشمیری ۳۶۸، ۴۹۲، ۵۶۴
- شہبازؔ صدیقی ۵۷۱
- شہیدؔ فتح پوری ۵۷۶

(ص)

- (حضرت مولانا قاری سید) صدیق احمد ثاقبؔ ۲۳۹، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۵۳۸، ۵۵۵
- (مولانا محمد) صدیق مراد آبادیؒ ۲۹۵، ۲۹۶
- (مولانا) صدرالدین اعظمی ۴۷۱

(ض)

- (علامہ) ضیاؔء نعمانی ۴۲۹، ۴۳۰، ۶۰۴

(ط)

- طاہرؔ شادانی ۳۸۸
- (سید) طفیل احمد مدنی ۳۵۰، ۴۵۰
- (مولانا قاری محمد) طیب صاحبؒ عارفؔ ۳۲۰

(ظ)

- (بہادر شاہ) ظفرؔ ۲۲۰
- (مولانا) ظفر احمد صاحب تھانویؒ ۲۷۲

(ع)

- (سیدتنا حضرت) عائشہ صدیقہؓ ۲۵۰
- (مولانا قاضی) عابد علی وجدی الحسینیؒ ۳۳۴، ۳۳۵، ۴۱۷
- (مولانا محمد) عاشق الٰہی بلند شہریؒ (نثر) ۸۲
- عاصیؔ کرنالی ۲۴۴
- عامرؔ عثمانی ۳۷۴
- عبرتؔ بہرائچی ۳۷۰، ۴۴۵

○ (سیدنا حضرت) عبداللہ بن رواحہؓ ۲۵۴

○ عبدالحق تمنا کراچی ۴۴۴

○ (شیخ) عبدالحق محدث دہلویؒ ۲۹۳

○ عبدالباری آسی ۶۰۶

○ (مولانا) عبدالباسط ابراہیمی ۵۰۴

○ (صوفی) عبدالرب صوفی ۲۳۱، ۳۲۳، ۴۶۱

○ (مولانا) عبدالرحمٰن سیوہارویؒ ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸

○ (مولانا) عبدالرحمٰن جامیؒ ۲۱۳، ۲۸۲، ۲۸۴، ۲۸۵

○ (مولانا) عبدالرحمٰن ساجد الاعظمی (نظم ونثر) ۱۷۷، ۳۴۶، ۴۶۵

○ عبدالرشید نسیم طالوت ۵۴۱

○ (مولانا سید) عبدالرشید صاحبؒ ۲۲۲، ۳۰۵

○ (مولانا) عبدالعزیز ظفر جنک پوری ۲۴۳،۳۴۴،۳۴۵،۴۲۲،۴۲۳،۴۶۷،۴۶۸،۵۲۱

○ (مولانا قاری) عبدالرؤف حیات بلندشہری ۳۵۴

○ (مولانا) عبدالرؤف راسخ ۳۳۵

○ (قاری) عبدالستار فہیم میرٹھی ۴۷۰

○ (مولانا) عبدالسلام مضطر ہنسوری ۳۴۱، ۴۲۶، ۴۶۶، ۴۹۲، ۵۴۲، ۶۰۵

○ عبدالعزیز شرقی ۴۹۹

○ (حضرت شاہ) عبدالعزیز محدث دہلویؒ ۲۶۱

○ (مولانا) عبدالمنان دہلویؒ ۲۷۴، ۲۷۶

○ (مولانا) عثمان احمد قاسمی ۴۱۹، ۴۶۳، ۵۰۲، ۵۴۰

○ (مولانا محمد) عثمان ساحر مبارک پوری ۳۳۰، ۴۰۳، ۴۶۲، ۵۵۵، ۵۵۶

○ (مولانا محمد) عثمان معروفیؒ (نثر) ۴۲

○ عروج قادری ۵۲۱

○ (خواجہ) عزیز الحسن مجذوبؒ ۲۳۰، ۳۲۱، ۳۹۸، ۵۳۶

○ عزیز بارہ بنکوی ۵۲۸

○ (مولانا) عطاء الرحمٰن عطا مفتاحی ۳۴۷، ۳۴۸، ۵۲۴

○ (مولانا) عمران اللہ قاسمی ۶۱۰، ۶۲۶

○ عمر فاروق عاصم ۲۴۴

(غ)

- (نواب) غازی الدین خاں نظامؔ ۲۹۸
- غلام ربانی قاصرؔ بھاگل پوری ۳۹۰
- (مولانا سید) غلام علی آزادؔ بلگرامی ۲۷۱

(ف)

- (سیدتنا حضرت) فاطمۃ الزہراءؓ ۲۵۰
- (مولانا محمد) فاروق مجاہدؔ القاسمی ۴۲۶
- (قاری) فخرالدین فخرؔ گیاوی ۴۶۹، ۵۱۵
- فخرالاسلام نفیسیؔ ۳۷۶، ۴۴۹
- فراہیمؔ کان پوری ۵۶۹
- (سید) فرید احمد وفاؔ مرادآبادی ۲۲۷، ۳۱۰
- (مولانا) فضل حق عارفؔ ۳۴۷، ۴۲۸

(ق)

- (حضرت مولانا محمد) قاسم نانوتویؒ ۲۱۵، ۲۹۴، ۳۱۲
- (مولانا) قدرت اللہ قدرتؔ مرادآبادی ۳۰۲، ۴۹۸
- (خواجہ) قطب الدین بختیار کاکیؒ ۲۹۱
- (مولانا) قمرؔ عثمانی ۳۳۳
- قمرؔ مرادآبادی ۴۴۴، ۵۰۱

(ک)

- کشفیؔ لکھنوی ۵۶۵
- (سیدنا حضرت) کعب بن زہیرؓ ۲۵۵
- (مولانا) کفایت علی کافیؔ شہیدؒ ۲۲۲، ۳۰۴، ۴۸۶
- (مولانا مفتی) کفیل الرحمٰن نشاطؔ عثمانی (نظم و نثر) ۱۹۳، ۳۰۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۴۱۴، ۴۱۵، ۵۲۰
- کلیم احمد عاجزؔ ۵۰۸، ۵۴۵
- (مولانا) کلیم اللہ قاسمی (نثر) ۵۷۸، ۵۹۲
- کیف مسرورؔ ۴۵۰

(ل)

- (مولانا) لئیق احمد راغبؔ — ۳۸۳، ۶۰۸
- لئیق اعظمی — ۳۴۶

(م)

- مائلؔ خیر آبادی — ۴۴۱
- ماہرؔ القادری — ۳۷۸، ۴۳۵، ۵۳۰، ۵۴۷
- متین طارق باغ پتی — ۳۶۶
- مجیبؔ بستوی — ۴۲۴، ۴۲۵
- (علامہ) محمد بن حسن بویصریؒ — ۲۵۸
- (شیخ الہند مولانا) محمود حسن دیوبندیؒ — ۲۲۷
- (فقیہ الامت مولانا مفتی) محمود حسن گنگوہیؒ — ۲۲۸، ۳۱۷، ۴۵۸
- (مولانا محمد) محفوظ الرحمٰن نامیؔ — ۳۴۲
- محسنؔ کاکوری — ۳۵۸
- (الحاج) محمود احمد عارفؔ — ۲۱۱، ۴۸۰
- محمود اختر بارہ بنکوی — ۵۶۸
- (مولانا) محمود بھولے پوری — ۲۴۵
- مسرورؔ بارہ بنکوی — ۵۰۹
- مسلم غازی — ۴۴۷
- (مولانا) مشرف علی تھانوی — ۳۴۹، ۴۲۹
- (مولانا) مشتاق احمد حامدؔ — ۴۳۰، ۴۶۷
- (نواب) مصطفیٰ خاں شیفتہ دہلوی — ۲۸۹، ۳۵۵
- (مولانا ڈاکٹر) مصطفیٰ حسن فریادؔ علوی — ۳۳۹، ۴۰۳
- مصطفیٰ راہیؔ — ۳۹۱
- (مولانا) مصلح الدین قاسمی (ترجمہ) — ۲۷۹
- (مرزا) مظہر جان جاناںؒ — ۲۹۲
- (حضرت خواجہ) معین الدین چشتی اجمیریؒ — ۲۱۴، ۲۹۳
- (حافظ سید) مقبول احمدؒ — ۵۰۰
- (مولانا) مناظر احسن گیلانیؒ — ۳۹۶
- (علامہ) منصورؔ بجنوری — ۴۴۳، ۵۲۷

- (مفتی) منیر احمد آسی بلیاوی ۳۵۳
- منظر کلیمی ۳۸۷

(ن)

- نازش پرتاپگڑھی ۴۴۲
- ناصر زیدی ۳۸۷
- (سید) ناظر حسین گل چاندپوری ۲۴۲، ۳۷۷، ۴۴۸، ۵۰۷، ۵۳۲
- (مولانا) نبیہ محمد صاحب ۲۸۲
- (مولانا) نذیر اللہ ناظر لکھیم پوری ۴۱۹، ۴۲۰
- (مولانا مفتی) نسیم احمد فریدیؒ امروہوی ۲۳۹، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۶۰، ۵۱۶، ۵۳۸، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۳۶
- (مولانا) نسیم احمد غازی مظاہری ۲۴۰، ۳۳۶، ۳۳۸، ۴۱۸، ۵۱۷، ۵۸۸، ۶۰۷، ۶۲۳، ۶۳۷
- نعمان عادل سہسپوری ۶۰۸
- (شاہ سید) نفیس الحسینی ۳۴۳، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۷۰، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۲۲، ۵۶۳
- نواز دیوبندی ۴۴۳
- (حافظ) نور محمد انور ۲۴۵، ۳۸۲، ۴۷۹، ۵۸۷، ۶۲۲، ۶۳۹

(و)

- (مولانا) وارث علی وارث سیتاپوری ۴۲۵
- والی آسی لکھنوی ۴۸۱
- (مولانا محمد) ولی رازی ۴۴۵
- (مولانا) ولی اللہ ولی عظیم آبادی (نظم ونثر) ۱۴۴، ۳۷۷، ۵۲۳، ۵۴۳
- (مولانا) ولی اللہ ولی قاسمی بستوی ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۴، ۴۳۵، ۴۷۵

(ی)

- (حضرت مولانا محمد) یعقوب نانوتویؒ ۲۶۲
- یوسف بہزاد دھامپوری ۳۹۰

منظوم تأثرات

''نعت النبی ﷺ نمبر'' کی اشاعت پر بہت سے حضرات نے زبانی وتحریری طور پر خراج تحسین پیش کیا جن کا ذکر باعث طوالت ہے تاہم ذیل میں ان چند تأثرات کو شائع کیا جاتا ہے جن کو ہمارے بعض کرم فرماؤں نے نظم کی صورت میں پیش کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کے حسن ظن کو قبول فرمائے۔ آمین (مرتب)

قلب کو گرمائے گی نعت النبی ﷺ نمبر کتاب

مولانا مفتی اسرار احمد قاسمی دانشؔ امام وخطیب اسٹیشن والی مسجد نجیب آباد

کل جہاں مہکائے گی نعت النبی ﷺ نمبر کتاب ❖ راہِ حق دکھلائے گی نعت النبی ﷺ نمبر کتاب

کیوں نہ پھر تڑپائے گی نعت النبی ﷺ نمبر کتاب ❖ اس کے ہے ہر ہر ورق پر عاشقوں کے دل کا خون

قلب کو گرمائے گی نعت النبی ﷺ نمبر کتاب ❖ آتشِ عشقِ نبی ﷺ سینے میں بھر کر آپ کے

ان کا دل بہلائے گی نعت النبی ﷺ نمبر کتاب ❖ عشق میں آقا کے ہیں جو خستہ جاں، خستہ جگر

رنگ یہ دکھلائے گی نعت النبی ﷺ نمبر کتاب ❖ روح ہوگی رشکِ گلشن اور دل رشکِ بہار

نورِ حق پھیلائے گی نعت النبی ﷺ نمبر کتاب ❖ شرک وبدعت اور ضلالت کے اندھیرے چھانٹ کر

رمز یہ سمجھائے گی نعت النبی ﷺ نمبر کتاب ❖ نعت کیا ہے نعت کے کہنے کے کیا آداب ہیں؟

خود بخود بتلائے گی نعت النبی ﷺ نمبر کتاب ❖ کون ہے عاشق نبی ﷺ کا کون گستاخ رسول ﷺ

دہر میں دُہرائے گی نعت النبی ﷺ نمبر کتاب ❖ خوشہ چینِ گلشن حسان رضی اللہ عنہ کی تاریخ پھر

دور تک پھیلائے گی نعت النبی ﷺ نمبر کتاب ❖ اس طرح سے گلشنِ نبوی کے پھولوں کی پُھوار

خوب تر سمجھائے گی نعت النبی ﷺ نمبر کتاب ❖ قاسمیہ میں ہے جاری فیضِ قاسمؒ آج تک

خُلد تک پہنچائے گی نعت النبی ﷺ نمبر کتاب ❖ ہے یقیں مقبولِ دربارِ نبی ﷺ ہو کر ضرور

دل پہ اے دانشؔ سجا لے، اور بنا لے حرز جاں
حشر میں کام آئے گی نعت النبی ﷺ نمبر کتاب

❍❖❍

برائے عاشقاں مہمیز ہے نعت النبی ﷺ نمبر

مولانا عطاء الرحمٰن مفتاحی، جامعہ حبیبیہ پورینی، بھاگلپور

حسیں دلکش ہے دلآویز ہے نعت النبی ﷺ نمبر ❖ نظر افروز وعشق انگیز ہے نعت النبی ﷺ نمبر

کرشمہ دامن دل می کشد کی ہو بہو صورت ❖ فقط گل کیا؟ گلستاں ریز ہے نعت النبی ﷺ نمبر

غلاموں کی طرف سے نذر ہے آقا کی خدمت میں ❖ غلامی کی جو دستاویز ہے نعت النبی ﷺ نمبر

ذرا وارفتگانِ مصطفیٰ سے پوچھ کر دیکھیں ❖ حریفِ دولتِ چنگیز ہے نعت النبی ﷺ نمبر

نگاہوں میں بسا لیجے کلیجے میں سما لیجئے ❖ کہ از دل خیز و بر دل ریز ہے نعت النبی ﷺ نمبر

دلوں میں جذبۂ عشقِ شہِ لولاک جاگے گا ❖ برائے عاشقاں مہمیز ہے نعت النبی ﷺ نمبر

جمال و حسن طیبہ کا ہے دیدہ زیب آئینہ ❖ یقیناً شوقِ سنت خیز ہے نعت النبی ﷺ نمبر

مشام روح ایماں اس سے آسودہ معطر ہے ❖ یقیں افزا ہے نکہت بیز ہے نعت النبی ﷺ نمبر

چمن زار نبی ﷺ میں شرک کے کانٹے نہ داخل ہوں ❖ اسی کا نسخۂ پرہیز ہے نعت النبی ﷺ نمبر

زمانے کی یقیں بیزار الحادی فضاؤں میں ❖ عقیدت کی ہوائے تیز ہے نعت النبی ﷺ نمبر

ہیں خاصان خدا کے دل کے پارے اُس کے دامن میں ❖ چمن زار محبت ریز ہے نعت النبی ﷺ نمبر

اگر سوز و غم ہجر نبی ﷺ کی ہے جھلک اس میں ❖ تو فرحت زا، نشاط انگیز ہے نعت النبی ﷺ نمبر

بھلا پھر کیوں نہ مقبول حضور مصطفیٰ ﷺ ہوگا ❖ کہ جب اخلاص سے لبریز ہے نعت النبی ﷺ نمبر

شہ طیبہ کے دیوانوں کی خاطر اے عطاؔ بیشک
دوائے دل، شفا آمیز ہے نعت النبی ﷺ نمبر

○❖○

شفاعت کیلئے سامان ہے نعت النبی ﷺ نمبر

نتیجۂ فکر: مولانا عطاء الرحمٰن مفتاحی

جلیل القدر ہے ذی شان ہے نعت النبی ﷺ نمبر ❖ چراغِ منزل عرفان ہے نعت النبی ﷺ نمبر
بہارِ گلشن ایمان ہے نعت النبی ﷺ نمبر ❖ ہر اک مومن کے دل کی جان ہے نعت النبی ﷺ نمبر
دلیلِ رحمت و غفران ہے نعت النبی ﷺ نمبر ❖ شفاعت کے لئے سامان ہے نعت النبی ﷺ نمبر
علاجِ تلخیٔ دوران ہے نعت النبی ﷺ نمبر ❖ انیسِ خانۂ ویران ہے نعت النبی ﷺ نمبر
سحابِ گلشنِ رضوان ہے نعت النبی ﷺ نمبر ❖ ریاضِ حضرت حسانؓ ہے نعت النبی ﷺ نمبر
بہ فیض اشہد و سلمان ہے نعت النبی ﷺ نمبر ❖ انھیں دونوں کا اک احسان ہے نعت النبی ﷺ نمبر
جواب جرأتِ بہتان ہے نعت النبی ﷺ نمبر ❖ عدو پر حجت و برہان ہے نعت النبی ﷺ نمبر
خدا نے جن کو بخشی ہے بصیرت وہ سمجھتے ہیں ❖ کہ گنج لؤلؤ و مرجان ہے نعت النبی ﷺ نمبر
نبیؐ کی چاہ کا جذبہ جو تھا مستور سینے میں ❖ اسی کا دل ربا اعلان ہے نعت النبی ﷺ نمبر
فراز طور بھی اس کو مبارک باد دیتا ہے ❖ پیام وادیٔ فاران ہے نعت النبی ﷺ نمبر
شرابِ معرفت کا یہ ہے اک پر فیض میخانہ ❖ کہ شرح معنیٔ قرآن ہے نعت النبی ﷺ نمبر
ادائے مصطفیٰ روشن ہے اس کے آبگینوں میں ❖ عجب دل کش نگارستان ہے نعت النبی ﷺ نمبر

اِسے تو لالہ زار مصطفیٰ صلی علیٰ کہئے
عطا فردوس برداماں ہے نعت النبی ﷺ نمبر

◆❖◆

خدا شاہد، بہت ہی خوب ہے "نعت النبی نمبر"

قاری محمد اسحاق حافظ سہارنپوری ایڈیٹر "نوائے وطن" انبالہ شہر (ہریانہ)

خدا شاہد، بہت ہی خوب ہے "نعت النبیؐ نمبر" ❖ سبھی طالب ہیں ہم، مطلوب ہے "نعت النبیؐ نمبر"
دلوں میں جن کے پنہاں ہے رسول پاکؐ کی اُلفت ❖ انہیں ہر چیز سے محبوب ہے "نعت النبیؐ نمبر"

○

خدا شاہد، عظیم الشان ہے "نعت النبیؐ نمبر" ❖ یقیناً موتیوں کی کان ہے "نعت النبیؐ نمبر"
ہم اس کی قدر جتنی بھی کریں وہ کم ہے اے حافظ ❖ ہمارا دل، ہماری جان ہے "نعت النبیؐ نمبر"

○

حسیں ذکر شہ ابرارؐ ہے "نعت النبیؐ نمبر" ❖ بلا شک مطلع انوار ہے "نعت النبیؐ نمبر"
ہم اہل دل، مرتب کو مبارکباد دیتے ہیں ❖ مرتب کا حسیں شہکار ہے "نعت النبیؐ نمبر"

○❖○

بہت ہی قیمتی مکتوب ہے نعت النبی ﷺ نمبر

محمد اطہر قاسمی اطہرؔ کملا پوری ساکن جیوتی شاہ عالم پور پوسٹ کملا پور، سیتا پور

حضور ﷺ پاک سے منسوب ہے نعت النبی ﷺ نمبر ❖ سبھی کو اس لیے محبوب ہے نعت النبی ﷺ نمبر

خدائے پاک کا موہوب ہے نعت النبی ﷺ نمبر ❖ کرے تعریف آقا ﷺ کی کسی انساں کی طاقت کیا

بنالو! حرز جاں اس کو، بنالو! جانِ جاں اس کو ❖ دلوں کا واقعی مطلوب ہے نعت النبی ﷺ نمبر

جڑے موتی ہیں نعت ومنقبت کے اس کے دامن میں ❖ بہت ہی قیمتی مکتوب ہے نعت النبی ﷺ نمبر

بلالی رضی اللہ عنہ عشق بھی ہے، لہجۂ حساں رضی اللہ عنہ بھی پنہاں ہے ❖ عجب انداز کا محبوب ہے نعت النبی ﷺ نمبر

نبی ﷺ کی معرفت کا آئینہ موجود ہے اس میں ❖ سبھی کو اس لئے مرغوب ہے نعت النبی ﷺ نمبر

اسے پڑھ کر نہ کیوں مخمور ہو جائیں جنوں والے ❖ شراب عشق کا مشروب ہے نعت النبی ﷺ نمبر

طریقِ نعت کیا ہے اور ہیں آداب مدحت کیا ❖ بھرا ان خوبیوں سے خوب ہے نعت النبی ﷺ نمبر

روا جو بھی نہ سمجھے فرق توحید و رسالت میں ❖ اسی کے واسطے ناخوب ہے نعت النبی ﷺ نمبر

جو شرک و کفر کی بو آئے ہے نعتِ محمد ﷺ میں ❖ اسے سمجھے بہت معیوب ہے نعت النبی ﷺ نمبر

بھلے شانِ صداقت پر رہے برہم دلِ باطل ❖ نہیں اس بات سے مرعوب ہے نعت النبی ﷺ نمبر

پڑھیں گے جھوم کر ہم عاشقانِ سرور عالم ﷺ ❖ ہمارا مقصد و مطلوب ہے نعت النبی ﷺ نمبر

میسر کیوں نہ ہو دنیا میں اس کو عظمت و رفعت ❖ یہ شاہیؔ کی ندائے خوب ہے نعت النبی ﷺ نمبر

زباں شیریں، بیاں دلکش، نیا طرز نگارش بھی ❖ صحافت کا یہ خطِ خوب ہے نعت النبی ﷺ نمبر

خودی سے بے خود و باہوش سے بے ہوش کرتا ہے ❖ چراغِ عاشق مجذوب ہے نعت النبی ﷺ نمبر

رخ قرطاس پہ اطہرؔ لکھو یہ حرف زریں سے
عقیدت کا پیامِ خوب ہے نعت النبی ﷺ نمبر